رحیم (دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی ظاہر کر دے گا) محمود فضل عمر



چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

ہی یہ نور سرمد کا
ہی ہے یہ رُخ محمد کا

شرح قیمت
ستان یعنی سالانہ
ن ممالک
ں قادیان
بلہ نگاروں
نہ کا پرچہ لیکر
نام اخبار نہ جاتا ہو
ہونا ہے +

نوٹ ضروری بابت خط و کتابت
ہر حال میں جنگی لیجانی
(۲) جواب طلب امر کے لئے جوابی
کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے
ورنہ جواب نہیں دیا جائیگا +
(۳) خط و کتابت میں غیر ضروری
کا حوالہ ہو ورنہ جواب نہیں دیر کی
ہوگی +

ودائی شفائی بینی غرض دارالامان بینی

چہ گویم با تو گر آئی بہادر قادیان بینی

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

نمبر ۱ | ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

برادرون کو اطلاع

اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجراء اور قیام کا مدار تو ہی خداوند اور سرمایہ پہونچانے اس کی بروقت
ت اور ایڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور زمہ داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لئے احباب التماس ہے کہ موجودہ حالت اشاعت جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل
ن کامل ہے اور کارخانہ کیلئے ضروریات کا پہونچانا مشکل ہے اگر ہر ماہ زر کی وہ رقم جو اس کے ذمہ ہے بروقت بھیجتے رہیں تو بہت سہولت ہو جائے اور کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ وار بنا دیویں ہمکو قرائض کو حتی الوسع دیانت داری سے بجالانے کی پوری کوشش کیجاتی ہے۔ امور متعلقہ قضاء و قدر سے ہر ایک جاری ہے۔ ایڈیٹر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ایم از فضل خدا
ین از دارد و دنیا گذریم
رسولے قریش محمد ہست نام
لعد و با جان بدر خاہد شدن
لو شیم ہر آئے کہ ہست
ا دخود از جہان جائے بود
ا و در جان ما است
گفتن ن مرسل رب العباد
ات او ہم حق اند راست
ار قرآن و بیائش بالیقین
قدم در رہی ازان روشن کتاب

مصطفےٰ را امام و مقتدا
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
ہست افضل الرسل خیر الانام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
ما ازو یابیم ہر لؤر و کمال
ہر چہ دور از نعمت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت امدیت ست
منکر آن مورد لعن خداست
ہمچو ما از جان دل ایمان ماست
نزد ما کفر است خسران و تباب

اندریں دین آمدہ از ما دریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہر نبوت را بر و شد اختتام
آنچہ ما را وحی و ایماء بود و
وصل دلدار ازل بلا و محال
از ملائک و از خبرہائے معاد
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات انبیاء سابقین
ہر کرا محکم نکند از اشقیا ست

دس شرائط بیعت

اول - بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا +

دوم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے +

سوم - یہ کہ بلا ناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور ثنا کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا +

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے +

پنجم - یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت راضی بالقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا +

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو کلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا +

ہفتم - یہ کہ کبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنے اولاد اور ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا +

نہم - یہ کہ خدا تعالیٰ کی خداداد توفیق اور طاقت کے موافق خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچا سکیگا +

دہم - یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تاوقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

ے - بیعت کا اشتہار

نرۂ امام الزمان نے ملازمت جنوری ۱۸۸۸ء کو دیا تھا۔ نومبر ۱۸۸۸ء تک اس کو چودہ سال ہوئے ہیں۔ جبکہ البدر کی پوری سنوں کیساتھ اس چودھویں کا چاند کا زمانہ ہے۔ قادیان سے طلوع ہوا

ملفوظات حضرت مسیح آخر الزمان و مہدی دوران علیہ الصلوٰۃ والسلام

۲۱ دسمبر ۱۹۰۳ء

بعد نماز عید الفطر ظہر کے وقت جب حضرۃ اقدس مسجد میں تشریف لائے۔ تو بعض احباب نے ذکر کیا کہ گورداسپور میں چند ایک شخص ایسے ہیں جن کو بڑا اشتیاق حضور کی زبان مبارک سے دعوے کے دلائل سننے کا ہے اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی تقریب نکل آئی تو انشاء اللہ وہاں ایک مجمع کر کے بیان کر دے جاوینگے

اصل ذریعہ تبلیغ کا تقریر ہی ہیں۔ اور انبیاء اس کے دار مدار ہیں اب انگریزوں نے اسی کی تقلید کی ہے۔ بڑی بڑی یونیورسٹیوں میں ان کا طریق تعلیم یہی ہے کہ تقریروں کے ذریعے سے تعلیم دی جاتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بعض وقت اس قدر لمبی تقریر فرماتے تھے کہ صبح سے لیکر عشا تک ختم نہ ہوتی تھی درمیان میں نمازیں آجاتیں تو آپ ان کو ادا کر کے پھر تقریر شروع کر دیتے تھے۔

طبقہ روسا مرحوم رہا کرتا ہے اور غرب لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں

اپنے مخالفین اور طبقہ امراء و روسا کے متعلق فرمایا کہ میرا خیال ہے کہ اکثر ان میں سے بدنصیب ہی رہیں گے آنحضرت صلعم کے وقت میں کس قدر بادشاہ تھے جو اس وقت آپکے معاصرین سے تھے لیکن ان کو قبولیت کی توفیق عطا نہیں ہوئی۔ پھر خدا تعالےٰ نے ان کے بعد غریبوں کو بادشاہ کیا جو آنحضرت صلعم کے ساتھ تھے۔ ہمارے متبعین پر بھی ایک زمانہ ایسا آویگا کہ عروج ہی عروج ہوگا لیکن یہ ہمیں خبر نہیں کہ ہمارے دور میں ہوگا یا ہمارے بعد ہو۔ خدا تعالےٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے سو یہ بات ابھی پوری ہونیوالی ہے یہ لوگ اگر اس وقت سمجھ بھی لیویں تو بھی جو ان کی خود تراشیدہ مصلحتیں ہیں وہ قبولیت کی اجازت نہیں دیتیں

یہ خدا کی سنت ہے کہ اول گروہ غربا کو اپنے لئے منتخب کیا کرتا ہے اور پھر انہیں کو کامیابی اور عروج حاصل ہوا کرتا ہے کوئی نبی نہیں گذرا کہ وہ (ظاہری حیثیت سے بھی) دنیا میں کامیاب رہا ہو۔ ہمیں اس امر سے ہرگز تعجب نہیں کہ ہمارے متبعین امیر نہ ہوں گے امیر تو یہ ضرور ہوں گے۔ لیکن افسوس اس بات سے آتا ہے کہ اگر یہ دولت مند ہو گئے تو پھر انہی لوگوں کے ہم رنگ ہو کر دین سے غافل نہ ہو جاویں اور دنیا کو مقدم کر لیں۔

غریبی اور تقویٰ کا جوڑ ہے

جب تک کمزوری اور غریبی ہوتی ہے۔ تب تک تقوے بھی انسان کے اندر رہتا ہے صحابہ کی بھی اول یہی حالت تھی۔ پھر جب کروڑہا مسلمان ہو گئے اور مال وغیرہ ان میں آگیا تو نیت بھی آکر شامل ہو گئے۔ ہم بھی خدا کا شکر کرتے ہیں کہ ہماری جماعت کی تعداد غربا میں ترقی کر رہی ہے۔

شام

مامورمن اللہ کی سادگی اور بے تکلفی

شام کے وقت بعد ادائیگی نماز مغرب حضرۃ اقدس نے جلسہ فرمایا تھوڑی دیر کے بعد جناب نواب محمد علیخان صاحب کے صاحبزادے زرین لباس سے ملبس حضور کی خدمت میں نیاز منداۂ طریق پہ حاضر ہوئے آپنے ان کو اپنے پاس جگہ دی۔ ان کو اس ہیئت میں دیکھکر خدا کے برگزیدہ نے بڑی سادگی سے جناب نواب صاحب سے دریافت کیا کہ ان کی کیا رسم ادا ہوتی ہے نواب صاحب نے جواب دیا کہ آمین ہے۔ اس اثنا میں ایک سروپا کا تھال آیا اور وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روبرو دھرا گیا۔ چند لمحہ کے بعد پھر آپ نے دریافت فرمایا کہ اب آگے کیا ہوتا ہے عرض کی گئی کہ اسے دست مبارک لگا دیا جاوے اور دعا فرمائی جاوے۔ چنانچہ حضور نے ایسا ہی کیا اور پھر فوراً تشریف لیگئے۔

۲۳ دسمبر ۱۹۰۳ء

فرمایا کہ عبداللطیف صاحب ایک اسوہ چھوڑ گئے ہیں جس کی اتباع جماعت کو چاہیئے۔

صحبت کی ضرورت

ایک انگریز کا ذکر تھا جو کہ اپنی عقیدت حضرۃ اقدس کے ساتھ اظہار کرتا تھا اور کہتا تھا کہ میرا ارادہ ہے کہ کشمیر میں ایک بڑا ہوٹل بناؤں اور وہاں ہر ملک و دیار کے لوگ جو کشمیر و سیاحت کے لئے آتے ہیں ان کو تبلیغ کروں حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہمیں اس سے دنیا داری کی بو آتی ہے اگر اسے سچا اخلاص خدا کے ساتھ ہے اور اس کی غرض تحصیل دینی ہے تو اول یہاں آکر رہے۔

سنت اللہ کے آگے عقل کی بھی کچھ پیش نہیں چلتی عقل تو یہی چاہتی تھی کہ فی الفور ان باتوں کو مان لیا جاوے جو ہم نے پیش کی ہیں مگر سنت اللہ نہ چاہتی تھی کسی فرقہ میں داخل ہونے کے لئے سچا جوش اسی وقت پیدا ہوتا ہے جب کہ اول کامل وجوہات دل میں حاصل ہوں اس کے بعد پھر وہ شخص ہر ایک بات کو قبول کر لیتا ہے صحابہ کرام آنحضرۃ صلعم کی صحبت میں رہے اور بڑے بڑے نقصان برداشت کئے ان کو اس بات کا علم تھا کہ صحبت سے جو برکات حاصل ہوتی ہے وہ اور کسی ذریعہ سے حاصل نہ ہوگی۔

حسن ظن بھی اگرچہ عمدہ شے ہے مگر افراط تک اسکو پہونچانا غلطی ہے ہمارے حصہ کا جو دیندار ہوگا ہم خود اسے پہچان لیں گے کہ یہ ہے۔

عجائبات قدرت دکھلانے کے لئے ضروری ہے کہ مخالف بھی ہو۔ اور روکنے والے بھی ہوں ورنہ کیسے پتہ لگ سکتا ہے اس کے خدا کی قدرت کے ہاتھ کا پتہ کیسے لگ سکتا ہے

۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء

ایک معجزہ

یہ ایک معجزہ ہے اور بڑی خوبی کا معجزہ ہے بشرطیکہ انصاف سے اس پر نظر کی جاوے کہ آج سے ۲۳ یا ۲۴ برس پیشتر کی کتاب براہین احمدیہ تصنیف شدہ ہے اور اس کی جلدیں اسی وقت کی ہر ایک مذہب اور ملت کے پاس موجود ہیں۔ یورپ بھی بھیجی گئی امریکہ میں بھی بھیجی گئی لندن میں اس کی کاپی موجود ہے اس میں بڑی وضاحت سے یہ لکھا ہوا موجود ہے کہ ایک زمانہ آئیوالا ہے کہ لوگ فوج در فوج تباہی کے ساتھ ہوں حالانکہ خود یہ کلمات لکھے اور شائع کئے گئے تھے اس وقت فرد واحد بھی میرے ساتھ نہ تھا اس وقت خدا نے ایک دعا سکھلائی جو کہ رطب گواہ اس میں لکھی

نظر نہیں آتا ویسے ہی اس کی بھی حالت ہو کہ حضرت مرزا صاحب کے واقعہ پر خواہ وہ جہاد کی حرمت کے متعلق ہی ہو یا ارکان اسلام کی عظمت کے قائم کرنے کے لئے ہو مگر اس کی نظر ہمیشہ مخالفت اور اعتراض کے رنگ میں ہی پڑیگی بہرحال پیسہ اخبار کے ایڈیٹر کی اس خطرناک حالت سے ہمیں اور ہمارے ناظرین کو عبرت حاصل چاہئے اور ان لوگوں کو بہت ہی ترحم کی نظر سے دیکھنا چاہئے جو کہ مسلمانوں میں سے عیسائی ہوگئے اور پھر ان کو اسلام کی طرف علی الاعلان رجوع کرنے کا موقعہ نہ ملا۔ کیونکہ ایک شخص محبوب عالم صاحب تبکو یہ موقعہ نصیب ہوا وہ اس قدر زخم خوردہ ہیں کہ ابھی تک ان کا دماغ درست نہیں ہوتا۔ اور بڑے بھلے کی تمیز وہ نہیں کر سکتے اسلام کے لئے یہ ننگ گورا کرتے ہیں کہ وہ بزور شمشیر پھیلا اور سلاطین اسلام کے لئے یہ امر جائز قرار دیتے ہیں کہ کسی کو بزور شمشیر تبدیل مذہب کے لئے مجبور کیا جاوے تو اب اسی سے ان لوگوں کے خیالات کا اندازہ کر لیا جاوے جو اس خباثت کے گڑھے میں گر کر پھنسے ہیں رہے اور ان کو باہر نکلنے کی توفیق نصیب نہ ہوئی ؛

اب ہم دکھاتے ہیں کہ پیسہ اخبار نے خود ہی اپنے اس مضمون میں کسی منہ کی کھائی اور اس کا آسمان پر تھوکا اُسی کے منہ پر آپڑا ہے کس طرح سے وہ مرغ گورا حافظ بنا شد کا مصداق ٹھہرتا ہے اور اپنی قلم سے وہ خود کیسے اس امر کی تصدیق کرتا ہے کہ ایک مامور من اللہ کی مخالفت انسان کو کورہ کر بنا دیتی ہے۔ وہ لکھتا ہے ؛

"کہ یہ دوسری بات ہو کہ گورنمنٹ انگریزی کے زیر سایہ غیر مذاہب کے پیروؤں کو اعتقاد کی آزادی ہے۔ لیکن سلطنت کے مذہب کی عزت اور وقار قائم رکھنے کے لئے گورنمنٹ انگریزی بھی اپنے پیرایہ میں کئی ایسی باتیں کرتی [illegible] کی نظیریں بھی اس سے [illegible] شاہ ایڈورڈ ہفتم کی تاجپوشی کی وقت رومن کیتھلک مذہب کی نسبت کچھ ایسے کلمات کہے گئے تھے جس سے رومن کیتھلک رعایا کو سخت صدمہ پہونچا اور جب کوئی یورپین عیسائی عہدہ دار اپنا مذہب بدلتا ہے اس خصوصیت سے وہ تبدیلی اگر مذہب اسلام میں ہو تو اسے فوراً عہدہ سے بلا قصور موقوف کیا جاتا ہے ؛

ان کلمات میں تبدیل مذہب پر کسی کو اس کے عہدہ سے موقوف کر دینے کو اور کسی مذہب کی توہین کو پیسہ اخبار نے موجودہ آلسنگی اور انصاف سے دور قرار دیا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ جب صرف عہدہ سے موقوفی یا توہین مذہب بعید از انصاف ہے تو کسی کا سنگسار کرنا یا تلوار سے مار دینا تو ضرور ظلم عظیم ہوا

دوسری بات اس سے یہ ظاہر ہے کہ ایسے ہی خلاف تہذیب اور بعید از انصاف کارروائیوں سے سلطنت کے مذہب کی عزت اور وقار قائم رہا کرتی ہے۔ کیونکہ ادھر تو پیسہ اخبار ان کو ظلم قرار دیتا ہے اور ادھر سلطنت کے مذہب کے عزت اور وقار کے لئے ان کی ضرورت تسلیم کرتا ہے اب ذرا ناظرین ہی غور کریں کہ اس بے سر و پا پر کا... بھی کچھ ٹھکانا ہے

ہم منتظر ہیں کہ محبوب عالم صاحب اپنی اس ہماری بالوں کا کیا کچھ جواب دیتے ہیں ؛

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خبریں

حضرت مسیح الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام الحمد للہ عیال و اطفال بخیر و عافیت ہیں

مولانا عبد الکریم صاحب کی طبیعت گذشتہ ایام میں ایک دو دن علیل رہی باقی اصحاب کبار بفضل خدا خیریت سے ہیں ؛

گذشتہ ہفتہ میں بوجہ تعطیل کرسمس بہت سے احباب کو قادیان آنے کا موقعہ ملا۔ نماز کے وقت مسجد خرد اور اس کی چھت اور ساتھ کے دونوں صحن احباب سے بھرے ہوئے تھے مگر پھر بھی کثرت جماعت سے محروم رہ کر بعض مسجد اقصیٰ میں جا کر نماز پڑھتے رہے ؛ ۲۶ دسمبر کو مسجد اقصیٰ میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جامع تقریر فرمائی جو عنقریب الحکم کے اوراق میں نکلنے والی ہے

۲۷ دسمبر کو وقت ۹ بجے دن کے مسجد خرد میں ایک خاص جلسہ ہوا جس میں حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے رسالہ سراج الشہادتین فی ذبح الشاہدین جو خود مولانا صاحب کی تصنیف تھی پڑھ کر حضرت اقدس اور تمام حاضرین کو سنایا۔ قرآن کریم میں صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب شہید کے واقعہ شہادت کو آپنے ثابت کیا ہے اور ایک ایک لفظ جدا جدا کر کے کلام قرآن مجید کا ایسا اس واقعہ پر صادق آتا ہے کہ گویا اس کا ذکر اصل ہی سے قرآن میں درج تھا رسالہ کے پڑھے جانے کے وقت حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب بآواز بلند خوشی کے جوش میں فرمایا کہ بالکل سچ ہے اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی آپ کی تائید کی یہ رسالہ دفتر البدر کے اہتمام سے زیر طبع ہے ؛

۲۸ دسمبر کو بعد از نماز مغرب عالی جناب نواب محمد علیخان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کے صاحبزادوں [illegible] صاحبزادہ پیر [illegible] موجود فاعدہ لیسر القرآن کے لئے جو [illegible] نواب صاحب کی طرف سے تجویز ہوا تھا حضرت اقدس کے پیش ہوا اور درخواست کی گئی کہ ان کو بہت مبارک لگایا جاوے۔ اسی تقریب پر ان کی خوشی میں ۳ دن تک بتدریج دعوت کا سلسلہ عالی جناب نواب صاحب کی طرف سے رہا اور بتدریج احباب ایک ایک وقت کا کھانا تناول فرماتے رہے

وفات۔ ہمارے احمدی بھائی مولوی عبد الرحیم صاحب ... علاقہ مدراس اور مولوی خدا بخش صاحب شاہ پور بہ قضائے الٰہی فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ہر دو کا جنازہ قادیان میں حضرۃ اقدس نے پڑھا۔

ابو سعید صاحب ناجر برنج رنگون کا اخلاص اور محبت سے پر خط آیا کہ آپنے بعض امور کے لئے دعا کی درخواست کی ہوئی تھی اور لکھا ہے کہ میرے دل میں ہر وقت یہ خواہش ہے کہ قادیان پہونچوں ... دعا فرماویں کہ یہ پوری ہو

عالم اخبار

انگلستان میں ایک لیڈی نے امتحان وکالت پاس کیا وہ لارڈ چانسلر کے پاس تحصیل اجازت کے لئے گئی لارڈ چانسلر نے فرمایا کہ اس سے پہلے کوئی ایسی نظیر موجود نہیں ہے کہ کوئی لیڈی بیرسٹر ہوئی ہو اور آئندہ ایسی نظیر قائم کرنے کی سردست کوئی ضرورت نظر نہیں آتی۔ ضبط عمل اور بشری کمزوری ایسی کا نام ہے ؛

جاپان میں بھی طاعون شروع ہے ؛

www.aaiil.org

مسٹر ڈوئی کا جو باوجود معروف نہ ہونے کے حقیقی باپ ہونے سے ڈوئی نے انکار کر دیا ہے دیکھئے اب حضرۃ الیاس اپنا باپ کسے قرار دیتے ہیں امریکہ کے اخباروں کی رائے ہے کہ دال میں کچھ کالا کالا ضرور ہے وہی اخبار یہ بھی کہتے ہیں کہ مسٹر ڈوئی کی بیوی اور لڑکا اس سے ناراض ہو کر انگلینڈ چلے گئے ہیں لیکن ڈوئی کا بیان ہے کہ میں نے ان کو اشاعت مشن کے واسطے انگلینڈ روانہ کیا ہے ۔

۲۴ دسمبر کا سول ملٹر گزٹ لکھتا ہے کہ مسٹر ڈوئی کا آباد کردہ شہر **زون** قرق ہو گیا ہے ۔

امریکہ کے اخبارات راوی ہیں کہ ڈوئی پر نیویارک میں نالشیں دائر ہیں اور وہ عنقریب دوالہ دینے والا ہے ۔ اگر اس کی یہ حالت ہے تو یہ بھی موت سے کم نہیں ۔ جب ایک بنا بنایا کارخانہ برباد ہو جاوے اور لوگ اسے نالشیں کر کے عدالتوں میں گھسیٹیں پھریں تو اس سے بڑھ کر اس کی موت کیا ہو سکتی ہے ۔

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مفصلہ ذیل چند سطور کو اپنے اخبار گرامی میں جگہ دیکر ممنون فرماویں ۔

جماعت احمدیہ مالیر کوٹلہ ایک ایسی جگہ ہے جو شہر سے باہر ہے جو امامیہ لوگوں کی مشترکہ مسجد ہے اس لئے کسی دل جلے نے محراب کی پیشانی پر یہ شعر لکھا اور چلے گئے ۔ خاکسار نماز کے لئے جو بڑھا تو پڑھ کر حیران سا رہ گیا متفکر ہوا اللہ تعالےٰ نے اس کا جواب بھی بہت قریب البدیہ سوجھا دیا اس لئے یہ سوال و جواب البدر میں شائع فرماویں

سوالیہ شعر جو کسی غائب مخالف نے لکھا

کون آیا جو پھرے بت سے زمانے والے ۔ آج اذان دیتے ہیں ناقوس بجانے والے

فی البدیہ یہ جواب حاضر جواب ثاقب نے لکھا

وہ امام آئے زمانہ کو تھی جن کی امید ۔ وہ مسیحا جو ہیں مردوں کو جلانے والے
آنے والے تو بنے آن کے مرد میدان ۔ آج کس غار میں ہیں منہ کو چھپانے والے

جناب ایڈیٹر صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ذیل کے لطیفے کو درج اخبار فرما کر مشکور فرماویں ۔

لطیفہ

ہمارے مکرم دوست شیخ عبدالحکیم صاحب ہوشیارپوری سابق ایڈیٹر اخبار پوسٹل آرگن گورداسپور کو کسی تقریب پر ضلع ہوشیارپور میں جانا پڑا ان دنوں وہاں پر سناتن دھرم سبھا کا جلسہ تھا انہوں نے مکان جلسہ میں ایک دیوار پر یہ شعر لکھا ہوا دیکھا ۔

مسلماں گر بدانستے کہ بت چیست ۔ ہمیں گفتہ کہ دین ما بت پرستیست

شیخ صاحب کو شوخی طبع کب گوارا کر سکتی تھی کہ یہ ہمیں اور چپکے بیٹھے رہیں آپ نے فوراً اس شعر کے نیچے پنسل سے یہ دو شعر لکھ دیئے ۔

اگر ہندو بدانستے کہ بت چیست ۔ ہمیں گفتے جہالت بت پرستیست
مسلمان خوب فہمندکہ بت چیست ۔ ہمیں باعث نفور از بت پرستیست

(از محمد علی)

پیارے افضل سلام علیکم وقبلی لدیکم ۔

لاریب میں ملزم ہوں کہ میں نے کبھی البدر کے لئے قلم نہیں اٹھایا ۔ منچلا اور بیباک آدمی ہوں ۔ بے بضاعتی و ناتجربہ کاری بے علمی وغیرہ وغیرہ عذرات کو بلا تکلف رکھکر و اظہار مافی الضمیر کے لئے طیار ہو جاتا ہے مگر فرماے شیون تجدی اور آرند دے فناؤ کا کیا علاج ۔ خوب ہے ہم وہاں ہیں یہاں کو ہم کو ہماری بھی خبر نہیں آتی ۔ خیر یہ تو عرض حال ہے مجنونانہ خیال ہے ۔ اب مطلب سنئے ۔

ناظرین البدر کو عید مبارک ہو اور ہماری سنئے تو ۔

خوشیاں مناتے پھرتے ہیں لوگ عید کی ۔ اور مجھکو آرزو ہے فقط تیرے دید کی

یہ عید اسلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے بیشمار خوشیوں اور بیحد انعام واکرام و افضال الٰہی کا موجب ہے ایک شش خنجر تسلیم کو مرتبہ شہادہ دیا اور عام شہادہ پلایا ۔ عید تو محرم سے بھی فضیلت لے گئی ۔ ہاں پیاری عید تیری آمد سے پہلے خدا کے فرستادہ کی دعاؤں نے تجھے ساری قوم کے لئے خوش آئند بنا دیا ۔

ہمارے مکرم دوست اور قدیم مہربان چوہدری غلام احمد خانصاحب احمدی رئیس کاٹھگڑھ کو بھی جو ابھی آجکل شرف بیعت سے مشرف ہوئے ہیں گویا مراد مل گیا یعنی اللہ تعالےٰ نے اولاد نرینہ عطا فرمائی (حضرۃ اقدس مسیح آخرالزمان مہدی دوران علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے) الحمد للہ ۔

میں نے اس تقریب پر چند اشعار لکھے ہیں جو البدر کے ذریعہ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں ۔

نقش اول

مرے مکرم و محسن غلام احمد خان ۔ تلاش حق کے لئے تھے بہت ہی سرگردان
دکھا دیا ہے خدا نے رہ ہدیٰ ان کو ۔ ملا دیا ہے کرم سے انہیں مسیح زمان
الٰہی سے لطف خدا کا ظہور ہوا فاہر ۔ ہوا ہے حق کا بہت ان پہ فضل و احسان
کہ بار لایا ہے اب نخل زندگی ان کا ۔ پڑا ہے شجر تو قع پہ سایۂ یزدان
خدا نے بیٹا دیا ہے انہیں بڑا ہے حسین ۔ بروزی رنگ میں آیا ہے یوسف کنعان
پسر خدا نے دیا ان کو اور دیا پیہم ۔ ہوئی ہے آیت لاتقنطوا کی شرح عیان
خدا کرے کہ وہ پھولے پھلے بھی شاد رہیں ۔ زمین پہ مہر قمر جب تلک رہیں تاباں
حکیم طرح صادق غلام احمد ہوں ۔ یہی ہے خواہش دل یہی ہے ورد زبان

نقش ثانی

(بمضمون صدق دعا کا رنگ ہے)

نیو فیش کے سٹ

ناظم ہماری یہاں مینا کاری کی فرنگری کا کام کرتا ہے قمیض کے بہت عمدہ بٹن بناتا ہے ۔ ان کو اپنے نام مہر کی چھاپ اور سیل بنوانا ہو تو ہر شخص اپنا نام زبان میں لکھا سکتا ہے ۔ فائدہ یہ ہے کہ دھوبی کے دھونے سے بٹن خراب نہیں ہوتے اور مہر میں اکیڈمک کا کام بھی ہے ۔ ہمارا بٹن سٹ نام بھی بہت عمدہ ہے اور سیل بھی بہت اچھی ہے ۔ ہر سیل کی قیمت ۱۳ روپیہ ۔ بٹن سٹ نام مہر سیل ۱۲ عدد کی قیمت ۹ روپیہ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی اور سونا بھی چاندی کی قیمت ۷ روپیہ ۔ خط آنے پر بذریعہ ویلیو پی ارسال ہو سکتا ہے ۔ پتہ مرتب ۔ نیو فیش کمپنی
بمقام لدھیانہ ۔ جناب

www.aaiil.org

خدا کے پاک ہاتھوں کی بنائی احمدی جماعت میں داخل ہونے والوں کی فہرست

نمبر	نام	مقام	ضلع و تحصیل
۲۰۷۹	شہاب الدین صاحب پلیڈر ہائی کورٹ	لاہور	
۲۰۸۰	اہلیہ شہاب الدین	〃	〃
۲۰۸۱	فرزند شہاب الدین	〃	〃
۲۰۸۲	غلام رسول ولد عبدالخالق برکن ہل نیو سائوتھ ویلز نارتھ امریکہ		
۲۰۸۳	میاں رمضان صاحب	شہر جہلم لوان محلہ	
۲۰۸۴	میاں فضل دین	سیالکوٹ محلہ کشمیری	
۲۰۸۵	سید فضل شاہ صاحب	کٹالیاں	سیالکوٹ
۲۰۸۶	عبدالکریم برادر منشی عبدالعزیز صاحب ٹھیکہ دار	چھاؤنی سیالکوٹ	
۲۰۸۷	عبدالرحیم ملازم سفری ٹوائک خانہ	وزیرآباد	
۲۰۸۸	میاں ولی میر	〃	
۲۰۸۹	نظام الدین صاحب	پسرور	سیالکوٹ
۲۰۹۰	محمد شفیق صاحب	〃	
۲۰۹۱	محمد ابراہیم صاحب	〃	
۲۰۹۲	اسماعیل صاحب	〃	
۲۰۹۳	روڑ	〃	
۲۰۹۴	میاں الطافعلی	〃	
۲۰۹۵	محمد یسین معرفت بابو عبدالرحمن صاحب ہیڈ کلارک میر آکمین انجینئرس آفس یوگنڈہ ریلوے ملک افریقہ		
۲۰۹۶	تمش الحق صاحب سجادہ نشین	وانا پور خانقاہ کلاں عظیم آباد پٹنہ	
۲۰۹۷	شیخ عبداللہ نومسلم	سکندرپور	جالندھر
۲۰۹۸	محمد عبدالرحمن سارجنٹ اول	قلعہ پھلور	جالندھر
۲۰۹۹	اہلیہ عبدالرزاق دہبہ فروش	محلہ کشمیری	سیالکوٹ
۳۰۰۰	بیگم بی بی زوجہ حافظ عبدالکریم		پوڑا الوالہ
۳۰۰۱	خانم جی زوجہ میاں غلام حسین		لونگو
۳۰۰۲	فاطمہ بی بی زوجہ اکبر علی	〃	
۳۰۰۳	سردار شاہ کیشیئر ۴۲ گارڈ بمبئی	لاہور	
۳۰۰۴	عبدالمجید ایجنٹ چودھری سلطان محمد صاحب بیرسٹر	جہلم	
۳۰۰۵	طفیل محمد خان طالب علم فورتھ ہائی کلاس مونسپل ہائی سکول	جالندھر	
۳۰۰۶	فضل الٰہی کلارک اسسٹنٹ کمشنر بلوچستان	بڑی شاہ رحمان	گوجرانوالہ
۳۰۰۷	محمد حسین	〃	
۳۰۰۸	مسماۃ امینہ	〃	
۳۰۰۹	مسماۃ زینب	بڑی شاہ رحمان	گوجرانوالہ
۳۰۱۰	میر اخان	سڑوعہ	ہوشیارپور
۳۰۱۱	مسماۃ یمانہ وجہ چھجو خان	〃	〃
۳۰۱۲	فضلداد	ہیڑو	ظفروال لکوٹ
۳۰۱۳	خضو صاحب	فیروالہ	
۳۰۱۴	الہ دین		
۳۰۱۵	صوبا		
۳۰۱۶	عبدالحق طالب علم ٹھرڈ مڈل کلاس بورڈ سکول	ملتان	
۳۰۱۷	نواب خان	بن باجوہ	سیالکوٹ پسرور
۳۰۱۸	حکم دین سپاہی ملٹری پولیس چھاؤنی منٹگومری ملک	بہبہا	
۳۰۱۹	نواب بی بی اہلیہ حکم دین سپاہی	〃	
۳۰۲۰	غلام فرید	〃	
۳۰۲۱	محمد دین	〃	
۳۰۲۲	راج بی بی	انبالہ شہر	
۳۰۲۳	عطا محمد حکیم صاحب	ہرسیان	جالندھر مرمانشہر
۳۰۲۴	ابراہیم صاحب	〃	〃
۳۰۲۵	چودھری فضل دین نمبردار منذر الوالہ		
۳۰۲۶	شیخ کرم دین حسن محلہ شاہ گڑا علی		
۳۰۲۷	محمد دین ہیڈ سینیوٹ حال ساکن	اٹاوہ	
۳۰۲۸	محمد سلطان	لائل پور	
۳۰۲۹	نور دین پٹواری	سیالکوٹ	ظفروال
۳۰۳۰	شاہ محمد نمبردار۔ مگور چھاؤنی	شادیوال	گجرات

نمبر بیعت

جب سے بیعت کنندگان کے نام البدر میں درج ہونے شروع ہوئے ہیں نمبروں کی ترتیب میں اکثر غلطی واقع ہوتی رہی ہے اول چند نمبروں پر تعین شروع سے نمبر دیا جاتا رہا پھر اس سے سلسلہ شروع ہوا تو بعض بعض نمبروں میں ہندسوں کی غلطی ہو گئی اس لئے گذشتہ کل کمی زیادتی کا فرق نکالکر اس نمبر ۲ جلد ۳ سے صحیح نمبر بیعت والوں کا درج ہوا ہے۔ اور یہ سلسلہ صرف انشاء اللہ سے ہے ورنہ اس سے پیشتر قریب دو ہزار کے ہم

رسیدز

بابت سنہ ۰۴ء

اس رسید زرین میں صرف اصل قیمتی اخبار شامل ہے خریچہ وی پی وٹاک وغیرہ شامل نہیں ہے اور جن اصحاب کی قیمت ۰۴ء ہے اس میں سنہ ۰۴ء کا بقیہ حساب بھی شامل ہے اور ان کی رسید چند ہفتہ بعد سنہ ۰۴ء تک ہے۔

محمد حسین صاحب مدرس	۱۳	
حاجی امیر الدین صاحب	۱۳	
بابو عطاالٰہی صاحب	۱۳	
محمد علی صاحب مروان	۱۳	بابت پرچہ یاد سال ۰۴ء
نور احمد صاحب کھوکھر	۱۳	
منشی شہاب الدین صاحب جموں	۱۳	
ڈاکٹر بشارت احمد صاحب انبالہ	۱۳	بغایت ۳۱ اکتوبر ۰۴ء
میاں غلام محمد صاحب لاہور	۱۳	
بابو غلام محی الدین صاحب لاہور	۱۳	
سید محمد حسین صاحب اسسٹنٹ جرنلسٹ لاہور	۱۳	
عطا محمد صاحب سیر ایٹ آباد	۱۳	
حکیم محمد حسین صاحب قریشی لاہور	۱۳	
منشی عبدالصمد صاحب سیالکوٹ	۱۳	
خواجہ علی صاحب لدیانہ	۱۳	
شیخ نور احمد صاحب کمسل ایبٹ آباد	۱۳	ایک درصاحب اور نئے گاہک ہوئے
مولوی خدا بخش صاحب شاہ پور	۱۳	سال کے چند پرچیاں کل ۱۳ قیمت
غلام حیدر خان صاحب سارجنٹ کرنال	۱۳	بقیہ گذشتہ سال
فضل الٰہی صاحب کمار یاں	۱۳	
عزیز بخش صاحب ڈوبہ	۱۳	
غازی خان	۱۳	
محمد اکرم میک مانجھنال پور	۱۳	
جہان	۱۳	
بابو امیر الٰہی صاحب	۱۳	

۴۰ آدمی شامل بیعت ہو چکے ہیں +

www.aaiil.org

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اوراد یہ کی فہرست

طبار روحانی

تیرہ دا کے علاج کرنیکا طریق سہرنہم یعنی علم تجھیک نسبت اس زمانہ میں عام ہو چکا ہے اور میں کو دیا فت ہوا جاز تے نسبوعی معجزاۃ کی کھلا ہر ایک سفر ہے اور وقت حتی کہ ایک ہمرہ کا ماتھ ہیں بھی پہنچی ہوا ور جس کو ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جانا ہے اس کے برمحل اور ٹھیک استعمال اس کتابہ میں بتلایا گیا ہے۔ جملہ ایات اس میں درج ہیں آپ شش کرنیسو انسان محت بیست ۔ رکھکر بھی وجود کو زیادہ نافع الغاب بنا سکتا ہو اور خیالات میں یکسوئی اور ان کو ضبط کرنیکی عادت ہی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب پر لکھنیوالوں نے زدہ مبالغہ کو سُو ہیں کر آسمان وزمین کے قلابے ملا دئے ہیں اور اس کے شائق کو گویا خدائی کی کنجی چلا دیا ہو تا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ عیسے انسان دیگر مو مم مطلب الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب عذاب کما تا ہے جیسے خدا کا ارادہ سو ہر ایک دعا یا دوسرا عمل بنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے دیسو بی اوکی کے ارادہ اور اذن سے انسان اس کو بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی مدح سوا لیسو کام لے سکتا ہے جو اس کو نزدیک اکمل حالات سے تھے۔ اگر ڈرین عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو بنیو دفتر البدر سے خط وکتابت کریں ۔ قیمت طبر

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم

بجواب فضل حیاتی جو ایک کورٹ انسپکٹر کا لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس کتاب میں دئے گئے ہیں ۔ ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور سلسلہ جہاد اور خروج دجال یاجوج ماجوج ۔ نضیر وغیرہ کے متعلق زبان مکمل جواب دئے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ ۔

سر مکتوم

یہ سو صفحہ کی کتاب اکمل شہادتوں سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تشفیع ہونا ثابت کیا ہے اور لنا کم حرث لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھایا ہے کہ جن مردوں کی زندگی کیا انجیل میں ذکر ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ در اصل حقیقی طور پر مردہ تھے وغیرہ وغیرہ ۔ قیمت ۵ ر

رویائے صالح

اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگزشت ۔ محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ پر ایک رکیا اور حضرت مسیح موعود کا ثبوت محف سابقہ سے دیا ہے قیمت ۱ر

اعجاز احمدی

۳۰ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین کو کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے ۔ قیمت ار

قول صحیح

پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ آپنے اردو زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی کی شوکت میں لکھی تھی طبع ہو کر قیمت ار ہو گی

عاقبۃ المکذبین

اوبا توی مخالف مولویان کا انجام ہوا اس کا بیان ۔ بیعت کے دس شرائط حضرت مسیح کی فنا و حیات پر بحث اور ایک نظم قیمت ار

اسلام اور اس کا بانی

یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیرو ورشپ ایک انگریزی لکچر مترجمہ منشی عزیز الدین صاحب صادق قیمت ۳ر علاوہ محصول ڈاک

چشمۂ الماس

مولوی فخر حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا جواب مباحثہ فاضل امروہی قیمت ار

الٰہامی دعا رب کل شیئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی

قیمت ۱ر علاوہ محصول ڈاک

کامن پنجابی نظم

مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی طبع گجرات قیمت ار

روشنائی احمدیہ

برائے مشروبات بطرین کامن مصنفہ ساختہ سرزا عبدالکریم قاعد الیر سکر ٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ایرانی تولہ ۔ ادویہ تم ۱۲ دن کو تیار ہو جاتی ہے قیمت ۱ر

لا یمس الا المطہرون

آپ کو معلوم ہی ہے کہ قادیان میں رہ کر ہم کس کثرت سے کیڑا کھاتے ہیں ۔ بجز یہ کتاب کے اور کوئی علاج نہیں ۔ بجز یہ کتاب کے اور کوئی شفا نہیں ۔ قیمت ۱ر

حب دافع ذکی قبض

جس استعمال سے غرغرہ امراض طبعہ پر عرض کشائی نہیں ہوتی بلکہ اندرونی قوی میں ایسا تحلیل مواد پیدا ہوتا ہے اسکو موجب ہو کر آئندہ پیدا ہونے کا احتمال نہیں رہتا ۔ اطراف کے حاصل ہونے پر قیمت ۱ر

اکسیر شکم

خوش و الفزدا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت بحساب عمر

علاج پنکسر

بعد پھیکنے ناک کے اندر خشک ہو جاتا ہے خون آتا ہو تو فوراً بند ہو جاتا ہے کپڑا اور ناک میں ڈالنے کی حاجت نہیں قیمت ۱ر

حب جدید

پرانے بخاروں اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج بمرکز خود ظاہر ہے ۔ بیان میں بھی ہو چکا ہے قیمت ۱ر

روغن ہمہ بن

بعد پھیکنے کے اندر دماغ سے خون آتا ہو تو فوراً بند ہو جاتا ہے کپڑا اور ناک میں ڈالنے کی حاجت نہیں قیمت ۱ر

دردسر کی گولی

ہر قسم کے درد سر کو اس سے آرام ہو جاتا ہے ۔ اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۲ گولی ۔ ایکدو پیہ

سرد نگاری اعلیٰ

دماغ کا نفسی ابھرے وہند ۔ غبار آشوب چشم ۔ پانی بہنا درد چشم و گیلدار ضعف چشم کا اور علاج ہے ۔ اس دوا کا اظہار کرنا خلاف امانت ہے قیمت فی تولہ ۱ر

مصفی خون

گولیاں خالص عنب ۔ کرچ ہرار و چوب چینی کی بنی ہوئی ۔ تین ہم گولی ۱ر

سلائی گلکرہ

جسے ہندو قتالی جال بھی کہتے ہیں خواہ پرانی ہو اس کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے فی سلائی ۱ر

برص کی دوا

پیپل پیڑی جس سے خدا کہ ہر گز زندہ ہمیشہ پناہ مانگتے ہیں بڑکی جلد پر سفید داغ شروع ہو جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ پھیل کر تمام جسم کو بدنما کر دیتا ہے اس دوا کی کا تجربہ صدہا پر ہو چکا ہے قیمت بحساب عمر

علاوہ ان ادویہ کے ہر ایک مرض کے مجرب نسخہ جات تیار کر کے مفصل کوار سال کئے جاتے ہیں

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل مالک و منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہیئے

تفسیر القرآن بالقرآن

یہ ایک منیظر تفسیر ہے جسکو مولوی اکثر عبدالحکیم خانصاحب ایم اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرت مسیح آخر الزمان علیہ السلام اور مولانا نورالدین صاحب کو نصف سے زیادہ دنیا دی بھتی مسیح الزمان علیہ السلام نے دعا و توفیقاً اس کی نسبت تحریر فرمایا ہے نہایت عمدہ شیریں بیان ہے قرآنی لفظ حرف بیان کیا ہے مولوی صاحب پر اثر کر مثالی ہے حضرت مسیح الزمان و مولانا نورالدین علیہما السلام کے بعض بعض مگر اصلاح بھی کی ہے اب فضل بانی سے جیسا کہ طبار پر چھپی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر مفت نصف ارکے ٹکٹ آنے پر بطور ہدیہ ارسال کی جاوے گی جلد ہشتم مجلد کیلئے پارہ الم کی قیمت ۱ر پارہ عم ۲ر

المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام ترادڑی ضلع کرنال تمام دوستان مشتہر کے نام آنی چاہئیں ۔ نوٹ ۔ البدر دیکھیں

ریویو آف ریلیجنز

اس نام کا ایک ماہوار رسالہ انگریزی اور اردو زبان میں علیحدہ علیحدہ ایک ایک تا بان ہے طبع ہوتا ہے جس میں تمام دنیا کے مذاہب پر اپنے اپنے نظریہ کے مطابق تنقید کر کے سچائی بہ ثبوت پیش کیا جاتا ہے اور اسلام جو ایک زندہ مذہب ہے اور جس کی سچائی کے نشان اب تک ظاہر ہو رہے ہیں اور ہوتے جاتے ہیں اور جس کی تائید میں خدا تعالیٰ کے ہزاروں نشان ظاہر ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں اور جو اب تک زندہ مذہب ہے اور ہمیشہ زندہ رہیگا اور جس کی سچائی کے نشان ہمیشہ ظاہر ہوتے رہیں گے

بسم اللہ الرحمن الرحیم (دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا) نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چودھویں کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رُخِ محمدؐ کا

البدر

إِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَضٰى عَلَى كُلِّ وَقْفٍ مَسِيْحَةٍ وَمَكْرٍ مُرَادَهٗ

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

وَاِذْ يَعِدُكُمُ اللّٰهُ اِحْدَى الطَّآئِفَتَيْنِ اَنَّهَا لَكُمْ وَتَوَدُّوْنَ اَنَّ غَيْرَ ذَاتِ الشَّوْكَةِ تَكُوْنُ لَكُمْ

ملفوظات حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تقریر پر نیٹر

جو کہ آپ نے ۲۶ دسمبر ۱۹۰۳ء کو بعد نماز ظہر مسجد اقصیٰ میں کھڑے ہو کر فرمائی +

میں نے اس لئے چند کلمات کے بیان کرنے کی ضرورۃ سمجھی ہے کہ موت کا اعتبار نہیں ہے اور کسی شخص کو یقینی طور پر یہ علم نہیں ہے کہ اس کی زندگی اور کتنے دن باقی ہے اس لئے یہ اندیشہ بار بار پیدا ہوتا ہے کہ ہماری جماعت میں سے کوئی اس بات سے ناواقف نہ رہ جاوے کہ اللہ تعالیٰ کی اس سلسلہ کے قائم کرنے سے کیا غرض ہے اور ہماری جماعت کو کیا کچھ کرنا چاہیئے اور وہ اس غلطی میں نہ رہیں کہ رسمی طور سے بیعت میں داخل ہونے سے نجاۃ ملجاتی ہے اسی لئے ضروری ہے کہ میں تم کو اصل غرض بتادوں کہ خدا تعالیٰ کیا چاہتا ہے اور وہ کن باتوں سے راضی ہوتا ہے +

سب لوگ یاد رکھو کہ رسمی طور پر بیعت میں داخل ہونا یا مجھے امام مان لینا صرف اتنی بات نجات کے لئے ہرگز کافی نہیں ہے کیونکہ خدا تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے نہ کہ زبانوں کو۔ نجات کے واسطے جو کچھ ضروری ہے وہ خدا تعالیٰ نے خود ہی بار بار فرمادیا ہے کہ انسان سچے دل سے خدا تعالیٰ کو وحدہ لاشریک سمجھے اور آنحضرت صلعم کو سچا نبی یقین کرے۔ قرآن شریف کو کتاب اللہ مانے اور یہ سمجھے کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے اب قیامت تک کوئی اور کتاب یا شریعت نہ آوے گی۔ دیکھو خوب یاد رکھو۔ آنحضرت صلعم خاتم الانبیاء ہیں اور اب آپ کے بعد کوئی نبی نہ آوے گا۔ اور نہ نئے احکام ملیں گے۔ یہی شریعت اور احکام قیامت تک رہیں گے میری کتابوں میں جو الفاظ میری نسبت نبی یا رسول کے پائے جاتے ہیں ان سے ہرگز یہ منشاء نہیں ہے کہ کوئی نئی شریعت یا نئے احکام سکھائے جاویں بلکہ صرف یہ منشا ہے کہ جب خدا تعالیٰ حقیقی ضرورۃ کے وقت کسی اپنے بندہ کو برگزیدہ اور مامور کرتا ہے تو مکالمات الٰہیہ کا شرف اسے دیتا ہے اور غیب کی خبریں اسے بتلاتا ہے اس لحاظ سے اس مامور پر بھی نبی کا لفظ بولا جاتا ہے اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ نئی شریعت اور نئے احکام لاتا ہے اور نعوذ باللہ آنحضرت صلعم کی شریعت خاتمہ کو منسوخ کرتا ہے بلکہ یہ جو کچھ اسے ملتا ہے وہ آنحضرت صلعم کی سچی اور کامل اتباع سے ہی ملتا ہے اور بغیر اس کے اور کوئی ذریعہ ایسا نہیں ہے کہ وہ ان باتوں کو پاسکے

بات یہ ضروری ہے از قدیم سے سنت اللہ اسی طرح چلی آئی ہے کہ جب زمانہ میں گناہ کثرت سے ہوتے ہیں اور دنیا ایمان کی حقیقت ہی بھول جاتی ہے اور شریعت کا صرف پوست یا چھلکا ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔ مغز اور لب سے بالکل بے بہرہ ہوتے ہیں ایمانی قوت کمزور ہو جاتی ہے شیطان کا تسلط اور غلبہ بڑھ جاتا ہے تو ایسے وقت میں خدا تعالیٰ ایک بندہ کو انتخاب کرتا ہے جو کہ اس کی سچی اطاعت میں فنا اور برگزیدہ ہوتا ہے اور اپنے مکالمہ کا شرف اسے بخشتا ہے +

اور

اب اس وقت اس نے مجھے مامور کرکے بھیجا ہے کیونکہ یہ وہ زمانہ ہے کہ اس میں محبت الٰہی بالکل دلوں میں سرد ہو گئی ہے اور اس کی جگہ دنیا نے لیلی ہے اور سے دیکھو کہ جس قدر مسلمان ہیں۔ سب مسلمان ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں ہر ایک لا الٰہ الا اللہ کا قائل ہے نبوۃ کی بھی تصدیق کرتا ہے۔ نماز روزہ وغیرہ بھی اکثر ادا کرتے ہیں لیکن ان تمام باتوں اور عملوں میں جو روحانیت چاہیئے وہ ہرگز نہیں ہے ایک طرف تو یہ اعمال بجا لاتے ہیں دوسری طرف ایسے افعال کرتے ہیں جو ان کے بالکل مخالف ہوتے ہیں اور وہ افعال ہی اس امر کا ثبوت ہیں کہ روحانیت نہیں ہے۔ جب نماز روزہ وغیرہ میں روحانیت نہ ہوگی تو کوئی ثمرہ اور فائدہ مرتب نہ ہوگا +

اعمال صالح اسی وقت اعمال صالحہ ہوتے ہیں جب تک ان کی صدور واقع نہ ہو صلاح کے مقابل پر فساد باقی ہے وہ یاد رکھیں کہ ان کی یہ نمازیں نہیں ہیں وہ آسمان کے اوپر نہیں جاتے لعنۃ ان کے واسطے تیار ہو رہی ہے

ہوں۔ مخالفوں میں بہت سے آدمی ایسے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ کیا ہم نماز نہیں پڑھتے روزہ نہیں رکھتے اور ارکان اسلام بجا نہیں لاتے (پھر کونسی نئی بات ہے جو کہ تمہارے امام کی بیعت سے حاصل ہو جاوے گی) وہ اصل میں لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں اور ہماری جماعت کے بعض سچے آدمی جیسے وہ ہو کون میں آجاتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ جب سب کچھ وہی ہے تو اس بحث کی کیا ضرورۃ تھی تو ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ ہمارا کام بحث نہیں ہے یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے اس وقت جب کہ روحانیت بالکل نہیں رہی تھی خبر لی۔ اگر وہ اس وقت پورے غور سے کام لیں اور سوچیں تو ان کو حقیقت واضح ہو جاوے۔ یہ ایک دھوکہ ہے جو کہ دلوں میں گذرتا ہے اور اکثر لوگوں نے اعتراض کئے ہیں۔ میں یہ یقین کبھی بھی روا نہ رکھتا ہوں کہ جس حالت میں دوسرے مسلمان بھی ارکان کی بجا آوری میں ویسے ہی مبتلا ہیں جیسے کہ ہم۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ نجات کو صرف اپنے سلسلہ میں ہی کہا جاتا ہے وہ لوگ کیوں نجات پاویں گے چونکہ ان لوگوں کو ان اعتراضوں کا جواب نہ آیا اسی لئے یہاں لکھ بھیجا اور ایسے وساوس بعض وقت سحر کی طرح کا اثر بھی ہوتے ہیں۔ لیکن غور کرنے کا یہ مقام ہے کہ جب پیغمبر خدا آنحضرۃ صلعم آئے تو کیا بیہودہ نے اپنے شعائر اور ارکان اور رسوم کو ترک کر دیا تھا وہ سب بجا لاتے تھے اور حسب وعدہ توریت ان ارکان کی بجا آوری پر نجات کا وعدہ بھی تھا۔ بلکہ یہود تو اب تک توریت پر عمل کر رہے ہیں۔ وہی قبلہ۔ وہی نماز۔ اسی قسم کی مساجد جیسے کہ اس وقت تھیں اب بھی موجود ہیں۔ اور توریت میں نجات کے وعدے بھی لکھے ہوئے ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ آنحضرت صلعم آئے۔ اور آپ پر ایمان لانا اور آپ کی اطاعت کرنی ضروری امور ٹھہرے اور پھر جو لوگ منکر رہ کر حسب توریت اعمال بجا لاتے رہے یا لاتے ہیں وہ کیوں نجات کے مستحق نہیں ہیں۔ عیسائیوں کا ایک فرقہ اس وقت بھی توحید کا قائل موجود تھا اب بھی ہے ان کے پاس بھی کتاب موجود ہے غرضیکہ ایک باریک نکتہ غور کرنے والے دلوں کے لئے ہے کہ خدا ہمیشہ روحانیت کو پسند کرتا ہے اور اس کی نظر اسی پر پڑتی ہے ظاہری اعمال پر وہ نظر نہیں

www.aaiil.org

کرتا۔ ایک شخص کے ہاتھ مین تسبیح ہوتی ہو۔ نماز روزہ پنجگانہ بھی وہ ادا کرتا ہو اور ظاہر اپنے روا طیار کے اعمال اس سے صادر ہوتے ہین مگر یہ ضروری نہین ہے کہ اس سے وہ خدا کی نظر مین بھی ابرار و اخیار مین لکھا جاوے۔ ایک انسان تو اس سے دھوکہ کھا سکتا ہے مگر خدا نہین کھا سکتا کیونکہ اس کی نظر پوست پر نہین ہے وہ تو روحانیت کو چاہتا ہے جو کہ مغز ہے نہ کہ قشر کو +

یہ وہ آدمی ہین جو کہ خدا کو چھوڑ دیتے ہین کتون کی طرح ہوتے ہین کہ مطلب کے یار ہوتے ہین۔ اگر ان کی آرزوئین اور مرادین پوری ہوتی رہین تو وہ خدا کو مانتے رہین گے اور اگر نہ پوری ہوئین تو پھر اس سے ناراض۔ اور شکایت کا دفتر کھلا ہوا ہے تو ہین کی یہ حالت ہے اور ان مین صدق و وفا نہین ہے خدا ان کی نمازون کو کیا کرے وہ خدا کے نزدیک ہرگز نمازی نہین ہین اور ان کی نمازین سوائے اس کے کہ زمین پر ٹکرین مارین اور کچھ حکم نہین رکھتین۔

خدا کے نزدیک نمازی

اسی وقت ہوگا جبکہ وہ سچا اور صدق و وفا کا تعلق اس سے باندھیگا اور خدا کی رضا اور اطاعت مین اس قدر محو ہو اور دین کو دنیا پر یہانتک مقدم رکھے کہ جان دینے کو بھی ہر وقت طیار رہے جب اس کی صدق و وفا کی نوبت اس تک ہوگی تو اس وقت اس کی نماز خدا کے نزدیک نماز ہوگی۔ بہت سے ایسے لوگ ہین کہ مخلوق کے نزدیک راستباز ہین متقی ہین۔ نیک بخت ہین۔ لیکن ان کا تعلق خدا سے صاف نہین ہے اور وہ محبوبیت اور دین کا تقدم دنیا پر جو خدا چاہتا ہے ان مین نہین ہو۔ اس لئے خدا کے نزدیک وہ کافر ہین سچے ایمانداروں کی جو علامات ہین اگر ان سے تم ان کو کبھی ایک بھی انمین نظر نہ آوے گی +

ایک بڑی علامت سچے ایماندار کی یہ ہو کہ انسان دنیا کو پاؤن کے نیچے کچل کر اور اسے ردی جان کر اس سے ایسا الگ ہو جاوے جیسے سانپ اپنی کینچلی سے الگ ہوتا ہو۔ اسیطرح سے جب وہ اپنے نفس کی کینچلی سے الگ ہووے تو وہ حقیقی مسلمان ہوتا ہے۔ خدا تعالے کی معیت اس کے شامل حال ہوتی ہو اور وہ خدا کے نزدیک بھی مومن مسلمان ٹھہرتا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون

یعنی بیشک خدا تعالیٰ ان لوگون کے ساتھ ہوتا ہے جو تقوا کو اختیار کرتے ہین اور تقوی سے بڑھکر کام کرتے ہین کہ محسنون مین ہوتے ہین +

بدی سے بچنا نیکی نہین ہر

تقوی اصل مین بدی کی باریک سے باریک راہون سے پرہیز کرنے کا نام ہے لیکن صرف بدی سے بچنے کا نام نیکی نہین ہو۔ ایک شخص کہتا ہے کہ مین چوری نہین کرتا۔ نقب زنی نہین کرتا۔ ڈاکہ نہین کرتا کسی کا مال ظلم سے نہین لیتا۔ اور وہ ان باتون کو نیکی قرار دیتا ہے مگر ایک عارف کے نزدیک ایک ہنسی ہے۔ کیونکہ اگر وہ ان بدیون کا مرتکب نہین ہوتا تو ان کے ضرورتون سے بھی تو وہی بچا ہوا ہے پھر خوبی کیا ہوئی اگر وہ یہ بدیین کرتا تو ان کی سزا پاتا۔ پس اس کا صرف بدی سے بچنے کا فعل نیکی نہین ہو سکتا بلکہ اصل نیکی یہ ہو کہ نبی نوع انسان کی سچی ہمدردی کرے اور خدا تعالیٰ کی پوری اطاعت کرے۔ جیسے کہ اطاعت کرنے کا حق ہوتا ہے اور اس کی راہ مین عزیز جان تک دیدینے کو ہر وقت طیار رہے۔ اس آیت مین جو مین نے اوپر لکھی ہو خدا تعالے فرماتا ہے کہ مین ان لوگون کے ساتھ ہون جو کہ باریک سی باریک بدی سے پرہیز کرتے ہین اس سے بھی ظاہر ہے کہ صرف بدی کا نکرنا کوئی خوبی کی بات نہین ہے جب تک اس کے ساتھ نیکی بھی نکرتا ہو بہت سے لوگ ایسے موجود ہون گے۔ جنہون نے کبھی زنا نہین کیا۔ خون نہین کیا۔ چوری نہین کی۔ لیکن ساتھ ہی اس کے اس نے کوئی نیکی بھی نہین کی تو اگر الشاذ کالمعدوم نیکون مین شمار کیا جاوے تو بڑی بیوقوفی ہوگی جیسے دنیا ہے۔ خدا نے بھی اس بات کو پسند نہین کیا کہ صرف بد چلنی نکرنیوالا اس کے اولیاء مین داخل ہوا ہو۔ بدچلنون کے لیئے عادت اللہ ہے کہ وہ اسی دنیا مین سزا پاتے ہین۔ پس خوب یاد رکھو کہ صرف بدی سے بچنے کا نام نیکی نہین ہے۔ تقوی اور نیکی کی مثال یہ ہے کہ ایک برتن کھانے کا ہو اسے خوب صاف کیا جاوے اور اندر باہر سے دھویا جاوے تاکہ اس مین کھانا ڈال کر کھا ہین۔ لیکن جب وہ صاف ہو تو اس مین کھانا وغیرہ کچھ بھی نہ ڈالین اور جون کا تون وہ برتن پڑا رہے تو کیا صرف صاف برتن کھانے پینے کا کام دیگا ہرگز نہین ہے اسیطرح تقوی تو صرف نفس الامارہ کے برتن کو صاف کرنے کا نام ہے اور نیکی وہ کھانا ہے جو اس مین پڑتا ہے اور جس نے اعضاء کو قوت دیکر انسان کو اس قابل بنایا ہے کہ اس سے نیک اعمال صادر ہون اور وہ بلند مراتب قرب الہی کے حاصل کر سکے +

نفس کے ۳ اقسام

نفس کے ۳ اقسام ہین ایک امارہ ایک لوامہ۔ ایک مطمئنہ

ان کے علاوہ ایک اور نفس تسکیہ ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اسے مطلق اقتدار بدی کے ارتکاب کا نہین ہوتا۔ نفس امارہ کی مثال ایسی ہو جیسے ایک بندہ شیطان کا ہو اور مثل غلامون کے وہ نفس کی اطاعت کرے۔ خون کے لئے۔ چوری کے لئے۔ زنا کے لئے۔ بدنظری کے لئے اور ہر ایک بدی اور برائی کے لئے جب اسے نفس کہے تو وہ فوراً بجالاوے اور اس کو کوئی خدشہ نہ گذرے۔ دوسری قسم نفس کی نفس لوامہ ہے یہ ایسے لوگون کا نام ہے کہ جن سے گناہ بھی سرزد ہون مگر ساتھ ہی اس کے ملامت اور پشیمانی بھی دل مین ہو کہ یہ گناہ کیون ہوا اور وہ اس تدبیر اور کوشش مین لگے رہین کہ سیطرح اسے خلاصی ہو۔ یہ لوگ ایک جنگ مین رہتے ہین اور شیطان اور نفس کے ساتھ ان کی لڑائی ٹھنی رہتی ہے کبھی نفس غالب آگیا تو لغزش کھا گئے۔ کبھی آپ غالب آگئے تو نفس نامراد رہا سینہ پر یہ لوگ اوپر چڑھتے ہین اور نفس امارہ سے ترقی کر کے انسان لوامہ مین آتا ہے۔ نفس امارہ والے اور گدھے۔ بلی مین کوئی فرق نہین کرتا۔ جیسے بلی کا دستور ہے کہ جب گھر مین داخل ہوتی ہے تو کسی قسم کا کوئی کھانا پڑا ہوا اسے یہ خیال نہین آتا کہ یہ میرا حق نہین ہے مین نہ کھاؤن فوراً منہ ڈالدیگی۔ ایسے ہی ہر ایک قسم کے فسق و فجور کا اس سے ارتکاب ہوتا۔ لیکن نفس لوامہ والا ہر ایک بات مین ایک جنگ کرتا ہے اگرچہ اسے بڑی جنگ درپیش ہوتی ہے مگر نا ہمکرتا ہی رہتا ہے تیسرا نفس مطمئنہ ہے جو کہ اس جنگ مین غالب آجاتا ہے اور نفس اور شیطان پر فتح حاصل کرتا ہے اس کا نام مطمئنہ اس لئے ہے کہ یہ اطمینان یافتہ ہو جاتا ہے۔ انسان کے ہر ایک قوے پر اس کا قابو ہو جاتا ہے اور طبعی طور پر اس سے نیکی کے کام سرزد ہوتے ہین۔ سب سے بڑی خوبی اور نیکی بات اس مین یہ ہوتی ہے کہ

یہ خدا پر ایمان لاتا ہے

کیونکہ ہر ایک نیکی اور راست بازی کی جڑ خدا شناسی اور خدا پر سچا ایمان ہی ہے جس قدر اس مین نقص ہوگا۔ اسی قدر ایمان مین بھی نقص ہوگا جب نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے یعنی نفس اور شیطان سے جنگ مین انسان فتح پالیتا ہے۔ تب اسے یہ ایمان حاصل ہوتا ہے اور ایک عجیب تبدیلی اس وقت حاصل ہوتی ہے۔ گویا کہ گناہ کے اعضاء بالکل کاٹ دیئے جاتے ہین۔ جیسے انسان کے اعضاء ہاتھ پاؤن۔ کان۔ ناک وغیرہ کاٹ دیئے جاوین اور آنکھ نکالدی جاوے تو پھر اس کے متعلق جو گناہ ہین وہ اس سے صادر نہ ہو سکین گے اسیطرح نفس جب مطمئنہ ہو جاتا ہے تو اندرونی اعضاء جو گناہ کے ہوتے ہین

www.aaiil.org

وہ کالے پڑ جاتے ہیں اور ان میں بالکل گناہ کے کرنے کی قوت باقی نہیں رہتی۔ جب ایک جا لڑ مخفی ہو جاتا ہے اسیطرح وہ گناہ سے مخفی ہو جاتا ہے اور وہ مجبوراً خدا کی مرضی کے خلاف کوئی فعل اور حرکت نہیں کر سکتا۔ لیکن یہ اس وقت ہوتا ہے جب کہ سچا ایمان حاصل ہو + ہماری جماعت کو بڑی ضرورۃ سچے ایمان کی ہے۔ اس کے لئے چاہیے کہ وہ دعائیں کریں نری تدبیر انسان کے لئے کافی نہیں ہے۔ خدا جس کیلئے تدبیر ہی جھوڑ تا ہے وہ نامراد رہتا ہے۔ یہودکو اول بہت سی خدا تعالے کے لئے بہت بہت تدبیریں بتلائی گئیں کہ اس کو اپنے گھروں کے دروازوں۔ چوکھٹوں وغیرہ ایسے اپنے مقاموں پر لکھکر رکھیں کہ ہر وقت یاد رہے لیکن چونکہ یہ صرف تدبیر تھی اس لئے وہ توریت کی حفاظت نہ کر سکے۔ اور آخر کار نامراد اور مغضوب ہوئے اس لئے خدا تعالے نے مسلمانوں کو کہا۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ اس سے خدا نے یہ سمجھایا ہے کہ جب تک ایک ادنیٰ پاک خدا تعالے کے ہاتھ میں نہو تب تک اس کی حفاظت نہیں ہو سکتی۔ اپنی تدبیریں اور تجویزیں انسان کی پاک باطنی کے لئے ہرگز کافی نہیں ہیں۔ جب تک خدا تعالے کی طرف سے قوت نہ ملے۔ اور اس کا ذریعہ دعا ہی ہے۔ صرف اپنی کوشش سے ہی تقوے اور استقامت حاصل نہیں ہو سکتی اور نہ نفس مطہر بن سکتا ہے۔ خدا تعالے بار بار تاکید کرتا ہے کہ تم ناپاکی کے کیچڑ میں پھنسے ہوئے ہو۔ اس سے نکلنے کی کوشش کرو۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ بلا مدد خدا تعالے کے تم نکل سکتے ہو۔ ہر حالت میں خدا کے فضل کی ضرورت ہے۔ دیکھو بہت لوگ ہیں کہ کوشش کرتے کرتے رہ جاتے ہیں اور ان کو کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ اس کا علاج یہی ہے کہ انسان ہر ی صحبت کو ترک کرے اور نیک آدمیوں کے ساتھ ہو جاوے۔ جیسے کہ خدا تعالے فرماتا ہے کونوا مع الصادقین مگر یہ معیت قولی اور عملی طور پر ہونی چاہئے۔ صرف قول اس میں کافی نہیں جب تک عمل نہ ہو۔ ایک شخص ہر روز کنجروں کے پاس جاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں زنا نہیں کرتا لیکن اسے کہو کہ آخر تو ایک دن کریگا۔ اسیطرح اگر ایک شخص شراب خانہ پر روز جاتا ہے یا شرابیوں کی محفل کو ترک نہیں کرتا تو وہ ایک دن شراب پیگا۔ صحبت میں تاثیر ضرور ہوتی ہے اس سے انسان بچ نہیں سکتا جو شخص نیک صحبت میں رہتا ہے اور نیکوں میں اس کی نشست برخاست ہے تو گو وہ ان کا مخالف ہی ہو مگر فرشتہ رحمت ایک دن وہ نیکوں کے قابو میں آجاویگا +

صلح حدیبیہ کی برکات میں سے یہ بھی ایک بات تھی کہ بہت لوگوں نے آنحضرت صلعم کے روئے مبارک کو دیکھا اور آپ کی باتیں سنیں۔ اور اس طرح صدہا آدمی مسلمان ہو گئے۔ کفار کے جو لوگ مسلمانوں میں آتے ان کو آنحضرت صلعم کی صحبت نصیب ہوتی اور جب وہ واپس جاتے تو اس اثر کو ساتھ لیجاتے۔ حالانکہ اس سے پیشتر ان لوگوں کو اسلام کی خبر تک بھی نہ تھی اور دور بیٹھے کون مانتا۔ خدا نے یہ تقریب پیدا کر دی کہ اکثر لوگوں کو زیارت اور صحبت نصیب ہو گئی۔ اگر صحبت نہ ہوتی تو کیا فائدہ اٹھاتے۔ اب جو لوگ گھروں میں بیٹھے باتیں بناتے ہیں اور ان کو یہاں کی صحبت نصیب نہیں ہے وہ کیا سمجھ سکتے ہیں۔ جب اُن سے کوئی پوچھے تو سوائے چند شبہاتوں کے اور کچھ پیش نہیں کر سکتے اگر ان میں تقوے ہوتا تو یہاں آتے۔ چند دن رہتے۔ یہ امر ان کے لئے گناہ نہ تھا۔ جیسا کہ یہودیوں اور عیسائیوں سے ملتے ہیں اور اپنی ضرورتوں کے لئے ان کے پاس جاکر بیٹھتے ہیں تو اگر یہاں ہمارے پاس بھی آکر رہتے اور ملتے تو کیا حرج تھا۔ امید تھی کہ اکثر ان میں سے سمجھ جاتے۔ ایسے لوگوں کے لئے کونوا مع الصادقین ایک عمدہ نکتہ تھا۔ کاش کہ وہ اسے سمجھتے کہ صادقوں کے پاس آنے جانے سے صدق انسان کے اندر کام کرنے لگتا ہے۔ یہ سنت اللہ ہے کہ ہر ایک صحبت میں تاثیر ہوتی ہے اس لئے احادیث میں تاکید ہے کہ تم بد صحبت کو ترک کرو۔ ورنہ انہی لوگوں میں شمار کئے جاؤ گے۔ جو نیکوں میں رہتا اور بود و باش اختیار کرتا ہے وہ نیکوں میں ہی شمار ہوتا ہے۔ فرشتے جب اللہ تعالے کے پاس جاتے ہیں تو ان پر سوال ہوتا ہے۔ کہ تم نے کیا دیکھا وہ کہتے ہیں تیرے بندوں کو دیکھا جو کہ تیری یاد میں مصروف تھے مگر ایک شخص ان میں تھا کہ وہ ان میں سے نہ تھا۔ خدا تعالے فرماتا ہے کہ وہ بھی انہیں میں ہے۔ پس وہ بہت ہی بدنصیب ہے جو کہ صحبت سے دور رہتا ہے۔ مطمئنہ کی تاثیرات میں سے یہ بھی ہے کہ اطمینان یافتہ کی صحبت سے اطمینان حاصل ہو جاوے۔ ایک تاثیر دوسری تاثیر کو کشش کرتی ہے اور اس میں بھاری نعمت اطمینان پاتا ہے۔ جیسے خدا تعالے فرماتا ہے راضیۃ مرضیۃ کہ خدا تعالے تجھ سے راضی اور تو خدا سے راضی اصل میں ایمان کامل اس وقت حاصل ہوتا ہے جب کہ نفس اور شیطان کی لڑائی بالکل جاتی رہے جب تک یہ حاصل نہ ہو اس وقت تک ایمان میں نقص ہے اگر غور سے دیکھو تو ہر ایک بشر کی خدا سے بھی ایک لڑائی لگی رہتی ہے اس طرح سے کہ بعض وقت وہ دعا کرتا ہے تو قبول نہیں ہوتی کئی امیدیں اس کے دل میں ہوتی ہیں وہ بر نہیں آتیں اس لئے وہ خدا پر شکایت کا دروازہ کھولتا ہے۔ سچے ایمان کی یہ علامت ہے کہ کوئی شکایت نہ ہو اور خدا کی مرضی اس کی مرضی ہو۔ اسی کی طرف اللہ تعالے اشارہ فرماتا ہے یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی پ ۳۰ کہ اے نفس جو کہ خدا سے اطمینان یافتہ ہے تو اپنے رب کی طرف واپس آ۔ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ یہ ایک ایسا مقام ہے کہ اس میں انسان ہر ایک شکوک و شبہات سے پاک ہوتا ہے اور اسے کوئی خطرہ کسی قسم کا نہیں رہتا مگر اس سے پیشتر کے جس قدر مقامات ہیں ان سب میں اندیشہ ہے۔ رضا کا مقام جو کہ سب سے اعلیٰ ہے وہ اسی میں حاصل ہوتا ہے اور اس وقت انسان کی خدا سے ایک ذاتی محبت ہو جاتی ہے۔ اور جب تک یہ نہ حاصل ہو۔ تب تک ایمان معرض خطر میں رہتا ہے لیکن نفس مطمئنہ اس وقت شیطان کے ڈھکوسلوں اور حملوں سے بالکل امن میں آجاتا ہے اس لئے سب کو چاہیے کہ یہی مقام حاصل کرنے کے لئے بہت دعائیں کریں بہت ایسے لوگ ہیں کہ وہ نفس امارہ میں آکر ایسے اڑے ہیں کہ اس سے آگے کوئی حرکت نہیں کر سکتے ان کا قول ہے "اپنا جگ مٹھا اگلا کس ڈٹھا" (یعنی یہ جگ تو بہت میٹھا ہے اور اسی کا عیش و آرام ہمیں مطلوب ہے آخرہ کس نے دیکھی ہے کہ کیا ہوتا ہے اس لئے اس کی کیا فکر کریں) ایسے لوگ کسی مدح کے قابل نہیں ہیں۔ لوامہ والے اگرچہ ایک وقت شیطان کے قابو میں ہوتے ہیں اور ایک وقت رحمان کے۔ کیونکہ وہ لڑائی میں رہتے ہیں تاہم خدا نے ان کو محل مدح میں لکھا ہے اور مطمئنہ والے جو کہ فتح پاکر غالب آچکے ہیں وہ دار الامان میں ہیں یا لوامہ والوں کو یوں سمجھو کہ وہ ابھی ڈیوڑھی پر ہیں اور اندر داخل ہونے پر ان کی نظر ہوتی ہے کہ شیطان سوٹا (ڈنڈا) مارتا ہے +

www.aaiil.org

تقویٰ کا اول مرتبہ بدیوں سے بچنا ہے اور آخری والا
لے انتہا تک پہنچا تا ہے اور دوسرا نہ اس کا نیکیوں
کا کرنا ہے مگر یہ سب بجز توفیق الٰہی کے میسر نہیں آتا۔ خدا
تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ جب انسان بدی سے
پورے طور پر پرہیز کرتا ہے اور صفی القلب و کوشش
کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا ہاتھ پکڑ کر دار الامن
میں داخل کر دیتا ہے اور کہتا ہے کہ تو نے ہماری راہ میں
بہت جنگ کی۔ اب ہم تجھکو یہ مقام دیتے ہیں کہ تو

دار الامان میں آجا و داخل ہو جا۔ اسی کی طرف
اشارہ ہے کہ میرے بہشت میں داخل ہو جا۔ اس
کے یہ معنے نہیں ہیں کہ بعد موت کے وہ بہشت
میں داخل ہوگا۔ بلکہ یہ سلوک کے مراتب ہیں جو کہ
سالک الی اللہ کو حاصل ہوتے ہیں اور وہ اسی
دنیا میں جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ [illegible]
ختم ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کا فضل [illegible]
مشکلات کو جو اوامر کی حالت میں [illegible]
دیتا ہے اور ایک امن اور چین کی زندگی خدا تعالیٰ
کے کنار عاطفت میں بسر ہوتی ہے۔ قرآن میں ہے
[illegible] کہ جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ہم ان کو
صالحین میں داخل کرتے ہیں۔ یہاں پر یہ اعتراض
پیدا ہوتا ہے کہ جب ایمان اور عمل صالح انسان
کو حاصل ہو گیا تو پھر کیا کہ ہم ان کو صالحین میں
داخل کرتے ہیں یہ تحصیل حاصل ہے۔

صلاحیت کے دو اقسام | اصل بات یہاں خدا تعالیٰ کا
اس نکتہ کو بیان کرنا ہے

کہ صلاحیت دو قسم پر ہے ایک وہ جو انسان تکلف اور
بناوٹ سے اپنے اندر پیدا کرتا ہے۔ اور دوسری وہ
جو انسان کا طبعی تقاضا ہوتی ہے۔ صورت اول میں
انسان کو تکلیف ہوتی ہے۔ جیسے حمال تکلیف سے ایک
بوجھ کو اٹھا دے۔ لیکن خدا تعالیٰ کا خود صالحین میں
داخل کر دینے کے یہ معنے ہیں کہ طبعی طور پر صلاحیت
کا مادہ اس کے اندر پیدا ہو جاتا ہے۔ کوئی تکلیف
اور بناوٹ نہیں ہوتی جس سے اس کو تکلیف ہو
اول درجہ جو ایمان اور عمل صالحہ طبیعت پر بوجھ ڈال
کر اختیار کرتا ہے۔ اس صورت میں وہ بوجھ بالکل نہیں
رہتا۔ اعضائے اور قویٰ کی یہ فطرت ہو جاتی ہے
کہ ان سے نیک اعمال صادر ہوں۔ اس آیت کا
دوسری آیت سے تعلق ہے جس میں خدا تعالیٰ نے
ان محروم اور بے نصیب لوگوں کا ذکر کرتا ہے جن کو
صالحین کا مقام نہیں ملتا۔ جس کا مطلب یہ ہے

ومن الناس من یقول اٰمنا باللہ۔

کہ جب لوگ دعوے کرتے ہیں کہ ہم صالح ہیں اور وہ
اپنے دعوے میں جھوٹے ہوتے ہیں تو ان کے اظہار
مافی الضمیر کے لئے ان پر ابتلا آتا ہے۔

یہ یاد رکھنے کی بات ہے کہ ہر ایک عظیم الشان
نعمت ضرور ابتلا کو چاہتی ہے۔ جیسے اسی جگہ فرمایا ہے

کہ بعض جاہل لوگ دعوے ایمان کا کرتے ہیں مگر جب
ان پر ابتلا آتا ہے تو انسانوں کی تکالیف اور دکھ کو
جو وہ ایمان سے برگشتہ کرنے کے لئے دیتے ہیں
خدا کا عذاب سمجھنے لگتے ہیں اس میں اللہ تعالیٰ اس
امر کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ اگر تم صالحین میں داخل
کا دعوے کرتے ہو تو پھر تکلیف اور دکھ اور ٹھوکر پر واہ نہ
ایک خدا کی خصوصیت ہوتی ہے

مگر ابتلا سے وقت ہم شخص ایمان سے ڈرتا ہے اس
کو کچھ بھی قیمت نہیں ہوتی وہ ہلکی چیز کو گیا اپنا
رب خیال کرتا ہے اور اس کے خوف سے ایمان چھوڑ
کو طیار ہوتا ہے تو اب بتلاؤ کہ کیا ایمان ہوا۔ پس اسی
لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم ان کو خود صالح بنا دیتے
ہیں۔ اس سے آگے بزدل لوگوں کا ذکر ہے کہ بعض
لوگ خدا پر ایمان کا دعوے کرتے ہیں مگر جب
خدا کی راہ میں ان کو کوئی ایسا ہی تکلیف پہونچتی ہے جو دوسروں کی
ایذا دہی کو خدا کا عذاب خیال کرتے ہیں ہماری
جماعت کو چاہیے کہ بزدلوں کا ذکر کر کے

تمہارے واسطے عبد اللطیف کا واقعہ
اسوہ حسنہ ہے

ایک دو دفعہ اس کتاب کو پڑھو اور دیکھو کہ اس
نے خدا تعالیٰ کے لئے کسی بات کی بھی پرواہ نہ کی
نہ بیوی کی نہ بچوں کی نہ مال کی نہ جائداد کی نہ جان کی
اور اس نے فیصلہ کر لیا کہ ان سب باتوں پر دین
ایمان کو مقدم رکھیگا۔ یہ کس قدر عظیم الشان نمونہ ہے
پھر خدا تعالیٰ کی حکمت یہ ہے کہ اس کا مزاحمی بطور نشان
الٰہی کے واقعہ ہوا ہے اور موت سے اول کئی سال
اس کا ذکر موجود ہے۔ براہین احمدیہ میں اس کی
نسبت پیش گوئی موجود تھی اور یہ وہ کتاب ہے جو
آج سے ۲۳-۲۴ برس ہر ایک جگہ اور ہر ایک
فرقہ اور ملت حتیٰ کہ امریکہ یورپ وغیرہ میں شائع
ہو چکی ہے اور موجود ہے۔ جو لوگ خدا کے وجود
سے انکار کرتے ہیں وہ بتلاویں کہ اگر خدا تعالیٰ
کی ذات موجود نہیں تو اس واقعہ کی خبر اس قدر
عرصہ دراز پیشتر ہونی اور اس کا اسی طرح واقعہ ہونا
اس کے کیا معنے ہیں۔ یہاں انگریزوں کے ملک
میں چونکہ آزادی ہے اور پیشگوئی میں درج تھا کہ
نوکر مخالف اس کو یہاں تلوار سے قطع نہ کر سکیں گے
اس کے لئے خدا نے کابل کی سرزمین کو
منتخب کیا۔ پھر چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ اس خون
سے مجھ پر اور کل جماعت پر ایک بڑا صدمہ گذریگا
اس لئے پہلے اس سے آگے وہ تسلی دیتا ہے کہ اس
مصیبت اور اس سخت صدمہ سے تم غمگین اور
اداس مت ہو۔ خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے وہ
دو کے عوض ایک قوم تمہارے پاس لائے گا وہ اپنے
بندے کے لئے کافی ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ
خدا ہر ایک شے پر قادر ہے ان کی شہادت میں
حکمت الٰہی ہے۔ بہت سی باتیں جو تم چاہتے ہو کہ وقوع
میں آویں حالانکہ ان کا واقع ہونا تمہارے لئے
اچھا نہیں اور بہت سی باتیں تم چاہتے ہو کہ واقع نہ
ہوں حالانکہ ان کا واقع ہونا تمہارے لئے اچھا
ہوتا ہے پس وہ حکمت الٰہی منتظر ہے ظاہر کی اور
معلوم ہوگا کہ اس خون میں کس قدر برکات ہیں سنا
گیا ہے کہ ۱۲ آدمی بحصر اسی کے قید میں ہیں کہ ہم
یہ راہ کچھ دیں گے ہمیں مرنا قبول ہے۔ واقعی
عبد اللطیف صاحب کی موت نے ہماری جماعت میں
بہت کام کیا ہے۔ اگر وہ اس دنیا میں زندہ رہتا تو اور دس
بیس سال رہتے آخر کسی بیماری سے مرتے آخر موت
تو کا سلسلہ جاری ہے مگر یہ موت جوان کو ایک خاص
موت ہے اس میں ایک عجیب بات یہ ہے کہ ہم اگر مفتری
تھے تو اس قدر استقامت ان میں کیوں آگئی۔ کیا کبھی
سنا ہے کہ ایک مفتری کا مرید ہو کر پھر کسی نے اسطرح کی
جان دی ہو۔ حالانکہ بارہا ان کو جان بچانے کا موقعہ
بھی دیا گیا الاستقامت فوق الکرامت یہ بھی ہمارے
سچے ہونے کی ایک دلیل ہے۔

جاہل کے نزدیک یہ واقعہ ایک بڑی بات نہیں ہے
لیکن عقل مند سوچ سکتا ہے کہ سوائے الیقین و عرفان کامل
کے یہ موت کسی کو نہیں مل سکتی۔ یہ وہ موت ہے
کہ جس پر ہزاروں زندگیاں قربان ہیں پھر خدا
فرماتا ہے کہ تم بھی مرو گے مگر یہ جان ٹھکانے لگی ہے
اس کے خون سے ایک عظیم الشان پیشگوئی سالہا سال
کی پوری ہوئی ہے اور بات یہ ہے کہ ایک تخم ریزی
کی گئی ہے اور یہ خون کبھی خالی نہ جاویگا۔ میں جانتا
ہوں اور مجھے افسوس ہے کہ جیسے عبد اللطیف نے
ایمان کا ثبوت دیا ہے میرا دل اور کانشنس نہیں مانتا
کہ یہاں کی جماعت میں ایسے بہت سے لوگ ہوں میں

www.aaiil.org

دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ایسے کردے یقیناً جانو کہ عبدالرحمان عبداللطیف جیسا ایمان نہیں ہے وہ اس سلسلہ میں داخل نہیں ہم یبتغون الدین ہیں ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یہ حالت تھی کہ جب دشمن کے مقابلہ پر جاتے تو مثل مردہ کے ہو جاتے کہ اب بلاموت کے ہرگز جدا نہ ہوں گے ۔

استقامت کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں اس سے انعامات ملتے ہیں ۔ ظاہری حالت میں اگرچہ سب شریک ہوتے ہیں لیکن فضیلت ہمیشہ اندرونہ سے ہوتی ہے آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت ظاہری نماز سے نہیں ۔ تم خود سوچکر دیکھو کہ ایک خدمتگار ہے جو کہ ہمیشہ حاضر ہے اور بڑی جانفشانی سے ہر ایک خدمت کو ادا کرتا ہے اور ایک ہے جو گاہے گاہے حاضر ہوتا ہے اور معمولی اور رسمی طور پر کام کرتا ہے آقا جانتا ہے کہ ایک فدائی ہے اور دوسرا مزدور جو کہ مہینہ ختم ہونے پر صرف تنخواہ لینے کے لئے کام کرتا ہے ۔ اب بتلاؤ کہ وہ آخر کار محبت کس سے کریگا ۔ فدائی سے یا مزدور سے ۔ آنحضرت کے زمانہ میں دیکھا گیا ہے کہ ایسے ایسے مجاہدات سے کام لینے والے بھی تھے کہ چھت سے رسی باندھکر اپنے آپ کو ساری ساری رات لٹکا دیتے لیکن کیا وہ ان ریاضتوں اور مجاہدوں سے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے زیادہ ہوگئے نہیں ہرگز نہیں شرف انسان کو وفا کے ساتھ ہے ۔ جیسے خدا تعالیٰ فرماتا ہے ابراھیم الذی وفی اس کو آگ میں ڈالا گیا ۔ اس نے منظور کیا ۔ خدا نے کہا کہ بی بی اور بچے کو جنگل میں چھوڑ دے جہاں آب و دانہ نہ تھا ہر ایک ابتلاء کو اس طرح سے قبول کیا ۔ گویا عاشق خدا تھا ۔ کوئی نفسانی غرض نہ تھی ۔ اسیطرح آنحضرت صلعم کو آپکے خویش و اقارب نے ترغیبیں دی اور کہا کہ بادشاہت مال و دولت ۔ حسین اور نازک اندام بیویاں جس قدر چاہتے ہو وہ سب لو ۔ مگر اس وعظ اور تبلیغ سے باز آؤ آپ نے جواب دیا کہ تم لوگ بیوقوف ہو مجھ خدا نے مامور کیا ہے کہ شرک کو دور کروں میں کیسے اس سے باز آسکتا ہوں ۔ یاد رکھو کہ صادقین کے لئے بہت مشکلات ہوتی ہیں اور صدق کی گھڑیاں بھی بہت مشکل ہوتی ہیں ۔ لیکن خدا تعالیٰ خود صادقین کے لئے راہ کھول دیتا ہے ۔ عبداللطیف کی وہ گھڑی کیسی مشکل تھی ۔ جب کہ وہ رحم کے میدان میں تھا سنگساری کے لئے خلقت آمادہ تھی اور اس وقت جان بچانے کا موقعہ دیا جاتا تھا ۔ اس وقت فرشتے بھی تماشہ دیکھتے ہوں گے ۔ زندگی کے یہ دن تو گذر جانے ہیں ۔ ایک شخص کے پاس غلام مال ۔ دولت ہے مگر انجام فنا ہے ۔ مرزانہ وار زندگی یہ ہے کہ فرشتے بھی تعجب کریں کہ سوائے مرد کے اور کا کام کھرا نہیں ہوتا اگر اس قدر عمل کرو کہ زمین سے آسمان تک پہونچ جاویں ۔ جب تک ان میں وفا کی روح نہ ہو کچھ بھی نہیں ۔ کلام اللہ سے ثابت ہے کہ جب تک انسان صادق نہیں بنتا تو اس کی نمازیں بھی اس کے لئے جہنم ہی ہوتی ہیں پورا وفادار نہ ہو تو ریاکاری کی جڑ اندر سے نہیں جاتی ۔

وقت تنگ ہے بار بار یہی نصیحت ہے کہ اس بات پر بھروسا نہ کرو کہ ابھی میری عمر باقی ہے نہ تندرستی پر بھروسہ کرو ۔ زمانہ انقلاب میں ہے اور یہ آخری وقت ہے خدا تعالیٰ امتحان کر رہا ہے آخری موقعہ صدق وفا کے دکھلانے کا دیا گیا ہے پھر یہ ہاتھ نہ آویگا ۔ سب نبیوں کی پیشگوئیاں اسی وقت کے لئے تھیں اب اس کے بعد صدق کے بجالانے کا وقت نہ ہوگا نہ بیعت کا اقرار کوئی شے نہیں ۔ ہاں کرو اور سستی ہرگز نہ کرو ۔ تعلیم جو تم کو دی جاتی ہے اس کے موافق اپنے آپ کو بناؤ اور شہید عبداللطیف کے نمونے کو دیکھو کہ اس سے صادقوں کی علامات کس طرح سے صادر ہوئی ہیں ۔ ہمیشہ استغفار اور اخلاق کرتے رہو یہ چند روزہ زندگی ہے ایک دن آنا ہے کہ نہ ہم ہوں گے اور نہ تم نہ اور کوئی یہ سب جنگل ویرانہ ہوگا اول یہ کیا تھا پھر کیا ہوگیا ہر ایک حالت میں تبدیلی ہے اسے یاد رکھو آنے والی نسلیں ان نمونوں کو دیکھیں گی کہ کیا بنایا ہے اگر عمدہ نمونہ تم نے نہ بنایا ہوگا تو وہ بھی گمراہ ہوں گے ایک چمار اگر کسی دوسرے کو کہے کہ چوری نہ کرو ۔ یا ایک زانی دوسرے کو کہے کہ زنا نہ کرو تو تم اسے کیا کہو گے ۔ جو لوگ خود بدی میں ملوث ہیں وہ دوسروں کو فائدہ نہیں پہونچا سکتے بلکہ ان کے ذریعہ سے اور لوگ گمراہ ہوتے ہیں ۔ دوسروں کو نصیحت کرنیوالے اور خود نہ عمل کرنے والے بے ایمان ہوتے ہیں اور اپنے واقعات کے قصے چھوڑ جاتے ہیں ایک مولوی کا ذکر ہے کہ اس نے ایک مسجد بنانے کا نام کرکے ایک لاکھ روپیہ جمع کیا ۔ ایک جگہ وعظ کر رہا تھا تو ایک عورت نے اپنی ایک یا زیب اتار کر خدا واسطے اسے دیدی ۔ مولوی صاحب نے کہا کہ اے بی بی کیا تو چاہتی ہے کہ تیرا دوسرا پاؤں دوزخ میں جاوے تو اس بیچاری نے دوسری بھی دیدی مولوی صاحب کی بیوی نے جب اس عورت کی یہ سخاوت اور جرأت دیکھی تو گھر آکر اس نے اپنا سارا زیور مولوی صاحب کو دیدیا کہ اسے مسجد میں لگا دو ۔ مولوی صاحب اسے کہنے لگے کہ تو ایسا نکر ۔ اس عورت کو تو میں نے یہ باتیں اس لئے کہی تھیں کہ کسیطرح چندہ جمع ہو جاوے اسیطرح مجھے خوف ہے کہ تم ایسے نہ ہو جاؤ ۔ چاہیئے کہ جذبات کو دور کرو ۔ ہر ایک اجنبی تمہارے دل کو ٹٹولتا ہے کہ ان کے اخلاق ۔ آداب ۔ استقامت پابندی احکام عظمت کلام الٰہی وغیرہ کیسے ہیں اگر عمدہ ہوئے تو وہ تمہارے ذریعہ ہدایت پاوے گا ورنہ تم اس کے لئے ٹھوکر کا موجب بنو گے ان باتوں کو یاد رکھو

اس کے بعد حضرۃ اقدس نے دعا فرمائی

اور نماز عصر گذار کر جلسہ برخاست ہوا

رباعی و نظم

جو کہ قاضی قائم الدین صاحب نے جہلم میں حضرۃ مسیح موعودؑ کے نزول پر پڑھی تھی

تعریف سنی جاتی تھی ہر بار کسی کی ۔ ہر ہفتہ پڑھی جاتی تھی اخبار کسی کی
جہلم میں وہی آیا ہے کیا رشک مسیحا ۔ پرچش تھی یہاں خواہش دیدار کسی کی

ہے عرض میری سارے زمانہ کے واسطے
ہر ایک اپنے خویش بیگانے کے واسطے
احمد کی جھیک پوری ہیں پیشین گوئیاں
پھر دیر کیا ہے عیسےٰ کے آنے کے واسطے
حضرۃ غلام احمد ہیں عیسیٰ کی جا بجا
حکم الٰہ سب کو سنانے کے واسطے
موعود و مسیح مہدی مسعود یہی ہیں
مردہ دلوں کو آئے جلانے کے واسطے
حق نے انہیں زمانہ میں بھیجا ہے بھائیو
منکر و مجرم سارے مٹانے کے واسطے
میری طرح کے لاکھوں ہی گمراہ کے لئے
آئے ہیں راہ راست بتانے کے واسطے
سامان لیلو غافلو سبحان کے پاس ہیں
غفلت کا پردہ دل سے اٹھانے کے واسطے
صد شکر کیونکہ روز مبارک یہ بھا یکو
منظور حق تھا ہم کو دکھانے کے واسطے
آزاد فاطمہ کو بیٹھا جو غفلت کی خاک پر ہے ۔ مہدی کھڑے ہیں دیکھا جگانے کے واسطے

سید زرد خان

www.aaiil.org

مراسلات

(قابل تقلید عورات فرقہ احمدیہ)

(۱) میری ایک چچازاد بہن مسماۃ رانی بھائی علی بخش احمدی کی زوجہ الیہ اور حضرت اقدس کی مرید ہے اس نے قبل از دعوت حضرت اقدس (۱) خواب میں دیکھا کہ بشمار ان گنت مخلوق خدا ایک جگہ جمع ہے اور سب متفق ہو کر مغرب کی طرف نئے چاند کی تلاش کر رہے ہیں۔ جب بہت جستجو کرنے پر چاند نظر نہ آیا تو ایک نہایت ہی دانا آدمی نے فرمایا کہ اب چاند مغرب کی طرف سے ہرگز ہرگز نظر نہیں آئے گا بلکہ تم لوگ ایک آئینہ صفا مشرق کی طرف دیوار سے لگا کر اس میں دیکھو چنانچہ اس طرح آئینہ بالمقابل رکھنے سے چاند نظر آگیا اور جسوقت حضرت اقدس کی دعوۃ کی خبر سنی تو خود کہنے لگی کہ یہ ہے میرے خواب کی تعبیر کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کا بروز یا عکس مشرق کی طرف سے ایک مصفا آئینہ کی طرح آگیا ہے +

(۲) ابھی مقدمہ کا نام ونشان بھی نہ تھا کہ ایک دن کہا کہ حضرت اقدس ضرور تشریف لاوینگے اور سارے کا سارا نقشہ انبوہ خلائق وغیرہ کا ایسا ہی بیان کر دیا جیسا کہ بعض میں ہم لوگوں نے آنکھوں سے دیکھ لیا +

(۳) ایک دن سبز اور سرخ مخملوں پر معہ جماعت کثیرہ علیحدہ علیحدہ۔ حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کو دیکھا اور دریافت کرنے پر ہر دو صاحبزادوں کے نام اسکو بتائے گئے +

(۴) حضرت زینب اور حضرۃ ام کلثوم ہر دو بیبیوں کی زیارت ہوئی۔ اور وہ دونوں اسکو بیبی فاطمۃ الزہرا کے پاس اپنی والدہ کی خدمت میں لیگئیں اور حضرت بیبی صاحب اسکو رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لیگئیں +

(۵) ایک روز ایک بڑا ہی بڑا برج دیکھا اس میں ایک پلنگ پر ایک پہلوان نہایت شکیل نہایت صالح سویا پڑا ہے۔ دریافت کرنے سے لوگوں نے کہا حضرت علی المرتضیٰ ہیں۔ ایک دن علی الصباح قادیان شریف کا سارا نقشہ معہ مسجد و دولت کدہ حضرۃ اقدس کے جیسا جیسا کا حال کا لمعائنہ بیان کر دیا جس کی تصدیق دیکھنے والے کر سکتے ہیں۔ غرض باوجود ان پڑھ ہونے کے اس کا یہ حال ہے۔ اب ۱۰ سے اپنے حق مہر کا نصف روپیہ یعنی سولہ روپیہ اپنے خاوند علی بخش سے وصول پکر کے میرے حوالے کیا کہ چار روپے تو قادیان شریف کے آنے جانے کا کرایہ اماتتاً اپنے پاس رکھو اور ۱۲ روپیہ جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کے نام منی آرڈر کر کے لنگر و مساکین ریویو وغیرہ میں جس جس قدر مناسب ہو تقسیم فرمایا جاوے چنانچہ اسیطرح کیا گیا۔ فرقہ احمدی کی بیوگان کی تحریک اور تقلید کے لئے یہ چند سطور ارسال ہیں اگر مناسب سمجھیں درج اخبار فرماویں +

جی ڈی۔ احمدی۔ رہتاسی
۲۵ دسمبر ۱۹۰۳ء

مراسلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عید الفطر جماعت احمدیہ مبارک باد۔ نماز عید الفطر میں زوال عیدگاہ میلا پور میں چوتھے سال سے موقوف تھی جماعت احمدیہ نے اول کی جس کے امام حضرت مولوی احمد دین صاحب احمدی تھے بعد نماز عید کے مرحوم مغفور حضرۃ پیولوی عبدالرحیم صاحب احمدی کی کیفیت انتقال معلوم ہوئے سے نماز جنازہ پڑھا گیا۔ جماعت احمدیہ میں گیارہ بھائی تھی +

۲۰ دسمبر ۱۹۰۳ء

مراسلہ

عبرت

ضلع گوجرانوالہ میں ایک موضع بھس واہ ہے اس گاؤں میں پچھلے سال طاعون پڑی تھی لوگوں نے اس گاؤں کے نمبردار سے جو کہ سید و بڑا امیر آدمی تھا۔ پوچھا کہ تمہارے گاؤں کا کیا حال ہوا تو اس نے کہا کہ چھوٹی سمر لگی ہے (چھوٹی لگنے کے اوپر پوچھنے کا سارا مطلب اس سے اس کی مراد یہ تھی کہ غریب غریب آدمی مرے ہیں۔ اس سال جب وہاں طاعون پڑی تو اس کے تمام رشتہ دار مر گئے تو لوگوں نے اس سے پوچھا کہ اب تمہارے گاؤں کا کیا حال ہے تو اس نے جواب دیا کہ بڑی (یہ ایک قسم کا گنا ہوتا ہے) کی جڑوں میں بھی آگ لگ گئی ہے یعنی بڑے امیر بھی مرنے شروع ہو گئے ہیں خدا کی قدرت وہ نمبردار اپنے تمام رشتہ داروں کو اپنے سامنے مرتا دیکھ کر سب سے آخر آپ بھی طاعون سے مر گیا۔ اس کے سارے خاندان سے صرف اس کا ایک پوتا اور دو بیٹیوں کی دو بیویاں بچی ہیں۔ باقی سب طاعون کا لقمہ ہو گئے ہیں۔ مغرور کا سر اسطرح ٹوٹتا ہے۔ آج کل لوگ کہا کرتے ہیں کہ غریب غریب لوگ طاعون سے مرتے ہیں اور کوئی امیر نہیں مرتا۔ جو یہ تکبر کرتے ہیں اس نمبردار کی طرح طاعون کا لقمہ ہو گئے +

محمد حسین احمدی ارزا دوران
ضلع گوجرانوالہ ۳۰ دسمبر ۱۹۰۳ء

البدر

شکریہ

اخویم محمد افضل السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آج کل میں ایسی جگہ ہوں جہاں میری نظر میں پچیس پچیس کوس تک احمدی جماعت کا کوئی بھائی نہیں۔ احمدی جماعت تو کجا۔ بلکہ نامی مسلمان بھی بہت ہی کم ہیں اور جو ہیں وہ بھی نیچر و دہریہ کی تعلیم پر مست۔ ہر طرف سے مندروں کے گھنٹیوں کی آواز آتی ہے۔ غرض عجیب ہی شرک ستان ہے الحمد للہ ضادنہ کریم غفور الرحیم نے البدر عجیب ہی نعمت بھائی ہے جس کے ذریعے سے آقا و مولا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک تعلیم ہفت روزہ سنتا رہتا ہوں۔ گویا اپنے آپ کو قادیان ہی میں پاتا ہوں اس پاک تعلیم سے میرے [illegible] پھولتی ہے۔ جیسے کھیت پانی سے۔ میں آپ کو بہت ہی شکر گزار ہوں خداوند کریم آپ کو ہر دو صحیح وسلامت رکھے۔ اور اپنے فضل و کرم سے کوئی بڑی تقویت بخشے +

میرے خیال میں البدر کی خریداری میں [illegible] دوں دیر سے آئے [illegible]

www.aaiil.org

ارشاد حضرت اقدس کی یاد دہانی میں پرچہ میگزین کے متعلق ضروری التماس

حضرت اقدس کے اس تاکیدی ارشاد کے بعد جس میں اس رسالہ کے اجراء و شروع کی اصل غرض و مقاصد ظاہر کر کے اسلام کو جملہ مخالفین کے مہلک حملوں کی یاد سے پھر سے بچانے اور اس کے قالب مردہ میں روح حیات طیبہ کے ذریعہ اسلام میں دوبارہ روحانیت پیدا کرنے اور عوام کو ضلالت و جہالت کے خطرناک گڑھے میں گرنے اور مخالفین کے دام تزویر سے محفوظ رکھنے کا ایک ذریعہ قرار دیا گیا تھا اب اس کے قیام و استحکام کے بارہ میں اشاعت رسالہ کی تحریک کیونکر سے لیے چند الفاظ میں کچھ زیادہ قلمفرسائی کرنا ہمارے نزدیک غیر ضروری اور مضر تضییع حاصل ہے کیونکہ امام صادق علیہ السلام نے اپنی جماعت کو اپنے اس ارشاد میں جس قدر تاکید فرمائی ہے اور حد سے بڑھے ہوئے پرزور الفاظ میں اپنے مخلصین کو اس کی خریداری کی جانب ملتفت کرنا چاہا ہے اس سے بڑھکر اور کوئی تاکید نہیں ہو سکتی۔ کیا اپنی جماعت کے مخلص و پرجوش باہمت احباب کے لئے حضرت اقدس کی جانب سے یہ کچھ کم تاکیدی الفاظ تھے۔ کہ وہ میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کی اعانت اور مالی امداد میں جہاں تک اُن سے ممکن ہو اپنی ہمت دکھلاویں جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں مدد دیگا میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہوگا" حضرۃ اقدس صرف انہی الفاظ پر ہی اکتفا نہیں کی بلکہ اس رسالہ کی خریداری و مالی اعانت کے واسطے کمر الفاظ ذیل میں تاکید فرمائی ہے کہ "نہیں معلوم نہیں کہ اس وقت رحمت الٰہی اس دین کی تائید میں جوش میں ہے واقعی وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائیگا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کریگا۔ میں بار بار کہتا ہوں کہ اس خدمت میں جان توڑ کر کوشش کرو"

طوطا اسی کے ہیں لیکن جرم ثابت نہیں۔ [illegible]

[illegible]

یہ تو اس ارشاد حضرت اقدس میں سے چند کلمات ہیں جن سے آگاہی مخلص احباب کے نقل کئے جاتے ہیں ورنہ جو ہے تو اس ارشاد کا ہر ایک لفظ تاکید مجسم ہے اپنی جماعت کو اس رسالہ کی اعانت کے لئے سخت تاکید فرماتے ہوئے اس ارشاد کو آخری سطور میں ظاہر فرمایا ہے کہ اگر سعیت کریں اور اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہکر اس بارہ میں کوشش کریں تو دس ہزار خریدار کا پیدا ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے بلکہ جماعت موجودہ کی تعداد کے لحاظ سے یہ تعداد خریداری بہت کم ہے، اگرچہ حضرۃ اقدس کے اس تاکیدی ارشاد کے نکلنے پر ابتدائی تازہ جوش میں اپنی جماعت کے ہر حیثیت و ہر طبقہ کے احباب نے حسب استطاعت اس کی مالی امداد و اشاعت میں حتی الوسع بہت سعی فرمائی۔ اور اپنے اخلاص مندی و ہمت کا ایک قابل تقلید نمونہ دکھلایا اور اسی کوشش کا ثمرہ ہے کہ تعداد خریداری ۹ سو سے اوپر اور سوا یعنی وہ جب تک پہونچ گئی ہے۔ مگر ایام حال میں اپنے مخلص احباب کی اس نگارش فی سلسل اللہ کی رفتار میں کسیقدر بہ نسبت اوائل کے بڑی سے دکھائی دی ہے حالانکہ ابھی رسالہ کی خریداری کی اس تعداد تک پہونچنے میں بہت کمی ہے جس تعداد تک پہونچانیکا امام صادق علیہ السلام نے اپنے ارشاد مبارک میں ارادہ ظاہر فرمایا ہے اس وجہ میں کا بجز اس کے کوئی اور باعث نہیں کہ تا حال اپنی جماعت کے جملہ افراد کے کانوں تک اس ارشاد حضرۃ اقدس کے پرزور تاکیدی الفاظ کی آواز نہیں پہونچی ورنہ کہاں اس پاک جماعت کے مخلص احباب پرجوش دل اور اپنے پیارے امام کے ارشاد پر قربان ہونے والی روحیں۔ اور کہاں ایسے تاکیدی حکم کی تعمیل میں اس قدر کم التفاتی۔ اس دو لاکھ سے بھی زیادہ احمدیہ جماعت کے احباب سے اگر پانچ فیصدی بھی ایسے مخلص نکل آویں جو کم از کم کسی ایک ایک رسالہ کے خریدار بنیں تاہم تعداد خریداری دس ہزار سے بڑھ جاتی ہے۔

حضرت اقدس کے تاکیدی ارشاد کی تعمیل اور اس رسالہ کے مفاد اس امر کے مقتضی ہیں کہ احمدیہ جماعت کا کوئی فرد خواہ خواندہ ہو یا ناخواندہ اس رسالہ کی خریداری سے محروم نہ رہے۔ تمام ممالک غیر امریکہ و یورپ وغیرہ میں اس رسالہ کے مضامین نے ایک تھلکہ سا مچا دیا ہے جس سے مخالفوں کو طوعاً میں بھی تلاش حق کی تحریکیں پیدا ہو گئیں ہیں حال میں اسٹریلیا سے ایک لیٹر میں کی چٹھی آئی ہے جس میں وہ اس رسالہ کے مضامین کی دلچسپی کو ایک عاشقانہ پیرایہ میں ظاہر کرکے کہتا ہے "کہ اس کے پر مغالیق و محسب مضامین میں متلاشی حق کے لئے صداقت تک ایک کھلی راہ ہے۔ امید ہے کہ اس کے مقناطیسی اثر سے اور بھی بہت لوگ ضرور متاثر ہو لن گے" کیوں نہ ہو۔ پیارے امام صادق کی تحریرات سے سعید فطرۃ وسعادۃ کیٹیل روحیں کبھی بھی بے اثر نہیں رہ سکتیں چہ جائیکہ اپنی جماعت کے مخلص احباب کے۔ لون میں اس کے احکام کی بجا آوری کا خیال و تحریک پیدا نہ ہو۔ مشیت ایزدی میں جو کام ہونا ہے اور جن اغراض کے لئے اس کا مامور آیا ہے وہ سبب ہو کر ہی رہیں گی۔ یہ تو صرف ہمارے واسطے توشہ عقبےٰ حاصل کرنے کا ایک موقعہ حسنہ ہے۔ ؎ ورنہ قال

بمفت ایں اجر نصرت را دہند ار ہمتی ورنہ
قضائے آسمان است ایں چہ حالت شود پیدا

حسنات دارین حاصل کرنے کا عین وقت ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ احباب کو اس کار خیر میں ہاتھ بٹانے کی توفیق بخشے تاکہ اپنے امام پاک کے احکام پر عمل کر کے سابق بالخیرات بنیں آمین ثم آمین

مینیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان دارالامان

ہماری مقدمات

۱۳ جنوری ۱۹۰۲ء کو سب سے پہلے خواجہ صاحب نے مجسٹریٹ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ پچھلی پیشی پر وعدہ فرمایا تھا ۲۰ کا فیصلہ ۱۳ کو سنا دوں گا۔ آپ اگر وہ فیصلہ پہلے سنا دیں تو تقریر دیں بہت ہی اختصار ہو جائے گا کیونکہ ہم [illegible] آپکی رائے سے فیصلہ ہو چکے گا مگر مجسٹریٹ صاحب نے فرمایا کہ میں فیصلہ بھول آیا ہوں ساتھ نہیں لا سکا۔ کل سنا دوں گا +

اس کے بعد خواجہ صاحب علیحدہ قبلہ کی طرف سے تحریری بیان (جسکا پہلے سرسری بیان میں اقرار ہوا تھا اور مجسٹریٹ نے بھی زبانی تسلیم کر لیا تھا کہ تحریری بیان دیدیں) جو سہولت کے لئے چھپوا لیا گیا تھا پیش کیا اور اس کے ساتھ ہی ایک ہوا ایڈیوٹ بھی تھا جو حکم فیصلہ دیں صاحب کی طرف سے تھا مجسٹریٹ نے اولاً اسے لیا لیکن فریق ثانی کے وکیل کو بھی اطلاع دی کہ یہ تحریری بیان ہے اس پر اس نے عذر کیا کہ یہ نہیں لیا جا سکتا اس سوال کو غیر فیصل قرار دیکر چھوڑ دیا اور کہا کہ پہلے تقریر ہونی چاہئے چنانچہ وکیل مستغیث اور خود مولوی کرم دین نے اپنی اپنی باری اور موقعہ پر تقریر کی چونکہ وقت بہت ہو چکا تھا خواجہ صاحب کی تقریر نہ ہوئی +

اور پھر اس بیان تحریری کے متعلق عرض کیا مگر عدالت نے لینا نامنظور کیا کہ یہ ڈیفنس شروع ہونے پر لیا جائیگا چونکہ دوران مقدمہ میں اسطرح اور اس قسم کے واقع ہوئے [illegible]

[illegible]

www.aaiil.org

تشحیذ الاذہان

بعد کے گرانی قدر ناظرین پر یہ امر واضح ہو کہ اس سے پیشتر ایک اشتہار اس کارخانہ سے ایک ماہوار رسالہ کا شائع ہونا تھا جس میں عجیب وغریب مضامین کی ترتیب تجویز کی گئی تھی۔ ان مضامین کی ضرورت پر ہر ایک جلیل القدر صحابی نے اتفاق رائے کیا تھا اور جب تک جو اصحاب اس اشتہار کو پڑھتے ہیں وہ خریداری کی درخواستیں اور اشتیاق سے بھرے خط ارسال کرتے ہیں لیکن میں نے اپنے ایک محسن اور مربی دوست ناظم حضرت حکیم نورالدین صاحب کے مشورہ سے اس کام کو اخیر مارچ پر رکھا۔ آپ نے اس قابل قدر مشورہ کے دینے میں اول یہ امر پیش کیا کہ بعض جلد بازاور حوصلہ طبائع فائدہ پہونچنے اور اب بھی اس تاخیر سے پھر اس کا اعادہ ہوگا جس کا ہمیں افسوس ہے اور ہمارے احباب کو ہوگا کہ ہر ایک انسان پر اس کے اہل وعیال خویش ہیں کچھ نہ کچھ حقوق اور جس سے اس کا تعلق ہے ہر ایک کے حقوق ہیں۔ جن کا اس نے مولے کر سامنے آگے جوابدہ ہونا ہے اور ہمارے احباب خصوصیت سے زیادہ حقوق ہیں کہ انہوں نے ایک شخص کو یا درمن البلد جانکر اس کے ہاتھ پر بیعت کی ہے اور اس طرح سے ایک بڑی ذمہ داری کے ساتھ حقوق الٰہی اور حقوق العباد کے بوجھ اپنے شانوں پر اٹھایا ہے اور جو لوگ قادیان میں تحصیل دین کے لئے رہتے ہیں ان کو بھی ضروری ہے کہ پنجوقتہ نمازوں میں شامل حضرت اقدس کی مرکزی نفس مجلس میں بیٹھیں جب کی گفتگو اس بنا پر تھی کہ ان تمام حقوق العباد ل الٰہی کو مدنظر رکھکر پھر تم سوچو کہ آیا تم اس حق ادا کر سکو گے وہ نہ ہو کر لوگوں سے شکایتیں وصول کے حقوق ادا نہ کر سکو۔ اس وقت تو وہ نصیحت ہی لگی۔ مگر چونکہ خواہش نفس ایک بات تھی اس لئے جرأۃ قہراً میں نے عہد کر لیا کہ ضرور ہی ملتوی رکھوں گا۔ سو آج کل میں تر بیماری سے اُٹھا ہوں اور قلت شاف وفیت کو دیکھتا ہوں تو مجھے حکیم صاحب کے لی ہے اور آپ زور سے لکھنے کو جی چاہتا ہے میں اپنے آپ کو اس قابل نہیں پاتا وجودہ حالت میں کسی اور کام کو بہ حیثیت

ایک ایڈیٹر یا مصنف کے بجا سکون۔ ہاں اگر کوئی ورضا جب اس میں ہاتھ بٹائیں اور تصنیف و تالیف ان کے سپرد ہو تو اس کی اشاعت کا اہتمام ہو سکتا ہے۔

اس رسالہ ماہوار کے جو مضامین تجویز ہوئے تھے سرِدست ان میں سے ایک جزو یعنی اندرونی مخالفین کے اعتراضوں کا جواب اور ابطال ایک بڑا ضروری امر ہے جس کی اندرونی ضرورت آپڑی سے اگر اس کا کچھ انتظام ہو سکا تو اس سے ایک فائدہ عظیم یہ ہوگا کہ قرآن شریف اور احادیث شریف کے باریک باریک نکات اور لطیف اسرار جو اس وقت ایک گوہر مکنون کی طرح ہمارے اکابر تپا اور جلیل القدر اصحاب کی کان صدر میں پڑے ہوئے ہیں اس سے ہم لوگ متمتع ہونگے۔ دیکھا جاتا ہے کہ اندرون اخبار کئی دنیا میں ایک خاص مذاق حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق پیدا ہو رہا ہے کہیں اخبار خاص اسی غرض سے جاری ہو رہے ہیں کہ اس مشن پر حملہ کیا جاوے کہیں ماہوار رسالہ صرف اسی لئے نکل رہا ہے کہ اس سلسلہ عالیہ پر اپنے شکوک وشبہات پیش کرکر۔ کوئی دعویٰ سے کہہ رہا ہے کہ ہم تہذیب کے ساتھ مرزا صاحب کے متعلق بحث کرینگے اور ہندوستان کی اس قدر عظیم الشان اسلامی آبادی میں ایک کثیر گروہ ابھی تک ایسا موجود ہے جو اپنی تنگ ظرفی اور عدم وسعت معلومات دینی کی وجہ سے اولے اولے شکوک وشبہات پر اڑے ہوئے اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہیں اور ایسے ہی ایک گروہ فرقہ اہلحدیث اور علمائے مقلدین کا بھی ہے کہ وہ اپنی اصابت رائے میں کمی کی وجہ سے قرآن شریف کے حقیقی اور علی استدلال سے مستفید نہیں ہوتے اور ایک اندھے کیطرح جب تک لاٹھی پکڑ کر ایک راہ راست پر نہ ڈالا جاوے تب تک وہ چل نہیں سکتے غرض کہ یہ اندرونی مفسدہ کار رنجار کر حقائق اور معارف لطیفہ کے ایک کثیر حصہ کے انکشاف کا تقاضا کر رہے ہیں۔

اب یہ سوال یہاں ضرور باقی رہتا ہے کہ کیا یہ ضرورۃ بذریعہ قادیانی اخباروں یا سیگزین کے کما حقہ پوری نہیں ہو سکتی؟ اگر نہیں ہو سکتی تو کیا تم اپنے بل پر اپنے محدود علم پر اپنی اخبار کی قلت اشاعت پر اس کے کفیل ہو سکتے ہو۔ اگر نہیں ہو سکتے تو کیا انتظام تجویز کیا ہے اس کی نسبت انشاء اللہ دوسرے

کسی نمبر میں گفتگو کی جاوے گی سر دست ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس امر کی واقعی ضرورت پر العبد کے خریدار دوست اور مہربان دوستوں کی رائوں کا اندازہ کریں اور امید ہے کہ وہ ہماری اس درخواست پر اپنے مفید مشوروں سے اطلاع دیویں گے۔

رسیدز

اس رسیدز میں صرف اصل قیمت اخبار شامل ہو خریدی ہے اور ڈاک وغیرہ شامل نہیں ہے اور جن اصحاب کی قیمت ابھی تک نہیں آئی ہے اس میں سنہ ۱۲ کا بقیہ حساب بھی شامل ہے اور ان کی میعاد حیدہ آئندہ نمبر ۱۳ پر ہوتی ہے۔

سردار فتح الدین صاحب سہارنپور	۱۳	محمد ابراہیم صاحب کراچی	۱۳
معرفت حافظ متمتاز علی صاحب اوورسیر	۱۳	نیاز احمد صاحب فدیر آباد دکن	۱۳
محمد بخش صاحب بکس کرپا بالوالہ	۱۳	قاضی فضل الٰہی صاحب راولپنڈی	۱۳
بابو غلام محمد صاحب کلکتہ	۱۳	منشی گلزار محمد صاحب گرداسپور	۱۳
سردار ربان صاحب	۱۳	معہ سال گذشتہ	
منشی بدیع الدین صاحب کرنال	۱۳	بابو فضل الٰہی صاحب سیمی	۱۳
منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری پنور	۱۳	حافظ غلام رسول صاحب وزیر آباد	۱۳
خدا بخش صاحب جمدار معرفت	۱۳	زین الدین محمد ابراہیم صاحب	۱۳
حافظ غلام رسول صاحب وزیر آباد	۱۳	بابو جمال الدین صاحب ورکی	۱۳
بابو سردار احمد صاحب لاہور	۱۳	احمد علی صاحب مراد	۱۳
منشی قادر علی صاحب مدراس	۱۳	مرزا محمود علی صاحب حیدر آباد دکن	۱۳
منشی مولا بخش صاحب ٹانپور	۱۳	میر محمد سعید صاحب	۱۳
منشی محمد مدار صاحب حیدر آباد دکن	۱۳	محمد رضوی صاحب وکیل	۱۳
وزیر الدین صاحب گوجرا	۱۳	چوہدری الہ داد صاحب محسن آباد	۱۳

نیو فیشن کے سٹ۔ ناظرین ہماری بیان میناکاری کی کوفت گری کا کام کوٹ قمیص کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں جن کے اوپر نام سنہری وچاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھا سکتا ہے فائدہ یہ ہے کہ ہار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اور یہ عمر بھر میں ایک دفعہ کافی ہیں نمبر ۱ بٹن سٹ نام بھی سنہری کام بھی سنہری قیمت ۱۲ نمبر ۲۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی اور کام چاندی کا قیمت ۹ نمبر ۳۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۸ نمبر ۴۔ انگشتری سلیٹ چاندی کا قیمت ۲ خط آنے پر بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ ہو سکتا ہے پتہ۔ الیس جی ایم کمپنی گوجرات پنجاب

www.aaiil.org

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی

نبی کریم ﷺ نے جسمانی علاج کے ساتھ طریق علاج تجویز کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا اور جس کو دیا فت ہو جانا ہے سے ملیریا وغیرہ امراض کا علاج ہو جاتا ہے اسکا بر محل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے۔ جسمانیات اس لیں مرض ہمیں اسپرشت کھوئے ہوئے اعضا کی صحت نیست رکھ کر ہی وجود کو زیادہ نافع الغاس بنا سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور ان کو ضبط کرنیکی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ اگرچہ عام طور پر اس کتاب پر لکھنیوالوں (زدہ سالوں) کو ہین کر آسمان وزمین کے تلاطے ملاوے ہین اور اس کے مشاق کو گویا خدائی قسم کی کامل قدرت دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جسمانسان دیگر علوم مطیلہ الہی کا نیک، یا بد استعمال کر کے ثواب عذاب کماتا ہے جیسے خدا کا ارادہ کہ ہر ایک دوا یا دوسرا عمل پیدا شر بفیدہ ہو کرنا ہے دلیسی ہی، کو ہے کے ارادہ اور اذن سے انسان اس سے بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنے مدرج سوا ایسی کام سے سکتا ہے جو اس کو نزدیک اصل ممالات سے تھے۔ اگر طریق عمل چاہے کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو بنام دفتر البدر سے خط وکتابت کریں + قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم

بجواب فضل حالی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس کتاب میں دیئے گئے ہیں۔ قیمت عہ

اعجاز احمدی

۳۰۰ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین کے کون کون مزہ ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانی خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے۔ قیمت ار

قول صحیح

پنجابی کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب امروہی ساکن لاہور کی نظم جو کہ اپنے اردو زبان میں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی کی تشریح میں لکھی تھی طبع ہو گئی ہے قیمت اس ہوگی

عاقبۃ المکذبین

اور بانی مخالفت مولویان کا انجام ہوا اس کا بیان۔ بیعت کے دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات حیات پر بحث اور ایک نظم قیمت ار

اسلام اور اس کا بانی

یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیرو ورشپ ایک انگریزی لکچر مترجمہ بقلم حضرت شیخ عبدالرحمن صاحب صادق قیمت ۳ر علاوہ محصول ڈاک

صیانۃ الناس

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا جواب مجاب فاضل اور بی قیمت ار

الہامی دعا رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی

قیمت عہ علاوہ محصول ڈاک

کامن پنجابی نظم

مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راے پور ضلع گجرات قیمت ار

برائے منظورات بطالبین کامن مصنفہ

روشنائی احمدیہ

ساختہ مرزا عبدالکریم نام ہومیو پیتھک ڈاکٹر ہیت اعلیٰ قسم ار فی تولہ۔ اوساقسم ۔ زمانہ دن کو نہ دیجیے

لاجواب دوا

جس کے استعمال سے صرف علامتی طور پر قبض کشائی نہیں ہوتی بلکہ اندرونی قوتی میں جو نقص مادت مرض ہوتا ہے اس کو رفع ہو کر آئندہ ناز نہ قوت توانے کو فضلہ کے اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت عہ

اکسیر شکم

خوش دائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عہ

علاج نکسیر

بغیر ٹیکہ ناک کے اندر نرم ہو کر اور دماغ سے خون آنا ہو تو فوراً آرام ہو جاتا ہے کہا اور ناک میں ڈالنی کی دوا قیمت عہ

حب جدید

پرانے بخاروں اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج بہکا تجربہ خود قادیان میں بھی ہو چکا ہے قیمت عہ

روغن بہرہ پن

بشرطیکہ مادر زاد بہرہ نہ ہو اکثروں پر تجربہ ہو کر آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی ۵ر

دردسر کی گولی

ہر قسم کے درد کو اس سے آرام ہو جاتا ہے۔ اعصاب کو طاقت بخشتی ہے ۱۲ گولی۔ ایک روپیہ۔

مسہر زنگاری

اعلیٰ درجہ کا منقوی البصر۔ ہیضہ۔ بخار آشوب چشم۔ پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا نادر علاج اعلیٰ درجہ کا

خاندانی نسخہ فی تولہ ۱۲

مصفی الخون

گویان خالص عشبہ کوچ ہر اور چوب چینی کی بنی ہوئی عمدہ ۴ گولی عہ

سالمانی گلیرہ

جو ہندوستانی زبان میں روپی کہتے ہیں خواہ پالی ہو ان کے استعمال سے آرام ہو جاتا ہے فی سالمانی ۴ر

ہر قسم کی دوا یا پھل پھری جس سے خدا کے برگزیدہ ہمیشہ پناہ مانگتے ہیں بدلکل جلد پر سفید داغ شروع ہو جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ پھیل کر تمام جسم کو بدنما کر دیتا ہے اس دوائی کا تجربہ صدہا پر ہو چکا ہے قیمت عہ

علاوہ اس ادویہ کے ہر ایک مرض کے مجرب نسخہ جات بار بار گرکو مضمون کو ارسال کئے جاتے ہیں

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل مالک و منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کی نام آنی چاہیئے

تفسیر القرآن بالقرآن

یہ ایک مبسوط تفسیر ہے جسکو مولوی اکثر عبدالحکیم خانصاحب ایم اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر مرتب اصلاح حضرۃ مسیح آخر الزمان علیہ السلام اور مولانا نورالدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنا دی تھی حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام نے دعا فرما کر اس کی نسبت ارشاد فرمایا کہ نہایت عمدہ شیریں بیان ہے قرآن لفظاً لفظاً عرب بیان کو ہیں محاورہ پر اشکر بزبان ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا نورالدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی دی تھی اب فضل بیان سے چھپکر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر مفت حصص ار ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ دی جاوے گی بلا عہد کر مجلد کمل نسبت پارہ الم کی قیمت ۱۰ پارہ عم ۲ر

المشتہر خاکسار فتح محمد طان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال تمام وہ صاحبان مشتہر کے نام آنی چاہئیں۔ نوٹ دفتر البدر میں

ریویو آف ریلیجنز

اس نام کا ایک ماہوار رسالہ انگریزی اور اردو زبان میں ۱۶ صفحہ کا قادیان سے شائع ہوتا ہے جس میں تمام دنیا کے مذاہب پر تحقیقاتی نظر خاتمی کر کے سچائی اور حقانیت اسلام پر دلائل و براہین لکھی جاتی ہیں۔ اسلامی مذہب کی خوبیاں اور دیگر مذاہب کی کمزوریاں دکھائی جاتی ہیں۔ اسلامی مسائل پر اعتراضوں کے جواب دیئے جاتے ہیں۔ اسلام کی ترقی کے لئے جو تجاویز ہوں وہ شائع کی جاتی ہیں۔ اسلامی مذہب کی تائید میں آسمانی نشانوں کا ظہور اور دعاؤں کی قبولیت کے واقعات درج ک

بسم اللہ الرحمن الرحیم — دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا — نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ انور سرمد کا
عکس ہے یہ رُخِ محمد کا

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا



شرح قیمت

ہندوستان میں ہر جگہ سالانہ
ناران ممالک ہے
خاص قادیان ہے

منتظم نگاروں کو صفت روانہ ہونا دیا
نمونہ کا پرچہ بشرطیکہ تمام مطلوبہ پر کسی
کے نام اخبار نہ جاتا ہو مفت
روانہ ہوتا ہے ۔

ضوابط

(۱) قیمت اخبار میں شامل ہے ۔
(۲) جواب طلب امر کے لئے جوابی
کارڈ یا ٹکٹ آنہ بھیجنا چاہیئے
ورنہ جواب نہیں جا سکتا ۔
(۳) خط و کتابت میں خریدار اپنا
کا حوالہ ضرور جواب میں دیا کرے
ہوگی ۔

چہ گویم با تو گر آئی بقادیان — ادویۂ شفا میں غرض والامان میں

نمبر — ہر انگریزی ماہ کی ۸-۱۲-۲۴ تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے — جلد ۳

خریداروں کو اطلاع ۔ اپنے احباب کو تازہ حالات پہنچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزاں قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجراء اور قیام کا مدار زمی خادوں اور سرمایہ پر اس کی ترقی اشاعت اور اڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور ہمہ داری کے لئے ضرورت ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل اور سٹاف نامکمل ہے اور کارخانہ غیر معمولی اخراجات کا برداشت ہو اگر کسی دوست اشاعت میں چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخوۃ اور ہمدردی کے خیال کو دل دماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سرگرمی کوشش کریں اور مغلوبہ نقصاد کو برداشت کر کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ دار بنانے میں ہماری مدد فرمائیں ۔ نیز امور متعلقہ تقاضا و قدر سے ہر آنمیا جاوے ۔ منیجر

حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ہاسلا ہیم از فضل ... ہم ... از طاہر ... آن رسولے کہ ... جان ملد ... ماز ولو مشیم ہر آبے کہ ہست
آن نہ از خود ... ہمان جائے بود
اقتدا ... قول او در جان ماست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
معجزات او بہ حق اندر راست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
یک قدم دوری ازان روشن کتاب

مصطفےٰ مارا امام و مقتدا
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
ما مئے پاکش بدستش جام ما
ہمراہ با شیر شد اندر بدن
ہر نبوت را بر و ختم است تمام
آنچہ ما را وحی دیا ئے بود و
وحی دلدار ازل بما و محال
از طائک واز خبر ہائے معاد
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات انبیاء سابقین
ہر کرا انکار کند از شقیا ست

وہ الفاظ جنمیں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جائے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔
اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۳ بار
آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین ۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کیا کرتے ہیں ۔

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا ۔

دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بیزار رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ ہو ۔

سوم یہ کہ بلا ناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کریگا ۔ اگر ہو سکے تو نماز تہجد پڑھے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور استغفار کرتے میں مداومت اختیار کریگا اور دل و جان سے خدا تعالیٰ کے احسان کو یاد کرے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ورد بنائے گا ۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی لوح کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت رضا پر تقدیر ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا ۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور والد اور ہر ایک عزیز سے اور دنیا سے پیارا سمجھیگا ۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ بقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

نوٹ ۔ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۸۸۹ء جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا ۔ تو ہر دو سنہ کو ملا کر اس وقت سے چودہ سال ہوئے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فتح و نصرت کا نشان دیا تھا ۔ قادیان کے علوم ہوا ۔

ملفوظات حضرۃ مسیح موعودؑ

۲۸ دسمبر ۱۹۰۳ء

دلائل الخیرات اور دیگر وظائف کی نسبت امام الوقت کی رائے

ایک صاحب آمدہ از امروہہ نے دریافت کیا کہ دلائل الخیرات جو ایک کتاب وظیفوں کی ہے اگر اسے پڑھا جاوے تو کچھ حرج تو نہیں کیونکہ اس میں آنحضرت صلعم پر درود شریف ہی ہے اور اس میں آنحضرت صلعم ہی کی تشریف جا بجا ہے۔

فرمایا کہ انسان کو چاہئے کہ قرآن شریف کثرت سے پڑھے جب اس میں دعا کا مقام آوے تو دعا کرے اور خود بھی خدا سے وہی چاہے جو اس دعا میں چاہا گیا ہے اور جہاں عذاب کا مقام آوے تو اس سے پناہ مانگے اور ان بداعمالیوں سے بچے جس کے باعث وہ قوم تباہ ہوئی۔ بلا مدد وحی کے ایک بالائی منصوبہ جو کتاب اللہ کے ساتھ ملاتا ہے وہ اس شخص کی ایک رائے ہے جو کبھی باطل بھی ہوتی ہے اور ایسی رائے جس کی مخالفت احادیث میں موجود ہو وہ محدثات میں داخل ہوگی رسم اور بدعات سے پرہیز نہ ہے اس سے رفتہ رفتہ شریعت میں تصرف شروع ہو جاتا ہے۔ بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے وظائف میں جو وقت اس نے صرف کرنا ہے وہی قرآن شریف کے تدبر میں لگاوے۔ دل کی اگر سختی ہو تو اس کے نرم کرنے کے لئے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔ جہاں جہاں دعا ہوتی ہے وہاں مومن کا بھی دل چاہتا ہے کہ یہی رحمت الٰہی میرے بھی شامل حال ہو۔ قرآن شریف کی مثال ایک باغ کی ہے کہ ایک مقام سے انسان گنتی کے پھول چنتا ہے پھر آگے چلکر اور قسم کا چنتا ہے پس چاہئے کہ ہر ایک مقام کے مناسب حال فائدہ اٹھاوے۔ یہی غرض ہے الہامی کتاب ہونے کی ورنہ پھر سوال ہوگا کہ تم نے ایک نئی بات کیوں بڑھائی۔ خدا کے سوا اور کس کی طاقت ہے کہ کہے فلاں راہ سے اگر سورہ یٰسین پڑھو گے تو برکت ہوگی ورنہ نہیں۔

قرآن شریف سے اعراض کی دو صورتیں

قرآن شریف سے اعراض کی دو صورتیں ہوتی ہیں ایک صوری اور ایک معنوی صوری یہ کہ کبھی کلام الٰہی کو پڑھا ہی نہ جاوے۔ جیسے اکثر لوگ مسلمان کہلاتے ہیں مگر وہ قرآن شریف کی عبارت تک سے بالکل غافل ہیں۔ اور ایک معنوی کہ تلاوت تو کرتا ہے مگر اس کے برکات و انوار و رحمت الٰہی پر ایمان نہیں ہوتا۔ پس دونوں اعراضوں میں سے کوئی اعراض ہو اس سے پرہیز کرنا چاہئے

امام جعفر کا قول ہے واللہ اعلم کہاں تک صحیح ہے کہ میں اس قدر کلام الٰہی پڑھتا ہوں کہ ساتھ ہی الہام شروع ہو جاتا ہے مگر بات معقول معلوم ہوتی ہے کیونکہ ایک جنس کی شے دوسری شے کو اپنی طرف کشش کرتی ہے۔

اب اس زمانہ میں لوگوں نے صدہا حاشیہ چڑھائے ہوئے ہیں۔ شیعوں نے الگ سیپارے الگ۔ ایک دفعہ ایک شیعہ نے میرے والد صاحب سے کہا کہ میں ایک فقرہ مبتلا تا ہوں وہ پڑھ لیا کرو تو پھر طہارۃ اور وضو وغیرہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اسلام میں کفر۔ بدعت۔ الحاد۔ زندقہ وغیرہ اسی طرح سے آئے ہیں کہ ایک شخص واحد کی کلام کو اس قدر عظمت دی گئی جس قدر کہ کلام الٰہی کو دی جانی چاہئے تھی۔ صحابہ کرام اسی لئے احادیث کو قرآن شریف سے کم درجہ پر مانتے تھے ایک دفعہ حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ فیصلہ کرنے لگے تو ایک بوڑھی عورت نے ٹھٹھکا کہا۔ حدیث میں یہ لکھا ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں ایک بڑھیا کے لئے کتاب اللہ کو ترک نہیں کر سکتا۔

اگر ایسی ایسی باتوں کو بین کے ساتھ وحی کی کوئی مدد نہیں دی عظمت دیجاوے تو پھر کیا وجہ ہے کہ مسیح کی حیات کی نسبت جو اقوال ہیں ان کو بھی صحیح مانلیا جاوے حالانکہ وہ قرآن شریف سے بالکل مخالف ہیں

نکتہ بمقام گورداسپور حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہدی للمتقین کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ وہی کافر ہوتا ہے جو اتقا کا حصہ اپنے اندر رکھتا ہے اور اسی لئے ہدی للکافرین نہیں فرمایا۔

کسر صلیب

انوار صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کچھ عرصہ ہوا کہ حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اتمام حجت اور نیز اپنی صداقت کے متعلق ایک نشان کے بارہ میں ایک اشتہار امریکہ یورپ اور آسٹریلیا کے ممالک میں ارسال کیا تھا چونکہ وہ نشان ان فارن ممالک کے لئے تھا اس لئے اس کی اشاعت ہندوستان میں مناسب نہیں سمجھی گئی تھی اس مضمون کا وہ حصہ جو کہ خاص نشان سے تعلق رکھتا ہے اور فارن ممالک کے لئے ہے چھوڑ کر باقی حصہ افادہ عام اور نیز اپنے بھائیوں کی خاطر ہم ذیل میں درج کرتے ہیں اور جب وہ نشان فارن ممالک کے اخبارات خود شائع کریں گے تو ناظرین کو بھی اس کا علم بالواسطہ یا بلا واسطہ ہو جاوے گا۔

(ایڈیٹر)

زمین جب گناہ اور شرک سے آلودہ ہو جاتی ہے اور حقیقت سے بے خبر ہو جاتی ہے جو انسان کی پیدائش کی اصل غرض ہے۔ تب خدا کی رحمت تقاضا کرتی ہے کہ ایک کامل الفطرۃ انسان کو اپنی ذات سے پاک تعلق بخش کر اور اپنے مکالمہ سے اس کو مشرف کر کے اور اپنی محبت میں اس کو انتہا تک پہونچا کر اس کے ذریعہ سے دوبارہ زمین پاک و صاف کرے۔ انسان خدا تو نہیں ہو سکتا مگر بڑے بڑے تعلقات اس سے پیدا کر لیتا ہے جب وہ بالکل خدا کے لئے ہو جاتا ہے اور اپنے تئیں صاف کرتا کرتا ایک آئینہ کیطرح بنا جاتا ہے تب اس آئینہ میں عکسی [illegible] ہوتا ہے اس صورت میں وہ [illegible] صفات میں ایک مشترک چیز بنجاتا ہے [illegible] سے صفات الٰہیہ صادر ہوتی ہیں کیونکہ اس کے آئینہ وجود میں خدا کا چہرہ منعکس ہے۔ اور کبھی اس سے بشری صفات صادر ہوتی ہیں کیونکہ وہ بشر ہے۔ اور ایسے انسانوں کو دیکھنے والے کبھی دھوکہ کھا کر اور صرف ایک پہلو کا کرشمہ دیکھکر ان کو خدا سمجھنے لگتے ہیں اور دنیا میں مخلوق پرستی اسیوجہ سے آئی ہے اور صدہا انسان اسی دھوکہ سے خدا بنائے گئے ہیں۔ مگر ہماری اس زمانہ میں جس قدر عیسائیوں کا وہ فرقہ جو حضرت مسیح کو خدا جانتا ہے اس دھوکہ میں مبتلا ہے اس قدر کوئی اور قوم مبتلا نہیں۔ مسیح سے صدہا برس پہلے جو لوگ خدا بنائے گئے تھے۔ جیسے راجہ رام چندر۔ راجہ کرشن۔ گوتم بدھ ہمارے اس زمانے میں ان کے پیرو تعداد میں تو بہت جاتے ہیں کہ ان کی طغیان نہیں۔ مگر افسوس حضرۃ مسیح کے پیرو اب تک اس زمانہ میں بھی خواہ نخواہ خدائی

www.aaiil.org

کا خطاب ان کو دے رہے ہیں اگرچہ اس خیال کا بطلان ایسا بدیہی تھا کہ کسی دلیل کی ضرورت نہ تھی مگر افسوس کہ عیسائی ابھی تک اس زمانہ کی ہوا سے دور بیٹھے ہیں بلکہ بعض لوگوں نے جب دیکھا کہ ایسے لغو خیالات کا زمانہ بھی دن بدن مخالف ہو جاتا ہے تو انہوں نے اپنے معمولی طریقوں سے مایوس ہو کر یہ ایک نیا طریق اختیار کیا کہ کوئی ان میں سے الیاس بن گیا اور کسی نے یہ دعویٰ کر دیا کہ مسیح ابن مریم ہوں اور میں ہی خدا ہوں اس مجمل فقرہ سے مراد میری یہ ہے کہ لنڈن میں تو مسٹر پگٹ نے خدائی اور مسیحیت کا دعویٰ کیا اور امریکہ میں مسٹر ڈوئی الیاس بن بیٹھے اور پیشگوئی کر دی کہ مسیح ابن مریم پچیس برس تک دنیا میں آ جائے گا۔ دونوں میں فرق یہ ہے کہ ڈوئی نے تو بزدلی دکھلائی اور الیاس بننے میں بھی اپنی پردہ دری سے ڈرتا رہا اور مسیح نہ بنا بلکہ مسیح کا خادم بنا۔ اور پگٹ نے بڑی ہمت دکھلائی کہ خود مسیح بن گیا نہ صرف مسیح بلکہ خدا ہونے کا دعوے کیا اب لنڈن والوں کو کسی بیماری آفت مصیبت کا کیا اندیشہ ہے جس کے شہر میں خدا اتر رہا ہے مگر میں نے سنا ہے کہ لنڈن میں کچھ یہودی بھی رہتے ہیں اس لئے بیشک یہ اندیشہ ہے کہ ان کو طبعاً یہ خیال ہوا ہو کہ یہ تو وہی مسیح ہے جو صلیب سے بوجہ غش کے غلطی کے ساتھ زندہ اتارا گیا اور پھر موقعہ پاکر مشرقی بلاد کی طرف بھاگ گیا اور اب ایسے طور سے اس کو صلیب دین کہ کام تمام ہو جائے اور پھر کسی طرف بھاگ نہ سکے اور ساتھ ہی یہ فکر بھی ہے کہ مبادا عیسائیوں کو بھی خیال آ جائے کہ پہلا کفارہ پورا نا اور بودا ہو چکا ہے اور شراب خواری اور عشق و فجور کے کثرت نے ثابت بھی کر دیا ہے کہ اس کفارہ کی تاثیر جاتی رہی اس لئے اب ایک نئے خون کی ضرورت ہے۔ سو میں ہمدردی سے کہتا ہوں کہ مسٹر پگٹ کو ان سب سے چوکس رہنا چاہئے القصہ اندلزن تین جبکہ زمین میں ایسے ایسے جھوٹے اور ناپاک دعوے کئے گئے ہیں اس لئے خدائے جس کے کام عجیب ہیں مجکو پنجاب کی زمین میں پیدا کیا اور میں جیسا کہ خدا نے مجھے فرمایا وہ سچا مسیح ہوں جو آخری زمانہ میں آنیوالا تھا۔ اور میں صرف اپنے منہ سے نہیں کہتا کہ میں مسیح موعود ہوں بلکہ وہ خدا جس نے زمین و آسمان بنایا میری گواہی دیتا ہے اس نے اس گواہی کے پورا کرنے کے لئے صدہا نشان میرے لئے ظاہر کئے اور کر رہا ہے میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس کا فضل اس مسیح سے مجھ پر زیادہ ہے جو مجھ سے پہلے گزر چکا ہے۔ میرے آئینہ میں اس کا چہرہ اس سے زیادہ و سیع ہو کر منعکس ہوا ہے جو اس کے آئینہ میں ہوا تھا اگر میں صرف اپنے منہ سے کہتا ہوں تو میں جھوٹا ہوں لیکن اگر وہ میرے لئے گواہی دیتا ہے تو کوئی مجھ جھوٹا قرار نہیں دے سکتا میرے لئے اس کی ہزارہا گواہیاں ہیں جن کو میں شمار نہیں کر سکتا۔

اے قادر اور کامل خدا جو ہمیشہ نبیوں سے ظاہر ہوتا رہا اور ظاہر ہوتا رہیگا یہ فیصلہ جلد کر کہ پگٹ اور ڈوئی کا جھوٹ لوگوں پر ظاہر کر دے کیونکہ اس زمانے میں تیرے عاجز بندے اپنے جیسے انسانوں کی پرستش میں گرفتار ہو کر تجھ سے بہت دور جا پڑے ہیں سو اے ہمارے پیارے خدا ان کو اس مخلوق پرستی کے زہر سے رہائی بخش اور اپنے وعدوں کو پورا کر جو اس زمانے کے لئے تیرے تمام نبیوں نے کئے ہیں۔ ان کا نشان میں سے ان زندگی گون کو باہر نکال اور حقیقی نجات کے سرچشمے سے ان کو سیراب کر کیونکہ سب نجات تیری معرفت اور تیری محبت میں ہے کسی انسان کے خون میں نجاۃ نہیں اے رحیم کریم خدا ان کی مخلوق پرستی پر بہت زیادہ گذر گیا ہے اب ان پر ترحم کر اور ان کی آنکھیں کھولدے۔ اے قادر اور رحیم خدا سب کچھ تیرے ہاتھ میں ہے اب تو ان بندوں کو اس اسیری سے رہائی بخش اور صلیب اور خون مسیح کے خیالات سے ان کو بچالے۔ اے قادر کریم خدا ان کے لئے میری دعا یکمن سن اور آسمان سے ان کے دلوں پر ایک نور نازل کر تا وہ تجھے دیکھ لیں۔ کون خیال کر سکتا ہے کہ وہ تجھے دیکھیں گے کس کے ضمیر میں ہے کہ وہ مخلوق پرستی کو چھوڑیں گے اور تیری آواز سنیں گے۔ پر اے خدا تو سب کچھ کر سکتا ہے تو نوح کے دنوں کی طرح ان کو ہلاک مت کر کر آخر وہ تیرے بندے ہیں بلکہ ان پر رحم کر اور ان کے دلوں کو سچائی کے قبول کرنے کے لئے کھولدے۔ ہر ایک فضل کی تیری ہاتھ میں کنجی ہے۔ جب کہ تو نے مجھے اس کام کے لئے بھیجا ہے۔ سو میں تیری منہ کی پناہ مانگتا ہوں کہ میں نامرادی سے مروں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ جو کچھ اپنی وحی سے مجھے تو نے وعدے دیئے ہیں ان سب کو تو پورا کریگا ضرور کریگا کیونکہ تو ہمارا صادق خدا ہے اے میرے رحیم خدا اس دنیا میں میرا بھیجنا کیا ہے بس یہی کہ تیرے بندے مخلوق پرستی سے نجات پا جائیں سو میرا بھیجنا مجھ پر عظار اور ان لوگوں کے مردوں اور ان لوگوں کی عورتوں اور ان کے بچوں پر یہ حقیقت ظاہر کر دے کہ وہ خدا جس کی طرف توریت اور دوسری پاک کتابوں نے بلایا ہے اس سے وہ بے خبر ہیں اے قادر کریم میری سن لے کہ تمام طاقتیں تجھکو ہیں آمین ثم آمین

مراسلات

نمونہ استقامت

برادرم مکرم بھائی محمد افضل صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مفصلہ ذیل سطور اپنے ایک احمدی بھائی کی انتقال پر ملال کی نسبت عرض کرتا ہوں اگر آپ اور حضور اقدس مناسب خیال کریں تو شائع کر دیں ہو بندا۔

مسمی عبد اللطیف ایک نوجوان جو کہ بفرصہ سی سے سلسلہ پاک حضرۃ مسیح علیہ السلام منسلک ہوا تھا مشیت ایزدی سے اس کو بخار شدید عارض ہو گیا اور عرصہ پانچ ماہ تک معمولی بخار رہ کر بتاریخ ۱۲ اور دن بدن ہزال شروع ہوا۔ اس عرصہ بیماری میں اس کے والدین اور اس کے متعلقین کا گروہ اس کے پاس مزمہ کے طور پر آئے اور اس سے کہا کہ تم اس سلسلہ سے توبہ کرو تا کہ تمہارے لئے دعائے صحت کیجاوے مگر اس نے نہایت ثابت قدمی سے ان کو رد کیا اور کہا کہ میں کس چیز سے توبہ کروں۔ معاذ اللہ قرآن شریف اور حدیث شریف اور رسول پاک سے توبہ کرانا چاہتے ہو جو مجھے کسیطرح منظور نہیں۔ اور نہ مجھ تمہاری دعاؤں کی ضرورت ہے۔ مجھے اللہ جل شانہ کافی ہے اس کے بعد پھر انہوں نے اور اور حیلے حوالے شروع کئے اور محمد علی واعظ جو آج کل بٹالہ میں ہے اس نے بھی کہلا بھیجا کہ اگر وہ توبہ کرے تو ہم دعا کریں گے اور اس کے لئے تعویذ دیں گے جس سے وہ تندرست ہو جاویگا اس بات کو بھی اس مرحوم نے نہایت زور سے رد کیا اور نہایت استقلال سے اپنی تمام باتوں سے نفرت کی۔ اور مرنے سے ایک ہفتہ پہلے اس نے تمام لوگوں سے باتیں کرنی چھوڑ دیں اور وہ اپنے خیال میں تھا۔ اور پھر کلمہ شہادہ اس کا ورد۔ آخر شوال ۱۳۲۱ھ کو بروز جمعہ علی الصباح اس دار ناپائیدار کو چھوڑا۔ اس کے اس پاک عقیدے

نیو فیشن کی سٹ۔ ناظرین ہماری میان کو فت گری کا کام کوٹ قمیص کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں۔ جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہی۔ ہر ایک شخص اپنا نام پرنسان میں لکھا سکتا ہی۔ فائدہ یہ ہو کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اور یہ عمر بھر میں ایک دفعہ کافی ہیں۔ نمبر ۱ مین سٹ نام ہی سنہری کام ہی سنہری قیمت ۱۳ ر۔ نمبر ۲ مین سٹ سنہرا اور کام ہی چاندی کا قیمت ۹ ر۔ نمبر ۳ مین سٹ نام ہی چاندی کا اور کام ہی چاندی کا قیمت ۶ ر۔ نمبر ۴ انگشتری بیل بوٹا چاندی کا قیمت ۲ ر۔ خط آنے پر ویلو پی ایبل روانہ ہو سکتا ہی۔ پتہ الیس جی کیمنی گجرات پنجاب

www.aaiil.org

ن دینے اور استقلال پر اس کے تمام دار و مدار ن
نے بالاتفاق شہادۃ دی کہ یہ اپنے عقیدہ پر نہایت مستقل
رہا اور کسیطرح متزلزل نہ ہوا۔ ہر چند ہم نے اس کو اس
سے رجوع کو کہا مگر وہ اسی طرح ثابت قدم رہا جس
جس روز اس کا انتقال ہوا اس روز کی شام کو مخالفین نے
بہت بہت ناشائستہ الفاظ استعمال کئے اور طرح طرح
کے اتہام اس کے واسطے تراشے۔ اسواسطے جب جنازہ
گاہ پر اس مرحوم کا جنازہ احمدی جماعت نے ادا کیا تو اس کا
چہرہ سب حاضرین و مخالفین کو دکھایا گیا جو بالکل زرد اور قسم
کی حالت میں تھا ✦

اور مولوی عبدالصمد صاحب نے بعد جنازہ بغرض تشیع
مخالفین کے مزعومہ میں کہا کہ آج اس ہمارے بھائی کا جنازہ
موجود ہے اس کو دیکھ لو کہ وہ کیسے ایمانی شان کا آدمی ہے
اور اس کی نسبت جو مخالفین نے افواہیں اڑائی تھیں
ان کو اور ہم کچھ نہیں کہتے صرف لعنۃ اللہ علی الکاذبین پر
اکتفا کرتے ہیں ✦

اس مرحوم کے مرنے پر تفاوت ہونا۔ بیماری کے بعد مرنا یہ
تمام آثار اہل اسلام کے بیمثل نہیں۔ جس سے حاضرین بمجرد
تسلیم کے اور کچھ نہ کہہ سکے اور اس کے مخالفین نے
بھی تمام کار تجہیز و تکفین ہمارے ہی منشاء کے موافق
کیا اور کہا کہ انہیں کے خیالات کا وہ تھا انہیں کے ساتھ
اس کا خاتمہ ہوا۔ تمام احباب مرحوم کی مغفرۃ کے لئے
دعاگرین بذریعہ جنازہ اور تمام احمدی برادران سے بھی
استدعا گرین ✦ یکم جنوری ۱۹۱۴ء راقم۔ م ع احمدی پیشاور

رسالہ اعجاز البیان مولفہ مولوی امیر علی صاحب اٹاوی
اثنا عشری پر ریویو
(گذشتہ اشاعت سے آگے)

(سلسلہ کہنے دیکھو اخبار البدر نمبر ۱ جلد ۳)

اعجاز البیان کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ مولانا امیر علیصاحب اپنی مذہبی
ومتعلقہ مسائل بلکہ ارکان سے بھی ناواقف ہیں چنانچہ آپ صفحہ ۳ میں تحریر
فرماتے ہیں "کسی پیغمبر صاحب شریعت نے اپنے کام رسالت کو اور ہمارے
چھوڑا ہر احکام الٰہی کو بلاخوف وخطر لوگوں پہنچایا۔ غرضیکہ ہر پیغمبر صاحب
شریعت نے اپنے زمانہ حیات میں شریعت کی تکمیل میں کوئی دقیقہ فروگذاشت
نہیں کیا ورنہ ان کے نامان نے حتی المقدور شریعت کے پھیلانے میں
کوئی کمی کی ہے" ناظرین فاضل مصنف کی یہ تحریر تو ملاحظہ فرما چکے
اب ان کے ایک ذی علم فلسفی الطبع معزز مذہبی بھائی کی تحریر بھی ملاحظہ فرمائیں
جو خلافت راشدہ میں کتاب موسومہ "الیضاحیہ" مطبوعہ مطبع وہبیہ
حیدری لکھنؤ سے چھپ کر شائع ہوئی ہے۔ کتاب مذکور ۱۳۱۱ ہجری میں سراجہ
امیر حسین خانصاحب بہادر بالقابہ والی ریاست محمودآباد کی فرمائش سے شائع
کی گئی تھی اور وہ عبارت جو اس مقام پر ہم نقل کرنا چاہتے ہیں یہ ہے ✦

"شیعیان گویند کہ پیغمبر تمام احکام الٰہیہ و مہام شریعہ را بتبلیغ کردہ بنحویکہ تمام فہم ہم
الٰہی را کردہ باشند بلکہ بوصی خود وشی وصیا خود گفتہ کہ انہا تبلیغ رسالت
وبعد ازان کار وصیائے پیغمبر اور عمل بوساعت منع کردند دگذشتند کہ وصی
آن پیغمبر شرائع احکام پیغمبر کنندہ مخالفین آنہا در صدد قتل و ایذیت و صدمہ او
صیائے پیغمبر بودند بحیکہ گمراہ میدانستند کہ انہا در مقام مخالفت باقی مخالفین
ہستند و بیان احکام واقعی خواہند کرد آنہا امر می کشتند و حبس می کردند بحیکہ
از لوازم احوال آنہا معلوم است کہ ہر آن چہ صدمہ یا وا ذیتہا از مخالفین
رسیدہ اگر آنہا ذالک ہمان می کردند و کشتہ می شدند دیگر کسے نبود کہ
حق را بچند نفر محصور مہم برساند ما آنہا را پدایت کند و ان زمان دگزمان این
مذہب باقی ابدا و اصلا در عہد بوجہ نخواہد بود لہذا ہمارا بر تقیہ در امور گذاشتہ اند
و بیان احکام شرعیہ بحیث حفظ نفوس خود و شیعان و بحیث احکام الٰہی کہ
بالکلیہ زمین نرود و نوند و نوشتہ نشود تبلیغ احکام چنانچہ باید و شاید
بدوں شک و شبہ ابلاغ واردند۔ ۱۱ اعجاز البیان صفحہ ۳۰

یہ ہے لب لباب عقیدہ مذہب کا جس سے ہمارے مخدوم مولوی امیر علی
صاحب ابتک ناواقف ہیں یا دیدہ و دانستہ ناواقفیت ظاہر کرتے ہیں اب
الفاظ کا مقام ہے کہ جیسا بقول شیعیان حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم
اور ان کی وصیائے تبلیغ احکام بلاخوف وخطر نہ کر سکے تو مولانا امیر علی صاحب
بچارے کیا کر سکتے ہیں ✦

اس لئے مناسب یہ تھا کہ مولانا صاحب مذہبی معاملات میں دستانداری
سے اجتناب کرکے دنیا میں شر و فساد کا غلبہ دیکھکر حضرۃ امام غائب زمان کی
طرح کسی گوشہ عافیت میں چھپے بیٹھے رہتے۔ مگر افسوس کہ انہوں نے حضرۃ پر فرشتہ
اور آئمہ اثنا عشر کی پوری مخالفت کی اور تقیہ شریف کو چھوڑ کر جماعت مومنین
سے خارج ہو گئے مولوی صاحب کو واضح رہے کہ لا دین لمن لا تقیۃ لہ
شیعیوں کا ارکان ایمان سے ایک رکن اعظم ہے یہی وجہ تھی کہ ائمہ اثنا عشر اصول
پیغمبر تقیہ کرتے رہے پس مولوی امیر علی صاحب اگر اثنا عشری ہونیکا دعوی
کرتے ہیں تو انہیں ائمہ اثنا عشر کے نقش قدم پر چلنا ضروری ہے ✦

معلوم ہوتا ہے کہ مصنف اعجاز البیان بڑے بہادر فلسفی بھی ہیں چنانچہ
آپ ایک طرف تو اقرار کرتے ہیں کہ جب کبھی حضرۃ انسان نے نافرمان
رسول ہو کر نا خالی پایا تو نبی یا ایمان لاکر پھر ضلالت گمراہی میں پڑ گئے
اور سیدھا راستہ توحید کا چھوڑ کر بدرسم پرستی اختیار کی۔ بت پرستی خدا و ندتعالیٰ کو
کے بھیجنے کی ضرورت ہوئی ویسا ہی سلسلہ وار ہدایت و ارشاد کا طریقہ خدا کی طرف
سے ہمیشہ جاری رہا ہم لوگ ہمیشہ اسکو پہلا پایا کئے اور وہ کبھی نہیں ہوا
ہم میں نہ پائے گئے اور وہ ہمیشہ ہم کو اپنی طرف بلاتا رہا ہماری نجات
اور ہماری فلاح کی فکر اور جدوجہد پایا ہی اسکو ہمیشہ رہی اب کوئی قابل
صاحب فہم بدلیل عقل و نقل کے اسباتکو بیان کیگا کہ اس خدا وند تعالیٰ کی
اور رحیم نے جو طریقہ کہ واسطے ہدایت خلق کی بدو پیدائش خلقت سے
جاری کر رکھا تھا وہ طریقہ قدیم مقررہ بعد ختم رسالت ختم المرسلین موقوف
کر دیا ہو" ۱۱ اعجاز البیان صفحہ ۳۰

اور وہ سیر لطف یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ جب امام غائب الزمان سنیوں کے
خوف سے جان بچا کر ایک غار میں جا چھپے ہیں اب تک اگرچہ سینکڑوں برس
گذر گئیں اور ایک دنیا منقلب ہو گئی ہیں پر نہ گئی اور لاکھوں کروڑوں مخلوق

مذہ آوجیہ چھوڑ کر شرک و بدعات و رسم پرستی کی بلا میں گرفتار ہو گئے شیطان
علیہ اللعین نے بیشمار بنی آدم کو ہاویہ کی طرف لیجانے کی روز روز نئکا ایجاد میں بنانی میں
نمایاں کامیابی حاصل کی مگر پھر بھی نامعلوم کسوسے اس رحمٰن و رحیم خدا
نے بنی آدم کی طرف رحمت کی نظر پھیری اور چند بندگان خدا نیز بہت کچھ
عمل صحیحا یا مگر خدا و ہی کان بندکر لیکر کسی کی ایک سنی غضب پر غضب یہ ہوا کہ اس
نے اپنے قدیم اور خود قائم کئے ہوئے طریقہ کی بھی کچھ پروا نہ کی حالانکہ خود
فرما چکا تھا ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا۔ نہ تخالف وعدہ کا کچھ خیال کیا اگرچہ
صاف ارشاد کر چکا تھا کہ ان اللہ لا یخلف المیعاد ✦

اس لئے ہم فاضل مصنف کی مذمت نہیں خود انہیں کے الفاظ میں کہتے ہیں کہ
وہ اپنے عقیدہ کو کسی عقلی یا نقلی دلیل قطعی سے ثابت کر دکھلائیں اور
وہ الفاظ یہ ہیں۔

"اب کوئی عاقل ہمارا حبہ ہمارے دلیل عقل و نقل کے اس بات کا نشان لیگا کہ اس
خدا وند تعالےٰ رحمٰن رحیم نے جو طریقہ کہ واسطے ہدایت خلق کے بدو پیدائش خلقت سے
جاری کر رکھا تھا وہ طریقہ قدیم مقررہ بعد ختم رسالت
ختم المرسلین موقوف کر دیا ہو" ۱۱

پھر مولوی امیر علیصاحب اعجاز البیان کے صفحہ ۴ میں تحریر فرماتے ہیں
"و منکران نامان خاتم الانبیاء کا جو کہ یہ عقیدہ ہو کہ ہمارے پیغمبر صلعم
نے بعد وفات اپنے کوئی نائب حافظ شریعت و کتابت نہیں چھوڑا
امت کو اختیار ہے جسکو چاہیں خلیفہ مقرر کریں یا خلل گردینگے" ۱۱
میں کہتا ہوں کہ سنیوں کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں کہ بعد وفات حضرت رسول
کریم صلی اللہ علیہ وسلم شریعت محمدیہ کا کوئی حافظ نہیں رہا سنی تو صاف
کہتے ہیں کہ خود خدا و ندکریم شریعت محمدیہ کا حافظ و ناصر ہے۔ اور جناب
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے ہیں کہ العلماء ورثۃ الانبیاء اور
علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل علاوہ بریں سنیوں کا معتمد علیہ
بھی لکھا ہے کہ دین محمدی کی تجدید کو ہر صدی کے سر پر
ضروری ہے اور بفضلہ تعالےٰ سلیمونعلی مطابق احادیث
آتے رہے ہیں چنانچہ اس وقت بھی خدا کو فضل و کرم سے ایک عظیم الشان مجدد
الوقت بلہم من اللہ مسیح دوران مہدی زمان موجود ہے جس کو کرم
سے کام فرماتے ہیں لیس مولوی امیر علی صاحب کی یہ تحریر سراسر باطل ہے
آپ رہا یہ عقیدہ کہ امت کو اختیار ہے کہ جسکو چاہے خلیفہ مقرر کرے یہ وہی
عقیدہ ہے جس کی نسبت حضرۃ علی کرم اللہ وجہہ نے کہا تھا کلمۃ حق یراد بہا باطل
جناب یہ مندرجہ صبح البلاغۃ میں تحریر فرماتے ہیں ✦

انما الشوری لمن یحضرہا من المہاجرین والانصار فان اجتمعوا علی رجل وسموہ اماما کان ذالک للہ رضی
فان خرج عن امرہم طعن او بدعۃ ردوہ الی ما خرج منہ فان ابی قاتلوہ علی اتباعہ غیر سبیل المومنین
وولاہ اللہ ما تولی ۱۲ منہ

یہ اجتماع امام برحق کے لئے ہے وہ امام منجانب اللہ ہے۔ اب ہم آسانی
کے لئے مولوی امیر علی صاحب کی عبارت مندرجہ اعجاز البیان کو بلفظہ قولہ اور
ریویو کو بلفظہ اقول تحریر کرتے ہیں

قولہ۔ اور جب آنحضرت صلعم کی وفات ہوئی جسد اطہر کی ہنوز گرمی
دور نہیں ہوئی اور مہاجروں نے حضرۃ ابوبکر کے سر پر خلافت کی پگڑی

www.aaiil.org

دلچسپ مکالمہ

ایک شخص سے جو میری گفتگو دربارہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوئی وہ البدر کے ناظرین کے گوشگذار کرنی چاہتا ہوں +

شخص ۔ قرآن مجید میں عیسیٰ کے آسمان پر چڑھنے کا ثبوت ہے آپ کیوں نہیں مانتے +

مین ۔ اگر ہے تو دکھایئے ۔ ہاں رفع اللہ علیہ لکھا ہے کہ اللہ نے اپنی طرف اٹھا لیا نہ کہ آسمان کی طرف +

شخص ۔ کیا اللہ آسمان پر نہیں ۔

مین ۔ تو کیا زمین پر نہیں ۔ اللہ کی طرف کئی انبیاء کا جانا لکھا ہے مثلاً حضرت ابراہیم نے فرمایا

انی ذاہب الی ربی

پھر رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں آیا ہے

+ قد جاءکم رسول من ربکم +

تو کیا وہ آسمان سے آئے تھے +

شخص ۔ اچھا یہ بتاؤ کہ مرزا صاحب نے دعویٰ کیا ہے کل انبیاء سے بڑھ کر ۔ مگر ان جیسے معجزے کیوں نہیں دکھاتے +

مین ۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں کے جامع صفات تھے کیا انہوں نے ہر ایک رسول جیسے معجزے دکھائے ۔ یہ کوئی ضروری بات نہیں زمانے کے مطابق معجزہ ملتا ہے جو بات آگے معجزہ نہیں وہ اب بچوں کا کھیل سمجھی جاتی ہیں + اس زمانہ میں کلام کا زور ہے سو وہی اعجاز آپ کو عطا ہوا +

شخص ۔ مین اگلے نبیوں کی تو در کنار ولیوں کی کرامتیں سنکر حیران ہوں ۔ مثلاً جناب دستگیر نے بارہ برس کی کشتی لگائی ایک اور ولی نے گھوڑے کو ذبح کیا پھر زندہ کر دیا مثلاً درس والے لاہوری میاں صاحب نے درویشوں کو کہا اڑ جاؤ تو وہ سب اڑ گئے ایک درویش کو چھوڑ گیا ۔ تو سب قرآن یاد ہو گیا ایسی باتیں مرزا صاحب میں نہیں +

مین ۔ مہربان یہ تو قصے ہیں ۔ ایسے کئی قصے تو تم ہندوؤں کی کتھاؤں اور پرانوں میں بھی سن سکتے ہو ۔ بات وہ ہوتی ہے جس کا کوئی ثبوت عقل و نقل سے ہو جناب دستگیر بیشک بڑے اہل اللہ تھے مگر میرا سوال ہے کہ اپنے زمانے میں کیوں اتنے مشہور نہ ہوئے ۔ کیا آپ کو کیا آپ کو معلوم ہے کہ ابن جوزی جو ہر طرح علامہ تھا اس نے کیا فتوے دیا تھا ۔ در تلبیس ابلیس کتاب کس لئے بنی تھی ۔ حضرت پیر کا ذکر شیخ عطار مولانا روم وغیرہ بزرگوں نے کیوں نہیں کیا حالانکہ اب تو کوئی کتاب نہیں بنتی جب تک ان کی صفت نہ ہو لے ۔ ابن بطوطہ جس کو صرف مقبرے دیکھنے کا شوق تھا ساری دنیا میں گھوما پھرا ۔ بغداد میں بھی آیا مگر پیر صاحب کا ذکر نہیں کیا خدا کے لوگوں کی قدر بعد میں ہوتی ہے ۔

شخص ۔ آپ لوگ انکار کر دیتے ہیں ۔ اچھا یہ تو بتاؤ فلاں فقیر صاحب (نام لیکر) کے پاس جو جاتا تھا آپ اس کی دلیل بتا دیتے تھے یا نہیں اور پیر بھی کہہ تمہارا کام ہو جائیگا یا نہ ہوگا اسیطرح فلاں میاں صاحب ہیں وہ تعویذ دیتے ہیں ۔ اسی وقت تپ اتر جاتا ہے چوہا مین رگڑو تو دفع ہو جاتا ہے بھلا مرزا صاحب میں اتنی بات ہی بتاؤ ہیں تو مجدد یعنی کل نبیوں کے سردار مگر کرامت اتنی بھی نہیں ۔

مین ۔ افسوس کہ تم لوگ ولی اور عامل میں فرق نہیں سمجھتے ۔ دلیل بتانا ولایت کا حصہ نہیں دیکھو ابن صیاد آنحضرت صلعم کے وقت لوگوں کے دل کی باتیں بتا دیتا تھا ۔ چنانچہ ہمارے نبی کریم صلعم کے دل کی بات دخان بھی بتا دی تھی ۔ مگر کیا رسول صلعم دل کی باتیں بتا دیتے تھے باقی تعویذ وغیرہ یہ سب عمل ہیں کوئی اسلام سے خاص نہیں ۔ ہندو پنڈتوں اور جوگیوں سے بھی یہ باتیں ظاہر ہوتی ہیں جس سے آپ بھی انکار نہیں کر سکتے ۔ پس فرق کیا ہوا ۔ ولایت نبوت نبوت تو حکمہ ہی الگ ہے ان کی توجہ ہدایت خلق کی طرف ہوتی ہے اسی کی اشاعت کے لئے ان کو نئی نئی باتیں سوجھتی ہیں ۔ دیکھو ہمارے حضرت اقدس کو جو قرآنی معارف سوجھتے ہیں ۔ اور جو جو علمی نکات یہ بتاتے ہیں کیا کسی اور کو بھی نظر آتے ہیں اگر اس زمانے میں ایسے لوگ ہیں جن سے آپ کے بتائے ہوئے خوارق ظاہر ہوتے ہیں تو وہ حضرت مرزا صاحب کے سامنے کیوں نہیں ہوتے وہ تو پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کرامت میں میرے ساتھ مقابلہ کر لو شاید آپ نے تریاق القلوب ہمارے حضرت جی کی کتاب نہیں دیکھی اس میں کئی کرامتیں آپ کے خیال کے موافق بھی ہیں ۔

شخص پھر لوگ کیوں نہیں مانتے ؟

مین ۔ نہ ماننا علیحدہ بات ہے کوئی کسی کی زبان نہیں پکڑ سکتا +

شخص ۔ مین یہ تو کہتا ہوں کہ اگلے زمانے میں جو عجیب عجیب کرامتیں ولی دکھاتے تھے وہ مرزا صاحب کیوں نہیں دکھا سکتے حالانکہ ان ولیوں سے بلکہ نبیوں سے بڑھکر ہونے کا دعوےٰ ہے ۔ یعنی دعوےٰ بہت بڑے اور عمل تھوڑا ہے +

مین ۔ اس کا جواب دے چکا ہوں جو کام حضرت مسیح موعود نے کئے ہیں وہ تو ان ولیوں نبیوں سے بھی ہو سکتے تھے جن سے اعلےٰ ہونے کا دعوےٰ ہے اچھا مین نہیں اور طرح سمجھتا ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ولی تھے اور حضرت موسےٰ اولوالعزم نبی مگر جو بات حضرت عیسیٰ کی وہ حضرت موسیٰ نہیں سمجھ سکتے تھے پھر سلیمان علیہ السلام نے جب بلقیس کا تخت منگوانا چاہا ۔ تو خود اپنے زور سے نہ منگوایا بلکہ ایک اور شخص نے لاکر جس کی شان میں عندہ علم من الکتاب آیا ہے ۔ ایک اور مثال سنو ایک شہنشاہ ہے جو کام اس کا سپہ سالار کر سکتا ہے وہ بادشاہ تو نہیں کر سکتا (یا کرنا نہیں چاہتا مگر اس کی توہین نہیں ہوتی) مگر پھر بھی وہ بادشاہ آتا ہے اور وہ غلام اور ماتحت قصہ کوتاہ مجموعی کمالات دیکھنے چاہیئے بظاہر سپہ سالار کے کام عجیب معلوم ہوتے ہیں مگر بادشاہ جتنا رتبہ اس کا حاصل نہیں +

شخص ۔ اصل بات یہ ہے کہ مرزائیوں کو ثبوت بڑے آتے ہیں اور وہ باتیں خوب دل لگتی کرتے ہیں اچھا یہ بتاؤ کہ مرزا صاحب باندھ سینہ پر کس دلیل سے باندھتے ہیں اور وہ بھی اسطرح طرح (شکل بنا کر دکھلائی) ۔

مین ۔ ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں کی طرف حضرت جی کا خیال نہیں نماز میں مطلب تو حضور قلب ہے ۔ ہاتھ نیچے باندھے تو کیا ۔ اوپر باندھو تو کیا آپ تو کبھی کسی کو ناف پر باندھنے سے منع نہیں کیا +

شخص ۔ پھر بھی وہ کام جو وہ کرتے ہیں یعنی سینہ پر ہاتھ باندھنا وہ آپ افضل تو جانتے ہوں گے ۔

مین ۔ ہاں بیشک

شخص ۔ اس کی دلیل ۔

مین ۔ سنکر دعا مانگنے لگا یا الٰہ العلمین تو میری مدد کر ۔ دلیل ایسی ہو کہ سوائے خاموش رہنے کے چارہ نہ ہو یکایک میرے دل میں خیال آیا اور مین نے کہا ۔

مین ۔ یہ تم مانتے ہو یا نہیں کہ نماز میں خوف الٰہی سے بھر جانا چاہیئے ۔ چنانچہ (اس کا اقرار کیا)

مین ۔ تو پھر ہاتھ باندھنے کی کیا ضرورت ہے ۔ ہاتھ لٹکتے ہوئے ہوں تو خوف الٰہی سے بھر جانا زیادہ ممکن ہے ۔

شخص ۔ (ہنسکر) ہاں یہ دلیل ہے ۔

مین ۔ اچھا اب تم جاؤ ۔ پھر کبھی آنا ۔

شخص ۔ اچھا ۔

* صرف دو تک گفتگو پائی تھی ۔ اگلی عبارت پر قادر نہ ہو سکا ۔

www.aaiil.org

کی صفتوں میں الذین ھم فی صلاتہم خشعون وہ مومن کامیاب ہوئے جو اپنی نمازوں میں کامیاب ہوئے جو اپنی نمازوں میں فروتنی کرتے ہیں خشوع سوائے خوف الٰہی کے پیدا نہیں ہو سکتا یعنی جب انسان یقین کر لیتا ہے کہ مجھ سے ایک اعلیٰ اور مقتدر ہستی ہے جسے مجھ پر کلی اختیار ہے اور میں اس کے قبضے میں ہوں تو وہ اللہ اکبر کہتا ہوا خوف سے بھر جاتا ہے اور یہ خوف ایسا ہے۔ جیسا محبوب کے دیدار سے ہوتا ہے نہ کہ درندے سے۔ اللہ سے خوف مومنوں کی صفت ہے جیسے قرآن شریف میں ہے کہ ان الذین ھم من خشیۃ ربھم مشفقون نماز سے بڑھ کر خشیۃ کہاں ہونا چاہئے ایسی حالت کے لئے اللہ نے فرمایا تھا موسیٰ علیہ السلام کو

واضمم الیک جناحک من الرھب اپنے بازو خوف سے اپنی طرف ملا لے سو حسب عادت ایسی حالت میں ہاتھ سینہ پر اس X شکل میں باندھے جاتے ہیں رہب کے معنے لغت میں دیکھو۔ ترسیدن اور پھر لکھا ہے سجاوندی نے عین العالی میں کہ رہب فی قولہ تعالیٰ بالضم ہے۔ اور اس سے مراد (کم) آستین ہے اس سے ایک کلائی کا دوسری پر رکھنا ثابت ہوا پھر ربا تہ کے معنے استخوان دامن سینہ میں جس سے سینہ پر ہاتھ باندھنے کا اشارہ ہے علاوہ اس کے یوں بھی خوف سے سینے پر ہاتھ سکیڑے جاتے ہیں پھر ترہب پرسنش کو کہتے ہیں جس سے عبادت کی وقت ایسا کرنے کا استدلال ہو سکتا ہے پھر فصل لربک وانحر میں وانحر ہے بقرینہ صل سینے پر ہاتھ باندھنے کا اشارہ نکلتا ہے۔ (احمد۔ گولائی)

بقیہ ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ

۱۳ جنوری ۱۹۰۴ء گورداسپور

حضرت اقدس کی طبیعت عرصہ دراز سے بیمار چلی آتی ہے مگر گذشتہ ہفتہ سے آپکو۔ کھانسی۔ نزلہ وغیرہ کی سخت تکلیف تھی۔ دم رات کو الٹ جاتا رہا اور اسی وجہ سے آپ اکثر اوقات مسجد میں تشریف نہ لا سکے لیکن تاہم جب مقدمہ کی تاریخ آئی تو آپ ۱۲ تاریخ کو اسی حالت میں سوار ہو کر گورداسپور تشریف لائے اور اسی حالت بیماری اور سخت تکلیف میں عدالت میں بھی گئے۔

۱۳ تاریخ کی شام تک کل مہمانان احمدی کی تعداد ایک صد تیرہ ہو گئی۔

صبح کے وقت منشی محمد اروڑا صاحب نقشہ نویس ریاست کپورتھلہ نے حضرۃ اقدس سے مصافحہ کیا آپ نے فرمایا کہ میں نے آواز تو رات کو ہی شناخت کر لی تھی مگر طبیعت کو تکلیف تھی اس لئے بلا نہ سکا منشی صاحب موصوف نے جناب خان صاحب محمد خان صاحب افسر بگی خانہ سرکار کپورتھلہ مرحوم کی وفات کا واقعہ سنایا جس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ نیکی کرنیوالے کی اولاد کو بھی اس کی نیکی کا حصہ ملتا ہے یہ دنیا فنا کا مقام ہے اگر ایک مرجاتا ہے تو پھر دوسرے کو لنسا ڈھر لیا ہے کر وہ نہ مریں گے دنیا کی وضع ایسی ہی ہے کہ آخر کار قضاء قدر کو ماننا پڑتا ہے۔ دنیا ایک سرا ہے اگر اس میں آنے ہی جاویں اور نہ نکلیں تو کیسے گزارہ ہو۔

انبیاء کے وجود سے زیادہ عزیز کوئی دوسرا وجود قدر کے لائق نہیں لیکن آخر ان کو بھی جانا پڑا۔

موت کے وقت اول انسان کو دہشت ہوتی ہے مگر جب مجبوراً وقت قریب آتا ہے تو اسے قضاء قدر پر راضی ہونا پڑتا ہے اور نیک لوگوں کے دلوں سے تعلقات دنیا وی خود اللہ تعالیٰ توڑ دیتا ہے کہ ان کو تکلیف نہ ہو۔

القول الصحیح فی تصدیق المسیح چھپ کر شائع ہو گئی قیمت ۱؎

سر الشہادتین فی بیان ذبح الثنائین۔ مصنفہ فاضل امروہی۔ قیمت ۱؎ (علاوہ خرچ ڈاک)

البدر

نشان مطلوب۔ ایک صاحب عطا محمد نامی نے اخبار کے اجرا کی درخواست کی ہے ڈاک خانہ کی مہر چسپوٹ کی ہے مگر پتہ کارڈ پر محو شدہ ہے اس لئے وہ از سر نو پتہ کہیں اور کیا یہ صاحب لاہور والے عطا محمد تو نہیں ہیں جو کہ آجکل میرے پاس تھے۔

کرتہ بطور امانت۔ ۱۳ جنوری کو جبکہ میں گورداسپور میں تھا واپسی پر مجھے علم ہوا کہ میرے سامان میں کسی کا کرتہ رہ گیا ہے جو کہ کسی فربہ جسم والے آدمی کا معلوم ہوتا ہے بطور امانت کے دفتر البدر میں رکھا ہے صاحب کرتہ کو چاہئے کہ نشان کا بل دیکر وصول کر لیوے۔

بیعت۔ سید عزیز الرحمن صاحب لکھتے ہیں کہ ذیل کے اصحاب کے نام بزمرہ بیعت کنندگان العہد میں شائع کر دو۔

ڈاکٹر محمد امیر حسن صاحب از چھبرا ضلع فرخ آباد بردہ ڈاکٹر صاحب موصوف۔

تسلسل حسن و بدر الحسن صاحبان۔

مسماۃ شمس النہار بانو۔ و۔ نصیر خانون۔

عبد الہادی صاحب اور سید نے اپنی کمال عنایت سے اطلاع دی ہے کہ البدر میں ۳ نقص ہیں جن کو رفع کرنا چاہئے۔

اول۔ کاغذ بہت ہی ناقص ہے اس کی نسبت وہ خود تسلیم کرتے ہیں کہ چونکہ قیمت اخبار بہت ہی کم ہے اس لئے یہ آپ کے امکان سے باہر معلوم ہوتا ہے۔

دوم۔ چھپوائی میں عدم توجہی سے کام لیا جاتا ہے بعض بعض صفحے پڑھے نہیں گئے۔

سوم۔ صحت عبارت میں غور نہیں کی جاتی۔

میں خاکسار ہر دو نقص اس وقت بعض مہربانوں میں رہ جاتے ہیں جب کہ وقت اشاعت گذر جاتا ہے اور اتنا کام کرا کر کوشش کی جاتی ہے کہ حتی الوسع اخبار جلد شائع ہو کر منتظر احباب کی پیاسی روحوں کو سیری بخشے آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ مزید احتیاط سے کام ہوگا۔

ایسے متورے اس لئے اخبار میں درج کرائے جاتے ہیں کہ ہمارے احباب کو اطلاع ہو جاوے کہ کارخانہ اپنے عیوب پر مطلع ہونے سے حتی الوسع اپنی اصلاح کے لئے تیاری کرتا ہے اور دوسری ہمدرد اور مشیر احباب کو ہمیں مشورہ اور رائے دینے کی جرأت ہو۔

تصحیح اور غلطیاں۔ گذشتہ سال کی جلد میں اگر کوئی غلطی الہام وغیرہ میں ہو۔ یا کوئی عبارت ناسلہ یا واقعہ کسی کی نظر میں قابل اصلاح ہو تو وہ مہربانی فرما کر مفصل اطلاع دفتر میں ارسال کریں اور اخبار کی تاریخ صفحہ اور کالم کا حوالہ دیویں تاکہ حتی الوسع تحقیق کر کے اس کی اصلاح کر دی جاوے۔ اور آئندہ کے لئے ہمارے احباب محض ابتغاء وجہ البدر کیسی اصلاحوں کا خیال رکھیں تاکہ خدا بخشے آئندہ آنیوالی قوم کے لئے کوئی بات ٹھوکر کا موجب نہ ہو یہ ایک کار ثواب ہے امید ہے کہ احباب اس خدمت دینی کو صدق دل سے بجا لاویں گے۔

تصحیح۔ البدر جلد ۳ نمبر ۶ صفحہ ۴۱ کالم ۳ میں الہام انی مع الرسول اقوم کی جگہ انی مع الرسوم اقوم چھپ گیا ہے اس کی اصلاح فرمائی جاوے۔

www.aaiil.org

آریہ سماج اور نیوگ

اس سے پیشتر ہم نے البدر کے اوراق کے ذریعہ سے ناظرین کو انجمن فرقانیہ لاہور کی کارروائی پہنچائی تھی جو کہ انجمن مذکور نے نیوگ اور طلاق پر بحث کے پیرایہ میں الگ الگ اپنے چار اشتہاروں کے ذریعہ سے آریہ سماج کا ناک میں دم کر دیا تھا۔ اس نیم آریہ سماج نے چپکے سو ایک اشتہار دیا جسکو آخری جواب کے نام سے موسوم کیا اس پر انجمن فرقانیہ لاہور کے جائنٹ سکرٹری میاں معراج الدین عمر نے ایک پمفلٹ لکھا جو کہ آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ پر تقسیم کر کے آریوں پر کامل اتمام حجت کر دی ہے اور نیوگ کی حقیقت کو بڑی بسط سے کھول دیا ہے بلکہ مجسٹریٹ لیشپا ور کا ایک فیصلہ بھی اس کے متعلق درج کیا ہے ہم اس عنوان کے نیچے اس پمفلٹ کو شائع کرتے ہیں +

ایڈیٹر

ہمارے ایک دوست نے آریہ صاحبان کا وہ اشتہار ہمیں دیا جسکو انہوں نے ہمارے اشتہارات نمبر ۲ و ۳ و ۴ کے آخری جواب کے نام سے موسوم کیا ہے

ہم تو اپنے اشتہارات چھپتے ہی سب سے پہلے آریہ صاحبان کے گھروں اور جلسوں میں بھیجا کرتے ہیں افسوس ہمارے مہربان دوست آریہ اپنے اشتہارات کو آپ ہی کچھ ایسا اخلاف تہذیب حیا ل کرتے ہیں کہ ان کو ہمیں پہنچانے سے قدر مندہ ہوتے ہیں یا بخل کی وجہ سے ہمیں پہنچاتے لیکن یوں چھپانے سے تو یہ بات چھپ نہیں سکتی۔ بصارت اور انصاف رکھنے والے اصحاب اس بات کو خود محسوس کر کے افسوس ظاہر کر رہے ہیں کہ آریوں نے ہمارے کسی اشتہار کا جواب نہیں دیا اور ہمارے مخدوم و سردار نفس الصفی کہف الورا فخر موجودات محمد مصطفےٰ صلعم اور ہمارے محترم امام مہدی و مسیح محمدی اللہ حضرت میرزا غلام احمد علیہ السلام اور اہل اسلام کے تمام فرقوں کے معزز اور مستند اور خطاب یافتہ علماء فضلاء اکابر کی کمال توہین و حقارت کر کے ہمیں گالیاں نکالی ہیں فضول اور خلاف مطلب باتیں لکھ کر ہماری دل آزاری کرنی چاہی ہے۔ لیکن ہم ان کی نادانی اور بے سمجھی پر صبر کرتے ہیں ہمیں ان کا آخری خطاب دیکھکر سخت افسوس پیدا ہوا ہے کہ رسم و رواج و علوم و عیال اور دنیا کی محبت نے ان کو ایسا سرگشتہ اور گرفتار کر لیا ہوا ہے کہ ان کی محبت کے غلبہ میں اپنی ثابت شدہ فاش غلطیوں کو ترک کرنے اور اسلام کی حقانیت اور روشن صداقتوں کو قبول کرنے کے لئے ایک دل سے آمادہ نہیں ہوتے اور سست سے بیہودہ کا دعوے صرف زبانی ہی زبانی کرتے ہیں حالانکہ نہیں کرتے۔ ان کے اس آخری جواب کے بعد ہم نہیں سمجھتے کہ ان کی طرف سے کوئی اور اشتہار نکلیگا اور کسی طرح سے وہ تحقیق حق کے لئے ضروریات کو بہم پہنچانے کی کوشش کرینگے خیر ا زور اور جبر سے حق منوانا تو اسلام میں جائز نہیں یہ بات ہم ان پر چھوڑتے ہیں۔ البتہ اس قدر عرض کرنا ضرور سمجھتے ہیں کہ چونکہ ہر ایک کے سر پر موت کھڑی ہے اس لئے اس چند روزہ زندگی کے لئے اپنی بے سمجھی اور ضد پر اڑے رہنا اور اسی کی پاسداری میں ہٹ دھرمی پر تلے رہکر حیلوں اور غلط بیانیوں سے حق پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرنا اپنی ہی جانوں پر ظلم عظیم ہوتا ہے۔ ہماری نسبت غلط بیانی کرنا کہ ہم کو پہلے ہی توقع تھی کہ جب آپ لوگوں سے کوئی معقولی جواب ہمارے اعتراضات کا بن نہیں پڑیگا تو آپ گالی گلوچ اور نہذیب اور شائستگی سے گری ہوئی تقریر اور تحریر پر اتر آئینگے ،، خود آریوں کو ہی ملزم ٹھہراتا ہے کیونکہ بفرض محال اگر ہم نے ان کو گالیاں نکالی ہیں تو یہ وہی گالیاں ہیں جن کے کھانے کی توقع اور یقین ہو۔ انہوں نے ہم کو اشتہارات اور چٹھیات کے ذریعہ باوجود ہمارے بار بار کے انکار اور تامل کے اصرار کے ساتھ مباحثہ کے لئے بلایا۔ اور جس نتیجہ کو پہلے ہی یقینی توقع رکھکر ہمیں مخاطب کیا تھا پھر اس سے رنج اور غصہ کیوں کا ہو سکتا ہے۔ اس کے تردہ ہونا ذمہ دار ہیں۔ لیکن ان کی یہ باتیں ہم پر سراسر تہمت ہیں۔ ان لوگوں کے ہاتھ میں سچائی تو ہے نہیں جس کی تائید کے لئے کوئی دلائل تطعیہ ان کے ہاتھ میں ہوں۔ اور قاعدہ ہے کہ ایک جھوٹ کے بنانے کے لئے کئی اور جھوٹ اور دھوکہ بازیاں کا مرتکب ہونا پڑتا ہے۔ پس اب بھی حسب عادت طرح طرح کے لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے ہمپر بہتان باندھنا اور تہمتیں لگانا اور خلاف بیانی کرنا منصوبہ بنا لیا ہے۔ اسی خیال سے تو ہم نے تحریری مباحثہ کے لئے ان کو عرض کیا تھا کیونکہ زبانی مباحثہ میں یہ لوگ اپنی سترہ عادت خلاف گوئی سے فائدہ اٹھا کر لوگوں کو دھوکہ میں ڈال سکیں گے۔ اور تحریری میں یہ قابو نہ پا سکیں گے۔ ناظرین آپ ہی غور کر سکتے ہیں۔ کہ ابھی ان کے دو جلسو نہیں ہی ہم ان کے اصرار سے حاضر ہوئے۔ اور ہماری طرف سے مکرم بھائی ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب ان کے مقابلہ پر کھڑے ہوئے۔ اور ان کے مکروہ مسائل کی قلعی کھولی اور زبان میں ان کے اپنے پریسیڈنٹ مسٹر روشن لعل صاحب بیرسٹر اور پبلک نے صراحت اور کنایہ سے ان کی شکست پر گواہی دی۔ اور ہر دو جلسوں میں اس بات کا آزاد الفاظ میں ان کے پریسیڈنٹوں کی زبان سے اعلان کیا گیا کہ احمدی جماعت کی طرف سے ہمیشہ تہذیب اور محبت اور امن سے کارروائی ہوئی ہے۔ اس کے بعد کوئی تقریری موقعہ ہم سے مقابلہ کا انہیں نہیں ملا تو پھر ان لوگوں کا یہ لکھنا کہ گویا ہم نے اپنی تقریر میں انہیں گالیاں نکالی ہیں۔ ان کی چالبازی اور خلاف بیانی اور خود ساختہ بات نہیں تو اور کیا ہے؟ ہمارے پاس تو ان کی چٹھیات موجود ہیں جن میں ان دونوں جلسوں کے بعد بھی بڑے اصرار سے ہم کو بلایا ہے ان کے اشتہارات موجود ہیں۔ انہوں نے اپنے جلسوں میں ہماری غیر حاضری میں ہم کو مخاطب کیا۔ اگر بفرض محال ہم پہلے گالیاں نکال چکے تھے تو کس عقل اور ہوش سے ہم کو اس کے بعد انتخاب کرنے کے لئے بلاتے اور ہم کو گالیوں کی تہمت لگاتے۔ اور اگر ہم ایسا کرتے تو ان کے مطلب پورا کرنے پر بھروسہ کر کے جلسوں میں متواتر حاضر ہوتے رہتے تو ممکن نہ تھا کہ کوئی اور سخت تہمت ہم کو لگا دیتے۔ ہم موقع اور ضرورت پر ان کی چٹھیات بھی شائع کریں گے۔ منت اور سماجت اور التجاؤں سے گھر پر بلاتے۔ ہمارے با امن اور مہذب اور شائستہ طور پر کارروائی کرنے پر سرور الفاظ میں اس وقت شکریہ ادا کرتے اور اس کے بعد ہم کو بلاتے رہتے۔ اور ہم ان کے بلانے پر کہتے رہے (جو بیکار صرف اس لئے تھا کہ ان کی حق جوئی معلوم نہ ہوتی تھی) کہ ہمیں حق جوئی معلوم نہ ہوتی تھی) کے بہت سے اب تک یہ کہنا کہ ہم نے ان کو گالیاں نکالی ہیں خوب ست کا وچار ہے +

(باقی آئندہ)

www.aaiil.org

ایک زبردست معجزہ اور آریون پر دوبارہ حجت تمام

مسلمانان حقیقت شناس واصحاب فہم وقیاس پر یہ امر مخفی نہین کہ شہادہ حقہ کے بارے سبکدوش ہونا صرف مسلمان ہی کا کام نہین بلکہ ہر ایک فرد بنی نوع کا فرض ہر خواہ وہ کسی مذہب وملت کا پابند ہو۔ سو واضح ہو کہ خاکسار ذرہ بیمقدار عرصہ پینتیس سال سے بہرہ تھا اور اس عرصہ مین یہ عاجز طواکٹرون اور طبیبون کا علاج کرواتا رہا اور بہت کچھ زحمت اور کھینکڑا اٹھائی اور متعدد مقامات پر پیرون اور سجادہ نشینون سے دم درود بھی کرواتا رہا علاوہ ازین خود بھی مین اپنا علاج بھی کرتا رہا کیونکہ مین خود بھی طبیب ہون لیکن اس مرض کو دفیعے کے لئے نہ کسی طبیب ڈاکٹر کی دوائی نے فائدہ دیا نہ کسی اور پیر و مرشد کی دعا نے۔ میری دستگیری کی آخرکار ایسا ہوا کہ ملک پنجاب سے میرے مکرم معظم جناب مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی کی تفضل سے ایک مرد خدا حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعاوی مہدویت ومسیحیت کی خبر موصول ہوئی جس سے میرے دل مین یہ تحریک ہوئی کہ چونکہ ممکن نہین کہ ان سے بڑھ کر ان کے زمانے مین کوئی اور زیادہ مستجاب الدعوۃ اور مقرب الٰہی ہو اس لئے مین ہندوستان سے دور دراز کا سفر طے کر کے ان کی خدمت مین بمقام قادیان ضلع گورداسپور حاضر ہوا دو ایک روز کے بعد جب مین نے اپنی مرض ہولناک اور حالت زار کی کیفیت سنائی تو امام زمان ومسیح دوران علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے پاس تو دعا سے سو کر دیتے ہین خدا فضل کریگا۔ خدائی قدرت دیکھو کہ مین اس وقت سے بالکل اچھا ہو گیا اور سنی سالہ مرض ایسی جاتی رہی کہ اس کا نام نہ رہا۔

الغرض یہ معجزہ جو درحقیقت معجزات عیسیٰ علیہ السلام کسی پہلو مین کم نہین مجھ پر خدائے حضرت امام زمان کی دعا سے ظاہر کیا سو اب یہ چاہتا ہون کہ اس معجزہ کی کیفیت اور حقیقت اپنے ہموطنون اور اپنون بیگانون کو سنا دون تاکہ وہ سمجھ لین کہ حضرت میرزا صاحب موصوف نے الحقیقت مرسل یزدانی ومجبوب سبحانی اور قطب ربانی ہین اور ان کا دوست خدا کا دوست اور ان کا دشمن خدا کا دشمن ہے

سو صاحبان غور سے سنو! مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ مین میری جان ہے کہ مذکورہ بالا بیان مین ذرہ فرق نہین اور یہ بات بھی ظاہر ہے۔ مین اب ساٹھ سال کا بوڑھا ہون۔ مجھے دنیا مین کوئی چیز ایسی نظر نہین آتی۔ جو مجھے کسیطرح جھوٹ اور افترا پر آمادہ کر سکے۔ کیونکہ مین اب دنیا کے عیش اور لذات کے وقت کو گزار چکا ہون اور موت مجھ سامنے نظر آتی ہے آپ لوگ بخوبی سمجھ سکتے ہین کہ جب ایک طرف میرے پاؤن قبر مین لٹکے ہوئے ہین پھر دوسری طرف مین کسطرح اور کس امید پر اور کس منہ سے افترا کر سکتا ہون؟ کیا اس جہان فانی کا مالک مختار مجھے پہلے نہین پکڑ سکتا؟ کیا وہ کسی شریر النفس کی بیباکی اور جرات کو نہین جانتا! کیا مجھے امید ہو سکتی ہے کہ میرا عالم شباب پھر عود کر آئیگا! ہرگز نہین۔ سو بھائیون مین آپ سچ سچ کہتا ہون اور اپنے فرض کو ادا کرتا ہون کہ مین مسیح موعود کی دعا سے فی الفور شفایاب ہو گیا نہ کوئی دوا استعمال کی گئی نہ کوئی اور چیز۔ ہان دعا کی گئی۔ مین ایسے شخص کو کہتے سے بدتر گمان کرتا ہون جو جھوٹ کی بنا ست کھا کر خلق خدا کو دھوکہ مین ڈالتا ہے۔ مرنا تو ہر ایک کو ہے۔ لیکن حیف ہے اس کی زندگی پر اور واویلا ہے اس کی موت پر جو افترا اور لعنت کی زندگی بسر کر کے خدا اور فرشتون اور تمام لوگون کی لعنت ابدالآباد کے لئے اپنے ساتھ لیجاوے اور اپنے پیچھے سوائے بدذاتی اور بے ایمانی کے اور کوئی نیک نمونہ نہ چھوڑ جاوے +

اب مین پبلک سے پوچھتا ہون کہ کہان ہین وہ بدبخت لوگ جو کہتے ہین کہ مرزا صاحب مامور من اللہ اور مستجاب الدعوۃ نہین ہین اور کہان ہین وہ بداندیش گمراہ لوگ جو کہتے ہین تمہ دعاؤن مین اثر نہین اور دعائین قبول نہین ہوتین۔ کیا اب بھی وہ بیدین پرست کہین گے کہ دعائین قبول نہین ہوتین۔ کیا یہ تعجب انگیز ماجرا نہین کہ اس امر کے لئے کہ مین بغیر دوا کے فی الفور صحتیاب ہو گیا ایک ہزار سے زائد مخالف وموافق فرق سے زندہ گواہ پیش کر سکتا ہون وہ شخص دل کا اندھا ہے جو مشہودہ محسوسہ امور کا انکار کرتا ہے اور ظلمی اور بے ثبوت باتون کے پیچھے پڑا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ مین اسکے لئے اندھا ہوا ہون کہ جب مین پہلے جنمون مین کبھی سوئر یا کتا یا بچھو بنا تھا تو اس وقت مین نے کسی کو اندھا کر دیا ہوگا جس کی باداش مین مجھے یہان سورداس بنایا گیا ہے۔ مگر مین کسی سورداس کی پرواہ نہ کرون گا خواہ وہ گھاسی ہو یا ماسی۔ مجھ شہادۃ حقہ کے بوجھ سے سبکدوش ہونا ہے اور بس۔ الغرض صرف یہی معجزہ نہین جو ہمنے اوپر بیان کیا ہے بلکہ صدہا معجزے وقوع مین آچکے ہین چنانچہ حضرت اقدس مرزا صاحب کا بالہام الٰہی یہ دعوی کرنا کہ مجھ طاعون ہرگز نہ ہوگی خواہ ملک پر اس سے برباد ہو جاوے کیا چھوٹا معجزہ ہے۔ کوئی بابو پشک یا پرچارک یا کوئی پرودھان ایسا کر کے تو دیکھے کس طرح غضب الٰہی اس کو ملیا میٹ کرتا ہے اگر وہ بھی آریون کو اپنی کروڑ پر مشیر پرماتما سمجھ کر یا کسی قدر کسی آریہ سماجی ہندو پر ہی سلوک کرتا ہے تو عملی ثبوت دے کر دنیا پر ظاہر کر دیوے کہ کیونکر اس کی بدعہد کو مین بھلا کوئی انصاف تبلائے کہ جب مینہہ اور آندھی کا سخت طوفان آئے تو کیا کوئی بچراغ اپنے گھر مین صحت کے ساتھ رہ سکتا ہے کہ مینہہ اور آندھی ہمارے گھر مین اثر نہ ڈالے گی ہرگز نہین۔ کسی انسان کی اس سے بڑھکر بداذانی اور بے ایمانی برداشت نہین کی جا سکتی کہ معجزات کو دیکھے اور پھر معجزون پر اعتراض کرے اور انکار کرے یا تسلی پانے کے وقت کو پاکر پھر غفلت اور لاابالی سے کام لے۔

اصل بات یہ ہے کہ دنیا مین ہر ایک مذہب کا پیرو خواہ وہ آریہ یا چوڑا چمار ہو۔ زبانی لان ونمان سے یہی چاہتا ہے کہ خدا میرے ساتھ اور مجھ پر راضی ہے۔ لیکن جب اپنے مذہب کی صداقت کا ثبوت مانگا جاوے کہ اس زبانی دعوی کا عملی ثبوت جو مشہود ومحسوس ہو۔ کیا ہے تو ساکت ہو جاتا ہے گھبرا جاتا ہے ایک انسان آقا کا انصاف اور ہمدردی ایک فرمانبردار نوکر پر اور شریر النفس نافرمان ملازم سے یکسان نہین ہوتی تو وہ خدا جو ارحم الراحمین ہے کیونکر اپنے سچے پرستاروں اور نافرمان شریرون سے یکسان سلوک کرے گا اور ہر دو دوست دشمن سے قطع تعلق کرنے اور کسی ایک فرقے کو چھوڑ کر ہے الہام اور قبولیت دعا سے مشرف کرے۔

بالآخر مین مذریعہ اشتہار ہذا اپنے ان تمام بھائیون کو مطلع کرتا ہون کہ ہدایت کا سورج ٹھیک وقت پر طلوع ہوا ہے اس کا انکار نہ کرنے وہ اس کا نتیجہ بجز ہلاکت کے اور کچھ نہ پائینگے کیونکہ آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا کہ جب تاریخ واقعات وقوع مین آجاوین گے تو سمجھو کہ امام مہدی کا ظہور ہو گیا۔ (۱) یہ کہ چاند اور سورج کے ایک رمضان مین خسوف وکسوف ہوگا سو وہ ۱۸۹۴ء کو ہو چکا (۲) یہ کہ اس کے وقت مین حج بند کیا جاویگا سو کئی بار گذشتہ چند سال (۳) یہ کہ ایک ہی رمضان مین دو مرتبہ طاعون پڑیگی سو یہ پیشگوئی بھی چند سال ہوئے پوری ہو چکی ہے (۴) یہ کہ اس زور شور سے طاعون پھیلے گی سو یہ بھی ہو رہی ہے (۵) یہ کہ سورج اور چاند ایک ہی رمضان مین گرہن کے دنون مین چمکینگے سو وہ ۱۸۹۴ء کو ہو چکا (۶) یہ کہ حج موقوف ہو جائیگا سو یہ بھی ہو چکا (۷) یہ کہ ستارہ ذوالسنین یعنی دمدار تارا چمکیگا تو وہ وقت امام مہدی کا ہوگا سو وہ تارہ ۱۸۸۰ء کو طلوع ہو چکا (۸) یہ کہ حضرت مسیح موعود کے وقت مین طاعون پڑیگی سو یہ پیشگوئی بھی چند سال ہوئے پوری ہو چکی ہے (۹) یہ کہ ریل جاری ہوگی سو یہ بھی ہو چکی ہے (۱۰) یہ کہ حضرت مسیح موعود کے وقت مین اونٹنی بیکار ہو جائیگی سو یہ بھی ہو چکی ہے (۱۱) یہ کہ حضرت مسیح موعود کے وقت مین ریل کی سواری ہوگی سو یہ بھی ہو چکی ہے (۱۲) یہ کہ حضرت مسیح موعود کے وقت مین ہوائی جہاز چلینگے سو یہ بھی ہو چکا ہے (۱۳) یہ کہ حضرت مسیح موعود کے وقت مین ڈاک خانے ہونگے سو یہ بھی ہو چکا ہے (۱۴) یہ کہ حضرت مسیح موعود کے وقت مین تار برقی ہوگی سو یہ بھی ہو چکا ہے (۱۵) یہ کہ حضرت مسیح موعود کے وقت مین ہوائی جہاز چلینگے سو یہ بھی ہو چکا ہے (۱۶) یہ کہ حضرت مسیح موعود کے وقت مین ڈاک خانے ہونگے سو یہ بھی ہو چکا ہے (۱۷) یہ کہ حضرت مسیح موعود کے وقت مین تار برقی ہوگی سو یہ بھی ہو چکا ہے (۱۸) یہ کہ حضرت مسیح موعود کے وقت مین ہوائی جہاز چلینگے سو یہ بھی ہو چکا ہے (۱۹) یہ کہ حضرت مسیح موعود کے وقت مین ڈاک خانے ہونگے سو یہ بھی ہو چکا ہے (۲۰) یہ کہ حضرت مسیح موعود کے وقت مین تار برقی ہوگی سو یہ بھی ہو چکا ہے (۲۱) یہ کہ حضرت مسیح موعود کے وقت مین ہوائی جہاز چلینگے سو یہ بھی ہو چکا ہے (۲۲) یہ کہ حضرت مسیح موعود کے وقت مین ڈاک خانے ہونگے سو یہ بھی ہو چکا ہے (۲۳) یہ کہ حضرت مسیح موعود کے وقت مین تار برقی ہوگی سو یہ بھی ہو چکا ہے (۲۴) یہ کہ حضرت مسیح موعود کے وقت مین ہوائی جہاز چلینگے سو یہ بھی ہو چکا ہے (۲۵) یہ کہ حضرت مسیح موعود کے وقت مین ڈاک خانے ہونگے سو یہ بھی ہو چکا ہے (۲۶) یہ کہ حضرت مسیح موعود کے وقت مین تار برقی ہوگی سو یہ بھی ہو چکا ہے (۲۷) یہ کہ حضرت مسیح موعود کے وقت مین ہوائی جہاز چلینگے سو یہ بھی ہو چکا ہے (۲۸) یہ کہ حضرت مسیح موعود کے وقت مین ڈاک خانے ہونگے سو یہ بھی ہو چکا ہے (۲۹) یہ کہ حضرت مسیح موعود کے وقت مین تار برقی ہوگی سو یہ بھی ہو چکا ہے (۳۰) یہ کہ حضرت مسیح موعود کے وقت مین ہوائی جہاز چلینگے سو یہ بھی ہو چکا ہے

www.aaiil.org

قومی مراسلین نمبر

از دفتر انجمن فرقانیہ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اعلیٰ حضرۃ حجۃ اللہ علی الارض حضرۃ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری کا جلسہ لاہور مین

مکرمی اخویم جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

جناب کو بھی یاد ہوگا کہ گذشتہ سال جبکہ حضرت حجۃ اللہ امام علیہ السلام جہلم والے مقدمے سے واپس تشریف لا رہے تھے تو یہاں پر بھی ایک روز کے لئے قیام کا اتفاق ہوگیا تہا رات کے وقت جبکہ بہت سے حاضرین زیارت کے لئے جمع تھے تو حضرۃ اقدس نے ایک نہایت ہی موثر تقریر فرمائی تھی دوران تقریر مین یہ بھی فرمایا۔

کہ ہمارا ارادہ ہے کہ کسی وقت لاہور مین چند روز ٹھیر کر اتمام حجت کے لئے تمام مخالفین اسلام کو بذریعہ ایک عام اعلان کے مدعو کرکے تبلیغ کیجاوے اور نیز جو جو بدگمانیان ہماری نسبت ہمارے مخالفون نے عوام الناس کے دلون مین بٹھا رکھی ہین ان کے دور کرنے کے لئے کوشش کی جائے تاکہ یہ لوگ غلطی مین رہ کر جاہلانہ موت نہ مرین۔

یہ خوش خبری سنکر سب دوست خوش ہوئے اور آج تک اس مبارک روز کی انتظار کرتے رہے خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ وہ دن بہت قریب آگیا ہے حضور علیہ السلام نے محض فضل ورحم سے جو آپکے دل مین بنی نوع انسان کی ہمدردی کے واسطے بھرا ہوا ہے اظہار فرمایا ہے کہ آپ ضرور خدا تعالےٰ نے چاہا تو آئندہ موسم بہار مین یعنی آخیر مارچ ۱۹۰۴ء تک یہاں تشریف لاوین گے اس مبارک تقریب پر جس قدر اظہار مسرت کیا جائے تھوڑا ہے کیونکہ یہ وہ خاتم الخلفاء ہے جس کے انتظار مین ہزار ہا بزرگان دین اس مبارک ومنور چہرہ کے دیدار کو ترستے ہوئے اس دار فانی سے رحلت کر گئے۔ چنانچہ ۹ جنوری ۱۹۰۴ء کو لاہور مین احمدی برادران کا ایک خاص جلسہ کشمیری والی مسجد مین منعقد ہوا جس کے صدر باتفاق رائے حاضرین ہمارے مخدوم ومحترم جناب شیخ رحمۃ اللہ صاحب مالک بمبئی ہوس قرار پائے اور کارروائی شروع ہوئی۔ شروع مین ہمارے قدیمی واعظ جناب حافظ فضل احمد صاحب نے قرآن کریم سے وعظ فرمایا۔ بعد ازان ہمارے مکرم ومعظم بھائی جناب ڈاکٹر میرزا یعقوب بیگ صاحب ایل۔ ایم۔ ایس پروفیسر میڈیکل کالج لاہور نے افتتاحی تقریر پر لیسی پرتاثیر الفاظ مین فرمائی کہ جس نے حاضرین کے دلون پر بہت نیک اثر پیدا کیا۔ تقریر کے ختم ہونے پر مفصلہ ذیل تجاویز پاس ہوئین۔

(۱) جلسہ کے اخراجات کا ۔۔۔ رف اندازہ کرکے مبلغ دو ہزار روپے کا موازنہ کیا گیا اور یہ رقم بذریعہ چندہ جمع کی جائے۔

(۲) جلسہ کے متعلق انتظامی امور کے طے کرنے کے لئے چھ احباب کی ایک سب کمیٹی مقرر کی گئی جس کی وساطت سے تمام امور طے ہوا کرین گے۔

پہلی تجویز کے مطابق چندہ کی فہرست کھولی گئی ہر ایک بھائی نے جو اس وقت حاضر تھا بڑھ چڑھ کر انشراح سے اپنا اپنا چندہ لکھایا۔ اکہتر روپیہ فوراً لکھا گیا۔ خدا تعالےٰ کا فضل ہے کہ چندہ کے دینے مین ہر ایک نے مستعدی ظاہر کی۔ چندہ دہندگان کے نام مع رقوم چندہ بعد مین ارسال کرون گا۔ عشا کی نماز کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ یہ روئداد جناب کو اس لئے بھیجتا ہون کہ آپ اس کو سب سے پہلے اخبار مین درج فرماکر برادران ہیرو نجات کو اس مبارک خوشخبری سے مطلع کرین تاکہ وہ اپنی اپنی جگہ پر متعلقہ کام کے لئے آمادہ ہون۔

دیگر جو جو امور قابل اشاعت ہوا کرین گے وہ آپ کو وقتاً فوقتاً بھیجتا رہا کرین گے والسلام

خاکسار تاج الدین سکریٹری
از لاہور ۱۰ جنوری ۱۹۰۴ء

نوٹ ضروری - ۱۳ جنوری ۱۹۰۴ء کو بمقام گورداسپور مولوی غلام حسین صاحب احمدی امام مسجد گھنٹہ بازار لاہور نے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کی لاہور مین تشریف آوری کے لئے دریافت کیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

کہ لاہور مین جانے کی کوئی تاریخ تو مقرر نہین ہے بشرطیکہ صحت اگر کوئی موقعہ ہوا تو میرا اپنا ارادہ ہے کہ وہان جاکر کثرت بالی طور پر تبلیغ کی جاوے لیکن جانا کا ارادہ غالب ہے ما تشاؤن الا ان یشاء اللہ باقی تبلیغ سنت انبیاء ہے اگر موقعہ نکل آیا تو اپنا دعوےٰ اور لوگون کے اعتراضون کی حقیقت کو بیان کیا جاوے اور یہ حصہ پورا ہوکر اتمام حجت ہو جاوے لیکن یہ امر ضروری ہے کہ طبیعت اچھی ہو۔

اس سے یہ مطلب میرا نہین ہے کہ وہان کے لوگ ضرور مان لین کوئی مانے نہ مانے۔ ہمارا مقصود کان تک آواز کو پہونچا دینا ہے بہت لوگ ہین کہ اب تک گالیان دیتے ہین۔ عیسیٰ علیہ السلام اور حسین علیہ السلام کو گالیان دینے والے اب تک موجود ہین۔ پس اگر وہ بھی بجائے فائدہ اٹھانے کے گالیان دیوین تو کونسا تعجب ہے۔

افسوس آتا ہے کہ ہم نے کونسی ایسی بات کی ہے جس پر یہ حملہ کیا جاتا ہے۔ دو شے تھین۔ ایک کتاب اللہ وسنت اللہ دوسرے احادیث صحیحہ۔ کتاب اللہ ہر صورت مین مقدم ہے۔ احادیث کی عظمت یہان تک ہمارے نزدیک ہے کہ خفیف سی خفیف حدیث پر بھی ہم عمل کرتے ہین۔ بشرطیکہ خلاف کتاب اللہ نہ ہو۔ اب رہا یہ مقام ہے کہ اگر احکام وغیرہ مین نسخ ہو تو ہو سکتا ہے بھلا قصون مین نسخ کا ہونا کب ممکن ہے۔ اس صورت مین اگر قرآن شریف ایک واقعہ کو بیان کرے اور حدیث اس کا انکار کرے تو یہ بات کب مانی جا سکتی ہے کہ حدیث درست ہو۔ جیسے وفات مسیح کا ایک واقعہ ہے کہ جسے قرآن شریف نے بیان کیا ہے۔ لیکن الحمد للہ کہ احادیث وفات مسیح مین قرآن کی موافق ہین مخالف نہین۔ آنحضرۃ صلعم کی زبان سے کبھی یہ لفظ نہین نکلا کہ مسیح آسمان پر اٹھایا گیا۔ پھر جبکہ اس کا صعود بھی ثابت نہین تو زندہ کس کا ہو۔ پھر آیت فلما توفیتنی کھولکر وفات ثابت کر رہی ہے۔ اگر وہ دوبارہ دنیا مین آکر رہے تو اب اپنے علم اور آنے کو کیون چھپاتے ہین کہ خدا کے سامنے لاعلمی بیان کرتے ہین۔ پس آیت نے صرف یہی نہین کیا کہ وفات ثابت کردی بلکہ دوبارہ آنے کا بھی جھوٹا وعدہ بتا دیا ہے پھر بخاری اور مسلم مین مسکم ہے قرآن مین بھی مسکم ہے کہ آینوا الامہار اندازے اسی آوے گا ان لوگون مین تقوی ہی نہین ہے اگر تھوڑا سا بھی تقوےٰ لیکر آوین تو اور ہمارے دعاوی کو سنین تو شاید ہدایت ہو۔

ایڈیٹر

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور اشتہارات کی فہرست

طب روحانی

بیمار دوا کے علاج کرنے کا طریق سیر نرم لیکن جو اس زمانہ میں عام ہو چکا ہے اور جس کو بیان کرنا ہمارے نسبتہ عما معجزہ کی کھلا ہر ایک مذہب اور ملت سے کی ایک بہتر کیا ہے نہیں بھی جاتی ہے اور جس کو ہر ایک سے بڑھ کر امراض کا علاج ہو جانا ہے اسکا بر محل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے۔ جسمانیات اس میں درج ہیں اس سے ہر شخص کو نسبہ السان صحت بیت رکھ کر اپنی وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور روحانیات میں نیکیوں اور ان کو ضبط کرنے کی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب پر لکھنے والوں (وہ سب لوگ ہیں کہ آسمان و زمین کے قلابے ملا دیے ہیں اور اس کے مشاق کو گویا خدائی کی کنجی مل جاتی ہے) لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم و طب الٰہی کا ٹیک یا بدا استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے ایسے خدا کا ارادہ سمجھ کر ایک دعا یا دوسرا اعمال پہلا شر مفید یا مضر کرتا ہے دلیسر بھی، کسی کے ارادہ اور اذن سے انسان اس کو بھی نافذ کر اسکتا ہے اور اپنی مدح سرائی کرا سکتا ہے جو اس کے نزدیک اعمال معالات سے تھے۔ اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو بنام دفتر البدر سوخط دکتابت کریں ۔ قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم

بجواب فضل رحمانی جو ایک کورٹ آف کیرکٹر کا لوویانہ فرقہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے مدیر و مستر مین کے اعتراضوں کے جواب اس کتاب میں دیئے گئے ہیں۔ ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور سلسلہ جہاد و دجال یاجوج ماجوج منصور وغیرہ کا متعلق دنیا کن جواب دے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ ۔

سہر مکتوم

یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشخیص ہونا ثابت کیا ہے اور نشان کرشن کی پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہوا اور دکھایا ہے کہ جن مروجہ نذر کو کیا انجیل میں ذکر ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ در اصل حقیقی طور پر ہیر دمنتھو وغیرہ وغیرہ ۔ قیمت ۸ر

رویائے صالحہ

اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگزشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفر سا بیان کر دیا اور حضرت مسیح موعود کی ثبوت صحت سابقہ سے دیا ہے قیمت ۲ر

اعجاز احمدی

۳۰ صفحہ کا رسالہ صحابہ اور اصحاب قیم اور خدا تعالیٰ کی تائید کا ثبوت دیا ہے اور ان کی تفسیر کی گئی ہے ہر ایک خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے۔ قیمت ۱ر

قول صحیح

پنجابی کے مشہور معروف شاعر میاں پادیت حسین صاحب احمدی ساکن لاہور کا نظم جکڑ اپنے اردو زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح حامد و ہادی کی بشوق میں کئی مرتبہ چھپ چکی ہے قیمت ۱ر ہوگی

عاقبۃ المکذبین

اور ہادی مخالف مولویان کا انجام ہوا اس کا بیان۔ بیعت کے دس شرائط حضرت مسیح کی دفاع حیات پر بحث اور ایک نظم قیمت ۱ر

اسلام اور اس کا بانی

یعنی قاسم کا مالک صاحب عرف محمد المعروف بہ ہیرو ضیاء پیر دشمنے ایک انگریزی لکچر حضرت مسیح علیہ السلام صاحب صادق قیمت ۳ر علاوہ محصول ڈاک

پیشانیۃ الناس

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ایک خط کا جواب مجانب فاضل امروہی قیمت ۱ر

الہامی دعا

کلشتیئے خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۱ر علاوہ محصول ڈاک

کامن پنجابی

مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ضلع گجرات قیمت ۱ر

نظم

برائے مسئولات بطریق کامن مصنفہ

روشنائی احمدیہ

ساختہ مرزا عبدالکریم نامہ ایڈیٹر کٹڑوی نہایت اعلیٰ قسم ارل نوٹ ۔ ادسائم نرخ اون کو خاص رعایت

المجرب دوبیہ

حب دافع دائمی قبض ۔ جس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہیں ہوتی بلکہ اندرونی قوی میں ہم نفس باعث مرض ہوتا ہے اس سے رفع ہو کر آئندہ قوت ہوا نے کو فضلہ کے اخراج کے حاصل ہوتا ہے قیمت عہ

اکسیر شکم

خوش والقوہ اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عہ

علاج نکسیر

انجشو کہ ناک کے اندر نرم مدعا وہ مانع سے خون آتا ہو تو فوراً بند ہو جاتا ہے کہا لوا در ناک میں ڈالیو کی وقایت عہ

حب جدید

پرانے بخاروں اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج ہو چکا تجربہ خود قادیان میں بھی ہو چکا ہے قیمت عہ

روغن بہوپن

شرکیکہ اور زہریلے کیڑوں پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی ۱ر

درد دسر کی گولی

ہر ایک قسم کے درد کو اس گولی سے آرام ہو جاتا ہے ۔ اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۲ گولی ۔ ایکروپیہ

سرزنگاری اعلیٰ درجہ

کا نقوی بصر ۔ دہند ۔ خمار آشوب چشم ۔ پالی بہاء وغیرہ دیگر امراض چشم کا نادر علاج ہے جس کو ایک دفعہ آزما چکے ہیں قیمت فی تولہ ۱ر

مصفی خون

گولیاں خالص عنبہ کی ہر ایک چوب پیپنی کی بنی ہوئی ۔ ۴۰ گولی ۱ر

سلائی گلکرہ

جس کو ہندوستانی زبان میں دہی کہتے ہیں خواہ پالی ہوئی کسی استعمال سے آرام ہو جاتا ہے فی سلائی ۱ر

برص کی دوا

بالکل پہری جس سے خدا کے برگزیدہ ہمیشہ پناہ مانگتے ہیں بلکہ جلد پر سفید داغ شروع ہو جاتے ہیں اور آہستہ آہستہ پھیل کر تمام جسم کو بدنما کر دیتا ہے اس دوائی کا تجربہ صدہا پہ ہو چکا ہے قیمت عہ

علاوہ ان ادویہ کے ہر ایک مرض کی مجرب نسخہ جات تیار کر کے بضمون خواہ بھیجے جاتے ہیں

مذکورہ بالا اشتہار کو حوالہ سی ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل مالک و منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کی تمام آنی چاہیئے

تفسیر القرآن بالقرآن

یہ ایک منیظر تفسیر ہے جو کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب ایم پی۔ نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر (جس اصلاح حضرت مسیح آخر الزمان علیہ السلام اور مولانا نورالدین صاحب کے نصف سے زیادہ منادی تھی سیدنا مسیح الزمان علیہ السلام نے دعا فرمائی) اس کی تعمیر و ارشاد فرمایا ہے نہایت عمدہ شیریں بیان ہے قرآن فقط خوب بیان کو ہیں دلوں پر اثر کرنے والا ہے حضرت مسیح الزمان اور مولانا نورالدین علیہما السلام کے بعض بعض مگر اصلاح بھی کی ہے اب فضل بیان سے چھپ کر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر نصف قیمت رکھی گئی ہے ڈاک بطور نمونہ دانہ کوئی بہتر محصول ڈاک بذمہ خریدار ۔ المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام ترادڑی ضلع کرنال تمام روپیہ مشتہر کے نام آنی چاہئیں ۔ نہ دفتر البدر میں

ریویو آف ریلیجنز

اس نام کا ایک ماہوار رسالہ انگریزی اور اردو زبان میں الگ الگ قادیان سے شائع ہوتا ہے جس میں تمام دنیا کے مذاہب پر تحقیقاتی نظر ڈالی کر کے سچا اور معقول مذہب پیش کیا جاتا ہے اور منطقی اور جلسی رنگ سے اسلام پر جو اعتراض کئے گئے ہیں ان کا جواب بڑی متانت سے دیا جاتا ہے یہ ایک ایسا رسالہ ہے جو اسلام کو یورپ اور امریکہ میں ثابت کرنا چاہتا ہے اور ہر ایک ہفتہ میں ایک نمبر طیار ہو کر یورپ اور امریکہ جاتا ہے اس کا پتہ یہ ہے منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان ضلع گورداسپور پنجاب ۔ قیمت سالانہ ۱۰ ۱۲ ۔ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ اس رسالہ کا خریدار ہو کر دشمنوں کے اعتراضوں کا جواب دیکھے اور اس کی اشاعت میں کوشش کرے اور جو لوگ ہم سے پہلے خریدار ہیں ان کا فرض ہے کہ اس کی قیمت سالانہ ۱۰ ۱۲ ادا کریں ۔ نمونہ مفت منگوانا چاہیں ۔ ایجنٹوں کو کمیشن دیا جاتا ہے ۔ ایجنٹ بننے کے خواہشمند اپنی درخواستیں بنام منیجر ریویو آف ریلیجنز قادیان آنی چاہئیں

بنارسی مال

ہر ایک قسم کا مردانہ اور زنانہ شمل دوپٹے اور کھیدان و غلطان پر قسم گرہ دار ہو تو مشتہر سے خریدا جاوے اصل اخراجات پر صرف ۳ر منافع لیا جاویگا اور سال بیت عمدہ دوا نہایت دیانتداری سے ارسال کیا جاویگا ۔

المشتہر

سید عزیز الرحمن محلہ تو متصل کتاب گھر کوٹ منصوری

محمد عبدالرشید اینڈ سنز مالکان کارخانہ مجراب سوتی واقع بٹالہ پنجاب ضلع گورداسپور

سے ہر ایک قسم کی سوتی مجراب بہت عمدہ اور مضبوط اور اعلیٰ قسم کی ملکتی بہ شرح قیمت فی درجن قسم اول الف نمبر دوم ۳ سوم ۴ محصول ڈاک بذمہ خریدار

اشتہاروں کا نادر موقع

البدر اپنی خدمات کو برادر احمدی جماعت کی توجہ کرا اپنی طرف بھیجتا ہے اس لئے اگر اس جماعت میں تجارت کو فروغ دینا چاہتی ہو تو اپنے اشتہارات بغیر تکلف اور رسالہ سے پاک ہوں اس میں درج کراؤ ۔ اجرۃ کا خیال نہ کرے سے کرو ۔

البدر کے چند نمبر باقی ہیں

جن میں عجیب و غریب تقریریں ہیں قیمت ایک روپیہ علاوہ محصول ڈاک ۔ دفتر البدر کو طلب کرو

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ہر ایک قسم کی اردو عربی و فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے

حضرت مسیح موعود و مہدی کی مصنفہ کتب حکیم فضل دین صاحب قادیانی سے دستیاب ہوں گی ۔

رسالہ الاخلاق

مشتمل ترجمہ نیچر قیمت فی جلد ۱ر خواستین بنام فضل الرحمان منیجر آنی چاہئیں

رسالہ التعلیم

قیمت ۲ر سیرۃ النبی قیمت ۰ر خواستین بنام حکیم فضل دین منیجر آنی چاہئیں

انوار الاسلام پریس قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل مالک و منیجر چھپکر شائع ہوا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا | نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

ان اللہ فتح بکم وبفتح مسیحہ وما تزکی من احد

البدر

رائی چہاد رقادیان ہیں

وانتم اذلۃ

وانی شفاعتی غرض

جلد | نمبر | ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

خریداروں کو اطلاع ہمارے احباب کو تازہ حالات سے اطلاع رہنا بہت ارزاں قیمت پر جاری کیا گیا ہے اس کے اجراء اور قیام کا مدار قوی اتحاد اور سرمایہ پر ہے اس کی ہر وقت اشاعت اور بلا تعطل شائع کی تکمیل ورزیدہ داری کے لئے ضروری ہے آس کی اشاعت کم از کم ۵۰۰ سو ہونا اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت پر جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل اور نامکمل ہے اور کارخانہ کو ہر وقت اشاعت میں ترقی دینا ہے اگر ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ تک ہمارے پاس روپیہ نہ پہنچا تو ہم کو مجبوراً ہر وقت اشاعت میں دقت پیش آئیگی اور ہر ماہ کی ۱۰ تاریخ کے بعد ہم وی پی روانہ کرینگے اور ہر ایک خریدار کو لازم ہوگا کہ وی پی کو بلا عذر واپس کر دے ورنہ ہم کو سخت نقصان ہوگا اور ہم ایسے خریدار کو آئندہ پرچہ نہ بھیجیں گے اور ہر ایک خریدار کو لازم ہوگا کہ اپنا پتہ بدلنے کی اطلاع بلا توقف دفتر البدر کو دیدے ورنہ پرچہ کے نہ ملنے کا عذر قابل سماعت نہ ہوگا

وہ الفاظ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بیعت کرنے کا طریق ہے

بار بار سنا ہے اور طالب تکرار کرتا ہے۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تھا اور دین سچ دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام نافرمانیوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ثلثین بار ربی انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۱۰ بار اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کثیر ہوں کوئی بخشنے والا نہیں آمین پھر اس کے بعد اب معاہدہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

فتوی ممانعت جہاد

اب دیکھو اس وقت دشمنوں کا اور دین کا کیا حال ہے اب آخری مسیح جو دین کا امام ہے اب آسمان سے نور خدا کا نازل ہوا دشمن تاروں خدا کا جو کرنا ہے اب جہاد کیوں چھوڑتا ہے مولوگو میں کی حدیث کو کیوں بھولتا ہو تم تو یضع الحرب کی خبر دیا تھا سید کونین مصطفیٰ جب آئیگا تو صلح کو ساتھ لائے گا پر یہ ہوں گے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا ایک معجزہ کے طور سے یہ شقوئی ہے اقصیہ یہ مسیح کے آنے کا تھے نشان ظاہر ہیں نور دشمنان کہ زبان و زبان نہیں اب تم تین خود وہ قوت طاقت نہیں رہی وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی

وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی
دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
دنیا و دین میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
وہ اس وثوق و جذبہ و طاعت نہیں رہی
ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت نہیں رہی
سو سو ہے گند دل میں طہارت نہیں رہی
خواں تہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی
سوئے سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی

سب پر یہ اک بلا ہے کہ وحدت نہیں رہی
تم مر گئے تمہاری وہ غیرت نہیں رہی
اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
اب کوئی ملۃ جبر نہیں غیر قوم سے
ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دین کی رہ کو
اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں
کیونکر کہو وہ نظر کہ تمہارا وہ دل نہیں
تقویٰ کے جامے جتنے تھے سب چاک ہو گئے
کچھ تخم جو نیکیوں کے تھے وہ خاک ہو گئے
اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے

وہ لاور وہ جاہ بندسی طلعت نہیں رہی
خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دل میں جلادت نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ تہکن نہیں رہی
اب کوئی غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد نہایت نہیں رہی
نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی
ملک کو کام کرنے کی رغبت نہیں رہی
دین بھی ہو اگر قوت حقیقت نہیں رہی
دل مر گئے ہیں دین کی قدرت نہیں رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہے وہ صورت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی
بھیدیں میں یہ ہے کہ وہ حاجت نہیں رہی
کرتی نہیں ہو منع صلوٰۃ اور صوم سے
عادۃ میں اپنی کر لیا فسق و گناہ کو
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کا فرانہ ہے
رو رو کے ہو دعا کی نہیں بھی وہ اثر نہیں
شیطان کہیں ہے خدا کا پیارا وہ دل نہیں
جتنے خیال دل میں تھے سب خاک ہو گئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے
اس یار سے بشامت عیسیٰ جدا ہو کر

اب غیروں سے لڑائی کو منع ہی کیا ہے
تم خود ہی غیر بن کے محل سزا ہوئے
سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے کیا کہاں
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں
پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایمان نہیں رہا
وہ نور و نشانہ و عرفان نہیں رہا
پھر اپنے کفر کی خبر اک قوم لیجئے
آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے
ایسا گمان کہ مہدی خونی بھی آئیگا
اور آگ خون کے قتل سے دیں کو پھیلائیگا
بہتان ہیں یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
اک خانہ ساز باتیں ہیں بے شوہ ہیں اصل و فروع ہیں
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
تم میں سے بھلے سوچ و تدبر کا کد ہے کس
کیا پاک راز تھا جو بتایا گیا تمہیں
منہ پھیر کر بیٹھا دیا تم نے یہ ماکدہ
خود اپنی پاک صاف بنا دو گیا نہیں
باطن سیاہ میل دل کی پلٹ دو گیا نہیں
اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتا دو گیا نہیں
آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گیا نہیں؟
تم میں سے جو کہ دین و دیانت سے دور ہے
لوگوں کو یہ بتا ہے کہ وقت مسیح ہے

ہم اپنا فرض وہ تھا سو ثواب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھا ئیگا خدا

لوٹا ۔ یہ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان ۳ ذی ۱۳۰۷ جنوری ۱۸۹۰ء کو دیا تھا اب ۱۳ سال کے بعد ۱۳۲۰ھ ۱۹۰۳ء تک اس پر چودہ سال ہوئے ہیں جبکہ البدر اپنی پوری منزل کو پہنچا اس چھبیس سال کی یادگار میں جو کہ آپ کی فتح اور نصرت کا زمانہ ہے قادیان میں

www.aaiil.org

۱۵ فروری ۱۹۰۴ء

بوقت شب بمقام گورداسپور

کوئی ۸ بجے رات کا وقت تھا کہ بمقام گورداسپور حضرۃ اقدس کے کمرہ مین چند احباب بیٹھے ہوئے تھے حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روئے سخن جناب ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خان صاحب احمدی انچارج پلیگ ڈیوٹی گورداسپور کی طرف تھا کہ تقوی کے مضمون پر حضرۃ اقدس نے ایک تقریر فرمائی وہ تقریر اس وقت لکھی تو نہین گئی مگر جو کچھ نوٹ اور یادداشت زبانی یادہ سکے ان کو علمدرآمد کے لئے درج اخبار کیا جاتا ہے۔

تدبیر اور توکل — انسان کو چاہئے کہ تقوی کو ہاتھ سے نہ دیوے اور خدا پر بھروسہ رکھے تو پھر اسے کسی قسم کی تکلیف نہین ہوسکتی خدا پر بھروسہ کے یہ معنے نہین ہین کہ انسان تدبیر کو ہاتھ سے چھوڑ دے بلکہ یہ معنے ہین کہ تدبیر پوری کرکے پھر انجام کو خدا پر چھوڑے اس کا نام توکل ہے اگر وہ تدبیر نہین کرتا اور صرف توکل کرتا ہے تو اس کا توکل پھپھوکا (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگا۔ اور اگر نری تدبیر کرکے اوس پر بھروسہ کرتا ہے اور خدا پر توکل نہین ہے تو وہ تدبیر بھی پھپھوکی (جس کے اندر کچھ نہ ہو) ہوگی ایک شخص اونٹ پر سوار تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اس نے دیکھا تعظیم کو لئے نیچے اترا اور ارادہ کیا کہ توکل کرے اور تدبیر نہ کرے چنانچہ اس نے اپنے اونٹ کا گھٹنا باندھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملکر آیا تو دیکھا کہ اونٹ نہین ہے واپس آکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ مین نے تو توکل کیا تھا لیکن میرا اونٹ جاتا رہا آپ نے فرمایا کہ تو نے غلطی کی پہلے اونٹ کا گھٹنا باندھتا اور پھر توکل کرتا تو ٹھیک ہوتا۔

تدبیر سے مراد وہ ناجائز وسائل نہین ہین جو کہ آجکل لوگ استعمال کرتے ہین بلکہ خدا تعالیٰ کے احکام کے موافق ہر ایک سبب اور ذریعہ کی تلاش کا نام تدبیر ہے ایسے ہی انسان کو اپنے نفس کے تزکیہ کے لئے تدبیر سے کام لینا چاہئے اور شیطان جو اس کے پیچھے ہلاک کرنے کو لگا ہے اس کو دور کرنے کے واسطے تدابیر بھی سوچنی چاہئے بلکہ صوفیا نے لکھا ہے کہ کسی سے فریب کرنا اگرچہ ناجائز ہے لیکن شیطان کے ساتھ یہ جائز ہے۔ غرضیکہ متقی بننے کے لئے دعا بھی کرو۔ اور تدابیر بھی کرو۔ دعا سے خدا کا فضل ہوتا ہے لیکن اگر انسان بے تدابیر سے کچھ طیاری نکی ہوئی ہو تو وہ فضل کس کام آویگا۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک کسان اپنی زمین کی کلبہ رانی تو نکرے۔ نہ اسے صاف کرے نہ سہاگہ وغیرہ پھیرے۔ صرف دعا کرتا ہو کہ بارش ہوجاوے اور اناج طیار ملے تو اس کی دعا کس کام آوے گی دعا اسی وقت فائدہ دیگی جب وہ اول کلبہ رانی کرکے زمین کو طیار کرے گا۔

عجب اور ریا بہت مہلک چیزین ہین ان سے انسان کو بچنا چاہئے انسان ایک عمل کرکے لوگون کی مدح کا خواہان ہوتا ہے بظاہر وہ عمل عبادۃ وغیرہ کی صورت مین ہوتا ہے جس سے خدا راضی ہو مگر نفس کے اندر ایک خواہش پنہان ہوتی ہے کہ فلان فلان لوگ مجھے اچھا کہین اس کا نام ریا ہے اور عجب یہ کہ انسان اپنے عمل سے اپنے آپ کو اچھا جاننے کہ نفس خوش ہو۔ ان سے بچنے کی تدابیر کرنی چاہئین کہ اعمال کا اجران سے باطل ہوجاتا ہے۔

اس مقام پر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل خانصاحب نے عرض کی کہ حضور شیطان سے فریب کی کوئی مثال بیان فرمائی جاوے چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی ذکر مین بمثال یون بیان فرمائی کہ ایک مولوی ایک جگہ وعظ کر رہے تھے انھون نے ایک دینی خدمت بسطر کئی ہزار روپیہ چندہ جمع کرنا تھا اون کی وعظ اور ضرورت دینی کو دیکھکر ایک شخص اٹھا اور دو ہزار روپیہ کی ایک تھیلی لاکر مولوی صاحب کے سامنے رکھدی مولوی صاحب نے اسی وقت مجلس مین اس کے سامنے اس کی تعریف کی کہ دیکھو یہ بڑا نیک بخت انسان ہے اس نے ابھی اپنا گھر جنت مین بنالیا اور یہ ایسا ہی ویسا ہے جب اس نے اپنی تعریف سنی تو اسی وقت گھر گیا اور جھٹ واپس آکر بہ آواز بلند اس نے کہا کہ مولوی صاحب اس روپے کے دینے مین مجھ سے غلطی ہوگئی ہے اصل مین یہ مال میری والدہ کا ہے اور مین اس کی بے اجازت لے آیا تھا لیکن اب وہ مطالبہ کرتی ہے مولوی صاحب نے کہا اچھا لے جاؤ چنانچہ وہ شخص اسی وقت روپیہ اٹھاکر لیگیا یا تو لوگ اس کی تعریف کرتے تھے اور یا اسی وقت اس کی مذمت شروع کردی کہ بڑا بیوقوف ہے روپیہ لانے سے اول کیون نہ مان سے دریافت کیا۔ کسی نے کہا جھوٹا ہے روپیہ دیکر افسوس ہوا تو اب یہ بہانہ بنالیا وغیرہ وغیرہ جب مولوی صاحب وعظ کرکے چلے گئے تو رات کو پھر وہ شخص وہ روپیہ لیکر ان مولوی صاحب کے گھر گیا اور جگاکر ان کو کہا کہ اس وقت تم نے میری تعریف کرکے سارا اجر میرا باطل کرنا چاہا اس لئے مین نے شیطان کے وسوسون سے بچنے کی یہ تدبیر کی تھی اب یہ روپیہ تم لو مگر تم سے قسمیہ عہد لیتا ہون کہ عمر بھر میرا نام کسی کے آگے نہ لینا کہلان نے یہ روپیہ دیا۔ اب وہ مولوی حیران ہوا اور کہا کہ لوگ تو ہمیشہ لعنت کرتے رہین گے اور تم کہتے ہو کہ میرا نام نہ لینا اس نے کہا مجھے یہ لعنتین منظور ہین مگر ریا سے بچنا چاہتا ہون تو یہ ریا اور عجب بڑی بیماریان ہین ان سے بچنا چاہئے اور بچنے کے لئے تدابیر بھی کرنی چاہئین اور دعا بھی کرنی چاہئے۔

شیطان سے فریب کی مثال ایسی ہے جیسے کسی کے گھر کو آگ لگے تو وہ اپنے دوسرے حصے مکانات کے بچانے کے لئے ایک مکان کو خود بخود گراتا ہے۔

تدابیر انسان کو ظاہری گناہ سے بچاتی ہین لیکن ایک کشمکش اندر قلب مین باقی رہ جاتی ہے اور دل ان مکروہات کی طرف ڈانوان ڈول ہوتا رہتا ہے اس سے بچات پانے کے لئے دعا کام آتی ہے کہ خدا تعالےٰ قلب پر ایک سکینت نازل فرماتا ہے۔

ہر ایک کامیابی کی جڑ تقوےٰ اور سچا ایمان ہے اسی کے نہ ہونے سے گناہ صادر ہوتے ہین مقدر ہو انسان کا ہے وہ اسے ملکر رہتا ہے پھر نہین معلوم کہ خلاف تقوےٰ امور کی ضرورت کیون در پیش آتی ہے ایک چور چوری کرکے اپنا مقدر حاصل کرنا چاہتا ہے اگر وہ چوری نکرتا تو بھی حلال ذریعہ سے وہ اسے ملکر رہتا اسیطرح ایک زانی زنا کرکے عورتون کی لذات حاصل کرتا ہے اگر وہ زنا نہ کرے تو جس قدر عورتون کی لذات اس کے لئے مقدر ہین وہ کسی نہ کسی طرح حلال ذرائع سے اسے ملکر رہینگی۔ لیکن سارا صفا دا ایمان کا نہ ہونا ہے اگر تقوے پر قدم مارین اور ایمان پر قائم رہین کبھی کسی تکلیف نہ ہو اور خدا تعالےٰ سب حاجت روا کرتا ہے۔

اطلاع — رحمت علے صاحب مرحوم کیمتعلق مین دین کا فیصلہ اور انکی تذکرہ کے متعلق جو کچھ خط و کتابت یا یادداشت ارسال کرنی ہو وہ تمام ان کے بھائی پیر بر کتعلی صاحب احمدی موضع رسل ڈاکخانہ پاہڑ بالوالی کے نام ہونی چاہئے

منیجر

www.aaiil.org

جلد باز دشمن کی جھوٹی خوشی اور مقدمہ ۲

احمدی سلسلہ کے مقدمات نے پبلک کی توجہ کو اپنی طرف بڑی کھینچی سے کھینچا ہوا ہے۔ اور ہر ایک شخص جو ان مقدمات یا انکے حالات سے ایک وافر حصہ لے رہا ہے وہ یا تو ایک دینی سعادت اور باری شقاوت سے حصہ لینے کیلئے طیار ہو رہا ہے۔ اس وقت عام طور پر پبلک میں دو فریق ہو رہے ہیں۔ ایک تو وہ جس نے خدا تعالیٰ کی قدرتوں کو ایک بہت ہی تنگ اور محدود دائرے میں محیط شدہ سمجھ رکھا ہے۔ اور سنن الٰہی سے ناواقف اور ایک عارضی اور جھوٹی خوشی کا دل دادہ ہے۔ اور جس طریق کے زیر نظر منہاج نبوۃ اور خلافت کے وہ سنن اور قوانین ہیں۔ جو کہ وہ مامورین اور برگزیدوں سے برتتا رہا ہے۔ بتاتا ہے کس کس طرح کے افتتاح اور نیز تنبیہوں سے وہ اپنی مقدس جماعت کی ترتیب کرتا رہا ہے۔ وہ فریق عنقریب سعادت سے بہرہ مند ہونیوالا ہے

اس وقت یہ مقدمات جو کہ عدالتوں میں ہو رہے ہیں۔ دراصل ان تمام جنگوں کی مثال ہیں۔ جو کہ زمانہ نبوی میں ہوئے۔ فرق صرف اتنا ہی ہے۔ کہ وہاں مقابلہ تلوار سے ہوتا تھا۔ اس لئے کہ دشمن بھی تلوار سے خدا تعالیٰ کے سلسلہ کو مسمار کرنیکے درپے تھا۔ اور اب اس وقت تلوار کی بجائے قلم کام کر رہا ہے۔ اور اسلام پر یہ حملہ دشمن نے قلم ہی کے ذریعہ سے کیا ہے اور اس کا جواب بھی قلم ہی سے دیا جا رہا ہے۔ پس اسی صورت میں جبکہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے۔ کہ اس جنگی رنگ میں اپنی جماعت کو وہی۔ تمام نقشہ زمانہ نبوی کا قائم کر کے دکھا دیوے۔ اور جیسے جیسے نصرتیں اور تائیدیں اُس نے اپنی پاک جماعت کی اُس وقت کی تھیں۔ اور بعض اوقات محض جماعت کی ترتیب۔ ترقی مدارج اور اپنی قدرت نمائی کی اعلیٰ شان کے اظہار کیلئے مصلحتاً اُس امر کو جائز رکھا تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ جو جماعت مؤتمن تھی۔ وہ باوجود کامیابی اور دشمن پر غلبہ پانیکے دوران مقدمہ میں کچھ صدمات ناکامیابیوں کے بھی دیکھکر صبر اور استقلال کے امتحان میں پاس ہو۔ ویسی ہی وہ مولا کریم اب بھی چاہتا ہے۔ کہ وہی مواقع ہماری اخلاقی تبدیلیوں تضرع ابتہال سے خدا کی نصرۃ اور تائید کو خصوصیت سے آسمان سے کھینچ کر زمین پر لانے کا ہمیں دیوے۔ یہ خدا تعالیٰ کا بڑا فضل ہوتا ہے۔ کہ جب چند ایک کامیابیوں کے بعد کچھ باریک تغیر کسی جماعت کی اخلاقی حالت میں پیدا ہو کر اسکے ایک کثیر حصہ کو اعمال صالحہ کو حبط کر دیتا ہے باعث ہو۔ تو معاً انسانی تدابیر میں ایک ناکامی کے مہیب اور خطرناک صورت پیدا کر کے خدا تعالیٰ اپنے بندوں پر اُن کا بھرم ظاہر کر دیتا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ وہ ضعیف نفس مہلک زہر خون میں سرایت کر کے جان کو تباہ کرنے والی ہو ناکامی کی آگ میں کشتہ اور اکسیر ہو کر تریاقی اثر اپنے اندر پیدا کرتی ہے۔ اور ایک نئی قوت اور طاقت سے اوس جماعت کو قرب الٰہی کی مدارج میں ترقی کرنیکا موقعہ دیتی ہے۔ غرضیکہ مومنوں کو جو صورتیں ناکامی اور نامرادی کی نظر پیش آتی ہیں۔ وہ بھی ایک رنگ میں خدا کا فضل و کرم ہوتا ہے۔ سعید وہ انسان ہے۔ جسے یہ سمجھ دیجاوے۔ کیونکہ یہی ناکامیاں جہان ایک مومن کی ترتیب کا باعث ہوتی ہیں۔ وہیں اسباب اور مادی پرست فریق اس سے ٹھوکر کھا کر کفران نعمت میں ترقی کرتا ہے اور آہستہ آہستہ رو بدنیا ہو کر خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق ہوتا ہے

۱۲ جنوری ۱۹۰۷ء سے مقدمات نے ایک خاص صورت بدلی ہے۔ اور مصالحہ ایزدی نے چاہا کہ متواتر پے درپے جماعت احمدیہ کو کامیابی کی خوشی ہوتی ہے۔ وہاں تھوڑا سا اُن کو غم بھی پونچایا جاوے۔ تاکہ یہ جماعت آخرین منہم لما یلحقوا بہم تعنی دوری مصداق ہو جاوے۔ اور جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اُس نے اپنے صفات کا علم عملی طور پر دیا تھا۔ اب بھی اس جماعت کو عملی طور پر اُن علوم سے بہرہ ور کرے۔ متواتر ناکامی کی صورتیں جو کہ ہماری طرف منسوب کیجاتی ہیں۔ وہ یہ ہیں

۱۔ مولوی کرم الدین کا بری ہونا۔ لیکن جیسے کہ ہم اس سے پہلے ایک نمبر میں ثابت کر چکے ہیں جس طریق سے یہ بریت ہوئی ہے۔ وہ ہمارے لئے ایک بڑی بھاری کامیابی کی تخم ریزی ہے اس لئے ہمارے نزدیک یہ کوئی صورت ناکامی کی نہیں ہے

۲ ڈپٹی کمشنر صاحب بمع گورداسپورہ کا انتقال کی درخواست کو نامنظور کرنا

۳ چیف کورٹ میں بھی انتقال کی درخواست کا قبول نہ کیا جانا موخر الذکر ہر دو صورتیں اگرچہ ہمارے زور کے خلاف ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے ان میں کیا باریک مصالحہ ہیں۔ جو کہ انجام کار ظاہر ہونگے۔ اُن کو ہم اس وقت بیان نہیں کر سکتے۔ بلکہ عسیٰ ان تکرھوا شیئاً وھو خیر لکم اور عسیٰ ان تحبوا شیئاً وھو شر لکم کے مصداق اُن کو بھی فضل الٰہی جانکر اپنے مولیٰ کی رضا پر رضامندی کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن مذکورہ بالا صورتیں مقدمات کی ہیں۔ جن کو ہماری ناکامی پر حمل کیا جاتا ہے۔ اور بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مشنگوئیاں متعلقہ مقدمات غلط نکلیں۔ پیشتر اس کے کہ ہم پیشگوئیوں کے غلط یا صحیح ہونے پر بحث کریں ضرور ہے کہ اوّل اُن الفاظ پیشگوئی کو تو اچھی طرح دیکھ لیں۔ کہ وہ پیشگوئی کیا ہے۔ کس امر کیمتعلق ہے اور جس نے پیشگوئی کی ہے۔ اس نے کن الفاظ میں کہا ہے۔ الفاظ پیشگوئی کے یہ ہیں

انجام مقدمات کی نسبت پیشگوئی

رات کیوقت جو ۲۸ جون ۱۹۰۶ء کی بعد رات تھی۔ یعنی وہ رات جس کے بعد پیر کا دن تھا۔ اور ۲۹ جون ۱۹۰۶ء میرے خیال پر یہ کشف غالب ہوئی۔ کہ یہ مقدمات جو کرم الدین کی طرف سے میرے پر ہیں۔ ان کا انجام کیا ہوگا سو اس غلبہ کشف کیوقت میری حالت وحی الٰہی کی طرف منتقل کی گئی اور خدا کا یہ کلام میرے پر نازل ہوا

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ہم محسنون۔ فیہ آیات للسائلین۔ اس کے معنے یہ مجھے سمجھائے گئے۔ کہ ان دونوں فریقوں میں سے خدا اس کے ساتھ ہوگا اور اس کو فتح اور نصرۃ نصیب کریگا۔ کہ جو پرہیزگار ہیں یعنی جھوٹ نہیں بولتا۔ ظلم نہیں کرتے۔ تہمت نہیں لگاتے۔ اور دغا اور فریب اور خیانت ناحق خونریز اور بدکو نہیں ستاتی۔ اور ہر ایک بدی سے بچتے۔ اور راست باز اور انصاف کو اختیار کرتے ہیں۔ اور خدا سے ڈرکر اس کے بندوں کے ساتھ ہمدردی و نیکی خواہی اور نیکی کیساتھ پیش آتے۔ اور بنی نوع کے وہ بے غرض خواہ ہیں۔ انہیں درندگی اور ظلم اور بدی کو جوش نہیں بلکہ عام طور پر ہر ایک کیساتھ وہ نیکی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ سو انجام یہ ہے۔ کہ اُن کے حق میں فیصلہ ہوگا تب وہ لوگ جو پوچھا کرتے ہیں۔ جن دونوں گروہوں میں سے حق پر کون ہے۔ ان کے لئے نزدیک ہے

www.aaiil.org

بلکہ کئی نشان ظاہر ہونگے۔ والسلام علی من تبع الہدیٰ

۲۹ جون ۱۹۰۳ء

پیشگوئی کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ کہ یہ صرف انجام مقدمات کی نسبت ہے۔ اور ہر ایک مقام اور ہر ایک قدم پر کامیابی کے لئے کوئی پیشگوئی حضرۃ امام الزمان علیہ السلام کی قلم اور زبان سے اشاعت میں نہیں آئی۔ اور جس قدر الہامات کہ آج تک اس پیشگوئی کے بعد شائع ہوتے رہے ہیں۔ اُن میں سے کسی ایک کی نسبت بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے یہ امر اشاعت میں نہیں آیا۔ کہ فلاں تاریخ یا فلاں پیشی یا عدالت کی فلاں کارروائی کیمتعلق یہ اس طرح سے ہوگا..... جس کو ہمارے منکرین ہمارے آگے پیش کر سکیں۔ اگرچہ ہم خود دیکھتے رہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ایمانوں کی جلا اور زینت کے لئے بہت سے خوارق عادات امور اور اپنے مقتدرانہ تصرفات کے نمونہ دوران مقدمہ میں ظاہر کئے۔ مگر قدیم سنت اللہ کے موافق اگر اُن سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ تو صرف مومنین ہی ہو سکتے ہیں۔ نہ کہ منکرین۔ منکرین سے بحث کرنے اور اُن کو نیچا دکھانے کے لئے اس وقت تک صرف وہی پیشگوئی ہے۔ جسے خدا کے مامور اور مرسل نے قبل از وقت خدا سے خبر پاکر شائع کر دیا۔

اگر ان بدنام کنندہ نکو نامی چند مسلمان ایڈیٹروں اور رسالہ بازوں کو کچھ غیرۃ ہوتی۔ اور جس طرح سے بیحیا اور بے شرم ہو کر وہ آج دروغ گو اور کذاب مولویوں کو اسلام کے ننگ و ناموس کا برقرار رکھنے والا قرار دے رہے ہیں۔ تو اُن کو لازم تھا۔ کہ جس طرح سے حضور امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انجام مقدمات کی نسبت پیشگوئی کی ہے۔ ویسی ہی کم از کم ان درمیانی کشمکشوں اور ہماری خواہشوں کے برخلاف پیش آنیوالی بعض امور کی نسبت ایک پیشگوئی کروا دیتے۔ اور دیکھتے کہ انجام کیا ہوتا ہے۔ ان کم بختوں کی عقل ماری گئی۔ کہ ہماری طرف سے جن امور کی نسبت کوئی پیشگوئی نہ تھی اُن کے وقوع پر لغلیس بجاتے ہیں۔ اور جن امور کی نسبت پیشگوئی ہو۔ اور وہ پوری ہو جائے۔ تو اُسے اسباب پر حمل کر کے خدا کے نشان کی بیقدری کرتے اور خسر الدنیا والاخرۃ ہوتے ہیں پیشتر اس کے کہ ان لوگوں سے اس امر کی نسبت کوئی گفتگو یا بحث کیجاوے یہ سوال ہونا ضروری ہے۔ کہ انجام مقدمات کی نسبت جو پیشگوئی ہے۔ اُس کا وقوع تمہارے نزدیک ہماری سلسلہ کی صداقت کا معیار ہے۔ کہ نہیں اگر اسے وہ صداقت کا معیار قرار دیویں اور پھر خلاف واقعہ امور نعوذ باللہ پیش آدیں۔ تو اس صورۃ میں اُن کو سنن الٰہی اور منہاج نبوۃ کو مدنظر رکھکر کوئی موقعہ زبان کشائی کا مل سکتا ہے۔ لیکن جس حالت میں کہ مقدمات کے انجام پر کامیابی اُن کے نزدیک ہماری سلسلہ کی صدق کی دلیل نہیں ہے۔ تو ان کو اس امر کا کیا حق پہنچتا ہے۔ کہ وہ ناکامی کو کذب کا معیار قرار دیویں اور پھر اوس صورت میں کہ ان درمیانی واقعات مقدمات کی نسبت کامیابی کی کوئی پیشگوئی بھی نہیں ہے۔ پس ہمارے احباب اور انصاف پسند۔ صاحب بصیرت ناظرین اُن مذکورہ بالا وجوہات پر غور کر کے سمجھ سکتے ہیں۔ کہ معاندین اور منکرین سلسلہ عالیہ کی خوشیاں اور غل غپاڑا کہاں تک قابل وقعت اور قابل توجہ ہے

ہاں یہ امر ضروری ہے۔ کہ ان غل غپاڑا کرنیوالوں کا وجود بھی ضروری موجود ہو۔ کیونکہ اس سے الٰہی سلسلوں کی ہمیشہ تائید ہوتی رہتی ہے۔ اور ایک فعل الٰہی جو کہ ابتداء میں مخلوق کی نظروں میں مستور ہوتا ہے۔ اُنکی وجہ سے دن بدن علی الاعلان ہو کر لوگوں پر اتمام حجت اور تبلیغ کرتا رہتا ہے۔ مثلاً تم کہتے ہیں۔ کہ ان مقدمات کی ابتداء میں جسقدر توجہ عوام الناس کی ہماری سلسلہ کیطرف لگی تھی۔ اب اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر لگی ہوئی ہے۔ اگر اس سے پیشتر صرف بڑی بڑی اخبارات اور رسالوں کے سخت مذہبی مذاق کے لوگ ان مقدمات سے دلچسپی رکھتے تھے۔ تو اب کوئی محلہ یا بازار اور گاؤں یا دیہات..... شاذ و نادر ہی ایسے ہونگے۔ جنکی نظر..... انجام پر ہو۔ کیونکہ اس امر میں اخباروں کے ذریعہ سے کثرۃ اور تواتر سے ان پرلے درجہ کی مبالغہ آمیز اور دروغ آمیز خصوصیت سے لوگوں کو ہماری طرف توجہ دلائی ہے اور ریڈیٹروں اور رسالہ بازوں کو پہنائی بغض و عناد کا ثبوت پبلک کو دے رہی ہیں کیونکہ جن امور میں ہمیں کامیابی اور صریح کامیابی ہوتی ہے..... اس پر یہ لوگ اس دھڑلے سے نہیں لکھتے اور پبلک کو آگاہ کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کا فریق فلاں فلاں منزل مقدمہ میں کامیاب ہو گیا ہے اور ان کی فلاں فلاں..... پیشگوئی نے پورا ہو کر اُنکی صداقت پر مہر لگا دی ہے لیکن جب کوئی ناکامی کی صورۃ پیش آوے۔ تو یہ اس پر نامہ نگاری کے لئے ایسے گرتے ہیں جیسے ایک کتا اور گدھ مردار پر گرتا ہے ان کی ان حرکات سے اہل بصیرۃ اُن کی اندرونی خباثت یعنی بغض اور عناد کھل جاتا ہے اور انہی وجوہات سے ہم ان کے وجود کو ایک حد تک اپنے لئے مفید بھی خیال کرتے ہیں

لیکن کیا اچھا ہو کہ یہ لوگ انصاف اور حق پسندی سے اپنی قومی اور ملکی خدمات کو بجا لاویں۔

خوب سوچو اور غور کرو کہ ابتداء ہی مقدمہ میں خدا تعالیٰ نے اپنے وحی کے ذریعے سے ہمیں مبتلا یا کہ ہم انجام پر کامیاب ہونگے اور اس ذریعہ سے خواہ کیسی ہی مشکل ہمیں دوران مقدمہ میں پیش آجاوے اور ہم بظاہر ناکامی کے انتہائی نکتہ تک کیوں نہ پہنچ جاویں لیکن خدا تعالیٰ کا کلام ہمارا پشت پناہ ہے اور ہر ایک تنگ وقت پر وہ الفاظ پیشگوئی کے ہماری نظر دل کے سامنے آکر ہمیں مشکلات سے مقابلہ کے لئے ایک نئی قوۃ اور طاقت عطا کرتے ہیں اور قدم آگے بڑھانے کے لئے جرات دلاتے ہیں لیکن سوال ہے کہ کیا ہمارے مقابل پر کسی کے ہاتھ میں یہ تسلی دیوے والا کلام ہے جو ہر ایک ناکامی میں اس کے ڈانواں ڈول دل کو برقرار رکھے اور وہ اپنے ہواخواہوں کو کامل یقین اور وثوق سے یہ امید دلا وے کہ میں ضرور کامیاب ہوں گا اور خدا کی نصرۃ اور تائید میرے ساتھ ہے کیا اس نے کوئی ایسی پیشگوئی کی ہے کہ انجام میں میری فتح ہے انجام کو جانے دو کم از کم وہ اپنے دعاوی مقدمہ میں اپنی برتری کی پیشگوئی ہی قبل از وقت شائع کر دیتا اگر اس وقت نکر سکا تو ٹوپی کشنر صاحب بہادر گورداسپور و ہر انتقال مقدمہ کی درخواست منظور نہ کی اس کی نسبت ہی پیشگوئی کر دیتا کہ وہ نامنظور ہوگی اگر وہ موقعہ ہاتھ سے گیا تھا تو چیف کورٹ میں اس درخواست کے انجام ہی کی نسبت پیش گوئی کر دیتا کہ یہ ہوگا غرضیکہ اس کو سکوت اضطراب نے خود اس امر پر مہر لگا دی ہے کہ وہ تائیدات سماوی سے بے نصیب ہے جو خدا نے ہمیں بہ طفیل ہمارے امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عطا کی ہیں اور انجام مقدمات کی نسبت خدا تعالیٰ کا وعدہ جو اس نے اپنی وحی سے ہمیں دیا ہے وہ ایک ایسا کاری حربہ ہے کہ جسے ہم میدان میں لیکر نکل سکتے ہیں اور ہمارا مدمقابل فریق اس سے بے نصیب اور محروم ہے اب سوچکر دیکھلو کہ یہ تینوں مذکورہ صورتیں مقدمات کی جو پیش آئیں وہ کہاں تک ہمیں مول کر سکتی ہیں اور کون سے ایسے وجوہات فریق مقابل کے پاس ہیں جس سے وہ حقیقی خوشی منا اور اپنے کو کامیاب کہہ سکتا ہے۔

نور الدین

بجواب ترک اسلام شائع ہو گیا ہے ضخامت ۳۰ صفحہ کی ہے قیمت صرف ۸/ ہے۔ حکیم فضلدین و مفتی فضل الرحمن سے دستیاب ہوں گی۔

www.aaiil.org

۲۰ فروری ۱۹۰۴ء بروز شنبہ

اندرون حضرۃ اقدس (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی توجہ عالیہ تدابیر اور توکل کے مضامین کی طرف خصوصیت سے مائل ہے اور جو تقریر ہوتی ہے اس میں آپ اس پر بھی ضرور کچھ نہ کچھ فرماتے ہیں اس لئے ہمارے احباب بھی ان مضامین کو بڑی توجہ سے پڑھیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصل مفہوم کو سمجھکر تدابیر اور توکل کے دسیع میدان میں قدم مارین اور خدا تعالےٰ سے صراط مستقیم طلب کریں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بڑا منشاء ان تقریروں سے میرے نزدیک یہ ہے کہ حصول تقوے کے لئے تدابیر کو بھی عمل میں لایا جاوے اور دعا بھی کیجاوے اور تدابیر میں افراط اور تفریط سے کنارہ کش ہو کر صراط مستقیم اختیار کیجاوے سو ہمارے احباب بہ توفیق الٰہی اس پر عملدرآمد کے لئے اپنے جہان میں دعا کریں وہاں ہمارے لئے بھی کریں

تقویٰ ۔ تدبیر ۔ اور توکل

بڑا ضروری امر یہ ہے کہ انسان اپنے نفس کو ہر ایک قسم کی پلیدی سے پاک کرکے اُسے پاکیزہ اور مطہر کرے اگر اس کا نفس پاکیزہ ہوگا تو خدا تعالےٰ ظاہری پلیدی سے بھی نجات دیگا ۔ اس لئے اندرونی پلیدی کا خیال رکھو کہ وہ تمہارے سارے قلب کو پلید نہ کردیوے ۔ ریا ۔ عجب ۔ بیباک ہوکر خدا کے احکام کو توڑنا ۔ اور شوخی اور شرارت سے اوامر کا انکار کرنا بڑی خباثتیں ہیں جن سے بچنا نہایت ضروری ہے کئی بار کہا گیا ہے کہ تقویٰ کیونکر حاصل ہوسکتی ہے ۔ تقویٰ اصل میں یہ ہے کہ باریک سے باریک آلودگی سے اپنے آپ کو بچایا جاوے اور یہ اس وقت حاصل ہوتی ہے جبکہ اس کے حصول کے لئے تدبیر کو بھی حد تک کام میں لایا جاوے یعنی جہاں تک انسانی تدبیر کی پیش رفت ہوسکتی ہے وہاں تک اس سے کام لیوے اور پھر نری تدبیر پر ہی بھروسہ نہ کرے جب تک کہ دعا کو بھی اُس کی آخری حد تک نہ پہونچاوے ۔

اس سے بڑھکر کوئی نعمت انسان کے لئے نہیں ہے کہ اُسے گناہ سے نفرت ہو اور خدا تعالےٰ خود اُسے معاصی سے بچالیوے مگر یہ بات نری تدبیر یا نری دعا سے حاصل نہیں ہوسکتی بلکہ دونوں سے ملکر حاصل ہوگی جیسے کہ خدا تعالےٰ نے تعلیم دی ہے ایاک نعبد وایاک نستعین جس کے یہ معنے ہیں کہ جو کچھ قوائے خدا تعالےٰ نے انسان کو عطا کئے ہیں اُن سے پورا کام لیکر پھر وہ انجام کو خدا کے سپرد کرتا ہے اور خدا تعالےٰ سے عرض کرتا ہے کہ جہاں تک تو نے مجھے توفیق عطا کی تھی اُس حد تک تو میں نے اس سے کام لیلیا یہ ایاک نعبد کے معنے ہیں اور پھر ایاک نستعین کہکر خدا سے امداد چاہتا ہے کہ باقی مرحلوں کے لئے میں تجھ سے استمداد طلب کرتا ہوں ۔ وہ بہت نادان ہے جو کہ خدا کے عطا کئے ہوئے قوائے سے تو کام نہیں لیتا اور صرف دعا سے مدد چاہتا ہے ایسا شخص کامیابی کا منہ کس طرح سے دیکھیگا اسیطرح یاد رکھو کہ گناہ اور بدی سے بچنے کے لئے یہ تدبیر بھی ضروری ہے کہ انسان بری صحبت کو ترک کردے ورنہ اگر وہ صرف دعا کرتا ہے اور بری صحبت کو ترک نہیں کرتا تو اُسے کوئی فائدہ نہ ہوگا اس کی مثال ایسی ہے کہ ایک کھڑکی کھلی ہے جس سے بدبو آرہی ہے پس اگر وہ بدبو سے بچنا چاہتا ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کھڑکی کو بند کردیوے اسیطرح سے جو ذرائع معصیت کے ہیں ان کو ترک کرنا لازمی ہے ان ذرائع سے علیحدہ ہونے کے بعد ایک کشاکش نفس میں رہتی ہے کہ اُسے بار بار خیال اُس بدی کے ارتکاب کا آتا ہے یہ اس لئے ہوتا ہے کہ وہ ایک عرصہ اس میں گذار چکا ہے اس سے نجات پاوے گا ذریعہ دعا ہے ۔

جاہدوا فینا لنھدینھم سبلنا میں جاہدوا فینا کے یہی معنے ہیں کہ حصول تقوے کے لئے حتی الوسع تدابیر کو کام میں لاوے اور پھر دوسری جگہ ادعونی استجب لکم کہکر بتلادیا کہ جب تدبیر کرچکو تو پھر خدا سے دعا مانگو وہ قبول ہوگی ۔ پس اگر تم تقوے کے طالب ہو تو تم کو چاہئے کہ تدبیر بھی کرو ۔ اور دعا بھی کرو ۔ اور ان دونوں کو جب کما حقہ بجالاؤ گے تو اس وقت کامیاب ہوجاؤ گے ۔

تقویٰ ہر ایک عمل کی جڑ ہے جو تقوے سے خالی ہے وہ کچھ بھی نہیں ۔ تقوے جب آتی ہے تو اعمال کی زینت ہوتی ہے اسی سے انسان ولی بنتا ہے جیسے خدا تعالےٰ فرماتا ہے ان اولیاؤہ الا المتقون ولایت کا حصہ تقویٰ ہی پر ہے خدا تعالےٰ سے ترساں اور لرزاں ہوکر اگر اُسے حاصل کروگے تو کمال تک پہنچ جاؤ گے ۔

موت نفس

بڑا کام نفس کا مارنا ہے اور وہ اس طرح سے مرے گا کہ ہر ایک پہلو سے اس کی مخالفت کیجاوے موتوا قبل ان تموتوا کے یہی معنے ہیں نفس ظاہری لذات کا دلدادہ ہوتا ہے ۔ پنہانی لذات سے یہ بالکل بے خبر ہے اسے خبردار کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اول ظاہری لذات پر ایک موت وارد ہو اور پھر نفس کو پنہانی لذات کا علم ہو اس وقت الٰہی لذت جو کہ حقیقی زندگی کا موجب ہے شروع ہوگی

نفس پر موت وارد کرنیکی تدبیر

ہماری جماعت کو چاہئے کہ نفس پر موت وارد کرنے اور حصول تقوے کے لئے وہ اول مشق کریں جیسے بچے خوش خطی سیکھتے ہیں تو اول اول ٹیڑھے حرف لکھتے ہیں لیکن آخر کار مشق کرتے کرتے خوبصورت صاف اور سیدھے حروف پڑھنے لگ جاتے ہیں اسیطرح ان کو بھی مشق کرنی چاہئے جب خدا تعالےٰ ان کی محنت کو دیکھیگا تو خود ان پر رحم کریگا اور لنھدینھم سبلنا جیسے اس کا وعدہ ہے خود ہی اپنی راہیں دکھلا دیگا اس کے یہی معنے ہیں کہ خدا خود رحم کرتا ہے ۔ جیسے آگ پر پانی پڑا جاتا ہے تو آگ کا نام نام و نشان بھی نہیں رہتا اسی طرح اُس وقت نفس دب جاوے گا ۔

نفس کا ایک خاص جوش قابل اصلاح

ابھی تک بہت سے آدمی جماعت میں ایسے ہیں کہ تھوڑی سی بات بھی خلاف نفس سن لیتے ہیں تو ان کو جوش آجاتا ہے حالانکہ ایسے تمام جوشوں کو فرو کرنا بہت ضروری ہے حلم اور بردباری طبیعت میں پیدا ہو ۔ دیکھا جاتا ہے کہ جب ایک ادنےٰ سی بات پر بحث شروع ہوتی ہے تو ایک دوسرے کو مغلوب کرنیکی فکر میں ہوتا ہے کہ کسیطرح میں فاتح ہوجاؤں ایسے موقعہ پر جوش نفس سے بچنا چاہئے اور رفع فساد

www.aaiil.org

بے ادبی بادشاہ میں دیدہ دانستہ خود ذلت اختیار کرلینی چاہئے اس امر کی کوشش ہرگز نہ کرنی چاہئے کہ مقابلہ میں اپنے دوسرے بھائی کو ذلیل کیا جاوے خدا کا نام ستار ہے غفار ہے تم کو ان صفات سے موصوف ہونا چاہئے مدسہ کی کتابوں میں ایک کہانی پڑھا کرتے تھے کہ ایک بادشاہ تھا وہ قرآن لکھا کرتا تھا۔ حسب عادت وہ لکھ رہا تھا کہ ایک ملاں آیا اور اس کی لکھائی کو دیکھکر کہا کہ یہ لفظ تم نے غلط لکھا ہے بادشاہ کو یقیناً معلوم تھا کہ وہ لفظ درست ہے اور ملاں غلطی کھا رہا ہے لیکن صرف اس کا دل رکھنے کے لئے بادشاہ نے اسی وقت اس لفظ کے گرد ایک خلقہ ڈال دیا کاٹ سے پھر درست کرلیں گے۔ جب وہ ملاں چلا گیا تو لوگوں نے وجہ پوچھی تو بادشاہ نے کہا اس ملاں کی دلشکنی نہ کرنے کے لئے میں نے اسطرح کیا تھا ورنہ اصل لفظ درست ہے اب دیکھو اس نے بادشاہ ہوکر ایک غریب ملاں کا دل نہ دکھانا چاہا۔ اپنے بھائی پر فتح پانے کا خیال رعونت کی ایک جڑ ہے اور بڑی بھاری مرض ہے کہ اپنے ایک بھائی کے عیب کے مشتہر کرنے کی ترغیب دلاتی ہے اسیطور سے نفس خراب ہوتا ہے ان سے بچنا ایک جزو ایمان کا ہے تقوی والا آدمی آہستہ آہستہ فرشتوں میں داخل ہوجاتا ہے اور اس میں سرکشی بالکل نہیں رہتی تقوے کے ساتھ خدا کے وعدہ فضل اور بڑی برکات کے مشروط ہیں تقوی والا دنیا کی سب بلاؤں سے بچایا جاتا ہے تقوی والے کا خدا پردہ پوش ہوتا ہے۔

یاد رکھو بیعت کا نہ بالکل اقرار کچھ شے نہیں ہے اللہ تعالے تزکیہ نفس چاہتا ہے جو رعونت۔ تکبر۔ ریاکاری سریع الغضبی لیکر آیا تھا اگر وہی اس میں رہی تو مبتلا کو اس نے بیعت سے کیا حاصل کیا۔ اس لئے اپنے نفسوں میں تبدیلی کرو اور اخلاق کا اعلیٰ نمونہ حاصل کرو اگر ایک گاؤں میں ایک ہی ہمارا مرید ہو لیکن اس کے اخلاق عادات اچھے ہوں تو خواہ کیسی ہی دشمنی ہو رفتہ رفتہ سب خود بخود اس کے تابع ہوجاویں گے اور بجائے حقارت کے اس کی عظمت کرنے لگ جاویں گے چھوٹی چھوٹی باتوں میں طول دینا اور بھائیوں کو رنج پہونچانا بہت بری بات ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم متمم اخلاق کے ہوئے ہیں اور اب اس وقت اللہ تعالے آپ کے اخلاق کریمانہ کا آخری نمونہ دکھلانا چاہتا ہے اس لئے چاہئے کہ اخلاق میں

خاص تبدیلی پیدا کرو کسیکو حقیر اور بد ظنی کرنے والا خود اسی بات میں مبتلا ہوجاتا ہے جس سے دوسرے کو حقیر جانتا تھا پس جو لوگ اپنے بھائیوں کو عیب لگاتے اور خود بہرے ہوتے ہیں وہ بہت برے ہیں +

ہر دو باری اغنیا کرو۔ یہودیوں سے عمدہ معاشرہ کرو۔ ہمسایوں سے نیک سلوک کرو ان باتوں سے خدا راضی ہوتا ہے۔ فقط

خدا تعالیٰ اس مضمون کے پڑھنے والوں کو اور نیز مجھ کو اس پر عملدرآمد کی توفیق عطا کرے آمین

۲۱ فروری ۱۹۰۴ء بوقت ظہر

منکرین سے مقابلہ کے وقت ابتلا کا ہونا بھی ضروری ہے

مقدمات کے تذکرہ پر حضور اقدس علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ انبیاء و رسل کے سوانح پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ درمیان میں ہمیشہ مکروہات آجایا کرتے ہیں طرح طرح کی کالیاں پیش آتی ہیں (لتبلون ولتزلزلن) بشدت سے معلوم ہوتا ہے کہ حد درجہ کی ناکامی کی صورتیں پیدا ہوجاتی ہیں لیکن یہ شکست اور ہزیمت نہیں ہوا کرتی۔ ابتلا میں مامور کا صبر و استقلال اور جماعت کی استقامت اللہ تعالے دیکھتا ہے وہ خود فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی لفظ کتب سنت اللہ پر دلالت کرتا ہے یعنی یہ خدا کی عادۃ ہے کہ وہ اپنے رسولوں کو ضرور ہی غلبہ دیا کرتا ہے درمیانی دشواریاں کچھ شے نہیں ہوتیں اگرچہ وہ ضافت علیہم الارض کا مصداق ہی کیوں نہ ہوں۔

پنجاب میں جو خدمت گورنمنٹ کی ہم سے ہوئی ہے

اس کی کوئی نظیر نہیں ہے جسمانی طور پر بھی دیکھ لو کہ مایوسی کی حالتیں ہمارے خاندان نے وقتاً فوقتاً پرامادگی اور خود گورنمنٹ نے ایک مدۃ دراز سے قبول کیا ہوا ہے کہ ہمارا خاندان اول درجہ پر سرکار دولتمدار انگریزی کا خیر خواہ ہے ۱۸۵۷ء میں جس کل رعیت پر سرکار انگریزی سے سخت تھی اس وقت میرے والد غلام مرتضیٰ صاحب بڑی خیر خواہی اور ہمدردی سے سرکار کی مدد کی پھر ابد حالی طور پر بھی ہم سے کوئی وقیقہ خیر خواہی اور ہمدردی کا فروگذاشت نہیں ہوا لاکھ ہا روپیہ صرف کرکے ہم نے جہاد کی خیالات کو لوگوں کے دلوں سے محو کرنیکی کوشش کی۔ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ غیر ممالک میں بھی ہماری اس کوشش کے نمونہ موجود ہیں۔ حتی کہ اسی لئے ہم کافر ٹھہرائے گئے کیا یہ تھوڑی سی بات ہے اگر انصاف اور غور ہو تو ہمارے سلسلہ پر کسی قسم کی بدظنی کرنا سچائی کا خون کرتا ہے ہماری اس خدمت کا سلسلہ چالیس پچاس برس سے برابر جاری ہے اور کسی قسم کا قصور مطلق نہیں ہوا غور نہ کرنی اور شے ہے مگر واقعات سے جو امر ثابت ہے وہ جھوٹ نہیں ہوسکتا وہ حق ہے۔

بوقت شب

محمد ابراہیم خانصاحب کراچی سے تشریف لائے ہوئے تھے آپنے حضرۃ اقدس سے زیارت حاصل کیا اور دوران گفتگو میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک جامع تقریر فرمائی چونکہ اول میں درج کی جاتی ہے چونکہ فاکس ایڈیٹر چند منٹ دیر سے پہونچا تھا اس لئے جہاں سے سلسلہ تقریر کا قلمبند ہوسکا وہیں سے شروع ہے روانی کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس جماعی زمانہ کے فتن کا تذکرہ فرما رہے تھے۔ (ایڈیٹر)

غلط اعتقادوں کو جگہ دی گئی ہے۔ عیسائیوں کو دیکھو کہ پہلے کیسے چپ چاپ تھے اگرچہ اپنے مذہب کی اشاعت کرتے تھے مگر نہ ہی زہر پھیلاتے ہیں جو حماقت ان کی اب ہے وہ نہ تھی اور آج سے ایک سو سال پہلے تلاش کرو تو ایک سو کتب بھی ان کی نہ ملے گی ہمارے اسلام میں یہاں شائع ہوئی ہوں لیکن اس وقت اگر ایسی کتابوں کو جمع کیا جاوے تو ان کا ایک پہاڑ بنتا ہے اور بعض دفعہ ایک ہی بار لاکھہ لاکھہ کتب چھاپکر ان لوگوں نے مفت شائع کیا ہیں۔ ایک عاجز انسان کو تو خدا بنایا ہے اور ایک ایسے نبی اور برگزیدہ رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کو گالیاں دیتے ہیں جو اس وقت مبعوث ہوا جب کہ دنیا سخت فسق و فجور سے بھری ہوئی تھی اس نے آکر اپنے پاک اور روحانی تاثیرات سے اسے صاف کیا اور نئے سر سے ایک تازہ اور نئی زندگی دنیا کو بخشی ذرا دیکھو اور غور کرو کہ اس سے پیشتر ایک لاکھہ کئی ہزار پیغمبر دنیا میں گزرے ہیں لیکن اس قدر گالیاں ان کو نہیں دیجاتیں اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک کو نشانہ بنایا جاتا ہے۔ نصاریٰ کے اعتقاد کا تو یہ حال ہوا اب عملی حالت کی طرف نظر کرو کہ کنجریوں سے بدتر ہیں عفت وغیرہ کا نام و نشان نہیں۔ شراب پانی کی طرح پی جاتی ہے کھلی زناکاری کتوں اور کتیوں کی طرح ہو رہی ہے اگر کلکتہ کے اندر کا پورا نقشہ دیکھنا ہو تو یورپ کے ملکوں کی سیر کیجاوے اور دیکھا جاوے کہ کفار کی کیا کیا برکات

www.aaiil.org

دار الامان کی خبریں

مقدمات ۲۲ تاریخ کو چیف کورٹ میں پیشی تھی ہماری طرف سے مسٹر آر نیل بیرسٹر نے جوہات انتقال عدالت میں پیش کئے لیکن چیف کورٹ نے ان کو ناکافی جان کر درخواست کو نامنظور کیا ؛

۲۳ تاریخ کو شیخ یعقوب علی صاحب بنام کرم الدین و فقیر محمد ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم پیش ہوا۔ فریقین کے وکلا کی بحث ہوئی اور ۲۷ تا ۲۹ فروری مقرر کی گئی ؛

۲۴ فروری ۱۹۰۴ء کو مقدمہ مولوی کرم دین بنام حضرۃ اقدس ؑ و حکیم فضل دین صاحب پیش ہوا حضرۃ اقدس ؑ بوجہ علالت طبع بسر ٹیفکیٹ سول سرجن ضلع گورداسپور لشریف نہ لے گئے خواجہ کمال الدین صاحب نے حکیم فضل دین صاحب کی جانب سے تقریر کا ایک حصہ آج ختم کیا۔ حضرت اقدس ؑ کی طرف سے مسٹر گارمن بیرسٹر ایٹ لا۔ لاہور سے آئے تھے ان کی تقریر اور نیز خواجہ صاحب کی تقریر کے لئے کل کا دن مقرر ہوا۔

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تحریری بیان شامل ہونے کے لئے پیش عدالت ہوا۔ فریق ثانی نے عذر کیا آخر بیرسٹر صاحب کی تقریر پر عدالت نے اُسے زیر غور رکھا ہے۔ ۲۵ فروری کو اول شیخ یعقوب علی صاحب تراب بنام مولوی کرم الدین و ایڈیٹر سراج الاخبار پیش ہوا مولوی کرم الدین نے کہا کہ اس سے پیشتر جو تقریر ہوئی ہے وہ ایڈیٹر سراج الاخبار کی طرف سے تھی اپنی وکالت میں خود کرتا ہوں۔ بحث کے بعد عدالت نے اجازت دی۔ تقریر ہوئی اور خواجہ کمال الدین صاحب نے استغاثہ کی طرف سے اس کا جواب دیا اور اسی میں ۴ بجگئے۔ عدالت نے تجویز کیا کہ ۲۹ تاریخ کو دوسرا مقدمہ رکھا جاوے۔ مگر ۲۸ کو عید ہونے کی وجہ سے ۲۹ تاریخ تجویز ہوئی..... کہ بیرسٹر صاحب نے اُٹھکر اپنی علالت طبع اور نیز ایک عمل جراحی کی ضرورت کو پیش کیا آخر کار ۸ مارچ کل مقدمات کے لئے قرار پائی ؛

آریہ اخبار اور جلسہ

قادیان کی آریہ سماج کا ارادہ ہے کہ ایک ہفتہ وار اخبار پرچہ ہفتہ وار قادیان سے جاری کیا جاوے اس کا لوٹس کلم مارچ کو ہردوار کے گروکل جلسہ میں کثرت سے تقسیم ہوگا یکم اپریل کو قادیان آریہ سماج کا سالانہ جلسہ قادیان میں ہوگا اور غالباً یکم مئی سے اس پرچہ کا اجرا ہوگا قادیانی احمدی اخباروں کو اس کے اجرا سے بہت خوشی ہے امید ہے احمدی اخبارات کے ذریعہ سے اس پرچہ کا وجود ناظرین کی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا

عید الضحیٰ اور رؤیت چاند

قادیان میں مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۰۴ء کو عید ہوئی رؤیت چاند کی نسبت اختلاف تھا۔ کثیر گروہ اس طرف تھا کہ چاند ۱۹ فروری کو روز جمعہ دیکھا گیا اور صرف معدودے چند اشخاص کی گواہی تھی کہ ہم نے جمعرات کو ۱۸ فروری کو دیکھا ہے آخر حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو شہادتیں رؤیت چاند کی لیکر حکم صادر فرمایا کہ عید بروز شنبہ ہوگی۔ لاہور۔ امرتسر۔ وغیرہ بلاد اور نیز قادیان کے لواح میں یہ خبر جلد پہونچا دینی چاہیئے تاکہ جو لوگ شمولیت لیسنڈ کرتے ہیں وہ شامل ہوسکیں اور روزہ نہ ہو کہ ہم یہاں ہفتہ کو عید کرلیں اور روزہ ایتوار کو اگر دونوں طرف سے محروم رہیں ؛

رؤیت پر یقین کے متعلق آپ نے فرمایا کہ مثبت کا اعتبار نفی کرنے والے سے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ وہ تو ایک علم پر بات کرتا ہے اختلاف اتنی رحمت کے یہ معنے بھی ہیں کہ اس سے کسی کو فائدہ پہونچ رہا ہے۔ اسلام کے کیسے صاف اور سیدھے اصول ہیں کہ جنتریوں وغیرہ پر مدار بالکل نہیں رکھا بلکہ رؤیت پر رکھا ہے ؛

احمدی شعرا کی خدمت میں ضروری التماس

البدر میں مندرجہ تقریروں سے معلوم ہوا ہوگا کہ صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رضؓ کی استقامت اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بار بار بطور نمونہ جماعت کے لئے پیش کرتے ہیں اور واقعی میں یہ واقعہ ایک بڑی تاریخی یادگار ہونیکی ہے اور اس قابل ہے کہ بچے بچے کی زبان پر اس کا تذکرہ ہو اس خیال سے میں اپنے احمدی بہادر دوستوں سے جو کہ شعر گوئی کے فن میں بزبان فارسی یا اردو یا پنجابی مہارت رکھتے ہیں ملتمس ہوں کہ ان میں سے ہر ایک صاحب اپنی اپنی جگہ ان واقعات شہادت کو منظوم فرما دیں اور اپنی اپنی نظم دفتر البدر میں قادیان ارسال کردیویں یہاں پر ہر ایک زبان کی بہتر نظم کا انتخاب کرکے جو نسبی نظم علیحدہ علیحدہ زبانیں اپنی جگہ اکمل اور شستہ ہوگی اُسے کتاب کی شکل میں چھپا دیا جاوے گا اور امید ہے کہ مقبول النظم نے مصنف کی کچھ مالی خدمت بھی کی جاوے گی ؛

(محمد افضل)

افغانستان سے وحشتناک خبر

تا دل مرد خدا ناید بدرد
ہیچ توفیر اخدا رسوا نکرد

کابل میں جس خانہ جنگی کے آثار معتبر ذرائع اور نیز اخبارات سے نظر آرہے ہیں وہ موجودہ صورت سلطنت کے لئے بہت خطرناک معلوم ہوتے ہیں اور ان کی بنیاد اسطرح سے پڑی ہے کہ امیر عبدالرحمٰن خان مرحوم والی کابل کی ایک چاہتی بیوی جو کہ رئیس زادی تھی بنام بی بی جلیمہ کسی خاندانی نزاع کی وجہ سے اپنے بیٹے عمر جان کے نظر بندی کی گئی ہے۔ امیر حبیب اللہ خان نے پہلا کام یہ کیا کہ سردار عمر جان کو بڑی گارد کو اس سے علیحدہ کرکے ہر ایک کو اس کی زحمت میں بھیجدیا ہے پھر اس کے بعد عمر جان کو کابل کی گورنری سے شفاسی محمد رضا خان کے ذریعہ جو امیر کا مشیر اور اس کے نہایت جان نثاروں میں سے ہے الگ کیا گیا۔ ان کارروائیوں نے کابل کی سرزمین میں ایک جوش پیدا کردیا ہے اور اس جوش کے بڑھنے کے اور بھی اسباب پیدا ہوگئے ہیں کیونکہ بی بی جلیمہ نے اس رقم کے لینے سے انکار کردیا ہے جو اس کے خانگی اخراجات کے لئے مقرر تھی اور ایک اور واقعہ بھی ایسا ہوا ہے جس سے امیر حبیب اللہ خان کا قدم بہت اٹھا ہے اور معاملات زیادہ پیچیدہ ہوگئے ہیں وہ یہ ہے کہ عمر جان نے اردلی اسپان کو حکم دیا کہ اس کے والد امیر مرحوم کا سب سے عزیز گھوڑا لائے داروغہ نے اس حکم کی تعمیل کی اس پر اسوار ہوکر جواب طلب کیا گیا ہے اور ملا محمد حسن اسفندیار کا کہ وہ مرگیا اس پر امیر نے عمر اجان اور اس کی والدہ بی بی جلیمہ کو اپنے اپنے مکانات میں نظر بند رہنے کا حکم دیا۔ ہر اور اب وہ عملی طور پر شاہی قیدی ہیں یہ بھی کہا جاتا ہے کہ امیر نے دو بڑے ملاؤں کو کہا ہے کہ ان معاملات کا فیصلہ کریں اور اپنی خواہش ظاہر کی ہو کہ کسیطرح صلح ہو جاوے مگر جہاں تک خیال ہے اس جھگڑے کا رفع ہونا اب مشکل نظر آتا ہے ممکن اور قرین قیاس ہو کہ شہزادہ عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم کا خون اپنے انتقام کے لئے جوش میں آرہا ہو ؛

درس قرآن سے نکات

الحمد للہ کہ جیسے اندنون مین موسم بہار آرہا ہو اور برودت کا دور ختم ہو رہا ہو۔ ایسے ہی خدا تعالیٰ کی فضل کی ہوا قادیان کے رہنے والون کے قلب اور روح پر بہار کا رنگ چڑھانے کے لئے اسطرح آمادہ ہوئی ہو کہ درس قرآن جو کہ ایک عرصہ سے بوجہ علالت طبع حضرۃ حکیم الامت مولوی نورالدین صاحب السوا مین آگیا تھا اب پھر شروع ہو گیا ہے جس قسم کے علوم اور وعظ و پند کی تعلیم اس درس سے ہمین حاصل ہوتی ہو خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اس پر عملدرآمد کی توفیق عطا کرے۔

جب سے درس قرآن کا سلسلہ بند ہوا تھا اکثر احباب کے خط تقاضائے سے بھرے ہوئے آتے تھے کہ درس قرآن ضرور درج ہوا کیے سوا اگر خدا تعالیٰ نے اس عاجز کی دستگیری کی تو وہ "نام نکات" رفع ہو جاوین گی لیکن ایک درخواست میری ناظرین سے ضرور ہے کہ جس چشمہ فیض یعنی حکیم نورالدین صاحب سے ان کے معرفت کے پیاسے دل سیراب ہوتے ہین چاہیے کہ اس کے جاری رکھنے کے لئے ان کی صحت اور ترقی درجات و انعامات الٰہی کے لئے ضرور دعا کرین کیونکہ دیکھا گیا ہے کہ آپ کی طبیعت اب بھی گاہے گاہے علیل ہو جاتی ہے۔

سردست درس قرآن کے نکات سے اس کا آغاز کیا جاتا ہے اور اس مین یہ امر انشاء اللہ ملحوظ رہیگا کہ جو جو باتین تفسیر یا معانی کے متعلق اس سے پیشتر البدر مین زیر عنوان درس قرآن درج ہو چکے ہین یا صحیح یعقوب علی صاحب کی مرتبہ تفسیر مین آچکی ہین وہ دوبارہ درج نہ ہون اور درس قرآن پھر ابتدا یعنی سورہ فاتحہ سے شروع ہوا ہے خدا تعالیٰ ہمارے مخدوم حکیم صاحب کو تندرستی عطا فرماوے اور اس کے انعامات اور برکات آپ پر زیادہ ہون۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سورہ فاتحہ

جس حال مین یہ سورہ شریف ایسی ضروری ہے کہ ۲۴ گھنٹون مین معمولی نوافل کے ۶۰ بار یا اس سے زیادہ ۸۰ بار پڑھی جاتی ہے تو ہر ایک مومن کے لئے بہت ضروری ہے کہ اس کے معنے غور سے سمجھین جاوین۔ ایک راستباز طالب قرآن لکھتا ہو کہ مین نے اپنی عمر بھر مین جتنی بار سورہ فاتحہ پڑھی ہو ہر بار مجھ پر اس کے نئے معانی کھلتے رہین۔ اب سوچ لو کہ جب ایکدن رات مین ۸۰ بار پڑھی جاوے تو عمر بھر مین اس نے کتنی دفعہ پڑھی ہوگی اور کس قدر معانی اس پر کھلین ہون گے پس اس پر غور اور توجہ کی بڑی ضرورت ہے

اسماء الٰہی پر نادان اعتراض کرتے ہین

اگر کوئی شخص اسلام مین کوئی ایسا اسم الٰہی بتلاوے جس سے ذات باری کی ادنیٰ یا اس مین کمی یعنی نقص پایا جاوے تو وہ چھوڑ دیا ہے اسلام مین کوئی نام ذاتی یا صفاتی اللہ تعالیٰ کا ایسا نہین ہو

الحمد للہ پر مین نے بہت غور کی ہو اور کل مذاہب کا مقابلہ کرکے دیکھا ہے کہ کیا اس طرح کی صفت کسی دوسرے مذہب نے بھی خدا تعالیٰ کی کی ہو لیکن اس مین کوئی دوسرا مذہب **اسلام** سے نہین ملتا۔ اور خود اہل اسلام مین سوائے سنیون (فرقہ اہل سنت والجماعۃ) کے اور کوئی دوسرا فرقہ اس حقیقت کو پا نہین سکتا عیسائیون سے جب کبھی گفتگو کا موقعہ ہوا ہے اور تثلیث کی نسبت اُن سے پوچھا گیا تو آخر ہار کر یہ جواب دیتے ہین کہ دلیل کوئی نہین اس وقت الحمد للہ میرے دل اور زبان سے نکلتا ہے کہ ہمارا پاک مذہب اسلام کا کوئی مسئلہ کسی قسم کا ایسا نہین ہو کہ جس کے لئے ظاہر دلیل نہ ہو اور حکمت سے بھرا ہوا نہ ہو۔ ایسا ہی ایک بت پرست سے سوال کرو وہ بھی اس بات کا جواب دینے سے عاجز ہے کہ جس کے آگے تم فریاد کرتے ہو اور دعا کرتے ہو کیا وہ سنتا اور بینا اور قادر ہے اس وقت بھی الحمد للہ نکلتا ہے کہ جس خدا کی ہم پرستش کرتے ہین وہ کیسا قادر علیم اور حکیم ہے۔ ایک زانی بدکار کو بھی دیکھکر الحمد للہ یاد آتا ہے کہ اس مولا کریم نے کیسے کیسے پاکیزہ احکام ہمین دیے ہین کہ جنپر عملدرآمد کرنے سے ہم گندے اور خبیث امراض آتشک سوزاک وغیرہ وغیرہ سے محفوظ رہتے ہین

مذاہب باطلہ کا سرسری رد

قرآن شریف کا خاصہ ہے کہ ہر ایک باطل مذہب کا رد سرسری لفظ سے کرتا ہے۔ ایک دفعہ ایک شیعہ سنی اور میری بحث ہوئی مین نے کہا سورہ اذا جاء نصر اللہ تو آپ کے نزدیک محرف و مبدل نہین ہے اس نے کہا نہین تب اُسے کہا گیا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا کہ تو نے کتنے افواج لوگون کو اللہ تعالیٰ کے دین مین داخل ہوتے دیکھ لیا۔ پس جس حالت مین آپ کے نزدیک سوائے ۳ اشخاص کے اور کوئی سچا مومن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہ تھا تو اسلام مین فوج در فوج کیسے داخل ہو گئے کیا وہ توحین مسلمانون کی تھین یا منافقون کی اور اسطرح سے پھر یہ خدا کا کلام خلاف واقعہ اور جھوٹا ظہر تا ہے اس کا اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ فوج ایک ایسا لفظ ہے جس مین صرف تین حرف ہین پھر یہ قصہ ایکدفعہ مین نے حضرۃ صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت مین بیان کیا آپ نے فرمایا کہ ایکدفعہ میری بھی اپنے شیعہ استاد سے بحث ہوئی مین نے اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کی تو مجھ پر سورہ فاتحہ مین سوا الحمد للہ بتلایا گیا اس کی تفہیم یہ تھی کہ آنحضرت صلعم کے زمانہ رسالت ۲۳ سال مین جسقدر لوگ ایمان لائے وہ سوائے تین کے اہل شیعہ کے اعتقاد کے بموجب تو منافق تھے تو اسطرح گویا رسول صلعم کے گھر مین۔ اندر۔ باہر۔ مجلس۔ مسجد۔ بازار وغیرہ مین ہر جگہ آپکے گرد منافقین کا گروہ ہوا۔ منقدی بھی سب کے سب فاسق منافق ہوئے پس ایسی صورت مین **الحمد للہ** کہنے کا موقعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کب حاصل ہوا۔ پھر کیا آپ اسی بات پر خدا تعالیٰ کی **حمد** کیا کرتے تھے کہ میرے ارد گرد اندر باہر نماز وغیرہ مین ہر جگہ بہت سے منافق اور فاسق ہین اور میری کوششون کا یہی نتیجہ ہے ایسی صورت مین تو چاہیے تھا کہ قرآن شریف کی ابتدا **لاحول** سے ہوتی نہ کہ **حمد** سے۔ حمد مین بھی تین ہی حرف ہین۔

عالم۔ وہ شے جس کے ذریعے سے صانع کو شناخت کر سکین۔

مالک۔ اس کے معنے عدالت کرنیوالے کے لوگ کیا کرتے ہین یہ بات غلط ہے۔ کیونکہ اگر خدا مدعی ہے اور مخلوق مدعا علیہ ہے تو عادل ایک تیسرا وجود چاہیے اس لئے مالک کے معنے یہان مملوک کی تربیت کرنیوالے کے ہین۔ اگر وہ سزا دیتا ہے تو وہ پوشیدہ نہین ہے اور نہ اس کے وجوہ پوشیدہ اور اگر انعام کرتا ہے تو وہ اور اس کے وجوہ بھی مخفی نہین ہوتے غرض اس کی جزا و سزا مالکانہ حیثیت سے ہوتی ہے

الدین۔ جزا و سزا یہ ہر وقت دنیا مین جاری ہے نیک اپنی نیکی کا انعام اور بد اپنی بدی کی سزا برابر پا رہا ہے اور اسکا ثمرہ قیامت مین مرتب ہوگا

مکہ کی طرف منہ کرنے کی وجہ

ایک شخص نے اعتراض کیا کہ مکہ کی طرف منہ کس لئے کیا جاتا ہے۔ مین نے جواب دیا کہ اس کی وجہ ایاک نعبد وایاک نستعین مین بتلائی ہو کہ یہ حکم

www.aaiil.org

جناب مولانا حکیم الامۃ مولوی نورالدین صاحب بھروی اعلی اللہ مقامہ کی کتاب المسمی نورالدین بجواب ترک الاسلام پر مولانا مولوی عبیداللہ صاحب احمدی امرتسری حال وارد قادیان کی فارسی نظم

خرد دادہ زان بندۂ اکبریا
کہ تا سازد از نیک بد را جدا

کند میل از دل سوئے راستی
بتا بدرخ خویش ازکاستی

منور کند جان خود از یقین
شود رستہ از بند دیو لعین

اگر خود نبیند رہ این منزلت
ز ارباب حق میکند مسئلت

پے ملت و مذہب و کیش و دین
زند لاف در زیر چرخ برین

ولے زندگی دارد آن دین پاک
کہ باشد ز روحانیت تابناک

ز روحانیت ثبت گردد ہمہ ور
بود جسم بیجان مثل حجر

در آن کیش یک ذرہ بہبودنیست
کہ راہش بدرگاہ معبود نیست

بہ تو میکنم نیک پسند و خدا
فرستند در آن قوم خود انبیاء

بدیشان کلام کند از کرم
بیاموزد از فضل علم و حکم

شود ختم چون دورۂ انبیاء
فرستند تائید شان اولیا

بہر قرن از بہر تجدید دین
فروزد چراغے ز عین الیقین

کہ تا خلق یابد رہ اتحاد
گر آید بسوئے رضائے خدا

ولے ہر کہ را بہرۂ نبود ز نور
چو خفاش زان نور باشد نفور

پذیرد ازان طبع او انقباض
ز مہبودگی میکند اعتراض

بدان سان کہ اکنون یکے تیرہ ہوش
برآوردہ از خبث باطن خروش

ز ناسنجدی ترک اسلام گفت
رخ خویش از دین و دانش بہفت

چو در وہم شد راز او آشکار
بہ پیچید بر خود یکے نام دار

مخیطبے کہ او مصقع و منتحل است
ادیبے کہ مصطلع و ملت است

محقق سمیدع باحکام نص
موفق ہمیع بشرح قصص

بعلم و ادب صیلع و بلغ لبیان
بفضل و ہنر شہرۂ فصح اللسان

ادیب است و سفیر و فہیم جلیل
لبیب است و نحریر و شہم نبیل

باخبار و آثار مندس اللفظن
بعلم و عمل مہرزی اللفظن

درخشندہ نبراس حق نور دین
ز فضل خدا حجتے بر زمین

قوی پایہ شد علمدار دین لوذعی
سنن تازہ گردید زین المعی

ز اوکیست در فقہ ناطور شرع
جزاو کیست در دین را سور و ربع

امام زمان را مہین مقتدی
با فضال ایزد مہین مہتدی

باسخ سمان بلاغت کشود
مراورا طریق ہدایت نمود

آہن قاطع لبوئش نوشت
کہ تا پاک خود سپچد از راہ زشت

ایکہ آریہ گردیدۂ
جز از نیوگ در دیچ جاوید

توصنع شماری نہ خالق خدا
ازان ماندۂ از ہدایت جدا

بہ بادو نوخلاق ارواح نیست
بہ پکیش تو خلاق اشباح نیست

ہیولا روح وخدا پیش تو
قدیم اند افسوس بر کیش تو

بود ترک اسلام رد تا قتن
ز درگاہ خلاق سرو علن

چرا تافتی رخ ز رب غفور
چرا گشتۂ بندۂ حرص و آز

در ینا کہ نفست ملامت کند
شہ چشم ادراک تو دوخت است

بہش باش و فرزانگی پیشہ کن
چراخت ہوش و خرد سو ختی

جنون بر دماغ تو پیچیدہ است
بیارستی پیشہ کن حق شنو

مسوزان تن نازنین را بنار
تو احوال خود را وخیم کردۂ

ز قومیکہ عزت ندارد نزان
ز نامردی ای مرد کل بالفضول

نہ ترسیدی از کردگار غیور
بیا خویشتن را بخسران رسان

گرآئی تو در حضرۂ قادیان
فرود آمد از چرخ بدر منیر

فرود آن بسطح زمین آفتاب
مگر دولت نور ادراک نیست

نہ بینند اگر دیدہ ات نور ہور
کسانیکہ سوئش نظر کردہ اند

بہ بینی ز تعلیم آن مہربان
فروغیکہ کردہ تجلی بطور

قلاوز زامت امام الہدیٰ
سمی محمد مثیل مسیح

گزین کردۂ درگہ کبریا
عیان بر دلش گشتہ اسرار کن

بیائش چنین سودہ صاحبدلان
ہمان است این سرور اولیا

بہنگام رفتن رسول انام
باصحاب را جاب دادان نوید

چنین گفتہ آن اشرف انبیاء
کہ گر علم دین بر ثریا بود

ز اہناء فارس برآید یکے
خوشا بخت و اقبال ہند و ستان

کہ بر دین ترا ساستند
چو آتم بقعر جہنم نشست

ندیدی تو اے مرد کل بالفضول
با سلام چون شد الد الخصام

چنان دہرۂ دہرش از ہم درید
عیان گشت در چشم گیر و بہود

کہ اسلام را دستگاہے تو ایست

چہ گشتت کہ گشتی ز فرقان الفور
نگفتی چرا خیر شی در گزند

ترا مطلع بر غرامت کند
ازان خت الضمانت تو سوخت است

ز روز پسین یکرہ اندیشہ کن
کہ از بہر خود حسرتے اندوختی

ز مہر عقل و ہوش تو دیدہ است
چو کوران عمان در ضلالت گرد

مکن خانہ خود بہ بہر القرار
بسے بر سر خود ستم کردۂ

بہ بہبودگی لاف مردی زمان
زنی طعنہا بر رجال محول

کہ از رحمتش گشتہ انا شکور
بیا یکرہ سوئے دار الامان

نصیب از سعادت بری بیگمان
مگر دیدۂ تست از دو ضریر

تو بر دو فتہ دیدۂ خود بنجواب
ویا جانت از تیرگی پاک نیست

بدانم کہ چشم تو دارد فتور
چراغ کمالات برکردہ اند

بنا ہیچ حکمت ز بہر دل دوان
شدش قادیان جلوگاہ ظہور

نہ بدر الدجی تبلگ شمس الضحیٰ
دل آرا چو یوسف بوجہ ملیح

بہ بین پیرۂ حضرت مصطفےٰ
سبق خواندہ در مکتب من لدن

ہویدہ خاک رہش قبلگان
کہ از وے خبر دادہ اند انبیاء

علیہ الصلوٰۃ علیہ السلام
کہ آید پس از من مسیح سعید

حبیب خدا سرور دو سرا
ز دست کسان دور و بالا بود

شود نائل آن تربہ را بنگر
کہ خورشید طالع از قادیان

بہ تیغ دعا باش تر ساستند
چلیپا بدوش قضا شکست

کہ در نصرت دین پاک رسول
چہا آمد از چرخ بر لیکھرام

ہمہ آریہ قوم آہے کشید
ز تو سا و بد پیروان وہنود

بدنیا چنین مذہب انیز زیست

حق است آنچہ حق پیشہ گوئد و حق حق پرستان نشانہ نہد
محال است سعدی کہ راہ صفا تو آن رفت جز در پئ مصطفےٰ
کسانیکہ زین راہ برگشتہ اند
بہ فتند لیکن بدوسر گشتہ اند

خدا کی پاک باتھوں کی بنائی ہوئی احمدی جماعتیں داخل ہونیوالوں کی فہرست

نمبر	نام	مقام	ضلع
۱	گل محمد صاحب	چھاؤنی بلیگام کمپنی نمبر ۲	
۲	بخش محمد صاحب	تر گڑھی	نوجہر الوالہ
۳	عمر دین صاحب	جنگ	
۴	محمد سلیمان صاحب	کلاسر	
۵	منہاب بیگ ہمدلہ	ڈسکہ	سیالکوٹ
۶	پیر بخش صاحب	وزیر آباد	
۷	عبد الحکیم صاحب	ملتان	
۸	محمد خانصاحب (بستی مندرانی)	تونسہ	ڈیرہ غازیخان
۹	عثمان خان صاحب		
۱۰	زوجہ عثمان خانصاحب		
۱۱	مسماۃ بخت بنت عثمان خان		
۱۲	اللہ بخش خان صاحب		〃
۱۳	زوجہ اللہ بخش خان صاحب		〃
۱۴	محمود صاحب		〃
۱۵	محمد صاحب		〃
۱۶	نور الدین صاحب	وزیر آباد	
۱۷	میاں عقلو چوکیدار صاحب	مانگ	
۱۸	علی محمد صاحب	جھون	
۱۹	غلام حسین صاحب سابق مدرس	سیر سنگ	بازار نواب
۲۰	سٹیٹ ہر اپنے سکون		
۲۱	محمد بہاؤالدین خان	حیدر آباد دکن پلی قدیم	
۲۲	محمد محسن صاحب	مکیم نور (ملک اودھ)	
۲۳	پیر برکت علیشاہ صاحب ہیڈ ماسٹر		کنتہ ہوشیار
۲۴	خواجہ الدین صاحب	کاٹھ گڑھ	
۲۵	مولا بخش صاحب	〃	
۲۶	بلند خان صاحب	〃	
۲۷	نبی بخش صاحب		
۲۸	فیض بخش صاحب	〃	
۲۹	میران بخش صاحب		سیالکوٹ حال وزیر آباد
۳۰	اہلیہ شیخ نعمت علی صاحب جمعدار نمبر ۳ کمپنی نمبر ۶	چھاؤنی رانچی دورنڈا	

www.aaiil.org

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا اور جس کے دریافت ہوجانے سے لیسوعی معجزات کی کلا ہر ایک مذہب وملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی ہے اور جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہوجاتا ہے اس کا بر محل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے جو ہدایات ان میں درج ہیں ان پر مشق کرنے سے انسان صحت یقینہ کہکر اپنی وجد کو زیادہ نام پا سکتا ہے اور خیالاتی میں کیوں اور ان کے ضبط کرنیکی عادۃ بھی پیدا ہوجاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کو لکھنے والوں نے مبالغہ کے ہیں کہ آسمان وزمین کو خلاء ملاء ہے اور اس کو مشاق کو گویا خدائی کی کل کا چابی والا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہماری تحقیق اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کرکے ثواب یا عذاب کماتا ہے۔ ویسے خدا کے ارادے سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل پتا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسی ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے مزدیک دل محالات سوتھ اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں۔ قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم ۔ بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس میں دیئے گئے ہیں ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسلح جہاد۔ اور دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دیئے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ ۱۰

سر مکتوم ۔ یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور سارا کلام ترک لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ ہونے کا ذکر انجیل میں ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵ر

رویائے صالحہ اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ لکھا کرنے کا اور حضرت مسیح موعود کا ثبوت صحف سابقہ سے۔ قیمت ۲ر

اعجاز احمدی ۳۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب الکہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرلے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱ر

قول صحیح پنجابی کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ اپنے اردو زبان میں حضرت مسیح موعود و مہدی علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ۱ر (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

عاقبۃ المکذبین لودیانوی مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان۔ بیعت کو دس شرائط حضرت مسیح کی وفات دجاجۃ پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ۱ر (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

اسلام اور اس کا بانی یعنی اس کا رد اس صاحب کے جو مسمی بہ پیر و زاید پیر و رشب کے ایک انگریزی

صیانۃ الناس ۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب بجناب فاضل امروہی قیمت ۱ر

الہامی دعا ۔ ربک کل شئی خادمک رب احفظنی والصرنی وارحمنی قیمت ۔ ر (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گورداسپور قیمت ۔ ر ایضاً

نظم برائے مستورات بطریق کامن مصنفہ ″ ″ ″ ″

روشنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبدالکریم تاجر بالہ کوٹلوی بنایا علی تسمہ ارنی نور اوسطاً تمہ تاجران کو

سر الشہادتین ۔ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کی شہادۃ کا واقعہ من و عن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف میں موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ فاضل

مجرب ادویہ

حب دافع دائمی قبض اس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہیں ہوتی بلکہ مدد دلی قوی میں جو قبض باعث مرض ہوتا ہے اس سے رفع ہوکر آئندہ تازہ قوت ہوتی کو قبض کا اخراج کے متعلق ہوتی ہے قیمت ۱ر

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عہ

علاج نکسیر نشتر نیکناک کی اندر نتھ نہ ہو اور مانع سوختن آتا ہو تو اس دوا کے آرام ہوجاتا ہے کپاہ اور ناک میں ٹاہلی کی دوا قیمت عہ

حب جدید ہر قسم کے بخار ہوں اور ابتدائی ذکر اور کھانسی وغیرہ کا علاج جبل کا تجربہ خود ذیان میں بھی ہوچکا ہے

روغن نہرہ ۔ بشرطیکہ ماد زیادہ نہ ہو اکثروں پر تجربہ ہوا کہ آرام ہوگیا ہے قیمت فی شیشی

درد سر کی گولی ہر ایک قسم کے درد کو اس سے فوراً آرام ہوجاتا ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۰۰ گولی عہ

سرمہ زنگاری اعلیٰ درجہ مقوی بصر و ہند بخار آشوب چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا

مصفی خون گولیاں خالص عشقہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہوئی لیکن بہ گولی عہ

سلائی گکرہ جسے ہندوستانی زبان میں روہی کہتے ہیں خواہ پرانی ہوں اس کا استعمال سے آرام ہوجاتا ہے

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہیے

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بےنظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر سید عبدالحکیم خان صاحب بی اے نے بکمال محنت کے ساتھ تصنیف فرمایا۔ مختصر اصطلاح حضرت مسیح آخر زمان عہ اور مولانا مولوی نورالدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنادی تھی حضرت مسیح الزمان دقتاً فوقتاً اسکی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔ نہایت عمدہ بےنظیر زبان ہے۔ تو ای کاش خوب بیان کیا ہے میں دلوں پر اثر کرنیوالی ہے حضرت مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین علیہما السلام کی بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی آپ فضل بان سے چھپکر تیار ہوچکی ہے خریداران البدر کو پارہ عہ کی تفسیر محض مفت۔ رکے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ روانہ کی جائیگی جلد ہے مجلد ہے پارہ الم کی قیمت ۶ پارہ عہ ۱ر ۱/۲

المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام نزاوڑی ضلع کرنال تمام درخواستیں تشہیر کے نام آنی چاہئے نہ کہ دفتر البدر میں

بنارسی مال ہر قسم کا مردانہ اور زنانہ مثل ٹوپے اور گلبدن غلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر سے خرید جاوے اصل اخراجات پر صرف ۲ر منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ خالص نہایت دیانت داری سے ارسال کیا جاویگا۔

المشتہر سید عزیز الرحمن محل شالو متصل کتاب گھر کوہ منصوری

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ہر قسم کی اردو عربی فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے۔

نیو فیشن کے سٹ ۔ ناظرین ہمارے یہاں بینا کاری کوفت گری کا کام کوٹ قمیض کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور میل پر ٹاہ تا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھا سکتا ہے فائدہ یہ کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہوجاتے ہیں اور یہ عمر بھر میں ایک دفعہ کافی ہیں۔

نمبر ۱ ۔ بٹن سٹ نام بھی سنہری کام بھی سنہری قیمت ۱۲ **نمبر ۲** ۔ بٹن سٹ نام کسنہری اور کام چاندی کا قیمت ۸ **نمبر ۳** ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۶ر **نمبر ۴** ۔ انگشتری سیل بوٹا چاندی کا قیمت ۲ خط آنے پر بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ ہوسکتا ہے۔

پتہ ۔ ایس جی ایم کمپنی گوجرات پنجاب

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سیرمہ ہر قسم کا۔ دوائی یونانی وانگریزی و مصری پیکہ دلنگی ہر قسم و ہر کے رومال دسوتی ہر قسم تہہ کے۔ بنیان۔ وجراب ہر طرح کی دیسی و انگریزی سوتی و اونی کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کام دار کی۔ گیس لیمپ پٹرومکس۔ کمربند سوداں و پیچا پیاہ و ہاپر ٹرکی۔ جوتے خورد و کلاں سادہ و کام دار بوٹ و گرگابی اور نعل دیسی و انگریزی۔ و پنجابی طرز دیانہ و ہند و ستانی ہر قسم کے ہر قسم مرادآبادی گلوبند ہر قسم کے خورد و کلاں شانہ مردانہ و زنانہ کنگھی اور سینگ کی ہر قسم قفل آہنی و پیتل کے ہر قسم کے کلاں۔ فوجیہ ہر قسم کے۔ ڈرلی ہر قسم کی۔ قینچی دیسی و ولایتی ہر قسم کی۔ چاقو دیسی و ولایتی ہر قسم کے

المشتہر حافظ نور احمد اینڈ کو ناجا پیٹھ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

انوار الاسلام پریس قادیان میں محمد افضل معراج الدین چھاپہ پرائیٹر ان کے اہتمام سے چھپا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا | نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
یہ رخ محمدؐ کا

ان اللہ قد اصبح کلکم وقت صیحۃ وما تنظرون الا واحدۃ

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چہ گویم با گروہی چہار قادیانی بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

نمبر | ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

خریداروں کو اطلاع ہمارے احباب کو تازہ حالات سے باخبر رہنے اور ترقی جماعت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجراء اور قیام کا مدار قوی الخاطر اور ہمہ تن اشاعت اور اسٹیٹ ریل بیشاف کی تکمیل اور زر خریداری کے لئے ضرور ہے کہ اس کی اشاعت کو ازبس ضروری سمجھا جاوے۔ ۵ سو سے ہوا اس لئے احباب سے التماس ہے کہ جو صاحب وہ حالت تین چھ کر ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل ہے اور کاغذ کیلئے بلا اجازت کاغذ بار بار ہوا کرتا ہے اور وقت اشاعت میں بہت روپیہ کی ضرورت ہوتی ہے تو خواہ اور ہمدردی کے خیال کو دل دماغ میں جگہ دیکر بقیہ نہ ہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سرتوڑ کوشش کریں اور طلوبہ تعداد کو پورا کرکے کاغذ کو ہر لحاظ سے مفید بار بنا دیویں اپنے ذرائع کو حتی الوسع بیانت داری سے بجالاویں

وہ الفاظ جنمیں حضرۃ مسیح موعودؑ سے بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار رہا اور یقین کرتا ہوں کہ دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہو تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ پھر اس کے بعد آپ دعا کرتے ہیں حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے تشفیق کے لئے دعا کرتے ہیں

فتوی مبالغت جہاد

اب جو ڈرو جہاد کا اک دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتوی فضول ہے

دشمن ہر دو خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

کیوں چھوڑتا ہے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے تم چھوڑ دو اس خبیث کو

کیا یہ نہیں نبی کی ہیں دیکھو تو کھول کر
عیسی مسیح جنگوں کا کر دیگا التوا

جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹا دیگا
جب آ ٹیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائے گا

کھیلیں گے بچے سانپوں سے بخوف و بیگزند
پیویں گے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند

سہو لیں گے لوگ شدت و تفشنگ کا
یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا

وہ کانوں کو سخت نفرت و بیزاری ہوگی
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگی

کافی ہو سوچنے کو مگر اک نبی کی ہے
اک معجزہ کے طور سے یہ بھی کمی ہے

کر دیگا ختم ۲ کے وہ دین کی لڑائیاں
الفقصہ یہ مسیح کی آنے کی ہے نشان

اب قوم میں ہماری وہ فاتح قوان نہیں
ظاہر ہیں خود نشان کہ دل میں وہ جان نہیں

وہ سلطنت وہ رعب و شوکت نہیں رہی
اب تم میں خود وہ قوت طاقت نہیں رہی

وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہیں رہی
وہ نام وہ عزو دبدبہ دولت نہیں رہی

وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی

دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
عشق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی

وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
دنیا و دیں میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی

وہ اس شوق و جذبہ طاعت نہیں رہی
ہر وقت جھپٹ مسیح کی تو عادت نہیں رہی

موسو ہو گند دل میں طہارت نہیں رہی
خوان بچھی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی

سوئے سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی
سب پر سراک جا ہے کہ وحدت نہیں رہی

تم مر گئے تمہاری وہ غیرت نہیں رہی
اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی

اب کوئی تم میں چیز ہی غیر قوم سے
ہاں اب تم نے چھوڑ دیا دیں کی راہ کو

اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں

کیونکر ہو وہ نظر کہ تمہارا وہ دل نہیں
تقوی کے جائے جتنے تھے سب چاک ہو گئے

کچھ کچھ جو تھے وہ خاک ہو گئے
اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے

اب عیسوں سے لڑائی کا معنے ہے کیا تمہیں
تم خود ہی غیر دین کے محل سزا ہوئے

سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں

پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایمان نہیں رہا
نور و مواسا نہ وہ عرفان نہیں رہا

پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے
آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے

ایسا گمان کہ مہدی کی خونی بھی آئیگا
اور گا فرون کے قتل سے دین کو بڑھائیگا

اک غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتان ہیں بڑھوتہ ہیں اور افترو ہیں

یارو جو مرد آزما کو تھا وہ تو آچکا
یہ لازم تم کو مشتی قمر بھی بتا چکا

اب سال سترہ بھی صدی سے گزر گئے
تم میں سے ملے سیچو والا کدھر گئے

تھوڑے نہیں نشان جو دکھائے تم نہیں
کیا پاک راز تھے جو بتائے کہ تم نہیں

پر تم نے ان کو کچھ بھی نہ پایا نہ فائدہ
منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ بائدہ

ہنجلوں سے یار و باز بھی آؤ گیا نہیں
خواہش پاک صاف بناؤ گیا نہیں

باطن کو میل ل کی ہٹاؤ گیا نہیں
حق کی طرف رجوع بھی لاؤ گیا نہیں

اب عذر کیا ہے کہہ بھی بتاؤ گیا نہیں
منھی جو دل میں ہو وہ سناؤ گیا نہیں

آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گیا نہیں
اس وقت اس کو منہ بھی دکھاؤ گیا نہیں

تم میں سے جو کہ دین و دیانت کا ہے طلب
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کو کرے اسپر

لوگو ان کو یہ بتاؤ کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور یہ ہے

ہم اپنا فرض و مستواب کر چکے ادا!

اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا!

نوٹ ۔ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان ۴ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا لہذا ۲۴ جنوری ۱۹۰۶ء تک کو چودہ سال ہوئے ہیں جبکہ البدر اپنے پورے معنوں کو پہنچتا ہے اس پہلے دور میں آپ کی یاد گار میں جو کہ آپ کی فتح اور نصرت کا زمانہ ہے قادیان کو

تعلیم الاسلام کیطرف سے اعلان

مدرسہ تعلیم الاسلام سے امتحان مڈل مین امسال بارہ طالب علم بھیجے گئے تھے۔ جن مین سے نو بفضلہ تعالیٰ کامیاب ہوئے ہین۔ اگرچہ اس سال بسبب کثرت بارش اور بیماری اور بعض دیگر وجوہات کے مدرسہ بہت عرصہ تک بند رہا۔ اور تعلیم کا انتظام خاطر خواہ نہ ہو سکا تھا۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نتیجہ بہت عمدہ رہا ہے۔ سال گذشتہ مین اس مدرسہ سے چھ طالب علم امتحان مڈل مین بھیجے گئے تھے اور چھ ہی پاس ہو گئے۔ امسال پاس ہونے والون کے نام مفصلہ ذیل ہین

۱ مرزا عزیز احمد ولد خانصاحب مرزا سلطان احمد صاحب ۔ ای ۔ اے ۔ سی
۲ عبدالغفار خان احمدی ولد خانصاحب انوار حسین خانصاحب رئیس شاہ آباد
۳ اقبال علی غنی احمدی ۔ برادر فیض علی صاحب
۴ سمیع اللہ خان احمدی ۔ ساکن فیض اللہ چک
۵ راجہ محمد اسحق احمدی ہمشیرہ زادہ مرزا خدا بخش صاحب
۶ عبدالحق ولد بابو غلام محی الدین صاحب ہیڈ کلرک محکمہ انہار ۔ امرت سر
۷ عبدالعزیز احمدی ساکن فیض اللہ چک
۸ قاضی عبیداللہ احمدی ۔ ساکن ضلع گورداسپور
۹ عبدالغنی ولد بابو غلام محی الدین صاحب ہیڈ کلارک محکمہ انہار ۔ امرت سر

جماعت چہارم ہائی ۱۵ ۔ مارچ سنہ ۰۴ء کو کھولی جاوے گی

تمام طلباء کو چاہیئے کہ حتی الوسع تاریخ مقررہ پر پہنچ جاوین ۔ تاکہ کسی لڑائی مین حرج نہ ہو جو طلباء غیر مدارس سے یہان آنا چاہین ۔ ان کو لئے ضروری ہے ۔ کہ مدرسہ سے پہلے اپنا ڈسچارج سارٹیفکیٹ ساتھ لیکر آوین ۔ کیونکہ یہ مدرسہ صاحب انسپکٹر محکمہ تعلیم کے معائنہ اور ملاحظہ کیلئے کھولا جا چکا ہے اسواسطے انٹر سکول ارد وس یعنی قواعد باہمی معاہدہ درمیان مدارس پنجاب زیر نگرانی صاحب ڈائریکٹر بہادر سررشتہ تعلیم کی عزوری ہے

سب انسپکٹر بہادر مدارس نے اس مدرسہ کے متعلق ۳

مفت اخبار

اخویم سید غلام محمد صاحب سیٹھ کلرک افریقہ کی طرف سے جسقدر رقم مفت یا نصف قیمت پر اخبار کی اجرا کے لئے درمیان ہوئی تھی ۔ وہ ۲۰ تاریخ تک پوری ہو چکی ہے ۔ اور اس بعد جسقدر درخواستین مفت یا نصف قیمت کی دفتر مین آئی ہین ۔ انپر سردست عمل درآمد نہین ہو سکتا ۔ اب صرف ۱۶ کے دس خریداروں کی گنجائش ہے ۔ جو ہمارے اپنے دوست رحمت علی صاحب کی روح کو ثواب پہنچانیکی غرض سے تجویز کئے ہین ۔ لہذا اس کیمتعلق درخواستین آنی چاہئین

توسیع اشاعۃ

البدر کی توسیع اشاعت کی لئے ایک حصہ کام کا اسوقت تک کہلا جاتا ہے جبتک کہ اسکی تعداد بفضل ایک ہزار سے اوپر ہو جاوے ۔ ذیل مین اُن احباب کا خصوصیت سے شکریہ ادا کیا جاتا ہے ۔ جنہون نے نومبر سنہ ۰۳ء تک اسکی اشاعت مین سعی فرمائی اور خریدار پیدا کئے ۔ خدا تعالیٰ اُن کو جزائے خیر دیوے اگرچہ ہماری بعض قلعیں اس امر کو ناگوار جانینگے ۔ کہ جس حالت مین انہون نے اس خدمت کو دینی خدمت جانکر حسبۃ للہ ادا کیا ہے ۔ تو ان کا کیون اظہار کیا جاتا ہے ۔ لیکن ہم صرف اس لئے اُن نامون کو درج کرتے ہین کہ الدال علی الخیر کفاعلہ کے مصداق ہو کر دوسرے ثواب ہر ایک کی نیت کیموافق ملے ۔ اور آیندہ کیلئے بھی انشاء اللہ ہر ایک آشو مین احباب کو یاد دہانی کیجاویگی اور قابل شکریہ یہ ہین ۔

جناب سید صادق حسین صاحب مختار عدالت		اٹاوہ
جناب مستری نظام الدین صاحب معمار		افریقہ
جناب ممتاز علی خانصاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ		افریقہ
جناب محمد علی خانصاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ		افریقہ
جناب فیروز علی صاحب سٹیشن ماسٹر		سہارنپور
جناب عبدالغنی خانصاحب افسر فراشخانہ		پٹیالہ
جناب غلام محمد خانصاحب بی ۔ اے ہیڈ ماسٹر		ہنون
جناب مرزا خدا بخش صاحب مصنف عمل مصفی		
جناب مرزا عبدالکریم صاحب تاجر		مالیر کوٹلہ
جناب محمد نواب خانصاحب نائب		"
جناب ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب		راولپنڈی
جناب منشی نذیر الدین صاحب بہاموں		برہما
جناب چوہدری مولا بخش صاحب		سیالکوٹ

قادیان مین ہولی

گذشتہ ہفتہ مین ہولی کا تیوہار قادیان مین بڑی دھوم دھام سے منایا گیا ہے ۔ کئی دن تک بازار مین سہ پہر کے بعد کنچنی کا ناچ بھی ہوتا رہا ہے ۔ ہمین یہ سنکر کمال افسوس ہوا ۔ کہ قادیان کے سناتن دھرمی ہندو صاحبان نے چندہ جمع کر کے اس ناچ کا انتظام کیا ہے ۔ افسوس کی وجہ یہ ہے ۔ کہ سناتن دھرمیون کے خلاف یہان ایک آریہ سماج ہے ۔ جو کہ ہمیشہ چندہ وغیرہ فراہم کر کے اسے امور کی اشاعت اور اُس کی تائید مین جلسے کرتی رہتی ہے ۔ اور اس کے ممبر اکثر دوسرے بڑے مقاماۃ کی آریہ سماجی جلسون مین بھی شامل ہوتے رہتے ہین ۔ لیکن آج تک ان سناتن دھرمیون سے یہ تو نہ ہوا ۔ کہ ایک سناتن دھرم سبھا بنا کر ہفتہ وار جلسہ کرتے اور اصلی حقیقت جو کچھ اُن کے مذہب کی ہے پیش کر کے آریون کو بخیال خوش راہ راست پر لانیکی کوشش کرتے ۔ ہم نہیں جانتے کہ ایک کنچنی کے ناچ سے اُن کے دھرم کی کیا تائید ہو سکتی ہے ۔ جس کیلئے چندہ کیا گیا خیر جو چہ باد آباد ۔ اب بھی اُن کو کوشش کر کے ایک سناتن دھرم سبھا قادیان مین قائم کرنی چاہیئے ۔ اور مشتہر کر دینا چاہیئے ۔ اگر ہفتہ وار نہ ہو تو ماہواری ایک جلسہ شائع کر کے اپنے دھرم کی خدمتگذاری کرنی چاہیئے ۔ ہم امید کرتے ہین کہ ۹ یہان کی بعض ذی فہم سناتن دھرم لاہور کی سناتن دھرم سبھا سے خط و کتابت کر کے ضرور اس کا اہتمام کرینگے اور خود لاہور کی سناتن دھرم سبھا کے ممبرون کو بھی چاہیئے کہ وہ اپنے رسائل یا اخبار بھیج کر یہان کی لیڈنگ سناتن دھرم لوگون کو خواب غلفت سے بیدار کرین اور ہاتھ ان لوگون کو آریون کا خشکار نہ ہونے دیوین ۔

احمدی جماعت کیلئے متعین دعا کی درخواست

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ مین عرصہ ایک سال سے ایک ذہنی امر کی فکر مین مبتلا ہون ۔ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کوئی دن ایسا نہین گذرا ۔ جسمین اُس فکر کی وجہ سے میری جان گداز نہین ہوئی ۔ چونکہ جماعت کی دعا مین برکت ہوتی ہے ۔ اسلئے ملتمس ہون ۔ کہ ایک دن کی نماز مین سب بھائی میرے لئے دعا کرین فقط

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاکسار قاضی یار محمد احمدی ۔ بی ۔ او ۔ ایل متعلم ایم ۔ او ۔ ایل کلاس اوری کالج لاہور

www.aaiil.org

ملفوظات حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام

گذشتہ اشاعت سے آگے

(سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار البدر نمبر ۹ صفحہ ۷ کالم)

یہ تو پہلی حالت کا ذکر ہے اب ذرا دوسری حالت اسلام کی دیکھ لو کہ فیوض اور برکات کا سرچشمہ خدا ہے اور ہمیں جبکہ ذریعہ سے عام مخلوق ہدایت پاتی ہے ان کا یہ حال ہے کہ اگر غلطی کرتے ہوں اور ان کو تبلائی جاوے تو اس کا تسلیم کرنا اور چھوڑنا ان کے لئے سخت مشکل ہوا ہوا ہے۔ حالانکہ فاسق اور متقی میں یہی فرق ہوا کرتا ہے کہ متقی کو جب غلطی کا پتہ لگ جاوے تو وہ اسے فوراً ترک کر دیتا ہے، اور فاسق نہیں کرتا ہر ایک شخص یا قوم کی غلطیاں ایک حد تک معلوم ہو جاتی ہیں مگر ان کی غلطیوں اور حماقتوں کا کوئی انتہا نظر نہیں آتا ہے دعوے تو قرآن۔ حدیث۔ اور خدا پر ایمان کا ہو مگر ان کے آگے جب یہ پیش کیا جاوے اور کہا جاوے کہ غلطی چھوڑ دو تو ایکبات کا اثر نہیں ہوتا۔ بھلا بتلاؤ کہ ایک مومن کے لئے اس سے بڑھکر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ اگر قرآن شریف پیش کیا جاوے احادیث پیش کی جاویں۔ نشانات پیش کئے جاویں۔ علاوہ اس کے عقل بھی کام کی شے ہے اس سے بھی نیک و بد کی تمیز ہوتی ہے اس سے بھی سمجھایا جاوے مگر ان کو کسی سے فائدہ نہیں پہونچتا۔ مثنوی میں مولانا روم نے ایک قصہ لکھا ہے کہ ایکدفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھاگتے جاتے تھے کسی نے آواز دیکر پوچھا حضرۃ ایسے کیوں بھاگ رہے ہو فرمایا کہ جاہلوں سے بھاگ رہا ہوں اس نے کہا جس اسم اعظم کے ذریعے سے معجزات دکھاتے ہو وہی ان پر بھی پڑھکر پھونک دو۔ کہا کہ کئی مرتبہ پھونک چکا ہوں مگر ان پر اس کا بھی اثر نہیں ہے اسیطرح ان لوگوں میں جہالت کا یہاں تک اثر ہے کہ عقل پر ان کے۔ قرآن دانی و حدیث دانی دعوے تو ہے مگر جب وہ پیش کئے جاویں تو ایسے..... انکار کرتے ہیں جیسے ہندو اور عیسائی۔ خود بھی صحبت حق سے دور رہتے ہیں اور اور لوگوں کو بھی دور رکھتے ہیں یہ ایسا زمانہ ہے کہ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے ما خلقت الجن والانس الا لیعبدون مگر یہاں معاملہ برعکس ہے اور اب جب کہ کاروبار ہی منقلب ہوا ہے تو عذاب کی ضرورۃ ہی وہ تقوی جو آنحضرۃ صلعم کے وقت تھی اب اس کا نام ونشان بھی نظر نہیں آتا ایک بازار میں کھڑے ہو کر دیکھو جس قدر مخلوق نظر آوے گی دنیا کے لئے سرگردان ہوگی ہمارا یہ منشا ہرگز نہیں ہے کہ تجارت وغیرہ ذرائع معاش کو ترک کر دیا جاوے اور نہ ہم ان باتوں سے کسیکو منع کرتے ہیں ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ ان سب کاموں کو خدا کی اطاعت اور اپنے دین کو محفوظ رکھنے کی نیت سے کیا جاوے۔ بیوی بچوں کی خدمتگذاری وغیرہ سب اسی نیت سے کیجاوے تو وہ دین ہی ہوتا ہے مگر آجکل یہ سب کام صرف دنیا کے لئے کئے جاتے ہیں خدا کے احکام کی تو پرواہ ہی نہیں ہے۔ اولاد کی خواہش اس لئے کیجاتی ہے کہ میرے باغات۔ زمین۔ اور املاک کا کوئی وارث ہو۔ اور کثرت ہو اور اس سمجھتے ہیں کہ جب ہم مر گئے تو پھر اس سے ہمیں کیا کہ شریک وارث ہو یا کوئی اور۔ غرضیکہ اب یہ اسلامی حالت رہ گئی ہے حالانکہ خدا کا حکم کہیں ایسا نہیں ہے کہ تم اپنی املاک کی حفاظت کے لئے اولاد کی خواہش کرو۔

مومن جو کچھ طلب کرتا ہے اگرچہ وہ دنیا داروں کی حد تک ہی کیوں نہ ہو لیکن وہ سب دین ہوتا ہے۔ خوراک اس لئے نہیں کھاتا کہ موٹا ہو بلکہ جیسے یکہ بان راستہ میں گھوڑے کو اس لئے نہاری دیتا ہے کہ منزل طے ہو اسیطرح یہ بھی نفس کو خدا کی اطاعت پر تقویت دینے کے لئے کھاتا ہے کیونکہ جسم اور دل کا حق ہے ویسے نفس کا بھی ہے اگر اس کی رعایت نہ کی جاویگی تو بہر جاویگا اور کام نہ دیگا اسیطرح ہر ایک اسائش جو مومن کو مطلوب ہوتی ہے اس سے اصل مدعا یہی ہوتا ہے اور اس کا ہر ایک فعل خواہ جاہل کی نظر میں نکتہ چینی ہو لیکن خدا کے نزدیک عبادۃ میں داخل ہوتا ہے اور اس کے ان کاموں کا ثواب اُسے ویسا ہی ملتا ہے جیسے نماز کا ثواب۔ اگر روٹی اس لئے کھاؤ گے کہ کلوا کا حکم ہے اور پانی اس لئے پیو گے کہ اشربوا کا حکم ہے تو جو ثواب تم کو کھانے پینے کا ملیگا وہ دوسرے غافل آدمی کو نماز کا نہ ملیگا کیونکہ وہ خدا کے حکم سے اور اس کی منشا کے مطابق نماز نہیں پڑھتا اسی لئے خدا نے ایسے نمازیوں پر ویل کا لفظ بولا ہے فویل للمصلین الذین ھم عن صلاتہم ساھون۔

کل اوامر کے بجالانیکا ثواب ملتا ہے جس قدر کاموں کو خدا کے حکم سے اور ان کے موافق کریگا ان سب کا اجر پاویگا (اس لئے چاہیے کہ ہر ایک کام کرنے سے پہلے ہم دیکھ لیویں کہ اس کام کے کرنے کا حکم خدا تعالیٰ کی پاک کتاب میں ہے کہ نہیں اس لئے قرآن شریف پر وسیع نظر کی ضرورۃ ہے نیز اس کی کہ اس کے معانی انسان کو علم ہو اور یہ کثرۃ تلاوۃ اور غور اور تدبر سے حاصل ہوتا ہے یا تکون کی صحبت اختیار کرنے سے خدا تعالیٰ مجھے اور آپ کو اس کی توفیق عطا کرے اور ان اوامر کے بجالانے میں آسانی (ایڈیٹر)

ورنہ باقی امور پر جو ریا وغیرہ کے لئے کئے جاتے ہیں اگرچہ بظاہر ان کی صورت اوامر کے مطابق ہوتی ہے اجر اب اور ویس میں ہو

اب یہ زمانہ ہے کہ اس میں ریاکاری۔ عجب۔ خود بینی تکبر۔ نخوت۔ رعونت وغیرہ صفات رذیلہ تو ترقی کر گئے ہیں اور مخلصین لوجہ اللہ وغیرہ صفات حمیدہ آسمان پر اٹھ گئے ہیں تو کل۔ تفویض وغیرہ مفقود ہیں کالعدم ہیں۔ اب خدا کا ارادہ ہے کہ ان کی تخم ریزی ہو وہ یہ کیسی دنیا ہے اب اس نے کسی بھیجنے جانے کا کردیا ہیں ملائکہ طرف ایک وقت مامور کر دار سال کیا ہے ایک طرف اتمام حجت ہوگئی ہے۔ اب وہ زمانہ جاہل سکھوں کا نہیں ہے ایک طرف آسمان نشانوں سے اتمام حجت کر رہا ہے جیسے کہ ہم نے رسول مسیح میں ان کی ایک فہرست دی ہے تبلیغات کا سلسلہ بھی جاری ہے کہ طاعون شروع ہے جو ان لوگوں کے آباؤ اجداد نے بھی نہ دیکھی تھی لیکن ابھی تک توجہ نہیں ہے فاسم خدا کا بڑا فضل ہے کہ بعض سعید لوگ بھی نکلتے آتے ہیں اگرچہ ان کی تعداد بہت کم ہے مگر تاہم کوئی ہفتہ ایسا نہیں گذرتا کہ سعید کے خط نہ آتے ہوں پس کچھ طاعون سے کچھ سمجھ جاویں گے اور اس طرح پر خدا کا کام ہوکر رہیگا۔

اس مقام پر جناب محمد ابراہیم خان صاحب بن حاجی موسیٰ خان برادر زادہ خان بہادر محمد افضل خان صاحب نے کراچی و علاقہ سندھ کا ذکر کیا کہ وہاں کے لوگ بہت غافل ہیں اور ان کو ان باتوں کا علم ہی نہیں ہے اس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا

کہ مطلق جاہل سے انسان گمراہ جاتا ہے یہ حال کچھ تو بڑھے لکھے وہاں ہیں اور انگریزی تعلیم کا سلسلہ جاری ہے اگرچہ انگریزوں کی تعلیم کا مقصد کیا ہے کیوں ان پر ہو مگر تاہم یہ فائدہ ضرور ہے کہ فہم میں وسعت اور باتوں کے سمجھنے کی استعداد پیدا ہو جاتی ہے اور نہیں ایسے ہی آدمیوں کی ضرورت ہے رفتہ رفتہ پیدا ہو جاویں گے وحشی لوگ جنکو کھانے پینے کے سوا اور کوئی کام نہیں ہے ان سے انسان کیا کلام کر سکتا ہے۔ اس تعلیم یافتہ گروہ پر اگرچہ دنیا کا حب ہے مگر تاہم سعید فطرۃ لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ ہماری طرف آ رہی ہیں اب ہماری جماعت کا ایک حصہ انہی میں سے ہے تو کیسکو یہاں بھیجے ہوئے ملا نہیں ہے آخر خود ہی دیکھ لیں گے ہیں غرضیکہ نہایت درجہ کی امید ہوتی ہے نرے ڈنگر (بیل) سے انسان نے کیا بات کرنی ہے۔ لوگوں کو کچھ ملانوں نے خراب کیا ہے کچھ جاہل فقیروں نے اور بعض لوگ لٹکوں یا پگڑیوں کے معتقد ہوتے ہیں کچھ ہی کیوں نہ ہو خدا کا کام کرنا نہیں کرتے اگر ایک شخص زمین پر باغ بناتا ہے تو اول دیکھ لیتا ہے کہ باغ

www.aaiil.org

کے قابل زمین ہے کہ نہیں۔ اگر کسی سے بنجر پاتا ہے تو زمین کو کرتا اور پھوڑتا اور ڈھیلوں کو توڑتا تاڑتا ہے تب باغ بناتا ہے پس وہ مالک الملک جو کہ اب یہ باغ طیار کرنے لگا ہے آخر اس نے دیکھ لیا ہوگا کہ کچھ سعید طبائع بھی ہیں اسی تعلیم کی برکت سے کئی لوگ ہماری کتب کو دیکھکر ہدایت پاگئے ہیں حالانکہ ابتدا میں سخت مخالف تھے۔

ایک عظیمشان گھاٹ میں پڑتا ہے کہ صلیبی فتنہ اور کارروائیاں حد درجہ تک ترقی کر چکی ہیں ان کی کتابیں دور دور تک پھیل گئی ہیں۔ مجموعی حالت میں ان کی جان توڑ کوششوں کو دیکھا جاتا ہے تو ناامیدی ہوجاتی ہے کہ الٰہی ان کا استیصال کیسے ہوگا اور صفحۂ زمین پر توحید کیسے پھیلے گی کل اسباب اسلام کے ضعف کے موجود ہیں اور صلیب کا زور ہے مگر ہمیشہ دیکھا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور اس کا ارادہ ہو کر رہتا ہے الم تعلم ان اللہ علی کل شیٔ قدیر۔ صرف ایک ہی بات ہے جو بھروسہ دلاتی ہے اگرچہ کیسے ہی مشکلات آپڑیں اور عقل فتوے دیوے کہ اب اسلام دوبارہ قائم نہیں ہوسکتا لیکن میں اس بات کو نہیں مانتا جب خدا ارادہ کرتا ہے تو کر کے رہتا ہے اس قسم کی رائیں ہمیشہ ہوتی رہتی ہیں اور غلط بھی ثابت ہو رہی ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جس زمانہ میں مبعوث ہوئے کیا ان کی نسبت اہل الرائے کی یہ رائے تھی کون تھا جو یقین کرتا کہ ایک غریب آنحضرت صلعم کے پاس نہ قوت نہ شوکت نہ فوج نہ مال ہے اور ہر طرف مخالفت ہے وہ کامیاب ہو کر رہیگا اور جو عدو کو فتح اور نصرت اور اقبالمندی کے وہ دیتا ہے پورے ہو کر رہیں گے مگر باوجود اس ناامیدی کے پھر کیسی امید بندھ گئی اور تمام وعدے پوری ہوگئے الروم الملک بکر دینکہ کی گواہی ملگئی اور پھر اذا جاء نصر اللہ والفتح کی سورۃ نازل ہوئی ایسے ہی ممکن ہے کوئی ہماری جماعت کا یہ خیال کر بیٹھے کہ اس صلیبی حالت کا ٹوٹنا محال ہے۔ مگر میں سناتا ہوں کہ خدا سب کچھ کر سکتا ہے ابھی اس کے پاس بہت سی راہیں ہوں گی جن سے یہ فتنہ مٹیگا اور ان کا ہمیں علم نہیں۔ ہمارا اس بات پر ایمان چاہئے کہ اس کو وعدے برحق ہیں اگر تمام اسباب اس کے منافی نظر آویں پھر بھی اس کا وعدہ سچا ہے اگر ایک آدمی بھی ہمارے ساتھ نہ ہو پھر بھی اس کا وعدہ سچا ہے۔ وعدہ اس کا کمزور ہو سکتا ہے جس کی قدرت اور اختیار کمزور ہو ہمارے خدا میں کوئی کمزوری نہیں ہے وہ بڑا قادر ہے اور اس کی حرکت جاری ہے ہماری جماعت کو چاہئے کہ اسی ایمان کو ہاتھ میں رکھے بعض وقت جماعت پر ابتلا بھی آتے ہیں اور تفرقہ پڑ جایا کرتا ہے۔ جیسے آنحضرت صلعم کے صحابہ۔ مکہ۔ مدینہ۔ حبش کی طرف منتشر ہو گئے تھے لیکن آخر خدا تعالیٰ نے ان کو پھر ایک جا جمع کر دیا۔ ابتلا اس کی سنت ہے اور ایسے زلزلے آتے ہیں کہ متی نصر اللہ کہنا پڑتا ہے اور بعض کا خیال اسطرف منتقل ہو جاتا ہے کہ ممکن ہے وہ وعدے غلط ہوں مگر انجام کار خدا کی بات سچی نکلتی ہے یہ سلسلہ اپنے وقت پر آسمان سے قائم ہوا ہے اگر اور سب دلائل کو نظر انداز کر دیا جاوے تو صرف وقت ہی بڑی دلیل ہے صدی سے ۲۰ سال بھی گذر گئے خدا کا وعدہ قرآن شریف اور احادیث میں ہے کہ وہ مسیح صلیبی فتنہ کیوقت پیدا ہوگا اب ان فتنوں کا زور دیکھ لو رپورٹوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳ لاکھ مرتد ہر سال ہوتے ہے حالانکہ اس سے پیشتر اگر اہل اسلام میں ایک مرتد ہوتا تو قیامت آجاتی کیا اس وقت بھی خدا خبر نہ لے۔ پھر عملی حالت کو دیکھو لوگ کس قدر روزی کے نام کو تو مسلمان ہیں مگر کرتوت یہ ہے کہ بھنگ چرس وغیرہ نشوں میں مبتلا ہیں کیا اب بھی وقت نہیں ہے۔ عیسائی لوگ بھی منتظر ہیں اور یہی وقت بتلاتے ہیں اہل کشف نے بھی یہی لکھا ہے قرائن و علامات بھی اسی کو بتلا رہے ہیں اگر اس وقت خدا خبر نہ لیتا تو دنیا میں یا ضلالت ہوتی یا عیسویت جو قرآن پر اور اللہ پر ایمان لاتا ہے اُسے ماننا پڑتا ہے لیکن جو یہود کی طرح وقت کو ٹالنے والے ہیں وہ محروم رہتے ہیں پھر ایک دلیل سواد اعظم کی پیش کرتے ہیں کہ وہ برخلاف ہے نادان اتنا نہیں جانتے کہ فصل تو اسی وقت آتا ہے جب لوگ بگڑ جاویں۔ اب بگڑے ہوؤں کا اتفاق اور شہادت کیا حکم رکھتی ہے پیغمبر خدا صلعم فرماتے ہیں کہ میں مسیح کو معراج میں مردوں میں دیکھ آیا ہوں اور پھر قرآن شریف سے وفات ثابت ہوئی پس آنحضرت کا فعل اور خدا کا قول دونوں سے وفات ثابت ہے یحییٰ علیہ السلام تو مر چکے ہیں ان کے ساتھ ہی آنحضرت صلعم نے حضرت عیسےٰ کو دیکھا ہے پس اتنی دیر تک جو مردہ کسے پاس بیٹھا رہا وہ کیسے زندہ ہو سکتا ہے علاوہ ازیں خدا فرماتا ہے کہ بلا نظیر کے کوئی بات قبول نکرو۔ آنحضرت صلعم کی رسالت کے لئے اس نے نظائر پیش کئے مسیح کے حیات کے لئے بھی کوئی نظیر ہونی چاہئے تھی یہ زمانہ اسلام کی بہار کا ہے اگر ہم چپ بھی کریں تو خدا باز نہ آوے گا اور اصل میں ہم کیا کرتے ہیں وہ تو سب کچھ خدا ہی کر رہا ہے۔ ہم تو صرف اسی کی تائید کرتے اور لکھتے ہیں کہ فلاں جواب اس کے فضل کا وارد ہوا کھل گیا ہے اور خدا نے جو ارادہ کر لیا ہے وہ ہو کر رہیگا دیکھو نہ ہمارے وعظ ہیں نہ لکچر ہیں نہ انجمنیں ہیں مگر جماعت کی ترقی ہو رہی ہے ہزاروں نے صرف خواب کے ذریعہ سے ہماری جماعت کی اطلاع دی اور سمجھانیوالا نہ تھا آخر خدا نے دستگیری کی کیا ہماری طاقت تھی کہ ہم یہ سب کچھ کر لیتے۔ اسی کا ماننا ہی جو کر رہا ہے صدق ایسی شے ہے کہ انسان کے دل کے اندر عجب گھر کر جاوے پر اس کا نکلنا مشکل ہے جو لوگ ہمارے عقائد کو بعد تحقیق قبول کر لیتے ہیں تو جان سے پیارا وہ ان کو عزیز جانتے ہیں ایک نمونہ مولوی عبد اللطیف ہیں کہ ہزاروں مرید رکھتے تھے ریاست ان کی تھی دولت بھی بے شمار تھی دستار بند تھے سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر موت قبول کی کیا یہ قوت اور برکت جھوٹ میں ہو سکتی ہے کیا بجز سچائی کے اور بھی کسی میں یہ طاقت ہے یہاں اپنے جاں میں ہی ہیں لوگ ہیں کہ صرف ایمان کے لئے تکلیف دے جاتے ہیں۔ قوم برادری اور گانو والے ان کو طرح طرح کی اذیت صرف اس لئے دیتے ہیں کہ انہوں نے سچ کو قبول کیا ہے پس اگر خدا دلوں میں نہیں ڈالتا تو وہ ان مصائب کو کیونکر برداشت کرتے ہیں یہاں تک کہ حقیقی باپ اور بھائی بھی ان لوگوں سے الگ ہو جاتے ہیں بعض ایسے ہیں کہ ۲ روز محنت کر کے کماتے ہیں اصحاص میں سے ہیں چندہ دیتے ہیں تہجد پڑھتے ہیں نمازوں کے پابند ہیں خدا کے آگے تضرع اور ابتہال کرتے ہیں اب سوا اس کے کہ خدا تعالیٰ ان کو نور ایمان عطا کرے اور دلوں میں صدق ڈالے یہ سب کچھ کب حاصل ہو سکتا ہے؟

دیکھئے اور سمجھنے کے لئے تو ایک نشان کتاب براہین ہی بس ہے جیسے کہتے ہیں کہ حرفے بس است اگر درخانہ کس است سمجھدار آدمی کے لئے ایک ہی بات کافی ہوتی ہے خدا تعالیٰ نے عمر کا وعدہ دیا ہے تو کوئی کہہ سکتا ہے کہ میں اسّی برس ضرور زندہ رہوں گا پھر جتنے وعدے براہین میں تھے ان میں سے اکثر تو پورے ہو گئے ہیں اور کچھ ابھی باقی ہیں اگر انسان کا کاروبار ہوتا تو اس قدر نصرتیں کب شامل حال ہو سکتی اور وہ وعدے اگر خدا کی طرف سے نہ تھے تو کیسے پورے ہو کر رہتے پس وقت کو دیکھو زمانہ کو دیکھو ضلالت کو۔ اندرونی اور بیرونی حالت کو دیکھو تو خود بینہ لگ جاتا ہے۔ مخالفوں سے ہم ناراض نہیں ہیں کیونکہ راستی کا مقابلہ جان توڑ کر ہوا کرتا ہے آنحضرت صلعم کا دیکھو کس قدر مقابلہ ہوا لیکن کیا سلسلہ کسی بھی مخالفت ہوئی۔

جن احباب کی طرف تقاضا ہے انکی طرف ذی پی ارسال ہو چکے ہیں۔ مہربانی فرما کر وصول فرمالیویں۔ اگر حساب میں غلطی ہو تو بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں۔ ناواپسی ڈاکخانہ کا موجب نقصان ہوتا ہے۔ منیجر

www.aaiil.org

۲۲ فروری ۱۹۰۴ء بوقت شب

اس سے قبل ہم ناظرین کو بتلا چکے ہیں کہ سید فضل حسین صاحب نے جب شام کو حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نیاز حاصل کی تو مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں زبان مبارک سے بیان فرمایا کی درخواست کی تھی ذیل میں وہی تقریر درج کی جاتی ہے

مقدمات کی نسبت آپ نے فرمایا کہ یہ ایک عجائب الدنیا ابتلا تھا جو کہ پیش آگیا سنت اللہ بسیط جسے ہے کہ مامورین کی زندگی یونہی اسیط آسائش سے نہیں گذرتی کہ وہ دنیا میں بیکار رہیں پھر اپنے مولیون کی حالت پر فرمایا کہ ان لوگوں کے اعمال و مہموں پر چڑھ چڑھ کر خطبے پڑھنے سے ہمیں تعجب آتا ہے کہ آخر ان کے اعمال کا نتیجہ کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اعمال پر بھی رنگ ہوتا ہے جس سے انسان کے صحیح عقائد بھی نظر نہیں آسکتے اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا کہ کتاب اللہ جسکا ایک ایک لفظ یقینی ہے وہ وفات مسیح کو بیان کرتی ہے احادیث کا اجماع بھی یہی ہے اگر کوئی زندہ ہوتا تو صحابہ کو اس سے بڑھ کر اور کیا رنج ہوتا کہ صاحب شریعت سرور انبیاء آنحضرت صلعم تو زمین میں مدفون ہوں اور ایک نبی جو کہ صاحب شریعت نہیں اور دوسوی شریعت کا تابع وہ آسمان پر زندہ موجود ہو اور اس امت کو اختلاف ڈالنے اور فیصلہ کرنے کے لئے وہی آسمان سے آدھمکے اب ہمیں کہ خاتم الانبیا کون ہوا حضرت مسیح یا آنحضرت صلعم۔ مگر پھر بھی یہ لوگ جبار نہیں آتے تو معلوم ہوا کہ شامت اعمال ہے تقوی تو نہیں رہی متقی عقل سلیم بھی انکی نہیں رہی۔ دنیوی فضل کے لئے تقوی کی ضرورت نہیں ہے مگر دین کے لئے ضرورۃ ہے اس لئے یہ لوگ دین کی باتوں کو بھی نہیں سمجھتے خدا تعالیٰ اسی کی طرف اشارہ کر کے فرماتا ہے لا یمسہ الا المطہرون یعنی اندر گھسنا تو درکنار اس کو بھی مشکل ہے جب تک انسان متقی نہ ہو لے۔

احادیث میں مسلم ہے قرآن میں مسلم ہے۔ پھر بغیر نظر کے کوئی بات نہیں مانی جاتی۔ عیسائیوں نے جب مسیح کے بن باپ ہونے سے اس کی خدائی کا استدلال کیا تو خدا تعالیٰ نے نظیر پیش کر کے ان کی بات کو رد کر دیا فرمایا ان مثل عیسیٰ کمثل آدم کہ اگر بن باپ ہونے سے انسان خدا ہو سکتا ہے تو آدم کی تو ماں بھی نہ تھی اُسے خدا کیوں نہیں مان لیتے۔ پس جب نصاریٰ کی اس بات کو خدا نے رد کر دیا تو اگر مسیح بھی واقعی آسمان پر زندہ ہوتا اور عیسائی اسکی خدائی کی دلیل کر دانتے تو اللہ تعالیٰ اس کا بھی رد کرتا اور چند ایک نظائر پیش کرتا کہ فلاں فلاں انبیاء بھی آسمان پر زندہ موجود ہیں ہر ایک پہلو سے ان لوگوں پر اتمام حجت ہو چکا ہے اب لوگ مصداق صم بکم عمی کے ہیں پھلا دیکھو تو جس حال میں کہ میں زندہ موجود ہوں کیا یہ ان کا حق نہ تھا کہ مجھ سے آکر سوال کرتے پوچھتے اور اپنے شکوک و شبہات پیش کرتے میں نے بارہا لکھا کہ ان کے اخراجات سفر دیو کر میں طیار ہوں یہاں آویں مکان بھی دوں گا حتی الوسع مہمان نوازی بھی کروں گا لیکن یہ لوگ ادھر رخ نہیں کرتے ہمیں کہتے ہیں کہ قرآن سے ثابت کرو ہم حالانکہ قرآن ہی سے تو ہمیں اس کو پتے ہیں کھینچا ہے صرف فرق اتنا ہے کہ ہمیں قرآن کے معنے وحی نے بتلائے ہیں اس کے ہوتے ہوئے دیدہ دانستہ کیسے اپنی آنکھوں کو پھوڑ لیں۔

خدا تعالیٰ کا یہ فرض تھا کہ اگر عیسائی لوگ مسیح کی خدائی کے لئے حضرت مسیح پیدا کریں تو وہ اس کا رد کرتا جیسے آدم کی مثال بیان کی کیا خدا کو اس خصوصیت کا علم نہ تھا کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے پھر اس کا اس نے کیوں رد نہ کیا اسطرح سے قرآن پر حرف آتا ہے اگر مسیح آسمان پر زندہ ہوتا اور عیسائی لوگ اس سے خدائی کی دلیل پکڑتے تو خدا ضرور بیان کرتا کہ فلاں فلاں انبیاء بھی آسمان پر زندہ موجود ہیں اس سے کوئی خدا نہیں بن سکتا جبکہ چالیس کروڑ انسان اُسے آگے ہی خدا مانکر گمراہ ہو رہے ہیں تو تم نے ان کے ساتھ ملکر اور یہاں میں ہاں ملا کر اس کی خدائی پر اور مہر لگا دی اس کا باعث صرف ان لوگوں کی بدعملی ہے کہ باتھی کے دانت دکھانے کے اور اور کھانے کے اور۔ اور ایک ایک روپیہ لے کر فتوے بدل دیتے ہیں اندرونی راستبازی بالکل نیست و نابود ہو گئی اور اب ۔۔۔ حدیث شریف کے موافق بالکل یہودی ہو گئے ہیں یہ امید تو ہے نہیں کہ یہ لوگ ان سچائیوں کو مانیں ہاں ان کی ذریت اگر مانے تو مانے اس کے بعد آپ نے مقدمات کا تذکرہ کیا کہ ان کی ابتدا کیونکر ہوئی۔ کسطرح اول کرم دین نے مولوی عبدالکریم صاحب کو مذہبی لیڈر خط و کتابت اظہار عدم کی کر مہر علی شاہ نے فیصلہ متنوں کی کتاب سے سرقہ کیا ہے اس کی اطلاع پر کتاب نزول مسیح لکھی گئی پھر اس نے اپنے خطوط کے برخلاف ایک مضمون سراج الاخبار میں لکھ کر سب و شتم کیا اور ان کو اپنی طرف منسوب کرنے سے انکاری ہوا۔ اس طرح سے ہمارا چلنا کام بند ہو گیا تنگ آکر حکیم صاحب نے دعوی کیا پھر کرم دین نے جہلم میں پھر ایک مقدمہ کیا وہ بڑا خطرناک مقدمہ تھا اس کے متعلق میں نے اول ہی خوابات دیکھے تھے جو کہ شائع ہو چکے ہوئے تھے اور قبل وقت اس میں کامیابی کی خبر بھی خدا نے پا کر ہم نے شائع کر دی تھی اس میں ہمیں کامیابی ہوئی پھر کرم دین نے خود ہمیر استغاثہ دائر کیا وہ مقدمات ابھی چل رہے ہیں۔ منصف حاکم کو تو خود خبر نہیں ہوتی کہ انجام کار مقدمہ کی کیا صورۃ ہوگی۔ ہماری تائید تو یہ خدا ہی ہوتی ہے ورنہ جمہوری طور پر تو حکام کا میلان ہماری طرف کم ہی ہوتا ہے اور سوائے پروردگار کے اور کس کی ذات ہے کہ اس پر بھروسہ کیا جا سکے زمین پر کیسے ہی آثار نظر آویں مگر بارہا جو حکم آسمان سے آتا ہے کہ نری نصر من عند اللہ وہ آخر ہو کر رہیگا

ملنگر کہ خون ناحق پروانہ شمع را
چندان امان نداد کہ شب را سحر کند

۲۳ فروری ۱۹۰۴ء بوقت شب

تنعم اور آرام کی زندگی خدا سے قطع تعلق کرتی ہے

مقدمہ کی موجودہ صورت پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ ایک ابتلا ہے کوئی ماموریں نہیں آتا جس پر ابتلا نہ آئے ہوں مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو قید کیا گیا اور کیا کیا اذیت دی گئی۔ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا سلوک ہوا آنحضرت صلعم کا محاصرہ کیا گیا مگر بات یہ ہے کہ عاقبت بخیر ہوتی ہے اگر خدا کی سنت یہ ہوتی کہ ماموریں کی زندگی ایک تنعم اور آرام کی ہو اور اس کی جماعت پلاؤ زرد کی وغیرہ کھاتی ہے تو پھر اور دنیا داروں میں اور ان میں کیا رہا ہو بلا کو زردے کھا کر حمداً للہ و شکراً للہ کہنا آسان ہے اور ہر ایک بے تکلف کہہ سکتا ہے۔ لیکن بات یہ ہے جب مصیبت میں بھی وہ اسی طرح سے کہے۔ ماموریں اور ان کی جماعت کو زلزلے آتے ہیں ہلاکت کا خوف ہوتا ہے طرح طرح کے خطرات پیش آتے ہیں کہ تو اسکے یہی معنے ہیں دوسرے ان واقعات سے یہ فائدہ ہے کہ کچوں اور پکوں کا امتحان ہو جاتا ہے کہ کونسے جو کچے ہوتے ہیں ان کا قدم صرف آسودگی تک ہی ہوتا ہے جب مصائب آئے تو وہ الگ ہو جاتے ہیں۔

میرے ساتھ یہی سنت اللہ ہے کہ جب تک ابتلا نہ ہو تو کوئی نشان ظاہر نہیں ہوتا خدا کا اپنے بندوں سے بڑا پیار یہی ہے کہ ان کو ابتلا میں ڈالے جیسے کہ فرماتا ہے بشر المومنین الذین اذا اصابتہم مصیبۃ قالوا انا للہ و انا الیہ راجعون۔ یعنی ہر ایک قسم کی مصیبت اور دکھ میں ان کا رجوع خدا تعالیٰ ہی کی طرف ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے انعامات انہی کو ملتے ہیں جو استقامت اختیار کرتے ہیں خوشی کے ایام اگرچہ دیکھنے کو تو بڑے ہوتے ہیں مگر انجام کچھ نہیں ہوتا رنگ رلیوں میں رہنے سے آخر خدا کا شکنتہ ٹوٹ جاتا ہے خدا کی محبت یہی ہے کہ ابتلا میں ڈالتا ہے اور اس سے اپنے بندے کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے مثلاً کسے اگر آنحضرت صلعم کی گرفتاری کا حکم نہ ہوتا تو یہ معجزہ کہ وہ اسی رات ماما گیا کیسے ظاہر ہوتا اور اگر کہ فار لوگ آپ کو نہ نکالتے تو فتحنا لک فتحا مبینا کی آواز کیسے سنائی دیتی۔ ہر ایک معجزہ ابتلا سے وابستہ ہے عیاشی کی زندگی کو خدا سے کوئی تعلق نہیں ہے کامیابی پر کامیابی ہو تو تضرع اور ابتہال کا رشتہ تو بالکل ٹوٹا ہی نہیں ہی حالانکہ خدا تعالیٰ ہی کو پسند کرتا ہے اس لئے ضرور ہے کہ دردناک حالتیں پیدا ہوں۔

www.aaiil.org

اس کے بعد عالیجناب محمد ابراہیم خان صاحب بن موسیٰ خان صاحب برادر زادہ مراد خان صاحب مرحوم آمدہ از کراچی اور خانصاحب گلزار خان اور دیگر چند ایک احباب نے بیعت کی بعد بیعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذیل کی تقریر فرمائی ۔

ضروری نصیحت یہ ہے کہ ملاقات کا زمانہ بہت تھوڑا ہے خدا معلوم بعد جدائی کے دوبارہ ملنے کا اتفاق ہو یا نہ ہو یہ دنیا ایسی جگہ ہے کہ دم کا بھروسہ نہیں ہے اگر رات ہے تو کل کے دن کی زندگی کا علم نہیں ہے اگر دن ہے تو رات کی زندگی کی خبر نہیں اسی لئے سمجھنا چاہئے کہ

اس سلسلہ کے دو حصہ ہیں

ایک حصہ تو عقائد کا ہے مختصراً یاد رکھو کہ جو بدعات ان میں حال کے لوگوں یا درمیانی لوگوں نے ملا دئے ہیں ان سے پرہیز کیا جاوے یہ تصرف اسی قسم کا ہے کہ کچھ تو بدعات تک رہا ہے اور کچھ اس سے بڑھکر شرک ہو گیا ہے جیسے عیسیٰ علیہ السلام کو ایک خاص خصوصیت کل بنی نوع انسان انبیاء اور رسل سے دی جاتی ہے اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو اس سے باہر رکھا جاتا ہے جس کی آپکی بڑی توہین لازم آتی ہے حالانکہ آپ خاتم الانبیاء ہیں اور جب عائشہ رضؓ سے پوچھا گیا کہ آپکے اخلاق کیا ہیں تو اس نے کہا قرآن شریف آپکا خلق ہے جیسے عیسائی لوگ مسیح کی تعظیم اور آنحضرت صلعم کی توہین کرتے ہیں ویسے ہی آجکل کے مسلمان بھی کرتے ہیں فرق یہ ہے کہ وہ مسیح کو خدا بناتے ہیں اور یہ خدا کے برابر اسے قرار دیتے ہیں جیسے ایک میت پڑی ہوئی ہو تو ایک شخص تو اسے مردہ کہیگا دوسرا مردہ نہ کہے بلکہ مردہ والے صفات سب اس میں تبلاوے ۔ مسیح کے بارے میں اس قدر غلو کیا گیا ہے کہ گویا عیسائیوں کے ساتھ ہاتھ ملا دیا ہے وہ توحید جو آنحضرت صلعم لائے اس کا نام تک ان میں نہیں رہا ۔ صلیبی مذہب کس زور سے پھیل رہا ہے جس کا ذکر میں نے ابھی چند دن ہوئے کیا تھا پس جب یہ حال ہے تو عقائد کی درستی بہت ضروری شے ہے ۔ سچا ۔ صحیح اور خدا کی مرضی کیموافق یہی مسئلہ ہے کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں اور اگر وہ زندہ ہو تو قرآن شریف باطل ٹھہرتا ہے آنحضرت صلعم کی شہادت جو بہت قابل قبول ہے یہ ہے کہ آپ اسے اموات میں یحییٰ کے پاس دیکھ آئے اگر ان کی روح قبض نہیں ہوئی تھی تو دوسرے عالم میں کیسے چلے گئے ۔ قیام تو جسم کے لئے یہ مسئلہ بہت ضروری ہے کہ مسیح فوت ہو گئے اور جو اسے پورے یقین سے نہیں مانتا خطرہ ہے کہ وہ کہیں عیسائیت کے حلقہ سے یا ایمان عیسائی ہی نہ ہو جائے ۔ انسان اسیطرح مرتد ہوا کرتا ہے کہ ایک ایک جزو چھوٹتا ہوا آخر کار کل چھوڑ دیتا ہے ۔ دوسرے عقائد میں بہت اختلاف نہیں ہے صرف یہی عظیم الشان بات ہے جو خدا نے تبلائی ہے کہ مسیح فوت ہو گیا ہے ۔

جو لوگ اس بارہ میں ہماری مخالفت کرتے ہیں ان کے ہاتھ میں بجز اقوال کے اور کچھ نہیں ہے اگر وہ کہیں کہ قرآن کے مخالف احادیث میں نزول کا لفظ موجود ہے تو جواب ہے کہ اول تو وہاں من السما نہیں لکھا کہ وہ صرف آسمان کی ہی آوے گا دوسرے احادیث تو مکر سے بھی بھری پڑی ہیں نزول اصل میں اکرام اور جلال کا لفظ ہے خود آنحضرت صلعم نے اسے اپنے لئے استعمال فرمایا ہے حتیٰ کہ احادیث میں تو دجال کے لئے بھی نزول کا لفظ آیا ہے پھر کیا یہ سب آسمان سے آئے اور آوینگے ۔ قرآن شریف سے یہی ثابت نہیں ہوتا کہ مسیح دوبارہ نہ آوینگا بلکہ یہ بھی کہ وہ مر گیا جیسا کہ آیت فلما توفیتنی بتلا رہی ہے ۔

دوسرا حصہ یہ ہے کہ انسان صرف عقائد سے ہی نجات نہیں پاتا بلکہ اس کے ساتھ اعمال صالحہ کا ہونا بھی ضروری ہے خدا نے اس بات پر ہی کفایت نہیں کی کہ انسان کے لئے صرف لا الہ الا اللہ منہ سے کہدنا ہی کافی ہو ورنہ قرآن شریف اس قدر ضخیم کتاب نہ ہوتی ایک فقرہ ہی ہوتا ۔

عقائد کی مثال ایک باغ کی ہے جس کے بہت عمدہ پھل اور پھول ہوں اور اعمال صالحہ وہ معدنی پانی ہے جس کے ذریعے سے اس باغ کا قیام اور نشوونما ہوتا ہے ایکباغ خواہ کتنا ہی اعلیٰ درجہ کا کیوں نہ ہو لیکن اس کی آبپاشی اگر عمدہ نہ ہو تو آخر خراب ہو جاوے گا ۔ اسیطرح اگر عقیدہ کتنا ہی مضبوط کیوں نہ ہو لیکن عمل صالح اگر اس کے ساتھ نہ ہو گا تو شیطان آکر تباہ کر دیگا ۔

تلاش کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ تیسری صدی تک کل اہل اسلام کا یہی مذہب رہا ہے کہ کل نبی فوت ہو گئے ہیں چنانچہ صحابہ کرام کا بھی یہی مذہب تھا جب کہ آنحضرت صلعم نے وفات پائی صحابہ کا اجماع ہوا حضرت عمر وفات کے منکر تھے اور وہ آپکے زندہ ہی مانتے تھے آخر ابوبکر نے آکر ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل کی آیت سنائی تو حضرت عمر اور دیگر صحابہ کو آپکی موت کا یقین آیا اور اگر صحابہ کرام کا یہ عقیدہ ہوتا کہ کوئی نبی زندہ ہے تو سب سے ٹھکرا ابوبکر رضؓ کی خبر لیتے کہ ہمارا عقیدہ مسیح کی نسبت ہے کہ وہ زندہ ہے تو کیسے کہتا ہے کہ سب نبی فوت ہو گئے اور کیا وجہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ مریں اگر بعض مرتے اور زندہ ہوتے تو کسی قسم کا انوکھا پن نہ ہوتا مگر عجب ہے کہ تیرہ میں تک سب مرتے ہیں پھر مسیح کو کیسے زندہ مانا جاوے ۔ چودھویں صدی کے بعد حیات مسیح کا اعتقاد مسلمانوں میں شامل ہوا ہے وجہ اس کی یہ ہے کہ نئے نئے عیسائی مسلمان ہو کر ان میں ملتے گئے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب ایک نئی قوم کسی مذہب میں داخل ہوتی ہے تو اپنی مذہب کی رسوم اور بدعات جو وہ ہمراہ لاتی ہے اس کا کچھ نہ کچھ مذہب میں ملجاتا ہے ایسے ہی عیسائی جب مسلمان ہوئے تو یہ خیال ہمراہ لائے اور رفتہ رفتہ وہ مسلمانوں میں پختہ ہو گیا ۔ پاں جن لوگوں نے ہمارا زمانہ نہیں پایا نہ اس مسئلہ پر انہوں نے بحث کی وہ تلک امۃ قد خلت کے مصداق ہوئے لیکن اب جو ہمارے مقابلہ پر آئے اور اتمام حجت انپر ہو گیا وہ قابل اعتراض ٹھہر گئے ہیں اگر ان لوگوں کے اعمال صالحہ ہوتے تو یہ عقیدہ ان میں رواج نہ پاتا جب وہ چھوٹ گئے تو ایسے ایسے عقائد شامل ہو گئے ۔

پس جو شخص ایمان کو قائم رکھنا چاہتا ہے وہ اعمال صالحہ میں ترقی کرے یہ روحانی امور ہیں اور اعمال کا اثر عقائد پر پڑتا ہے جن لوگوں نے بدکاری وغیرہ اختیار کی ہے ان کو دیکھو تو آخر معلوم ہو گا کہ ان کا خدا پر ایمان نہیں ہے ۔ حدیث شریف میں اسی لئے ہے کہ جب چور چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور زانی جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اس کے یہی معنے ہیں کہ اس کی بداعمالی نے اس کے سچے اور صحیح عقیدہ پر اثر ڈالکر اسے ضائع کر دیا ہے ہماری جماعت کو چاہئے کہ اعمال صالحہ کثرت سے بجالاوے اگر اس کی بھی یہی حالت ہو جیسے اوروں کی تو پھر امتیاز کیا ہوا اور خدا تعالیٰ کو ان کی رعایت اور حفاظت کی کیا ضرورت ۔ خدا تعالیٰ اسیوقت رعایت کریگا ۔ جب تقوے طہارت اور سچی اطاعت سے اسے خوش کرو گے ۔ یاد رکھو کہ اس کا کسی سے کچھ رشتہ نہیں ہے محض لاف اور زیادہ گوئی سے کوئی بات نہیں بنا کرتی ۔

سچی اطاعت

ایک موت ہے جو نہیں بچا لاتا وہ خدا تعالیٰ سے شطرنج بازی کرتا ہے کہ مسلہ کے وقت تو خدا سے خوش ہوتا ہے اور جب مطلب ہو تو ناراض ہو گیا یوں کا یہ دستور نہیں چاہئے ۔ بھلا عذر تو کرو کہ اگر خدا تعالیٰ ہر ایک مسلمان میں کامیابی دیتا ہے اور کوئی ناکامی کی صورت کبھی پیش نہ کرے تو کیا سب جہان موحد نہیں ہو سکتا اور خصوصیت کیا رہے گی اسی لئے کہ مصیبت میں وفا اور صدق رکھے گا خدا اسی سے خوش ہو گا

نماز ۔ دعا ۔ اور یقین

نماز ۔ ایسے نہ ادا کرو ۔ جیسے مرغی دانے کے لئے

www.aaiil.org

دیتے تنگ مارتی ہے بلکہ سوز و گداز سے ادا کرو اور دعا میں بہت کثرت کرو۔ نماز مشکلات کی کنجی ہے۔ ماثورہ دعاؤں اور کلمات کے سوا اپنی مادری زبان میں بھی بہت دعا کیا کرو۔ تا اس سے سوز و گداز کی تحریک ہو اور جب تک سوز و گداز نہ ہو اُسے ترک مت کرو کیونکہ اس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے اور سب کچھ ملتا ہے چاہو کہ نماز کی جس قدر جسمانی صورتیں ہیں ان کے ساتھ دل بھی ویسا ہی تابع ہو۔ اگر جسمانی طور پر کھڑے ہو تو دل بھی خدا کی اطاعت کے لئے ویسے ہی کھڑا ہو۔ اگر جھکو تو دل بھی ویسے ہی جھکے اگر سجدہ کرو تو دل بھی ویسا ہی سجدہ کرے۔ دل کا سجدہ یہ ہے کہ کسی حال میں خدا کو نہ چھوڑے۔ جب یہ حالت ہوگی تو گناہ دور ہونے شروع ہو جاویں گے معرفت بھی ایک نشے ہے جو کہ گناہ سے انسان کو روکتی ہے۔ جیسے جو شخص سم الفار۔ سانپ اور شیر کو ہلاک کرنے والا جانتا ہے تو وہ ان کے نزدیک نہیں جاتا ایسے ہی جب تم کو معرفت ہوگی تو تم گناہ کے نزدیک نہ پھٹکو گے اس کے لئے ضروری ہے کہ یقین پڑھاؤ اور وہ دعا سے بڑھیگا اور نماز خود دعا ہے نماز کو جسقدر سنوار کر ادا کرو گے اسی قدر گنا ہوں سے رہائی پاتے جاؤ گے۔ معرفت صرف قول سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ بڑے بڑے حکیموں نے خدا کو اس لئے چھوڑ دیا کہ ان کی نظر مصنوعات پر رہی اور دعا کی طرف توجہ نہ کی جیسا کہ ہم نے براہین میں ذکر کیا ہے مصنوعات سے تو انسان کو ایک صانع کے وجود کی ضرورت ثابت ہوتی ہے کہ ایک فاعل ہونا چاہیئے لیکن یہ نہیں ثابت ہوتا کہ وہ ہے بھی ہونا چاہیئے اور شفے ہے اور ہے اور شے ہے۔ اس ہے کا علم سوائے دعا کے نہیں حاصل ہوتا۔ عقل سے کام لینے والے ہے کے علم کو نہیں پا سکتے اس لئے ہے خدا را سنجیدہ انسان فنا فی اللہ درک الابصار کے یہی معنی ہیں کہ وہ صرف عقلوں کے ذریعہ سے شناخت نہیں کیا جا سکتا بلکہ وجود بھی نے مبتلا کر کے ہیں ان سے ہی اپنے وجود کو شناخت کرواتا ہے اور اس امر کے لئے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم جیسی اور کوئی دعا نہیں ہے

تزکیہ نفس کی ترکیب

صلاح تقویٰ۔ تنگ بختی اور اخلاقی حالت کو درست کرنا چاہیئے مجھے اپنی جماعت کا یہ بڑا غم ہے کہ ابھی تک یہ لوگ آپس میں ذرا سی بات سے چڑ جاتے ہیں۔ عام مجلس میں کسی کو احمق کہہ دینا بھی بڑی غلطی ہے اگر اپنے کسی بھائی کی غلطی دیکھو تو اس کے لئے دعا کرو کہ خدا اُسے بچا لیوے یہ نہیں کہ منادی کرو جب کسی کا بیٹا بدچلن ہو تو اس کو سر دست کوئی ضائع نہیں کرتا بلکہ اندر ایک گوشہ میں سمجھاتا ہے کہ یہ برا کام ہے اس سے باز آجا۔ پس جیسے رفق حلم اور ملائمت سے اپنی اولاد سے معاملہ کرتے ہو ویسا ہی آپس میں بھائیوں سے کرو۔ جس کے اخلاق اچھے نہیں ہیں مجھے اس کے ایمان کا خطرہ ہے۔ کیونکہ اس میں کبر کی ایک جڑ ہے اگر خدا راضی نہ ہو تو گھمنڈ یہ برباد ہو گیا پس جب اس کی اپنی اخلاقی حالت کا یہ حال ہے تو اُسے دوسرے کو کہنے کا کیا حق ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے

اس کا یہی مطلب ہے کہ اپنے نفس کو فراموش کر کے دوسرے کے عیوب کو نہ دیکھتا رہے بلکہ چاہیئے کہ اپنے عیوب کو دیکھو چونکہ خود تو وہ پاک ہو نہیں سکتا اور کام کا نہیں ہوتا اس لئے آخر کار لم تقولون مالا تفعلون کا مصداق ہو جاتا ہے اخلاص اور محبت سے کسی کو نصیحت کرنی بہت مشکل ہے۔ لیکن بعض وقت نصیحت کرنے میں بھی ایک پوشیدہ تعلق اور کبر ملا ہوا ہوتا ہے اگر خالص محبت سے وہ نصیحت کرتے ہوتے تو خدا اکو اس آیت کے نیچے نہ لاتا بڑا سعید ہے جو اول اپنے عیوب کو دیکھے۔ ان کا پتہ اس وقت لگتا ہے جب ہمیشہ امتحان لیتا رہے یاد رکھو کہ کوئی پاک نہیں ہو سکتا جب تک خدا اُسے پاک نہ کرے جب تک اتنی دعا نہ کرے کہ مر جاوے۔ تب تک سچی تقویٰ حاصل نہیں ہوتی۔ اس کے لئے دعا سے فضل طلب کرنا چاہیئے۔ اب سوال ہو سکتا ہے کہ اگر سب کچھ طلب کرنا ہے تو اس کے لئے تدبیر سے کام لینا ضروری ہے۔ جیسے ایک کھڑکی سے اگر بدبو آتی ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ یا اس کھڑکی کو بند کر دیا بدبودار شے کو اٹھا کر دور پھینک دیں پس کوئی اگر تقویٰ چاہتا ہے اور اس کے لئے تدبیر سے کام نہیں لیتا تو وہ بھی گستاخ ہے کہ خدا کے عطا کردہ قویٰ کو بیکار چھوڑتا ہے۔ ہر ایک عطا الٰہی کو اپنے محل پر صرف کرنا اس کا نام تدبیر ہے جو ہر ایک مسلمان کا فرض ہے ہاں جو مرکی تدبیر پر بھروسہ کرتا ہے وہ بھی مشرک ہے اور اسی بلا میں مبتلا ہو جاتا ہے جس میں اور پڑتے ہیں۔ تدبیر اور دعا دونوں کا پورا حق ادا کرنا چاہیئے۔ تدبیر کر کے سوچ اور غور کر کے میں کیا شے ہوں فضل ہمیشہ خدا کی طرف سے آتا ہے ہزار تدبیر کرو ہرگز کام نہ آوے گی جب تک آسمونہ ہیں۔ سانپ کے زہر کی طرح انسان میں زہر ہے اس کا تریاق دعا ہے جس کے ذریعے سے آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے۔ جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا ایکدن اور رات جس کی دعا سے خالی ہے وہ شیطان سے قریب ہوا۔ ہر روز دیکھنا چاہیئے کہ جو قسم دعاؤں کا تھا وہ ادا کیا ہے کہ نہیں۔ نماز کی ظاہری صورت پر اکتفا کرنا نادانی ہے اکثر لوگ رسمی نماز ادا کرتے ہیں اور بہت جلدی کرتے ہیں جیسے ایک ناواجب ٹیکس لگا ہوا ہے جلدی سے گلو سے اتر جاوے بعض لوگ نماز تو جلدی پڑھ لیتے ہیں لیکن اس کے بعد دعا اس قدر لمبی مانگتے ہیں کہ نماز کے وقت سے دوگنا وقت لے لیتے ہیں حالانکہ نماز تو خود دعا ہے جس کو یہ نصیب نہیں ہے کہ نماز میں دعا کر سکے اس کی نماز ہی نہیں چاہیئے کہ اپنی نماز کو دعا سے مثل کو دانے اور سہروبانی کے لذیذ اور مزیدار کر لو ایسا نہ ہو کہ اس پر ویل ہو۔

نماز۔ خدا کا حق ہے اُسے خوب ادا کرو اور خدا کے دشمن سے ملنے کی زندگی نہ ہے تو دنیا اور صدق کا خیال رکھو اگر سارا گھر غارت ہوتا ہو تو ہو مگر نماز کو ترک مت کرو وہ کافر اور منافق ہیں جو کہ نماز کو منحوس کہتے ہیں اور کہا کرتے ہیں کہ نماز کے شروع کرنے سے ہمارا فلاں فلاں نقصان ہوا ہے: نماز ہرگز خدا کے غضب کا ذریعہ نہیں ہو جو اسے منحوس کہتے ہیں ان کے اندر خود زہر ہے جیسے بیمار کو شیرینی کڑوی لگتی ہے ویسی ہی ان کو نماز کا مزا نہیں آتا یہ دین کو درست کرتی ہے۔ اخلاق کو درست کرتی ہے دنیا کو درست کرتی ہے نماز کا مزا دنیا کے ہر ایک مزے پر غالب ہے لذات جسمانی کے لئے ہزاروں خرچ ہوتے ہیں اور پھر ان کا نتیجہ بیماریاں ہوتی ہیں اور یہ لذت کا بہشت ہے جو اُسے ملتا ہے۔ قرآن شریف میں دو جنتوں کا ذکر ہے ایک ان میں سے دنیا کی جنت ہے اور وہ نماز کی لذت ہے۔

نماز خواہ نخواہ کا ٹکس نہیں ہے بلکہ عبودیت کو ربوبیت سے ایک ابدی تعلق اور کشش ہے اس رشتہ کو قائم رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے نماز بنائی ہے اور اس میں ایک لذت رکھدی ہے جس سے یہ تعلق قائم رہتا ہے جیسے لڑکے اور لڑکی کی جب شادی ہوتی ہے اگر ان کے ملاپ میں ایک لذت نہ ہو تو وہ فساد ہوتا ہے ایسے ہی اگر نماز میں لذت نہ ہو تو وہ رشتہ ٹوٹ جاتا ہے دروازہ بند کر کر کے دعا کرنی چاہیئے کہ وہ رشتہ قائم رہے اور لذت پیدا ہو جو تعلق عبودیت کا ربوبیت سے ہے وہ نہیں گہرا اور اس سے پرے ہے جس کی تفصیل نہیں ہو سکتی جب وہ نہیں ہے تب تک انسان بہائم ہے۔ اگر دو چار دفعہ بھی لذت محسوس ہو جائے تو اس چاشنی کا حصہ مل گیا لیکن جسے دو چار دفعہ بھی نہ ملا وہ اندھا ہے من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی آئندہ کے سب وعدے اسی سے وابستہ ہیں ان باتوں کو فرض جان کر ہم نے بتلا دیا ہے۔

شکر دوسرے کا حقیقی ہمدرد نہیں ہو سکتا اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں تک ہی محدود نہ رکھو بلکہ ہر ایک کے ساتھ کرو اگر ایک ہندو سے ہمدردی کرو گے تو سلام کے سچے وصایا اُسے کیسے پہونچاؤ گے خدا سبکا رب ہے ہاں مسلمانوں کی خصوصیت سے ہمدردی کرو اور پھر متقی اور صالحین کی اس سے زیادہ خصوصیت سے۔ مال اور دنیا سے دل نہ لگاؤ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ تجارت وغیرہ چھوڑ دو بلکہ دل بابا یار اور دست باکار رکھو۔ خدا کاروبار سے نہیں روکتا ہے بلکہ دنیا کو دین پر مقدم۔ کہنے سے روکتا ہے اس لئے تم دین کو مقدم رکھو۔

www.aaiil.org

جرمن

سینٹ پیٹرزبرگ ۲۰ مارچ جنرل کروپاٹکن روسی وزیر جنگ حال ہی سالار افواج منچوریا ۱۲ ماہ حال کو سینٹ پیٹرزبرگ سے منچوریا کو روانہ ہوا تھا پانچ روسی تارپیدو کشتیان مصر کے بندر پورٹ سعید سے ۱۹ مارچ شمالی افریقہ کے فرنچ مقبوضہ الجیریا کا دارالخلافہ کو روانہ ہوئیں۔ خواہ ہوا کہ ان کو حکم دیا گیا ہو کہ بحیرہ روم میں جس قدر تجارتی جہاز گذرین ان کی تلاشی لیں کہ کوئی جہاز جاپان کے لئے ممنوع الداخلہ اجناس وا شیا، تو نہیں لے جا رہا۔

جاپان کو روسی مراسلات بنام دول مورخہ ۲۳ و ۲۴ فروری کے جاپانیوں شائع کیا ہے کہ روس کی روز افزوں جنگی تیاریوں کی وجہ سے جاپان پر فوجی کارروائی شروع کر دینا لازمی ہو گیا تھا۔ جاپان کے مراسلہ مورخہ فروری کے یہ الفاظ کہ وہ علی کارروائی پر مجبور ہو گا صاف دلالت کر رہے تھے کہ ان سے اس کی مراد جنگی کارروائی کی ہے۔

شاہ جاپان کی محافظ فوج کا ایک ڈویژن اور جنرل شاف اعلیٰ ارکان حرب) جاپان سے جہاز و سپہ سوار ہو کر کوریا کو مغربی ساحل کو گئے ہیں امریکا اور انگلستان باہم مشورہ کر رہے ہیں کہ ممنوع الداخلہ اشیاء اجناس کے متعلق متخاصمین کی کارروائی سے اپنے تجارتی جہازوں اور مال کو محفوظ رکھنے کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جائیں۔

جرمن اخبارات کا بیان ہے کہ جب کوریا اور جاپان میں باہم سمجھوتہ معاہدہ ہو گیا ہے تو روس کا یہ اعتراض فضول ہے کہ جاپان کوریا کی آزادی اور حیاتی میں خلل انداز ہوا ہے۔

معتمدی حکومت نے اجازت دیدی ہے کہ روسی جنگی جہاز فشری دو سکو پانچ دن کے اندر جفور مرمت کر سکتا ہو سیوز کے بندر میں رہ کر سکے۔

پچیس جاپانی فوجی افسر آج لنڈن سے روانہ ہوئے انگریزی پبلک بڑی گرمجوشی کے ساتھ ان کو وداع کیا۔

وزیر ستان کی طرف افغانی و انگریزی کنشتر کہ سرحدی کا کام ۱۸ ماہ کے عرصہ میں بخیریت و عمدگی ختم ہو گیا ہے امیر صاحب کی طرف سے سردار گل محمد خان اور انگریزی حکومت کی طرف سے مسٹر فرانلہ ڈپٹی کمشنر اس کام پر مامور ہوئے تھے مسٹر محمد و رح کے ساتھ صرف چند سپاہی تھے وزیریوں نے کسی قسم کی شرارت نہ کی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب ان لوگوں پر سرکار انگریزی کی صولت و جبروت کا کافی سکہ بیٹھ گیا ہے

ریلوے کی محافظ فوج۔ ریلوے ہولائینوں کی حفاظت کے لئے روس نے ایک خاص دستہ فوج کا قائم کر رکھا ہے جو فوج ریزرو سوئی گئی ہزار سرحدی فوج کہلاتی ہے۔

جاپان کوریا میں بہت سی موقعوں پر فوج جمع کر رہا ہے جہاں سے پیشقدمی کر کے دریائے یالو کے کنارہ پر اسی بنیاد پر حملہ کرنے کا ارادہ ہے۔

روس منچوریا ریلوے کی حفاظت بڑی احتیاط سے کر رہا ہے ہر ایک میل پر ایک منبار طیار کر کے ۳۰ روسی سوار مامور ہیں۔

جاپانیوں کا بیان ہے کہ منچوریا ریلوے لائن کے پل لنگری پر تین جاپانی افسروں کو پھانسی ملنے کی خبر غلط ہے اس نام کو کوئی افسر صحیح شاف میں نہیں ہیں۔

بندر تو چنگ فا تعطیل مانچوریا کو امریکن کونسل کور وسی سوار نے چاکلون سے مار اس سے کل کونسلوں اور مغربی باشندوں میں جوش پھیل گیا ہے روسی حکام نے اس کی معافی طلب کی ہے۔

موجودہ انگریزی وزارت کی حالت نازک ہوتی جاتی ہے ۲۵ فروری کو پارلیمنٹ میں ایک معاملہ پر رائے لیگئیں اگرچہ گورنمنٹ کے حق میں فیصلہ ہوا لیکن صرف ۱۴ رائیں زیادہ نہیں۔ (وطن)

نیویارک کا آباد ترین حصہ راجسٹر جل رہا ہے۔ کئی بڑے بڑے مکانات بارود سے اس لئے اڑائے جا رہے ہیں کہ آگ زیادہ نہ پھیلے

مشرق اقصیٰ یعنی روس اور جاپان میں چھڑ چکنے بعد قیاس تو یہ چاہتا تھا کہ بلغاری اور مقدونی کمیٹی صرف چپ رہیں گر واقعات ان کے برخلاف ہیں بلغاریہ اور مقدونیہ پھر شورش پر آمادہ ہو رہے ہیں اس لئے سلطان روم نے فرامین صادر کئے ہیں کہ عساکر علیہ سرحد پر جمع ہو بعض اسلامی اخباروں کی رائے ہے کہ اگر اس وقت بلغان میں جنگ چھڑ جائے تو یقین ہے کہ مثل یونان کے دو تین ہفتوں یا زیادہ سے زیادہ دو ماہ میں اس کا خاتمہ ہو جاویگا یونان سے بلغاریہ کی فوجی حیثیت بہت زیادہ ہے لیکن تاہم وہ ٹرکی فوج کا مقابلہ نہیں کر سکتا دول یورپ جیسے یونان و روم کی جنگ میں الگ تھلگ رہے یا چاہیے اس وقت روس جاپان کی جنگ کو مضطر اور ششدر ہو کر دیکھ رہے ہیں ویسے ہی اس وقت بھی دنگ رہینگے۔

روس کو۔ سوشیلزم اور نہیلزم کے خطرات لاحق لگے ہوئے ہیں بعض اخبارات کی یہ رائے ہے کہ اب روس کو جنگ میں مصروف دیکھکر اس کے اندرونی دشمنوں یعنی باغی رعایا نے اس کو قلع قمع کرنیکی ٹھہرائی ہے اور روس جاپان سے بڑھکر اپنا مدد دلی دشمنوں سے خالف ہے جو کہ بقول روئٹر بغاوت انگیز اعلان شائع کر رہے ہیں۔

جاپان کی مالی حالت ٹیمس کا نامہ نگار ٹوکیو سے لکھتا ہے کہ دراصل جاپان کی موجودہ اور گذشتہ مالی حالتیں بہت فرق ہے اس وقت جاپان کے سنٹرل بنک میں ایک سو تیرہ ملین یعنی ایک کروڑ ۱۳ لاکھ پونڈ یا ۱۶ کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ موجود ہے اور اس بنک کو ۳۵ ملین میں کو نوٹ جاری کرنیکا اختیار ہے اور ۵ ملین کی۔۔۔۔ کفالتیں غیر ممالک میں گذشتہ سال فروخت کی گئی ہیں آئندہ سال کے بجٹ میں اکتالیس ملین ین کی بچت ہے۔ علاوہ اس کے دیگر کل بنکوں میں اس قدر روپیہ موجود ہے کہ وہ اس کا مناسب استعمال نہیں کر سکتے۔

جاپانی جنگ کا اثر تجارت پر۔ جاپان کی تجارت کی بہت ترقی کی ہے اور ہندوستان سے اس کے تجارتی تعلقات دن بدن وابستہ ہوتے جاتے ہیں مگر اس جنگ کے چھڑ جانے سے اہل الرائے تجار کی رائے ہے کہ گذشتہ سالوں میں روئی جاپان کو زیادہ گئی اور چین سے سوت اور بنیا مال کی تجارت کم ہو گئی اب چین کے شامل جنگ نہ ہونیکی حالت میں مشینوں کو فائدے ہونگے جاپان اپنی ساخت کا سوت چین نہ لیجا سکیگا اور ہندوستان کا مال وہاں جاویگا دوسرے بمبئی میں روئی ارزاں ہو گی کیونکہ جاپان نہ خریدیگا فیلون کی تجارت میں کمی نہ ہو گی کیونکہ ایک مشہور تجربہ کار سوداگر کا قول ہے کہ جنگ ہو یا نہ ہو ان دنوں فیلون حاصل کرنے میں ہرگز کمی نہ کرینگے۔

بمبئی میں جاپانی لوگ اپنے وطن کی بیواؤں کے لئے فنڈ جمع کر رہے ہیں یہ شوق ہمدردی ہے۔

رسیدز

۲۸ جنوری تا ۲۹ فروری ۱۹۰۴ء

اس رسیدز میں صرف اصل قیمت اخبار شامل ہے خرچہ ڈاک وی پی شامل نہیں اور جن اصحاب کی قیمت ۲ سے زائد لکھی ہے اس میں سنہ کا بقیہ حساب بھی شامل ہے اور ان کی میعاد چندہ آخر دسمبر ۱۹۰۴ء تک ہے

منشی احمد جان صاحب سنور	۲	بابو عبدالرحمن صاحب افریقہ	۲
محمد علی صاحب بٹھنڈا لالہ	۲	معہ پسر خود عبدالعزیز صاحب لاہور	
بابو شہاب الدین صاحب لائل پور	۲	سالگذشتہ وحال	۵
منشی شمس الدین صاحب اٹاوہ	۲	فیاض علی صاحب کپور تھلہ ۶ ماہ	عمر
جناب محمد حسین صاحب	۲	بابو الرکبش صاحب ٹاپٹی انسپکٹر	
منشی فوجدار صاحب پٹیالہ	عمر	نیز دلی اثر لفظ	
وزیر محمد صاحب لدھیانہ	عمر	شیخ غلام نبی صاحب پنڈی	۲
حیدر خالصاحب بنگلور	۲	غلام محمد صاحب وکیل لاڑکانہ	۲
حیات محمد صاحب گلہ مہاراں	۲	معہ سال گذشتہ	
نور احمد صاحب بستی دریام	۲	میاں محمد حسین صاحب کلارک لاہور	للہ
بابت سال گذشتہ	۲	صدرالدین صاحب	۲
فتح حسین صاحب کوئٹہ	۲	عبدالمجید صاحب اٹاوہ	۲
غلام رسول صاحب دکن	۲	الرکبش صاحب سب اوکیل	۲
الرکبش صاحب چک سکندر	۲	وزیر ستان	۶
گل محمد صاحب بلگام	۲	راجہ شیر محمد صاحب سب جی انگر	۲
میر محمد اسمٰعیل صاحب میڈیکل	۲	معہ سال گذشتہ	۲۰
کلاس لاہور بقیہ سنہ	۱۰	مولوی جلال الدین صاحب	
سلطان خان صاحب ہوارہ	۲	میر کوٹ	
سید محمد قاسم صاحب شاہ جہان پور	۲	چیک کمپنی کلکتہ معرفت مولانا	۲
.....	۲۸	صاحب لائل پور	۲
ڈاکٹر شاہ میر صاحب دکن	۲	قاضی رکن الدین صاحب ہمرچوکی	۲
محمد علی خالصاحب راولپنڈی	۲	محمد جعفر خالصاحب ارنڈلہ	عمر
حکیم خادم علی صاحب پسرور	۲	حافظ احمد صاحب لاہور	۲

چونکہ گذشتہ ہفتہ میں بہت عمدہ عمدہ تقریریں ہوئی تھیں اور چونکہ طویل بھی تھیں اس لئے اخبار کا قلم باریک رکھا گیا ہے تاکہ باقی آئندہ نہ لکھنا پڑے۔

www.aaiil.org

یورپ میں اسلام

ڈیلی ٹیلیگراف نام ولایتی اخبار لکھتا ہے۔ کہ لارڈ سیتلی مرحوم کی نسبت یہ معلوم کرکے کہ آپ واقعی مسلمان تھے انگلستان کی پبلک میں آنحضرۃ صلعم کی تعلیمات کی بابت عجیب حیرانی اور تحسین آمیز دلچسپی پیدا ہوگئی ہے۔ چنانچہ شیخ الاسلام جزائر برطانیہ (مسٹر عبداللہ کویلم) کو دس سے بارہ بارہ خطوط روزانہ ایسی انگریزوں کیطرف سے موصول ہو رہے ہیں۔ جو ممکن ہے۔ کہ عنقریب مشرف باسلام ہوجائیں ان مشتاقان اسلام کا نام پیشہ و رتباجہ۔ اور دیگر لوگ شامل ہیں جو سب کے سب برطانی النسل ہیں یہ حیرانی اور دلچسپی اسلام کی پاک تعلیمات اور آنحضرۃ صلعم کی ذات بابرکات کی نسبت الہی اسوقت اور بھی بڑھیگی۔ جبکہ اہل یورپ کو خدا تعالے وہ نظر بصیرۃ عطا فرماویگا۔ جس سے آنحضرۃ صلعم یعنی حضرۃ مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کو شناخت کرینگے اور آپکے پاک تاثیرات ان میں نفخ روح کرکے ان کو بازوں الطیر بنا دینگی۔ موجودہ ترقی اسلام کی جو یورپ میں ہو رہی ہے وہ بھی حضرۃ مسیح موعود کی آثار اور برکات میں سے ہے اور جو لوگ انگلستان میں اب تک دین اسلام قبول کر چکے ہیں انمیں ایک صاحب ایسے بھی ہیں۔ جو کسی وقت مسیحی پادری تھے آپ آکسفورڈ یونیورسٹی کے گریجوایٹ (بی اے) ہیں۔ تین مقامی واعظ۔ دو ڈاکٹر اور ایک شمالی لنڈن کی میسنجر صاحب بجائے اپنی سابقہ عقائد مسیحی کے ان میں کئی انگلیکن ہیں۔ کئی کیتھلک کئی میتھوڈسٹ کئی یونیٹیرین (موحد عیسائی) انکی سینکڑوں سٹ وغیرہ۔ بعض ایسے بھی ہیں۔ جو پہلے دہریئے تھے مگر الحمد للہ کہ وہ سب دولت اسلام سے مالا مال ہوگئے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

بقایا دار انکو اطلاع

جن اصحاب کا سال ماہ مارچ و اپریل میں ختم ہوتا ہے انکی خدمت میں وی پی ارسال ہو رہی ہیں۔ مہربانی فرماکر وصول فرمایئے۔

شکریہ

جن اصحابوں نے اپنے چندے خود دفتر البدر میں ارسال کر دیئے ہیں کارخانہ ان کا شکریہ ادا کرتا ہے جزاہم اللہ احسن الجزا۔

(منیجر)

ضوابط اخبار البدر

(۱) چندہ پیشگی معہ خرچہ وی پی جس میں ایک کتاب بھی ارسال ہوتی ہے ۴؎ ہندوستان سے باہر فارن ممالک کے لئے ہے۔ قادیان میں پیشگی قیمت عہ۔ بیرونجات کے احباب اگر بلا تقاضاء قیمت خود ارسال کر دیویں تو اچھا گے۔

(۲) بعض احباب ایک دو ماہ پر ادائیگی قیمت کے وعدہ پر اخبار جاری کرواتے اگر وہ اپنے وعدہ پر چندہ خود نہ ارسال کرینگے تو ان کی طرف وی پی ارسال ہوگا۔

(۳) اگر کسی صاحب کو اخبار نہ پہونچے تو اس صورت میں کہ اس مقام یا ان کے گرد و نواح میں وہ نمبر پہونچگیا ہو ان کو چاہئے کہ البدر کی تاریخ سے ایک ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیدیں دیر سے اطلاع دینے میں اغلب ہے کہ وہ نمبر نہ ارسال ہوسکے۔

(۴) تبدیلی پتہ کے لئے وقت تبدیل سے ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دینی چاہئے بصورت دیگر جو نمبر نہ ملینگے بعد ازاں بشرط موجودگی قیمت نمبرار کے حساب سے دیئے جاوینگے۔

(۵) ہر حال میں جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے ورنہ اگر بعض استفساروں یا شکایتوں کا جواب نہ ملیں تو کارکنان معذور ہے

(۶) خط و کتابت میں چٹھی کے نمبر کا حوالہ ضرور دینا چاہئے اور ۱۹۰۴ء کچھ تغیر و تبدل نمبروں میں ہوا ہے اس لئے اپنے نمبر پر ایک صاحب ملاحظہ فرمالیویں۔

محکمہ قضاء

خدا کے پاک بندوں کی بنائی احمدی جماعت میں داخل ہونیوالوں کی فہرست

فرحت بی بی بنت منشی جلال الدین صاحب مرحوم	بلامن	فتح مجد رنگریز	محلہ کشمیری سیالکوٹ
جیون خان	سمارنگپور حال ہوشیارپور	میاں اللہ دتا صاحب	
میاں احمد صاحب		میراں بخش صاحب	
مسماۃ مینا بیوہ امام الدین صاحب	" "	نور محمد صاحب	بگیہ
عبدالکریم صاحب	نزگرھی گوجرانوالہ	محمد شفیق صاحب	محلہ موری دروازہ (پسرور)
مستری کرمدین	میانمیر صدر بازار	فضل الٰہی صاحب	زیرہ محلہ کنجان فیروزپور
اہلیہ زبردست خان	نومسلم کشمیر کلرکام	فضل دین صاحب	محلہ بٹ سیداں سیالکوٹ
اہلیہ مہر دل خان	مرزان	میاں عمرالدین صاحب	
محمد سیف اللہ		بیگم بی بی زوجہ الہ دین	
محمد نصیر اللہ		شہر محمد برادر منشی ہدایت اللہ صاحب	گاؤ ے اناکلی لاہور
عبدالقادر کلارک ۱۱۲ - انفنٹری چھاؤنی ڈلہوزی کا ٹھیا واڑ		محمد بخش صاحب	بن باجوہ سیالکوٹ
چاند شاہ صاحب	مال پور ہوشیارپور	نواب دین صاحب	
غلام نبی مدرس دوم مدرسہ چاند شاہ	زیران "	سید مصطفےٰ حسین صاحب	شعبہ گاگھ شعبہ جہلمی
عبدالغفور کنسٹیبل ۶۵ (دفتر سپرنٹنڈنٹ پولیس پٹیالہ)	ساکن سنور	محمد حسن (اعظم گڑھی) طالبعلم	ایف اے کلاس
امام الدین صاحب پٹواری نہر	بھدور پٹیالہ	پریسیڈنسی کالج راج موہن بوس لیس کلکتہ	
میاں محمد عبداللہ صاحب قریشی	شہر ڈیرہ اسمٰعیل خان	غلام امام صاحب	سدہ بازار فصیل کنول پیالکوٹ
میراں بخش صاحب	محلہ کشمیری سیالکوٹ	اصغر علی صاحب	کامون کے
		حبیب اللہ صاحب پراچہ	بہرہ محلہ بٹ سیالکوٹ

www.aaiil.org

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم اپنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا اور جس کے دریافت ہو جانے سے یسوعی معجزات کی کلا ہر ایک مذہب وملت حتی کہ ایک دہریہ کے خانہ میں بھی دیدی ہے اور جسکے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اس کا ماہر محل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے جو ہدایات ان میں درج ہیں ان پر مشق کرنے سے انسان صحت یفتہ کہہ کر اپنی جرچکو زیادہ ناقص بنا سکتا ہے اور خیالاتہ میں یکسوئی اور ان کے ضبط کرنیکی عادۃ بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کی لکھنے والوں نے وہ سبا لغہ کئے ہیں کہ آسمان وزمین کے قلابے ملادئے ہیں اور اس کو مشاق کو گویا خدائی کی کل کا چلانے والا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہماری تحقیق میں اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے جیسے خدا کے ارادے سے ہر ایک دوا سمّ عمل بنا یا اثر مفید پیدا کرتا ہے ویسے ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے مزدیک اول محالات سمجھے مگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں۔ قیمت عمدہ

شہادۃ آسمانی حصہ اول و دوم ۔ بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس میں دیے گئے ہیں ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد۔ اور خروج دجال یا جوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دیے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ ۱۰

سر مکتوم ۔ یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور رسالہ کم دنت لکم یہ لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ ہونے کا ذکر انجیل میں ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵ر

رویائے صالحہ اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ طبارکہ کا اور حضرت مسیح موعود کے مؤید بحق صحف سابقہ سے۔ قیمت ۲ر

اعجاز احمدی ۳۶ صفحہ کمار سالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱ر

قول صحیح پنجابی کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ اپنے اردو زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر کہی ہر قومیں ار (محصولڈاک بذمہ خریدار)

عاقبۃ المکذبین لودیانوی مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان۔ بیعت کو دس شرائط حضرت مسیح کی وفات وحیاۃ پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ار (محصولڈاک بذمہ خریدار)

اسلام اور اس کا بانی یعنی طاس کا مائل صاحب المعروف بہ پیر و رائیڈ ہیرو رشب کے ایک انگریزی

صیانۃ الناس ۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل مرد ہی قیمت ار

الہامی دعا ۔ ربک کل شیٔ خادمک رب فاحفظنی والقرنی وارحمنی قیمت ۔ ر (محصولڈاک بذمہ خریدار)

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات قیمت ر ایضاً

نظم براہین مستورات بطرز کامن مصنفہ ″ ″ ″ ″

روشنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبدالکریم تاجر عالیر کوٹلوی بیعت اعلیٰ قسم ارنی نور اوسط قسم ترجمہ

سر الشہادتین ۔ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کی شہادۃ کا واقعہ سن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف میں موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں پورا ہوا اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدرین ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ فاضل

مجرب ادویہ

حب دافع وامی قبض ۔ اس کے استعمال سے موجودہ عارضی طور پر قبض کشائی نہیں ہوتی بلکہ مدت تک قوی ہیں جو نقض باعث مرض ہوتا ہے اس سے رفع ہو کر آئندہ تازہ قوت نفسی کو فضلہ کا اخراج کے حاصل ہوتی ہے

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عمدہ

علاج نکسیر ۔ بیشر طیکہ ناک کو اندر سے نقصان نہ ہوا ہو دماغ سوختن آتا ہو دو مرتبہ کا آرام ہو جاتا ہے کپڑا اور ناک میں ملا لگا دینا قیمت عمدہ

حب جدید پیچش ۔ بیشر طیکہ مادہ نہ ہو اور دماغ سوختن آتا ہو دو مرتبہ کا آرام ہو جاتا ہے کپڑا اور ناک میں ملا لگا دینا قیمت عمدہ

روغن مہرہ ۔ بیشر طیکہ مادہ نہ ہو اکثروں پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی

دردسر کی گولی ہر ایک نکسر کے دورہ کو اس سے فوراً آرام ہو جاتا ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۰ گولی عمر

سرمہ ترنگاری اعلیٰ درجہ متقوی بصر بہ ہند بجاتا شوب چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا علاج اور علاج اعلیٰ درجے کے اعلیٰ کا خاتمالی نسخہ کی تولہ ۱ر

مصفی خون گولیاں خالص عشقہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہو لیکن ۴۰ گولی عمر

سلائی گدرہ جسے ہندوستانی زبان میں روہی کہتے ہیں خواہ پرانا ہو اس کا استعمال سو آرام ہو جاتا ہے فی سلائی

ندکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کرنا آنی چاہیے

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بنظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تعریف فرما کر بغرض اصلاح حضرہ مسیح آخر زمان علم اور مولانا مولوی نورالدین صاحب کو سنا یا جو نصف سے زیادہ سنا دی تھی جنفقا منع الزمان وتنا فو فتا اسکی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔ نہایت عمدہ بے نظیر زبان ہے۔ قرآنی نکاۃ خوب بیان کئے ہیں دونوں پیرائے ہوائی ہے حضرہ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین علیہما السلام الجمل بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل ربانی سے چھپکر عیاں ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت۔ رکے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ روانہ کی جاتی ہے۔ طالبعلموں کو رعایت ہے پارہ الم کی قیمت ۲ر پارہ عم ۱ر

المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام ترا وڑی ضلع کرنال تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئے نہ کہ دفتر البدر میں

بنارسی مال ہر قسم کا مروارید اور زمانہ مثل ٹوپے اور گلبدن۔ غلطان ہر قسم اگر خریدا ہوا شہر سے خرچا جاوے۔ اصل اخراجات پر صرف ۲ر منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ خالص نہایت دیانت داری سے ارسال کیا جاویگا۔

المشتہر سید عزیز الرحمن محل شالو متصل کتاب گھر کوہ منصوری

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ہر قسم کی اردو عربی فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے۔

نیو فیشن کے سٹ ۔ ناظرین ہمارے یہاں بینا کاری کوفت گری کا کام کوٹ قمیض کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں جن کے اوپر نام سنہری وچاندی اور میل طیار ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھا سکتا ہے فائدہ یہ ہے کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اور یہ عمر بھر میں ایک دفعہ کافی ہیں۔

نمبر ۱ ۔ بٹن سٹ نام بھی سنہری کام بھی سنہری قیمت ۱۳ر **نمبر ۲** ۔ بٹن سٹ آکسنہری اور کام چاندی قیمت ۱۰ر **نمبر ۳** ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۶ر **نمبر ۴** ۔ انگشتری نیل یا پکھراج کا قیمت ۲ر خط آنے پر بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ ہو سکتا ہے۔

پتہ ۔ ایس جی ایم کمپنی گوجرات پنجاب

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا ۔ دوائی یونانی وانگریزی ومصری پیکٹ دلنگی ہر قسم وہر کے ۔ رومال وسوسی ہر قسم وہر کے ۔ میان ۔ وجراب ہر طرح کی دیسی وانگریزی سوتی وادونی کلاہ ودوپلی ہر قسم کی سادی وکلابدار ہر کی ۔ گیس بتی پٹی ۔ کمر بند سوداران وسیانہ وپاجامہ ہر طرح کے جو تے خورد وکلان سادہ وکلابدار اور بٹ دار کلابی اور طولہ دیسی وانگریزی اور پنجابی طرحیانہ وہندوستانی وغیرہ وغیرہ ہر قسم مرادآبادی گلوبند ہر قسم کے خورد وکلان شانہ مردانہ وزنانہ لکڑی کا اور سینگ کا ہر قسم قفل آہنی وپیتل کے ہر قسم خورد کلان ۔ لالیہ ہر قسم کے ۔ دیاسلی ہر قسم کی ۔ چھتی دیسی وولایتی ہر قسم کی ۔ چاقو دیسی وولایتی ہر قسم کے

المشتہر حافظ نور احمد اینڈ کو نمبر ۱۰ جانا پیٹھ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

انوار الاسلام پریس قادیان میں محمد افضل معراج الدین چیف پرائیٹر ان کے اہتمام سے چھپا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کرے گا

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

ان اللہ قد صرح لکم وفات مسیحہ ورفعہ الیہ

البدر

جو گرے کوئی جہاں قادیان میں ہے
وہ امن میں ہے شفا میں ہے غرض دارالامان میں ہے

نمبر ۱۱ | ہر ایک ماہ کی انگریزی یکم ۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

محترم پیدا رون کو اطلاع ع — اپنے احباب کو تازہ حالات سے پہونچانیکی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور قیام کا عائد قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے اس لئے جرائد اشاعت اور ٹریڈ یونین شائف کی تکمیل و ذمہ داری کو ضروری ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت، اشاعت بہت قلیل اور شائف نامکمل ہے اور کارخانہ کو اخراجات کا زیر بار رہنا اگر کسیوقت انشاءاللہ چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخفا اور بددلی کو خیال کو دل و دماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہ ہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سرگرمی کوشش کریں اور بطور بہ تعداد کو بڑھا کر کے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ دار رہنا دیویں اپنے فرائض کو حتی الوسع دیانت داری سے بجالانے کی پوری کوشش کیجاتی ہے لیکن امور متعلقہ قضا و قدر سے ہر ایک لاچار ہے ۱۲ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ہاسلمانیم از فضل خدا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن رسولے کش محمد ہست نام
جان شد و باجان بدرخواہد شدن
مازد و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آن نہ از خود وان بجان جائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
معجزات او ہمہ اندر راست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
یک قدم دوری از آن روشن کتاب

مصطفےٰ بارا امام و مقتدا
آن کتاب حق کہ قرآن نام دست
دامن پاکش بدست ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
ما زد و یابیم ہر لا رو کمال
ہر چہ ز و ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت ست
منکر آن مورد لعن خداست
ہر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکار ہمہ کند از شقیاست

اندریں دین آمدہ از ما دریم
باد ہ عرفان ما از جام اوست
سہل دا باشد شد اندر بدن
ہر ثبوت را ہر و شد اختتام
آنچہ مارا وحی دایماے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
از ملائک وانچہ بالے معاد
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات انبیاء سالفین
ہر کہ انکار ہمہ کند از شقیاست

وہ الفاظ جنمیں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۳ بار۔ الحمد للہ ۳ بار۔ اے میرے رب تمام گناہوں کو جو کہ تا ہوں جنمیں میں گرفتار رہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین پھر اس کے بعد آپ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں +

دس شرائط بیعت

اول — بیعت کنندہ سچے دل سے عہد سا ہو کار بند رہنا کہ آئندہ موت تک کفر سے مجتنب رہوں گا

دوم — یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے پاس نہ پھٹکیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اگر مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے +

سوم — یہ کہ بلا ناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دل محبت سے خدا تعالےٰ کے حمد اور تعریف کو اپنا ہر وقت ورد بنائیگا +

چہارم — یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم — یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونیپر اُس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم — یہ کہ اتباع رسم و رواج چھوڑ دیگا اور ہوی و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم — یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم — یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم — یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چلسکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا +

دہم — یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

نوٹ — بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان ۴ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ نمبر ۲ سمبر ۱۸۸۸ء یک ہزار چودہ سال ہوئی ہیں جبکہ البدر پہلے پہلے مضمون کے ساتھ پس چہارد ہم سال کی یادگار میں جو اپکی فتح و نصرت کا زمانہ ہے قادیان سے طلوع ہوا +

www.aaiil.org

قادیان کی غیر مترقبہ نعمتیں

(۱) حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نورانی اور فرحت بخش چہرہ کی زیارت۔ آپکی مجلس۔ پاک تاثیرات اور شیریں بیان

(۲) حضرۃ مولانا عبدالکریم صاحب کی قرأت قرآن اور حسن بیان

(۳) حضرۃ حکیم نورالدین صاحب کا درس قرآن وعظ و نصائح اور صاحب حال ہونے کی کیفیت۔

(۴) محمد اسمٰعیل صاحب مدرس۔ سرساوی۔ قادیانی اور میاں نورالحمد صاحب کابلی کی آذان برائے نماز

(۵) زیادت علوم دینیہ و واقفیت مسنن الہیہ جو انسان کو یہاں رہنے سے بلا کسب خود بخود و بے طور پر حاصل ہوتے ہیں۔

روئت چاند کی نسبت ایک صاحب اعتراض کرتے ہیں کہ دو شخصوں کی شہادت پر کیوں ملہ کیا گیا جبکہ ایک جم غفیر اس کے برخلاف تھا۔ اس کا جواب تو اسی ضمون روئت والے مین دیا گیا ہے کہ ایسے امور مین مثبت کا اعتبار نفی کرنیوالے سے زیادہ ہوتا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ رویت چاند مین شہادۃ کی ضرورت اسیوقت پڑیگی جبکہ ایک جم غفیر کو وہ نظر نہ آویگا ورنہ شہادت اور استفسار کا نائرہ ہی کیا ہوا جبکہ ایک جم غفیر نے خود دیکھ لیا علاوہ ازین مختلف بلاد اور امصار مین عیدالضحیٰ ہر روز شنبہ یعنے ہفتہ کو ہوئی ہے پس جم غفیر نے اس طرح سے بھی شہادتوں کی تائید کی۔

قصر نماز کی نسبت وہی صاحب سوال کرتے ہیں کہ مقدمات مین چونکہ حضرۃ مسیح موعود مع سفر مین ہوتے تھے نماز قصر ہوتی تھی کہ نہین۔ اطلاعاً گذارش ہے کہ نماز برابر قصر ہوتی تھی یعنی ظہر اور عصر کی دو دو رکعت ظہر یا ظہر اور عصر کے درمیانی اوقات مین جمع ہوکر ادا کی جاتی تھین اور مغرب مین تین رکعت اور عشا کی دو رکعت بھی اسیطرح مغرب یا مغرب اور عشا کے درمیانی وقت پر جمع کرکے ادا کی جاتی تھین۔

محکمہ ڈاک کی توجہ کے لائق۔ بریڑا اور عدن کالم مین جو خریدار البدر ہین ان کی طرف سے شکایت پہونچی ہے کہ دو ماہ سے کوئی اخبار ان کو نہین ملا ہے حالانکہ کارخانہ کی طرف سے اخبار اشاعت کے اوقات پر ان کے نام برابر ڈاک خانہ مین حوالہ جاتے رہے ہین اس لئے محکمہ ڈاک کے مقامی افسروں وغیرہ کو اس امر کا انتظام کرنا چاہیے۔ کہ یہ شکایت رفع ہو۔

(مینیجر)

توسیع اشاعت

(۱) مکرمی سعیدالدین صاحب احمدی کٹک سے اور حافظ غلام رسول صاحب احمدی سوداگر وزیر آباد سے اور بابو شاہباز صاحب احمدی سٹیشن ماسٹر گورداسپور سے ایک ایک خریدار البدر کو دینے ہین خدا تعالےٰ ان احباب کو جزائے خیر عطا کرے۔

(۲) مکرمی سید جلال صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ برہرا فریفہ سے یادگار مرحوم رحمت علی مین مرحوم کے نام سے اخبار جاتا تھا وہ خود خرید کرتے ہین اور البدر کی خدمات اور مالی مشکلات کا اندازہ کرکے خود سید صاحب نے البدر کی قیمت اس سال سے پانچ روپے مقرر کردی ہے اور ایک اخبار بقیمت پر ہندوستان مین ایک صاحب کے نام جاری کروایا ہوا ہے علاوہ اس کے بہت مین اور چند ایک احباب کو خریداری کی تحریک کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عالیجناب سید صاحب کو اللہ تعالےٰ نے اس قسم کی دینی اور قومی ضرورتون کو احساس کرنیکا خوب مادہ عطا کیا ہوا ہے کاش کہ دوسرے احمدی بھائی بھی ان ضرورتون کو اس طرح سے احساس کرین تو البدر کی اشاعت بہت جلد ایکہزار سے اوپر ہو جاوے۔

صرف ایک خریدار کو ایک ایک خریدار اور دینا پڑتا ہے۔

(۳) کارخانہ سید صادق حسین صاحب مختار عدالت اٹاوہ اور منشی احمد دین صاحب اپیل نویس گورداسپور۔ اور منشی نذیرالدین صاحب ایجنٹ سپلائی ٹرانسپورٹ کا پس بر جا کا خصوصیت سے شکر گذار ہے جنہون نے اپنے خادم البدر کے استحکام اور قیام کے لئے اسے دس عدد دس روپے سالانہ چندے پر خریدا ہے اور سید صادق حسین صاحب نے دوران سال مین اور بھی امداد کا وعدہ فرمایا ہے خدا تعالےٰ ایسے معاونین کے درجات بلند فرماوے جو اس دینی کارخیر مین اور خدمت بنی نوع انسان کی بجاآوری مین کارخانہ کا ہاتھ بٹاتے ہین

سید عبدالرحیم صاحب نگلی احمدی حیدرآباد دکن مین خصوصیت سے البدر کی اشاعت مین کوشان ہین چنانچہ آپ کی تحریک مین عالی جناب میر مرداتعلی صاحب نے تین اور اخبار خریدے ہین +

خبرین

مہم سومالی لینڈ۔ اخبار عام لکھتا ہے کہ تازہ ترین خبرین بجا کے خوشی کے ریخ پیدا کر رہی ہین طولت کا سلسلہ بدستور جاری ہے اور ملاکو ہمیشہ ترقیانہ ہوتیکا کافی موقعہ ملجاتا ہے۔ ملک اور موسم کے تغیرات اسی کی حامی ہین جو سومالی قومین اپنے آپ کو دوستدار ظاہر کرتی ہین وہ اندرونہ طور پر دشمن ثابت ہوتی ہین پانی کی سخت مشکلات درپیش ہین ہادی کوگل مین ملا ہے مگر خائفین آتا ہے معلوم ہوا کہ سومالی لینڈ کے شمال مشرقی حصہ مین ملا موجود ہے اور یہان کی ملک اور زمین کی کیفیت کسیکو معلوم نہین ہے برٹش مہم کی فوجین ملا اداس کے پیرون کی مداح ہین +

لندن کے تمام پاگل خانون مین اس سوال سے سمجھ سکتا ہے کہ کفارہ اور تثلیث اور ایک انسان کو خدا ماننے والے دماغون کی کیا حالت ہوتی ہے اور جب ان کا انجام یہ ہو تو معلوم ہوا کہ اول اول بھی ان دماغون نے کسی ایسی ہی جوش مین انسان کو خدا مان لیا ہوگا۔ **لوز افشان پردہ** پوشی کرتا ہے اور دیوانگی کی اس کثرت کی وجہ موجودہ تہذیب قرار دیتا ہے مگر سوال یہ ہے کہ اس تہذیب کی تعلیم آخر کس عقیدہ نے ان کو دی ہے کیا کفارہ نے شراب اور زنا کا دروازہ کھولکر لوگون کو بدحواس نہین بنا دیا تہذیب تو کفارہ کے تابع ہے کفارہ کا مسئلہ آج ہٹا دو اصلاح دیکھ لو۔

روس کی انقلاب پسند جماعت نے اس جنگ روس و جاپان سے فائدہ اٹھانیکی کوشش کی ہے اور بڑے بڑے اعلان دور و نزدیک کے نوا حات مین شائع ہوئے ہین انمین موجودہ جنگ کا تذکرہ ہے کہ یہ شخصی حکومت کا نقص ہے ورنہ یہ لڑائی پیش نہ آتی اس سے سال ہا سال کی ترقی یکدم تمام ہو جاوے گی آخر مین تحریک ہو کہ اس موقعہ پر مناسب ہے کہ جاپان پر کسی حکمت سے فتح پاکر اس کے ساتھ ہی روس مین شخصی حکومت کا خاتمہ کیا جاوے۔

سرحد کوریہ کے دریائے یالو کے دونون کنارون پر روسی فوجین جمع ہو رہی ہین اور خشکی کی لڑائی کا انتظام ہو رہا ہے **ترکستان** کے گورنر کو حکم ملا ہے کہ وہ ہمہ نوع طیار رہے ہندوستان پر فوج کشی ہوگی نہ صرف بلکہ برٹش نے ایران یا تبت مین۔ روسی مقدونون کو نقصان پہونچایا۔

کلکتہ۔ اور بمبئی مین جاپان جانیوالے تمام خطوط کھولکر دیکھے جاتے ہین +

منچوریا لائن لوٹ گئی۔ ایک پل اڑ گیا بہت روسی ہلاک ہوئے **جنگ** روس و جاپان مین امریکہ بالکل الگ رہیگا اعلان کردیا ہے

امرتسر مین کاٹن ملز کمپنی کو پچھلے سال خالص منافع ۶۷۶۰ روپیہ وصول ہوا۔

پنجاب مین مڈل سکول کا امتحان یونیورسٹی کی ماتحتی سے آزاد کیا گیا۔

پیرس کے ایک پولیس مجسٹریٹ کے لڑکے نے بنیس ہزار روپے کی چوری کی پولیس مجسٹریٹ نے اس لڑکے کو خود گرفتار کرکے جہان کیا جاوے گا۔

www.aaiil.org

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو کہ آپ نے ۲۷ فروری کی شام کو بعد نماز مغرب فرمائی

جس میں آفات ارضی وسماوی سے محفوظ رہنے کے ذرائع بتلائے گئے ہیں اور وہ طریق سکھلائے گئے ہیں جن کو انسان اپنے روزانہ کاروبار دنیاوی میں مدنظر رکھکر ایک باخدا اور مقرب الٰہی انسان بنجاتا ہے۔

تغیر موسم کی وجہ سے آج مغرب اور عشا کی نماز مسجد کی سقف پر ادا کی گئی چند ایک احباب نے اپنی قابلیت کی اشد ضرورتیاں پیش کیں ان کو رخصت عطا فرمائی گئی لیکن عالی جناب محمد ابراہیم خان صاحب شریف بن حاجی موسیٰ خانصاحب برادر زادہ خان بہادر مراد خان مرحوم آمدہ از کراچی کی رخصت طلبی پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ یہ چند دن اور رہیں آمد و بارادت رفتن باجازت اور اسیطرح جناب تفضل حسین صاحب پنشنر سپرنٹنڈنٹ رئیس اٹاوہ کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا کہ انکو بھی فراغت ہو اور ایک عرصہ کے بعد آئے ہیں یہ بھی چند دن رہیں۔

طاعون کے تذکرے پر آپ نے فرمایا۔

سچے مسلمان بننے کا وقت ہے اس کے سوا گذارہ نہیں ہے یقیں بڑی شے ہے اسی کے مطابق خدا تعالیٰ انسان سے معاملہ کرتا ہے۔ خدا سے معاملات صاف کرو کہ وہ بھی تمہارے ساتھ معاملات صاف کرے۔

خاص آدمی طاعون سے محفوظ رہتے ہیں

احادیث پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض صحابہ اور ان کی اولاد بھی طاعون سے فوت ہوئے تھے اور یہ بھی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن کے لئے اس سے موت شہادۃ ہے اور اسکو رجز من السماء بھی کہا گیا ہے۔ پس جس حالتمیں صحابہ کرام بھی اسمیں مبتلا ہوئے تو اب یہ شک تو نہیں ہو سکتا کہ وہ نعوذ باللہ مومن نہ تھے پس معلوم ہوا کہ مومن کے لئے طاعون سے مرجانا حرج تو نہیں ہے لیکن جہاں خدا تعالیٰ کو کوئی نشان دکھانا ہو تو اس مقام یا انسان کے لئے ایک روک ڈالدیجاتی ہے مثلاً تمام امراض تو جیسے عام انسانوں کو ہوتے ہیں نبیوں کو بھی ہوتے ہیں تاہم خاص خاص امراض سو ان کی ذات کو محفوظ رکھا جاتا ہے۔

صحابی رضی اللہ عنہ کوئی بیمار نہ تھا۔

حضرت حکیم نورالدین صاحب نے عرض کی کہ صحابہ کرام کی تعداد ایک لاکھ کئی ہزار تھی مگر ان میں سے ایک بھی بیمار نہ تھا۔ ہاں اندھے تھے اس پر حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ کان اصل میں

بڑی قوی ہو آنکھ نہ ہو تو بھی گذارہ ہو جاتا ہے لیکن کان کے نہ ہونے سے بہت ہی مشکلات پیش آتے ہیں۔ اسوقت بھی ہنسی ہو رہی ہے

خدا کا تواب اور غفار ہونا انسان کیلئے غنیمت ہے

اللہ تعالیٰ میں یہ صفت مومن کے لئے بہت ہی مفید ہے کہ توبہ اور استغفار سے ان کے گناہ بخشے جاتے ہیں اگر یہ صفت نہ ہوتی تو پھر انسان کی بالکل تباہی ہو جاتی۔ یہ بہت ہی بڑی صفت ہے کہ اس کی بارگاہ میں سچی توبہ کرنیسے بالکل معصوم ہو جاتا ہے گویا اس نے کبھی کوئی گناہ کیا ہی نہ تھا سچی توبہ کے بعد چاہیئے کہ اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ سے صاف رکھے تاکہ کوئی حزن اور غم اوس کے نزدیک نہ پھٹکے کیونکہ اس سے انسان ولی بن جاتا ہے ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون یہ کس قدر خدا کا فضل ہے کہ خدا ان کو اپنا ولی کہتا ہے حالانکہ وہ عاجز انسان ہے خدا کی ولایت کے یہ معنے نہیں ہیں کہ اسکو کوئی ایسی احتیاج ہے جیسے ایک انسان کو دوست کی ہوتی ہے یا نعوذ باللہ کر خدا کسیکو اپنا دوست بنا لیتا ہے بلکہ اس کے فضل اور عنایت سے کسیکو اپنا بنا لیتا ہے اور اس سے اس شخص کو فائدہ پہونچتا ہے نہ کہ خدا کو۔ خدا تعالیٰ جب کسیکو اپنا ولی بناتا ہے تو ہزاروں گناہ اور امراض سے اوسی وقت بچاتا ہے نہ صرف اسکو بلکہ اس کے اہل و عیال کا بھی کفیل ہو جاتا ہے اور یہ ہی نہیں بلکہ ہمسایوں میں اور زمینوں میں دور رہتے ہیں ان میں ایک برکت دی جاتی ہے اور ان کے کپڑوں میں برکت دیجاتی ہے

ضرور ولی بننا اور ولایت کو سمجھنا ہی مشکل ہے کیونکہ ایک انسان دوسرے انسان کو دھوکہ یا خوشامد سے اس کا دوست ثابت کر سکتا ہے لیکن خدا تعالیٰ سے دھوکا نہیں چل سکتا وہ خوب جانتا ہے کہ ہر ایک اندر سے کیسا ہے اور ہر ایک کا جوہر پرکھ تعالیٰ کا اصطفا اور اجتبا ہونا ہے ممکن ہے کہ سابقہ زندگی میں کسی سے صغائر یا کبائر سرزد ہوئے ہوں لیکن سچے تعلق اور صاف معاملہ پر کل گناہ بخشدیتا ہے حتیٰ کہ اسے یاد تک نہیں دلاتا کہ تجھ سے یہ گناہ سرزد ہوئے ہیں وہ اس کو کہیں شرمندہ ہونے دیتا ہے یہ خدا تعالیٰ کا کس قدر احسان اور فضل ہے۔

تمام برکات انسان کو صفاتی اسم حاصل ہوتے ہیں اس کے یہ معنے ہیں کہ خدا کی نظر میں وہ صاف ثابت ہوا اور خدا ہی اس کا مقصود ہو۔ جیسے خدا تعالیٰ نے ابراہیم ع کا قصہ اور دوسرے انبیاء کے حالات بیان کئے ہیں غرضیکہ اسیطرح سے انسان برگزیدہ ہو جاتا ہے کہ جب اس میں صدا اور نقصانیت نہ پائی جاوے تب خدا اسے بعد حتی موت سے محفوظ رکھتا ہے اور کامل تعلق پر اس کی سب مرادیں پوری کر دیتا ہے۔

وہ قادر بھی ہے اور کریم بھی اور اپنی اپنی جگہ دونوں صفات سے وہ ہر ایک حاجت روائی کرتا ہے اگر یہ دونوں صفات اس میں نہ ہوں تو پھر کچھ بھی نہ ہو۔ مثلاً ایک شخص کریم یعنی سخی تو ہے لیکن اس کے پاس مال نہیں ہے کہ کسی کو دے تو وہ کیا دیگا یا ایک شخص مالدار تو ہے مگر فیاض نہیں ہے بخیل ہے تو وہ بھی کسیکو کچھ نہ دیگا خدا تعالیٰ میں اسی لئے دونوں باتیں ہیں کہ قادر بھی ہے اور کریم بھی اور اسی لئے اس کا وجود بہت مفید اور بابرکت ہے سر مذکا شعر اس موقعہ پر کیا خوب چسپاں ہے۔

سر مذکلہ اختیار میباید کرد۔ یک کار از دو کار میباید کرد
یا تن بہ رضائے دوست میباید داد یا قطع نظر ز یار میباید کرد

اگر ایک شخص بیمار ہو اور طبیب کی پوری اطاعت نکرے تو اسے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوگا ایک عارضہ دور ہوگا تو دوسرا لگ جا دے گا یہی آفتیں اور قصور ہیں جنمیں دنیا مبتلا ہے ان سے پناہ مانگ کر پوری طور پر خدا کا ہو جانا چاہیئے پنجابی میں کیا خوب کہا ہے۔

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

بہت لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ کیا ہم مسلمان نہیں ہیں کیا کلمہ نہیں پڑھتے وہ لوگ اصل میں حقیقت سے بے خبر ہیں نماز اس کا نام نہیں ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ نماز و کلمہ میں برکات ضرور ہیں مگر ان کو ہی پڑھنا اور سمجھتا ہے جنکو خدا پڑھاوے رسم اور عادت کے طور پر بجالانے سے کچھ نہیں بنتا۔ نماز وہ ہوتی ہے جس میں خدا سے پیوند ہو اور انسان جان لے کہ میرے اندر تبدیلی واقع ہوئی ہے اور اسے خبر ہو کہ چند گذشتہ سالوں میں جو کچھ میں تھا اب وہ نہیں ہوں ابدال ایسے ہی لوگوں کا نام ہوتا ہے جو اپنے اندر تبدیلی کریں حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت میں مومنین کے حالات بدلتے رہیں گے اور چونکہ خدا تعالیٰ نے مومنوں سے دو جنت کا وعدہ کیا ہے ایک دنیا کی اور ایک آخرۃ کی پس جبکہ مومن کی حالت جنت میں بدلتی رہیگی تو اس دنیا میں بھی جو جنت اسے ملتی ہے اس میں تبدیلی اس کی حالت کی ہوتی رہنی چاہئے اسی لئے اسے ایک رعب دیا جاتا ہے اور نفس امارہ کے جذبات سے روکا جاتا ہے جیسے خدا تعالیٰ نے ابراہیم ع کے لئے آگ کو **بردًا و سلامًا** کر دیا ایسے ہی اس کے لئے کہا جاتا ہے کہ نظہیر ہو جاوے جب تک تبدیلی محسوس نہ کرے تب تک خطرہ ہی خطرہ ہے۔

ہر ایک کام خدا کے لئے ہونا چاہئے

دنیا کے ساتھ دین جمع نہیں ہو سکتا دیکھو ایک شخص جائداد پیدا کرتا ہے باغ باغیچہ لگاتا ہے بڑی بڑی عمارتیں بناتا ہے اور پھر اولاد کی طلب..... صرف اس لئے کرتا ہے کہ کوئی ان چیزوں کا وارث ہو اس کمبخت کو اتنی خبر

www.aaiil.org

نہیں کہ تیری اپنی قیمتی زندگی جیسے ختم ہو چکی اور تو مر گیا تیرا قصہ تو دنیا سے فیصلہ ہو گیا خواہ کچھ ہی ہو تو تو واپس نہیں آسکتا قرآن شریف سے ثابت ہے کہ نہ مومن مر کر جنت سے واپس آتے ہیں اور نہ کافر دوزخ سے۔

حرام علی قریۃ اھلکناھا انھم لا یرجعون

تو کافروں کے نہ آنے کا ثبوت ہے اس میں لفظ اھلکنا ھا عذاب پر دلالت کرتا ہے اور اہل جنت کے لئے ہے۔

لا یسمعون عنھا حولا

اس سے ظاہر ہے کہ مسیح علیہ السلام بھی کسی صورت میں واپس نہ آویں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یحییٰ کے ساتھ معراج میں دیکھا ہے اب یحییٰ تو فوت ہو کر جنت میں چلے گئے کیا اُس مردے کے ساتھ یہ زندہ بیٹھے ہوئے تھے پس ایسی صورت میں جب ہر ایک دنیا سے جاویگا اور ہم بھی جاویں گے تو فیصلہ تمام کر کے جاویں گے پھر ہمیں کیا فکر کہ ہمارے املاک کون لیگا اور گدی پر کون بیٹھیگا اسی کا نام دنیا ہے اور یہ دین کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتی۔

ہاں ایک صورت ہے کہ جس سے بعض باتیں دین میں داخل ہو سکتی ہیں جیسے قرآن شریف میں ہے۔

یطعمون الطعام علی حبہ مسکینا و یتیما و اسیرا

مسکین - جیسے باپ بوڑھا ہو گیا ہے چل پھر نہیں سکتا تو اس کے ساتھ احسان کی نیت سے سلوک کرنا اور اس کو کھلانا

یتیم - جیسے بچہ کہ اس کے ماں باپ نہ ہوں تو وہ کیا کر سکتا ہے اُسے نیک و بد کی کوئی تمیز نہیں نہ کپڑے وغیرہ اور مہارت کا انتظام کر سکتا ہے تو بچوں کی پرورش گویا انہیں کی پرورش ہے۔

اسیر - جیسے بیوی کہ اگر اس کے حقوق کما حقہٗ ادا نہ کئے جاویں تو وہ ایسا فتیدی ہوا جس کی خبر لینے والا کوئی نہیں۔ یعنی خدا کے حکم سے سب کی خدمت اور پرورش کرے اور بذات خود الگ رہے اولاد کے لئے اس کی یہ نیت ہو کہ

وجعلنا للمتقین اماما

یعنی بینک بخت دیندار اولاد ہو کہ اس کو بعد اس کے حق میں دعا کرے اور اس کے درجات کی بلندی کا باعث ہو) مگر سوچکر دیکھو کہ کتنے ایسے ہیں جو اس نیت اور ارادہ سے اولاد کی خواہش کرتے ہیں اور تہجد کے وقت اُٹھ کر خدا تعالےٰ سے دعائیں مانگتے ہیں کہ اے مولا تو ایسی اولاد دے جو متقی ہو تیری راہ میں جان دینے والی ہو۔ بعض کو تو خبر ہی نہیں کہ اولاد طلب کیوں کرنی چاہیے اور اکثر صرف مال جائداد کے لئے طلب کرتے ہیں حالانکہ صرف یہ چاہیئے دین کی خادم ہو اور یہ بھی اس نیت سے کرے کہ اس کے ذریعے سے اولاد ہو کر خادم دین ہو اور نفس کے جوشوں اور جذبات سے بچانے والی ہو اور رحم اور شفقت کی نظر سے یہ نیت بھی ہو سکتی ہے کہ ان کے لئے کچھ املاک چھوڑ جاؤں تاکہ ضائع نہ ہوں اور دربدر بھیک مانگتے پھریں یا افلاس سے تنگ آکر تبدیل مذہب نکر لیں اور اگر ان نیتوں سے باہر جاتا ہے تو دین سے باہر جاتا ہے اور ایمان کو تاریکی میں رکھکر اس کے ثمرات اور برکات سے بے نصیب رہتا ہے ہر ایک حرکت قول اور سکون سب کچھ خدا کے لئے ہونا چاہیئے کھانے پینے عمارتوں کے بنانے اُٹھنے۔ بیٹھنے چلنے پھرنے اور ہر ایک فعل میں خدا ہی مدنظر ہو تو سب کاروبار عبادت میں داخل ہوں گے اور جب مقصود اور نیت اور ہو تو پھر انسان مشرک ہو جاتا ہے اس لئے چاہیئے کہ ہمیشہ اپنے کاروبار پر نظر ڈالکر دیکھتے رہو کہ انہیں منہا را رجوع خدا کی طرف ہے کہ نہیں۔

اصل میں صید لنز دکیف است دور انداختہ والی بات ہے کہ بات تو بنات خود بہت تھوڑی ہوتی ہے مگر بدقسمت انسان اُسے لمبی بنا کر خود دوڑا تا ہے

انسان کو چاہیئے کہ ہر ایک کاروبار میں تبتل الیہ تبتیلا کا مصداق ہو یعنی ہر ایک کام کو اس طرح سے بجالاوے گویا وہ خود اس میں نفسانی حظ کوئی نہیں رکھتا صرف خدا تعالےٰ کے حکم کی اطاعت کی وجہ سے بجالا رہا ہے اور اسی نیت سے مخلوق کی حقوق کو ادا کرنا دین ہے ہر ایک بات اور کام کا آخری نکتہ خدا تعالیٰ کی رضا مندی ہونی چاہئے اگر دنیا کے لئے ہے تو خدا کا غضب کماتا ہے حضرت ابراہیم کی بھی اولاد ہوئی مگر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ سوائے دین کے کسی اور مطلب کے لئے تھی۔ اصل اسلام اسی کا نام ہے کہ جیسے ابراہیم علیہ السلام نے اسلمت کہہ دیا تھا ویسے ہی اطاعت اللہ تعالےٰ کی کی جاوے اور کسی غیر کو اس میں شریک نہ کیا جاوے نفس اور شیطان کے جذبات سے اپنے آپ کو الگ کیا جاوے حتیٰ کہ جان دینے تک دریغ نکرے ورنہ وہ مسلم نہ ہوگا خدا کا منشا ہے کہ اس کی بیدرا طاعت کی جاوے اور وہ یہی ہے کہ جان کا بھی خیال نہ ہو اس کے بعد پھر اولاد کیا ہے اگر یہ نہیں تو آخر ایک حد تک جاکر اس کا جوش طاعت ٹھہر جاویگا لیکن اگر اس نے جان بھی اس کی نذر کر دی ہوئی ہے تو اس نے گویا کوئی حد اطاعت کی اپنی طرف سے مقرر نہیں کی صحابہ کرام میں بھی یہی بات تھی خدا تعالیٰ اسکا تذکرہ فرماتا ہے کہ ان میں سے بہتوں نے جان دیدی اور بعض ابھی تک منتظر ہیں۔ تو ناگہانی آفات سے بچنے کے لئے یہ چند کلمات ہیں لیکن یاد رہے کہ اعمال میں ظلم کا حصہ ہرگز نہ ہو اگر یہ ہوگا تو قہر الٰہی سخت شے ہے بڑی بڑی قومیں گذر رہی ہیں آخر ظلم کی وجہ سے خدا تعالےٰ کے قہر نے ان کو ہلاک کر دیا نقص ایمان انسان کو قہر الٰہی سے نہیں بچا سکتا اس سے بچنے کے لئے کامل ایمان کی ضرورت ہے اگر وہ ہو تو پھر ادعونی استجب لکم اس کا وعدہ ہے

جماعت کو چاہیئے کہ ایسے وقت میں دعا کرتے رہیں کہ خدا تعالیٰ شماتت اعدا سے بچاوے اور جہاں تک ممکن ہو صغائر و کبائر سے بچیں ایسا نہ ہو کہ پھر گناہ کا وبال ان پر پڑے۔

غفلت کی زندگی بھی ایک گناہ ہے ایک گناہ دوسرے گناہ کو کھینچ لاتا ہے ہم کہ عالم شباب میں ہوتے ہیں اگر ان کے بعد انسان کو عمر پائی اور پھر بھی باز نہ آیا تو یہ بہت ہی بری بات ہے گناہ بہت بری شے ہے جس قدر امراض جسمانی ہیں شاید اتنے ہی گناہ بھی ہیں۔ اور امراض کی طرح بعض ایسے ہوتے ہیں کہ انسان کی جڑ و ہوتے ہیں لیکن اگر خدا کے آگے متواتر استغفار کرتا رہیگا اور گناہ سے راضی ہوگا تو امید ہے کہ وہ اس کے قلب پر سکینت نازل کریگا جب خدا راضی ہوتا ہے تو خود بخود کوئی بات دل میں پڑ جاتی ہے جو اس کو اس میں لے آتی ہے والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا اس کا وعدہ ہے۔ دعا جیسی کوئی شے نہیں ہے میں نے دیکھا ہے کہ ہمارے ہاں بعض فقیر آتے ہیں ان میں سے بعض ایسے اڑ کر بیٹھ جاتے ہیں اور اس قدر شور ڈالتے ہیں کہ آخر ان کو دینا ہی پڑتا ہے تو خدا تو بندوں سے بھی بہت رحیم ہے۔ دعا قبول کروانے کے لئے ضروری بات ہے کہ دعا سے باز نہ آوے۔

کونسی دعا کرنی چاہیئے

انسان کی ضرورتوں اور خواہشوں کی تو کوئی حد نہیں اور بعض لوگ انہی کے لئے دعا کرنے رہتے ہیں اور ان کو خدا کو راضی کرنے اور گناہ سے بچنے کی دعا کا موقعہ ہی نہیں پیش آتا لیکن اصل بات یہ ہے کہ دنیا کے لئے جو دعا کی جاتی ہے وہ جہنم ہے۔ دعا صرف خدا کو راضی کرنے اور گناہوں سے بچنے کی ہونی چاہیئے باقی جتنی دعائیں ہیں وہ خود اس کے اندر آجاتی ہیں اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم بڑی دعا ہے صراط مستقیم گویا خدا کو شناخت کرتا ہے اور انعمت علیہم کل گناہوں سے بچتا ہے اور صالحین میں داخل ہوتا ہے اگر ایک آدمی با خدا ہو تو سات پشت تک خدا تعالےٰ اس کی اولاد کی خیر گیری کرتا ہے جب یہ بات ہے تو سوچکر دیکھو کہ اور باتوں کی دعا کی ضرورت ہی کیا ہے کان ابوھما صالحا جو

www.aaiil.org

سورہ کہف میں ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں لڑکے بذاتِ خود صالح نہ تھے ان کا باپ صالح تھا اسی کی برکت سے خدا تعالےٰ ان کا کفیل ہوا تھا۔ دعا ایسی کرنی چاہیئے کہ نفس امارہ گداز ہو کر نفس مطمئنہ کی طرف آجاوے اگر وہ ایسا نہ الصراط المستقیم (جیسے کہ معنے مذکور ہوئے) طلب کرتا رہیگا تو دوسری جو اسے ضرور تیں ہیں جن کے لئے وہ دعا چاہتا ہے وہ خدا خود پوری کر دے گا شیخ عبدالقادر جیلانی کہتے ہیں کہ اگر اسے بیوی کی ضرورت ہے تو وہ بھی دیتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے ہی حالات کا ذکر کرتے ہیں غرضیکہ خدا اس کا کفیل مثل ماں باپ کے ہو جاتا ہے۔ اور جب خدا متولی اور کفیل ہو تو کس قدر مزے کی بات ہے

مسائل

سوال ہوا کہ یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کہنا درست ہے۔ کہ نہیں۔

جواب ۔ ہرگز نہیں۔

سوال ۔ قرآن شریف میں جو آیا ہے کہ خدا کی راہ میں جو مارے گئے تم ان کو مردہ نہ کہو وہ زندہ ہیں

جواب ۔ اس سے یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ وہ تمہاری آواز بھی سنتے ہیں بٹالہ میں جو لوگ زندہ موجود ہیں کیا تم اگر ان کو یہاں سے بلاؤ تو آواز دیوبند کے ہرگز نہیں اگر مردہ کو آواز دو تو وہ بھی جواب دیگا معلوم ہوا وہ بھی نہیں سنتا بغداد میں جاکر شیخ عبدالقادر صاحب کو مزار پر آواز دیکر دیکھلو کیا جواب دیتے ہیں؟ ہاں خدا کو کامل ایمان کے ساتھ بلاؤ تو وہ جواب دے گا اگر قبروں میں پڑے ہوئے مردے بھی سنتے ہیں تو بلاکر دکھاؤ +

سوال ۔ خدا جو فرماتا ہے کہ وہ زندہ ہیں۔

جواب ۔ اگر زندہ کہتا ہے تو اپنے نزدیک کہتا ہے نہ کہ ہمارے تمہارے نزدیک۔ اور زندگی میں یہ کوئی لازمی امر نہیں ہے کہ قوت سماع اور حاضر ناظر ہونا ان کا ثابت ہو ہم زندہ ہیں لیکن لاہور کی آواز نہیں سن سکتے اگر وہ بھی اسیطرح حاضر ناظر اور دعا کے سننے والے اور مرادوں کو پورا کرنیوالے ہیں تو خدا اور ان میں فرق کیا ہوا۔ جائے شرم ہے کیا ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم شیخ عبدالقادر سے کم ہیں جو یہ فضیلت صرف شیخ صاحب کے لئے تجویز کی جاتی ہے یا ابوبکر یا عمر کیوں نہیں کہتے ایک کی تخصیص تو شرک بنا دیتی ہے دنیا میں اسلام اس لئے آیا ہے کہ توحید پھیلاوے اگر شیخ عبدالقادر کو قرب حاصل ہوا تو توحید سے ہوا اگر وہ غیر اللہ کو پکارنے والے ہوتے تو مقام قرب سے گرائے جاتے انہوں نے کامل اطاعت کی تو درجہ پایا +

سوال ۔ مردوں کو کن کن بالوں کا ثواب پہونچتا ہے

جواب ۔ حدیث سے ثابت ہے کہ طعام کا ثواب اور دعا کا بھی پہونچتا ہے قرآن شریف کی تلاوت کی نسبت میری نظر سے نہیں گذرا ہاں جو قرآن شریف پر عامل ہوگا اس کی دعا زیادہ قبول ہوگی۔

سوال ۔ مرحوم کا ختم وغیرہ جو کرایا جاتا ہے یہ جائز ہے کہ ناجائز

جواب اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے صرف دعا اور صدقہ کو پہونچنی ہے مومن کو چاہیئے کہ نماز پنجگانہ ادا کرے اور رکوع سجود میں میت کے لئے دعا کرے یہ طریق نہیں ہے کہ الگ کلام پڑھکر بخشے +

اب دیکھو لغت کا کلام منقول چلا آتا ہے کسی کا حق نہیں ہے کہ اپنی طرف سے معنے گھڑ لے ایسے ہی آنحضرت صلعم سے جو امر ثابت ہو اس پر عمل کرنا چاہیئے نہ کہ اپنی من گھڑت پر

سوال السلام علیکم یا اہل القبور جو کہا جاتا ہے کیا مردے سنتے ہیں +

جواب ۔ دیکھو وہ سلام کا جواب وعلیکم السلام تو نہیں دیتے۔ خدا تعالےٰ وہ سلام (جو ایک دعا ہے) ان کو پہونچا دیتا ہے۔ اب ہم جو آواز سنتے ہیں اس میں ہوا ایک واسطہ ہے لیکن یہ واسطہ مردہ اور تمہارے درمیان نہیں لیکن اسلام علیکم میں خدا تعالےٰ ملائکہ کو واسطہ بنا دیتا ہے اسیطرح درود شریف ہے کہ ملائکہ آنحضرت صلعم کو پہونچا دیتے ہیں +

سوال ۔ ختم کی روٹیاں وغیرہ لیکر کھانی چاہئیں کہ نہ

جواب ختم کا دستور یہ عت ہے شرک نہیں ہے اس لئے کھانی جائز ہے لیکن ختم دینا دلوانا ناجائز ہے اور اگر کسی پیر کو حاضر ناظر جان کر اس کا کھانا دیا جاتا ہو تو وہ ناجائز۔

سوال ۔ یہ جو لکھا ہے کہ مدینہ جاکر شیخ عبدالقادر رح نے یا حبیب اللہ خذ بیدی کہا۔

جواب ۔ اول تو اس کی سند کیا پھر بعض وقت اہل اللہ کو مکاشفہ ہوتا ہے اس میں خدا تعالیٰ اہل قبور سے باتیں کرا دیتا ہے مگر یہ خدا کا فضل ہوتا ہے۔

سوال ۔ اگر امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہ پڑھی جاوے تو جائز ہے کہ نہیں +

جواب ۔ حدیث شریف میں اس کی بہت تاکید ہے بلکہ لکھا ہے کہ اس کے بغیر نماز ہی نہیں اگر جہری نماز ہو تو امام کے اوقاف میں پڑھ لیوے اور خفی ہے تو پیچھے پڑھ سکتا ہے اگرچہ نہ پڑھنے کو بھی جائز کہا ہے لیکن میرا مذہب تو یہی ہے سورہ فاتحہ ضرور امام کے پیچھے پڑھ لے

۲۸ فروری سنہ ۰۴ بوقت ظہر

تدبیر و توکل

تدبیر اور توکل پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

کرنی السماء رزقکم وما توعدون

سے ایک نادان دہریہ کھلتا ہے اور تدابیر کے سلسلہ کو باطل کرتا ہے حالانکہ سورہ جمعہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ کہ تم زمین میں تتشر ہو جاؤ اور خدا کے فضل کی تلاش کرو۔ یہ ایک پہنچا ہی نازک معاملہ ہے کہ ایک طرف تدابیر کی رعایت ہو اور دوسری طرف توکل بھی پورا ہو اور اس کے اندر شیطان کو وساوس کا بڑا موقعہ ملتا ہے (بعض لوگ بیٹھ کر کھا کر اسباب پرست ہو جاتے ہیں اور بعض خدا تعالےٰ کے عطا کردہ قوے کو بیکار محض خیال کرنے لگ جاتے ہیں) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب جنگ کو جاتے تو طیاری کرتے گھوڑا تیار بھی ساتھ لیتے بلکہ آپ بعض اوقات دو دو زرہ پہن کر جاتے تلوار بھی کمر سے لٹکاتے حالانکہ ادھر خدا تعالےٰ نے وعدہ فرمایا تھا واللہ یعصمک من الناس بلکہ ایک دفعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تجویز فرمایا کہ اگر شکست ہو تو آپ کو جلد مدینہ پہونچا دیا جاوے۔ اصل بات یہ ہے کہ قوی الایمان کی نظر استغناء الٰہی پر ہوتی ہے اور اسے خوف ہوتا ہے کہ خدا کے وعدوں میں کوئی ایسی مخفی شرط نہ ہو جسکا ہمیں علم نہ ہو۔ جو لوگ تدابیر کے سلسلہ کو بالکل باطل ٹھہراتے ہیں ان میں ایک زہریلا مادہ ہوتا ہے ان کا خیال یہ ہوتا ہے کہ اگر بلا آوے تو دیدہ دانستہ اس کے آگے جا پڑیں اور جس قدر پیشہ والے اور اہل حرفت ہیں وہ سب کہہ چھوڑ چھاڑ کر ہاتھ پر ہاتھ رکھکر بیٹھ جاویں۔

حل مسائل۔

ایک شخص نے چند مسائل دریافت کئے وہ اور ان کے جواب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دئے۔ ان کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

سوال ۔ میت کے قل جو تیسرے دن پڑھے جاتے ہیں ان کا ثواب اُسے پہونچتا ہے یا نہیں +

جواب ۔ قل خوانی کی کوئی اصل شریعت میں نہیں ہے صدقہ دعا اور استغفار میت کو پہونچتی ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ ملاّں کو اس سے ثواب پہونچ جاتا ہے سو اگر اُسے ہی مردہ تصور کر لیا جاوے (اور واقعی ملاّں لوگ روحانیت سے مردہ ہی ہوتے ہیں) تو ہم مان لیں گے +

ہمیں تعجب ہے کہ یہ لوگ ایسی باتوں پر امید کیسے باندھ لیتے ہیں دین تو ہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے اس میں ان باتوں کا نام تک نہیں صحابہ کرام

www.aaiil.org

بھی فوت ہوئے کیا کسی کے قل پڑھے گئے صد ہا سال کے بعد اور بدعتوں کی طرح یہ بھی ایک بدعت نکل آئی ہوئی ہے۔

ایک طریق **استفاط** کا رکھا ہے کہ قرآن شریف کو کوچکر دیتے ہیں یہ اصل میں قرآن شریف کی بڑا دلی ہے انسان خدا سے سچا تعلق رکھنے والا نہیں ہو سکتا جب تک سب نظر خدا پر نہ ہو۔

سوال - ایک عورت تنگ کرتی ہے کہ سو روپیہ لیکر زیور بنا دو اور اس کا خاوند غریب ہے۔

جواب - وہ عورت بڑی نالائق ہے جو خاوند کو زیور کے لئے تنگ کرتی ہے اور کہتی ہو کہ سود لیکر بنا دے پیغمبر خدا صلعم کو ایک دفعہ ایسا واقعہ پیش آیا اور آپکی ازواج نے آپ سے بعض دنیوی خواہشات کی تکمیل کا اظہار کیا تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر ان کو یہ فقیرانہ زندگی منظور نہیں ہو تو ان کو کہدو کہ آؤ تم کو الگ ... کر دوں۔ انہوں نے فقیرانہ زندگی اختیار کی آخر نتیجہ یہ ہوا کہ وہی بادشاہ ہو گئیں وہ صرف خدا کی آزمائش تھی

سوال - ایک عورت اپنا مہر نہیں بخشتی۔

جواب - یہ عورت کا حق ہے اسے دینا چاہئے اول تو نکاح کے وقت ہی ادا کرے ورنہ بعد از ان ادا کر دینا چاہئے پنجاب اور ہندوستان میں یہ شرافت ہے کہ موت کے وقت یا اس سے پیشتر اپنا مہر بخش دیتی ہیں یہ صرف رواج ہے جو مروۃ پر دلالت کرتا ہے۔

سوال - اور جن عورتوں کا مہر مچھر کی دوں چربی ہو وہ کیسے ادا کیا جاوے۔

جواب لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا اس کا خیال مہر میں ضرور ہونا چاہئے خاوند کو حقیقت کو مد نظر رکھنا چاہئے۔ اگر اس کی حیثیت ۱۰۰ روپے کی نہ ہو تو وہ ایک لاکھ کا مہر کیسے ادا کریگا اور مچھر کی چربی تو کوئی مہر ہی نہیں یہ لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا میں داخل ہے

سوال - میت کے لئے فاتحہ خوانی کے لئے جو بیٹھتے ہیں اور فاتحہ پڑھتے ہیں۔

جواب - یہ درست نہیں ہے بدعت ہے آنحضرت صلعم سے یہ ثابت نہیں کہ اس طرح صف بچھا کر بیٹھتے اور فاتحہ خوانی کرتے تھے۔

۶ مارچ ۱۹۰۴ء بوقت شب

چند ایک احباب جمع تھے کی جس حضرت اقدس نے ایک جامع تقریر بر وبارہ تزکیہ نفس و اصلاح اخلاق فرمائی جو اس قابل ہے کہ بہت توجہ سے پڑھی جاوے اور اس پر عمل

در آمد کے لئے اپنے اور دوسرے بھائیوں کے لئے دعا کی جاوے دیکھو ہم لوگوں نے جو بیعت کی ہے اور اس وقت اقرار کیا ہے اس کا زبان سے کہہ دینا تو آسان ہے لیکن نبھانا مشکل ہے کیونکہ شیطان اسی کوشش میں لگا رہتا ہے کہ انسان کو دین سے لاپرواہ کر دیوے دنیا اور اس کے فوائد کو تو وہ آسان دکھاتا ہے اور دین کو بہت دور۔ اس طرح سے دل سخت ہو جاتا ہے اور پچھلا حال پہلے سے بدتر ہو جاتا ہے اگر خدا کو راضی کرنا ہے تو اس گناہ سے بچنے کے اقرار کو نبھانے کے لئے ہمت اور کوشش سے طیار رہو۔

گناہ کیا ہے گناہ اسی بات کا نام ہے کہ خدا تعالےٰ نے جو ہدایتیں اپنے بندوں کو قرآن شریف کے ذریعہ سے دی ہیں ان کے برخلاف کرنا۔ دلیری سے اس کے احکام کو توڑنا یا شوخی اور شرارت سے اس کی خلاف ورزی کرنی یہی گناہ ہے۔ جب ایک بندہ دیدہ دانستہ گناہ کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس سے بہت ہی ناراض ہوتا ہے اور اس کی ناراضگی کا یہی نتیجہ نہیں ہوتا کہ وہ گنہگار دوزخ میں پڑے بلکہ دنیا میں بھی طرح طرح کے عذاب اسے بھوگنے پڑتے ہیں۔ دیکھو اگر دنیا کے ایک ادنےٰ حاکم کی خلاف ورزی کرو تو پکڑے جاتے ہو اور سزا کے مستحق ہوتے ہو۔ لیکن تاہم اس حاکم دنیاوی کی گرفت سے تم اس طرح نجات بھی پا لیتے ہو کہ کسی دوسرے حاکم کی عملداری میں بھاگ جاؤ مثلاً اگر انگریزوں کے ملک میں کوئی خلاف ورزی کر کے فرانس کے ملک میں چلا جاوے تو انگریز اسے سزا نہیں دے سکتے لیکن خدا تعالیٰ کی گرفت تم کہیں دوسری جگہ جاکر اپنی جان نہیں بچا سکتے کیونکہ یہ سب زمینیں اور آسمان اسی کی ہیں اور کوئی دوسرا آسمان اور زمین ایسا نہیں بنا سکتا کہ وہاں تم کو پناہ مل سکے اس لئے انسان کو چاہئے کہ خدا سے ہمیشہ ڈرتا رہے۔

دکھ اور مصیبت کے دو اقسام

گناہ بہت بڑی شے ہے عادۃ اللہ اسیطرح چلی آتی ہے کہ شوخی سے اللہ تعالےٰ کو غضب آتا ہے اس سے دکھ کے دو قسم ہوتے ہیں ایک تو وہ جن پر انسان صبر نہیں کر سکتا مثلاً بڑی کے فوج ہوئی ہے اور کوئی پناہ اسے نہیں ملتی وہ اس کے گناہوں کا نتیجہ ہوتا ہے (جس کی طرف اللہ تعالیٰ اشارہ فرماتا ہے (ما اصابک من مصیبۃ فما کسبت ایدیکم) دوسرا وہ دکھ جو ہم انسان کو نسلی ملتی ہے اور اسی صبر کی توفیق دیجاتی ہے فرشتے تسکین کے ساتھ اس پر نازل ہوتے ہیں اس قسم کے دکھ نبیوں کو بھی ہوتے ہیں اور وہ منجانب اللہ ہوتے ہیں (جس کی طرف اشارہ کر کے خدا تعالےٰ فرماتا ہے ولنبلونکم بشیء من الخوف الخ)۔ جب تک انسان زندہ ہے شیطان اس کی تاک میں لگا ہوا ہے اور کوشش کرتا ہے کہ اس سے نیک عمل نہ ہونے دیوے وہ انسان کو دھوکہ دیتا ہے فریب دیتا ہے لیکن یاد رکھو کہ مرنے کے ساتھ عمل کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اور اس وقت تم کتنی ہی کوشش کیوں نہ کرو کسی طرح سے خدا کو راضی نہ کر سکو گے اور بدعملی کا برا انجام ہمیشہ بھگتنا پڑیگا جس کی کوئی میعاد مقرر نہیں خوش قسمت وہ انسان ہے جسکو ایمان ملے اور وہ جان لیوے کہ خدا کی ناراضگی ایک جہنمی زندگی ہے خدا کی رضامندی کے یہ معنے نہیں ہوتے کہ بہت سا مال و دولت ملجاوے بلکہ یہ کہ شیطان کے حملے سے انسان اپنے ایمان کو بچا لیوے۔ اس کے لئے چاہئے کہ دعا کرو یہ کوئی آسان بات نہیں ہے جو تم کو یونہی حاصل ہو جاویگی جب تک خدا تعالےٰ توفیق نہ دے اس لئے اسی سے دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ جو امور تیری مرضی کے خلاف ہیں ان سے ہمیں بچا اور اپنی رضامندی کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخش کیونکہ انسان جس چیز کی تلاش کرتا ہے وہ اسے ملتی ہے اور جس سے لاپرواہی کرتا ہے اس سے محروم رہتا ہے۔

گناہوں کا علم کیسے ہو

بہت لوگ ایسے ہیں کہ ان کی زندگی ایک اندھا بینا کی طرح ہوتی ہے عوام تو درکنار کتنے پڑھے عالموں فاضلوں کو بھی گناہ کا علم نہیں ہوتا اگرچہ وہ سو سو سال کی عمر پاویں گناہ کا پتہ ہمیشہ ٹٹولنے اور مجاہدے سے لگتا ہے بہت سے گناہ اخلاقی ہوتے ہیں۔ جیسے حسد، بغض، تکبر، ریا، عجب وغیرہ ان کو بڑے اخلاق کہا کرتے ہیں اور انہی میں سے ایک گناہ جس کا نام تکبر ہے شیطان نے کیا تھا۔ لیکن یاد رکھو کہ صرف شیطان ہی میں تکبر نہیں ہے بلکہ بہت میں جو اپنے بھائیوں سے تکبر کرتے ہیں ان بڑے خلقوں کا جو انسان کے اندر پوشیدہ ہوتے ہیں علم نہیں ہوتا۔ جب تک ان کو انسان خود نہ ٹٹولے اور تلاش کرے۔ مثلاً ایک غصہ ہے کہ جب انسان کرتا ہے تو کہاں تک اس کی نوبت پہونچتی ہے پھر حسد ہے کہ کسی کو یا دوسرے کی مال و دولت کو دیکھکر دل کڑھتا ہے اور جلتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کے پاس یہ نہ ہو پھر ایک بخل ہے کہ مسلمانوں کو ان کا حق ادا نہیں کرتا۔ ہمسایہ کی ہمدردی اور اس پر رحم نہیں کرتا۔ دنیا سے محبت کر کے اپنے قوے اور مال سے دوسروں کو آرام نہیں پہونچاتا۔ غرضیکہ طرح طرح کے گناہ ہیں جن سے بچنا چاہئے۔

اور صرف گناہ سے بچنا تو ایک ادنےٰ بات ہے چاہئے کہ اُن سے بچکر نیکی اور اطاعت اور عبادت میں کوشش کرے تب برکت سے دل بھر جاویگا اس کی مثال ایسی ہے کہ جس کپڑا کو گندہ

www.aaiil.org

لگا ہوا ہے دل و نظر جس سے ہٹ کر جن کا لوتن چھوڑ دینا کوئی بڑی بات نہیں بد اوصاف کو کے اُسے معطر کرنا اور عمدہ طرح سے رکھنا جس سے دوسروں کو فائدہ پہونچے اور ان کو خوش نظر آوے یہ عمدہ بات ہے اتنے ہی دل کو ہر ایک قسم کے اخلاق رذیلہ سے صاف کر کے خدا کی یاد کا عطر لگانا چاہئے کہ اندر سے خوشبو آوے جب تک یہ حالت نہ ہو کسی قسم کا شکوہ خدا سے نکرنا چاہئے اور اس بات پر نازاں نہ ہونا چاہئے کہ مین گناہ نہین کرتا (مطلق گناہ سے بچنا کوئی نیکی نہین اس کے لئے دیکھو تقریر ۲۶ دسمبر ۱۳ء)

کارآمد وجود بننے سے خدا برکت دیتا ہے

بہت ہین کہ دباسے مرتے ہین اور خدا کو ان کی کوئی پرواہ نہین ہے اس کی وجہ یہی ہے کہ خدا تعالےٰ بار بار فرماتا ہے کہ خشک ہونٹون کا اقرار کوئی شے نہین ہے۔ اپنے آپ کو خدا کی راہ مین ایک کارآمد وجود بنانے کی کوشش کرنا چاہئے۔ ایک بکری گھر مین ہو اور عمدہ خوبصورت ہو جو تمہارے سامنے بچے پروس پاتے ہون تو تمہارا دل اس کے ذبح کرنیکو کبھی نہین چاہتا لیکن اگر وہ تمہارے کام کی نہین رہی اور کوئی فائدہ تم کو اس سے حاصل نہین ہوتا تو تم اُسے ذبح کر دیتے ہین کوئی دریغ نہ کرو گے پس ایسا ہی یاد رکھو کہ جب تک انسان خدا کی راہ مین نیکی کرنیوالا۔ دوسرون کو نفع پہونچانیوالا نہ ہو تب تک خدا کو اس کی پرواہ نہین ہے اور وہ اس بکری کی طرح ذبح کے لائق ہے جو دودھ نہین دیتی۔ اسی لئے اپنے وجود کو خدا کے کام مین لگاؤ اس کی عبادت کرو اور اس کی رحمندی کے لئے بندون کو آرام پہونچاؤ۔

بعض آدمی صرف زبانی تلاوت اور وظائف کارآمد نہین جب تک عمل نہو

استغفر اللہ کہتے رہتے ہین اور پھر شکایت کرتے ہین کہ ہم تو ایک ایک سو دفعہ ہر روز پڑھتے ہین لیکن فائدہ نہین ہوتا ان سے کوئی پوچھے کہ خدا نے تم کو انسان بنایا ہے نہ کہ طوطا بنایا ہے اگر انسان ہو تو سمجھکر پڑھو اور اس کے معانی پر غور کرو نہ یہ کہ طوطے کی طرح پڑھتے تو رہے لیکن سمجھا ایک حرف بھی نہین۔ یاد رکھو کہ صرف زبان سے کلمات کے تکرار کرنے مین برکت نہین ہوتی جب تک دل بھی اس کے ساتھ نہ ہو خواہ قرآن ہی کیون نہ پڑھتا ہو خواہ کلمہ ہی کیون نہ ہو۔ اگر طوطے کی طرح پڑھتا ہے اور سمجھکر اس پر عمل درآمد نہین کرتا تو کچھ برکت نہ ہوگی کیونکہ یہ صرف قول ہوگا حالانکہ خدا تعالےٰ قرآن شریف مین بار بار فرماتا ہے کہ عمل صالح کرو۔ بعض نادان فخر کیا کرتے ہین کہ آج ہم نے سارا دن مین ایک قرآن ختم کیا ہے اس سے کوئی پوچھے کہ فائدہ کیا ہوا زبان سے تو تو نے کام کیا لیکن باقی اعضا کو جو ہین ناکارہ بنا دیا کیا وہ مقبول اور یکتا رہانے گئے ہین اسی لئے بعض قرآن پڑھنے والون پر لعنت ہوتی ہے کہ ان کی تلاوت قرآن صرف قول فعلی ہی قول ہوتی ہے اور اعمال اس کے مطابق نہین ہوتے۔

گورنمنٹ نے تعزیرات ہند بنائی ہے اگر اُسے کوئی ہر روز پڑھ چھاڑ کرے اور عمل درآمد نکرے عین کرتا رہے تو کیا اس کی گرفتاری کے وقت یہ عذر کام آویگا کہ مین تعزیرات ہند روز پڑھ لیا کرتا تھا بلکہ اُسے اور زیادہ سزا ملے گی کہ باوجود علم کے اس نے برا کیا یاد رکھو کہ صرف زبان سے کام لینا کام نہ آویگا اس لئے اپنے آپ کو دکھ دو تکلیف دو اعضا کو راضی کرو تو وہ تمہاری عمر بڑھا دیگا فاما ما ینفع الناس فیمکث فی الارض جو چیز لوگون کو فائدہ رسان ہوتی ہے خدا اُسے زمانہ دیر زمین مین رکھتا ہے کوئی زمیندار اپنے بیل کو ذبح نہین کرتا جب تک وہ ناکارہ نہ ہو جاوے جب وہ کام کا نہین رہتا تو آخر زمیندار کہنے لگتا ہے کہ دو چار روپے کھال ہی کے آجاوین گے گوشت بھی کام آجاویگا اسیطرح جب انسان خدا کی نظر مین کسی کام کا نہین رہتا تو دوزخ کہ جہان پاک کا مصداق ہو جاتا ہے۔ کیا تم اپنے گھر کی اچھی چیزون کو باہر پھینک دیتے ہو۔ ہرگز نہین۔ سونا چاندی وغیرہ بیش قیمت اشیا کو کیسے سنبھال سنبھال کر رکھتے ہو لیکن ایک چوہا مرا ہوا نظر آوے تو اُسے فوراً پھینک دو گے اسیطرح خدا اپنے نیک بندون کو کبھی ضائع نہین کرتا اور بیجا زندگی موت نہین دیتا یا برکت ہونے کے لئے ضروری ہے کہ عزیزون سے سلوک کرو۔ شریرون کی زمینین نہ دباؤ جھوٹے مقدمے نہ کرو۔ جھوٹی گواہی نہ دو ان باتون سے دل پاک رہیگا اور برکت دی جاوے گی اور ولی کہلاؤ گے

اخلاق کی اصلاح بہت مشکل ہے

ایک خونی کو خون ترک کر دینا آسان ہے اور چور کو چوری چھوڑ دینا سہل ہے لیکن غصہ والے کو غصہ اور تکبر والے کو تکبر چھوڑنا مشکل ہے۔ دوسرے کو حقیر نہ جاننا۔ اپنے آپ کو چھوٹا خیال کرنا اور جو خدا کی عظمت کے واسطے اپنے آپ کو چھوٹا بنا دیگا تو خدا اُسے خود بڑا کر دیگا جس قدر اولیا گذرے ہین اول انہون نے اپنے آپ کو ایک چیونٹی کی طرح جانا۔ بالآخر یہ ہوا کہ اولیا ہو گئے دوسرے کو چھوٹا اور اپنے آپ کو بڑا جاننا یہ بھی ایک شرک ہے۔

تکبر کے اقسام

تکبر کئی قسم کا ہوتا ہے بعض وقت دوسرے کو آنکھون سے گھور کر دیکھتا ہے اس کے بھی یہی معنی ہوتے ہین کہ دوسرے کو حقیر جانتا ہے پھر زبان کا تکبر ہے سر کا تکبر ہے پاؤن کا تکبر ہے ان سب تکبرون سے بچنا چاہئے صوفی کہتے ہین انسان کے اندر اخلاق رذیلہ کے جو جن ہوتے ہین وہ سب نکل جاتے ہین آخری جن تکبر ہے جو سب سے آخر نکلتا ہے بعض وقت دولت کا تکبر ہوتا ہے کہ دوسرون کو نکال خیال کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کون ہے جو میرا مقابلہ کرے بعض وقت خاندان کا تکبر ہوتا ہے ایک عورت سیدانی تھی اُسے پیاس لگی دوسری عورت کے گھر جاکر کہنے لگی کہ پانی دو لیکن پیالہ دھو کر دینا کیونکہ امتی ہو اور ہم سید ہین یہ بھی تکبر ہوتا ہے بعض وقت ایک بھائی کا عیب دیکھکر اس کی پردہ پوشی نہین کرتا بلکہ اس کے ایک ایک لفظ کی اصلاح علانیہ کرتا ہے یہ بھی تکبر ہوتا ہے ان سب سے بچنا ضرور ہے اور اسیوقت خدا کی برکت نازل ہوتی ہے جب تک یہ نہین تو نہ برکت ہے اور نہ خدا تعالےٰ متکفل ہے اس کی مثال ایسی ہے کہ یہ سامنے دیوار ہے اگر اس مین چھوٹے چھوٹے سوراخ سوئی سے کر دو تو ان سے تھوڑی روشنی حاصل نہ ہوگی جو کہ ایک بڑے سوراخ سے اندر آوے گی اور کل مکان کو منور کر دے گی ایسے ہی جب تک تم سچے مسلمان ہو کر تبدیلی اخلاق سے ایک بڑا سوراخ دل کے اندر نہ کرو گے تو خدا کا نور داخل نہ ہوگا اور اس کے تمام وعدے قرآن شریف کے جو کہ استجابت دعا وغیرہ کے ہین سب پورے ہون گے۔

بعض وقت انسان شکایت کرتا ہے کہ میری دعا قبول نہین ہوتی اس کی حالت اصل مین اس بیمار کی ہوتی ہے جو طبیب سے کہے کہ ابھی صحت تو پائی نہین ہوتی اور پرہیز اس

کے قوے مین طاقت آتی ہے لیکن شکایت کرنا ہے کہ مین چل پھر نہین سکتا فلان فلان اشیا کھا نہین سکتا پس جس حالت مین ابھی وہ اس قابل نہین ہوا کہ اس کی دعا قبولیت کی حد تک پہونچ جاوے تو اُسے شکایت کا کیا حق - اصل بات یہ ہے کہ سچا مسلمان بننا ایک سوئی کے ناکے مین سے نکلنا ہوتا ہے - لیکن جب تک یہ (النفس) موٹا ہے تب تک اس مین سے کیسے نکل سکتا ہے ہان لیکن طرح مشکل بھی نہین ہے کہ ہر وقت دعا کرتا رہے دعا سے ہر ایک مشکل حل ہوجاتی ہے تقوی اختیار کرو - قرآن شریف غور سے پڑھو اور عمل درآمد کیا کرو یاد رکھو وہ (اللہ تعالے) بیشمہ افعال سے خوش ہوگا صرف اقوال سے ہرگز نہ ہوگا یہ اس کی عادت ہے جو ابتدا سے چلی آئی ہے خدمت سے انسان بھی خوش ہوتا ہے اور خدمت ہی سے خدا بھی خوش ہوتا ہے جس وقت اللہ تعالے دیکھتا ہے کہ میرا بندہ میرے لئے عبادت کرتا ہے اور میرے لئے مخلوق پر شفقت کرتا ہے تو اس وقت اس پر فرشتے نازل کرتا ہے اور سچے اور جھوٹے مسلمان مین فرق کرتا ہے۔

گناہ کو چھوڑنیکا طریق ہر ایک بدی اور گناہ اپنی کوشش سے اگر دور کرنا چاہو تو کبھی دور نہ ہوگا جب تک خدا تعالیٰ توفیق نہ دیوے اس لئے چاہیے کہ گناہون کو یاد داشت مین رکھو اور رات دن ان کو دور کرنیکی کوشش کرو اگر ان کا باعث صحبت بد ہے تو اُسے ترک کرو اگر بدخلقی ہے جیسے ہر ایک مرض کا ایک سبب ہوتا ہے پس جب تم ان اسباب کو ترک کروگے جس سے گناہ ہوتا ہے تو گناہ خود بخود چھوٹ جاویگا لیکن وقت اس مین عاجز بھی آجاتا ہے اور چھوڑنا چاہے تو بھی اس سے نہین چھوٹتا ایسی صورت مین دعا سے کام لو یاد رکھو جو مجاہدہ زندگی سے موت بدرجہا بہتر ہے اس سے اتنا تو ہوتا ہی کہ گناہون کا سلسلہ لمبا نہین ہوگا (اس سے یہ مراد نہین ہے کہ نعوذ باللہ خودکشی کرلی جاوے) مگر پوری کوشش اور دعا سے کام لینے سے آخر انسان نجات پا جاتا ہے کیونکہ دعا بھی معمولی شے نہین ہے اصل مین وہ بھی ایک موت ہی ہے - جب تک انسان ایک بات کے واسطے پورے طور پر مضطرب ہو اور راتون کو اُٹھ اُٹھ کر نہ جاگے اور خدا کی بارگاہ مین تضرع اور ابتہال سے اپنے آپ کو موت تک نہ پہونچا دیوے تب تک دعا نہین ہوتی۔

طریق دعا - سب سے ضروری دعا خدا کے سامنے اپنے آپ کو پاک صاف بنانے کی ہے اور اس مین بہت مشقت ہے اگر یہ قبول ہوجاوے اور انسان خدا کی نظر دن مین پاک صاف قرار پا جاوے تو دوسری دعائین خود بخود قبول ہوجاوین گی یعنی اول تو جو حجاب انسان کے دلپر ہوتے ہین جب وہ دور ہوگئے تو پھر دوسرے حجابون کے دور کرنے کے لئے بہت محنت کی ضرورت نہین رہتی ہے دعا ایک مجاہدہ چاہتی ہے - جو دعا سے دور ہے وہ خدا سے دور ہے جو فقیر اکر بیٹھ جاتے ہین آخر ان کو کچھ نہ کچھ دینا ہی پڑتا ہے (نزگدا بنے خرگدا نہ بنے) کہ میرا پیچھا نہین چھوٹتا تو خدا تو بخیل نہین ہے وہ بڑا رحیم کریم ہے اگر تم اڑکر اس سے مانگو اور برابر مانگتے رہو اور حق مانگنے کا ہو اس طرح مانگو تو وہ کیون نہ دیگا ہان دعا چاہیے صرف زبان کی بک بک ہی نہ ہو جو لوگ اوپری زبان سے دعا کرتے ہین اور آداب دعا کو انہون نے مدنظر نہ رکھا آخر کار قبولیت کے آثار نہ دیکھکر خدا سے منکر ہوگئے پنجابی کی یہ مثل خوب ہے۔

جو منگے سو مر رہے جو مری سو منگن جا

(یعنی جو مانگنا چاہتا ہے اسکو ایک موت اپنے اوپر وارد کرنی چاہیے اور مانگنے کا حق اسی کا ہے جو اول مرجاوے) دعا مین انسان کی جب کمال اضطرار پر پہنچ جاتی ہین تو اس کی قبولیت کے سامان کئے جاتے ہین

خدا کا جلوہ جس نے دیکھنا ہو وہ دعا بہت کرے

ان آنکھون سے وہ نظر نہین آتا بلکہ دعا کی آنکھون سے نظر آتا ہے کیونکہ اگر دعا کے قبول کرنے والے کا پتہ نہ لگے تو جیسے لکڑی کو گھن لگ کر وہ نکمی ہوجاتی ہے ویسے ہی انسان پکا ریکار کر تھک کر آخر دہریہ ہو جاتا ہے ایسی دعا چاہیے کہ اس کے ذریعہ ثابت ہوجاوے کہ اس کی ہستی برحق ہے جب اس کو یہ پتہ لگ جاوے گا تو اس وقت وہ اصل مین صاف ہوگا یہ بات اگرچہ بہت مشکل نظر آتی ہے لیکن اصل مین مشکل بھی نہین ہے بشرطیکہ تدبیر اور دعا دونون سے کام لیوے جیسے

ایاک نعبد وایاک نستعین

کے معنون مین (ابھی تھوڑی دن ہوئی) بتلایا گیا ہے

نماز پوری پڑھو صدقہ اور خیرات دو تو پوری نیت سے کرو کہ خدا راضی ہوجاوے اور توفیق طلب کرتے رہو کہ بیکاری عجب وغیرہ زہریلے اثر جس سے ثواب اور اجر باطل ہوتا ہے دور ہوجاوین اور دل اخلاص سے بھر جاوے - خدا پر بدظنی نکرو وہ تمہارے لئے ان کامون کو آسان کرسکتا ہے (بلکہ کردیا ہے کہ ایک تیرے جیسا مقدس وجود ہم مین مبعوث فرماکر اپنی طرف راہ نمائی کی -- ایڈیٹر) وہ رحیم کریم ہے۔

باکریمان کارہا دشوار نیست

اگر پیچھے لگے رہوگے تو اُسے رحم آ ہی جاویگا۔

خدا یابی سے محروم رہنے کے اسباب بہت لوگ مین کہ سیدھی نیت سے طلب نہین کرتے محض واہ واہ طلب کرکے تھک جاتے ہین - دیکھو اگر ایک زمین مین ۔ چالیس ہاتھ کھودنے سے پانی نکلتا ہے تو تین چار ہاتھ کھود کر جو تشکایت کرے کہ پانی نہین نکلا اُسے تم کیا کہوگے اس قسم کے بدقسمت انسان ہوتے ہین کہ وہ دو چار دن دعا کرکے کہتے ہین کہ ہمین پتا کیون نہ لگا اور اسطرح ایک دنیا گمراہ ہوگئی ہے - وظیفہ اور دعا ہر کرتے رہے مگر جس حد تک کھودنیسے پانی نکلنا تھا اس حد تک نہ کھودا یعنے نہ پہونچ تو خدا کی ذات سے منکر ہوگئے اور آخر کار خلقت کا رجوع اپنی طرف دیکھکر خدا بن گئے اس کا باعث یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ کی طرف جس رفتار سے چلنا چاہیئے تھا اس رفتار سے نہ چلے اور اس کے عطا کردہ دوسرے قوے اور اعضاء سے کام نہ لیا اور طوطے کی طرح وظیفون پر زور لگاتے رہے آخر کار لعنتی ہوگئے۔

گر نہ باشد دوست راہ بردن
شرط عشق است و طلب مردن

اس کے یہ معنے ہین کہ اس کی راہ پر چلا جاوے یہانتک کہ مرجاوے۔

واعبد ربک حتی یاتیک الیقین

کے یہی معنی ہین وہ موت جب آتی ہے تو ساتھ ہی یقین بھی آجاتا ہے - موت اور یقین ایک ہی بات ہے غرض کہ اس کمزوری اور سستی نے لوگون کو خدا یابی سے محروم کردیا ہے کہ پورا تجسس تلاش کا ادا نہ کیا راستہ مین تھپکا ملگیا اسی پر راضی ہوگئے اور دوکاندار بن گئے

اطاعت عبادت ہرگز بندون کو لمبا مراتب صعوبت کو دخل نہین اللہ تعالیٰ وہ اظہار پسند کرتا ہے مین جو خدمت مین لگکر صبر

سے کام لو تو خدا کبھی ضائع نہ کریگا اسلام میں ناکارہ لوگ ہوتے ہیں کہ لوگوں نے صرف ان کے زور سے ان کو شناخت کیا ہے ان کو مکاروں کی طرح بھڑوے کپڑے یا لمبے چوغے اور خاص تمیز کرنے والے لباس کی ضرورت نہیں ہے خدا کے راستباز بندے ایسی وردیاں پہنی ہیں ہوتے جس سے آپ لوگوں میں متمیز ہو سکتے بلکہ ایک دفعہ ایک شخص نے ابوبکرؓ کو پیغمبر جان کر ان سے مصافحہ کیا اور تعظیم و تکریم کرنے لگا آخر ابوبکرؓ رضی اللہ عنہ سمجھ گئے کہ یہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پہچانتا نہیں ہے جلانے لگ گئے۔ اور اپنے قول سے نہیں بلکہ فعل سے بتلایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ ہیں میں تو خادم ہوں (سبحان اللہ کیا ادب تھا اور ایسے ادب والے کہوں نہ صدیق ہوں) جب انسان خدا کی بندگی کرتا ہے تو اسے کردار کپڑے پہننے ایک خاص وضع بنانے اور مالا و ٹیکہ لٹکا کر چلنے کی کیا ضرورت ہے ایسے لوگ دنیا کے کتے ہوتے ہیں خدا کے طالبوں کو اتنی ہوش کہاں کہ وہ خاص اہتمام پوشاک اور وردی کا کریں وہ تو خلقت کی نظروں سے پوشیدہ رہنا چاہتے ہیں اور بعض بعض کو خدا تعالےٰ اپنی مصلحت سے باہر کھینچ لاتا ہے کہ اپنی الوہیت کا نمونہ دیوے) آنحضرت صلعم کو ہرگز خواہش نہ تھی کہ لوگ آپکو پیغمبر کہیں اور آپ کی اطاعت کریں اور اسی لئے ایک عمارت میں چوتھے زینہ تک بھی چڑھ آپ نے بناوٹ کیا تھا اور پھر آخر خدا نے آپکو باہر لایا تو وہ خفا کہ اس سے باہر آوے آخر خدا نے اپنی مصلحت سے آپکو خود باہر نکالا اور آپکے ذریعے سے دنیا پر اپنے نور کو ظاہر کیا انبیاء و تلامیذ الرحمٰن ہوتے ہیں ان کا کوئی مرشد وغیرہ نہیں ہوتا وہ دنیا سے بالکل فانی ہوتے ہیں وہ ہرگز اپنا اظہار نہیں چاہتے مگر خدا ان کو زبردستی باہر لاتا ہے انسان کیا وہ تو فرشتوں سے بھی اخفا چاہتے ہیں اور ان کی فطرۃ ہی اس قسم کی ہوتی ہے وہ خدا کے نزدیک زندہ ہوتے ہیں لیکن جن کو دنیا کا خیال ہوتا ہے اور چاہتے ہیں کہ لوگ ان کو اچھا جانیں وہ خدا کے نزدیک مردار رہتے ہیں اور ہزاروں قسم کی تصنعات سے ان کو کام لینا پڑتا ہے وہ شیطان ہوتے ہیں ان سے دور رہنا چاہیے وہ لوگ ٹھگ دیکھکر خدا یاد آتا ہے وہ اور ہیں نہ کہ یہ

پس یاد رکھو کہ زبان سے خدا کبھی راضی نہیں ہوتا اور بغیر ایک موت کے کوئی اس کے نزدیک زندہ نہیں ہوتا جس قدر اللہ ہوتے ہیں سب ایک موت قبول کرتے ہیں اور جب خدا ان کو قبول کرتا تو زمین پر بھی ان کی قبولیت ہوتی ہے پہلے خدا تعالےٰ خاص فرشتوں کو اطلاع دیتا ہے کہ فلاں بندے سے میں محبت کرتا ہوں اور وہ سب اس سے محبت کرنے لگ جاتے ہیں تبھی اس کی محبت زمین کے پاک دلوں میں ڈالی جاتی ہے اور وہ اسے قبول کرتے ہیں۔ جب تک ان لوگوں میں سے کوئی..... نہیں ہوتا تب تک دنیا اسے نہیں مانتی ہاں اس قابل نہیں کہ

ضابطہ

(۱) ہمارا اخبار کا صفحہ ہیں جس میں ٹائیٹل پیج شامل ہے۔ دفعتاً صفحہ صرف استثنائی چند ماہ اشتہاروں کو ہمارے اندر بعض تاریخوں پر کثرۃ مضامین کے لحاظ کر دس صفحہ بھی دیا جاتا ہے لیکن وہ آئندہ نمبر یا نمبروں میں دینے کر لئے جاتے ہیں

(۲) **مضامین** - البدر کا خاص اور مقدم حصہ جو حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملفوظات حتی الوسع ایک ہفتہ کے فاصلہ پر چھپ جاتا ہے بصورتہ نہ ہو تو نقریروں وغیرہ کے آپکی تصنیفات میں سے جو حصہ مضامین تبلیغ علمداد آمد اور بڑا دستخت کو لئے یا دعا کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ وجہ کہ جاتے ہیں ہمکو بعد درس قرآن سے نکالنا احمدیہ جماعت کی خبریں اور دوسری اخلاقی مضامین تربیتی اب باطلا و خبر والبدر کی اشاعت کو

(۳) **اوقات اشاعت** - اخبار کی اشاعت کی تاریخیں اگرچہ ہفتہ وار ہیں مگر ۱۶-۱۷-۲۴ ہیں اور حتی الوسع بڑی پابندی سے کوشش کی جائیگی کہ ذمہ پر اشاعت ہو مگر تاہم ہر وقت اشاعت کی ذمہ داری کسی تعہد کو ساتھ کا خانہ اپنے ذمہ نہیں لیتا۔

(۴) **خط و کتابت** - کارخانہ کے متعلق خط و کتابت میں خواہ کسی قسم کی ہو اپنا پتہ خبر یداری ضرور درج کرنا چاہئے اور جب تک جواب کا ٹکٹ بھیجا نہ جائیگا کارخانہ

(۵) **عدم رسید اخبار** - اگر ایک ہی مقام یا ایک ہی محلہ میں ایک سے زیادہ خریداروں کو اخبار نہ پہنچے تو اطلاع دینی چاہئے اور ورنہ کارخانہ

(۶) **تبدیل پتہ** - تبدیل کے وقت چند دن پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہاں پتہ بدلنا ہو ورنہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گیا اور آپکو نہ ملا تو ہم ذمہ دار نہیں

(۷) **چندہ سالانہ** پیشگی اگر بلا تقاضائے خود ارسال کیا جاوے تو بہتر ہے

(نمبر ۱) ۱۶ ۱۷ ۲۴ ۱ ۸ ۱۵ ۲۲ ۲۹ ۶ ۱۳ ۲۰ ۲۷ ۳ ۱۰ ۱۷ ۲۴ ۳۱ ۷ ۱۴ ۲۱ ۲۸ ۵ ۱۲ ۱۹ ۲۶ ۲ ۹ ۱۶ ۲۳ ۳۰ ۶ ۱۳ ۲۰ ۲۷ ۴ ۱۱ ۱۸ ۲۵

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق ہپناٹزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہے اور جس کے دریافت ہو جانے نے یسوعی معجزات کی کل ہر ایک مذہب و ملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی ہے اور جسکو ذریعہ سو بڑی بڑی امراض کا علاج ہو جاتا ہے بکابر محلل و ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے جو چھپا ہے اس میں درج ہیں اپنے مشق کر سکتے ہیں انسان صحت نیست رکھکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور اسکی ضبط کرنیکی عادۃ بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنے والوں نے وہ مبالغے کئے ہیں کہ آسمان اور زمین کے قلابے ملا دئے ہیں اور اسکی مشاق کو گویا خدائی کی کل چلانیکا اقرار دیدیا ہے لیکن ہماری تدقیق اس علم کی نفسیات صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا تیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے جیسے خدا کا ارادہ ہے اسی پر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسے ہی اسی کا ارادہ یا اذن سے انسان اس سوفائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ دوم و اول۔ بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی اس کا اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کی جواب اس میں دیگئی ہیں ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور سلسلہ جہاد۔ اور خرد و دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہیں قیمت ہر دو حصے

سر مکتوم یہ سوصفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے ہی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ثابت کیا ہے اور نسائم حرف کلم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ ہونیکا ذکر انجیل میں ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵

رویائے صالحہ مصنفہ حسین نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ طیار کرنیکا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ثبوت صحف سابقہ سے قیمت ۲

اعجاز احمدی ۳۲ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱

قول صحیح بیچ کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب ساکن لاہور کی نظم جو کہ اپنے اردو زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ۱ (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بیظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کر کے سابق تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرت مسیح آخر زمان علم اور مولانا مولوی نور الدین کی صاحب کو لصف سونے دیا وہ ستادی علمی حضرت مسیح الزمان نے دیکھا تو اس کی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے ہیں نہایت عمدہ شیریں زبان ہے قرآنی نکات خوب بیان کئے ہیں دلوں پر اثر کرنیوالی ہے حضرت مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل باری سے چھپکر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض منفت۔ رکے الگ آنے پر بطور نمونہ ارسال کی جاتی ہے۔ بلا حلیہ ہر جلد ہے پارہ الگ کی قیمت ۶ پارہ عم ۱۲ **الشہر** خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام ترنتارن ضلع گورداسپور

نیو فیشن کے سٹ ناظرین ہمارے یہاں بنا بکاری کوفت گری کا کام کوٹ پتلون کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں جن کو اوپر نام شہری و چاندی اور سیل ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھا سکتا ہے فائدہ یہ ہے کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اور یہ تحریر بھر میں اکثر فوٹو کاٹی ہیں نمبر ۱ بٹن سٹ نام بھی شہری آنہ کام بھی شہری قیمت ۱ نمبر ۲۔ بٹن سٹ نام شہری اور کام چاندی قیمت ۱ نمبر ۳۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا کام بھی چاندی قیمت ۱ نمبر ۴ انگشتری میل ہوتا چاندی قیمت ۱ نمبر ۳ کے آنے پر بذریعہ وی پی ارسال ہو سکتا ہے پتہ الحاجی ایم کمپنی گوجرانوالہ پنجاب۔

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا دوائی یونانی دانگریزی حصر، پنسل دانگی ہر قسم رومال دسوسی ہر قسم کے بنیان و جراب ہر طرح کی دیسی دانگریزی سوتی و اونی کلاہ وٹوپی ہر قسم کی سلیپر و کامدار پمپ کی گیس یعنی ہٹی کر بند سواراں و پیا پیادہ پا جامہ ہر طرح کا جوتا خورد و کلان سادہ و کامدار اور بوٹ و گرگابی اور ڈبیا گیری کا اور پنجابی و لودیانہ و بندوستانی وغیرہ وغیرہ ہر زن مرد آبادی گلوبند ہر قسم کے خورد و کلان شانہ رانہ اور نانہ کاری کا اور سینگ کے ہر قسم نفقل ہنی و پنسل کے ہر قسم خورد و کلان تولیہ ہر قسم کے۔ دری ہر قسم کی قینچی دیسی و ولایتی ہر قسم کا چاقو دیسی و ولایتی ہر قسم کے قیمت کا حال شہر سے دریافت کرو۔

المشتہر حافظ نور احمد احمدی اینڈ کو تاجران بیٹھ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

عاقبتہ المکذبین لودیانوی مخالف مولویان کا انجام جو ہوا اس کا بیان بیعت کے دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیاۃ پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ۱

اسلام اور اسکا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیرو ورشپ ایڈریس جو لنڈن کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ مسمریزم منشی عبد العزیز خان صاحب صادق قیمت ۳

صیانۃ الناس مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب بجنسہ فاضل مرحوم قیمت ۱

الہامی دعا ۔ رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی ورحمنی قیمت ۰

کامن پیجالی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات ۰

نظم برنے مستورات بطریق کامن مصنفہ " " " " ۰

رد شنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبد الکریم مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم رنگی تولا وسط قسم تاجر و دکھو

سرالشہادتین اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب اس شہادت کا واقعہ من و عن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف میں موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود کے وقتیں پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مفقد رہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ

الفرقان شاہجہانپور سے ایک رسالہ بنام البرہان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں نکلتا ہے اس کا جواب حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل مرحوم نے الفرقان میں دیا ہے جو کہ حقائق اور معارف کا عمدہ مخزن ہے ۲۶×۲۰/۴ کی تختی پر بہت عمدہ طبع ہوا ہے قیمت صرف

دفتر البدر سے ملسکتا ہے

عکسی تصویر حضرۃ اقدس ۴۔ کارڈ سائز پر ۴ کیبنٹ سائز پر ۸ نصف درجن کی خریدار کو

مذکورہ بالا اشتہار کو حوالہ سپرد کر کے تمام درخواستیں بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں

ضوابط اخبار البدر

(جن کو خریداری سے پیشتر ملاحظہ کر لینا چاہئے)

(۱) **حجم** اخبار کا ۸ صفحے ہیں جسمن ٹائیٹل پیج شامل ہے دو فالتو صفحہ صرف امتحاناً چند ماہ آنہادکن کے لئے زیادہ ہیں بعض تاریخوں پر کثرۃ مضامین کے لحاظ سے دس صفحے بھی دئے جاتے ہیں لیکن وہ آئندہ نمبر یا نمبروں میں وضع کر لئے جاتے ہیں۔

(۲) **مضامین** البدر کا خاص اور مقدم مضمون حضرۃ امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات حتی الوسع ایک ہفتہ کے فاصلے سے چھپتے ہوئے پہنچا ہے بصورتہ نہ ہونے تقریروں وغیرہ کے آپ کی تصنیفات میں سے عمدہ مضامین تبلیغ علمدار اور ایزاد معرفت کے لئے یاد دہانی کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہیں اس کے عہد درس قرآن کریم کا اور جماعت احمدیہ کی خبریں اور دوسرے اخلاقی مضامین تردید مذاہب باطلہ اور خود البدر کی اشاعت کے متعلق تحریکات اور مراسلات وغیرہ۔

(۳) **اوقات اشاعت** اخبار کی اشاعت کے تاریخیں اگرچہ ہر ماہ کی یکم ۱۰-۲۰ ہیں اور حتی الوسع بڑی دیانت داری سے کوشش کی جاویگی کہ وقت پر اشاعت ہو مگر تاہم ہر وقت اشاعت کی ذمہ داری کسی تعہد کے ساتھ کا رخانہ پر ذمہ نہیں لیتا۔

(۴) **خط و کتابت** کا خانہ متعلق خط و کتابت خواہ کسی قسم کی ہو اپنا نمبر خریداری ضرور درج کرنا چاہئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ نہ ہوگا کارخانہ جواب دینے کا ذمہ دار نہیں۔

(۵) **عدم رسید اخبار** اگر ایک ہی مقام یا اس کے گرد و نواح میں اخبار پہونچ گیا ہو اور آپکو نہ ملا ہو تو تاریخ رسید کو ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ میں اطلاع دینی چاہئے ورنہ ممکن ہے کہ وہ نمبر نہ مل سکے۔

(۶) **تبدیل پتہ** تبدیلی کے وقت چند دن پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہاں پتا بدلنا ہے ورنہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گیا اور آپکو نہ ملا تو ہم ضمہ دار نہیں۔

(۷) **چندہ سالانہ** پیشگی اگر بلا تقاضا خود ارسال کیا جاوے تو بہتر ہے پیشگی بذریعہ وی پی جس میں ایک کتاب قیمتاً اگر برشن فارن ممالک یعنی ہندوستان کو باہر ہے۔ جو خریدار اکیدہ ماہ بعد ادا کیگی قیمت

طابع و ناشر محمد افضل و مراجعین صاحب پروپرائیٹران کے اہتمام سے چھپا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا | نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا — عکس ہے یہ رخ محمد کا

جوبن کا ہے جاند یہ البدر — نیض ہے یہ غلام احمد کا

ان اللہ قد صرح لکم وقت حضوری وما ترجو من ورائہ

البدر

وانی متوفیک ورافعک الی ومتبع الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ

وقل نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

یم باتو گر آئی جہاد در قادیان مبین — وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

جلد ۱۲ | ہر ایک ماہ کی انگریزی یکم ۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

نمبر ۲۰۰۰ صاحب کلارک دفتر انگریزی

محرر بدار دن کو اطلاع — اپنے احباب کو تازہ حالات سے اطلاع دینا یکساں خاطر یہ اخبار جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجراء اور قیام کا مدار قومی امداد اور سرمایہ پر ہے اس کی بروقت اشاعت اور ڈیڈ پوسٹل شاف کی تکمیل اور نومبر داری کو ہر ضرورتہ ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت، اشاعت بہت قلیل اور مطافی نا مکمل ہے اور کارخانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہے گر سیبو نقل اشاعتمین چند روز کی دیر ہو جاوے تو اظہار اور عہدہ دی کو خیال کو دل دوماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہ ہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سرعت کرنے کی کوشش کرینگے اور مطلوبہ تعداد کو پورا کر کے کارخانہ کو ہر ایک ہر کا نومبر داری بنا دینگے۔ اگر خدا نے چاہا تو جس قدر اخراجات کی ضرورت ہے اس کے پورا کرنے کی کوشش کیجاتی ہے لیکن امور متعلقہ فضاء قدر سے ہر ایک لاچار ہے ۔ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ را امام و مقتدا
ہم برین از دار دنیا بگذریم — اندرین دین آمدہ از مادریم
آن رسولے کش محمد ہست نام — آن کتاب حق کہ قرآن نام دست
جان شدہ با جان بدرخواہد شدن — دامن پاکش بدست ما مدام
ما از و او نیم ہمرآہے کہ مہست — مہست او پیغمبر رسل خیر الانام
آن نہ از خود آمد چنان جائز بود — زو شدہ سیراب سیرابے کہ مہست
اقتدائے قول او در جان ماست — ما از و او نیم ہم لاز و کمال
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد — از طالک واز خبر ہائے معاد
معجزات او ہمہ اندر راست — منکر آن مورد لعن خداست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین — آن ہمہ از حضرت احدیں ست
یک قدم دوری ازان روشن کتاب — ہر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
منکر آن مستحق لعنت است — ہر کہ انکار کند از شقیاست
معجزات انبیاء سابقین — نزد ما کفر است و خسران و تباب

وہ الفاظ جنمین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہین

ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۳ بار۔ آج مین احمد کا ہاتھ پیڑان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین میں گرفتار رہا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ اس کے بعد

ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین آمین۔ پھر اس کے بعد آپ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین ۔

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد سا ہو کہ آئندہ جب تک کہ قبر میں داخل ہو جاوے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور ہر قسم فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریق کو بیقین ترک کریگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔

سوم یہ کہ بلا ناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالےٰ کے احسانون اور تعریف کو اپنا ہر وقت ورد بنائیگا ۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنیکے لئے بکل راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونیپر اُس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا ۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر راہ مین دستور العمل قرار دیگا ۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنی اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چلسکتا ہر اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت معروف باندھکر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ مین ایسا اعلیٰ درجہ ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تعاونہ ہائے مالی مین پائی نہ جاتی ہو ۔

نوٹ بیعت کا استہار حضرۃ امام الزمان علیہ السلام نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ نومبر دو بیعت ۱۸۸۸ء تک سو چودہ سال ہوئے ہین جبکہ البدر اپنے پورے معنون کو ساتھ لیکر چار دہم سال کی یادگار مین جبوہ پکی فتح و نصرت زمانہ ہی قادیان سے طلوع ہوا ۔

www.aaiil.org

توسیع اشاعت

(۱) سید جلال الدین صاحب البدر کی خدمات کی قدردانی ان الفاظ مین فرماتے ہین۔

بندہ کو آپکو اخبار کے ساتھ بہت ہمدردی ہی اور ہر ایک صاحب فہم احمدی کو ہونی چاہئی کیونکہ اخبار اگر واقعی اس سلسلہ کے روح رواں ہین جن کے ذریعہ سے اپنے پیارے آقا کے کلمات طیبات دور دراز غریب الوطنون کو پہنچ رہے ہین ہم سب جماعت والون کو ان کی بقاء کے لئے یہ ہمہ جان دل کوشش و مدد کرنی چاہئی کیونکہ ان کے ذریعہ سے اعدا کا وہ قتل (بذریعہ تبلیغ احکام الٰہی) ہو رہا ہے کہ ہمارے موہوم مہدی (جن کی مخالف منتظر ہین) بیچارے مشکل سے کر سکے تے۔ لیکن یہ ہفتہ وار چٹھائی چارون اطراف کو (بذریعہ ملفوظات) کھینچ کرتی جاتی ہے لہذا ان کو جلد روزانہ حملون کی نوبت تک پہونچا دے

قابل توجہ - ہم اپنے دیرینہ کرمفرماؤن منشی احمدین صاحب اسپیل ورس گوجرانوالہ۔ سید عبدالرحیم صاحب کلکٹر حیدرآباد دکن۔ حافظ غلام رسول صاحب احمدی سوداگر وزیرآباد۔ سید مدثر شاہ صاحب پشاور اور دیگر اصحاب جنہون نے سال گذشتہ مین البدر کی اشاعت مین ایک کافی اور قابل قدر حصہ لیا تھا ان کی توجہ کو اس سال پھر ان کے قومی خادم البدر کی اشاعت کیطرف مائل کرتے ہین امید ہے کہ ان اصحاب جس ہمدردی اور دل سوزی سے اس ہفتہ وار اخبار کی اول سال مین حوصلہ افزائی فرمائی تھی اور اپنی خداداد کوشش اور تن سے ایک غیر محکن مرکو ممکن کر دکھایا تھا اب اس سال بھی وہ اپنی عنایت سے حوصلہ افزائی کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نفرماوین گے اور ہمارے دوسرے اور نئے خریداری مین سے کم از کم اسی قدر اور احباب بھی البدر کی سرپرستی و اہتمام کے لئے ویسے ہی کمر ہمت باندھ مصنگو جیسے مذکورہ بالا احباب نے باندھی تھی اور امید ہے کہ خدا تعالیٰ ان کی محنت اور ہمدردی کا اجر دیگا۔ افریقہ کے اصحاب بھی کسیطرح پیچھے نہ رہنا چاہئے ان کے لئے سید جلال صاحب کی نظیر کافی ہے۔

بابو غلام غوث صاحب بیٹر نری اسسٹنٹ فرلفہ حال وارد قادیان نے اپنے خرچ سے اپنے دو دوستون کے نام اخبار جاری کروائے ہین۔

بابو شمس الدین صاحب گٹ پریس شملہ نے اپنے خرچ پر ایک صاحب کے نام صدر جاری کروایا ہے+

محکمہ ڈاک کی توجہ کے قابل

قادیان سے جو رسالے و اخبار نکلتے ہین ان کی نسبت برابر علاقہ سمالی لینڈ سے بڑی سخت شکایت آئی ہے جسے ہم بلفظہ درج کر کے منتظم افسران ڈاک خانہ کی توجہ کو اصلاح انتظام کی طرف منوجہ کرتے ہین لطف یہ ہے کہ وہ اخبارات واپس ہوکر قادیان مین بھی نہین پہونچے۔

ممتاز علی خانصاحب اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ فیلڈ ہاسپٹل سکنڈ برائیگیڈ سمالی لینڈ فیلڈ فورس برابر سے تحریر کرتے ہین کہ مورخہ ۸ جنوری سے لیکر سوائے ۱۶ فروری والے البدر کے اور کوئی بھی پرچہ البدر کا نہین ملا حیران ہون برائے مہربانی بقایا پرچے ارسال فرما کر مشکور فرماوین ابتک ان کا منتظر رہا لیکن جب ۱۶ فروری والا البدر مگیا اور وہ نہ ملے تو مجبوراً گذارش کرنا پڑا۔

ایسا ہی الحکم کا حال ہے کہ مجھے ایک بھی پرچہ اس کا نہین ملا ریویو آف ریلیجنز کا بھی یہی حال ہے کہ جنوری و فروری کا بالکل نہین ملا ہر دو صاحبان کی خدمت مین پہلے عرض کر چکا ہون کہ آپنے جو کتابین ارسال فرمائی تھین وہ بھی نہین ملین۔

ایسی ہی عدن کالم کی طرف سے شکایتین آئی ہے کہ متواتر دو ماہ سے اخبار ان کو نہین ملے علاوہ اس آرٹیکل کے ہم نے بمبئی اور لاہور کے پوسٹماسٹر جنرل صاحبان کی خدمت مین شکایتی خط بھی تحریر کئے ہین اور اگر اب بھی شکایت کنندہ اصحاب کو اخبار وغیرہ نہ پہونچین تو وہ علاوہ ہمین اطلاع دینے کے بمبئی اور نیز اپنے علاقہ کے افسران ڈاک کو بھی شکایتی اطلاع پہونچا دین تاکہ ان کی توجہ خصوصیت سے اس طرف منعطف ہو۔

طاعون کی نسبت ضروری اطلاع

ان دنون جبکہ خدا تعالیٰ کی مشیت سے طاعون اپنے کارنامے حضرۃ مسیح موعودؑ کی تائید مین بڑے زور شور سے دکھا رہی ہے ایسے موقعہ پر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دشمن اور مکذب عموماً خلاف واقعہ امور بیان کر کے لوگون کو دہوکا دیا کرتے ہین اور حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام سے مصنوعی پلیگ بیان افترا کر کے لوگون کو سنایا کرتے ہین خصوصاً **پیسہ اخبار** تو ایسی امور کو اپنی اخبار مین شائع کرنا شیر مادر کی طرح جائز اور حلال سمجھتا ہے اور ان کی انتظاری مین بیقرار بیٹھا رہتا ہے اس لئے ذیل مین وہ تمام کلمات دافع البلاء اور کشتی نوح سے انتخاب کر کے لکھے جاتے ہین جس مین طاعون اور احمدی جماعت کی نسبت پیشگوئیان ہین تاکہ لوگون کو اصل الفاظ معلوم ہون اور وہ ہر ایک مفتری کا منہ بند کر سکین۔

(۱) ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

انہ اوی القریۃ۔ یعنی خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس بلاء طاعون کو ہرگز دور نکریگا جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کرین جو ان کے دلون مین ہین یعنی جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول کو نہ مان لین تب تک طاعون دور نہین ہوگی اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا تاہم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان مین تھا (دافع البلاء صفحہ ۵)

حاشیہ صفحہ ایضاً - اوی عربی لفظ ہے جسکے معنی ہین تباہی اور انتشار سے بچانا اور اپنی پناہ مین لے لینا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ طاعون کی قسمون مین سے وہ طاعون سخت بربادی بخش ہے جسکا نام طاعون جارف ہے یعنی بہا لیجانے والی۔ جس سے لوگ جا بجا بھاگتے ہین اور کیڑون کی طرح مرتے ہین یہ حالت انسانی برداشت سے بڑھ جاتی ہے پس اس کلام الٰہی مین یہ وعدہ ہے کہ یہ حالت کبھی قادیان پر وارد نہ ہوگی اسی کی تشریح دوسرا الہام کرتا ہے کہ لولا الاکرام لھلک المقام یعنی اگر مجھ اس سلسلہ کی عزت ملحوظ نہ ہوتی تو مین قادیان کو بھی ہلاک کر دیتا اس الہام سے دو باتین سمجھی جاتی ہین (۱) یہ کہ کچھ حرج نہین کہ انسانی برداشت کی حد تک کبھی قادیان مین بھی کوئی واردات شاذ و نادر طور پر ہو جاوے جو بربادی بخش نہو اور موجب فرار و انتشار نہو کیونکہ شاذ و نادر معدوم کا حکم رکھتا ہے (ب) یہ کہ یہ امر ضروری ہے کہ جن دیہات اور شہرون مین بغاوت قادیان کے سخت سرکش اور شریر اور ظالم اور بدچلن اور مفسد اور اس سلسلہ کے خطرناک دشمن ہین ان کے شہرون یا دیہات مین ضرور بربادی بخش طاعون پھوٹ پڑے گی جو گاؤن کو ویران کرنیوالی اور کھا جانیوالی ہوتی ہے مگر اس کے مقابلہ پر دوسری شہرون اور دیہاتون مین جو ظالم اور مفسد نہین ضرور ہولناک صورتین پیدا ہون گی تمام دنیا مین ایک **قادیان** ہے جس کے لئے یہ وعدہ ہوا فالحمد للہ علی ذالک۔

(۲) انا نانی الارض ننقصھا من اطرافھا

یہ خیال مت کرو کہ جرائم پیشہ بچ ہوئے ہین ہم ان کی

نورالدین بجواب نمرک اہم ۱۶۰۰ طبع ہوا تھا ابھی ایک ماہ نہین گذرا کہ قریب ۹ صد کے فروخت ہو چکا ہے بڑی تختی کی کتاب ۴۴۴ صفحہ ۸ر مین گویا مفت ہے علاوہ محصول ڈاک

زمین کے قریب آتے جاتے ہین۔

(۶) یا تی علی احدھم زمان لیس فیہا احدٌ

طاعون پر ایک ایسا وقت (کبھی) آنیوالا ہے کہ کوئی بھی اسمین مگر نقار نہوگا یعنی انجام کار خیر و عافیت ہے۔ ایضاً صفحہ ۹

(۷) خدا تعالیٰ بہرحال جب تک کہ طاعون دنیا مین رہے گی ستر برس تک رہے قادیان کو اسکی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تختہ گاہ ہے اور یہ تمام منتون کے لئے نشان ہے (ایضاً صفحہ ۱۰)

(۸) اور ایک دن آنیوالا ہے جو قادیان سورج کی طرح چمک کر دکھلا ویگی کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے ایضاً صفحہ ۱۱

(۹) عموماً قادیان مین سخت بربادی اگگن طاعون نہین آویگی جس سے لوگ کتون کی طرح مرین اور ماری غم اور سرگردانی کے دیوانہ ہوجاوین۔ اور عموماً تمام

لوگ اس جماعت کے گو وہ کتنے ہی ہون مخالفون کی نسبت طاعون سے محفوظ

رہین گے۔ مگر ایسے لوگ ان مین سے جو اپنے عہد پر پکے طور پر قائم نہین یا ان کی نسبت اور کوئی وجہ مخفی ہو جو خدا کے علم مین ہو ان پر طاعون وارد ہو سکتی ہے مگر انجام کار لوگ تعجب کی نظر سے اقرار کرین گے کہ نسبتاً و مقابلۃً خدا کی حمایت اس قوم کے ساتھ ہے اور اس نے خاص رحمت سے ان لوگون کو ایسا بچایا ہے جس کی نظیر نہین (کشتی نوح صفحہ ۲۲)

(۱۰) یہ بڑے زور سے خدا تعالیٰ کی طرف سے پیشگوئی ہے کہ خدا میرے گھر کے احاطہ کے اندر مخلص لوگون کو جو خدا کے سامنے اور اس کے مامور کے سامنے تکبر نہین کرتے بلائے طاعون سے نجات دیگا اور نسبتاً و مقابلۃً اس سلسلہ پر اس کا خاص فضل ہوگا گو کسی کی ایمانی قوت کے ضعف یا نقصان یا عمل یا اجل مقدر یکسی اور وجہ سے جو خدا کے علم مین ہو کوئی شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت مین بھی کمیں ہو جاوے (کشتی نوح صفحہ ۲۴)

(۸) میرے مخاطب اللہ ہونیکا یہ نشان ہوگا کہ میرے گھر کی چار دیواری کے اندر رہنے والے مخلص لوگ اس بیماری کی موت سے محفوظ رہین گے اور میرا تمام سلسلہ نسبتاً و مقابلۃً طاعون کے حملہ سے بچا رہیگا اور وہ سلامتی جو ان مین پائی جاویگی اس کی نظیر کسی گروہ مین قائم نہین ہوگی اور قادیان مین طاعون کی خوفناک آفت جو تباہ کردے نہین آوے گی الا کم شاذ و نادر (کشتی نوح صفحہ ۲۴)

(۹) بلکہ بطور نشان الٰہی کے نتیجہ یہ ہوگا کہ طاعون کے ذریعہ سے یہ جماعت بڑھے گی اور خارق عادت ترقی کریگی اور ان کی یہ ترقی تعجب سے دیکھی جاویگی

(۱۱) کسیکو یہ وہم نہ گذرے کہ شاذ و نادر کے طور پر ہماری جماعت مین بذریعہ طاعون کوئی فوت ہوجاوے تو نشان کے قدر و مرتبہ مین کوئی خلل آویگا کیونکہ پہلے زمانون مین موسیٰ اور یشوع اور آخر مین ہمارے نبی صلعم کو حکم ہوا تھا کہ جن لوگون نے تلوار نشانی اور صدہا انسانون کے خون کئے ان کو تلوار سے ہی قتل کیا جاوے اور یہ نبیون کی طرف سے ایک نشان تھا جس کے بعد فتح عظیم تھی حالانکہ مقابل مجرمین کے اہل حق بھی ان کی تلوار سے قتل ہوتے تھے مگر یہ کم اور اس قدر نقصان سے نشان مین کچھ فرق نہ آتا تھا۔ (کشتی نوح صفحہ ۵)

(۱۱) کیا یہ عظیم الشان نشان نہین کہ مین بار بار کہتا ہون کہ خدا تعالیٰ اس پیشگوئی کو ایسے طور سے ظاہر کریگا کہ ہر ایک طالب حق کو کوئی شک نہ رہیگا اور وہ سمجھ جاویگا کہ معجزہ کے طور پر خدا نے اس جماعت سے معاملہ کیا ہے (کشتی نوح صفحہ ۵)

قوم کو خطاب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی

جواب تلخ می زیبد لب لعل شکر خارا

ہوتی آئی ہے کہ اچھون کو برا کہتی ہین

سچ کہتے ہین گالی پہ قلم اٹھ نہین سکتا
بدگوئی کا یہ بار ستم اٹھ نہین سکتا
غمخوار کو کہتے ہین برا قوم کے نادان
ہم دیکھتے ہین ہم سے یہ غم اٹھ نہین سکتا
ہم صدق کے حامی کے ہین خادم دل جان سے
ہان کذب کا یہ بار الم اٹھ نہین سکتا
ہم جانتے ہین یہ کہ ہے منزل کٹھن اپنی
اس راہ پہ یون سہل قدم اٹھ نہین سکتا
حق پاتے ہین جو ساتھ وہی پاتے ہین وہ نعمت
بے رنج تو یہ گنج کرم اٹھ نہین سکتا
بھٹیے مین اڑائے ہین ہمین قوم کے جاہل
سو داس سے کوئی بیش یا کم اٹھ نہین سکتا
جو کہتے ہین اور کرتے ہین ہم جانتے ہین مولا بصبر تیرے یہ کار اہم اٹھ نہین سکتا
خبث اپنا دکھاتے ہین قوم کے نادان
صادق کا تو کاذب سے بہم اٹھ نہین سکتا
غمخوار کی آنکھین ہین غم قوم مین نمناک
حق پھینکنے سے پہلے یہ نم اٹھ نہین سکتا
ایذا جو ہمین دینی ہو وہ دے لے تو اے قوم
پر فکر تیرا ایک بھی دم اٹھ نہین سکتا
ہم دیکھتے ہین صاف کہ ہین صدق کے حامی
پر تم سے صداقت کا علم اٹھ نہین سکتا
مت گا لیان دو ہمکو تو اے امت احمد
یہ لطف تیرا غیر امم اٹھ نہین سکتا
تو دیکھ زمانے کی روش اور سنبھل جا
اب کہنہ تیرا دام و درم اٹھ نہین سکتا
بے سوچے انجام کے اب کوئی قیامت
اے راہبر و ملک عدم اٹھ نہین سکتا
حامد کی نصیحت ہے یہی تم کو عزیزو
کچھ فائدہ بے خلق و کرم اٹھ نہین سکتا

دیگر۔

بدگوئی سے اجتناب اولیٰ + بدگوئی سے بے جواب اولے
جس خانہ دل مین کچھ بدی ہے + وہ خانہ دل خراب اولے
اے غفلتہ قوم اب تو سوجا + بیداری سو تیری خواب اولے
جس جا مین ہون پیدا شر انسان + ہجرت ہو وہان شتاب اولے
جس دل مین نہین ہون دین کی غیرۃ + جلجائے وہ دل کباب اولے
جس صبر سے جائے دین و ایمان + اس صبر سے اضطراب اولے
بن اپنے تو نفس کا محاسب + اس جنس کا بے حساب اولے
مت مست عزور نفس ہو تو + ہے چھوٹی یہ شراب اولے
حامد کا یہی ہے قول آخر + ہونا نہین بے حجاب اولے

مراسلات

جناب ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

برائے مہربانی چند سطور کو اپنے اخبار مین جگہ دیکر ممنون فرماوین۔ وہ یہ ہے کہ بمبئی مین طاعون ہے اور لوگ شہر چھوڑ کر بھاگتے جاتے ہین ہندو لوگ تو تمام شہر سے نکل گئے کوئی بڑی نام ہین۔ بمبئی شہر کی آبادی قریباً بیس تیس ہزار ہے جس مین سے لم چھڑہ بمبئی مین آدھی رہتے ہون گے اور یہ حصہ آدمی چلا گیا۔ بازار بالکل بند ملکہ سنسان ہین لوگ گھرون مین قفل لگا کر چلے گئے ہندوون کی تین چار بھینسین خرید کر کے اور ان کو شہر مین باجون کو ساتھ پیدا لوگون نے اس قدر تیل ڈالا کہ جسکا حساب نہین ہے اور شہر سے باہر نکالدیا یہان ایک صاحب جن کا اسم مبارک چن پیر ہے وہ گدی نشین ہین انہون نے کہا کہ مجھ خواب آئی ہے کہ چار اونٹ لاؤ۔ ایک کو ذبح کرو

الفرقان۔ مصنفہ فاضل امروہی جواب البرہان معہ محصول ڈاک ۱۲ نر ضرور خریدیے

www.aaiil.org

مسلمات

مباحثہ مابین مولوی محمد عبداللہ صاحب احمدی سوداگر تیماپور علاقہ دکن و پادری گولڈ سمتھ صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بمقام تعلقہ شورا پور ضلع لنگسگور علاقہ نظام سرکار عالی حیدرآباد دکن میں امسال پادریوں کا جلسہ بقریب عید کرسمس قرار پاکر کئی ایک پادری مدعو کئے گئے۔ بانی جلسہ نانیا پادری کے مکان میں ۹ جنوری ۱۹۰۴ء کو پادری گولڈ سمتھ صاحب بہادر کا وعظ سننے کے لئے دعوتی رقعے تقسیم ہوئے منجملہ ان کے ایک رقعہ جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب کے پاس پہنچا۔ سات بجے رات کے پادری صاحب کا وعظ ختم ہونے کے بعد یہ تحریری سوال کیا گیا۔ وعظ ختم ہونے کے بعد یہ تحریری سوال کیا گیا۔ اور مولوی صاحب نے کھڑے ہو کر سنایا۔ اسرا جازت پہ جناب مولوی محمد عبدالشکور صاحب مدد گار مدرسہ مڈل سکول شورا پور اپنی تحریر حسین خدائے پاک کی حمد و صفت لاولدیت اور رسول مقبول علیہ السلام مولوی محمد عبداللہ صاحب کو یہ امید تھی۔ کہ اس جلسہ میں دوسرے لوگوں کو بھی کہنے کی اجازت ہوگی۔ مگر سید صاحب موصوف تحریر پڑھنے سے ایک امید ہوگئی۔ بنا بریں مولوی صاحب موصوف بھی سٹیج پر کھڑے ہو کر تقریر ذیل سنائی

حضرات حاضرین جلسہ۔ اخاکسار کے لئے عمر بھر میں یہ پہلا موقع ہے۔ جو ہجلکے روبرو لوگوں کے لئے کھڑا ہوں ایسی بڑی بڑی مجلسوں میں حسین ذی علم پادری صاحبان اور عہدہ داران سرکاری موجود ہوں۔ اچھے اچھے مقرر بھی اپنی تقریر کیوقت ہچکچاتے ہونگے۔ اگر یہ عاجز بھی اپنی اس تقریر میں کچھ نکتہ اور ہچکچائے۔ تو اسکی کم علمی اور ناتجربہ کاری پر محمول کر کے چشم پوشی فرمائیں۔ **صاحبو۔** دنیا میں ہر ایک انسان کی غرض ابدی نجات کا حاصل کرنا ہے۔ اسوقت مذہبی لحاظ سے نجات کا دعویٰ کرنیوالی تین گروہ... نظر آتی ہیں۔ ایک تو **عیسائی۔** دوسرے **ویدانت۔** تیسرے **اہل اسلام** ہمکو پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ ان ہر تین مذاہب میں نجات پانے کے کیا کیا طریق ہیں۔

سامعین! عیسائیوں کے ہاں نجات کا یہ ذریعہ ہو چکا ہے کہ تمام لوگوں کے گناہ کے عوض یسوع مسیح کی قربانی کی گئی۔ اب اس پر جو ایمان لاتا ہے۔ وہ نجات پاتا ہے۔

صاحبو! ویدوالوں کے ہاں نجات کا طریقہ ہے کہ اپنے گناہ کے عوض گائے بیل بھینس بکری کتے بلے۔ وغیرہ کا جسم لیتا ہوتا ہے

حضرات! قرآن شریف کے رُو سے اہل اسلام کے ہاں نجات پانے کا یہ طریق ہے۔ کہ پہلے گناہ سے توبہ کی جائے اور آئندہ کے لئے خدائے کریم کی ذات حاضر و سریع الحساب شدید العقاب ہونے کا یقین حاصل کر کے اور امر الٰہی کے عامل ہو کر منہیات سے پرہیز کرتے ہوئے اُس کے فضل و کرم کا امیدوار رہے۔ بس)

منصفین۔ اب آپ کا سارا ان ہر تین نجات کے طریقوں کو مع شرح و جرح پبلک کے روبرو پیش کر کے فیصلہ کا امیدوار رہیگا۔

پہلا کفارہ سے نجات حاصل ہونے کا مسئلہ ایک ایسا بیہودہ مسئلہ ہے۔ کہ ایک تھوڑی سی عقل رکھنے والا آدمی بھی اسبات کا کبھی قائل نہ ہوگا۔ کہ گناہ تو کریں ہم اور مارا جائے **غریب بیچارہ یسوع مسیح !!!**

تثلیث پرستوں کا مقولہ ہے۔ کہ خدا وند کریم رحیم و عادل ہے۔ اگر بندوں پر رحم کر کے چھوڑ دے۔ تو عدل کے خلاف ہے۔ اگر سزا دے تو رحم کے منافی ہے۔ اسلئے اپنے اکلوتے بیٹے یسوع کو دنیا میں بھیجا۔ تاکہ وہ دنیا کے گناہوں کے بلا و مدد کے صدقہ میں سولی دیا جائے۔ تاکہ عدل و رحم دونوں برقرار رہے

حضرات غور سے دیکھا جائے۔ تو اس بناوٹی کفارہ سے رحم قائم رہتا ہے نہ عدل۔ کیونکہ ایک کے بدلہ میں دوسرے کو سزا دینا سراسر عدل کے خلاف ہے۔ گناہ کریں ہم اور قربان جائے یسوع !!

رحم تو اس سے بڑھکر کیا ہوگا۔ کہ دوسروں کے گناہ کی عوض بیٹے کے گلے پر چھری پھیری جاتی ہے اگر غور سے بدلائل دیکھا جائے۔ تو انجیل ہی سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ کفارہ کی عمارت ہی بے بنیاد ہے۔ یسوع سولی پر ہرگز نہیں مرا بلکہ وہ زندہ اُتر کر مفقود الخبر ہو گیا

ثانیاً ویدانتیوں کے ہاں بھی جو نجات کا طریق ہے وہ بھی ٹھیک نہیں ہے۔ چونکہ دُودھ دہی گھی مکھن چھاچھ وغیرہ یہ ایسی عمدہ چیزیں ہیں۔ کہ ویدانت یعنی اہل ہنود بھی دودھ غنی منہ چھٹے تک نہیں سمجھتی۔ اگر مزا رہا ہو طیب ملکر ایک عرقیات ملا کر دُودھ بنا لیں۔ تو ہو نہیں سکتا مگر یہ سب چیزیں بنتی کس سے ہیں۔؟ **گناہوں** سے۔ کیونکہ جب ہم گناہ نہ کریں۔ تو نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ گائے بھینس وغیرہ پیدا نہیں ہونگے۔ پھر دُودھ دہی وغیرہ کہاں سے!!

تجربہ اس بات کی شہادت دیتا ہے۔ کہ گیہوں سے گیہوں اور جوار سے جوار اُگتی ہے۔ مگر یہ عجیب کرشمہ ہے کہ کالی دھکوڑے سے اُجلا سا گودا نہ اُگنے لگا

اب ہم ویدکی رُو سے کسطرح لوگوں کو یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ گناہ مت کرو۔ کیونکہ اس کے معنی دوسرے لفظوں میں یہ ہونگے کہ دُودھ مت کھاؤ۔ گھی مت کھاؤ

ثالثاً۔ اب اسلام کے نجات کا طریقہ پیش کیا جاتا ہے یہ تو معلوم ہے۔ کہ گناہ ایک مہلک بیماری ہے۔ بیمار کے لئے طبیب لوگ پہلے علاج دیتے ہیں۔ تاکہ پہلا مواد فاسد سب نکل جائے۔ پھر عمدہ غذا جو اُس کی طبیعت کے موافق ہو مہیا کیلئے کچھ کچھ ان چیزوں کا پرہیز بتاتے ہیں۔ جن سے بیماری عود کرنے یا بڑھنے کا خوف ہو۔ پھر دوا کا نسخہ بیماری کو زائل اور طاقت کو بحال کھنیوالا تجویز کرتے ہیں۔ ایسا ہی مذہب اسلام میں گناہ کی بیماری کیلئے توبہ بجائے علاج کے ہے۔ اور گناہوں سے بچنا بجائے پرہیز کے ہے۔ اور عبادات الٰہی بجائے غذائی لطیف کے اور آیات کے لئے تاکہ بیماری عود نکرے۔ اللہ جل جلالہٗ کی ذات و صفات پر یقین رکھنا ہے۔ چونکہ انسان کو جو یقین سانپ کے زہر کی نسبت ہے۔ کبھی سانپ کی بل میں ہاتھ نہ الغی نہیں دیتا۔ پھر خدا کے حاضر و ناظر و سریع الحساب شدید العقاب ہونے کا یقین گناہ میں کیونکر جانے دیگا۔ اگر کسی باغ میں ہم جائیں۔ دل میں یہ خیال ہو۔ کہ اس کا مالک کہیں ہوگا تو اُس کے میوہ چرانے میں پیدا ہوگی۔ اگر یہ یقین ہو کہ باغ میں موجود ہے۔ اور دیکھتا ہے۔ اور چرانے والوں کو سزا دیتا ہے۔ تو ہرگز نکی جاوے گی۔ ایسا ہی اکثر لوگوں کا ایمان خدا ہوگا کہ کے ہے۔ اگر ہے کر کے ہوتا تو کبھی گناہ کی طرف نہ جھکتے یہ وہ نسخہ ہے۔ جو مذہب اسلام نجات کے لئے مقرر کر رکھا ہے۔ افسوس کہ اس نسخہ کے استعمال کرنیوالے بہت کم پائی جاتی ہیں

حضرات! ان ہر تین نجات کے طریقوں میں سے کونسا طریق عمدہ ہے۔ ہر ایک شخص بجائے خود فیصلہ کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ **محقق** ہو نہ کہ **مقلد**

یہ تقریر ختم ہونے کے بعد جلسہ خواست ہوا۔ دوسرے دن صبح کے آٹھ بجے پادری گولڈ سمتھ صاحب قصبہ تیماپور جو شورا پور سے قریب ایک میل کے فاصلہ پر ہے۔ مولوی صاحب کی مسجد میں آپہنچے۔ اور یسوع کے سولی پر نہ مرنے کی بحث چھیڑی۔

پادری صاحب۔ اجی مولوی صاحب کل اپنے لیکچر میں حضرت یسوع کا سولی پر نہ مرنا بیان کیا ہے انجیل میں اس کا کیا ثبوت ہے؟

مولوی صاحب۔ اگر آپکے ثبوت درکار ہے

www.aaiil.org

تو ایک جلسہ عام قرار دیا جاوے۔ آپ یسوع کا سولی پر مرنا انجیل سے ثابت کریں۔ خاکسار کے خیال میں جو کچھ تردید اسکی نسبت ہو پیش کیا جائیگی

پادری صاحب۔ کیا آپ کا انجیل پر ایمان ہے اور آیا آپ اسکو منسوخ مانتے ہیں یا کیا؟

مولوی صاحب۔ میرا تو یہ ایمان ہے۔ کہ جتنے کتب آسمانی ہیں۔ وہ بالکل حکمی منسوخ نہیں ہیں۔ اگر انکو ایسا منسوخ سمجھیں۔ تو جو کچھ توحید توریت وغیرہ میں موجود ہے کیا وہ بھی منسوخ ہے۔ ہاں منسوخیت دو طرح کی ہوتی ہے۔ ایک غلط بیانی۔ دوسری موزونیت زمانی۔ غلط بیانی یہ ہے۔ کہ پہلے ایک حکم دیا جا چکا ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ مفید مطلب نہیں ہے۔ اس سے بہتر دوسرا حکم تجویز کر کے جاری کیا جائے۔ خدا کے احکام میں ایسی منسوخیت ہو نہیں سکتی۔ کیونکہ عالم الغیب ہے۔ غلطی کیسی۔ دوسری منسوخیت زمانی یہ ہے۔ کہ ہم کو ایک مکان بنانا ہے۔ کاریگروں کو حکم دیدیا۔ کہ اینٹ اور چونا جلاؤ۔ چند دنوں کے بعد دوسرا حکم یہ دیا کہ اب جلانا موقوف کرو۔ بنیاد کھودو پہلا حکم موسم گرما کے لحاظ سے تھا۔ دوسرا حکم موسم بارش کے لحاظ سے

اسی طرح انجیلی احکام لحاظ زمانہ اور خاص قوم بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے نافذ ہوئی تھی۔ جو اسوقت وہی احکام موزوں تھے۔ مگر قرآن پاک ہمیشہ کے لئے اور کل دنیا کی اصلاح کیلئے نازل ہوا ہے۔ دیکھو انجیل و فرقان کے احکام کا مقابلہ انجیل کا یہ حکم ہے۔ کہ ایک گال پر طمانچہ مارے۔ تو دوسرا گال بھی دے۔ فرقان کا یہ حکم ہے۔ کہ معاف کرنیکا موقع ہو۔ تو معاف کرو ورنہ بدلا لینے کا موقع ہے۔ تو برابر کا بدلا لے۔ ایسا ہی انجیل میں حکم ہے۔ کہ شراب لاابالی لوگ پیئے۔ قرآن میں حکم ہے۔ کہ ہرگز مت پیو۔ انجیل قسم کھانے سے بالکل منع کرتی ہے۔ قرآن ہر سر موقع سچی بات پر قسم کھانیکی اجازت دیتا ہے۔ انجیل کہتی ہے کہ غیر عورتوں کو شہوۃ کی نظر سے مت دیکھو۔ یعنی پاک نظر سے دیکھو

متی ۵ باب ۲۸ متی ۵ باب ۳۲

قرآن کہتا ہے۔ کہ ہرگز مت دیکھو خواہ شہوۃ کی نظر سے ہو یا بغیر شہوت کے۔ انجیل کا یہ حکم ہے۔ کہ زنا کے سوائے ہر ایک ناپاکی پر عورت کے صبر کرے یعنی خواہ وہ عورت کسی غیر سے **بوسہ لے یا بغل گیر** ہو۔ مگر قرآن کہتا ہے۔ کہ پاک پاکوں کے لئے ہے۔ غرض منسوخیت احکامات میں ہوا کرتی ہے۔ نہ کہ واقعات میں۔ تمہارا ہمارا مباحثہ واقعات کیساتھ ہے۔ آیا مسیح کی موت واقع ہوئی ہے یا نہیں؟ پھر اس کو منسوخیت سے کیا نسبت!

پادری صاحب۔ وہ کون سے واقعات تو انجیل میں ہیں۔ کہ جن سے یسوع کا سولی پر مرنا ثابت نہیں ہوتا؟

مولوی صاحب۔ مدعی اور مدعا علیہ جب اٹھتے ہیں۔ تو ہر ایک کے پاس اپنے اپنے دعوی کے دلائل ہوتے ہیں۔ اسی کے بھروسہ پر مقدمات کئے جاتے ہیں۔ مگر انصاف پسند حاکم یہ دیکھتے ہیں۔ کہ کس کے دلائل قوی اور قرین قیاس ہیں۔ ڈگری اسی کی جانب دیجاتی ہے اگر آپ انصاف چاہتے ہو۔ تو دو ممبر جلسہ مقرر کیجئے۔ فریقین کے بیان سنکر نصف نصف لوگ خود فیصلہ کرینگے الحاصل چند فریقین کے روبرو یہ قرار پایا کہ اور ایک جلسہ کریں۔ پادری صاحب یسوع کی نسبت تین باتوں کا ثبوت انجیل سے دیں۔ پہلا یسوع کا ابن اللہ۔ دوسرا سولی پر مرکر پھر زندہ ہونا۔ تیسرا مسیح کی موت کفارہ کا باعث ہونا متی ۲۶ باب

۱۱ جنوری سات بجے رات کا نانیا پادری کے مکان میں جلسہ قرار پایا۔ سامعین بوجہ شہرۃ مباحثہ چھ بجے کے پہلے ہی سے مکان مباحثہ میں جمع ہونے لگے۔ عہدہ داران سرکاری و وکلاء و معززین وغیرہ لوگوں سے مکان بھر گیا۔ تخمیناً پانچ چھ سو آدمی کا مجمع ہو گیا۔ لوگ بوجہ تنگی مکان چت پر چڑھ گئے۔ کل ایک بجے تک لوگ جانے سے واپس کئے گئے۔ غرض رات کو [illegible]

نقل مراسلہ لالہ چندو لال صاحب نمبر

جو ممبر الجمن احمدیہ کی واپسی کے متعلق گورنمنٹ گزٹ کی پیمائش ۲ میں لکھی ہے اس کے اصل الفاظ بزبان انگریزی یہ ہیں

Notification No 10 S.C.
Posting
Lala Chandu Lal B.A.
Manager of the 1st grade,
on reversion from the
post of officiating
Extra assistant Commissioner is posted to
Moultan in the civil
district of Moultan.

جسکا ترجمہ لفظی حسب ذیل ہے۔

لالہ چندو لال صاحب بی اے درجہ اول اپنے قائم مقامی عہدہ ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری سے واپس ہو کر سول ڈسٹرکٹ ملتان کے مقام ملتان میں تعینات کئے گئے۔ گورنمنٹ گزٹ ۱۱ مارچ ۱۹۰۴ء صفحہ ۳۰۹

بہت ضروری اطلاع

احمدی احباب کو خصوصاً اور عام پبلک کو عموماً مطلع کیا جاتا ہے کہ البدر کے متعلق ہر ایک قسم کی خط و کتابت اور ترسیل زر وغیرہ منیجر البدر کے نام ہونی چاہئے اور البدر کے متعلق آمد کی عدم رسی یا اور قسم کی متعلقہ شکایت ہو تو براہ راست دفتر البدر کو اس سے مطلع کرنا چاہئے مگر دیکھا گیا ہے کہ بعض احباب کسی کسی وجہ سے جب حضرۃ اقدس علیہ السلام کو کوئی خط لکھتے ہیں تو اس میں البدر کا ذکر بھی کر دیتے ہیں جو البدر کے متعلق ہیں حضرت حجۃ اللہ سے چاہتے ہیں کہ اس کا جواب آپ اوقات گرامی کا حرج ہوتا ہے۔ آپکو بہت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ آپکو اخبار کے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے نہ آپکو کوئی علم نہ یاد رہتا ہے انکی قیمتوں کے وصول ہونے یا روانگی اخبار کے متعلق ہوتا ہے بلکہ آپ کو ان کے مندرجہ مضامین سے بھی کوئی تعلق نہیں ہوتا اخبار میں کچھ درج ہوتا ہے وہ ایڈیٹر کی ذاتی تالیف۔ ترتیب اور رائے ہوتی ہے حضرۃ اقدس سے کوئی استمزاج یا استصواب ان کے متعلق نہیں کیا جاتا اور نہ آپکے اوقات گرامی میں اتنی فرصت ہے پس آئندہ کے لئے یہ ضرور نوٹ کر لیا جاوے

سفری حمائل مشکل سے ہو سکتی ہے قیمت معہ محصول ڈاک وی پی وغیرہ ۱۰ر پر دفتر البدر سے مل سکتی ہے۔ لوٹ مولوی محمد یٰسین صاحب بٹالوی ضلع ہزارہ جو کہ آج کل قادیان میں قیام رکھتے ہیں

www.aaiil.org

جنگ کی خبرین

یہ خبر غلط ہے کہ روس نے اور پیل نام وطانی جہاز کو گرفتار کر لیا کیونکہ وہ لیور پول سے سنگاپور پہونچگیا اور ایک بڑی مقدار عملہ کی جاپان کے لئے لایا ہے۔

چنگیانگ کے شمال میں روسی و جاپانی سواروں میں خفیف کا مقابلہ ہوا لیکن طرفین میں سے کسیکو نقصان نہیں ہوا۔

۱۰ مارچ کو پورٹ آرتھر پر متواتر دو دفعہ حملہ جاپانیوں نے کیا ۱۲ بجے رات سے ۴ بجے صبح تک مقابلہ ہوتا رہا روسی قلعہ والوں نے ایک ادٹ سی آگ برسائی تھی۔

پیرس میں سررشتہ بحری کا ایک افسر اس بلی گرفتار کیا گیا کہ اس نے جاپانیوں کے لئے کچھ پائلٹین جاہی تھیں اور خط پکڑا گیا تھا

جاپان و کوریہ کے نئے معاہدہ کے رو سے جو کہ کوریہ کے سرکاری گزٹ میں شائع ہوا ہے اور اس تمام سابقہ معاہدوں سے محروم کیا گیا اس سے بیشتر اسے معدنیات و جنگلات کے حقوق حاصل تھے۔

پورٹ آرتھر میں فوجی سامان کے خوراک کے ذخیرہ میں بہاری فیس تھا جو ہاکو کے بورون کے بورون میں کو بہت برآمد ہوئی اور اب یہ دوسرے سامان میں آمیزش ہوئی ہے۔

جاپانیوں نے کوریہ نامی ایک دخانی جہاز جسپر خوراک کا لوگ گوشت لادا ہوا تھا اور ولادیوسٹک جا رہا تھا گرفتار کر لیا اور اس کے علاوہ اور دو جہاز کا ٹیک اور باربیک بھی پکڑ لئے ہیں۔

پرنس بائیسلی سوسائٹی نے انجلیس روسی و جاپانی پائیلوں میں تقسیم کی ہیں دیکھیں ان بائیلوں کو پڑھکر کس کی فتح ایک گال پر طمانچہ کھاکر دوسرا خود بڑھا دیتی ہے۔

۱۰ تاریخ کے حملے میں جاپان نے جو گولہ باری کی اس پر ہر ایک نے عش عش کی۔

روسی بندرگاہ کاؤ کو بند کرنے کے لئے جہاز غرق کئے جا رہے ہیں امریکا اس پر اعتراض کرتا ہے۔

چین کے علاقہ شمسی میں فرنگیوں کے برخلاف ایک بلوہ پیٹا ہے ایک فرانسیسی پکڑا گیا جس کو سبکو خوف ہے۔

جاپان نے دس کروڑ ین (سکہ جاپان) کے قرضہ کا اعلان کیا تھا قوم کی سرگرمی دیکھو کہ بجائے ۱۰ کے ۴۵ ین کی درخواستیں آگئی ہیں

روسی فوجیں کوریا سے بالکل چلی گئیں۔

جاپانیوں نے مشہور کیا ہے کہ روس پورٹ آرتھر کو خالی کر کے چلا گیا ہے مگر اصل میں یہ بات غلط ہے۔

۸ فروری سے ۸ مارچ تک روس کو جنگی جہازوں کا نقصان ہوا اور اس کے مقابلہ میں جاپان کے چار جہاز تباہ ہوئے ہیں اور وہ بھی جاپان نے خود ہی مصلحتاً غرق کر دیئے تھے۔

کوریہ کا ایک وزیر در پردہ روسی دوست تھا سخت بیعزتی سے ملک سے دور بدر کیا گیا ہے۔

۱۳ مارچ کو پورٹ آرتھر میں ایک اور مقابلہ ہوا اور روسی جہاز بیکار ہو گیا ہے۔

پورٹ آرتھر کی خبر ہے کہ پیغام رسانی کی تمام بحری تاریں جاپانی قبضہ پختہ ہے۔

۱۰ کو جو جنگ ہوئی تھی اس میں ایک جاپانی نے روسی جہاز میں کود کر کپتان کو مار دیا اور سمندر میں غرق کر دیا۔

ایک لاکھ جاپانی فوج معہ توپ خانہ کوریا کو روانہ ہوئی ہے اور ۸۰ ہزار تیار ہو رہی ہے۔

جنوب مغربی جرمن افریقہ میں ۵۰۰۰ مسلمہ بر سر گورنمنٹ اٹلی زنجبار سے بنادر کا علاقہ خریدنا چاہتی ہے

برٹش انڈیا خانی کمپنی کا مسمی سام آگبوٹ ولایت آتا مدراس پہنچا اس کے مسافر بیان کرتے ہیں کہ بیرہ قلزم میں گذرتے ہوئے روسی جنگی جہازوں نے ان کا تعاقب کیا تھا۔

سوموار کے روز رات کے دس بجے کے بعد یک لخت سینٹ پال کی چمکتی چوند کرنوالی روشنی کی لپٹ جہاز پر پڑی جس سے تمام مسافروں میں ایک سخت

سنسنا ہٹ پیدا ہوا آخر کار جہاز نے روسی جنگی جہازوں کی طرف رخ بدلا اور روسی جنگی جہازوں کی طرف سے ایک اور گولہ آیا تب مسمی جہاز ٹھہر گیا۔ روسی نارتھ ڈوینا کے ساتھ ایک دخانی کشتی تھی اسپر روسی افسر اور ہوئے اور مسمی جہاز پر چڑھ آئے جہاز اور کل کاغذات جہاز کی پرتال کی گئی کہ مبادا کوئی سامان حرب جاپان کے لئے نہ جاتا ہو آخر کار روسی افسروں نے غلطی پر روسکے کا اعتراف کیا۔

عام خبرین

کابل میں حبیبیہ کالج کھل گیا ہے مسکی ابتدائی جماعتوں میں نین سو لڑکے داخل ہوگئے ہیں اردو بھی پڑھائی جاوے گی یہ قیام کالج اصل میں احمدی سلسلہ کے لئے مقدم ہے۔ گورنمنٹ کابل خود افغانستان کو احمدی پاک صاف کی فضیلت کے لئے طیار کرنے لگی ہے در اصل خدا تعالےٰ ایک امر کرنا چاہتا ہے اس کے لئے اسباب پیدا کرتا ہے

کانگڑی۔ آگ تاپنے کی ایک شے ہے جسے کشمیری کثرت سے استعمال کرتے ہیں اس کی تعریف میں کہا جاتا ہے

اے کانگڑی ۔ اے کانگڑی + قربان زلو خورد و پری
چون در بغل مگیرمت ۔ حقا عجائب دلبری

لکھنؤ میں طاعون کا بہت زور ہے۔

۱۶ مارچ کو گشنر صاحب۔ لاہور سے۔ گورداسپور میں لائے روسار وغیرہ استقبال اور ملاقات کے لئے موجود تھے سنا گیا ہے گشنر صاحب نے صرف ایک صاحب سے ملاقات کی اور واپس چلے گئے۔

قیصر ولیم شاہ جرمن بحیرہ روم کی سیر کو نکلے۔

ہوشیار پور میں مولوی الٰہی بخش صاحب وکیل کو عدالت نے صرف تھوکنے پر دو روپیہ جرمانہ کیا نگرانی دائر کی گئی ہے فیصلہ کا انتظار ہے۔

ترآوندم میں ایک عورت کا خاوند مر گیا اس کے غم میں بیوہ نے اپنے آپ کو کنوئیں میں گرا کر خاتمہ کر لیا جب میکے والوں نے باپ کو مرتے دیکھا تو انہوں نے بھی خودکشی کر لی۔

اتوار آج کے صحت کے امتحان سے یہ نتیجہ ہوا ہے کہ پست قدکش دہ سینہ سپاہی سے زیادہ طاقتور اور زحمت کش ہوتے ہیں۔

انڈیانہ (ملک امریکہ) کے ڈاکٹر ہیل صاحب اب ایک تجربہ کرنے لگے ہیں جس سے امید رکھتے ہیں کہ آئندہ کالے حبشیوں کی اولاد مصنوعی طریقہ پر گوری پیدا کی جا سکیگی بسنکار و نگار حقیقت ماتا گربھ میں رہتے ہوئے بڑا بھاری اثر پڑ جاتا ہے اور اگر کہیں خاص حالتوں میں کھوٹے سے کالا نگار گورا پیدا ہو سکے تو کوئی تعجب کی بات نہ ہوگی

ہفتہ منتہی ۸ مارچ سنہ تک ہند میں وبائی طاعون ۲۸۹۱۹ فوتیاں ہوئیں جو کہ ہفتہ سابق سے بیکزار زیادہ ہیں۔

پنجاب میں طاعون سے ۵۵۵۰ لوگ فوت ہوئے

مہم سومالی لینڈ میں جنرل منگ نے درشن کی حمایت پر کامیاب حملہ کیا ۱۵۰ آدمی ملا کے قتل ہوئے اور تین ہزار اونٹ بھی ان کے گرفتار کئے گئے۔

لاہور میں کیکر سنگھ اور کلو پہلوان کی کشتی سرور سوار ۱۴ مارچ کو ہوئی ہزارہا شائقین کا مجمع تھا کلو کا انتظار نہایت دس بارہ ہزار تماشائی سوکم نہ تھے پہلے کلو نے کیکر سنگھ کو نیچے دبا لیا اور پھر کیکر سنگھ نے اسے دبا لیا لیکن آخر کار کلو غالب آ گیا اور اس کی گرفت میں کیکر سنگھ کی انگلیاں سخت مضروب ہوگئیں جس سے کیکر سنگھ مقابلہ سے عاجز آ گیا اور ہاتھ باندھکر صاحب ڈپٹی کمشنر کے سامنے کہا کہ میں نے ہار مان لی فتح کا تمغہ کلو کو دیدیا جاوے۔

انصاف ہر انصاف۔ ناظرین نے اخباروں میں پڑھا ہوگا کہ بابو صفدر جنگ صاحب کو نوال امرتسر نے ایک نقد مسمات الٰہی عرفی بنام گنیا تمار بازہ دمالکان اخبارات پبلک گزٹ امرتسر وغیرہ دائر کیا تھا لیکن ابتدائی عدالت نے فیصلہ کو نوال صاحب کے برخلاف دیا تھا

www.aaiil.org

نسبتاً پاکیزہ ہوگئے ہیں اس تجربہ نے مجھے یہ تو بتلا دیا کہ جس کمزوری کی وجہ سے مجھے یہ تکلیف ہوئی ہے وہ تو اس کا علاج ضرور یہاں ہے حتی کہ پھر مجھے فراق جانیکا اتفاق ہوا وہاں کچھ عرصہ میری حالت اچھی رہی لیکن چونکہ دار الامان سے بعد بہت زیادہ یہاں میں سمندر بھی حائل تھا خود وہاں کے لوگوں کی مجلس بہت کم میسر تھی اس لئے رفتہ رفتہ حالت رفتہ مکدر ہوگئی اور سخت ابتلا پر ابتلا مجھ پر آیا جس کا علاج بجز اس کے اور میری سمجھ میں نہ آیا کہ میں اب مستقل یہاں قادیان میں کروں اور ان کمزوریوں کا قلع قمع اگر خدا تعالیٰ کا بھی ارادہ ہو تو یکجا طور سے کیا جاوے چنانچہ اس سابقہ تجربہ اور علاج کی ضرورت نے مجھے سب سے الگ کر کے قادیان میں لا بٹھایا ہے جسکو عرصہ دو سال کا ہو چلا ہے اور یہ خدا کا فضل ہے جس کا شکریہ میں بجا جز السان کسطرح سے پوری طور پر ادا کر سکوں اور یہ بھی خدا کا فضل ہے کہ اس اثنا میں خود یہاں مجھ پر ابتلا پیش آئے اور جو قادیان میں رہنے کے لئے آئینگے ضرور آوینگے لیکن خدا تعالیٰ مجھ کو استقامت دے اور اس کے پہلے نمونوں پر نظر کر کے مجھے امید ہے کہ آئندہ بھی مولا کریم اپنے ہی فضل شامل حال رکھیگا آمین

غرض یہ میرا اپنا تجربہ ہے کہ جب مخلص خدا تعالیٰ کا کوئی قدم اٹھایا ہے تو اس نے دستگیری کی ہے اور مشکلات کو حل کر دیا ہے اور اسی تجربہ کی بنا پر میں بحیثیت آپنا ایک بھائی کہتا ہوں کہ معوبات سفر اور زیر باری اعتراضات کا خیال مدنظر رکھکر اس الغموت عظمی تزکیہ نفس سے محروم نہ رہنا چاہئے اور جو وقت اور موقع اس کے آنے کا اور مرشد کے قدموں میں حاضر ہو کر اس فیض عظمیٰ کے حاصل کرنیکا ملسکتا ہے اسمیں ضروریات دنیوی کی خاطر ہاتھ سے نہ دینا چاہئے دنیا کے کام تو کبھی ختم نہیں ہوتے۔ یہ تو اسیطرح چلے چلیں گے

کار دنیا کسی تمام نہ کرد
ہر چہ گیرید مختصر گیرید

اس لئے اب اس موقعہ پر جبکہ خود حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اہل پنجاب اور اہل ہند کی جماعت کا مقابلہ کر کے دکھلا دیا ہے ضروری امر ہے کہ ہر ایک جمعیت میں جوش آوے اور بڑی بھرتی سے ہر ایک قسم کی رکاوٹ کا مقابلہ کر کے اپنے امام اور پیشوا کے قدموں میں حاضر ہونا چاہئے۔

خدا تعالیٰ آپ لوگوں کو توفیق کثرۃ سے یہاں آ کر رہنے کی اور مجھے استقامت کی عطا کرے آمین۔

میں اپنے پنجابی بھائیوں کو مبارکباد دیتا ہوں اور متمنی ہوں کہ وہ اس سرٹیفکیٹ کے حاصل کرنے کی خوشی میں اپنے خادم البدر کی اشاعت میں سرتوڑ کوشش فرماویں اور خدا تعالیٰ کے اس فضل کی جو ان پر آگے سے زیادہ قدر کریں اور تقویٰ اور طہارت میں ترقی کریں اور اپنی دعاؤں میں مجھے بھی ساتھ ساتھ یاد رکھیں۔ ۴

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کا معائنہ

۱۱ فروری ۱۹۰۴ء کو رائے صاحب لالہ نند کشور صاحب انسپکٹر مدارس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے معائنہ کے لئے تشریف لائے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ ڈائرکٹر صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان نے یہ امر تجویز فرمایا تھا کہ اس مدرسہ کو ایک انگلیزیڈ مدرسہ بنا دیا جاوے جس سے ہر ایک قسم کی اطلاع متعلقہ سلسلہ تعلیم براہ راست یونیورسٹی پنجاب کی طرف سے ان کو ملتی رہے اس لئے وہ حسب ہدایت پیرا ہی صاحب موصوف تشریف لائے تھے۔ آپکی شکل سے بزرگی اور شرافت ٹپکتی تھی اور بڑے اخلاق اور خندہ پیشانی سے ہر ایک ضروری امر کو دریافت فرماتے تھے جس سے یہ امر ترشح ہوتا تھا کہ جس دلسوزی اور دماغ سے آجکل عالم تعلیم مایۂ ہند و خصوصاً آریہ ہا ہی سلسلہ کو دیکھتے ہیں خدا کے فضل سے رائے صاحب کا دل و دماغ اس قسم کے متعصبانہ خیال سے بالکل پاک ہے اور ابھی تک اہل اسلام کے ساتھ محبت و اس کی ان قدیمی اتفاقات کا اثر آپ کی ذات میں موجود ہے جو آج سے کچھ پیشتر ہندو اہل اسلام کے ساتھ رکھتے تھے صاحب موصوف کے ساتھ ایک اسسٹنٹ انسپکٹر صاحب اور ایک اسسٹنٹ انسپکٹر سرکٹ صاحب بھی تھے ان سب کے ساتھ ہو کر مفتی محمد صادق صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ نے سکول اور بورڈنگ کی عمارت اور انتظامی امور کا معائنہ کروایا اور قریب ۳ گھنٹہ تک مدرسہ کے جیٹروں کی پرتال وغیرہ ہوتی رہی اور ہر ایک صاحب نے اپنے اپنے فرائض منصبی کو بڑی عمدگی اور خوش اسلوبی اور حسن خلق کیساتھ نبھایا جس کے لئے ہم ہر سہ صاحبان کا عموماً اور رائے صاحب کا خصوصاً شکریہ ادا کرتے ہیں

مدرسہ کی رائے بک (وہ کتاب جسپر معائنہ کرنیوالے اصحاب اپنی رائے لکھا کرتے ہیں) پر جو کچھ رائے صاحب لالہ نند کشور صاحب نے تحریر فرمائی ہے اسکا ترجمہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

میں نے مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کا معائنہ بتاریخ ۱۱ فروری ۱۹۰۴ء بمعیت بابو ہیرا نند جی کے اس غرض سے کیا کہ آیا یہ مدرسہ بحیثیت ایک پبلک سکول کے منظور ہونے کے لائق ہے کہ نہیں اور آیا یہ اس قابل ہے کہ اسپر طلباء کو یونیورسٹی کے امتحانوں میں بھیج سکے۔؟

اس سکول کی بنیاد ۱۸۹۸ء میں حضرۃ میرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود نے ایک پرائمری سکول کی حیثیت میں ڈالی تھی یہ سکول ۱۸۹۹ء میں مڈل سکول کے درجہ تک ترقی کر گیا ۱۹۰۱ء میں ہائی سکول بن گیا اور ۱۹۰۳ء میں کالج کی پہلی جماعت کھولی گئی جس میں تین لڑکے ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ اس مدرسہ کے قائم کرنے کی بڑی غرض یہ ہے کہ دینداری تعلیم کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حضرۃ مرزا صاحب کے مریدوں کی اولاد اور دوسروں کو دیجاوے۔ اکا دکا لڑکوں کا سکینڈری اور کالجز والیا کا پرائمری ڈیپارٹمنٹ میں ہونا ظاہر کرتا ہے کہ اس مدرسہ کی اسجگہ بہت ضرورت ہے

کل خرچ مدرسہ سال گذشتہ کا ۳۹۸۲ روپے تھا حالانکہ چندہ موعودہ کی بقدار اس سے کہیں زیادہ تھی اور فائدہ ہر طرح سے امید ہے کہ وہ باقاعدہ آتا رہیگا کیونکہ اس مدرسہ کے حامی اور ممبر باثروت و قابل وثوق آدمی ہیں جن میں ایک نواب محمد علی خانصاحب رئیس مالیر کوٹلہ بھی ہیں۔

سنرخ فیس سرکاری مدارس کے نصف سے کچھ زیادہ ہے اور کل فیس سال گذشتہ کی ۵۲۶ روپے تھی مگر معاف طلباء کی تعداد بہت ہی زیادہ ہے قریباً ۴۵ فیصدی معاف ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اکثر طلباء کو مفت تعلیم دینے کی طرف زیادہ رغبت پائی جاتی ہے لیکن ہیڈ ماسٹر صاحب نے مجھے یقین دلایا ہے کہ ایسے طلباء کی تعداد قریباً سرکاری کوڈ کے قواعد کے مطابق کر دیجاوے گی عمارت کے بارہ کمرے ہیں جو کہ موجودہ تعداد کے لئے کافی گنجائش رکھتے ہیں اور ان میں روشنی اور ہوا کی آمد و رفت کا سامان بھی عمدہ ہے اسباب اور آلات بھی ضرورت کے مطابق کافی ہیں سوائے اس بات کے کہ استادوں کے آگے ایک چھوٹی چھوٹی میز ان کے استعمال کے لئے نہیں ہے۔ سائنس کے آلات صرف برائے نام ہیں مدرسہ کے ساتھ ایک بورڈنگ ہاؤس بھی ہے جو کہ عمدہ حالت میں ہے اور انتظام بھی خوب ہے اس میں ایک چھوٹی سی ڈسپنسری (شفاخانہ) بورڈروں کے واسطے ہے جن کی موجودہ تعداد چالیس ہے +

رواجی تعلیم کی تکمیل بھی قریباً سرکاری مدارس کی سی ہے اور مفصلہ ذیل مضامین پڑھائے جاتے ہیں۔ انگریزی عربی۔ فارسی۔ اردو جغرافیہ۔ تاریخ۔ سائنس تعلیم جسمانی بھی دیجاتی ہے لڑکوں کو ہر روز ڈرل کرایا جاتا ہے کرکٹ۔ فٹ بال کھیلنے کا بھی بندوبست کیا ہوا ہے۔

سٹاف مدرسین پندرہ آدمیوں کا ہے جس میں ایک گریجوایٹ اور دو انڈر گریجوایٹ ہیں اور باقیوں نے کوئی سرکاری امتحان پاس نہیں کیا ہوا لیکن کہا جاتا ہے کہ وہ سب تجربہ کار استاد ہیں اور تعلیمی سلسلہ میں وہ گورنمنٹ یا ایڈڈ سکولوں میں رہ چکے ہیں وہ

www.aaiil.org

قابل رشک امر

حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کچھ عرصہ گذرا کہ اپنی ایک تقریب فرمائی تھی جس کی طرف میں اپنے ہندوستانی احمدی بھائیوں کو خصوصیت سے متوجہ کرنا چاہتا ہوں کیونکہ ایک احمدی ایڈیٹر کے منصب کے لحاظ سے میں اپنا سب سے اول فرض یہ خیال کرتا ہوں کہ روحانی ترقیات اور ابدی نجات کے متعلق جو امور بہت ضروری اور قابل عملدرآمد ہیں ان کو اپنے بھائیوں تک پہنچایا جاوے تاکہ ہر ایک سعید جو سعادت اور راستی کا بھوکا اور پیاسا ہے وہ سعادت عظمیٰ سے ایک وافر حصہ لینے سے کہیں خدانخواستہ محروم نہ رہ جاوے۔

مجھے امید ہے کہ میرے ہندوستانی بھائی اس امر سے خوب واقف ہوں گے کہ خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو اس غرض سے قائم کیا ہے کہ زمانہ نبوی کے انوار و برکات اور تقوے اور تزکیہ نفوس کا نقشہ پھر دنیا کو ایک دفعہ دکھایا جاوے اور اسلام کا نورانی چہرہ جسکو اندرونی اور بیرونی مخالفوں نے اس وقت اپنے عملدرآمد اور نیز جہالت اور لاعلمی سے داغدار بنا دیا ہے وہ پھر اپنی پوری چمک اور دمک سے ظاہر ہو اسی غرض کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرۃ مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث کیا ہے اور اس کا بڑا فضل اور رحمت ہے کہ اس نے ہم لوگوں کو اپنی قبولیت اور اتباع کی توفیق عطا کی ہے ورنہ دل اور دماغ جیسے ہمارے ہیں ویسے ہی ہمارے مخالفین کے بھی ہیں۔ لیکن حق حکمت اور راستی کی ایک بات جو کہ ہمارے سمجھ میں آگئی ہے۔ ان کی سمجھ میں نہیں آتی پس ہمارے قلب اور دماغ کو ایک امر عظیم کے فہم اور قبول کے قوے عطا کر دینا اور دوسروں کو اس سے محروم رکھنا ایک بڑا انعام الٰہی ہے جس کی قدر ہم سب کو کرنی چاہیے۔

قادیانی اخباروں اور رسالوں میں جو مضامین تقوے اور طہارۃ کی تحصیل کے لئے لکھتے رہتے ہیں انمیں ایک یہ بھی بات بیان ہوتی ہے کہ مطلق تلاوت کتب سماوی کی انسان کی نجات کے لئے کفیل نہیں ہے اگر مطلق تلاوت سے نجات کی گھاٹی منزل طے ہو سکتی تھی تو پھر انبیاء و مرسلین اور ان کے خلفائے راشدین کی بعثت کی ضرورت نہ تھی اسی لئے خدا تعالیٰ ہمیشہ سے ایک خاص بندہ اپنے بندوں میں سے منتخب کرتا رہا ہے جسکو علم کتاب دیا جاتا ہے اور اس کے وجود مبارک میں ایک انعکاسی اثر رکھا ہوتا ہے کہ جو لوگ اس کی مجالس میں کثرت سے رہتے ہیں اور پر وہ اثر پڑتا رہتا ہے اور جیسی سورج کی دھوپ میں آنے سے ایک حرارت جسم میں سرایت کر کے اندرونی اخلاط میں ایک خاص تغیر پیدا کرتی ہے اور سرد ملک سے جو انجا دگون رشتوں میں ہوتا ہے اسکو دور کرتی ہے اسیطرح اس مزکی نفس انسان کی مجلس اور صحبت سے اندرونی قویٰ اور اخلاط جملہ روحانی کاروبار کرنے سے معذور ہوتے ہیں یا ان کا قوام اعتدال پر نہ ہونے کی وجہ سے افراط اور تفریط کی صورۃ میں ہوتا ہے اپنے اصلی مجری اور اعتدال پر آجاتے ہیں خدا تعالیٰ قرآن شریف میں بھی اس کی طرف اشارہ فرما کر بتلاتا ہے کہ تزکیہ نفس کا بڑا مدار مزکی نفس انسان کی صحبت اور معیت ہے کیونکہ یہ تزکیہ کی صفت صرف خدا کے مامور اور مرسل کی ہی آتی ہے کتاب سماوی کی نہیں آتی اور یہی وجہ ہے کہ جو لوگ مامورین الٰہی کے ہم مجلس اور ہم صحبت کثرت سے ہوتے رہتے ہیں وہ تقوی کے مدارج میں ترقی کرنیوالے اور صدیق اور فاروق جیسے خطابوں کے مستحق ہوتے ہیں۔ اہل پنجاب کی تعریف میں جو مختلف تذکرہ ہوئے ان کا خلاصہ یہ ہے ؎

پنجاب کے لوگ بار بار حضرۃ امام کے پاس آنے کی وجہ سے صدق و صفا میں ترقی کر رہے ہیں اور بعض ایسی نظر آتے ہیں کہ عنقریب سبقت لے جانے والے ہیں اور یہ پنجاب پر خدا کا فضل ہے کہ وہ حضرۃ امام کی طرف توجہ کرتا جاتا ہے۔

پس یہ ہندوستانی احمدی بھائیوں کے لئے ایک رشک کا مقام ہے دیکھو اہل پنجاب ترقی کرتے جاتے ہیں اس ترقی کی کیا وجہ ہے صرف یہی کہ ان کی آمد و رفت کثرت سے ہے اور اس کثرت صحبت اور مجلس سے ان کے نفوس کا تزکیہ ہو رہا ہے دل بدن فانی اور جسمانی خواہشوں کا جوش فرو ہو کر ایک تازہ قوت اور نشو و نما ان کے روحانی قویٰ کو بخش رہا ہے جس سے وہ قرب الٰہی کے منازل بتدریج طے کرنیکے قابل ہوتے جاتے ہیں میں ایک دلی ہمدردی سے آپ کی توجہ اس طرف دلاتا ہوں کہ آپ پیچھے رہیں اس میں شک نہیں کہ قرب کے جو اسباب اہل پنجاب کو میسر ہیں وہ آپ کو نہیں مثلاً لاہور یا امرتسر یا سیالکوٹ کے احباب جیسے اپنے چند یوم کی رخصتوں میں قلیل مصارف پر قادیان ہو کر واپس ہو جاتے ہیں مگر تاہم ان کے اندر ایک جوش اور شوق اس مقدر کی صحبت سے مستفید ہونے کا ہے جو بار بار ان کو یہاں لے آتا ہے اگر اسی قسم کی کثرۃ آپ صاحبوں کی بھی ہووے تو امید ہے کہ آپ ان سے فوائد میں صرف بڑھ جاویں۔ خدا کی راہ میں جو زیادہ صعوبت اٹھاتا ہے وہ مالی اور جانی نقصان برداشت کرتا ہے وہی زیادہ مقرب ہوتا ہے اگرچہ سفر اور مالی اخراجات کی صعوبتیں آپ کو زیادہ ہوں گی لیکن اسی نسبت سے ثواب بھی تو آپ ہی کو زیادہ ہوگا علاوہ ازیں محبت اور شوق کے ولولے ایسی چیزیں ہیں کہ ہر ایک مشکل سے مشکل امر کو آسان کر دیتی ہیں۔

میں نے اپنے آقا و امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبانی کئی بار سنا ہے کہ جب انسان خدا کے لئے قدم اٹھاتا ہے تو خدا تعالیٰ خود اس کا کفیل ہو جاتا ہے اور ایک ایک قدم پر اس کے لئے حسنات لکھتا ہے اور ہر ایک مشکل کو اس کے لئے کھولتا ہے۔

میرا اپنا تجربہ بھی اس کے متعلق یہ ہے کہ جب ابتدائی ایام میں میں نے حضرۃ میرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیعت کی تو مجھے یہ علم نہ تھا کہ آپ کا دعوی مہدی اور مسیح موعود ہونے کا ہے اور نہ مجھے دینی علوم سے کچھ بہرہ تھا جس سے میں مہدی اور مسیح کے وجود کی ضرورت کو محسوس کرتا مجھے دل میں یہ خلش رہا کرتی تھی کہ بعض ایسے امور ہیں کہ جن کو میں گناہ اور معصیت جانتا ہوں اور وہ برے بھی ہیں مگر تاہم پھر بھی باوجود اس علم کے وہ سرزد ہو جاتے ہیں کوئی ایسی تجویز ہونی چاہیئے جس سے وہ امور سرزد نہ ہوں ان ایام میں تزکیہ نفس کے متعلق بعض کتب کے مطالعہ کا اتفاق ہوا اور صحابہ کرام تابعین اور تبع تابعین کے حالات پڑھ کر طبیعت میں یہ امنگ پیدا ہوئی تھی کہ اگر ان صفات کے لوگ اب بھی موجود ہوں تو ان سے ملاقات کریں غرض کہ نفس کی کمزوریوں کے علاج کا خیال میرے دل پر غالب تھا اور مرزا صاحب کا چہرہ جاسنکر میں نے بخرض بیعت کی کہ دیکھیں اس سے کیا فوائد مرتب ہوتے ہیں بعد بیعت کے ایک تغیر میں نے اپنے اندر محسوس کیا اور مجھے قادیان میں ایسا محسوس ہوتا تھا کہ فاسقانہ خیالات میرے قلب میں داخل ہونا چاہتے ہیں اور کوئی شے ہے کہ ان کو داخل ہونے نہیں دیتی۔ بعد بیعت کے میں قادیان سے چلا گیا اور پھر جب تک دو سال کے قریب میں لاہور میں رہا میرا ہمیشہ یہ دستور رہا کہ جب کبھی ظلمت بھرے خیالات کا غلبہ اپنے اندر پاتا

تو جھٹ ایک شب یا ایکدن کے لئے قادیان آجاتا اور حضرت مرزا صاحب سے ملکر چلا جاتا اور میں دیکھتا کہ میرا جسم آگے سے ہلکا ہو گیا ہے اور خیالات

صفحہ ۱۲ ۱

www.aaiil.org

تمام متدین اور سمجھدار آدمی ہیں اور صرف حضرت مرزا صاحب کے خدمت میں رہنے کی خاطر اُن کو مرید دن میں دینی و دنیوی تعلیم پھیلانے کی خاطر برائے نام تنخواہوں پر پڑے ہوئے ہیں ۔

اپریل ۱۹۰۳ء سے انٹر سکول روپلز کی پابندی کرنے کی کوشش کی گئی ہے مگر حسٹر دن کے دیکھنے پر معلوم ہوا کہ قریباً بیس لڑکوں کا داخلہ ایسا تھا کہ ان میں سے وجہ نہیں بتلائی جاسکی اور بعض کو بغیر سارٹیفکیٹ کے داخل کیا گیا ہے اور ایک دو کو نواعلی جماعت میں بھی کر لیا گیا ہے ان تمام بالوں کی طرف میرے ہیڈ ماسٹر صاحب کو توجہ دلائی ہے اور ان کو لکھ دیا ہے کہ اگر انٹر سکول رولز کی پورے طور سے پابندی آج کے دن سے کی جائے گی تو مجھے اس سکول کے منظور..... کرانے کے لئے آئندہ اگست میں سفارش کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا کیونکہ مدارس کی منظوری کے واسطے وہی وقت مقرر ہے فقط

دستخط

نند کشور انسپکٹر مدارس حلقہ جالندھر کیمپ

بٹالہ مورخہ ۱۶ فروری ۱۹۰۴ء

اعتراض کا جواب

رحمت خان صاحب (خانقاہ ڈوگران) نے

۱۲ مارچ کے پیسہ اخبار کے کالموں میں قبر مسیح پر ایک اعتراض کیا ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں ہوتی تو عیسائی بجائے یورپ و امریکہ کے کشمیر افغانستان اور بلوچستان ایران و وسط ایشیا میں ہوتے اس کا جواب ذیل میں لکھا جاتا ہے کیا ہمارا نادان دشمن پیسہ اخبار اسے بھی درج کردیگا صرف اس کی خاطر ہم مختصر الفاظ میں کہتے ہیں ۔

جواب (۱) سائل کے سوال کے تو یہ معنے ہیں کہ کیونکہ مسیح علیہ السلام کے نام لیوا یورپ و امریکہ میں کثیر تعداد میں پائے جاتے ہیں اس لئے مسیح کی قبر اگر ہوتی تو وہاں ہوتی یا کم از کم اس کے نزدیک۔ اس کثرت سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح علیہ السلام نے یورپ و امریکہ میں اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ گذارا ہو حالانکہ واقعات کے بالکل برخلاف ہے یورپ امریکہ تو درکنار اگر تو کسی دوسرے ولایت کا آب و دانہ ہی نصیبہ ہوا یہودیوں کو اگر سوئے میں پر جان چھپانے کی کوئی جگہ نہ ملی تو اوپر بھاگے اور جب تک یہودی یا یہودی صفت لوگ زمین پر موجود ہیں اُن کو ہرگز جرأت نہیں ہو سکتی کہ دوبارہ زمین پر آویں ورنہ اگر انکو کچھ بھی تاب مقابلہ ہوتی تو زمین پر ہی رہکر دشمنوں کا مقابلہ کرتے پس ثابت ہے کہ وہ یورپ اور امریکہ نو گئے ہی نہیں اور اسی لئے کسی امت کی کثرت اس امر کی مستلزم نہیں ہوتی کہ ان کا ہادی اور مرشد ضرور اسی جگہ مدفون ہو۔

بلکہ خود مسیح کا جو مقام مولد اور جائے صلیب ہوا اور جہاں انہوں نے کچھ عرصہ منادی کی وہاں۔ ان کے جانی دشمن اور مرتد لعنت اور تیر پھینکنے والے یہودی جن سے ڈر کر اس نے جان بچائی ابھی تک موجود ہیں مسلمان بھی وہاں آباد ہیں ہاں اگر یہ فخر حاصل ہے تو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے کہ جو مقام (عرب) آپکا مولد اور مدفن ہے وہاں ایک بھی آپ کا دشمن موجود نہیں ہے سب آپ کے ثنا خوان اور غلام راندن آپکا کلمہ پڑھنے والے موجود ہیں اور تقابلہ سے دیکھو تو اس سے آنحضرۃ صلعم کی قوت قدسی اور روحانیت کا پتہ ملتا ہے اس کے مقابلہ پر مسیح کی کچھ بھی حقیقت نہیں رہتی ۔

(۲) موجودہ عیسائی جس قدر یورپ و امریکہ میں ہیں ان کا ایک بڑا حصہ بحقیقت مذہب کے ہرگز عیسائی نہیں ہیں ۔ اور جو ہیں وہ مسیح کی تعلیم کے منکر مسیح علیہ السلام کے کفارہ (یہ وشلم) سے جسے آنے کے پولوس نے کفارہ اور تثلیث کا غلط عقیدہ نکالا اس کراس مسیح کی طرف منسوب کیا۔ اور عیاش اور فاسق مسیح لوگوں نے من مانی مرادیں پوری ہوتے دیکھکر اسے قبول کرلیا۔ اس لئے یورپ اور امریکہ کے عیسائی مسیحی عیسائی ہرگز نہ ہے بلکہ پولوسی عیسائی ہوئے جن کو مسیح کی حقیقی تعلیم سے جو اسلام سے کسیطرح سے منافی نہیں ہے کچھ بھی مس نہیں ہے اور ان کو حقیقی معنوں میں عیسائی کہنا ہی غلط ہے

(۳) جب تک پولوس نے موجودہ عیسائی مذہب کا تو وہ طوفان نہیں کھڑا کیا تھا تب تک جس قدر لوگ حضرۃ مسیح علیہ السلام پر ایمان لائے تھے وہ عیسائی لقب سے ہرگز نہیں پکارے جاتے تھے بلکہ یہودیوں کا ایک فرقہ کے نام سے نام زد تھے ان کا طریق عبادت وغیرہ سب کچھ توریت کے مطابق تھا جسپر خود مسیح بھی عمل درآمد کرتا تھا اس لئے یہ امر ضروری نہیں کہ مسیح علیہ السلام جب کشمیر آئے تو جن لوگوں نے ان کو قبول کیا وہ ضرور عیسائی مشہور ہوتے بلکہ جیسے کہ تواریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل کشمیر بنی اسرائیل ہیں وہ مسیح کو قبول کرکے بھی یہودی ہی کہلائے اس لئے یہ امر ضروری ہوا کہ جو لوگ کشمیر وغیرہ میں مسیح پر ایمان لائے تھے وہ عیسائی بھی کہلاتے اس کی نظیر ہم اہل اسلام میں بھی دیکھتے ہیں کہ جو لوگ اپنے وقت کے مجددین اور مامورین کو قبول کرتے ہیں اگرچہ وہ ایک خاص فرقہ تو مشہور ہو جاتے ہیں جیسے حنفی وغیرہ تاہم وہ اہل اسلام ہی مانے جاتے ہیں اور خاص اس فرقہ سے عرف عام میں نامزد نہیں ۔

اس لئے اہل کشمیر کے نامون کے ساتھ لفظ محمد بھی لگا ہوا ہوتا ہے جو کہ انگریزی لفظ جیسو (عیسیٰ) ہے جس کے معنے یہودی کے ہیں جیسے احمد جو۔ رحمان جو وغیرہ ہیں

(۴) اس امر کا ثبوت کہ اہل کشمیر اور اس کے گردونواح نے مسیح کو قبول کرلیا تھا یہ ہے کہ وہ لوگ اب تک اس کے مزار کی تعظیم و تکریم ویسی ہی کرتے ہیں جیسے ایک ہادی اور مرشد کے مزار کی عام لوگ کیا کرتے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ آج تک وہ مقبرہ محفوظ چلا آیا ہے پھر جب اسلام آیا تو چونکہ مسیح کی حقیقی تعلیم اسلام کے منافی نہ تھی اس لئے وہ سب مسلمان ہوگئے۔ اگر ان لوگوں نے بنی اسرائیل ہوکر مسیح کو قبول نکیا ہوتا تو ہند میں اسلام کی آمد پر ضرور تھا کہ بعض مسلمان ہوتے اور بعض بدین وجہ یہودی رہتے کہ ابھی ان کے نزدیک مسیح آسمان سے تو آیا ہی نہیں تو نبی آخر الزمان کیسے پیدا ہوگئے اور کچھ ان کا بقیہ پایا جاتا تمام افغانستان اور کشمیر کا مسلمان ہو جانا اس امر پر دلیل ہے کہ انہوں نے مسیح کو شناخت اور قبول کرلیا تھا اور اسکی سچی تعلیم ان کو ملی اسی لئے بلا حیلہ وحجت وہ مسلمان ہوگئے ۔

رسید زر

۱۵ مارچ تک

اس رسید زر میں صرف اصل قیمت اخبار شامل ہے خریدہ دی پی وغیرہ شامل نہیں ہے اور جن اصحاب کی قیمت ۱۵ سے زیادہ ہے ان کی میعاد چندہ آخر دسمبر ۱۹۰۴ء تک ہے

عبدالحمید صاحب گریز ملتان	سید مبارک علی صاحب مرنگ ۱۲
عالی جناب فضل الٰہی صاحب رئیس راولپنڈی	منشی غلام علی صاحب بھیرہ ۱۲
منشی عبدالکریم صاحب لودیانہ	چودھری غلام حمید رضا صاحب وزیر آباد ۱۲
محمد اظہر الدین صاحب اروپ	چودھری رستم علی صاحب انبالہ ۱۲
حافظ احمد دین صاحب چک اسکندر	حکیم محمد قاسم صاحب فیول کلارک ۱۲
محمد علیجان صاحب افریقہ	منشی نجم الدین صاحب کریل ۱۲
میر احمد شاہ صاحب راولپنڈی	منشی نظام الدین صاحب
میاں عبدالرحمٰن صاحب جموں	از لنگر.....
محمد عالم صاحب قاضی کوٹ	میر مردان علی صاحب دکن ۱۲
نور بخش صاحب جالندھر	جناب حبیب الرحمٰن صاحب بھیگوال ۱۲
سید جلال صاحب بریلی	شیخ احمد اللہ صاحب والد الٰہ داد ۱۲
مسماۃ جیوان صاحبہ	منشی محمد حسین صاحب طرفداں ۱۲

www.aaiil.org

دفتر البدر قادیان صنائع گورداسپور کی کتب کی فہرست

طب روحانی امراض جسمانی کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہے اور اس کے ذریعہ سے بیمار اچھے ہو جاتے ہیں یہ عیسوی معجزات کی کل ہر ایک مذہب و ملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی اور بیکوڈریلیو سوسیٹی ہر قسم امراض کا علاج ہو جانا ہے اسکا بہ محلل ہدایت ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے جو ہر ایک انسان ورچ ہیں انیشیٹ کر سکتا ہے اور کھکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور اسکی ضبط کرنیکی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے کلیہ نسخے والوں نے ۵ مبالغہ کئے ہیں کہ آسمان اور زمین کے قلابے ملا دئے ہیں اور اسکی مشاق کو گویا خدائی کی کل چلانیوالا قرار دیدیا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عملیاتی کا بنک یا بدا ستعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے جیسے خدا کرا دے سو ہر ایک دوا یا دوسرا عمل پیدا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسے ہی اسی کرا دے یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کو متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں قیمت عمدہ

شہادۃ الاسمائی حصہ دوم و اول۔ بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی اس کی اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس میں دلگیر ہیں ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور سلسلہ جہاد۔ اوجوج و ماجوج یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ

سر مکتوم یہ سوصفحہ کی کتاب انجیل شہادت قرآن و نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ثابت کیا ہے اور مسائل حر نت لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ ہونیکا ذکر انجیل میں ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵

رویائے صالحہ امین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ طیار کرنیکا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت صحف سالفہ سے ہے قیمت ۲

اعجاز احمدی ۳۲ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سو کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱

قول صحیح بچا کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب ساکن لاہور کی نظم جو کہ اپنی اردو زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ۱ (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بینظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تالیف فرما کر نجرض اصلاح حضرت مسیح آخر زمان علم اور مولانا مولوی کو دلانیکی صاحبکف نصف سوز یادہ سنادی تھی حضرت مسیح الزمان نے دیکھ کر تو اس کی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے نہایت عمدہ فیصلہ کن بیان ہے قرآن کا خوب بیان کیا ہے اور دلوں پر اثر کرنیوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین علیہما السلام نے بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل باری سے چھپکر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر مفت۔ رکے آنے پر بطور نمونہ ارسال کی جائیگی۔ بلا جلد سے مجلد ہے پارہ الم کی قیمت ۶ پارہ عم ۲ المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام ترنتاوری ضلع کرنال تمام خواہشمند مشتہر کے نام آنی چاہئیں دفتر البدر میں۔

نیو فیشن کے سٹ ناظرین ہماری یہاں بنیا کاری کی وقت کڑھائی کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں ان کو اپنے نام شہر کی وچاندی اور سل لوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھا سکتا ہے فائدہ یہ ہے کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب پڑ جاتے ہیں اور یہ تحریر عمر میں اکثر دفعہ کا نی ہیں نمبر ۱ مین سٹ نام بھی سنہری اور کام بھی سنہری قیمت ۱ نمبر ۲۔ مین سٹ نام سنہری اور کام چاندی قیمت ۹ نمبر ۳۔ مین سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۱۲ نمبر ۴ انگشتری بیل لوٹا چاندی کا قیمت ۲ خط کے آنے پر بذریعہ وی پی ارسال ہو سکتا ہے پتہ ایس جی۔ ایم کمپنی گورداسپور پنجاب۔

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا دہ دانی یونانی دانگریزی حصری چمکدار گھڑی ہر قسم رومال و سوسی ہر قسم دھر کے بنیان و جراب ہر طرح کی پیسی دانگریزی سوتی واونی کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار ہر کی گیس یعنی بتی کمر بند سوزاں و سیا پیانہ و پاجامہ ہر طرح کی جائے خود و کلان سادہ و کامدار اور بوٹ و گرگابی اور شوز دیسی انگریزی اور پنجابی دولدیانہ و بند و تسانی وغیرہ وغیرہ ہر زن مرد آبادی گلوبند ہر قسم کے خود و کلان شاندار نہ اور زنانہ لکڑی کی اور سینگ کے ہر قسم قفل بنی و پنسل کے ہر قسم خرد و کلان نو لیہ ہر قسم کے۔ دری ہر قسم کی قینچی دیسی و دلایتی ہر قسم کی چاقو دیسی و دلایتی ہر قسم کے قیمت کا حال مشتہر سے دریافت کرو۔

المشتہر حافظ نور احمد احمدی ایڈیٹر بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

عاقبۃ المکذبین لودیانوی مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان بیعت کے دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیاۃ پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ۱

اسلام اور اسکا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ منشی عبدالعزیز خان صاحب صادق قیمت ۳

صیانۃ الناس مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب بخوبی فاضل مروہی قیمت ۱

الہامی دعا۔ رب کل شیٔ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۰

کامن پنچالی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات ۰

نظم پرنے نصوراں بطریق کامن مصنفہ " " " ۰

رستخیزائی احمدیہ ساختہ مرزا عبدالکریم مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ارفی تولا وسط قسم تاجور کنگو

سرالشہادتین اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کی غیر شہادت کا واقعہ من وعن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف میں موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مفقد میں ان کی تفصیل وحی گئی ہے مصنفہ

الفرقان شاہجہانپور سے ایک رسالہ بنام البرہان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں نکلتا ہے اس کا جواب حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل مروہی نے الفرقان میں دیا ہے جو کہ حقائق اور معارف کا عمدہ مخزن ہے ۲۶۲۰ کی تختی پر بہت عمدہ طبع ہوا ہے قیمت صرف

دفتر البدر سے ملسکتا ہے

عکسی تصویر حضرۃ اقدس ۴۔ کارڈ سائز پر بہر کیبنٹ سائز پر بہر نصف درجن کو خریدار کو ہدیۃً

مذکورہ بالا اشتہار کو حوالہ ستم ظریفی حواشین بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور آئی

ضوابط اخبار البدر

(جن کو خریداری سے پیشتر ملاحظہ کر لینا چاہئے)

(۱) **حجم** اخبار کا ۸ صفحے ہیں جسمیں ٹائیٹل پیج شامل ہے و فالتو صفحہ صرف امتحاناً چند ماہ شتہار دیکھے لوٹا دیا جاوے بعض تاریخوں پر کثرت مضامین کے لحاظ سے دس صفحے بھی دئے جاتے ہیں لیکن وہ آئندہ نمبر بلا نمبروں میں وضع کر لئے جاتے ہیں۔

(۲) **مضامین** البدر کا خاص اور مقدم مضمون حضرۃ امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات خطبات الوسع ایک ہفتہ کے فاصلے سے پہونچا ہے بصورتہ نہ ہونے تقریروں وغیرہ کے آپ کی تصنیفات سے عمدہ مضامین تبلیغ علمی آملا و ارشاد و معرفت کے لئے یا دوہانی کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہیں اس کے بعد درس قرآن سے لکھا اور جماعت احمدیہ کی خبریں اور دوسرے اخلاقی مضامین تردید مذاہب باطلہ اور خود البدر کی اشاعت کے متعلق تحریکات اور مراسلات وغیرہ۔

(۳) **اوقات اشاعت** اخبار کی اشاعت کی تاریخیں اگرچہ ہر ماہ کی یکم ۸-۱۶-۲۴- ہیں اور حتی الوسع بڑی دیانت داری سے کوشش کی جاویگی کہ وقت پر اشاعت ہو مگر تاہم ہر وقت اشاعت کی ذمہ داری کسی تعہد کے ساتھ کار خانہ اپنے ذمہ نہیں لیتا۔

(۴) **خط و کتابت** کا رخانہ متعلق خط و کتابت خواہ کسی قسم کی ہو اپنا نمبر خریداری ضرور درج کرنا چاہئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ نہ ہوگا کارخانہ جواب دینے کا ذمہ دار نہیں۔

(۵) **عدم رسید اخبار** اگر ایک ہی مقام یا اس کے گردونواح میں اخبار پہونچگیا ہو اور اگلا نمبر نہ آیا ہو تو تاریخ رسید سے ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ میں اطلاع دینی چاہئے ورنہ ممکن ہے کہ وہ نمبر نہ مل سکے۔

(۶) **تبدیل پتہ** تبدیلی کے وقت چند دن پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہاں کا پتہ بدلنا ہو ورنہ اگر ساتھ پتہ پر اخبار گیا اور آگے کھلا تو ہم ذمہ دار نہیں۔

(۷) **چندہ سالانہ پیشگی** ہے بلا تقاضا خود ارسال کیا جاوے پیشگی بذریعہ وی پی جس میں ایک کتاب قیمتاً ضرور ہوگی۔ **برائے فارن ممالک** یعنی ہندوستان کے باہر ہے۔ جو خریدار ایکمشت ۱۰ ماہ بعد ادا کرینگی قیمت

الوارالاسلام پریس قادیان دارالامان میں محمد افضل و معراج الدین صاحب پرنٹر و پبلشر ان کے اہتمام سے چھپا

www.aaiil.org

V.P. O
Amount to be reco
Rs. 2 A

سمندہ و تصل ہی ہوگی

ایک نیا پرایا پر دنیا ہوا اس کو قبول نہ کریگا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا

چودھویں کا چاند ہے البدر
فیض کا دریا ہے البدر

البدر

ان اللہ قد صح لکم وقت مسیحکم فاترکوا عنکم الرطب

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد ۳ نمبر ۳۰ ہفتہ وار انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

خریداروں کو اطلاع ہو کہ البدر کو تازہ حالات پر پہنچانے کی خاطر یہ اخبار ہفتہ وار کر دیا گیا ہے اور اس کی قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور تمام کاموں کی نگرانی اور ایڈیٹوریل شان کی تکمیل اور ہر وقت اشاعت اور ہر ہفتہ کے لئے ضرورت کے لئے ضرورت کے لئے اشاعت کرانے کی اشاعت کرانے کی اشاعت میں سرتوڑ کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد کو پورا کرنے کا ذمہ لیا ہے اور ہر ممکن کوشش کریں گے کہ ہر ہفتہ کو پرچہ ضرور شائع ہو جائے اور کسی روز دیر ہو جائے تو خواہ اور ہمدردی کے خیال کو دل وماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ نہ ہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سرتوڑ کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد کو پورا کرنے کا ذمہ لیا ہے اور ہر ممکن کوشش کریں گے کہ ہر ہفتہ کو پرچہ ضرور شائع ہو جائے

وہ الفاظ جو مسیح موعود بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں کو توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار رہا اور میں پھر دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ اللہم یا رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۱۰ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے منطقین کے لئے دعا کرتے ہیں

فتوی ممانعت جہاد

اب جہاد دو جہاد کا اک دوستو خیال
ہوئیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

دشمن ہو تم خدا کا اگر ڈھونڈتا ہو لڑنا
اب جنگ اور جہاد کا فتوی فضول ہے

کیوں پھوڑتا ہے پاگل تو دشمنوں کی آنکھ
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

کیوں پھوڑتا ہے پاگل تو دشمنوں کی آنکھ
جو چھوڑتا نہیں ہے یہ ڈرتا ہے اس حدیث کو

کیوں پھوڑتا ہے پاگل تو دشمنوں کی آنکھ
کیا تو نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر

کیوں پھوڑتا ہے پاگل تو دشمنوں کی آنکھ
علیکم بالمسیح جنگوں کا کر دیگا التوا

کیوں پھوڑتا ہے پاگل تو دشمنوں کی آنکھ
جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹا یگا

کیوں پھوڑتا ہے پاگل تو دشمنوں کی آنکھ
یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا

کیوں پھوڑتا ہے پاگل تو دشمنوں کی آنکھ
اک حکم ہوگا سب کے لئے جو لڑائی کو جائیگا

کیوں پھوڑتا ہے پاگل تو دشمنوں کی آنکھ
اک معجزہ کے طور سے یہ مٹنے والی ہے

القصہ مسیح کرنے کا ہے یہ نشان
ظاہر ہمیں خود دشمنان کریں ہیں بیان

اب تم میں خود وہ قوت و طاقت نہیں رہی
وہ نام وہ محمود و دولت نہیں رہی

وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی

دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حق آگیا ہے سر میں وہ ظلمت نہیں رہی

وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
دنیا و دیں میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی

وہ اس خلوص و جہد پہ طاعت نہیں رہی
ہر وقت بھیڑ مسیح کی تو حاجت نہیں رہی

سو سو ہو گند دل میں طہارت نہیں رہی
خوان ہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی

سو لے سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی
سب پر یہ ساک جما ہو کہ وحدت نہیں رہی

تم مر گئے تمہاری وہ غلمت نہیں رہی
اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی

اب کوئی تم میں چیز نہیں غیر قوم سے
ہاں اب تم نے چھوڑ دیا دیں ہی زاہ کو

اب زندگی تمہاری ہو سب فاسقانہ ہے
اک قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں

کیونکر کہو وہ نظر کہ تمہارا وہ دل نہیں
تقویٰ کے جانے سے تو سب چال ہی گئی

کچھ کچھ جو بیکہ رہ گئی تو وہ خاک ہو گئی
اب تم تو خود ہی مورد و دشمن خدا ہوئے

اب غیروں سے لڑائی کرنے کی کیا ہے تم خود ہی غیر بن کے محل سزا ہوئے

سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے یا کہاں
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے یا کہاں

پھر جبکہ من خود ہی وہ ایمان نہیں رہا
وہ نور اور مناره عرفان نہیں رہا

پھر اپنے گھر کی خیر اے قوم لیجئے
آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے

ایسا گماں کہ ہیضہ کی خوں بھی آگیا
اور کالا فرون کے قتل سے دین کو ٹرقی ہوگیا

اک غلو یہ یا تین سر سر دروغ ہیں
بہتان ہیں یا شوخ ہیں یا لدرغ ہیں

یا روح مردہ آئی کو تم یاد آگیا
یہ زلزلہ کو شمس و قمر بھی گہنا گیا

اب سال ستر و بھی صدی سر پر آگئی
تم میں سے بھلے سوچو یہ فال کدھر گئی

ہتھوڑے نہیں نشان جو دکھا گئے تمہیں
کیا یاک راز تھا جو بتا کر گئے نہیں

پر تم نے ان کو کچھ بھی نہ اپنایا یا نہ غور
منہ پھیر کر ہٹا دیا قہر نے یہ علاوہ

بخلوں سے یار و ملنے بھی آ کر گیا نہیں
خواہش پاک صاف ہٹا کر گیا نہیں

باطن سے میل ان کی ہٹا کر گیا نہیں
حق کی طرف رجوع بھی لا کر گیا نہیں

اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتا کر گیا نہیں
خفی دلوں میں ہر وہ صفائی کر گیا نہیں

آخر خدا کے پاس بھی جا کر گیا نہیں
اس وقت اس کو منہ بھی دکھا کر گیا نہیں

تم میں سو جھگڑوں دیانت سے ہے یہ
اب اس کا فرض ہے کہ یہ فیصلہ کرا دے

لوگوں کو یہ بتا کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور ممنوع ہے

ہم اپنا فرض و ستواب کر چکے اب
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھا ئیگا خدا

لوٹ یہ صفت کا استہار حضرت امام الزمان علیہ السلام کی پیشگوئی کے مطابق ہے اس لئے کہ یہ ہتھیار چودھویں صدی کے سر پر ہی چلایا جانا تھا اور اس کے بعد کوئی ہتھیار نہیں چلایا جائیگا اس چودھویں صدی کے سال کی یہ نشانی ہے جو کہ اب کی فتح اور نصرت کا نشان ہے

www.aaiil.org

ملفوظات حضرۃ احمد مسیح الزمانؑ

سلسلہ کے دیکھو بدر نمبر ۶ جلد ۳ مورخہ ۱۱ فروری

خدا تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے قلیل من عبادی الشکور کہ شاکر اور سمجھدار بندے بہت ہوتے ہیں جو کہ حقیقی طور پر قرآن پر چلنے والے ہیں اور خدا تعالےٰ نے ان کو اپنی محبت اور نور عطا کیا ہے وہ خواہ قلیل ہوں مگر اصل میں ہی سواد اعظم ہے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو امت کہا ہے حالانکہ وہ ایک فرد واحد تھے۔ مگر سواد اعظم کے حکم میں ہیں ✦

یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ جو لوگ ستہ اروتان منصوبوں اور حیلہ بازیوں میں رہتے ہیں ان کا عمل ایک بالشت بھی آسمان پر جا سکے اور وہ ان نیک بندوں کے برابر ہوں جن کی عظمت خدا کی نظر میں ہے۔ عبداللطیف کی ہی ایک لنظیر دیکھ لو کہ بابا رمو قعہ ملا کہ جان بچا دے مگر اس نے یہی کہا کہ میں نے حق کو پا لیا اس کی آنکھ کے آگے جان کیا شے ہے سو جو کر دیکھو کیا جھوٹ کے واسطے دیدہ دانستہ کوئی جان جیسی عزیز شے دیسکتا ہے۔

ایک بدنصیبی ان لوگوں کی یہ ہے کہ صحبت آکر نہیں حاصل کرتے اور دور دور رہتے ہیں ان کے اسلام کی مثال ایک تصویر کی مثال ہے کہ اس میں نہ ہڈی ہے نہ گوشت۔ نہ پوست نہ خون۔ نہ روح اور پھر اسے انسان کہا جاتا ہے۔ اپنی کثرت پر ناز کرتے ہیں۔ کتاب اللہ کی عزت نہیں کرتا حالانکہ اس کثرت پر آنحضرتؐ نے لعنت کی ہے آپ نے دو گروہوں کا ذکر کیا ہے ایک اپنا اور ایک مسیحؑ کا۔ اور درمیانی زمانہ کو جس میں ان کی تعداد کروڑوں تک پہونچی اور کثرت ہوئی فتح اعوج کہا ہے۔ پھر اصل میں یہ کثرت بھی نہیں ہے خود ان میں پھوٹ پڑی ہوئی ہے ہر ایک کا الگ الگ مذہب ہے ایک دوسرے کی تکفیر کر رہا ہے جب یہ حال ہے تو کیا خدا کی طرف سے کوئی فیصلہ نازل نہ آوے گا۔ خود انہی میں سے ہیں جو مانتے آئے ہیں کہ مسیح اسی امت میں سے ہوگا صحیح حدیثوں میں اماکم منکم موجود ہے سورہ نور میں مذکور ہے ✦

معراج میں آپ نے اسرائیلی مسیح کا حلیہ اور دیکھا اور آنے والے کا اور بتایا پھر کیا یہ مسیح نہیں ہے کہ اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ آنحضرت صلعم سے پیشتر سب انبیاء فوت ہو چکے ہیں ان تمام ثبوتوں کے بعد اور ان کو کیا چاہیے ✦

۱۲ جنوری ۱۹۰۴ء

سیر

ان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذابا شدیدا۔ یہ اسی زمانہ کے لئے ہے کیونکہ اس میں ہلاکت اور عذاب مختلف پیراؤں میں ہو رہے ہیں۔ کہیں طوفان سے کہیں زلزلوں سے۔ کہیں آگ کے لگنے سے اگرچہ اس سے پیشتر بھی یہ سب باتیں دنیا میں ہوتی ہی ہیں مگر آج کل ان کی کثرۃ خوارق عادۃ طور پر ہو رہی ہے جس کی وجہ سے یہ ایک نشان ہے اس آیت میں طاعون کا نام نہیں ہے صرف ہلاکت کا ذکر ہے خواہ کسی قسم کی ہو۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس قوۃ اور پوری توجہ سے لوگوں نے دنیا اور اس کے ناجائز وسائل کو مقدم رکھا ہوا ہے اور عظمت الٰہی کو دلوں سے اٹھا دیا ہے اب صرف وعظوں کا کام نہیں کہ اس کا علاج کر سکیں عذاب الٰہی کی ضرورت ہے۔

بابو شاہ دین صاحب نے کہا کہ حضور عذاب سے بھی لوگ عبرۃ نہیں پکڑتے کہتے ہیں کہ ہمیشہ یہ باتیں وغیرہ ہوا ہی کرتی ہیں فرمایا قرآن شریف میں طوفان نوح کا ذکر ہے۔ زلزلہ کا ذکر ہے۔ بجلی کا ذکر ہے اور یہ سب حادثات دنیا میں ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں کیا ان کے نزدیک یہ عذاب الٰہی نہ تھے جن کا ذکر خدا نے کیا ہے اور ان سب کا ہمیشہ دنیا میں وجود رہتا ہے مگر جب کثرت ہو اور ہولناک صورت سے ظاہر ہوں اور ایک دنیا میں تھلکہ پڑ جاوے تب یہ نشان ہوتے ہیں وہی بھی اسیطرح کی ہمیشہ سے ہے۔ ہمیشہ لوگوں کو سچی خوابیں آتی ہیں۔ تو پھر انبیاء کی خصوصیت کیا ہوئی خصوصیت ہمیشہ کثرۃ اور درجہ کمال سے ہوتی ہے۔ اب اس وقت جو ہلاکت مختلف طور سے ہو رہی ہے اس کی نظیر یہ دکھلاؤ میں گذشتہ دنوں میں عالی جناب احسان علی خان صاحب برادر نواب محمد علی خان صاحب مالیر کوٹلہ سے تشریف لائے ہوئے تھے انہوں نے حضرۃ اقدس سے نیاز بھی حاصل کی تھی اور آپنے ایک جامع تقریر بھی اس وقت فرمائی تھی جس سے آپ کے تبحر علمی اور تدقیق کا قلع قمع ہوا تھا انہی کا ذکر ہوتا رہا۔ کسی کی طرف سے یہ اعتراض بھی پیش ہوا کہ ان کے ایک مصاحب نے یہ اعتراض کیا ہے کہ ابھی مسیح و مہدی کی ضرورۃ نہیں کیونکہ لوگ نمازیں پڑھتے ہیں،

اس پر آپنے فرمایا کہ عام طور پر دو مصیبتیں دلوں میں گھر کر گئی ہیں لاکھہا مسلمان عیسائی ہو گئے ہیں صلیبی فتنہ بڑھ رہا ہے اگر اب بھی ضرورت نہیں تو کیا یہ چاہتے ہیں کہ اسلام کا نام و نشان نہ رہے اس کی تو وہی مثال ہے کہ ایک میت موجود ہو اس میں روح کا نام و نشان نہ ہو اور صرف اس کے آنکھ کان ناک وغیرہ دیکھکر کہا جاوے کہ یہ میت نہیں ہے اگر نہیں تو اور چار دن رکھکر دیکھلو جب سڑ گلا تو خود پتہ لگ جاوے گا۔ روحانیت کا نام و نشان نہیں صرف پوست ہی پوست ہوا ہی کہتے ہیں کہ ضرورۃ نہیں ✦

اہل تشیع کو جو محبت حضرۃ امام حسین علیہ السلام سے ہے اور آپ کے واقعہ شہادۃ کو سنکر جسطرح ان کے جگر پارہ پارہ ہوتے ہیں اس میں سے تکلف اور تصنع کو دور کر کے باقی ان لوگوں کے حق میں ہو دلی خلوص سے امام کی محبت رکھتے ہیں اور ان کی شان میں ہر ایک قسم کے غلو کو معیوب قرار دیتے ہیں فرمایا کہ اس بات سے ہم منع نہیں کرتے کہ کوئی کسی بزرگ کی محبت یا جدائی میں آنسوؤں سے روئے

فرمایا کہ ہدایت کے ۳ طریق ہیں۔ بعض لوگ تو کلمات طیبات سنکر ہدایت پاتے ہیں۔ بعض تہدید کے محتاج ہوتے ہیں۔ بعض کو آسمانی نشان اور تائید نظر آجاتی ہے کیونکہ شنیدہ کے بود مانند دیدہ اب اس وقت جو کچھ خدا دکھلا رہا ہے وہ چشمدید ہے دوسرے نقول ہیں ✦

یکم فروری ۱۹۰۴ء

سیر

اتمام حجت کی تکمیل

فرمایا کہ قویٰ خواہ کتنے ہی قوی ہوں اور عمر کس قدر ہی اطاعت میں کیوں نہ ہو مگر تاہم عمر کا اعتبار نہیں ہے نہیں معلوم کہ کس وقت موت آجاوے اس لئے میرا ارادہ ہے کہ اگرچہ اپنے فرض کا ایک حصہ بذریعہ تحریروں کے

www.aaiil.org

ہم نے پورا کر دیا ہے۔ مگر تاہم ایک بڑا ضروری حصہ باقی ہے کہ عوام الناس کے کانوں تک ایک دفعہ خدا تعالیٰ کے پیغام کو پہنچا دیا جاوے کیونکہ عوام الناس میں ایک بڑا حصہ ایسے لوگوں کا ہوتا ہے جو کہ تعصب اور بغض وغیرہ سے خالی ہوتے ہیں اور محض مولویوں کے کہنے سننے سے وہ حق سے دور رہتے ہیں جو کچھ یہ مولوی کہہ دیتے ہیں اسے آمنا و صدقنا کہہ کر مان لیتے ہیں ہماری طرف کی باتوں اور دعووں اور دلیلوں سے محض ناآشنا ہوتے ہیں اس لئے ارادہ ہے کہ بڑے بڑے شہروں میں جا کر چند جلسہ تقریر کے لوگوں پر اتمام حجت کیا جاوے اور ان کو متنبہ کر دیا جاوے کہ ہمارے مامور ہونے کی غرض کیا ہے اور اس کے دلائل کیا ہیں فقط۔ واصل۔ ایک لمبی تقریر جس کا خلاصہ میں نے درج کر دیا ہے حضرت اقدس کی خدمت میں گئے تھے اور میں پیچھے پہنچا۔ حافظ روشن علی صاحب مرحوم اور ڈاکٹر عبداللہ صاحب مرحوم کی زبانی یہ خلاصہ سنکر درج کیا گیا ہے میں نے اپنے کانوں سے حضرت کی زبان مبارک سے سنا تھا۔ اتمام حجت کے بعد جہاں کہیں بڑے بڑے شہر یا قصبات ہیں ان کے سنجیدہ لوگوں کو جمع کر کے ان کو سنا دیا جاوے گا۔ اور پھر خدا تعالیٰ کی جو تصرفات ہوں گے وہ ظاہر ہو جاویں گے۔ (مرتب الحکم)

خدا تعالیٰ کی بے نیازی پر ایمان

فرمایا کہ عمر کی نسبت اگرچہ مجھے الہام بھی ہوا ہے اور خواہیں بھی آئی ہیں مگر جب اللہ تعالیٰ کی بے نیازی پر نظر پڑتی ہے تو مجھے اپنی عمر کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ پر ہمارا کوئی حق نہیں ہے پھر مجھے لوگوں پر تعجب آتا ہے کہ ان کو عمر کا کوئی وعدہ بھی نہیں ملا ہوا مگر پھر بھی وہ ایسے عمل کرتے ہیں جیسے کہ مطلق موت آنی ہی نہیں۔ معاند تو یہ ہے کہ موت کو قریب جانے تو سب کام خود بخود درست ہو جاویں گے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے بہت سے آثار بتلائے مگر تاہم اگر ذرا سخت آندھی چلتی یا بارش ہوتی تو آپ گھبرا جاتے اور خیال کرتے کہ کیا قیامت تو نہیں آئی۔ سو وقت آپ کی نظر خدا کی بے نیازی پر ہوتی جنگ بدر میں فتح کا وعدہ تھا مگر تاہم رو رو کر دعائیں کرتے۔ آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ فتح کا وعدہ تو ہے مگر شاید کوئی شرط اس میں ایسی پنہاں ہو جس کا مجھے علم نہیں تو پھر فتح نہ ہو۔ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا وعدہ تھے مگر آخر قوم کی قوم جنگلوں میں مر کھپ گئی اس کی وجہ یہی تھی کہ انہی وعدے جن شرائط کے ساتھ مشروط تھے ان کو ہر عکس قوم نے کارروائی کی۔ جماعت ہائے شما ل کا اشرما سورپر پڑتا ہے۔ جنگ احد میں [illegible] آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کیا رونا آپ کو کس قدر تکلیف ہوئی۔ ستر زخم آپ کو لگے۔ دانت شہید ہوا۔ خود اس قدر میں دھس گئی کہ اس کو نکالنے لگا کر اسے نکالتے اور نہ نکلتی۔

اللہ تعالیٰ کی بے نیازی کے آگے کسی کی کیا پیش چلتی ہے۔

۲ فروری ۱۹۰۴ء سے ۱۴ فروری تک۔

حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت علیل رہی اور بہ این وجہ سیر بھی ملتوی رہی ہر روز احباب کے دعائی امراض جو آپ کو صحت الٰہی سے لاحق ہیں ان کے خط آتے رہے۔ [illegible] آپ مشرب قادیانی جماعت ہوتے رہے اور جو ذکر ان واقعات میں ضبط ہے وہ حاضرین نہیں۔

مرحوم رحمت علی کے ذکر پر آپ نے فرمایا کہ [illegible] کی پکڑ کا ہونا ظاہر کرتی ہے کہ افراط میں [illegible] چھوٹی سی عمر میں [illegible] تین سال اور کچھ مہینے [illegible] تمام سشمیر بینوں کو [illegible] پیسا کر نیوالی لکھا ہے [illegible] وغیرہ اور دیگر پھیل [illegible] ہیں کہ وہ بالکل خراب نہیں ہوتے سالہا سال ویسے ہی پڑے رہتے ہیں۔

فرمایا کہ ایک دفعہ میں نے انفلوئنزا پر تجربہ کیا ہوا کہ اس کی نرد دی لو دیسی ہی رہی مگر سیر [illegible] پاکر بشل پنجر کے سخت ہو گئی۔ جیسے پتھر ہیں ویسے ہی وہ بھی نہیں ٹوٹتی تھی۔

خدا تعالیٰ نے اسے شفاء للناس کہا ہے واقعی میں عجیب اور مفید شے ہے تو کہا گیا ہے یہی تعریف قرآن شریف کی فرمائی ہے۔ ریاضت کش اور مجاہدہ کرنیوالے لوگ اکثر اسے استعمال کرتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ ہڈیوں دیوہ کو محفوظ رکھتا ہے۔

اس میں آل جو فاس کے اوپر لکھا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو اس کے اپنے (یعنی خدا تعالیٰ) خاص (بندے) ہیں اور اس کے قرب کے لئے محبوب ہیں اور ریاضتیں کرتے ہیں ان کے لئے شفا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ تو ہمیشہ خواص کو پسند کرتا ہے عوام سے اسے کیا کام۔

تنائج کی اصل

فرمایا کوئی عمدہ آدمی فوت ہو تو صدمہ ضرور ہوتا ہے۔ لیکن دنیا ایسی جگہ ہے کہ اس میں پھر ویسے [illegible] پیدا ہو جاتے ہیں نیکوں کے بھی۔ بدوں کے بھی۔ اسی لئے بعض نے دنیا کو دوری لکھا ہے کہ جن مکانات کے لوگ اس کے ایک دور میں گذر جاتے ہیں پھر اسی قسم کے لوگ وہی سیرتیں اور صورتیں لیکر دوسرے دور میں پیدا ہو جاتے ہیں۔

خادم حضرۃ مولوی عبدالرحمن صاحب نے عرض کی کہ حضور یہیں سے ہو کر گیا کہ لوگ تناسخ کے قائل ہو گئے ہیں۔

۵ و ۶ فروری ۱۹۰۴ء

۵ تاریخ کو حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام [illegible] تشریف لیگئے لیکن میں اس سیر میں آپ کے ہمراہ نہ تھا کل کی سیر [illegible] ہوا [illegible] عصر کے وقت آپ [illegible] تشریف لے آئے۔

۶ تاریخ کو دوری کی تکمیل کے سبب میں [illegible] کر دوستوں کی ملاقات میں [illegible] ہوگا [illegible] یہاں تک نوبت پہونچی کہ آپ آخر ایام میں [illegible] کے ماننے والوں کو بھی نجات یافتہ قرار دیتے تھے [illegible] دنیا کی زندگی ہی ہوا کرتی ہے کہ آخر اسی قوم کا انسان کو بتلا پڑتا ہے قرآن شریف میں اسی لئے لن ترضی عنک الیھود ولا النصاریٰ حتی تتبع ملتھم دوسرے کو راضی کرنے کے لئے انسان کو اس کے مذہب کو بھی اچھا کہنا پڑتا ہے اسی لئے [illegible] مومن کو ہوشیار رہنا چاہیئے۔

فرمایا کہ مجھے بھی یہ الہام ہوا ہے جیسے کہ براہین میں درج ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ اس وقت ان لوگوں [illegible] میں سے [illegible] ہوگا جو ہم سے راضی ہوں اور ہمارے ساتھ اخلاق سے پیش آنا چاہتا ہو ہاں اگر شخصی طور پر کسی کی ذات میں اخلاق مد نظر چاہیں ہو تو [illegible] ہم سے اخلاق سے پیش آجاوے [illegible] ہم سے ہر گز اخلاق سے پیش آنا نہیں چاہتے [illegible]

www.aaiil.org

اجتہادی غلطی

کسی صاحب نے لودھیانہ سے حضرت صاحب کو مخالفین کا یہ اعتراض لکھا کہ **شاتان تذبحان** کا الہام جو اب شہزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے بارے میں لکھا گیا تو وہ قبل ازیں کسی تصنیف میں مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد پر چسپاں ہو چکا ہے اسپر آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے فرمایا کہ اگر ہم سے اجتہاد میں غلطی ہو جاوے تو حرج کیا ہے۔ اجتہاد اور شے ہے اور تفہیم الٰہی اور شے۔ اگر ہم نے ایک معنے اپنی رائے اور فکر سے کر دیئے تو آخر اپنے وقت پر خدا تعالیٰ نے اصل اور حقیقی معنے بتلا دیئے۔ اس الہام میں یہ الفاظ بھی لکھے ہیں **عسیٰ ان تحبوا شیئاً وھو کرہ لکم** اب دیکھنا چاہیے کہ کیا احمد بیگ قسیس منکرین کی زندگی ہماری محبوبات سے تھی یا مکروہات سے۔

اگر ہماری کوئی غلطی ہو تو اس میں تنقیح طلب یہ امر ہے کہ آیا ایسی غلطیاں انبیاء کرام سے ہوتی رہیں کہ نہیں جیسے کہ خود انہوں نے آنحضرت صلعم کو انگور کا خوشہ دیا تو اپنے اس کے سامنے سمجھے کہ ابوجہل کسی وقت مسلمان ہو جاوے گا لیکن وہ تو مسلمان نہ ہوا آخر مکرمہ اس کا بیٹا جب مسلمان ہوا تو خواب کے معنے پورے طور پر سمجھ میں آئے۔

ایک مفتری کی زندگی جانور کی طرح ہوتی ہے لیکن ہمارے سلسلہ میں سچائی کی خوشبو ہے کہ واعظ ہیں (رنگا لفرسین جو مختلف مقاموں پر ہوتے ہیں) نہ لکچرار ہیں لیکن ہماری صداقت خود بخود لوگوں کے دلوں میں پڑتی جاتی ہے ان لوگوں نے بہتیرا واویلا کیا اور روکتے رہے اور اب بھی کرتے اور روکتے ہیں لیکن پھر بھی ہمارا کچھ بگاڑ نہ سکے۔

اب باریک نظر سے غور سے دیکھو تو ہمارا سلسلہ دن بدن ترقی کر رہا ہے اور یہی نشانی ہے اس بات کی کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اگر یہ نہ ہوتا تو ہمارے مخالف آج تک کبھی کے کامیاب ہو جاتے۔ ہم یہاں چپ چاپ بیٹھے ہیں کسی تدبیر اور ایسی طاقت سے کام نہیں لیتے کہ اتنا اندازہ ہو دوسرے لگا رہے ہیں نہ کچھ مگر تاہم ایک حرکت شروع ہے روز جو ڈاک آتی ہے شاذ و نادر ہی کوئی ایسا دن ہو تو ہو ورنہ ہر روز بلا ناغہ بیعت کے خط آتے ہیں اور کوئی دن ایسا نہیں چڑھتا کہ اس میں کوئی نہ کوئی بیعت کے لئے طیاری نہ کرتا ہو۔

تین قسم کے لوگ

فرمایا کہ اس وقت تین قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو بنفس حسد میں جلے ہوئے ہیں اور ضد اور تعصب سے مخالفت پر آمادہ ہیں ان کی تعداد تو بہت ہی کم ہے۔

دوسرے وہ جو اس طرف رجوع کرتے ہیں ان کی تعداد ترقی پر ہے۔

تیسرے وہ جو خاموش ہیں نہ ادھر ہیں نہ ادھر ان کی تعداد کثیر ہے وہ ملانوں کے زیر اثر نہیں ہیں ورنہ ان کے ساتھ ملکر سب و شتم کرتے پس اس لئے وہ ہماری حد میں ہیں۔

فرقہ معاندین غنیمت ہے

یہ فرقہ جو معاندین کا ہے اگر نہ ہوتا تو چپ رہنے والے اصل میں کوئی شے نہیں ہیں انہی کی وجہ سے تحریک ہوتی ہے وہ شور ڈال ڈال کر ان لوگوں کو جو غفلت سے بیدار کرتے ہیں ان کی باتوں میں چونکہ آسمانی تائید نہیں ہوتی اس لئے تناقض ہوتا ہے خدا تعالیٰ کچھ فرماتا ہے اور یہ کچھ کہتے ہیں۔ قال کچھ ہے حال کچھ ہے آخر شور شرابا سنکر بعض کو تحریک ہوتی ہے کہ دیکھیں تو سہی ہے کیا۔ پھر جب وہ تحقیق کرتے ہیں تو حق ہماری طرف ہوتا ہے آخر ان کو ماننا پڑتا ہے۔

معاندین ہمپر کیا کیا الزام لگاتے ہیں کہیں کہتے ہیں کہ یہ پیغمبر ہمکو گالیاں دیتے ہیں کہیں کہتے ہیں کہ نماز روزہ وغیرہ ادا نہیں کرتے آخر تنقید پسند طبائع ان باتوں سے نامزد اٹھا کر ہماری طرف رجوع کرتے ہیں۔ اس جماعت معاندین کے ہونے سے ہمارا بہت کام دونوں میں ہو رہا ہے لوگ گے ہی منتظر ہیں۔ وقت خود شہادت دے رہا ہے اور ان کی آنکھیں اس طرف لگی ہوئی ہیں کہ آئیوالا آوے جب یہ معاندین ایک مفتری کے رنگ میں ہمیں پیش کرتے ہیں تو تحقیق کرتے کرتے خود ہی پالیتے ہیں۔

۷ فروری ۱۹۰۴ء

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب سیر سے چند منٹ پیشتر تشریف لائے اور شامل سیر ہوئے۔

سیر

آج راستہ میں زیادہ تذکرہ ان عوارضات کا رہا جو کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لاحق ہیں اور منجملہ ان عظیم الشان نشانات کے ہیں جو کہ حضرت مسیح موعود کی علامات میں بتلائے گئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب سے درد گردہ کے قریب ایک درد کا حال بیان کیا اور پھر آپنے یکایک اطراف سر و چکر اور تغیر چشم وغیرہ کی کیفیت سنائی۔ ڈاکٹر صاحب نے کچھ ادویہ ان کے استعمال عرض کیں آخر اسی تذکرہ میں آپنے فرمایا کہ یہ لوگ ظاہر پر حمل کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کا یہ منشا نہیں ہے کہ یہ منتظر ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے آویں اور دو فرشتے چادریں اوڑھی ہوئی ہوں ایک اوپر اور ایک نیچے لیکن یہ نہیں بتلاتے کہ آیا وہ چادریں آسمان پر ہی رنگی جاویں گی یا یہاں سے ہی رنگ کر لیکر آسمان پر پہونچا دیں گے اور وہ اوڑھ کر نیچے اتریں گے ان چادروں سے مراد امراض ہیں اور یہی دونوں امراض ہمیں لگی ہوئی ہیں۔ نیچے کی چادر سے مراد پیشاب کی بیماری ہے اور اوپر سے مراد سر کی بیماری ہے ان دونوں میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہوں۔

سر کی بیماری کا راز

سر کے ان عوارضات کا یہ راز معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ اس وقت جہاد کے خیالات کو دور کرنے کی ضرورت تھی اور ہمیں اس سے الگ رکھنا تھا اس لئے یہ امراض لاحق کر دیئے اور یہ بھی اس میں حکمت ہے کہ اپنی کسی کارروائی پر ہمیں گھمنڈ نہ ہو بلکہ ہر وقت اسی کے فضل کے خواستگار رہیں۔

نزول کے لفظ میں بھی یہی سر ہے گویا آسمان سے اترا ہے سب کام خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں اس میں انسانی دخل نہیں ہے اور جب وہ انسانی ارادوں اور منصوبوں سے الگ ہوئے تو وہ سب امور خدا تعالیٰ کی ٹھہرے جیسے جب سخت لڑائی ہو تو کہا کرتے ہیں۔ کہ خدا خود اتر کر لڑا۔

ان لوگوں نے سب امور کو جسمانی بنا لیا ہے۔ چادریں رنگی ہوئی کیں گویا بھگوے کپڑے اور باتیں نیزہ اور تلوار اور جنگلوں میں سور مارتا پھرتا ہے۔ ان میں بھی مسیحیوں کو جمع کیا ہے ادھر بھگوے کپڑے پہناتے ہیں ادھر باتیں نیزہ۔

اس کے بعد پردہ کے مضمون پر آپ گفتگو فرماتے رہے جس پر ہم نے پردے کے عنوان سے اسی اخبار کے صفحہ پر دیا ہے۔

۸ فروری ۱۹۰۴ء

سیر

سیر کے اول حصہ میں مقدمات کا تذکرہ رہا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح حکام کے دلپر قصد کر کے ہماری تائید کرتا ہے اور جو ہماری منشا اور مراد ہوتی ہے وہ پوری ہو جاتی ہے۔

سر صلیب کا جوش مسیح کی روح میں

اس کے بعد روئے سخن کسوصلیب کے مضمون کی طرف پلٹا

www.aaiil.org

اور زمانہ کی حالت آپ نے بتلائی کہ جسکو دیکھو دنیا ہے دین کی فکر اس کے لئے سوز گداز ہرگز نہیں دنیا کو کیڑے پڑے ہوئے ہیں عیسویت کے مہلک فتنہ کی نسبت آپ نے فرمایا کہ بہت غور اور فکر کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اب صرف قلموں اور کاغذوں کا کام ہی نہیں ہے کہ وہ اس فتنہ کو فرو کر سکے۔ کتابیں ہم نے لکھیں تو اس کے مقابل پر انہوں نے بھی لکھیں لوگوں نے اپنے نفس کے فکر میں اس قدر مصروف ہیں کہ ان کو مقابلہ کرنے کی فرصت ہی نہیں ہوتی۔ اور جب انہوں نے مقابلہ ہی نہ کیا تو پھر حق کیونکھلے اس لئے اب میرا ارادہ ہے کہ ایک لمبا سلسلہ دعا اور انقطاع کا شروع کیا جاوے نرے وعظ اور تبلیغ سے کیا ہوتا ہے انبیاء بھی جب وعظ اور تبلیغ سے تھک گئے اور دیکھا کہ بھی فتنہ برقرار ہے تو پھر انہوں نے دعا کی طرف توجہ کی تاکہ توجہ باطنی سے فتنہ کو پاش پاش کیا جاوے جیسے کہ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے واستفتحوا وخاب کل جبار عنید پ ۱۳ ر ۱۵ - یعنی جب رسولوں نے دیکھا کہ وعظ اور پند سے کچھ فائدہ نہ ہوا تو انہوں نے ہر ایک بات سے کنارہ کش ہو کر خدا کی طرف توجہ کی اور اس سے فیصلہ چاہا تو پھر فیصلہ ہو گیا۔

نوح علیہ السلام بھی جب وعظ و پند سے عاجز آ گئے تو آخر اپنے دعا کی اور سب ہلاک ہوئے سخت طوفان آیا۔ ان کی کشتی جودی پہاڑ پر جا ٹھہری جسے ارارات کہتے ہیں۔

ارارات کی وجہ تسمیہ - اس کا نام ارارات اسی لئے ہے ارا عبرانی زبان میں پہاڑ کی چوٹی کو کہتے ہیں اور ارا بمعنے میں نے دیکھ لیا۔ نوح علیہ السلام نے جب خشکی کی تلاش میں چاروں طرف نظر ماری اور پانی ہی پانی نظر آیا تو چونکہ کچھ پانی اتر چلا تھا اس لئے جودی پہاڑ کی چوٹی ان کو نظر آئی اور اسی وجہ سے اس کا نام ارارات پڑ گیا۔ غرضکہ یہ نشان بھی اسیطرح نوح کے دنوں کی طرح ہوگا اور اگر اس طرح نہ ہو تو پھر کل جہان دہریہ بن جاوے۔

نفخ صور کے معنے - مسیح موعود کے متعلق جو یہ آیا ہے ونفخ فی الصور وجمعناھم جمعا اس سے بھی مسیح موعود کی دعا کی طرف اشارہ ہے یا یا جاتا ہے نزول از سما کے یہی معنے ہیں کہ جب کوئی امر آسمان سے پیدا ہوتا ہے تو کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور رد نہیں کر سکتا آخری زمانہ میں شیطان کی ذریت بہت جمع ہو جاوے گی۔ کیونکہ وہ شیطان کا آخری حملہ ہے مگر مسیح موعود کی دعائیں اسے ہلاک کر دیں گی۔

دل را بدل رہبست - دلوں کو دلوں سے راہ ہوتی ہے پادری لوگ جسطرح سے ہمیں برا جانتے ہیں اور ہمارا استیصال کے درپے ہیں ویسے دوسرے کسی فرقہ اہل اسلام کو برا نہیں جانتے بلکہ آپس میں ایک دوسرے کے ہمزبان ہوتے جاتے ہیں یہ ان کی فطرتوں نے گواہی دیدی ہے کہ اپنے مذہب کا انہوں نے ہمیں جانی دشمن مان لیا ہے جیسے چوہا جب بلی کو دیکھتا ہے تو گو اس نے اول سے نہ دیکھا ہو مگر وہ اس سے دہشت کھاتا اور سہم جاتا ہے یا جیسے بکری شیر کو سویا ہوا دیکھ لے تو تاڑ جاتی ہے کہ اب میری جان کی خیر نہیں خدا معلوم یہ علم ان کو کیسے ہو جاتا ہے الہام ہی ہوتا ہوگا۔ ٹھیک اسیطرح ان لوگوں نے تاڑ لیا ہے کہ عیسائی مذہب کے دشمن اگر ہیں تو ہم ہی ہیں اور کوئی فرقہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے

فطر کے معنے - فطرت سے مراد ہے کہ انسان خاص طور پر پھاڑا گیا جب آسمان سے نعمت آتی ہے تو نیک فطرتیں پھٹنا شروع کر دیتی ہیں۔

براہین کا وہ الہام بڑا زور والا ہے وما کان اللہ لیترک حتی یمیز الخبیث من الطیب کہ خدا ایسا نہیں کہ تمہیں چھوڑ دے جب تک خبیث اور طیب میں فرق نہ کر دے۔ عیسائیوں کا جب سے پنجاب میں قدم پڑا ہے مسلمانوں نے بھی ان کی ابطال میں کمی نہیں کی رسالہ اور کتابیں وغیرہ ان کی تردید میں ہمیشہ نکلتے رہے لیکن ... کارگر نہ ہوئے اور عیسائیوں کی جمعیت بڑھتی گئی اصل میں اس کا استیصال جانکاہ اور دلسوز دعا کو ہی موقوف ہے جیسے کہ واستفتحو سے ظاہر ہے جب تدبیریں کر کر کے انسان تھک جاتا ہے تو آخر کار پھر دعا ہی کام آتی ہے اور جب دعا اپنی انتہا تک پہونچ تو یکلخت مطلب ہو جاتا ہے۔

ایک بڑی مشکل یہ ہے کہ لوگوں کو اس قسم کی دعا سے مطلب ہی کیا ہے کہ اس فتنہ اور بطلان کی استیصال کے لئے دعائیں کریں ان کی تو کل دعائیں اپنے اپنے نفس کی ضروریات تک محدود ہیں۔ حالانکہ اس زمانہ میں دعا ایک بڑا جہاد ہے اور خود دعا میں مشکل بھی پیش آتی ہے گوشہ نشینی کی ضرورت پڑتی ہے مجھے ایکدفعہ خیال آیا ہے کہ باغ میں ایک مکان بنالوں اگر وہاں تخلیہ میں دعا ہو کیونکہ غم گذرتی جاتی ہے۔ اس امر کا فیصلہ ہونا چاہیے۔ نرے قلم کا اب یہ کام نہیں رہا کیونکہ پادریوں وغیرہ کے پاس روپیہ بہت ہے اور لوگوں کو اغراض نے بیمار کھا ہے۔ کسی نے نوکری کے لئے کسی نے کسی حاجت کے لئے اپنے آپ کو ان کا دست نگر بنا رکھا ہے اس لئے دلائل وغیرہ کا جو اثر دلوں پر ہونا چاہئے وہ نہیں ہوتا اب یہ وقت ہے کہ ہر ایک مومن کو چاہیے کہ دعا میں لگے۔ جو مومن آسائش کی زندگی چاہتا ہے تو اس کے حاصل کرنے کا اصول یہی ہے کہ خدا پر بھروسہ رکھے اور اس کے غیر پر نظر نہ رکھے اپنے اوقات کو خدا تعالےٰ کے وقف کرے اور دین کی تائید میں لگے۔

حضرت مسیح کی جان بھی آخر دعا ہی سے بچی کیونکہ انہوں نے جب دیکھا کہ اب مجھکو صلیب دیں گے اور اس طرح کی موت ایک لعنتی ... موت ہوگی جو سے ایک فتنہ کا اندیشہ ہے تو آپ خدا کی بارگاہ میں بہت روئے لکھا ہے کہ ساری رات روتے رہے آگے حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ سمع دعاءہ للتقوی۔ کہ اس کی دعا تقوی کی وجہ سے قبول ہوئی جیسے اس مسیح کی دعا اس وقت سنی گئی کہ وہ لعنتی سے بچایا گیا ہم امید کرتے ہیں کہ اس فتنہ کو دور کرنے کے لئے ویسی ہی ہماری دعا بھی سنی جاوے گی اس کی دعا اپنی موت کے بچنے کے لئے تھی اور ہماری دعا دنیا کو موت سے بچانے کے لئے ہے

درخواست دعا

ایک ہمارے ... عبائی ساکن پنجاب جو کہ گوالیار میں ہیں ذیل کے الفاظ میں انجمن جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں

مجھے ایک ایسی مشکل ہے جیسے دریا میں کشتی کے بے بس ہونے سے اس کے غرق ہونے یا ٹوٹ جانے کا یقین ہو جاتا ہے لیکن اگر فضل الٰہی شامل ہو تو فوراً کنارہ پر جا لگتی ہے اس لئے جملہ احباب سے دعا کا خواستگار ہوں

عبداللہ ان ریاست گوالیار

www.aaiil.org

پردہ

آج کل عورتوں کے پردہ پر اکثر اخباروں میں لے دے ہو رہی ہے۔ یورپ کی تہذیب کے دلدادہ تو اس بات پر زور دیتے ہیں کہ پردہ ہرگز نہ ہونا چاہئے اور ادھر پردہ کے حامی جن کے ساتھ ایک حد تک ہمارا اتفاق رائے ہے ان کی بدکرداری رہتے ہیں اس لئے ہماری بڑی آرزو تھی کہ اس کے متعلق کچھ خود امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے بھی کچھ کلمات نکل جاویں تو ان کو درج اخبار کر دیا جاوے وہ موقعہ ۱۷ فروری کی سیر میں پیش آیا جب کہ بہار کی موسم کی ہوا پر حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حدیث شریف میں ہے کہ بہار کی موسم کی ہوا لو۔ پھر فرمایا کہ عورتوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے کہ جب موسم منقلب ہوتا ہے تو ان کو اسی چار دیواری کی حبس میں زندگی بسر کرنی پڑتی ہے۔ لوگ اگرچہ ملامت کرتے ہیں اور برا جانتے ہیں لیکن سچ یہ ہے کہ ایک امر خدا کی رضا کے برخلاف نہیں ہے تو ہمیں اس کے بجا لانے میں کیا تامل ہے۔ جبکہ خدا نے مرد عورت میں مساوات رکھی ہے تو اسی خیال سے کہ کہیں ان کو حبس میں رکھنا مضرت کا موجب ہو۔ میں گاہے گاہے اپنے گھر سے چند دوسری عورتوں کے ساتھ باغ میں سیر کے لئے جایا کرتا تھا اور اب بھی ارادہ ہے کہ لیجایا کروں۔

یورپ کے اعتراض پردہ پر بے حیائی کے ہیں اور ان میں تفریط ہے اور مسلمانوں میں افراط ہے کہ گھروں کو عورتوں کے لئے بالکل حبس بنا دیا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ حضرت عائشہ کو باہر اپنے ساتھ لیجایا کرتے تھے۔ ہندوؤں میں بھی اپنے ساتھ رکھتے جو پردہ کہ سمجھا گیا ہے وہ غلط ہے قرآن شریف نے جو پردہ بتلایا ہے وہ ٹھیک ہے۔

مولوی عبدالکریم صاحب ذکر کرتے تھے کہ کسی نے مصر میں ایک کتاب پردہ کی تردید میں لکھی ہے اس کے مقابل پر ایک غیرتمند مسلمان نے پردہ کی تائید میں ایک کتاب لکھی ہے اور بتلایا ہے کہ بے پردگی کے فوائد اگر دیکھنے ہوں تو انگلستان اور فرانس میں جاکر وہاں کی زنا کاریوں۔ بے حیائیوں۔ ولدالزناؤں کو دیکھیلو۔

ایک شخص نے پردہ کی تائید میں ایک مثنوی ایک اخبار میں درج کی ہے اس نے لکھا ہے کہ ہر ایک مفید اور عمدہ شے پردہ میں ہوتی ہے اور جب تک پردہ میں ہے تب تک ہی محفوظ رہتی ہے مثلاً گندم کا دانہ اور دوسرے اناج وغیرہ بکتے بکتے آخر لکھا ہے کہ اس سے بڑھکر اور کیا کہ خدا آپ خود پردہ میں ہے فقط

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے بیان کیا کہ میں قدر تعلیم یافتہ پردہ کے خلاف میں اتنے ہی زیادہ سخت ہیں ان میں سے ایک کا بھی نمبر آمد اس پر نہیں ہے اپنی بیویوں کو انہوں نے بڑی بڑی محفوظ سکالوں میں رکھا ہے اور بالکل ان کو باہر نکلنے نہیں دیتے۔ لاہور کے ایک بڑے سربرآوردہ پر سٹر نے ایک دفعہ پردہ کی مخالفت میں بڑے زور شور سے لکچر دیا آخر ایک شخص نے اسے خط لکھا کہ میں فلاں تاریخ کو لاہور پہونچوں گا آپ اپنی بیوی کے ساتھ مل ملاقات کریں اور اپنی بیوی کو مجھ سے ہاتھ وغیرہ ملوا کرادیں۔ پیرسٹر صاحب نے اس پر جواب لکھا کہ وہ پردہ کا کٹر دشمن تھا کہ چھپ کر خط لکھا اب ہمیں زور دیتے ہیں کہ پردہ کی رسم کو اٹھا دینا چاہیئے اس پر قاضی سلیمان صاحب وکیل نے لطیفہ نکتہ بیان کیا کہ پردہ کے متعلق زور دینا کہ اسے ہٹایا جاوے پردہ نشینوں کا کام ہے پس جس حالت میں عورتیں کہ جن کے متعلق یہ مسئلہ ہے اس کی طلب کوئی شکایت پبلک میں نہیں کرتیں تو ان مردوں کو کیا پڑی ہے کہ یہ گلے پھاڑ کر اسے دور کرنا چاہتے ہیں۔ مدعی سست گواہ چست والی مثال ہے۔

افغانستان اور مسیح موعود

حضرۃ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کی شہادت کے اب افغانستان کو حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے زیر اثر کر دیا ہے اور آپ کی شہادت سے ہمارے تعلقات افغانستان سے بہت کچھ وابستہ ہو گئے ہیں اس لئے وہاں کی آمد و رفت دن سے ہمیں اور ہمارے احباب کو ایک خاص دلچسپی ہونی چاہئے کہ ایک سرزمین جس کے خمیر میں خونریزی کا بیج بویا گیا ہے اور جہاں کا ہمیشہ پیرو کھڑا ہونا اس کے باشندوں کا کام ہے اور جنہوں نے اپنی نجات کا مدار صرف اس بات کو سمجھ رکھا ہے کہ ایک کافر کو تیغ بیدریغ سے ناحق قتل کر دیا جاوے۔ جب ایسی سرزمین حضرت مسیح موعود کے زیر اثر ہو کر ان تمام خیالات خونریزی کے خیالات سے پاک صاف ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی مخلوق پر اس کی شفقت اور رحم ظاہر ہو جاوے اور جملہ امتیاز مذہب کے نور اسلام کی روح ان میں پھونکی جاوے تو یہ ایک بڑا بھاری عظیم الشان معجزات کے ہوگا اور بجائے اس کے کہ لاکھوں روپیہ صرف کر کے مدرسے اور مکاتب وہاں قائم ہوں اور ہزاروں حیلوں سے رفتہ رفتہ آہستہ آہستہ اصلاح کے جاویں وہاں کی قوتوں کو کمزور کیا جاوے۔ صرف مسیح موعود کے پاک انفاس کی برکت ہوتا ہے یہ مطلب شمعون علی الصلوٰۃ والسلام کی حاصل ہو جاوے تو امن بسبب حکام اور مسلمین کے لئے کس قدر شکریہ کا مقام ہو سکتا ہے۔ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب تو شہید ہو کر خدا کے حضور پہنچ گئے اور اس سرزمین میں بیج بو گئے اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر مہر لگا گئے اور آپ کے دعاوی اور تعلیم کی تخم ریزی کر گئے لیکن اب یہ خونی اشتہار وقتاً فوقتاً سلسلہ کے دشمنوں میں جلوہ دکھاتا ہے یہ ایک عجیب نظارہ قدرت ہے جو کہ ایمان کو تازگی دل کو سرور بخشتا ہے۔

سنا گیا ہے کہ علاقہ ترکستان میں ایک مزار ہے جو کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا مزار کہلاتا ہے وہاں سے ایک مجذوب کابل میں آیا اور اس نے مختلف جگہوں پر کھڑے ہو کر بآواز بلند کہا ہے کہ سید عبداللطیف صاحب بڑے ظلم کے ساتھ مارے گئے ہیں اور میں دیکھتا ہوں لیکن یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ اس کابل میں موجود ہے اور نزدیک ہے کہ کابل اپنے کئے کی سزا پاوے۔

عوام الناس کا چونکہ اپنے مجذوبوں پر حسن اعتقاد ہوتا ہے اس لئے کابل میں بہت کچھ سلسلہ ہے

ایسے مجذوب جو کہ ماموریں میں سے نہیں ہوتے اگرچہ ان کی کلام بہ حیثیت ایک تحدیثانہ پیشگوئی کے نہیں تسلیم کی جا سکتی مگر چونکہ انقطاع دنیا میں وہ اہل اللہ اور ماموریں سے مناسبت رکھتے ہیں۔ اس وجہ سے بعض غیبی اخبار ان پر منکشف ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ہم اس مجذوب کی اس پیشگوئی پر چنداں یقین نہیں کرتے لیکن ہاں خدا کے برگزیدہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

www.aaiil.org

کی زبان مبارک سے جو کچھ نکل چکا ہے کہ یہ ایک عظیم الشان ہوا ہے جس کی سزا کابل ہوگی وہ ضرور پورا ہو کر رہیگا اور عبداللطیف صاحب شہید کا وہاں شہید ہونا اور احمدی عقائد کا وہاں رواج پانا خود حضرۃ مسیح موعود کا وہاں جانا ہی ہے +

محمد سعید

شہید مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادہ کا نام محمد سعید ہے۔ عمر آپ کی شاید ۲۵ یا ۳۰ سال کے درمیان ہے مگر قد و قامت کے لحاظ سے آپ ۴۰ سال نوجوان معلوم ہوتے ہیں اور اپنے باپ کے قدم بقدم حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان رکھتے ہیں جب آپ کے والد عبداللطیف صاحب شہید کئے گئے اور ان کو کابل میں طلب کیا گیا تو بعض کمزور دل لوگوں نے مشورہ دیا کہ اپنے والد کی طرح اپنے آپ کو مرزا صاحب پر راسخ الاعتقاد ظاہر کرکے عزیز جان کو نہ تلف کرو۔ اس پر محمد سعید صاحب نے ان کو جواب دیا تھا کہ جو کچھ ان کا عقیدہ تھا وہی میرا عقیدہ ہے اگر وہ مارے گئے اور میں مارا جاؤں تو کیا حرج ہے آخر میں اسی باپ کا فرزند ہوں +

سنا گیا ہے کہ امیر صاحب کابل بھی اب اپنے اس کئے پر پشیمان ہیں اور ان کی اولاد کو اب امیر صاحب نے تیس ہزار جریب زمین علاقہ ترکستان کی طرف عطا کی ہے۔ کابل کی جریب یہاں کی جریب سے طول میں ۳ گنا ہوتی ہے اور جن قاضیوں نے مولوی صاحب شہید کے قتل پر فتوے دیا تھا کچھ ان کی ناجائز کارروائیوں کا انکشاف بھی ہوا ہے جس سے ان قاضیوں کی وقعت امیر صاحب کے دل میں گھٹ گئی ہے۔

کابل میں قحط سے پریشانی پھیل رہی ہے اور امیر صاحب نے باہر سے غلہ منگوانے کو کوچی لوگوں سے ۱۶ ہزار اونٹ حاصل کئے ہیں اور اس کے لئے ساٹھ ہزار جانور ان کی باربرداری سرکاری میں ہیں حال خدا کی باتیں پوری ہو کر رہتی ہیں اور ایک صادق من اللہ کی صداقت پر آسمان اور زمین نے سہ گواہی کابل میں مہر لگائی ہے +

جیسے سراج الہند دہلی میں فاضل مرہٹی نے بیان کیا ہے کہ قرآن شریف فرماتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد اس قوم پر عذاب الٰہی ضرور ہوتے ہوتے ٹلا جائے جیسا کہ کہا ہے وما کنا منزلین علی قومہ من بعد جندٍ من السماء وما کنا منزلین ان کانت الا صیحۃ واحدۃ فاذا ھم خامدون الخ یہ قصہ بمجملہ اسی کے ہے کاش کہ اہل کابل عبرت پکڑیں +

شہید مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے بفضل خدا ۵ فرزند اور ۵ دختر ہیں +

مرحوم رحمت علی

مرحوم کے حالات شہادۃ جو کہ سید جلال صاحب کے خط کے وسیلہ سے احمدی برادران تک پہنچے ہیں۔ اب خاص مقام جنگ کے آمدہ خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ وہ صحیح واقعات نہ تھے اور نہ آپ کسی مجروح دشمن سومالی کو ڈریس کر رہے تھے شہادۃ کے صحیح واقعات ذیل کے خط سے معلوم ہونگے جو کہ ہمارے محترم بھائی ڈاکٹر ممتاز علی خانصاحب نے ارسال کیا ہے۔

کل احمدی احباب سے درخواست ہے کہ اپنے ان تمام بھائیوں کے حق میں خیر دعا فیصلہ واپس نہ کی دعا مانگیں جو کہ اس وقت ایز محمن برٹش گورنمنٹ کی طرف سے سومالی لینڈ میں اپنے صدق و وفا سے بھری ہوئی اطاعت کا ثبوت دے رہے ہیں اور جو سومالی جہاد کی غلط اصول پر برٹش گورنمنٹ جیسی عدل پرور اور انصاف پسند اور امن اور صلح کو چاہنے والی سلطنت سے جنگ کر رہے ہیں ان کے مقابل پر وہ اپنے صلح پسند اسلامی عقائد کا ثبوت عملی طور پر دیکر مخالف اور مفتری مولویوں کے منہ پر طمانچہ مار رہے ہیں + وہ خط یہ ہے۔

السلام علیکم

یہ عاجز نہایت ہی افسوس کے ساتھ عرض پرداز ہے کہ مورخہ ۱۰ جنوری کے جدبالی لڑائی میں جس میں عاجز اور ڈاکٹر صاحب بھائیصاحب جن خانصاحب بھی شامل تھے) ہمارے محسن و مربی بھائی صاحب اور محترم بزرگ یعنی ڈاکٹر رحمت علی صاحب دشمن کے ہاتھ سے شہید ہو کر داخل جنت ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حیف صد حیف دشمن کے نہایت ہی قریب آجانے کے باعث سومالی و رنڈ انفنٹری بھاگ پڑی اس وقت آپ کے شکم میں گولی لگی۔ کچھ دیر بعد آپ گھوڑے پر سوار نہ رہ سکے اور گر پڑے۔ تب دوزالو ہو کر کلمہ شہادۃ بآواز بلند ورد زبان رکھا بعدہٗ شیطان پیرو مردود دشمن نے بھالوں سے ہلاک کیا۔ وہاں ہی آپ کے نمک حلال وفادار سومالی اردلی نے اپنے آقا پر جان فدا کی۔ اللہ تعالیٰ ان کو عزیز رحمت کرے اور پس ماندگان کو صبر جمیل بخشے آمین۔ ثم آمین۔

ان کا انگریز ڈاکٹر صاحب لفٹننٹ پوپر بھی وہاں ہی مارا گیا۔ لڑائی ۱۱ بجے تک ہوتی رہی۔

ہزار کوشش کی کہ نعش مبارک کو لاکر دفن کریں لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہ تھا۔ ڈاکٹر جن خانصاحب نے اپنے افسروں کو کہکر نعش منگانے کی کوشش کی۔ پھر اپنے افسروں سے کہکر معاملہ اپنے جنرل صاحب تک پہونچایا۔ آخر سن ایک پارٹی آپ کو لانے کے لئے گئی۔ مگر افسوس کہ وہاں پر ہی دفن کر آئے اور ہم جنازہ سے بھی محروم رہے افسوس صد افسوس۔ محترم و مرحوم بھائیصاحب جماعت کے گران بہا اور اولوالعزم جان نثار رکھتے آپ کی وفات حسرت آیات البدر والحکم میں شائع کرکے احمدی جماعت سے نماز جنازہ کی درخواست کیجاوے تو از حد عنایت ہوگی۔ جو صدمہ ہم چند احمدی برادران کو گذرا ہے وہ تحریر سے باہر ہے آپ کا بستر خراب ہو رہا تھا وہ اپنے صاحب سے رپورٹ کرکے میں نے اپنے پاس منگوالیا ہے ارادہ ہے اس کو فروخت کرکے روپیہ آپ کی خدمت میں روانہ کروں آپ حسب مناسب یا لائق مرحوم کے والد صاحب بیوی صاحبہ یا بھائیصاحب کو دیدیں یا جیسا مناسب ہو کریں اور سومالی لینڈ کے سب احمدی جماعت کی طرف سے آنخانصاحب کے پس ماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی اور اظہار تاسف بھی تحریر فرماویں۔ حضرۃ اقدس کی خدمت میں دعائے مغفرت کے لئے عرض کریں۔ زیادہ سلام

کیا ذرہ عاجزان فی کسار ممتاز علی خانصاحب
ہاسپٹل اسسٹنٹ ماز پر سرا۔

دوسری لڑائی کے لئے دوبارہ آج آگے جانے والے تھے۔ مگر رک گئے۔ نیز یہ کہ اعتبار نہیں گو بیان ان کے چاروں طرف بارش کی طرح آئی تھیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے از محفوظ رکھا +

www.aaiil.org

یادگار مرحوم

افریقہ کے احمدی بھائی خصوصیت سے توجہ فرماوین

ہمارے جو احمدی بھائی اس وقت برٹش گورنمنٹ کی خدمات پر مشرقی افریقہ اور سمالی لینڈ مین متعین ہین ان کو البدر سے ایک خاص اور ممتیز تعلق ہونا چاہئے کیونکہ البدر کے ذریعے سے جو خدمت احمدی قوم اور سلسلہ احمدیہ کی ہو رہی ہے اس کا محرک اور مجوز اور اس وقت ایڈیٹر اور بینجو ایک ان کا وہ احمدی بھائی ہے جسے خدا تعالےٰ نے سب سے اول افریقہ کی سرزمین پہنچوپہنچایا تھا اور یوگنڈا ریلوے کی تعمیر کے لئے جو جہاز سب سے اول ہندوستان سے روانہ ہوا تھا وہ اس کا مرکب تھا۔ اس سرزمین مین پہونچنے پر خدا نے جسطرح اُسے چالاک رکھا اور جو کام اس سے چاہا لیا اور یہ بھی اس کے فضلون مین سے ایک فضل تھا کہ مرحوم رحمت علی صاحب کو اس سلسلہ عالیہ کی طرف رجوع لانے کے لئے خدا تعالےٰ نے اُسے بھی منتخب کیا تھا اور مرحوم کا اس سلسلہ مین داخل ہوجانا احمدی نامیزات کے کام کرنے کے لئے ایک کلید یا ریگولیٹر تھا جس کے ذریعے سے روح القدس کی تاثیرات ایک سٹیم کی طرح جلد جلد اپنے کام کرنے لگ گئین اور جو کیل اور پرزہ حرکت اور کام کرنے کے قابل تھا وہ کام مین لگ گیا۔

اور جن ہمارے احباب کو افریقہ مین حضرۃ امام الزمان کی بیعت یا محرکات بیعت کا شرف حاصل ہوا ہے ان پر بھی یہ خدا کا خاص فضل ہے کہ ان کی ہدایت کے لئے اس خطہ زمین کو مولا کریم نے انتخاب کیا جس کی آب و ہوا نے ان کے روحانی قوائے کو نشو و نما کی طاقت بخشکر ہدایت کی طرف راہ نمائی کی اور مین نے افریقہ مین تجربہ کیا ہے کہ بعض لوگ جو پنجاب مین بڑے متعصب اور معاند تھے اور فسق و فجور مین مبتلا تھے افریقہ مین پہونچکر وہ خدا تعالےٰ کے منعم علیہ بندون مین سے ہوگئے اور حق کی قبولیت کا تاج ان کے سر پر رکھا گیا۔ کیونکہ ہندوستان اور پنجاب مین خالی افکار، تنگی روزگار اور راتدن دجال صفت مولویون کے زیر اثر رہنے سے حق کی قبولیت کے قوائے اپنا کام نہ کر سکتے تھے افریقہ مین پہونچکر ان الجھنون سے ان کو نجات ہوئی اور دماغون کو غور و فکر کرنے اور حق اور باطل مین مقابلہ کرنے کا موقعہ ملا تو سعید طبائع نے جھٹ حق کو قبول کر لیا۔

اس لئے مین اپنے افریقی احمدی بھائیون کی خدمت مین عرض کرنا چاہتا ہون کہ وہ خصوصیت سے البدر کے استحکام و قیام مین امداد فرما کر عند اللہ اجر حاصل کرین۔ اور جو خدمت دینی قومی اور احمدی سلسلہ کی البدر کے ذریعہ سے ہو رہی ہے اس کے بجالانے مین وہ ایک دست بازو ہوجاوین جن ایام مین رحمت علی مرحوم اور یہ خاکسار یوگنڈا ریلوے مین تھے اس وقت افریقہ کی جماعت نے مالی خدمات مین تمام دوسرے مقام کی جماعتون سے ایک تمیز حاصل کی ہوئی تھی اب ان دنون کی مجھے خبر نہین کہ کیا حال ہے بہرحال ان ایام کی خدمات سے مین یہ اندازہ کر سکتا ہون کہ افریقہ کی جماعت کو مالی حیثیت سے خدمت دین مین حبیکہ ہمارا پیارا دوست ڈاکٹر رحمت علی صاحب مرحوم کی سیر مین حضرۃ امام الزمان سے یہ مسئلہ پوچھا گیا کہ اگر کوئی اخبار کسی غریب شخص کے نام جاری کرو اگر اس کا ثواب کسی متوفی کو پہونچایا جاوے تو پہنچتا ہے کہ نہین۔ آپ نے فرمایا کہ پہنچتا ہے بشرطیکہ وہ دینی اخبار ہو۔ اس لئے مین اپنے افریقہ کے نیز ہندوستان و پنجاب کے ذی استطاعت بھائیون سے چاہتا ہون کہ ان مین سے جو اصحاب مرحوم کے ساتھ انس و محبت رکھتے ہین اللہ عند اللہ ان کے درجات کی بلندی اور مراتب کی رفعت چاہتے ہین وہ علاوہ اپنی لسوز اور جانگداز دعاؤن کے مالی طور سے بھی اپنے ارادون کو مذکور بالا تجویز سے پورا کرین تاکہ ایک غائب بھائی کی ہمدردی کے علاوہ ان کو ایک دینی خدمت یعنی البدر کے قیام مین امداد دینیکا بھی ثواب حاصل ہو۔

کوئی اخبار یا رسالہ جاری کرانے سے ایک صدقہ جاریہ قائم ہو جاتا ہے کیونکہ اس ذریعہ سے جس جس شخص کی نظر ان دینی مضامین پر پڑے گی اور جو جو لوگ اس سے مستفید ہونگے اس سب کا اجر اس جاری کرانے والے کے نام پر لکھا جاویگا۔ گویا صدقات اور خیرات کے جس قدر مدین ہوتی ہین انمین سے ایک مدکسی رسالہ یا اخبار کسی کے نام جاری کرا دینا بھی ہے جسے ہمارے بھائیون کو نظر انداز نہ کرنا چاہئے۔

اور اگرچہ مذکورہ بالا مضمون مین مین نے البدر کی اجرا ہی کی ترغیب دی ہے۔ لیکن اس سے یہ میرا منشاء نہین ہے کہ قادیان مین جسقدر دیگر مواقع صدقہ و خیرات کے مالی طور پر ہین ان کو نظر انداز کر دیا جاوے بلکہ ہر ایک شخص لنگر خانہ۔ مدرسہ۔ میگزین۔ الحکم مساکین کی مدون مین بھی حسب استطاعت امداد دیگر اپنے متوفی بھائیون یا رشتہ دارون کی مغفرت اور بلندی درجات کا موجب ہوا کرے۔

چونکہ میرے ہاتھ مین البدر کا اہتمام ہے اسی لئے اس کی فکر مجھے ہی لگی ہوئی ہے اور اسی لئے مین نے چاہا ہے کہ دوسرے بھائی عموماً اور افریقہ کی جماعت کے احباب خواہ وہ ہندوستان مین ہین یا افریقہ مین۔ خصوصاً ایسے ایسے موقعہ پر البدر کی امداد بھی کیا کرین۔

میرا اپنا عمل درآمد اس پر ہے

اپنی تحریر پر مین خود اس طرح سے عمل کرتا ہون کہ اپنے مرحوم دوست کی یادگار اور عند اللہ اس کی مغفرۃ اور بلندی درجات کے لئے دس اخبار صرف آدھ پیشگی قیمت پر ان احمدی بھائیون کو دونگا جو کہ پیسہ پرا سے خریدنے کی استطاعت نہین رکھتے اور جب تک البدر کا قیام ہے اور اس کا اہتمام میرے ہاتھ مین ہے اور اس کا یہی حجم اور قیمت ہے تب

تک اس کی قیمت پرالبدر کے ہمیشہ خریدار رہیں گے جن دس مسکین بھائیوں کی درخواستیں اول آجاوینگی ان کو اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیا جاویگا ۔

هل جزاء الاحسان الا الاحسان جن دوستوں پر مرحوم بھائی رحمت علی کے احسانات اور عنایات متمیز طور پر تھے اور ان کے دل میں امنگ تھی کہ وہ اس کا معاوضہ ادا کریں اب ان کے لئے موقعہ ہے کہ بذریعہ دعاؤں کے اور انفاق مالی کے جس کا ایک طریق اوپر مذکور ہوا اس آیت پر عمل درآمد کر کے بار احسان سے سبکدوش ہوں ۔

جلد باز دشمن کی جھوٹی خوشی

اور مقدمات

خدا تعالےٰ کی حکمت بالغہ نے ہمیشہ سے یہی چاہا ہے کہ اپنے مامورون اور مرسلون کی ہر ایک کامیابی اور نشان اور خوارق عادۃ قومی پر ایک پردہ پڑا رہے تاکہ ایمان بالغیب جو کہ نجات کے لئے ضروری امر ہے ہاتھ سے نہ چلا جاوے اور اس میں یہ بھی سر ہے کہ ہر ایک نالائل ان کی پاکیزہ جماعت میں داخل ہو کر ان اہل بصیرت اور حقیقت شناس صدیقی صفات مومنوں کے ساتھ ہم پلہ نہ ہو جاوے جو اپنی فطرتی پاکیزگی اور رشد اور اور سعادت کی وجہ سے ایک مامور من اللہ کو تسلیم کر لیتے ہیں ۔ ورنہ اگر ان حقائق کا انکشاف پورے طور پر ہو جاوے تو دنیا میں کوئی جوڑھا چمار اور کنجر وغیرہ ایسا نہ رہے جو کہ مومن کہلانے کا مستحق نہ ہو اور ہر ایک دوڑ دوڑ کر خدا کے رسولوں کو قبول کر لیا کرے ۔ اسی لئے تمام برگزیدوں کی کامیابیوں میں ایک نہ ایک پہلو ضرور ایسا رہتا ہے جس سے بد اندیش کوتاہ بین اور اسباب پرست دشمن دھوکا کھاتا ہے ۔ ابتدا سے یہ سنت اللہ اسی طرح چلی آئی ہے اور اسی طرح چلی جاوے گی ۔

اس زمانے میں جبکہ اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے یہی اس کی سنت برابر کام کر رہی ہے کہ جلد باز دشمن ہر ایک نشان الٰہی پر اپنی کوتاہ فہمی سے ٹھوکر کھا کر اس سائل فوز و نجات سے محروم رہتا ہے جو کہ صدق اور تعصب سے پاک ہو کر ایک ذرا سے غور و تدبر سے حاصل ہو سکتی ہے

ان دنوں میں جو فیصلہ عدالت گورداسپور نے کیا ہے اس پر بھی دیکھا جاتا ہے کہ جلد باز دشمن اپنی شومی طالع سے ویسے ہی ٹھوکر کھا رہے ہیں جیسا کہ از منہ سابقہ میں راستبازوں کے وقت اشقیا کا گروہ ٹھوکر کھاتا رہا ہے کوئی کہتا ہے کہ مولوی کرم دین صاحب بڑی عزت سے بری ہوئے کوئی کہتا ہے کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی غلط نکلی اور وہ سب مولوی کرم دین کے حق میں پورے ہوئے اور اسطرح سے ایک طوفان بے تمیزی برپا کر کے کوشش کی جا رہی ہے کہ سادہ لوح طبائع کو دھوکا دیا جاوے اور لوگوں کو صراط مستقیم سے بہکا کر اپنے مصداق شیطنت کو پورا کیا جاوے لیکن کیا حق شناس اور انصاف پژوہ طبائع اس جل میں آجاویں گی اور ان ابا شانہ تحریروں کے مطالعہ سے کیا ان کو نورانی اور حق شناس فراست مکدر ہو گی ؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں ۔

(۱) کیونکہ حضرۃ مرزا صاحب نے مقدمات میں کامیابی کی پیشگوئی کی ہے اور یہ پیشگوئی ہرگز نہیں کی کہ وہ کامیاب ہی ہوں گے ۔ اور اسی دعا والے مقدمہ میں رائے چندو لعل صاحب بہادر مجسٹریٹ کی عدالت سے ہی ہو گی ۔ اگر نہیں یہ صراحت یہ کنایت سے لکھا ہوا ہے تو بتلایا جاوے اور اگر اس پیشگوئی میں صرف یہ ہے کہ مقدمات میں متقی فریق کامیاب ہو گا تو اللہ تعالےٰ خود اپنی کلام پاک سے اس پر مہر لگاتا ہے العاقبۃ عند ربک للمتقین ۔

جب تک ایک مقدمہ میں اپیل نگران وغیرہ کی گنجائش باقی ہے اور ایک فریق نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ میں عدالت عالیہ میں چارہ جوئی نہیں کرتا یہی فیصلہ منظور ہے تب تک ان ماتحت عدالتوں کے فیصلہ کو فیصلہ نافذ قرار دینا سخت جاہلانہ اور احمقانہ شیوہ ہے ۔

(۲) جلد باز دشمن کا یہ کہنا کہ مولوی صاحب عزت سے بری ہو گئے ۔ اگرچہ اپنے ظاہری الفاظ میں تو مولوی صاحب سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے لیکن اس قسم کی ہمدردی ہمیشہ نادان دوست ہی کیا کرتے ہیں ۔

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ جو فیصلہ عدالت نے دیا ہے اس میں کونسا پہلو مولوی صاحب کی عزت کا برقرار رکھا گیا ہے ۔ مولوی صاحب نے اپنے حلفیہ بیانوں میں اسطرح لکھایا تھا کہ یہ خطوط اور اخبار سراج الاخبار کا مضمون جو میری طرف منسوب کئے جاتے ہیں یہ نہ میرے ہیں نہ میرے دستخط ہیں ۔ یہ مولوی صاحب کا حلفیہ بیان تھا جو کہ عدالت میں دیا گیا تھا لیکن عدالت نے فیصلہ دیا کہ خطوط اور سراج الاخبار والا مضمون یہ سب مولوی کرم دین کے ہیں ۔ دوسرے الفاظ میں ہم اسے یوں بیان کر سکتے ہیں کہ مولوی صاحب عدالت میں حلف لیکر بھی ایک امر کو خلاف واقعہ بیان کر دینے والے ہیں ۔ اور جب عدالت نے یہ فیصلہ دیدیا کہ سراج الاخبار کا مضمون مولوی صاحب کا ہی ہے اور اس مضمون میں مولوی صاحب نے خود تسلیم کیا ہے کہ میں نے دھوکا دیا تو اب بتلاؤ کہ آیا مولوی صاحب کی عزت رہ گئی یا گئی ۔ ہم اس پر اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے صرف پبلک خود ہی فیصلہ کرے کہ آیا جب ایک شخص بحیثیت ایک بڑے معزز اور مستند مولوی کے اپنے آپ کو عدالت میں ظاہر کرتا ہے اور اسطرح سے وہ گویا قوم کی ناک بنتا ہے پھر جب وہ عدالت میں ایک امر کی حقیقت پر پردہ ڈالتا ہے اور خود اس کے ہاتھ اور قلم کے لکھے ہوئے جو مضامین ہیں ان سے ارزروئے حلف اسکے کہتا ہے کہ یہ میرے لکھے ہوئے نہیں ہیں اور آخر کار خدا تعالےٰ اس حقیقت کو کھولتا ہے اور عدالت کے ذریعہ سے اس امر پر مہر لگواتا ہے کہ واقعی یہ خطوط مولوی صاحب ہی کے ہیں تو پھر لوگ ان مولوی صاحب کا اس قدر اعزاز و اکرام کر کے ان اخباروں یا رسالوں کو قوم کے سامنے اپنا کارنامہ پیش کرتے کہتے ان کی ناک رہی یا گئی ؟

یہ ایک دوسری بات ہے کہ عدالت کی رائے میں آیا وہ دفاع مستغث کو دیا گیا یا کسی اور کو دیا گیا اور اسی قسم کے وجوہ پر وہ ایک ملزم کو بری کر دے مگر جس حالت میں اس اشاعت یافتہ مضمون کو جس میں ملزم خود اقرار کرتا ہے کہ میں نے دھوکا کیا عدالت ملزم کا ہی مضمون قرار دے تو نقص دفاع کا اس کی طرف خود ثابت ہو جاتا ہے ۔ اب رہی یہ بات کہ جس شخص نے استغاثہ دائر کیا ہے آیا دفاع اس کو ہوا یا کسی اور کو یہ ایک جداگانہ بحث ہے جسے اس وقت چھیڑنا مناسب نہیں ۔

ہمارے ان اسلام کے نام لیوا ایڈیٹروں وغیرہ کو جائیے امور کو مولوی صاحب کی عزت قرار دیتے ہیں شرم میں ڈوب مرنا چاہیے اور خدا کا خوف کرنا چاہیے کہ کیا مسلمانوں میں اسی قسم کے مولوی ہوا کرتے ہیں اور کیا قرآن شریف کی پاک تعلیم کے یہی نمونے ہیں جنکو وہ پیش کرتے ہیں ۔ ان کے ایسے خیالات پر افسوس اور صد افسوس ۔ یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے جو کہ اس وقت شوخی اور شرارت سے کیا جا رہا ہے

www.aaiil.org

اہل زبان ہیں جب کہ خدا کی غیرت جوش میں ہے اور وہ چاہتا ہے کہ جن لوگوں نے قولاً یا عملاً کتاب اللہ اور اس کے پاک رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے ان سے انتقام لیجاوے اور اسلام کی عزت عظمت اور جلال دوبارہ دنیا میں قائم ہو یہ سخت سوء ادبی ہے کہ صرف حضرت مرزا صاحب سے بخل در صد اور تعصب کیوجہ سے زبانوں اور قلموں کو ایک بے لگام گھوڑے کی طرح چھوڑ دیا جاتا ہے اور اپنے آپ کو مسلمان قرار دیکر یہ نہیں خیال کیا جاتا کہ ہماری اقوال اور تحریرات سے کتاب اللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان ہر دو کی پاک تاثیرات کی عظمت برقرار رہتی یا جاتی ہے کاش خدا تعالےٰ تم کو سمجھ دے اور تم اپنے نیک اعمال سے اس قابل بنو کہ وہ تم کو سمجھ دیوے اور تم جانو کہ کس قدر گناہ اور کفر عظیم ہے جو ایک بیجا عداوۃ تم سے اپنے پاک مذہب اسلام کے بارے میں کر رہا ہے +

(۳) جو کچھ فیصلہ عدالت نے کیا ہے اور جسکو اختصاراً ذکر کر دیا گیا ہے اس پر تحقیقانہ نظر کرنے سے انسان اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے کہ اس کا ایک بڑا حصہ مرزا صاحب کے مفید مطلب ہے اور ان تمام پیشگوئیوں کو پورا کرتا ہے جو کہ قریب ایک لاکھ اشتہار ... کی گئی تھیں بیان پر اس کا مفصل بیان کرنا چونکہ قبل از وقت ہے اس لئے ہم اسے کسی دوسرے وقت پر چھوڑتے ہیں +

ہم اپنے ناظرین کی تسلی کے لئے یہ لکھنا بھی ضروری خیال کرتے ہیں کہ بعض عظیم الشان کامیابیوں کا انتظار خفیف اور چھوٹی چھوٹی ظاہری ناکامیوں سے ہوا کرتا ہے اور وہ بھی ایک ظاہر پرست کی آنکھ میں ناکامی ہوتی ہے ورنہ اصل میں بذات خود وہی ایک بڑی فتح اور نصرت ہوا کرتی ہے اس کی نظیر ہمیں زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی ملتی ہے کہ جب آپ عمرہ کرنے کے لئے مکہ تشریف لے چلے تو مشرکین نے حدیبیہ پر آپکو روک دیا اور اس بات پر فیصلہ ٹھہرا کہ اگلے سال آپ عمرہ کریں اور دوسری شرائط بھی اس قسم کی ہوئیں جن سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آنحضرت صلعم نے دبکر صلح کر لی۔ اور اکابر اصحاب کو اس سے ابتلا پیش آیا۔ لیکن چونکہ یہی صلح جو کہ بظاہر ناکامی کی صورت رکھتی تھی ایک بڑی کامیابی اور فتح اور نصرۃ کی تخم ریزی تھی اور تبلیغ اور اشاعت اسلام کو اس سے عظیم فائدہ پہونچا تبھی خدا تعالےٰ نے اس کا نام فتح مبین رکھا۔ اس لئے اس وقت بھی جلد باز دشمنوں کے شور و غل اور ان کی ہنسی پر کبھی توجہ نہ کرنی چاہئے ان کی خوشیاں جھوٹی خوشیاں ہیں جو کہ بہت جلد فنا ہو کر ان کے موہنوں پر ندامت کی سیاہی ملیں گی۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی باریک در باریک مصالح پر نظر ہونی چاہئے کہ جس نے اپنے فضل عظیم سے ایمان کے حامہ کو ہمارے ریب تن کیا ہے اور ہمیں توفیق عطا فرما کر اپنے مرسل اور مامور کی معیت اور اس کی قبولیت کا شرف دیا ہے۔

دشمنوں کی یہ جلد بازی اور غل پٹاڑا اور ہماری طرف سے صبر اور استقلال اور انجام پر نظر۔ یہی وہ امور ہیں جو کہ ہمیں دوسروں سے تمیز کراتے ہیں ورنہ اگر جلد باز دشمنوں کے مقابلہ پر ہم بھی جلد بازیاں کریں اور وہ ۵ بحیثیت ایک مومن کے ہماری نظر ان باریک در باریک مصالحہ پر بھی ہونی چاہئے جو کہ خدا تعالےٰ نے اپنے ایسے افعال میں رکھے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ انہی کی طرف اشارہ کر کے فرماتا ہے عسیٰ ان تکرھوا شیئاً وھو خیر لکم۔ وعسیٰ ان تحبو شیئاً وھو شر لکم۔ اس تحریر کے بعد میری نظر میں اب کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ اس مقدمہ کے متعلق مخالف اخبار و لیسن یا تمام لوگوں کی اظہار رائے پر توجہ کی جاوے۔ گو ہم انشاء اللہ ایکدو اور شمارہ

البدر کے للہی خریدار

میرے ایک افریقہ کے دوست سید غلام محمد صاحب احمدی ہیڈ کلارک سب کمشنر آفس ضلع لیوگانڈا پروٹکٹوریٹ نے ماہ ستمبر میں البدر کے دس نسخہ اس طرح سے خریدے تھے کہ ان کے اخراجاۃ پر دس اخبار دس ایسے احباب کے نام جاری کئے جاہیں جو خریداری کی استطاعت نہیں رکھتے چنانچہ اس تجویز سے کہ اگر بجائے دس کے بیس خریدار ایسے ہو جاویں کہ جو نصف قیمت اخبار خود ادا کریں اور نصف سید صاحب کے عطیہ سے وصول ہو جاوے تو اشاعت بھی بڑھ جاویگی اور بجائے دس کے بیس صاحب سید صاحب کے ذریعہ مستفید ہو سکیں گے ان خریداروں کی تلاش کی گئی تھی اب تک جس قدر ایسے خریدار پیدا ہوئے ان میں سے بعض تو نصف قیمت ادا کرتے ہیں اور بعض کے نام بلا قیمت اخبار جاری ہے۔ اور جو رقم سید صاحب موصوف کی طرف سے ہمیں وصول ہوئی اس میں سے ابھی ۵ باقی ہیں کہ جس کے ذریعے سے نصف نصف قیمت پر ۵ خریداروں کے نام اور پوری مفت قیمت پر ۳ خریداروں کے نام اخبار جاری ہو سکتا ہے۔ فروری کے آخر تک اس قسم کی مکمل درخواستیں آجانی چاہئیں خدا تعالیٰ سید صاحب موصوف کو اس نیک عمل کی جزائے خیر عطا کرے اور ہمارے دوسرے ذی وسعت احباب کو بھی اس کی تحریک ہو تاکہ البدر کی اشاعت کا مطلوبہ نمبر جلد پورا ہو اور کارخانہ استحکام پکڑے +

طاعون کا دردناک نظارہ

شہر سیالکوٹ سے ایک خط کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ایک گھر میں کل ۱۲ آدمیوں کا کنبہ تھا ان میں سے ۴ آدمی تو ایک ہی دن ایک ہی وقت میں طاعون سے ہلاک ہوئے اور ایک ہی وقت میں ان کے جنازہ گھر سے نکلے پھر اس کے بعد ہر روز دو دو یا شاذ و نادر تین تین مرتے رہے اور اسطرح سے مر گئے اور آخر کار دو بچے باقی رہ گئے +

راولپنڈی میں پھر طاعون کی خبر سنی گئی ہے۔ ہنڈالہ اور گورداسپور میں طاعون کا زور ہو گیا ہے۔

مقدمہ فوجداری کے انتقال کی درخواست ڈپٹی کمشنر صاحب نے نامنظور کر دی ہے غالباً اس کی چارہ جوئی چیف کورٹ میں کیجاویگی

www.aaiil.org

۲۶ جون ۱۹۰۳ء ۲۸ اگست ۱۹۰۳ء

سید نظام الدین صاحب مدراسی آصف نگر

۲۶ جون ۱۹۰۳ء کو البدر کے ناظرین پر یہ امر واضح ہوگا کہ ہم نے ذکر کیا ہے کہ صاحب مذکور البدر کا نام و پتہ حضرۃ مفتی محمد صادق صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کو بھیجنے بتلایا گیا تھا۔ اس پر مفتی صاحب نے ایک کارڈ آپ کے نام ڈاک میں ڈالکر اس دیار کی حقیقت کا انکشاف چاہا۔ صاحب کا پتہ مفصل تو معلوم نہ تھا مگر تو کل علی اللہ جس مقام کا نام بتلایا گیا تھا وہی لکھکر ڈاک میں ڈالدیا گیا اور صرف اس قدر مضمون لکھا کہ اگر آپ کارڈ دیکھ لیں تو جواب سے جلد سرفراز فرماویں اس میں کچھ راز نہ تھا اور پھر دو سرے دن ایک اور کارڈ ڈالا گیا اور جواب بھی لکھدیا۔ ایک ماہ تک کچھ جواب نہ آیا کچھ دن زیادہ گذرے تھے کہ دوسرا کارڈ واپس آیا جسپر مہر ہین ڈاک خانہ کی لگی ہوئی تھین جس سے پتہ لگتا تھا کہ محکمہ ڈاک نے تلاش مکتوب الیہ مین بہت کوشش کی ہے مگر چند روز بعد جو پہلا کارڈ ارسال کیا تھا اس کا جواب آگیا اور معلوم ہوا کہ سید صاحب مدراس سے آصف نگر حیدرآباد مین مقیم ہین پھر اس کے بعد سید صاحب موصوف کے خط مشتمل بر رویا و کشوف آئے جن مین آپنے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت اور آپکے منجانب اللہ ہونے کے بارے مین اللہ تعالےٰ سے اطلاع پائی تھی وہ رویا اور کشوف ۲۰ مئی و ۱۰ جون ۱۹۰۳ء اور ۲۸ اگست ۱۹۰۳ء کے اخبار البدر مین زیر عنوان کشفی شہادت و عالم خواب درج ہین دہان ملاحظہ کر لئے جاوین۔

۷ جنوری ۱۹۰۴ء کو سید صاحب کو رویا مین یہ دکھلایا گیا کہ آپ حالت نزاع مین ہین کہ حضرۃ مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنا دست مبارک ان کی طرف بڑھایا کہ اس اثنائے مین آنکھ کھل گئی اس کی تفسیر سید صاحب کے ذہن نشین یہ ہوئی کہ اب مجھے حضرۃ امام الزمان کی بیعت کرنی چاہیے۔ چنانچہ آپ اسی لئے ایک ماہ کی رخصت لیکر قادیان کی طرف روانہ ہو لئے اور راستہ کی شدائد و مصائب کا مقابلہ کرتے ہوئے ۲۰ جنوری کو یہان پہونچے اور ۲۲ جنوری ۱۹۰۴ء کو حضرۃ اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کی عزت حاصل کی اور گذشتہ ہفتہ مین واپس حیدرآباد دکن تشریف لے گئے ہین۔ مگر راستہ سے بوجہ علالت طبع واپس آگئے

ایسے احیاء کے وجود کہ جن کو خدا تعالےٰ اون کے ذاتی یا نسبی رشد کی وجہ سے محض اپنے فضل سے ہدایت کی راہ دکھاتا ہے اور خود دستگیری فرما کر ایک صادق من اللہ کی

تعدد ازدواجی کی جماعت کو تاکید

مفتی فضل الرحمن صاحب احمدی قادیانی نے ذیل کے ملفوظات حضرت امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام کے مجھے پہونچائے ہین ۲۳ ستمبر ۱۹۰۳ء کی علی الصباح کو جب مفتی صاحب موصوف نے حضرۃ حکیم مرادین نورین صاحب کے ہان فرزند ارجمند کی ولادۃ کی خبر حضرۃ امام الزمان علیہ السلام کو گورداسپور مین جاکر پہونچائی۔ تو آپ نے فرمایا۔ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کیونکہ اس سے مثیۃ مولوی صاحب کو اولاد کا بہت صدمہ پہونچا ہوا ہے میرا جی چاہتا ہے کہ اس کا نام عبد القیوم رکھا جاوے پھر فرمایا۔

کہ میرا تو یہی جی چاہتا ہے کہ میری جماعت کے لوگ کثرت ازدواج کرین اور کثرت اولاد سے جماعت کو بڑھاوین مگر شرط یہ ہے کہ پہلی بیویون کے ساتھ دوسری بیوی کی نسبت زیادہ اچھا سلوک کرین تاکہ اُسے تکلیف نہ ہو۔ دوسری بیوی۔ پہلی بیوی کو اسی لئے ناگوار معلوم ہوتی ہے کہ وہ خیال کرتی ہے کہ میری عزت پر اوخت اور حقوق مین کمی کی جاوے گی مگر میری جماعت کو اس طرح نہ کرنا چاہیئے۔ اگرچہ عورتین اس بات سے ناراض ہوتی ہین مگر مین تو یہی تعلیم دونگا مگر یہ شرط ساتھ ہے گی کہ پہلی بیوی کی عزت پر داخت اور اس کو حقوق دوسری کی نسبت زیادہ توجہ اور عزت سے ادا ہون اور دوسری سے اسے زیادہ خوش رکھا جاوے ورنہ ہو کہ بجائے ثواب کے عذاب ہو۔ عیسائیون کو بھی اس امر کی ضرورت پیش آئی ہے۔ اور بعض دفعہ پہلی بیوی کو زہر دیکر دوسری کی تلاش سے اسکا ثبوت دیا ہے۔ یہ تقوےٰ کی عجیب راہ ہے۔ مگر بشرطیکہ انصاف ہو اور پہلی کی نگہداشت مین کمی نہ ہو۔

الحمد للہ کہ اس پیغام رسان ایڈیٹر کا اس پر اول سے ہی عمل درآمد ہے۔

بیعت کا فخر بخشنا ہے اہل بصیرت کے لئے عظیم الشان نشان ہین اگرچہ اس وقت کے کور باطن اور شب پر چشم منکر اور مخالف ان سے فائدہ نہ اُٹھاوین لیکن انہی مین سے اکثرون کی آئندہ نسل ان نشانات الٰہی سے فائدہ اُٹھادے گی۔

گذشتہ ماہ مین اور اس سے پیشتر چند نظمین دفتر البدر مین بعض محبان حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف سے وصول ہوئی ہین ان اصحاب

ضوابط اخبار البدر

(۱) چندہ پیشگی معہ خرچہ وی پی پس مین ایک کتاب بھی ارسال ہوتی ہے ہندوستان سے باہر تمام ممالک کے لئے ہے

قادیان مین پیشگی قیمت ۴

بیرون نجات کو احباب اگر بذاتہ تقاضا قیمت خود ارسال کرویں تو ۱۰ ۴

(۲) بعض احباب ایکماہ و ماہ پر اداءگی چندہ پر اخبار جاری کرواتے ہین اگر وہ اپنے وعدہ پر چندہ خود نہ ارسال کرین گے تو ان کی طرف وی پی ارسال ہوگا۔

(۳) اگر کسی صاحب کو اخبار نہ پہونچے تو اس صورت مین کہ اس مقام یا ان کے گرد و نواح مین وہ نمبر پہونچے ہون ان کو چاہیئے کہ البدر کی تاریخ سے ایک ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیدین دیر سے اطلاع دینے مین اغلب ہے کہ وہ نمبر نہ ارسال ہو سکین۔

(۴) تبدیلی پتہ کے لئے وقت تبدیل سے ایک ہفتہ پیشتر اطلاع دینی چاہیئے بصورت دیگر جو نمبر نہ ملین بعد ازان بشرط موجودگی وہ فی نمبر ۱ کے حساب سے دئے جاوین گے۔

(۵) ہر حال مین جواب کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے ورنہ اگر بعض استفسارون یا شکایتون کے جواب نہ ملین تو کاظمانہ معذور ہو

(۶) خط و کتابت مین چٹ کے نمبر کا ضرور حوالہ دینا چاہیئے ۱۹۰۴ء مین کچھ تغیر و تبدل نمبرون مین ہوا ہے اس لئے اپنے اپنے نمبر ہر ایک صاحب ملاحظہ فرمالیوین۔

بعض احباب کی خدمتین سرالشہادتین اور قول الصحیح وی پی نہین کئے گئے لیکن پہونچا دئے گئے ہین اس لئے ان کی خدمت مین التماس ہے ہر ایک نسخہ کی قیمت فی نسخہ ۱ کے حساب سے معہ محصول ڈاک۔ دفتر البدر مین پہونچا دیوین تاکید ہے (منیجر)

گئے۔ تحریر کیا تھا کہ محض شوق کے ولولہ نے یہ ترتیب الفاظ مین دلوائی ہے ورنہ بذات خود ہم شاعر نہین ہین اسلئے اظہار محبت کے لئے ان کو ضرور درج اخبار کر دیا جاوے چونکہ وہ قطعین قابل اصلاح نہین اس لئے درج اخبار نہین ہوئین محبان صادق اس سے ملول نہ ہون خدا تعالیٰ ان کی نیت اور محبت صادق کی انکو جزا دے چھوڑ دیتے ہین۔ منیجر

www.aaiil.org

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم اپنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا اور جس کے دریافت ہو جانے سے یسوعی معجزات کی کلا ہر ایک مذہب والت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی ہے اور جس کے ذریعہ سے بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اس کا بر محل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے جو ہدایات ان میں درج ہیں ان پر مشق کرنے سے انسان صحت یافتہ کہلا سکتا ہے اور بیماری کی عادۃ بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کی لکھنے والوں نے وہ مبالغے کئے ہیں کہ آسمان و زمین کو ملا دیا ہے اور اس کو مشاق کو گویا خدائی کی کل کا چابی والا قرار دیدیا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا ٹھیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے۔ جیسے خدا کے ارادے سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل بنا یا مفید یا مضر کرتا ہے ویسے ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے مزدیک اول محالات ہوں تھوڑا گر مزید عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں۔ قیمت عمر

شہادۃ اسمانی حصہ اول و دوم - بجواب کلمۂ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معتبر مبین کے اعتراضوں کے جواب اس میں دیے گئے ہیں و القرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد۔ اور دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دیے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ

سر مکتوم - یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور رسالہ کسر صلیب بالکل مدلل طریق سے ثابت کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ ہونے کا ذکر انجیل میں ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵ر

ردو بائے صالحہ اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ تبرکیہ کا اور حضرت مسیح موعود کا ثبوت صحف سابقہ سے قیمت ۲ر

انجاز احمدی ۳۰۰ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین میں سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ار

قول صحیح پنجابی کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم کردہ اپنے اردو زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعا ہی ہے کہی ہے قیمت ار (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

عاقبۃ المکذبین لودیانوی مخالف مولویان کا الجام جو ہوا اس کا بیان۔ بیعت کی دس شرائط حضرت مسیح کی وفات و حیاۃ پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ار (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

اسلام اور اس کا بانی یعنی اس کا زمانہ و حالات و مقاصد و موجودہ المعروف بہ ہیرو زائیدہ ہیرو رشب کے ایک اخباری سی

صیانۃ الناس - مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب بجناب فاضل امروہی قیمت ار

الہامی دعا - ربک کل شیئ خادمک ربنا حفظنی والدعلی والرحمنی قیمت - ر (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گورداسپور قیمت ار ایضاً

نظم برائے مشورات بطرز کامن مصنفہ

رد شنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبدالکریم تاجر مالیہ کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ارزاں (ذرا وسط قسم تاجران کو

سر الشہادتین - اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کی شہادۃ کا واقعہ سن و سن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف میں موجود تھا چونکہ اب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب بمقدرین ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ فاضل

مجرب ادویہ

حب دافع دائمی قبض اس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہیں ہوتی بلکہ مدد دل قوی میں جو قبض باعث مرض پہنچتا ہے اس سے رفع ہو کر آئندہ تادیر قوت قوی کو فضلہ کا اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت عمر

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے فضلہ کا حاکم سمجھی ہے قیمت عمر

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کی اندرونی نہ ہو اور مانع سوختن آتا ہو نوٹ ورکارام ہو جاتا ہے کہا ہوا اور ناک میں ڈالنے کی دوا قیمت عمر

حبہ جدید پرانے بخاروں اور ابتدائی ذبی اور کہانسی وغیرہ کا علاج جلی کا نتیجہ ہو خود قادیان میں بھی ہو چکا ہے

روغن مہرہ - بشرطیکہ ماورزا دہرہ نہ ہو اکثر اون پر تجربہ ہو اکارام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی

درد سر کی گولی ہر ایک قسم کے درد کو اس سے خوراک آرام ہو جاتا ہے اعصاب کو طاقت قلبی ہو ۱۲ گولی عمر

سرمہ زنگاری اعلیٰ درجہ مقوی بصر۔ دمشقی بخارا شوب چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا علاج اعلیٰ درجے کے اجزا کا خاندانی نسخہ قولہ الحکم

مصفی خون گولیاں خالص عرق جوہر اور چوب چینی کی بنی ہو لیکن بہ گولی عمر

سلائی کندہ جسے ہندوستانی زبان میں روہی کہتے ہیں خواہ پرانی ہوں اس کو استعمال کر آرام ہو جاتا ہے

مذکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کی نام آنی چاہیے

تفسیر القرآن بالقرآن پر ایک بینظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بی اے نے بمحنت شدید کے ساتھ تالیف فرمایا اصل حضرت مسیح آخر زمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نورالدین صاحب سے زیادہ سادی معنی مسیح الزمان و فنا و فنا اسکی نسبت یہ اظہار شاکر فرمایا۔ نہایت عمدہ بینظیر زبان۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہیں دلوں پر اثر کرنیوالی ہے حضرت مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین علیہما السلام کے فیض بعض جگہ اصلاح بھی کی گئی فضل بیان سے ہمیشہ خریدار رہے ہیں خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض نصف۔ رکے ٹکٹ آنہ پر بطور تحفہ نہ روانہ کی جاتی ہے۔ ۱۰ جلد ۲ر مجلد ہے۔ پارہ الم کی قیمت ۱ر پارہ عم ۲ر

المشتہر خاکسار فقیر محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام نتراوڑی ضلع کرنال تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئے نہ کہ دفتر البدر میں

بنارسی مال ہر قسم کا مردانہ اور زنانہ مثل ڈوپٹے اور کلبدن۔ غلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر سے خریدا جاوے اصل اخراجات پر صرف ۲ر منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ خالص نہایت دیانت داری سے ارسال کیا جاویگا

المشتہر سید عزیز الرحمن محلہ شالوٹ متصل کتاب گھر کوہ منصوری

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ہر قسم کی اردو عربی فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے

نیو فیشن کے سٹ - ناظرین ہمارے یہاں بینا کاری کوفت گری کا کام کوٹ قمیض کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور میڈل طاہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھا سکتا ہے فائدہ یہ ہے کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اور یہ عمر بھر میں ایک دفعہ کافی ہیں۔

نمبر ۱ - بٹن سٹ نام بھی سنہری کام بھی سنہری قیمت ۱۲ر **نمبر ۲** - بٹن سٹ اسنہری اور کام چاندی کا قیمت ۱۰ر **نمبر ۳** - بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۶ر **نمبر ۴** - انگشتری میل پوٹا چاندی کا قیمت ۱۲ر خط آنے پر بذریعہ ویلیو پی ایبل روانہ ہو سکتا ہے۔

پتہ - ایس جی ایم کمپنی گوجرات پنجاب

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا۔ ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا۔ دوائی یونانی انگریزی و مصری شیک و لگنی ہر قسم و ہر کے۔ روداں و سوسی ہر قسم و ہر کے۔ پیتاں۔ وجراب ہر قسم کی دیسی انگریزی سوتی و اونی کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی ساڈی و کلاہ ہر کی۔ گلیس لینی پٹی۔ کرتہ بنیان سوداں دیسا بیانہ و پاجامہ بنارسی ہمکو جو تے خورد و کلان سادہ و کلاہ ادیپٹ و گرگابی اور شوز دیسی انگریزی و پنجابی دلودیا۔ ہندوستانی وغیرہ وغیرہ برتن مراد آباد سی گلو بند ہر قسم کے خورد و کلان **شاہنامہ** مرزا نامہ و زنانہ کپڑے کی اور سلیگ کی ہر قسم قفل آہنی و پیتل کے ہر قسم خورد کلان۔ قرابہ ہر قسم کے۔ دری ہر قسم کی۔ قینچی دیسی و ولایتی ہر قسم کی۔ چاقو دیسی و ولایتی ہر قسم کے

المشتہر حافظ لاد احمد اینڈ کو تاجران پیتھے بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیگا | نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

آسمان ہے یہ نور سرمد کا — عکس ہے یہ رخ محمد کا — چودھویں کا ہے چاند یہ ابدد — فیض ہے یہ غلام احمد کا

ان اللہ فاتح کل وقت مسیحہ وما توفیقی الا باللہ

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

چہ گویم بالگو آئی جہاد و قادیان بینی — و ہم بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

خریداروں کو اطلاع اے احباب کہ تازہ حالاۃ پہنچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجراء اور قیام کا مدار قومی امداد اور عہ پایہ پر ہے اس کی ہر وقت اشاعت اور ایڈیٹوریل سٹاف کی تکمیل اور زمہ وار کے لئے ضرورہ ہے کہ اس کی اشاعت کم از کم ۵۰۰ ہو سو ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ اشاعت بہت قلیل ہے اور کاغذ بیشہ اخراجات کا ذریعہ ہے اگر کبھی وقت اشاعت میں چند روز کی دیر ہو جائے تو خفا اور بدظن نہ ہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سرتوڑ کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد کو پورا کرکے کارخانہ کو ہر ایک امر کا ذمہ دار بنا دیں اپنے وعدہ کے موافق اس کو ضرور خریدیں اور اس کی ترقی کے لئے دعا کرتے رہیں

وہ الفاظ جنمیں حضرۃ مسیح موعود عہ بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جائیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار رہا اور میں ہر دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا ۱ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ تین بار رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور گناہ کا اقرار کرتا ہوں میرا گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ پھر اس کے بعد آپ دوسرے حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

فتوی مبالغت جہاد

اب جہیڑو دہ جہاد کا اکہ دو ستو خیال — اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے — دشمن ہر دہ خدا کا جو کرتا ہی اب جہاد
کیوں چھیڑتا ہے مولوی نبی کی حدیث کو — کیوں بھولتا ہے تو یضع الحرب کی خبر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ — جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائے گا
پہنچیں گے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند — یعنی وہ وقت امن کا ہو گا نہ جنگ کا
یہ حکم جس کے بھی جو لڑائی کو جائیگا — اک معجزہ کے طور سے یہ بھگوئی ہے
القصہ یہ مسیح کی آنے کا ہے نشان — ظاہر ہمیشہ جو دکشاں کرزباں وزبان نہیں
اب تم نہیں وہ دین وہ قوت وطاقت نہیں رہی — وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی

وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی — وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی
دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی — حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی — دنیا و دین میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
وہ انس شوق وجد وہ طاقت نہیں رہی — ہر وقت تعبد و ترسیح کی تو عادت نہیں رہی
موسو ہی گندو دل میں ظہارت نہیں رہی — خوان ہی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی
سوئے اسے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی — سب پر یہ راک بجا ہی کہ وحدت نہیں رہی
اب کوئی تم سے چیز نہیں غیر قوم سے — تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی
ہاں اب تم نے چھوڑ دیا دین کی راہ کو — اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہی
اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں — کیونکر کہو وہ نظر کہ تمہارے وہ دل نہیں
تقوی کے جائے چتے تو سب پاک ہو گئے — کچھ کچھ جو نیکیاں رہو تھوڑہ خاک ہو گئے
اب تم تو خود ہی مورد غضم خدا ہوئے — اب تم پہ یار کیونکر نہ ہو ہر دم خفا ہوئے

اب جہاد کا حرام ہے اب جنگ اور قتال — دین کے لئے حرام ہے اب دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتوی فضول ہے — منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
جو چھیڑتا ہے پھر جہاد و تم اس حدیث کو — کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھول کر
عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دیگا التوا — جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹا دیگا
کھیلیں گے بچے سانپوں سے بیخوف و بیگزند — بھولیں گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا
وہ گاؤں سو سخت پر تفنگ اٹھائیگا — کافی ہے سوچنے کو اگر اک بھی ہے سمجھ
کر دیگا ختم؟ کے وہ دین کی لڑائیاں — اب قوم میں تمہاری وہ تلوار تو نہیں
وہ سلطنت وہ رعب وہ شوکت نہیں رہی — وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہیں رہی

وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی — خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذب افاضہ نہیں رہی — کسل گیا ہے دل میں جلادت نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ تدبر نہیں رہی — آنکھیں غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی
ظلمت کی کچھ بھی حد و نہایت نہیں رہی — نور خدا کی کچھ بھی علامت نہیں رہی
یکی کو کام کرنیکی رغبت نہیں رہی — دین بھی ہو ایک قسم تفریح فقط نہیں رہی
طاعون سے ہیں گرگئے بہتیرے ہیں مرگئے — ہیں نیکی کی قدر نہیں رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہے وہ مودت نہیں رہی — صورت بگڑ گئی ہے وہ صورۃ نہیں رہی
بھید اس میں یہ ہی ہے کہ وہ حاجت نہیں رہی — کرتی نہیں ہو تم منع صیقل اور صرم سے
عادۃ میں اپنی کر لیا غش و گناہ کو — مومن نہیں ہو تم کہ قدم کا ٹرانہ ہے
رو تو رہو دعا و مومن بھی وہ اثر نہیں — شیطاں کے ہیں ہو ذکر یار رہ دل نہیں
جتنے خیال دلمیں تھے پاک ہو گئے — باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے
اس یار سے بشامت عصیاں جدا ہو کر

اب یغوث سے لڑائی کو سمجھتے ہیں کیا بھائی — تم تخنوی نیرین کے محل سمجھ ہوئے
سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہی اب کہاں — وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہی اب کہاں
پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایمان نہیں رہا — وہ نور مونا نور عرفان نہیں رہا
پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے — آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے
ایسا گمان کہ مہدی خونی بھی لیگا — اور آگ فرون کے قتل سے دین کریگا
اک خانہ یا تین سر اسر دروغ ہیں — بہتان ہیں یا شبہ ہیں اصل فروغ ہیں
یارو جو مر آئی کو تم نے وہ آچکا — یہ لازم تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا
اب سال ستہ بھی صدی سے گزر گئے — تم میں سے کتنے سمجھ دار کہ مر گئے
تھوڑے نہیں نشان جو دکھائے گئے نہیں — کیا پاک راہ تھی جو بتائی گئی نہیں
پر تم نے ان کو کچھ بھی نہ آپنایا نہ فائدہ — منہ پھیر کر ہٹا دیا تم نے یہ مائدہ
بخلوں سے یا رہ باز بھی آیا گیا نہیں — خواہش پاک صاف بنا دی گیا نہیں؟
باطن سے میل دل کی پہلا دی گیا نہیں — حق کی طرف رجوع بھی لا دی گیا نہیں؟
اب عذر کیا ہو کچھ بھی بتا دی گیا نہیں؟ — مخفی جو دل میں ہر وہ سنا دی گیا نہیں؟
آخر خدا کے پاس بھی جا دی گیا نہیں؟ — اس وقت اس کو منہ بھی دکھا دی گیا نہیں؟
تم میں سے جسکو دین و دیانت سے پیار ہے — اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کو مرکز استوار
لوگوں کو یہ بتا ہے کہ وقت مسیح ہے — اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

ہم اپنا فرض دستواب کر چکے ادا

اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

نوٹ ۔ بیعت کا استہبد حضرۃ امام الزمان ۴ ج ۱۳۰۶ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا نومبر ۱۹۰۳ء تک ہی ہوئے چودہ سال ہوئے ہیں جبکہ البدر اپنے پورے سو نمبروں کی تعداد اس چھیاسی سال کی یادگار میں جو کہ آپ کی فتح اور نصرت کا زمانہ تھا قادیان سے شائع ہوا

QADIAN
9 FEB 04
www.aaiil.org

ملفوظات حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام

۳۰ جنوری ۱۹۰۴ء

حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت آج بفضل خدا بہت تندرست رہی اور آپ نے بعد نماز مغرب عشاء کی نماز تک مجلس فرمائی۔

طاعون کا ذکر ہوتا رہا کہ اب فروری کا مہینہ آگیا ہے اس کا زور ہوگا۔ چنانچہ مختلف مقامات سے اب اس کی خبریں آنی شروع ہوگئیں ہیں +

خدا شناسی اور سچے ایمان کی ضرورۃ

فرمایا کہ ضروری بات خدا شناسی ہے کہ خدا کی قدرت اور جزا سزا پر سچا ایمان ہو اسی کی کمی سے دنیا میں فسق و فجور ہو رہا ہے لوگوں کی توجہ دنیا کی طرف اور گناہوں کی طرف بہت ہے دن اور رات یہی فکر ہے کہ کسی طرح دنیا میں دولت۔ وجاہت۔ عزت ملے جس قدر کوشش ہے خواہ کسی پایہ میں ہی ہو۔ مگر وہ دنیا کے لئے ہے خدا کے لئے ہرگز نہیں۔ دین کا اصل لب اور خلاصہ یہ ہے کہ خدا پر سچا ایمان ہو مگر اب مولوی وعظ کرتے ہیں تو ان کے وعظ کی بھی علت غائی یہ ہوتی ہے کہ اسے چند پیسے مل جاویں جیسے ایک چور باریک در باریک حیلے چوری کے لئے کرتا ہے ویسے ہی یہ لوگ کرتے ہیں ایسی حالت میں بجز اس کے کہ عذاب الٰہی نازل ہو اور کیا ہو سکتا ہے +

ایک اعتراض ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ اپنی تعریف کرتے ہیں اور اپنے آپ کو۔ مطہر برگزیدہ قرار دیتے ہیں۔ اب ان لوگوں سے کوئی پوچھے کہ خدا جو امر ہمیں فرماتا ہے کیا ہم اس کی نافرمانی کریں اگر ان باتوں کو اظہار نہ کریں تو معصیت ہو۔

قرآن شریف میں آنحضرۃ صلعم کی نسبت کیا کیا الفاظ اللہ تعالیٰ نے آپ کی شان میں فرمائے ہیں ان لوگوں کے خیال کے مطابق تو وہ بھی خودستائی ہوگی +

خود ستائی کرنا والا حق سے دور ہوتا ہے مگر جب خدا تعالیٰ فرماوے تو پھر کیا کیا جاوے یہ اعتراض ان نادانوں کا صرف تحصیر ہی نہیں ہے بلکہ آدم سے لیکر جس قدر نبی رسول آئے کیا اور مامور گذرے سب پر ہی ذرا غور کرنے سے انسان سمجھ سکتا ہے کہ جسے خدا مامور کرتا ہے ضرور ہے کہ اس کے لئے اجتبا اور اصطفا ہو اور کچھ نہ کچھ اس میں ضرور خصوصیت چاہئے کہ خدا تعالیٰ کل مخلوق میں سے اسے برگزیدہ کرے خدا کی نظر خطا جانے والی نہیں ہوتی۔ پس جب وہ کسی کو انتخاب کرتا ہے تو وہ معمولی آدمی نہیں ہوتا۔ قرآن شریف میں بھی اسی کی طرف اشارہ ہے واللہ یعلم حیث یجعل رسالتہ اس سوال کا آخر حاصل یہ ہے کہ وہ ہمیں مفتری کہیں گے۔ مگر پھر ان پر سوال ہوتا ہے کہ عجب خدا ہے کہ اس قدر عرصہ دراز سے برابر افترا کا موقعہ دئے چلا جاتا ہے اور جو کچھ ہم کہتے ہیں وہی وقوع میں آتا ہے اگر مفتری ہیں تو ان کے ساتھ خدا کے یہ سلوک ہیں اور اس طرح سے ان کی تائید اور نصرت کی جاتی ہے جیسے کہ ہماری۔ تو پھر کل انبیاء کو بھی انہیں مفتری قرار دینا پڑے گا۔ وہی علامات اور براہین جو کہ آنحضرۃ صلعم کے وقت میں آپ کی صداقت کے نشان اور دلیل تھے وہی اب بھی موجود ہیں۔ جسے خدا تعالیٰ انتخاب کرے اگر وہ اس کی تعریف نہ کرے تو کیا گندا کہے اس سے خدا پر حرف آتا ہے کہ اس کا انتخاب گندا ٹھہرتا ہے +

اگر دنیا کے مجازی حکام اعلیٰ کو بھی دیکھو تو وہ بھی حتی الوسع کمشنری۔ لفٹیٹی۔ ڈپٹی کمشنری وغیرہ کے عہدوں کے لئے انہی کو انتخاب کرتے ہیں جو کہ ان کی نظر میں لائق ہوتے ہیں۔ اگر وہ حکام اعلیٰ کی نظر میں نالائق اور ذمہ داریوں کے بجا آوری کے ناقابل ہوں تو انتخاب نہیں کئے جاتے پس اسیطرح اگر مامورین وغیرہ خدا تعالیٰ کی نظروں میں نالائق۔ نکمے اور ناشقیا ہوں تو پھر لوگوں کو مزکی نفس بنانے کی خدمت ان سے کیسے لی جاوے +

یہ ایک نکتہ ہے کہ ان کا جو اعتراض ہوتا ہے وہ صرف میری ذات پر نہیں ہوتا بلکہ عام ہوتا ہے کہ آدم سے لیکر جس قدر نبی اس وقت تک گذرے ہیں سب اس میں شامل ہوتے ہیں۔ بھلا وہ ایک ایسا اعتراض کرکے تو دکھلاویں جو سابقہ انبیاء میں سے کسی پر نہ ہوا ہو۔ اصل بات یہ ہے کہ ایمان کے لوازم تمام اس وقت رد ہی ہو گئے تھے۔ دل حلاوت ایمان سے خالی ہیں دنیا کی زیب و زینت کے خیال نے دلوں پر تصرف کر لیا ہے ایک گہرے بحر ظلمات میں لوگ پڑے ہوئے ہیں اس وقت بڑی ضرورت اور احتیاج اس امر کی ہے کہ وہ نقطہ جس کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور کتاب اللہ نازل ہوئی حاصل ہو۔ ایک مرد وہ ایمان لوگوں کے پاس ہے اس لئے اس ایمان کی کوئی نشانی بھی باقی نہیں ہے اور اسی باعث سے یہ وبال ان لوگوں پر ہے پھر کہتے ہیں کہ کیا ہم نماز اور نہیں کرتے۔ روزے نہیں رکھتے کلمہ نہیں پڑھتے ان کم بختوں کو اتنی خبر نہیں کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے تو یہود بھی تو سب عبادتیں کرتے تھے پھر وہ کیوں مغضوب ہوئے۔

ان کی نہایت درجہ کی تسلی اور شقاوت ہے کہ بھلا دیا ہے کہ اسلام کیا ہے۔ دین کیا ہے کب کہا جاتا ہے کہ فلاں متقی ہے۔ فلاں مومن ہے۔ صرف چھلکے اپنی پوست پر نازاں ہیں اور مغز کو ہاتھ سے کھو دیا ہے جو کہ دین کی اصل روح و روان ہے اب خدا چاہتا ہے کہ وہ روح دوبارہ پیدا کرے ہو اگر ان لوگوں میں تقوے اور معرفت ہوتا یہ غرض کر کے خود ہی نادم ہوں۔

سواد اعظم کیا شے ہے

ایک یہ اعتراض کرتے ہیں کہ سواد اعظم حیات مسیح کا قائل ہے اگر سواد اعظم کے ہ شے ہیں کہ ایک گروہ کثیر ایک طرف ہو تو اس کی بات سچی ہوتی ہے تو آنحضرت صلعم کی بعثت کے وقت یہود و عیسائی قوم کا بھی سواد اعظم تھا وہ اہل کتاب بھی تھے۔ بڑے بڑے عالم فاضل عابد زاہد موجود تھے ان کے معیار سے تو ہم آنحضرۃ صلعم کے حق میں ان کی شہادۃ مفتریان لینی چاہئے کہ اصل سواد اعظم وہ لوگ ہیں جو حقیقی طور پر اللہ کو مانتے ہیں اور علی وجہ البصیرت خدا تعالیٰ پر ان کا ایمان ہے اور ان کی شہادۃ معتبر ہوتی ہے۔ بھلا سچ دیکھو کہ جس راہ میں بچھو۔ سانپ اور درندے وغیرہ ہوں۔ کیا اگر دس ہزار اندھے اس کی نسبت کہیں کہ یہ راہ اختیار کرو تو کوئی بھی ان کی بات مانے گا۔ اور جو ان کے پیچھے چلیں گے وہ سب مریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ میں علی وجہ البصیرت بلاتا ہوں اگرچہ آپ ایک فرد واحد تھے لیکن آپ کے مقابل خدا کے منکرین کی بات قابل اعتبار نہ تھی جو آپ کی مخالفت کرتے تھے اب اس وقت ایک سواد اعظم تھے بلکہ کل سواد اعظم ہیں۔ ابیبون۔ بھنگیان۔ چمسیون۔ مخلوق پرستوں کا بھی وغیرہ کا بھی ایک سواد اعظم ہے۔ مخلوق پرستوں کا بھی

www.aaiil.org

ترسیل زر کے متعلق ضروری اطلاع

اکثر احباب حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے نام مختلف مدوں مثل مدرسہ لنگر خانہ۔ میگزین۔ الحکم۔ البدر وغیرہ کے چندے یکجائی طور پر روانہ فرماتے ہیں کہ ان کی تقسیم میں حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور نیز مولوی صاحب کو کمال تکلیف ہوتی ہے اور آپ کا بیش قیمت وقت چھوٹی چھوٹی رقوم کے تقسیم اور حساب میں صرف ہو جاتا ہے اور بعض وقت غلطی سے ایک مد کا روپیہ دوسرے مد میں صرف ہو جاتا ہے اس لئے ہر ایک مجاہد فی اللہ کو چاہئے کہ جہاں وہ محض خدا تعالےٰ کی رضا مندی کے لئے اپنی کمائی میں سے کچھ حصہ اس انفاق فی سبیل اللہ کے لئے نکالتا ہو وہاں اور بھی ایک آنہ یا آدھ آنہ زیادہ صرف کر کے ہر ایک مد اور کارخانہ کا روپیہ الگ الگ مہتمم کے نام الگ الگ ارسال کیا کرے اور کفایت کی غرض سے یکجائی طور پر ایک کے نام چندے نہ ارسال کئے جاویں بس حال میں سب اخراجات انفاق فی سبیل اللہ ہے تو ایک آنہ یا آدھ آنہ کی کفایت کو مدنظر رکھکر حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیش قیمت وقت کو اس کی خاطر لینا خلاف آداب طالب بھی ہے اور اس زیادہ خرچ کا اجر اللہ تعالےٰ ہر ایک کو اس کے اخلاص اور نیت پر اُسے دے چھوڑے گا۔

حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور نیز مولوی عبد الکریم صاحب کے نام صرف لنگر خانہ یا خاص مشن کی امداد کے متعلق رقومات وغیرہ آنا چاہئے +

نام شکایت

آج البدر کی بسنیت عام شکایت اس کے خریداروں کی یہ ہے کہ بروقت اشاعت نہیں ہوتا اور بعض احباب نے یہ بھی لکھا ہے کہ بہت سے خریدار پیدا کئے جاتے ہیں مگر اسی نقص کی وجہ سے کہ اخبار کی اشاعت وقت موعود پر نہیں ہوتی خریداری سے عام نارائگی پھیل جاتی ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ اخبار کے شائقین کو اخبار دیر سے پہونچنے میں ضرور بیمزگی ہوتی ہے اور اکثر لوگ جو کہ مذبذب یا حسن عقیدت رکھنے والوں میں ہوتے ہیں اور ابھی تک ایک رگ غیریت کی ان کے اندر باقی ہوتی ہے وقت موعودہ پر مطالعہ اخبار کے لئے ان کا بار بار تقاضائے بھی خریداروں کے ایذا کا موجب ہوتا ہے اور ان تمام بالتوں کو میں بذات خود محسوس کرتا ہوں کیونکہ اپنے سلسلہ ملازمت میں اخبار کا خریدار رہ چکا ہوں مگر تاہم اب جب کہ میں عملی حالت میں اس کام میں خود حصہ لے رہا ہوں تو میرے اپنے نزدیک وہ تمام شکایات جو کہ میں خود التوائے اخبار کے لئے کیا کرتا تھا بہت ہی بے معنے نظر آرہی ہیں اور خود میں ہی نہیں بلکہ جن بعض حقیقت رس احباب کو ماہ دو ماہ یا کم زیادہ چند ہفتہ تک قادیان میں رہنے کا اتفاق ہوا ہے اور جنہوں نے خود امتحاناً قادیانی ایڈیٹروں کی مشکلات کا اندازہ کیا ہے وہ بھی ایک حد تک ہمیں معذور قرار دے چکے ہیں اور بیجا ہے اس کے کہ انتظامی نقص کی وجہ سے وہ ناراض ہوتے۔ ان کی شفقت اور ہمدردی البدر سے بڑھ گئی ہے بہرحال یہ ایک دلچسپ مضمون قابل بحث ہے جسے انشاء اللہ کسی دوسرے نمبر میں درج کر کے اس قسم کی شکایتوں کا جواب دیا جاوے گا +

ریویو

مولویوں کی چھوٹی بنام مسیح علیہ السلام اور حضرۃ مسیح کا جواب بنام مولوی صاحبان

یہ ایک کتاب پنجابی زبان میں میاں محمد اسماعیل صاحب حجری موضع تتر گڑھی ضلع گورداسپور نے تصنیف کی ہے جو کہ ۴۴ صفحہ پر لاہور کے اسلامیہ سٹیم پریس میں طبع ہوئی ہے اس چھوٹی کو چھاپنے سے پہلے مصنف نے قادیان میں حضرۃ اقدس اور آپکے احباب کو سنا یا ملاقاتی ہیں قابل مطالعہ ہے مولویوں کی فریاد اور واویلے کو حضرت مسیح کی خدمت میں دکھایا ہے کہ جلد رجوع ہو آسمان سے جلدی اتر دورنہ مرزا صاحب تمہاری جگہ لے جاتے ہیں۔ پھر اس کا لطیف جواب حضرۃ مسیح علیہ السلام کی طرف سے آیا ہے جس سے تمام مولوی اپنا منہ لیکر رہ گئے ہیں۔ جو اصحاب پنجابی زبان کو پڑھ یا سمجھ سکتے ہیں وہ اس سے خوب محظوظ ہوں گے۔ ہماری رائے میں کاغذ کتاب کو عمدہ نہیں لگایا گیا اور لاہور جیسے مقام میں جب یہ چھپی ہے تو اس کی قیمت امر واقعی زیادہ ہے اگر زر ان ہو جاوے تو یہ اس قابل ضرور ہے کہ اس سے خریدکر کثرت پنجابی کے مولویوں اور ان کے زیر اثر لوگوں میں شائع کیا جاوے ہاں جو اصحاب کثرت رسل ہیں ان کے نزدیک تو یہ قیمت اور بھی تھوڑی ہے یہ کتاب مصنف اور غلام رسول صاحب وزیری چوک بانارگو جرانوالہ نیز منشی کرم علی صاحب مصلح لنگ قادیان سے نقد قیمت پر مل سکتی ہے +

قول الصحیح

کی نسبت قاضی خواجہ علی صاحب ٹھیکیدار لنگر جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اول المومنین میں سے ہیں تحریر فرماتے ہیں کہ پانچ نسخہ نظم میاں ہدایت اللہ والے روانہ کر دیویں یہ نظم دیہاتی لوگوں کے واسطے بہت مفید ہے اس واسطے خیال ہے کہ بطور اشاعت دیہات میں کچھ جلدیں تقسیم کی جاویں لوگ شوق سے پڑھتے ہیں فقط

یہ نظم سلیس اردو میں ہے اور جلی قلم سے لکھی گئی ہے کہ مستورات بھی پڑھ اور سمجھ سکیں اشاعت اور مفت تقسیم کے لئے جو اصحاب خریدیں ان کو ایک روپے کے ۴۰ نسخہ علاوہ محصول ڈاک ارسال ہوں گے +

اپنے محترم بھائی رحمت علی صاحب کی وفات کے حالات بصورت کتاب ارسال ہیں صفحوں کی ترتیب

عکسی تصاویر

دوستوں کی خدمت میں تحفہ کے طور پر پیش کرنے کے قابل ہیں قیمت کارڈ سائز۔ گیٹ خائز نہ منصف درجن کے خریدار کو ۲۵ فیصدی رعایت ہوگی۔ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔ دفتر البدر قادیان سے طلب کرو +

اپنے بھائیوں کی ضرورت اور اشتیاق کو دیکھکر اب ہم خاص اہتمام سے ان تصاویر کو بسٹ کی شکل میں طیار کرا دیا ہے ان کی صفائی اور خط و خال کے لئے یہ لکھنا کافی ہے کہ جب عالی جناب نواب محمد علی خانصاحب نے ان کو دیکھا تو فرمایا کہ آج تک جس قدر تصاویر طیار ہوئی ہیں یہ ان سب سے اچھی ہیں یہ تصاویر انگریزوں افسروں اور ہم

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم اپنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہے جس کے دریافت ہو جانے سے یسوعی معجزات کی کلاہر ایک مذہب وملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی ہے اور مسیح کو بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اس کا بر محل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے جو ہدایات ان میں درج ہیں ان پر مشق کرنے سے انسان صحت مند کہلا سکتا ہے اور اپنی خود کو زیادہ نافع بنا سکتا ہے اور بیماریوں سے بچا رہتا ہے اس کتاب میں یسوع کی اصل کنجی کو گویا خدا نے کھول کر بتلا دیا ہے اور اس کو شناخت کو گویا جذا لی کل کا جاننے والا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہماری تحقیق اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے۔ ویسے خدا کے ارادے سے ہر ایک دوا یا دوسرا عمل شفا یا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسی ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک دل محالات سمجھتا اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو مینجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں۔ قیمت عہ

شہادہ آسمانی حصہ اول و دوم ۔ بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس میں دیئے گئے ہیں ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد۔ اور خروج دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دیئے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ عہ

سر مکتوم ۔ یہ سوصفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور نساء کم حرث لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ ہونے کا ذکر انجیل میں ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل بحقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۸ر

رویائے صالحہ اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ طیار کرنے کا اور دعوۃ مسیح موعود کا ثبوت صحف سابقہ سے۔ قیمت ۲ر

اعجاز احمدی ۳۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱ر

ندکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل مینجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کرنا آنی چاہیے

تفسیر القرآن بالقرآن ۔ ایک بے نظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت و جفاکشی کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرت مسیح آخر زمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نورالدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنا دی تھی مسیح الزمان وقتاً فوقتاً اسکی نسبت یہ الفاظ فرماتا رہا کہ۔ نہایت عمدہ بے نظیر زبان ہے۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہیں دونوں پر اثر کر رہا ہے حضرت مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل یزدانی سے چھپکر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض مفت۔ رکے ٹکٹ کے پیہ بطور نمونہ روانہ کی جاتی ہے۔ بلا جلد ۱ر مجلد ۱ر پارہ الم کی قیمت ۱ر پارہ عم ۲ر **المشتہر خاکسار فتح محمد خان مینجر مطبع عزیزی مقام ترادڑی ضلع کرنال** تمام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئیں کہ دفتر البدر میں

بنارسی مال ہر قسم کا مردانہ اور زنانہ مثل ڈوپٹے اور گلبدن۔ غلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو مشتہر سے خریدا جاوے اصل اخراجات پر صرف ۱ر سیکڑہ منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ خالص نہایت دیانت داری سے ارسال کیا جاویگا۔ **المشتہر سید عزیز الرحمن محلہ شالو متصل کتب گھر کوہ منصوری**

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ہر قسم کی اردو عربی فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے۔

قبول صبیح پنجابی کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ اپنے اردو زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی پر قیمت ۱ر (محصولڈاک بذمہ خریدار)

عاقبۃ المکذبین لودیانوی مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان۔ بیعت کی دس شرائط حضرت مسیح کی وفات دجال کا پیدا ہونا اور ایک اردو نظم قیمت ۱ر (محصولڈاک بذمہ خریدار)

اسلام اور اس کا بانی یعنی اس کا رائس صاحب ریویو آف ریویوز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریز کی

صیانۃ الناس ۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب نہایت فاضلانہ اور وہابی قیمت ۱ر

الہامی دعا ۔ ربک کل شیٔ خادمک رب فاحفظنی والدنی وارحمنی قیمت ۔ ر (محصولڈاک بذمہ خریدار)

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گجرات قیمت ۔ر ایضاً

نظم برائے مستورات بطریق کامن مصنفہ ۔ ر ایضاً

روشنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبدالکریم تاجر مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ارنی نوار وسطاقسم تاجران کو

سر الشہادتین ۔ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کی شہادۃ کا واقعہ سنن وعن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف میں موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو اقطاب مقدرین ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ فاضل

مجرب ادویہ

حب دافع دائمی قبض ۔ اس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہیں ہوتی بلکہ اندرونی قوی میں جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس سے رفع ہو کر نئے سرے سے تازہ خون پیدا ہوتا ہے اور قوی کو فائدہ کو اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت عہ

السر شکم خوش ذائقہ دوا اکثر امراض معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عہ

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کو اندر سے نہ ہو اور دماغ سے نہ آتا ہو فوراً آرام ہو جاتا ہے کیا بالغ اور کیا نابالغ سب کو دافع ہے قیمت عہ

حب جدید پرانے بخاروں اور ابتدائی دق اور کھانسی وغیرہ کا علاج جس کا تجربہ خود قادیان میں بھی ہو چکا ہے۔

روغن نہ بین ۔ بشرطیکہ ماں درنا وہ بچہ نہ ہو کنپٹیوں پر تجربہ ہوا کہ آرام ہو گیا ہے قیمت فی شیشی عہ

دردسر کی گولی ہر ایک قسم کے درد کو اس سے فوراً آرام ہو جاتا ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۲۰ گولی عہ

سرمہ زنگاری اعلیٰ درجہ مقوی بصر و بہترین بخار کا شربت چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا ہے اور علاج اعلیٰ درجہ کے ۔ بخار کا خاندان نسخہ فی تولہ ۱ر

مصفی خون گولیاں خالص عنصبہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہوئیں ۔ ۱۲۰ گولی عہ

سلائی گکرہ جسے ہندوستانی زبان میں روہی کہتے ہیں خواہ پرانی ہوں اس کا استعمال کرنے سے آرام ہو جاتا ہے فی سلائی

نیو فیشن کے سٹ ۔ ناظرین ہمارے یہاں بینا کاری کوفت گری کا کام کوٹ قمیض کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھوا سکتا ہے فائدہ یہ ہوگا کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اور یہ عمر بھر میں ایک دفعہ کافی ہیں۔ نمبر ۱۔ بٹن سٹ نام بھی سنہری کام بھی سنہری قیمت ۱۲ر نمبر ۲۔ بٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت ۸ر نمبر ۳۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۶ر نمبر ۴۔ انگشتری سیل یوٹا چاندی کا قیمت ۲ر خط آنے پر پرچہ ویلیو ایبل روانہ ہو سکتا ہے۔

پتہ ۔ ایس جی ایم کمپنی گوجرات پنجاب

عطر عمدہ ہر قسم گلاب اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا ۔ دوائی یونانی وانگریزی و مصری ٹیکہ دلنگی ہر قسم و ہر رنگ کے ۔ رومال و سوسی ہر قسم و ہر رنگ کے ۔ بنیان ۔ وجراب ہر طرح کی دیسی و انگریزی سولی دار و فانوس ۔ کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کلابدار ہر رنگ کی ۔ گیس یعنی بتی ۔ کمر بند سوداں و سادہ و چھاپہ و چھاپہ ہر طرح کے جوتے خورد و کلاں سادہ و کلابدار بوٹ و گرگابی اور طنوز دیسی و انگریزی اور پنجابی طرز دیانہ و ہندوستانی وغیرہ وغیرہ ہر قسم کے خورد و کلاں ۔ لوٹیہ ہر قسم کے ۔ دری ہر قسم کی ۔ تپئی دیسی و ولایتی ہر قسم کی ۔ چادر دیسی و ولایتی ہر قسم کے

المشتہر حافظ الہ احمد اینڈ کو تاجر پیٹھ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

انوار الاسلام پریس قادیان میں محمد افضل و معراج الدین چودھری نے چھاپا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم — دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسکو قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کردیگا

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمدؐ کا

چوتھا حصہ ہے یہ ہدیہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون

البدر

ایڈیٹر صاحب کا گھر دارالامان قادیان ضلع گورداسپور

ھو الناصر کم اللہ بدر وانتم اذلۃ

چہ گویم باکہ گر آئی بجہاد و قتال میبنی — وانمینی شفا مینی ہم

نمبر	ہر انگریزی ماہ کی ۱۰ - ۱۶ - ۲۴ تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے	جلد ۳

خریداروں کو اطلاع ہمارے احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار ہفتہ وار جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجراء اور نظام کا مدار قوی تعاون پر ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس کی اشاعت اور اس کا سلسلہ باقاعدہ جاری رکھنے کے لئے ہمارے احباب اس کی خریداری کی طرف توجہ فرماویں اور اس کی اشاعت میں سرگرمی سے کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد کو پورا کرنے کی کوشش کریں اور ہر ایک صاحب اپنے ذمہ واجب الادا قیمت بھیجنے میں ہرگز دیر نہ کریں کیونکہ دیر سے روپیہ آنے میں بہت سی دقتیں پیدا ہوتی ہیں اور بعض اوقات نقصان تک نوبت پہنچتی ہے اور ہر ایک صاحب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اس اخبار کا کاغذ بہت گراں خریدا گیا ہے اور اس کی اشاعت بہت قلیل ہے اور ہر ایک صاحب کو معلوم ہے کہ ابتدائی حالت اشاعت میں ہر ایک پرچہ کی کیا قیمت ہوتی ہے اور اس کی اشاعت میں کس قدر دقتیں پیش آتی ہیں پس ہمارے احباب کو چاہیئے کہ اس کی اشاعت کو اپنی ذمہ داری سمجھیں اور ہر ایک صاحب اپنے ذمہ واجب الادا قیمت بھیجنے میں ہرگز دیر نہ کریں کیونکہ دیر سے روپیہ آنے میں بہت سی دقتیں پیدا ہوتی ہیں اور بعض اوقات نقصان تک نوبت پہنچتی ہے اور ہر ایک صاحب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اس اخبار کا کاغذ بہت گراں خریدا گیا ہے اور اس کی اشاعت بہت قلیل ہے اور ہر ایک صاحب کو معلوم ہے کہ ابتدائی حالت اشاعت میں ہر ایک پرچہ کی کیا قیمت ہوتی ہے اور اس کی اشاعت میں کس قدر دقتیں پیش آتی ہیں پس ہمارے احباب کو چاہیئے کہ اس کی اشاعت کو اپنی ذمہ داری سمجھیں اور ہر ایک صاحب اپنے ذمہ واجب الادا قیمت بھیجنے میں ہرگز دیر نہ کریں کیونکہ دیر سے روپیہ آنے میں بہت سی دقتیں پیدا ہوتی ہیں اور بعض اوقات نقصان تک نوبت پہنچتی ہے اور ہر ایک صاحب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ اس اخبار کا کاغذ بہت گراں خریدا گیا ہے اور اس کی اشاعت بہت قلیل ہے اور ہر ایک صاحب کو معلوم ہے کہ ابتدائی حالت اشاعت میں ہر ایک پرچہ کی کیا قیمت ہوتی ہے اور اس کی اشاعت میں کس قدر دقتیں پیش آتی ہیں پس ہمارے احباب کو چاہیئے کہ اس کی اشاعت کو اپنی ذمہ داری سمجھیں اور ہر ایک صاحب اپنے ذمہ واجب الادا قیمت بھیجنے میں ہرگز دیر نہ کریں کیونکہ دیر سے روپیہ آنے میں بہت سی دقتیں پیدا ہوتی ہیں اور بعض اوقات نقصان تک نوبت پہنچتی ہے

وہ الفاظ جو بیعت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جو مجھ سے اب تک ہوئے ہیں اور میں پکے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ تین بار رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۳ بار اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

فتوی مبالغت جہاد

اب جہاد و جہاد کا اکہ دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتوی فضول ہے
دشمن تو ہے خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
کیوں چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس حشیش کو
جو چھوڑتا نہیں ہے یہ دیکھو تو کھو کر
کیا یہ نہیں لکھا ری میں دیکھو تو کھو کر
علیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دیگا التوا
جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹا ئیگا
کھیلیں گے بچے سانپوں سے بچھو نہ دیکھ کر
سہو لیں گے لوگ شتر تیز و نفنگ کا
وہ کا فروں کو سخت ہزیمت اٹھائیگا
کافی ہے سو جینے کو اگر اک نبی لڑے
کر دیگا ختم وہ دین کی لڑائیاں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و توان نہیں
وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت جوان نہیں
وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی
دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حق آگیا ہے سر پر وہ ظلمت نہیں رہی
وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
دنیا و دیں میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
وہ اتقا و خوف خدا دل سے اٹھ گیا
ہر وقت جھوٹ سچ کی تو عادت ہوئی ہے
سو سو ہو گند دل میں بہانہ نہیں رہی
خواہی نہ خواہی پڑتا ہے وہ نعمت نہیں رہی
سوئے ہے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی
سب پر عیاں ہوا ہو کہ وحدت نہیں رہی
تم مر گئے تمہاری وہ عظمت نہیں رہی
اب تم میں کہوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
اب کوئی تم میں چیز نہیں غیر قوم سے
ہاں اب تم نے چھوڑ دیا دیں کی راہ کو
اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
اے قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں
کہنہ مکر ہو وہ نظر کہ تمہارا وہ دل نہیں
تقوی کے جائے جتنے تھے سب چاک ہو گئے
کچھ کچھ جو شیشہ مرد تھے خاک ہو گئے
اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے

وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی
خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی
حالت بتہاری جاذب نصرت نہیں رہی
کسل گیا ہے دل میں جلادت نہیں رہی
وہ فکر وہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی
انگخبر قوموں پہ سبقت نہیں رہی
ظلمت کی گہ گہ بھی حدود نہاں نہیں رہی
نور خدا کی گہ گہ بھی علامت نہیں رہی
نیکی کا کام کرنیکی رغبت نہیں رہی
دیں بھی ہوا ایک قسم حقیقت نہیں رہی
دل مر گئے ہیں نیکی کی قدرت نہیں رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہو مودت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ سورت نہیں رہی
بھیدیں میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی
کرتی نہیں ہو ہم کو صلحہ اور صلح سے
عادہ میں اپنی کر لیا غش و گناہ کو
مومن نہیں ہو تم کہ قدم کا فراتہ ہے
روح تو ہو دعا کی نہیں بھی وہ اثر نہیں
شیطان ہیں میں خدا کر یار رہ دل نہیں
جتنی خیال دل میں تھے وہ ناپاک ہو گئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے
اس یار سے لطافت عیسیٰ جلد ہو گئے

اب غیروں سے لڑائی کو سمجھتے ہیں گناہ
تم عروسی میں کہ کھیل سنا رہے ہو
سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے کہاں
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے کہاں
پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایمان نہیں رہا
وہ نور سرمہ عرفان نہیں رہا
پھر اپنے کفر کی خبر اے قوم لیجئے
آیت علیکم انفسکم یاد کیجئے
ایسا گمان کہ مہدی خونی بھی آئیگا
اور کافروں کے قتل سے دیں کو بڑھائیگا
اے غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتان ہیں یا شوخیٔ بے جا و فروغ ہیں
یہ وہم تم کو شش و قمر بھی بتا چکا
تم میں سے ملے سے سبھی کو جتا چکا
کیا پاک راہ تم کو یہی ہے بتا گیا
منہ پھیر کر بتاؤ یہ تم نے کیا کیا
خواہی پاک مان بتا دیا نہیں؟
حق کی طرف رجوع بھی لا دیا نہیں؟
اب عذر کیا ہے کہہ بھی بتا دیا نہیں؟
آخر خدا کے پاس بھی جا دیا نہیں؟
تم میں تو جھوٹ و دیانت کہ ہو گئی
لوگوں کو یہ بتا کہ وقت مسیح ہے
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کو صاف کرے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

ہم اپنا فرض و دستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان علیہ السلام نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا اور مہر وہ ہمیر ۱۳۰۰ھ تک کہ چودہ سال ہوئے ہیں جبکہ الحمد للہ ہم نے بروز منگل بیعت کی ہے اس چودھویں سال کی یادگار میں جو کہ آپ کی فتح اور نصرت کا دن ہے قادیان کو

صاحب کلرک دفتر ایگزمنر
گوجرانوالہ
Gujra

www.aaiil.org

ملفوظات حضرت احمدؑ

مسیح الزمانؑ

گذشتہ اشاعت کے آگے

ہے کہ جب کسی کو دجال کے
ہر جگہ اس کا تسلط ہو گا
سے وہ ہلاک ہو گا
ہر جماعت ہو جاوے گا
چھڑ دیہ بھی ستتہ
ین چھوڑ دیا بلکان
ے تھے اولاد ہی
ین ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے
رے نظر خدا پر رکھے۔ بیان اور زبان

ب سے طاقت ہے ان سے کام لیا جاوے اب یہ دن ہیں کہ ان میں ایک حصہ اپنے وقت کا خاص دعا کے لئے رکھا جاوے جب تبتل اور انقطاع کر کے انسان دعا کرتا ہے تو دوسرے علوم بھی اسے بہت سوجھتے ہیں تو ایک حصہ یہ ہو کہ دعا کے ذریعہ سے حذافانی ان لوگوں کے خیالات کے استیصال کے لئے دل میں ڈالا اور دوسرا حصہ اوراد دعاؤں کے لئے جو اس کے متعلق ہوں

الہام فرمایا کہ کھانسی کی شدت بہت ہوتی تھی اور بعض وقت حالت جان کندنی کی سی ہو جاتی تھی اور کوئی امید زندگی کی باقی نہ رہتی تھی کہ مجھے الہام ہوا

اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا۔ اس کی تفہیم یہ ہوئی کہ موت کا جو خیال کرتے ہو وہ غلط ہے یہ اس وقت ہو گی جب خدا کی فتح اور نصرۃ ہو گی اور لوگ فوج در فوج اس سلسلہ میں داخل ہوں گے۔

اس وقت کو پہنچ کرنا تو ضروری ہے کیونکہ ہر ایک شخص ایک ایک کام کے لئے پیدا کیا جاتا ہے۔ جب وہ کام ہو گیا تو پھر یہاں رہنے کی ضرورت کیا ہر کسے را بہر کارے ساختند۔ بعض لوگ صرف کھانے پینے کے لئے پیدا ہوتے ہیں جب وہ اپنی مقدار مقدر کھا لیتے ہیں تو موت آجاتی ہے لیکن تائید الٰہی ان لوگوں کے شامل حال نہیں ہوتی مگر جو دین کے لئے آتے ہیں ان کے ساتھ خدا تعالیٰ نرمی اور ملائمت کا معاملہ کرتا ہے اور اس دنیا سے وہ نہیں اٹھائے جاتے جب تک اس کام کو پورا نہ کر لیں۔

درازی عمر کا نسخہ | انسان اگر درازی عمر چاہتا ہے تو خاص دین کے لئے کچھ وقت وقف کرے خدا کے ساتھ دعا پیش نہیں جاتا اگر کوئی دین کی تائید کے لئے کچھ لکھے یا کہے تو صرف ہمیں سنانے سے ہی فائدہ نہ ہو گا کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ اس کی نیت کیا ہے ہر ایک کا معاملہ خدا سے صاف ہونا چاہئے وہ دلوں کی نیت کو جانتا ہے بیہودہ بات یہاں نہیں چل جاتی تو خدا کے نزدیک کیا وقعت رکھ سکتی ہے اس لئے کوئی موٹی بات کر کے دکھانی چاہئے جو نمایاں ہو اور درازی عمر کے لئے یہی مفید ہے۔ اگر دنیا کے لئے کوئی کتنا ہی کرتا ہے تو خدا کو اس سے کیا۔ دنیا کے لئے کچھ کر کے دکھانا چاہئے عمر درازی کے لئے یہ کافی ہے کہ ایک وفادار خادم دین کا بن جاوے۔ خدا کا خالص بندہ ہو کیونکہ آج دین کو ضرورۃ ہے کہ کوئی اس کا بنے ورنہ عمر کا ذمہ دار کوئی نہیں۔ ایک محبانی کو جنگ میں تیر لگا وہ اپنی جان سے مایوس ہو گئے اسی وقت خدا سے دعا مانگی اور کہا کہ مجھے عمر کا تو فکر نہیں ہو تھوڑی ہو یا بہت مگر جن یہودیوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ستایا ہے میں چاہتا تھا کہ ان سے انتقام لوں وہ اسی وقت اچھے ہو گئے اور پھر برابر زندہ رہے حتیٰ کہ ان یہودیوں سے انتقام لیا۔ خدا کی قدرت جب انتقام لے چکے تو اسی مقام سے خون جاری ہو گیا اور وہ فوت ہو گئے۔

جن راہوں سے اقبال حاصل ہوتا ہے اور دنیا میں بھی ترقی ہوتی ہے ان کو تو یہ لوگ نہیں دیکھتے اور جن سے نحوست آتی ہے ان کو مقدم رکھتے ہیں۔

فتنہ نصاریٰ پر رائے | میرا مذہب یہ ہے کہ اگرچہ بہت لوگوں نے اس باطل کی تردید میں آزاد مضامین بھی لکھے ہیں مگر ابھی تک یہ حالت ہے جیسے سفید سل کی کھال پر کوئی ایک بال سیاہ ہو کیونکہ قومی تعصب نے گھر کیا ہوا ہے اگر کوئی نیک بخت انگریز ہو اور وہ اسلامی شعار کا قائل ہو تو اپنے آپ کو ظاہر نہیں کر سکتا اور یہ فتنہ اس قدر بڑھ گیا ہوا ہے کہ اگر کل درخت ملعونہ بن جاویں تو بھی اسے کفایت نہیں کر سکتیں۔ دنیا کا وہ حصہ جو کہ وحشیانہ زندگی بسر کرتا ہے چھوڑ کر باقی میں نصف کے قریب عیسائی ہیں اب اس وقت ہر ایک

مومن کا کام

یہ چاہئے کہ جب تک دم میں دم ہے اس باطل مذہب کا مقابلہ کرتا رہے اور اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ نہ ہو تو کچھ بھی نہیں ہو سکتا

۹ فروری ۱۹۰۴ء

کمال کے ساتھ عیوب جمع نہیں ہو سکتے | شام کے وقت عشا سے پیشتر آپ مجلس فرمائی اور فرمایا کہ کمال کے ساتھ عیوب جمع نہیں ہو سکتے اس زمانہ میں ایک عبداللطیف کا ہی نمونہ دیکھ لو کہ جس حالت میں اس نے جان مسیحی عجیب شے سے دریغ کیا تو اب جان کے بعد اس پر کیا نکتہ چینی کر سکتے ہیں خواہ کوئی ہزار پردہ ڈالے۔ مگر ان کی استقامت پر شک نہیں ہو سکتا۔ بیوی۔ بچوں۔ مال وجاہ کی پرواہ نہ کرنا اور یہاں سے جا کر ان میں سے کسی سے نہ ملنا ایسی استقامت ہے کہ جس کو لرزہ آتا ہے۔ دنیا میں بھی اگر ایک لاکر خدمت کرے اور حق وفا کا ادا کرے تو جو محبت اس سے ہو گی وہ دوسرے سے کیا ہو سکتی ہے جو صرف اس بات پر ناز کرتا ہے کہ میں نے کوئی اچک پنا نہیں کیا حالانکہ اگر کرتا تو سزا پاتا۔ اتنی بات سے حقوق قائم نہیں ہو سکتے۔ حقوق تو صرف صدق و وفا سے قائم ہو سکتے ہیں۔ جیسے ابراھیم الذی وفی۔

۱۰ سے ۱۴ فروری ۱۹۰۴ء تک

صرف ایک دو دن سیر ہوئی مگر مقدمات کے متعلق گفتگو ہوتی رہی ۱۱ فروری کی شام کو مخدومنا سید حامد شاہ صاحب سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اور جناب مخدوم المشائخ الغیب کی نسبت ہوئے جو کہ ذیل میں ہیں۔

اقوال سلف کی اصلاح | فرمایا سید احمد صاحب سرہندی کا ایک خط ہے جس میں انہوں نے تبلا یا ہے کہ اس قدر احمد محمد سے پیشتر گذر چکے ہیں اور ایک احمد حسن احمد ہے پھر آپ نے اس کی ملاقات کی خواہش ظاہر کی ہے اور خود..... اس کے زمانے سے پیشتر ہوئے پر افسوس کیا ہے اور لکھا ہے یا اسفا علی لفاتہ پھر فرمایا کہ ان کا ایک قول میرے نزدیک درست نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ کرامات اس وقت صادر ہوتی ہیں جب کہ سالک الی اللہ کا صعود تو اچھا ہو مگر نزول اچھا نہ ہو اور اگر نزول بھی اچھا ہو تو پھر کرامات صادر نہیں ہوتیں گویا کرامات کے صدور کا وہ ادنیٰ درجہ قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ غلط ہے۔ جس قدر انبیاء آئے ہیں ان سے بارش کی طرح کرامات صادر ہوتی رہی ہیں ان کے اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی پردہ پوشی کرتے ہیں اور خود ان

www.aaiil.org

خود ان کو اس کوچہ میں دخل نہیں تھا۔

فتوح الغیب کو اگر دیکھا جاوے تو بہت سیدھے سادے رنگ میں سلوک اور توحید کی راہ بتلائی ہے شیخ عبدالقادر جیلانی رح قائل ہیں کہ جو شخص ایک خاص تعلق اور پیوند خدا سے کرتا ہے اس سے مزور مکالمہ الٰہی ہوتا ہے یہ کنایات ایک اور رنگ میں ان کے اپنے سوانح معلوم ہوتے ہیں۔ جیسے جیسے خدا کا فضل ان پر ہوتا رہا اور وہ ترقی مراتب کرتے رہے ویسے ویسے بیان کرتے رہے

ادب مسجد حضرۃ اقدس ؑ کے صاحبزادہ میاں بشیر احمد صاحب اپنے [illegible] کے ساتھ کھیلتے کھیلتے مسجد میں آگئے اور اپنے ابا جان کے پاس بیٹھ گئے اور اپنے ٹراکیں باعث کسی بات کے یاد آجانے پر آپ دلی آواز کھل کھلا کر ہنس پڑتے تھے اس پر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مسجد میں ہنسنا نہ چاہیئے۔ جب دیکھا کہ نہیں ضبط نہیں ہوتا تو اپنے باپ کی نصیحت پر یوں عمل کیا کہ صاحبزادہ صاحب اسی وقت اُٹھکر چلے گئے۔

ملفوظات امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

۸ جنوری ۱۹۰۴ء کو بعد نماز جمعہ نماز علیحدہ حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہمارے محسن و مخدوم جناب محمد علیخان صاحب ڈائرکٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے برادر معظم اور جناب نیکر اعلیٰ ریاست مالیر کوٹلہ کی (جو اپنے کسی ضروری کام کے لئے آئے ہوئے تھے) ملاقات ہوئی حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس موقع پر جو کچھ فرمایا وہ تقریر ذیل میں درج کی جاتی ہے -- ایڈیٹر

فرمایا۔

گلستان میں شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے

کار دنیا کسے تمام نکرد

گناہ اور غفلت سے بچنے کے لئے اس قدر تدبیر کی ضرورۃ ہے جو حق ہے۔ دعا کا جب تک یہ دونوں اس درجہ پر نہ ہوں اُس وقت تک انسان تقوے کا وہ حاصل نہیں کرتا اور پورا متقی نہیں بنتا۔ اگر صرف دعا کرتا ہے اور خود کوئی تدبیر نہیں کرتا تو وہ اللہ تعالیٰ کا امتحان کرتا ہے؟ یہ سخت گناہ ہے اللہ تعالےٰ کا امتحان نہیں کرنا چاہئے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک زمیندار اپنی زمین میں تردد تو نہیں کرتا اور بیوں کاشت کے دعا کرتا ہے تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتا اور اسی طرح پر جو شخص مرتدبیر کرتا ہے اور اسی پر بھروسہ کرتا اور اللہ تعالےٰ سے دعا نہیں مانگتا وہ ملحد ہے۔

تدبیر اور دعا کا اتحاد اسلام ہے

جیسے چند آدمی جو صرف دعا کرتا ہے

وہ خطا کار ہے اسیطرح پر یہ دوسرا جو تدبیر ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ ملحد ہے مگر تیسرا وہ دعا دونوں کو باہم ملا دینا اسلام ہے اسی دانستہ ہے کہ گناہ اور غفلت سے بچنے کے لئے اسی قدر تدبیر کرے جو تدبیر کا حق ہے اور اسی قدر دعا کرے جو دعا کا حق ہے۔

اسی واسطے قرآن شریف کی پہلی ہی سورہ فاتحہ میں ان دونوں باتوں کو مدنظر رکھکر فرمایا ہے **ایاک نعبد و ایاک نستعین** ایاک نعبد اسی اصل تدبیر کو بتاتا ہے اور مقدم اس کو کیا ہے کہ پہلے انسان رعایت اسباب اور تدبیر کا حق ادا کرے مگر اس کے ساتھ ہی دعا کے پہلو کو چھوڑ نہ دے بلکہ تدبیر کے ساتھ ہی اس کو مدنظر رکھے۔ مومن جب ایاک نعبد کہتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادۃ کرتے ہیں تو معاً اس کے دل میں گذرتا ہے کہ میں کیا چیز ہوں جو اللہ تعالےٰ کی عبادت کروں۔ جب تک اس کا فضل اور کرم نہ ہو اس لئے وہ معاً کہتا ہے ایاک نستعین۔ مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں یہ ایک نازک مسئلہ ہے جسکو بجز اسلام کے اور کسی مذہب نے نہیں سمجھا۔ اسلام ہی نے اس کو سمجھا ہے عیسائی مذہب کا تو ایسا حال ہے کہ اس نے ایک عاجز انسان کے خون پر بھروسہ کر لیا اور انسان کو خدا بنا رکھا ہے۔ ان میں دعا کے لئے وہ جوش اور اضطراب ہی کب پیدا ہو سکتا ہے جو دعا کے لئے ضروری اجزا ہیں۔ وہ تو ان شاء اللہ کہنا بھی گناہ سمجھتے ہیں۔ لیکن مومن کی روح ایک لحظہ کے لئے بھی گوارا نہیں کرتی کہ وہ کوئی بات کہے اور انشاء اللہ نہ کہے۔ پس اسلام کے لئے ضروری امر ہے کہ اس میں داخل ہونے والا اصل اصول کو سمجھ لیوے۔ ہمیشہ یہ یاد رکھے اور مشکلات کے لئے دعا بھی کیے اور کراوے

اگر ان دونوں باتوں میں سے کوئی ایک ہلکا ہے تو کام نہیں چلتا ہے اس لئے ہر ایک مومن کے واسطے ضروری ہے کہ اس پر عمل کرے مگر اس زمانہ میں میں دیکھتا ہوں کہ لوگوں کی یہ حالت ہو رہی ہے کہ وہ تدبیریں تو کرتے ہیں مگر دعا سے غفلت کی جاتی ہے بلکہ اسباب پر [illegible] ہے کہ تدابیر دنیا ہی کو خدا بنا لیا گیا۔ جانتا ہے اور اسکو ایک سارا اثر [illegible] ہے جو دنیا میں ہو سلسلہ عالیہ

اصل [illegible] کو خدا کی اس کے اثر ہے جو لفظاً دعا بھی کرتے ہیں پر یہ رہتے ہیں [illegible] ہے [illegible] عبادی کرتے ہیں مگر حالانکہ یہ طریق ٹھیک نہیں ہے پس کچھ تو پہلے ہی زمانہ کے اثر اور رنگ سے اسباب پرستی ہو گئی ہے اور دعا سے غفلت عام ہو گئی۔ خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں رہا۔ نیکیوں کی ضرورت نہیں سمجھی جاتی اور پھر ناواقفی اور جہالت نے تباہی کر رکھی ہے کہ حق کو چھوڑ کر صراط مستقیم کو چھوڑ کر اور راہ پر چلتے اور راہ ایجاد کر لئے گئے ہیں جس کی وجہ سے لوگ ہلاکت کے گڑھے میں پڑ رہے ہیں اور کامیاب نہیں ہوتے +

انبزار اخیار ما منہ اللہ تعالیٰ۔

سب سے پہلے ضروری ہے کہ جس سے دعا کرتا ہے اُس پر کامل ایمان ہو۔ اُس کو موجود۔ سمیع۔ بصیر خبیر۔ علیم۔ متصرف۔ قادر سمجھے اور اس کی ہستی پر یقین رکھے کہ وہ دعاؤں کو سنتا ہے۔ اور قبول کرتا ہے

مگر کیا کروں کسکو سناؤں۔ اب اسلام میں شکلات ہی اور آپڑی ہیں کہ جو محبت خدا تعالےٰ سے کرنی چاہئے وہ دوسروں سے کرتے ہیں اور خدا تعالےٰ کا رتبہ اور مردوں کو دیتے ہیں۔ حاجت روا اور مشکلکشا صرف اللہ تعالےٰ کی ذات پاک تھی مگر اب جس قبر کو دیکھو وہ حاجت روا ٹھہرائی گئی ہے۔ میں اس حالت کو دیکھتا ہوں تو دل میں درد اٹھتا ہے مگر کیا کہیں کس کو جا کر سناؤں دیکھو قبر پر اگر ایک شخص میں برس بیٹھا ہوا پکارتا رہے تو اُس قبر سے کوئی آواز نہیں آئے گی مگر مسلمان ہیں۔ قبروں پر جاتے اور ان سے مرادیں مانگتے ہیں میں کہتا ہوں وہ قبر خواہ کسی کی ہی ہو

www.aaiil.org

اس سے کوئی مراد نہیں برآسکتی حاجت روا اور
مشکلکشا تو صرف اللہ تعالےٰ ہی کی ذات ہے اور
کوئی اس صفت کا موصوف نہیں۔ قبر سے کسی کی امید
کرنا برخلاف اس کے اگر اللہ تعالےٰ کو اخلاص
سے دن میں دس مرتبہ بھی پکارو

ہوں اور میرا اپنا

فریاد ہی آواز سنتا

ہے۔ لیکن شرط

پکارنے کا حق ہے
عزت کرتے ہیں اور ان پر
لیکن ان کی محبت اور عزت کا یہ
نہیں ہے کہ ہم ان کو خدا بنالیں اور وہ
صفات جو خدا تعالےٰ میں ہیں ان میں یقین کرلیں
میں بڑے دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ وہ

ہماری آواز نہیں سنتے اور اس کا جواب نہیں دیتے۔

دیکھو حضرۃ امام حسین رضؓ ایک گھنٹہ میں ۷۲ آدمی آپ کے شہید ہوگئے اس وقت آپ سخت نرغہ میں تھے۔ اب طبعاً ہر ایک شخص کا کانشنس گواہی دیتا ہے کہ وہ اس وقت جبکہ ہر طرف سے دشمنوں میں گھرے ہوئے تھے اپنے لئے اللہ تعالےٰ سے دعا کرتے ہوں گے کہ اس مشکل سے نجات بخشدے لیکن وہ دعا اس وقت منشاء الٰہی کے خلاف تھی اور قضاء قدر اس کے مخالف تھے اس لئے وہ اسی جگہ شہید ہوگئے اگر ان کے قبضۂ اختیار میں کوئی بات ہوتی تو انہوں نے کونسا دقیقہ اپنے بچاؤ کے لئے اٹھا رکھا تھا مگر کچھ بھی کارگر نہ ہوا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قضا و قدر کا سارا معاملہ اور تصرف تام اللہ تعالےٰ ہی کے ہاتھ میں ہے جو اس قدر ذخیرہ قدرت کا رکھتا ہے اور حی و قیوم ہے اس کو چھوڑ کر جو مردوں اور عاجز بندوں کی قبروں پر جاکر ان سے مرادیں مانگتا ہے اس سے بڑھکر بے انصیب کون ہوسکتا ہے؟ انسان کے سینہ میں دو دل نہیں ہوتے ایک ہی دل ہے وہ دو جگہ محبت نہیں کرسکتا۔ اس لئے اگر کوئی زندوں کو چھوڑ کر مردوں کے پاس جاتا ہے وہ حفظ مراتب نہیں کرتا۔ اور یہ مشہور بات ہے۔

گر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

خدا تعالےٰ کو خدا تعالےٰ کی جگہ پر رکھو۔ اور انسان کو انسان کا مرتبہ دو۔ اس سے آگے مت بڑھاؤ مگر میں افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ حفظ مراتب نہیں کیا جاتا۔ زندہ اور مردہ کی تفریق ہی نہیں کی بلکہ انسان عاجز اور خدائے قادر میں بھی کوئی فرق اس زمانہ میں نہیں کیا جاتا۔ جیسا کہ خدا تعالےٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے۔ صدہا لوگوں سے خدا تعالیٰ کا قدر نہیں پہچانا گیا اور خدا تعالیٰ کی عظمت و جبروت عاجز بندوں اور بے قدر چیزوں کو دی گئی۔

مجھے تعجب آتا ہے اُن لوگوں پر جو مسلمان کہلاتے ہیں لیکن باوجود مسلمان کہلانے کے خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہیں اور اس کی صفات میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں جیسا کہ میں دیکھتا ہوں کہ مسیح ابن مریم کو جو ایک عاجز انسان تھا۔ اگر قرآن شریف نہ آیا ہوتا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث نہ ہوئے ہوتے تو ان کی رسالت بھی ثابت نہ ہوتی۔ بلکہ انجیل سے تو وہ کوئی اعلیٰ اخلاق کا آدمی بھی ثابت نہیں ہوتا لیکن عیسائیوں کے اثر سے متاثر ہوکر مسلمان بھی ان کو خدائی درجہ دینے میں پیچھے نہیں رہے کیونکہ جیسا کہ وہ صاف مانتے ہیں کہ وہ ابتک حی و قیوم ہے اور زمانہ کا کوئی اثر اس پر نہیں ہوا۔ آسمان پر موجود ہے۔ مردوں کو زندہ کیا کرتا تھا۔ جانوروں کو پیدا کیا کرتا تھا۔ غیب جاننے والا تھا۔ پھر اس کو خدا بنانے میں اور کیا باقی رہا۔ افسوس مسلمانوں کی عقل ماری گئی جو ایک خدا ماننے والے تھے وہ ایک مردہ کو خدا سمجھتے ہیں اور ان خداؤں کا تو شمار نہیں جو مردہ پرستوں اور مزار پرستوں نے بنائے ہوئے ہیں ایسی حالت اور صورت میں خدا تعالےٰ کی غیرۃ نے یہ تقاضا کیا ہے کہ ان مصنوعی خداؤں کی خدائی کو خاک میں ملایا جاوے اور زندوں اور مردوں میں ایک امتیاز قائم کرکے دنیا کو حقیقی خدا کے سامنے سجدہ کرایا جاوے۔

اسی غرض کے لئے اُس نے مجھے بھیجا اور اپنے نشانوں کے ساتھ بھیجا ہے

یاد رکھو کہ انبیاء علیہم السلام کو جو شرف اور رتبہ ملا وہ صرف اسی بات سے ملا ہے کہ انہوں نے حقیقی خدا کو پہچانا اور اس کی قدر کی۔ اُسی ایک ذات کی حضور انہوں نے اپنی ساری خواہشوں اور آرزوؤں کو قربان کیا کسی مردہ اور مزار پر بیٹھکر انہوں نے مرادیں نہیں مانگی ہیں۔

دیکھو حضرۃ ابراہیم علیہ السلام کتنے بڑے عظیم الشان نبی تھے اور خدا تعالےٰ کے حضور ان کا کتنا بڑا درجہ اور رتبہ تھا۔ اب اگر آنحضرۃ صلعم بجائے خدا تعالےٰ کے حضور گریے کے ابراہیم کی پوجا کرتے تو کیا ہوتا؟ کیا ایکوہ اعلیٰ درجہ کے مراتب مل سکتے جواب ملے ہیں؟ کبھی نہیں پھر جبکہ ابراہیم علیہ السلام آپ کے بزرگ بھی تھے۔ اور آپ نے ان کی قبر پر جاکر یا بیٹھکر ان سے کچھ نہیں مانگا۔ اور نہ کسی اور قبر پر جاکر آپنے اپنی کوئی حاجت پیش کی تو کس قدر بیوقوفی اور بیدینی ہے کہ آج مسلمان قبروں پر جاکر ان سے مرادیں مانگتے ہیں اور ان کی پوجا کرتے ہیں اگر قبروں سے کچھ مل سکتا تو اس کے لئے سب سے پہلے آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم قبروں سے مانگتے مگر نہیں مردہ اور زندہ میں جس قدر فرق ہے وہ بالکل ظاہر ہے بجز خدا تعالےٰ کے اور کوئی مخلوق اور ہستی نہیں ہے جس کی طرف انسان توجہ کرے اور اس سے کچھ مانگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ذات کے عاشق زار اور دیوانہ ہوئے اور پھر وہ پایا جو دنیا میں کبھی کسیکو نہیں ملا۔ آپ کو اللہ تعالےٰ سے اس قدر محبت تھی کہ عام لوگ بھی کہا کرتے تھے کہ **عشق محمدؐ علیٰ ربہ** یعنی محمدؐ اپنے رب پر عاشق ہوگیا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حقیقت میں انبیاء علیہم السلام کو جو شرف ملا۔ اور جو نعمت حاصل ہوئی وہ اسی وجہ سے اور جو کوئی پاسکتا ہے تو اسی ایک راہ سے پاسکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالےٰ کا دامن پکڑا اور قوم اور برادری کی کچھ بھی پروا نکی۔ خدا تعالیٰ نے بھی وہ وفا کی کہ ساری دنیا جانتی ہے جس مکہ سے آپ نکالے گئے تھے اُسی مکہ میں ایک شاہنشاہ کی شان اور حیثیت سے داخل ہوئے قوم اور برادری نے اپنی طرف کوئی دقیقہ ایذا رسانی کا باقی نہیں چھوڑا لیکن جب خدا ساتھ تھا وہ کچھ بھی بگاڑ نہ سکے۔ میں یقیناً جانتا ہوں اور نبیوں اور رسولوں کی زندگی اس پر گواہ ہے کہ وہ چونکہ اللہ تعالےٰ ہی پر بھروسہ کرتے ہیں اس لئے وہ نہیں مرتے جب تک کہ ان کی مرادیں پوری نہ ہوجائیں اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہولیں آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں دنیا کے لئے نہ تھیں بلکہ آپ کی دعائیں یہ تھیں کہ بت پرستی دور ہوجاوے اور خدا تعالیٰ کی توحید قائم ہو اور یہ انقلاب عظیم میں دیکھلوں کہ جہاں ہزاروں بت پڑے جاتے ہیں۔ وہاں ایک خدا کی پرستش ہو۔ پھر تم خود ہی سوچ لو

www.aaiil.org

کسر صلیب

یسوع کی عصمت

یہ الٰہی صدا جہاں بار بار اس امر پر زور دیتی ہے کہ یسوع سے کوئی گناہ صادر نہیں ہوا۔ اس لئے وہ خدائی کا مستحق ہے۔ اب اس میں تحقیق طلب یہ امر ہے کہ خدا ہونا تو درکنار کیا یہ شخص کسی گناہ کے مرتکب ہونے سے بری تھا۔ کوئی انسان معصوم نیک بھی ہو سکتا ہے کہ نہیں اور خدا کا مقرب بھی کہلا سکتا ہے یا نہیں اس کی نظیر ہم پرانی مذہبی تاریخ اور حال کے مشاہدے سے لیتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ مطلق گناہوں سے بچنے والا کبھی خدا کا مقرب نہیں کہلایا۔ جب تک اس نے گناہوں سے بچکر کوئی ایسی عظیم الشان نیکی نہ کی ہو جس سے وہ خدا کی نظروں میں برگزیدہ ہو سکے عام مشاہدہ ہمیں بتلاتا ہے کہ بہت سے غریب اور مسکین ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی تیس تیس اور چالیس چالیس برس تک شادی نہیں ہوتی مگر باوجود اس کے وہ بدنظری اور زنا کے مرتکب نہیں ہوتے۔ بعض پر فاقہ پر فاقہ آتا ہے مگر وہ چوری وغیرہ جرائم کی طرف رجوع نہیں کرتے لیکن مطلق اس عصمت سے وہ خدا کے مقرب نہیں اور مومن نہیں ہو جاتے اور نہ ان کو ان منعم علیہ گروہ میں خدا تعالےٰ نے بیان کیا ہے۔ وہاں تو ہمیں اس قسم کے لوگ بہت ہوتے ہیں مگر تاہم ان کی قیمت ایک پیسہ بھی نہیں ہوتی۔ کیونکہ جو لوگ ان گناہوں اور بدیوں کے مرتکب نہیں ہوتے وہ آخر کار ان تمام بد اور ایذا دہ نتائج سے محفوظ رہتے ہیں جو کہ ان کے مرتکب ہونے سے ان کو پہنچتا تھا۔ اور اس مطلق عصمت میں ان کی کوئی خوبی نہیں ہے۔ پس جب کہ مطلق گناہ سے بچنا کوئی نیکی اور قرب الٰہی کا نشان نہیں ہوا۔ تو اب یہ کسی حماقت اور نادانی ہے کہ اسے یسوع کی خدائی کی دلیل گردانا جاتا ہے اگر مطلق اسی عصمت سے انسان خدا بن سکتا ہے تو ایسے خداؤں کی تعداد دنیا میں کروڑوں تک ہوگی بجز ایک یسوع کو خدا ماننے کی کیا ضرورت ہے ایسے سب کو خدا مانا جاوے ؛

دوسری بات اس میں دیکھنے والی یہ ہے کہ خود اس شخص کی نسبت اس کے معصوم ہونے کا دعوےٰ کیا جاتا ہے کیا وہ اپنے قول اور فعل سے ایسے مدعیان کی تائید کرتا ہے کہ نہیں ؛

اب یسوع کے قول کا تو یہ حال ہے کہ وہ خود کہتا ہے کہ میں نیک نہیں ہوں اس قول کے ہوتے ہوئے ہمیں عیسائیوں کی عصمت کے دعوے کی سماعت کی ضرورت نہیں رہتی۔ اب جو فعل کو دیکھتے ہیں تو سب سے پہلا فعل جو اس کی عصمت پر خاکہ ڈالتا ہے وہ حضرت یحییٰ سے اس کا اصطباغ پانا ہے کیونکہ اگر یسوع بیگناہ نہ تھا تو حضرت یحییٰ کے ہاتھ پر توبہ کر کے کیا زندگی حاصل کی۔ باوجود عدم ضرورت کے ایک ایسا فعل کیا جو کہ اس کو ہوتا گویا گندہ کیا۔ اور اگر پہلے کے اصطباغ سے پیشتر وہ گناہ تھا تو اب اصطباغ پاکر اور ایک نیا کام کر کے آپ کو گنہ گار بنا لیا بہرحال اپنے اندر اس نے کچھ نقص پایا ہوگا تب ہی تو یحییٰ کے پاس اصطباغ کے واسطے گیا اور اگر کہو کہ یحییٰ نے اسے خود بلایا کہ اصطباغ پا وے اور وہ گیا تو یہ ایک اور نادانی اور بیوقوفی کی اسے چنداں ضرورت تھا کہ یحییٰ سے کہتا کہ تو مجھے کیوں اصطباغ کے لئے بلاتا ہے میں خدا زادہ ہوں تو خود آکر مجھ سے اصطباغ حاصل کر۔ غرضیکہ قولاً اور فعلاً یسوع نے اپنے آپ کو گنہ گار قرار دیا ہے اور اب ان جھوٹے حامیوں کی بیجا حمایت سے کیا بن سکتا ہے۔

ایک اور دلیل بھی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یسوع ضرور گنہ گار تھا کیونکہ روح القدس کبوتر کی شکل میں یحییٰ سے اصطباغ پانے کے بعد نازل ہوا اگر یسوع ازل ہی سے بیگناہ تھا تو چاہیئے تھا کہ اول ہی نازل ہوتا لیکن جب کہ بعد میں آیا تو معلوم ہوتا ہے کہ اس نے یحییٰ کے ہاتھ پر جو گناہوں سے توبہ کی وہ قبول ہو گئی اس سے بھی اس کا گنہ گار ہونا ثابت ہوتا ہے۔

آریہ سماج اور نیوگ

سلسلہ کے لئے دیکھو اخبار نمبر ۵ جلد ۳۔ صفحہ ۴

ان آریوں کے قدیم آبا و اجداد مال و مدد لوگ تھے یعنی ان کی گزران گایوں پر تھی اور بعضے کچھ کچھ کھیتی باڑی کر لیا کرتے تھے۔ گایوں کے وگ (گلے) ان کی عزت و سان کا فخر تھیں کی پرورش اور پالنا کرنا اُن کا ہنر و تمدن اور انہیں کی صحبت میں جنگلوں میں اُن کا بسیرا۔ انہیں کی بدولت اور انہیں کا گذارہ تھا۔ چنانچہ کرشن بھی کا نام گوپال مشہور ہے حال کے موسیقی پرور جنگلی لوگوں کی زندگی ان آریوں کی پورو باش کا خفیف سا نمونہ ہے ان لوگوں میں کوئی تمدن نہ تھا قانون نہ تھا جب ذرا ترقی کی تو اپنے مسلمہ اخلاق وغیرہ اور اس میں وہی حیوانیت کی باتیں تھیں صحبت میں رہنے سے ان میں بھی وہی گندگی کی معبودانہ عزت اور گو پالن میں زمانہ کی بدولت وگار ہے وید کی مذہبیہ و عائیں بھی تمام گایوں میں ترقی اور بہتری کے متعلق ممکن ہے کہ نیوگ کے مسئلہ پر یہ گائے پرور قوم کرتی ہو۔ گو یہ بات بھی ثابت نہیں لیکن اگر یہ ثابت بھی ہو تو بھی وہ حد و ایک جنگلی اور غیر متمدن قوم تھی۔ اس جاہلیت اور گو پالن کے زمانے کی جن باسی رسوم کو اس تہذیب اور تمدن کے زمانہ میں پیش کرنا جہالت میں داخل ہے۔ گائے کو گئو ماتا کہا جاتا ہے لیکن یہ اس لئے نہیں کہ اس کو حقیقی مان سمجھا جائے اور اس کی عادات اور رسوم اور فطرت کو درست سمجھکر اپنے لئے قاعدہ بنا لیا جائے۔ سوامی جی مہاراج خود اکثر بن باس خلوت اور تنہائی میں ہر ہم چاری عزوہ چار کرتے رہے اور اس لئے زمانہ کی تہذیب اور شائستگی اور ترقی سے ان کی اخلاق و معاشرت پر کچھ اثر نہ ہو سکا کثرت سے وید ان کے مطالعہ میں مستغرق رہنے کی وجہ سے اُن کے دلپر بھی اُسی قدیم آریہ گوپالن زندگی کا نقشہ گہرا جم گیا اور اُسی کے آثار کی لوگوں کو تعلیم کرنا شروع کر دی ؛

(۳) ہم نے لکھا تھا کہ تمام دیسی اقوام جن میں ہم اور آریہ شامل ہیں ایک دوسرے کے اعضا اور ہمسایہ ہیں ایک دوسرے کے رنج و راحت میں شریک ہوتے۔ ایک دوسرے کی شادی و غمی کے کام کاج سنوارتے ہیں۔ ہمارے سامنے اور شرکت سے کئی آریہ بیاہ ہوئے اور ہوتے رہتے ہیں۔ بیاہ کی طرح نیوگ بھی علانیہ علانیہ ہونا ضروری ہے ورنہ وہ ناجائز متصور ہو سکتا ہے مخفی طور پر نیوگ نہیں ہو سکتا۔ وہ تو سوامی کے اصول سے ہی سراسر انکاری ٹھہرتا ہے آج تک ہم نے کسی آریہ گھرانے میں کسی کو نیوگ کرتے

www.aaiil.org

یا کرانے کا انتظام کرنے نہ دیکھا اور نہ سنا ہے
ہماری مخالفت نیوگ سے صرف اس لئے ہے کہ یہ
ایک بدکاری خیز رسم ہے اور اس کے اعتقاد اور
ارتکاب سے انسان فواحش کا مرتکب ہوتا ہے ہم
تو اپنے وطن اور ہمسایہ آریوں کو ایسے گندمیں غرق
دیکھ نہیں سکتے ہمیں سچی ہمدردی اس بات پر مجبور
آریوں کو اس سے روکیں۔ لیکن یہ
کہ واقعہ میں نیوگ پر عمل نہیں ہے۔ ہم
ہے کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جس
انی کو آریوں کے پیش کرتے
حاصل ہے اعلان کی اپنی فطرتین
ید میں اُن کو نیوگ سے بملامت
ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے۔ لیکن انسان
ہاں ممکن ہو سکتا ہے کہ کسی رکیک تاویل
ے ہمسایہ قوم سے شرم کے۔ رے آریوں نے
مخفی نیوگ کو جائز بنالیا ہو۔ کیونکہ اُن کا اپنا اختیار
ہے۔ اور خفیہ طور سے نیوگ کرتے کراتے ہوں
اس لئے اس کی اعلیت دریافت کرنے کی غرض سے
ہم نے آریہ صاحبان کی خدمتمین ادب اور عاجزی
ے یہ درخواست کی تھی اور اب بھی باادب زور
سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ ہمپر اس قدر مہربانی
کریں کہ ایک ایسی فہرست مرتب کرکے شائع کریں
جس میں دو تین سو معزز لیڈ نگ آریوں کے
گرامی نام مع مفصل پتہ کے لکھے ہوں جنہوں نے
آپ یا اپنے گھر دن میں نیوگ کیا یا کرایا ہو۔ کس کس
کے ساتھ نیوگ کیا اور اُس کا نتیجہ کیا ہوا۔ اسیطرح
مفصل پتہ کے ساتھ دو تین سوالیسی بھاگوان
شریمتیوں کے نام بھی اس فہرست میں درج کریں جو
اپنی اس پوتر اور علمی اور اخلاقی رسم سے فیضیاب ہوئیں
اور ان کی فیضیابی کا نتیجہ کیا ہوا اور ساتھ ہی اس
کے تین چار سو نیوگ زادہ بچوں کے نام بھی لکھ
دیں۔ ناظرین انصاف کریں کہ کیا ایسی درخواست
کرنا گالی ہے ؟

(۴) مشاہدہ اور تجربہ بھی ایک شے ہے جس کے
ذریعہ سے انسان کسی امر کے یقینی نتیجہ تک پہونچ
سکتا ہے فلسفہ خیال اور لاف گزاف بالکل بے سود ہوتے
ہیں۔ اس وقت تک اور اس وقت تک جب تک
کہ نہ کورہ بالا فہرستیں شائع نہ کریں۔ ہم یہی سمجھتے ہیں
کہ نیوگ کے متعلق آریوں کو خود کچھ تجربہ اور
مشاہدہ حاصل نہیں۔ صرف طبع آزمائی
کی غرض سے یا ناواقفی سے خیالی لاف وگزاف
گزاف کر رہے ہیں جائے غور ہے کہ جس بات کو
متعلق اپنا اور اپنی قوم کے اکابر کا کوئی تجربہ اور مشاہدہ
پیش نہیں کرسکتے اور جس کے عملی ارتکاب کے خود ہی
قائل نہیں۔ اور کوئی نمونہ اور نتیجہ نہیں دکھلاتے
اور جس کا کوئی عملی وجود ہی ثابت نہیں کرتے اُسی
کے قابل عمل ہونے پر مباحثہ کرنے کے لیے ہم کو
اور دوسرے لوگوں کو بلانا کس قدر بیوقوفی اور عقلمندی
اور حق شناسی پر مبنی ہو سکتا ہے۔ سوائے دو اپنے
زبان کے اُن کے وجود کی کمیٹی تمام جوارح
اور اعضاء تو ہماری تائید کا ثبوت دے رہے
ہیں۔ یہ تو مسلم بات ہے کہ نیوگی صرف یا تو ہمیشہ
آریہ گھروں میں رہتی ہیں اور شاید ہی ان کا کوئی
خاندان نیوگ کی کسی نہ کسی صورت سے بیموقعہ
خالی ہو۔ تو پھر باوجود ضروریات میں مبتلا ہونے
کے نیوگ کو ملاکرنے سے گریز کرنا اور اس سے
فائدہ نہ اٹھانا ہمارے ہاتھ میں اُن کی نکمت
کی ایک بڑی زبردست دستاویز ہے۔

پیارو! خود تو تمہاری نیچر اُس کو گندہ اور
ناپاک اور مجرمانہ کام سمجھ کر اس پر عمل کرنے سے
شرمندہ ہے۔ اور تم کسی طرح سے اپنی قوم میں
عملی رواج ثابت نہیں کرتے تو اس کے تو یہی
معنے ہیں کہ نادان لوگوں کو دام تزویر میں لاکر
مذہبی آڑ میں بے قید عیاشی کا لائسنس حاصل
کرلیا جائے اور اسی کی تطہیل کفایت شعاری
سے مزے اڑانا نصیب ہو۔ اگرچہ ممکن ہے
کہ چند عقلمند بیش بیند جوانوں کا نیوگ کے مسئلہ
کا اڈوکیٹ بن کر ان کی ترویج کے لئے کوشش
کرنا کسی ایسی غرض کے لئے ہو۔ لیکن ہم ان
پر اس قدر بدظنی نہیں کرنا چاہتے۔ اتنا ضرور
سمجھتے ہیں کہ دراصل نیوگ کو خود ہی ایسا گندہ
جانتے ہیں کہ اول تو کرتے نہیں۔ اور اگر کرتے
بھی ہیں تو بھی اس کو ایسا گندہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے
سامنے عملی گواہی پیش کرنے سے نادم ہیں
کیونکہ اگر فی الحقیقت اس کو ست سمجھتے ہیں اور
اس پر عمل تم کرتے تو آریہ نیم کے روسے دھرم
سے دور اور راست کرنیوالے ٹھہرتے ہیں پس ضروری
ہے کہ ہر کام سے پہلے آریہ صاحبان ہماری مطلوبہ
فہرستین شائع کریں تاکہ ہم کو بھی ان کے عملی نتائج
اور فوائد اور نقصانات کے موازنہ کرنے کا موقعہ
میسر ہو۔ باقی لاف گزاف پر تو آپ لوگ بھی مباحثہ
کرنا بیحاصلی سمجھتے ہوں گے۔ اس پر بحث ہو بھی کیسے
سکتی ہے۔ اب عرصہ قیل وقال میں بہت گزر چکا ہے
اس لئے ہم آریہ اصحاب کو ایک ماہ کی مہلت دیتے
ہیں۔ اگر اس ماہ میں آریوں نے یہ فہرستین مکمل اور
مستند طور پر شائع نہ کیں تو اس کے یہی معنے ہوں گے
کہ وہ جھوٹے ہیں اور ہماری فتح ایک اور ڈگری اُن پر
ہوجاوے گی اور پھر ہم کو حق حاصل ہوگا کہ اس کو آریوں
پر یہ حجت پیش کریں۔ اور پبلک کو اس سے مطلع
کریں۔ اس کے فیصلہ ہوجانے کے بعد ہم پھر تک
بھی طیار ہوں گے کہ اگر آریہ صاحبان اسی قدر ثابت
کردیں کہ آریہ ٹریٹنگ کلب لاہور کے ممبروں نے
ذاتی طور پر نیوگ کا تجربہ کرلیا ہے اور جن عورتوں کا جن
مردوں سے نیوگ منجوگ ہوا ان کا مفصل نام و پتہ و اولاد
وغیرہ ایک مستند فہرست میں شائع کریں تو پھر بعد
تحقیقات ہم اپنے خیالات اور نتیجہ تحقیقات کو نیک
نیتی سے عرض کردیں گے۔ لیکن اگر اس سے بھی گریز
کریں تو پھر انصاف نہیں سمجھ سکتا کہ دنیا میں کونسا گوشہ
ان کو جگہ دیگا اور کس منہ سے نیوگ اور آریہ دھرم
کا نام لیں گے۔ ناظرین غور کرو کیا یہ گالیاں ہیں
یا واقعات کا اظہار ؟ باقی دارد

مسٹر ڈوئی کا دجل

مسٹر ڈوئی جو کہ الیاس ہونے کے مدعی ہیں وہ ہندوستان
اور دیگر ممالک میں اپنی مشن کے لئے امریکہ سے روانہ ہوئے
ہیں اگرچہ اونہوں نے اپنے پروگرام میں دکھلایا ہے
کہ ہندوستان کے بڑے بڑے مقامات پر بھی وہ
پہونچینگے لیکن تعجب ہے کہ پنجاب یعنی ہندوستان کے
شمالی حصہ کو اپنی تبلیغ سے بالکل محروم رکھنا چاہا
ہے چور کی داڑھی میں تنکا شاید خوف ہو کہ مسیح
موعود کی صداقت کی شہادت دینی پڑجاوے کچھ عرصہ
ہوا کہ ہم نے البدر کے کسی نمبر میں ظاہر کیا تھا کہ ڈوئی
اپنے ہر ایک مرید کے آگے ایک چھپی ہوئی فارم
پیش کرتا ہے جس میں عیسویت کے اعتقاد ہوتے
ہیں اور ان میں اپنے عہدہ رسالت یعنی الیاس ہونے
اور اس پر ایمان لانے کا بالکل ذکر نہیں ہوتا۔ وہی فارم
اندنون میں ایک صاحب مسٹر اسٹیفن میرٹ کے آگے
پیش ہوئی انہوں نے اُسے پڑھکر اور یہ دیکھکر کہ اس
میں کوئی ایسی بات نہیں جو کہ عیسائی عقائد کے خلاف
ہو اور نہ ڈوئی کا کوئی دعوئی رسول یا الیاس ہونے
کا ہے اسپر دستخط کردیئے۔ مسٹر ڈوئی نے جھٹ

www.aaiil.org

ان کا نام اپنے مریدون مین بڑے دھڑلے سے شائع کر دیا جسپر صاحب موصوف نے اعلان کیا کہ مین نے ڈوئی کی رسالت کو ہرگز قبول نہین کیا ہے بلکہ عیسائی عقائد کا ایک فارم چھپا ہوا تھا جسپر مین نے دستخط کئے ہین نہ کہ ڈوئی کی مریدی پر ۔

ایک عارضی اور فانی خوشی کے لئے انسان کیا کیا پاپڑ بیلتا ہے اور کیسے کیسے جتن کرتا ہے اور کس قدر خطرناک جان جوکھون مین اپنی جان کو ڈالتا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھکر یہ کہ رنج اور مرض اور کسی کی رنج و غم مین شریک ہونے کی صفت حسنہ سے محروم رہتا ہے ۔ اس کا نمونہ سنگدل چوروں اور ڈاکوؤن رہزنون کی کارروائیون سے ملتا ہے ۔ حال ہی مین سیالیہ مین ایک واقعہ ہوا ہے کہ وہان کے ایک مشہور ساہوکار ہری مل کا نوجوان لڑکا کھانسون مین مبتلا ہوکر مرگیا ۔ گھر مین ماتم برپا ہوا اور باہر سے عورتین مرد آنے لگے کہ یکایک گھر مین سے چور چور کی آواز آنے لگی آخر معلوم ہوا کہ ایک مشہور جرائم پیشہ عورت کابھیس بدلکر گھر مین آگھسا تھا اور تمام مال و اسباب لیکر جانے کو طیار تھا کہ خبر پھیل گئی آخر اس ماتم کو چھوڑکر میت کے وارث پہلے اس چور کو ذیلدار کے پاس لے گئے جہان اسنے ذیلدار نے رکھکر ساہوکار کو کہا کہ جاکر اپنی میت کی خبر تھانہ کرو ۔ اخبار عام ۔ پیپیون کے حوالہ سے نقل کرتا ہے کہ ذیلدار نے اس ملزم کو کھلا چھوڑ دیا ہے اور ساہوکار کو زور دیا جاتا ہے کہ معاملہ کو رفع دفع کیا جاوے ۔

خوض فکر اور تحقیق پسند طبائع نے اس امر کا تجربہ کیا ہے کہ انسان جس بات کے حاصل کرنے کے واسطے خدا تعالے کی نافرمانی کرتا ہے وہ اُسے میسر نہین آتی ۔ چور اسی لئے چوری کرتا ہے کہ مالدار ہو ۔ مگر وہ کبھی مالدار نہین ہوتا ! اور ہماری امام علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہین اور بالکل سچی اور حق بات ہے کہ گناہ کی جڑ صرف خدا شناسی کا نقص اور اس ذات پاک پر سچا ایمان نہ ہونا ہے اگر چور چوری کرنا چھوڑ دے تو خدا تعالی اُسے حلال ذریعہ سے روزی دیدے ۔

جوابات اسلام مین جو کتاب حضرۃ مخدومنا مولوی نورالدین صاحب نے تصنیف فرمائی ہے اس کا نام حضرۃ اقدس نے نورالدین تجویز فرمایا ہے قیمت ابھی مقرر نہین ہوئی درخواست بنام حکیم فضلدین ذمتی مفضل انجمن صاحب قادیان ہونی چاہئے

تحدیث نعمت

ذیل مین جو خط نقل کیا جاتا ہے اس کے راقم منشی غلام محمد صاحب لاہوری ہین جن کو ابھی تک حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوۃ والسلام سے شرف بیعت تو حاصل نہین ہے مگر بذریعہ رویا و کشوف کے اس نورالہی کی کچھ چمک ان کے قلب پر پڑی ہے جس نے اس کا ایک حصہ منور کر دیا ہے اسی مناسبت کی وجہ سے یہ خط ارسال ہوا ہے خدا تعالے ان کو قبول حق کی توفیق عطا کرے اور اپنے منعم علیہ گروہ مین جلد داخل کرے آمین ۔

مینجر

جناب مینجر صاحب السلام علیکم ۔

عرض خاکسار غلام محمد عرض ہے کہ یکم فروری کا پرچہ مین جو حکیم نورالدین صاحب نے جمعہ مین خطبہ مین تقریر فرمائی اتنی بڑے ذوق شوق سے مین نے پڑھی اور ایسا خوش ہوا کہ میرا دل باغ باغ ہوگیا ۔ اللہ تعالے ایسے بندون کو تو قیامت تک سلامت رکھے اسی جوش مین آکر یہ چند کلمہ میری زبان سے نکلنے امید ہے کہ آپ اس ناکارہ کی التجا کو مان لین گے ۔ کہ ؎ زندہ جو البدر نکلے تو اس مین یہ فقرہ ضرور تحریر فرماوین فقط ایک ہی دفعہ البدر کی تعریف مین یہ فقرہ کہا گیا ہے ۔

اے خداوند جہان ارض و سما کے والی
یہ چمن نار ہوش داب اور اس کا مالی
گل خوشبو سے مہکتی رہے اس کی ڈالی
ایسی مقبول ہون سب اس کی مضامین عالی
اہل مضمون کی زبانون مین اثر دے یارب
دامن ان کے گل مقصود سے بھر دے یارب

دیگر یہ مری ایک خاص طور پر التجا ہے کہ حکیم صاحب کو کہدین کہ میرے حق مین دعا کرین مجھے مثانہ کی سخت عادت ہے اللہ تعالے اس بلا سے ناگہانی سے بچا دے جو کچھ کہین عمل کیا جاوے

نوحہ رحمت علی مرحوم

اس کے دوستون کی زبان حال سے

(مرسلہ احمدی گجراتی پ ۔ ن)

رحمت علی کو واسطے دل فگار ہو ۔ اک آگ سی لگی ہے بڑا انتظار ہے

کوئی نہین چودر دکا درمان کر کرہ ۔ مجھ سے جدا ہوا وہ مرا دوستدار ہے
وہ باغ جس مین پھولے ہوئے تھے ہزارہا پھول ۔
آنکھون سے میرے دیکھئے اک لالہ زار ہے
آ عندلیب ملکو کرین آہ و ۔۔۔ زاریان
میرا بھی ایک پھول خزان کا شکار ہے
ایسا کریم دوست ملیگا نہ عمر بھر
جس کا خدا کی راہ مین سر بھی بھالے کا زخم سنتے ہی دل ٹکڑے ہوگا
مظلوم ہونا اس سے
مرہم لگانا اپنے ہی دشمن کے زخم
اور پھر بھی اس شقی کا
تم ہو شہید امت احمد ۔ مرے ۔۔۔
زندہ ہو اور نام تمکو پائے
کر کرکے یاد روتے ہین ہم تیری خوبیان
بس اس طرح گذرنا یہ لیل و نہار ہے
دن کو اگر ہے یاد رخ نور بار ۔۔۔۔۔ کی
تو رات کو وہ زلف مرے حق مین مار ہے
صبر جمیل کیون نہ کرون جبکہ میرا دوست
تابع رسول پاک کا پیرو سپہ گار ہے

اے ملا دیکھ ہوش کر اپنے تئین سنبھال
کیون سر پہ تیرے ہورہی قیامت سمار ہے
کیون ہے سمالی لینڈ مین تو خصہ سے بڑھ بھلا
جو مفتری ہے خائب و خاسر ہے خوار ہے
برطانیہ کے شاہ سے پرخاش کا خیال
کیون تیری موت آئی ارے نابکار ہے
رحمت خدا وجب کی ہو اس کے واسطے
یہ مصرعہ نوشتہ لوح مزار ہے

قول صحیح کی فضیلت ہر ایک تصنیف جو مصنف کی ہے اس مین اس کے اخلاص اور نیت کا بھی اثر ہوتا ہے ہمارے احمدی بھائی ہدایت اللہ صاحب شاعر خدا جانے یہ نظم کس مبارک گھڑی مین لکھی کہ ہمارے احمدی بھائی اسے پڑھکر کمال محظوظ ہورہے ہین اور اس کے نسخہ کثیر تعداد مین طلب کر رہے ہین چنانچہ منشی عزیز بخش صاحب احمدی محافظ دفتر ڈیرہ غازیخان نے اس کے ۳۰ نسخہ اور طلب کئے ہین اور ساتھ ہی ۱۰ نسخہ سرالشہادتین گے ۔ اور اس کے متعلق ایک خط مولوی محمد یمین صاحب حیدرآباد دکن حال وارد قادیان کا ہے جو کہ آئندہ کبھی شائع کرین گے اب اس کی دوسری ایڈیشن طبع کرنے کا انتظام کیا

مصنوعی عشق کے سوال کا جواب

ایک خط ہو جو کہ حضرۃ حکیم مولوی نورالدین صاحب کو ایما سے مفتی فضل الرحمن صاحب ایک شخص کی طرف لکھا جس نے یہ چاہا کہ مین ایک شخص پر عاشق ہون اور وہ تو مرزا صاحب کا مرید ہو جاوے

عشق

بہت سے لوگ مجھ سے ذکر کرتے ہین کہ جب کوئی انسان ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ اس کا بن جاتا ہے اگر کسی بیمار یا مخصیلدار یا مجسٹریٹ یا کسی اور آدمی سے جس کو کسی سے تعلق ہو جاتا ہے تو اس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ اس تعلق والے شخص کی وہ بھی خوشی چاہتا ہے۔ پس بمقتضا فطرۃ بشری اس امر کی مقتضی ہو کہ اپنے آدمی کی خوشی کے لئے تعلق والے کی رضا مندی مقصود ہوتی ہے تو کیا وہ مولا کریم اور رب العلمین۔ ارحم الراحمین ایسا نہین کرتا۔ بلکہ ضرور کرتا ہے اسی لئے فرمایا من کان للہ کان اللہ لہ جو شخص خدا کا بنے اللہ تعالیٰ اس کا بن جاتا ہے۔ اور جس کا خدا ہو جاوے اس کو دنیا و مافیہا کی کیا پرواہ ہے اور ہو سکتی ہے۔

تم غور کرو کہ اگر تم بھی تسلیم خدا سے دل لگاؤ کہ تجھے دائما دیکھا رحمن رحیم خدا جب مانینگے۔ اگر تو ہماری یہ شرط پوری کر دیگے۔ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے شرط لگاؤ کہ ہم تمہین شفیع تب مانینگے اگر تم ہمارا یہ کام پورا کر دو تو پھر اس کا انجام شاید کیا ہو

مرزا صاحب کو مرید بنانیکا شوق نہین ہے

جہان تک مین جانتا ہون مرزا صاحب کو مرید بنانے کا شوق ہرگز نہین۔ ہزارون یا کم سے کم سینکڑون مرید ایسے بھی ہون گے کہ اگر وہ سامنے آوین تو وہ ان کو پہچان بھی نہ سکین۔ بلکہ مخاطب بھی نہ کرین میرا اپنا ذاتی اعتقاد یہ ہے کہ نہ مرزا صاحب خدا کے انبیاء ہین اور نہ وہ کامل مرد ہین۔ اگر اس طرح قاضی الحاجات ہو کر لوگون کو مرید بنا دین تو پھر تو دنیا کے کاروبار بند ہو جاوین اور لوگ اسی کے مرید بنتے جاوین حالانکہ دلیرین کے کام بھی جلتے ہین۔

خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کرو۔ جب اس سے تعلق ہو جائیگا تو وہ خود یا تو تمہارے کام بنا دیگا یا تمہاری مرضی کے مطابق پورا کرے گا۔ اور اگر اس مین تمہاری مبتلائی ہوگی تو نہا۔ مرد کو ان سے بدلا دے گا۔ اور تمہاری تسلی و تسکین ہو گی

عرض سب دل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ مین ہیں۔ عاشقون کے دل بھی اور معشوقون کے دل بھی اور وہ تو اس اور متصرف ہے آپ دور رہا اختیار کرو جو کامیابی کی سچی راہ ہے مخمصہ از کی راہ خطرناک ہو۔

والسلام۔

مختصر نوٹ اور نکات

اسلامی دنیا چلا اٹھی ہے کہ اسلام اور مسلمانون پر دنیا بہت سخت ہے اور مسلمانون اور اسلام کے مٹانیکے لئے کاہی وقت ہے۔ اخبارات مین اس قسم کے مضامین کو پڑھکر ہمین حیرۃ اور تعجب ہوتا ہے کہ کب حال ہین دنیا کے ایک کنارے سے دوسرے سرے تک بالاتفاق یک زبان ہو کر مسلمان پکار رہے ہین کہ اسلام اور مسلمان نازک حالت مین ہین۔ پھر سمجھ نہین آتا کہ اس نازک حالت سے بچانے والے کی تلاش ان مین جنون کے درجہ تک کیون نہین پہونچگئی اور اوائل اور فاضل ایڈیٹر مصطفےٰ کامل پاشا پیرس کے ایک مشہور اخبار مین ایک مضمون لکھا ہے اور اس مین ثابت کیا ہے کہ "اس وقت اسلام پر نہایت سختی کے دن ہین اور مصر کے ایک مشہور اخبار الظاہر نے سلطان المعظم سے خطاب کر کے لکھا ہے کہ یہی وقت اسلام اور مسلمانون کے سنبھالنے کا ہے" کیا یہ ضرور نہین اس امر کی داعی نہین کہ **انا لہ لحافظون** کا وعدہ پورا ہو؟

مصر کے اخبارات مسلمانون کی اس نازک حالت کو محسوس کر کے سلطان ترکی سے امید کرتے ہین کہ وہ ان کی حالت کو سدھارے مگر وہ نہین جانتے **خفتہ را خفتہ کے کند بیدار**۔ آسمانی عذاب اور سماوی قضا و قدر کے روکنے کے لئے تقوی اور توبہ اور اعمال صالحہ جیسی اور کوئی چیز قوی تر نہین مگر افسوس کہ اس کی طرف مسلمانون کو توجہ نہین دلائی جاتی اور جو **توجہ دلاتا ہے** والا ہے اس کی بدگوئی اور اس سے بدظنی پھیلائی جاتی ہے کہ اسلام کی ترقی کا راز سمجھا جاتا ہے۔ اسلام نے شاہانہ احاہ وحشم کے باعث کبھی ترقی نہین کی۔ ہان یہ سچ ہے کہ حقیقی اسلام نے سچے مسلمانون کو بادشاہ بنا دیا ہے پھر اسلام اور مسلمانون کی ترقی کا ذریعہ کسی بادشاہ یا سلطان کو قرار دینا صحت نظر ناک غلطی ہے۔ اسلام کی ترقی اور مسلمانون کی فلاح و رہنمائی کا راز ہمیشہ وہ وجود رہا ہے جو خدا تعالیٰ سے قوت پاکر دنیا مین آتا ہے اور اسی قوۃ قدسیہ سے ایک عظیم الشان انقلاب دنیا کی روحانی حالت مین کر دیتا ہے۔ پھر یہی روحانی انقلاب مسلمانون کی اضمحلال حالت کا باعث ہوتا ہے اس لئے ہمکو شواہد پیش کرنے کی حاجت نہین۔ آنحضرت صلعم کا پاک زمانہ مسلمانون کو کبھی نہین بھول سکتا۔ پھر اس وقت کسی سلطان اعظم کے سہارے اسلام باقی تھا؟ اسلام کا حافظ و ناصر خود رب رحیم ہے اور اس کا مظہر وہ وجود ہوتا ہے جو خدا سے نما ئندہ یافتہ ہو۔ پس اسلام کی ترقی اور مسلمانون کی حالت کی بہبودی کا راز اسی کو دم علیحدہ مین ہوتا ہے اس لئے جو چاہتے ہین۔ مین کہ اسلام کا بول بالا ہو جو چاہتے ہین کہ مسلمانون کی حالت سنبھلے انہین اس طیب حاذق کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔ ورنہ اس چھوڑ کر ساری دنیا کی ندابیر و تجاویز کر کے دیکھلین۔ بکما یال کی صورت ناممکن۔ اور مرض بڑھتا گیا جون جون دوا کی۔ کا مقولہ صادق آئیگا۔

(از المحکم)

دارالامان کی پبلک ضرورتین

ہسپتال کا سوال

ہمین معلوم ہوا ہے کہ جناب سول سرجن صاحب بہادر گورداسپور کے سامنے ضلع گورداسپور مین ایک جدید وسپنسری کے کھولے جانے کا سوال درپیش ہے اور کانہوان کے باشندے چاہتے ہین کہ وہ وسپنسری وہان کھولی جاوے۔ لیکن ہم اس سے پہلے یہ امر ظاہر کر چکے ہین کہ قادیان مین ایک ہسپتال کی ضرورۃ ہے۔ کانہوان و قادیان کی آبادی ۱۹۰۱ء کی مردم شماری کے لحاظ سے شاید ۲۹۱۰ آدمیون کی ہے جس مین قریبًا تین یا چار سو کے قریب کمی واقع ہو گئی ہے کیونکہ کانہوان مین پلیگ بہت زور رہا ہے اور قادیان کی آبادی گذشتہ تین سال کے اندر تین چار سو کے قریب بڑھی ہے کیونکہ یہان ایک کالج اور ہائی سکول کھولا گیا ہے جس کے ساتھ ایک بورڈنگ ہوس بھی ہے اور علاوہ ازین تین مختلف پریس اور دو ہفتہ وار اخبارون اور دو تین ماہواری رسالون کے دفاتر اور ان کے سٹاف ہین اور حضرۃ اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کے طفیل سے لوگ مستقل طور پر اپنی سکونت قادیان کو بنا رہے ہین۔

کانہوان کے قریب گورداسپور کا ہسپتال ہے لیکن قادیان کے متصل آٹھ نو کوس سے کم فاصلے پر کوئی ہسپتال نہین ہے۔ اگرچہ حضرۃ مولینا مولوی نورالدین صاحب

www.aaiil.org

لے ایک بڑا شفاخانہ چلاتی اپنے خرچ سے جاری کر رکھا ہے جس میں دو تین دوا ملیان دینے والے اور علاج کرنے والے آپ کے شاگرد بھی کام کرتے ہیں لیکن باوجود اس کے بھی آپکے پاس اس کثرت سے مریض آتے ہیں کہ صبح سے شام تک آپ بہت کم فارغ رہ سکتے ہیں۔ بجالیکہ مدرسہ کے متعلق ایک علیحدہ ڈسپنسری رکھنے کی ضرورت ہے اس پر بھی بعض اوقات ضروری سہ جہکل پریشن کے لئے اور انگریزی ضروری ادویات کے نہ ملنے کے باعث مشکلات پیش آجاتی ہیں اس لئے اگر کاہنوان کی بجائے قادیان میں وہ مجوزہ ہسپتال کھولا جاوے تو اس سے یہ نہیں کہ قادیان اور اس کی نواح کی پبلک کو بہت بڑا فائدہ پہونچیگا۔ بلکہ کاہنوان کے لوگ بھی اس سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ ہم جناب سول سرجن صاحب بہادر کی ذات سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس سوال کو بڑے غور اور فکر سے حل کرینگے۔ اچھا ہو اگر صاحب بہادر قادیان اور کاہنوان دونوں کو جگہوں کو معائنہ کرینگے ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ قادیان میں اس جدید ہسپتال کے کھلنے پر کاہنوان کے مقابلہ میں اخراجات میں بھی کمی رہے گی۔ (الحکم)

البدر

نمبر ۶ البدر مورخہ ۸ فروری میں ہم نے مرحوم رحمت علی صاحب کے حالات بصورت کتاب شائع کئے ہیں اس سے اکثر احباب کو مغالطہ لگا ہے کہ اخبار صرف دو ورق ہے یعنی ۴ صفحہ کا دیا گیا ہے سو واضح ہو کہ دو ورق جو کہ رحمت علی صاحب کے تذکرہ کے تھے وہ اخبار کے جزو تھے اور اسی طرح سے کل اخبار ۱۲ صفحہ کا تھا چونکہ اس سے پیشتر نمبر ۱۲ صفحہ کا تھا اس لئے یہ نمبر ۸ صفحہ پر شائع ہوا تھا۔

مغالطہ۔ البدر میں جو اشتہارات یا ریویو وقتاً فوقتاً شائع ہوتے ہیں ان کی نسبت اکثر یہ مغالطہ ناظرین کو ہوا کرتا ہے کہ وہ درخواستیں دفتر البدر میں ارسال کر دیتے ہیں حالانکہ مشتہران کے نام بھی ساتھ ہی درج ہوتے ہیں اس لئے آئندہ درخواستیں مشتہرین کے نام ہونی چاہئیں الا اس صورت میں کہ واضح طور پر لکھا ہوا ہو کہ یہ کتب دفتر البدر سے بھی مل سکتی ہیں۔

سید قاسم علی صاحب نے دہلی سے "عجیب تحریک" کے عنوان کے مضمون پر اپنی رائے ارسال کی ہے جو کہ ریمارک کے ساتھ کسی آئندہ نمبر میں درج ہوگی۔

ضوابط اخبار البدر

(جنکو خریدار ہی سے پیشتر ملاحظہ کر لینا چاہئے)

(۱) **حجم اخبار۔** کا ۸ صفحے ہیں جسمیں ٹائیٹل پیج شامل ہے۔ دو فالتو صفحہ صرف استحاناً چند ماہ اشتہارات بعض تاریخوں پر کثرت مضامین کے لحاظ سے دس صفحہ بھی دیئے جاتے ہیں لیکن وہ آئندہ نمبر یا نمبروں میں

(۲) **مضامین۔** البدر کا خاص اور مقدم مضمون حضرۃ امام الزمان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملفوظات ہے ہفتہ کے فاصلہ سے پہونچا نا ہے بصورت نہ ہونے تقریروں وغیرہ کے آپ کی تصنیفات میں سے عمدہ مضامین اور ازدیاد معرفت کے لئے یاددہانی کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہیں اس کے علاوہ

(۳) **اوقات اشاعت۔** اخبار کی اشاعت کی تاریخیں اگرچہ ہر ماہ کی یکم ۸ - ۱۶ - ۲۴ - ہیں اور حتی الوسع کوشش کی جاویگی کہ وقت پر اشاعت ہو مگر ہم بروقت اشاعت کی ذمہ واری کسی تعہد کا بار نہیں لیتا ہے

(۴) **خط و کتابت۔** کارخانہ کے متعلق خط و کتابت خواہ کسی قسم کی ہو جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ ذمہ نہیں لیتا ہے

(۵) **عدم رسید اخبار۔** اگر ایک ہی مقام یا اس کے گرد و نواح میں اخبار پہونچ گیا ہو اور آپکو نہ ملا تاریخ رسید سے ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ میں اطلاع دینی چاہئے ورنہ ممکن ہے کہ وہ نمبر نہ مل سکے

(۶) **تبدیل پتہ۔** بعد ملی کے وقت چندہ اخبار پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہاں پتہ بدلنا ہے ورنہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گیا اور آپکو نہ ملا تو ہم ذمہ دار نہیں ہیں

(۷) **چندہ سالانہ۔** پیشگی اگر بلا تقاضائے خود وار سال کیا جاوے

پیشگی بذریعہ وی پی جس میں ایک کتاب قیمتی مفت ہوتی ہے

برٹش فارن ممالک یعنی ہندوستان سے باہر

مرحوم رحمت کے متعلق ہماری افریقہ کی سوسائیٹی کے ممبر جو نعزیت کے خطوط ارسال کر رہے ہیں ان سب درخواست ہے کہ اپنے مرحوم اور محسن دوست کے حق میں دعائے مغفرت کریں اور گذشتہ البدر کے یادگار مرحوم کے مضمون پر نظر ڈالیں فقط

رسیدز

اس رسیدز میں صرف اصل قیمت اخبار شامل ہے خریداری پی و ڈاک شامل نہیں ہے اور جن اصحاب کی قیمت ۲ سے زائد لکھی ہے اس میں ۳ سے ۴ کا بقیہ حساب بھی شامل ہے اور ان کی میعاد چندہ آخر دسمبر ۱۹۰۳ء تک ہے

بابو محمد عالم صاحب قلعہ عبداللہ ۲ عجم
سید غلام حسین صاحب حصار ۲ عجم
حافظ احمد دین صاحب چک سکندر ۲ عجم
میاں کریم بخش ارنست ۲ عجم
بابو غلام غوث صاحب حال گذشتہ ۲ عجم
بابو غلام محمد صاحب ہیڈ کلرک فریقہ صدر ۲ عجم
مولوی صفدر حسین صاحب دکن ۲ عجم

چودھری الہ بخش صاحب تلونڈی ۲ عجم
سید یوسف صاحب دکن ۲ عجم
منشی کریم بخش صاحب سلام ۲ عجم
مولوی الفضل احمد صاحب چنیوٹی ۲ عجم
گلاب دین صاحب مدرس ہشیارپور ۲ عجم
مبارک احمد صاحب پٹو کے ۲ عجم
عبدالرحمن صاحب مدرس ۳ ہر
عبدالصمد صاحب پٹیالہ ۲ عجم
محمد اسماعیل خان صاحب
و اکثر مع چندہ دیگر برادران ۲ عجم
منشی عنایت علی صاحب حیدرآباد ۲ عجم
چودھری فضل الٰہی صاحب گجرات ۲ عجم
سرفراز بیگ مولا بخش صاحب ۲ عجم
عبدالقادر صاحب ڈاکٹر لیہ ۲ عجم

سردار علی شاہ صاحب ماڑی کوٹلہ ۲ عجم
بابو شاہ دین بابت ۱۹۰۲ء و ۱۹۰۳ء ۴ عجم
مستری شہاب الدین انجمن ۲ عجم
حافظ محمد صاحب بیرنگ ۲ عجم
عبدالہادی صاحب سپاٹو ۲ عجم
منشی فضل حق صاحب مختار پٹیالہ ۲ عجم
ماسٹر شیر محمد صاحب لاہور بابت ۲ عجم
سال گذشتہ ۲ عجم
منشی فتح دین صاحب ۲ عجم
نواب خانصاحب ۲ عجم
گجرات ۲ عجم
منشی نذیر الدین صاحب ۲ عجم
..... ۲ عجم
منشی تاج محمد از لالیان ۲ عجم

www.aaiil.org

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

انی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم اپنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا اور جب سے زمانے یسوعی معجزاۃ کی کلا ہر ایک مذہب وملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی سو بڑے بڑے امراض کا علاج ہوجاتا ہے اس کا بر محل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا ہے ان میں درج ہیں ان پر مشق کرنے سے انسان صحت مند کہ اپنی وجود کو زیادہ نافع ن یکسوئی اور ان کے ضبط کرنیکی عادۃ بھی پیدا ہوجاتی ہے اگرچہ عام طور پر پاس کتاب کو کے ہیں کہ آسمان وزمین کو فلاں ملادے ہیں اور اس کو مشاق کو گویا خدائی کی کل کا چابی پائے لیکن ہماری نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا سالکہ کے ثواب یا عذاب کماتا ہے۔ جیسے خدا کے ارادے سے ہر ایک دوا دوسرا عمل پتا اثر مفید یا مضر ہاں اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے مزدیک دل خیالات سوء متفرق طریقہ عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط وکتابت کریں۔ قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ اول ودوم ۔ بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس میں دیے گئے ہیں نو دلائل قرآنیہ سے مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد۔ اور حرب وجدال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دیے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ عہ

سر ختم ۔ یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور رسالہ کم رشت لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ ہونے کا ذکر انجیل میں ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵ر

رویائے صالحہ اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ طیار کرنے کا اور حضرت مسیح موعود کا ثبوت صحف سالفہ سے۔ قیمت ۲ر

اعجاز احمدی ۲۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ار

مجرب ادویہ

حب دافع دائمی قبض ۔ اس کے استعمال سے صرف عارضی طور پر قبض کشائی نہیں ہوتی بلکہ اندرونی قوتی میں جو نقص باعث مرض ہوتا ہے اس سے رفع ہوکر آئندہ کو قوت ہضمیہ کو فیضہ کو اخراج کے حاصل ہوتی ہے قیمت فی شیشہ ۱ر

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اگنز امراض معدہ کے لئے لفظاً کا حکم رکھتی ہے قیمت عہ

علاج نکسیر ۔ بشرطیکہ ناک کو اندر زخم نہ ہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو فوراً آرام ہوجاتا ہے کہا اور ناک میں ڈالنے کی دوا قیمت عہ

حب جدید ۔ بشرطیکہ معدہ میں ہو اور دماغ سے خون آتا ہو تو فوراً آرام ہوجاتا ہے کہا اور ناک میں ڈالنے کی دوا قیمت عہ

روغن نکہت ۔ بشرطیکہ مادر زاد بہرہ نہ ہو اکثروں پر تجربہ ہوا کہ آرام ہوگیا ہے قیمت فی شیشہ ۱ر

دردسر کی گولی ہر ایک قسم کے درد کو اس سے فوراً آرام ہوجاتا ہے اعصاب کو طاقت ملتی ہے ۱۰ گولی عہ

سرمہ زنگاری اعلیٰ درجہ مقوی بصر و ہمدنجار آشوب چشم پانی بہنا وغیرہ دیگر امراض چشم کا مشہور علاج اعلیٰ درجہ کے اصلی کا خاندانی نسخہ کی گولی عہ

مصفی خون گولیاں خالص عشقہ کے جوہر اور چوب چینی کی بنی ہو لیکن بہ گولی عہ

سلائی گکرہ جسے ہندوستانی زبان میں روہی کہتے ہیں خواہ پرانی ہوں اس کا استعمال کرام ہوجاتا ہے

ندکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کرنا چاہیے

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بےنظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بی اے نے بکمال محنت وجفاکشی کے ساتھ تصنیف فرمایا غرض اصلاح حضرت مسیح آخر زمان عم اور مولانا مولوی نورالدین صاحب کو نصف سے زیادہ سادی تھی مسیح الزمان وقتاً فوقتاً اسکی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرما کر۔ نہایت عمدہ۔ شیریں زبان۔ قرآنی نکات خوب بیان کئے ہیں دلوں پر اثر کرنیوالی ہے حضرت مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین علیہما السلام اور بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی گئی فاضل بیان ہے چھپکر طیار ہوچکی ہے خریداران البدر کو بوجہ عم کی تفسیر محض مفت۔ رکے ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ روانہ کی جاتی ہے

جلد ہے مجلد ہے پارہ الم کی قیمت ۶ پارہ عم ۱ر **المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام سڑاوڑی ضلع کرنال** تمام درخواستیں متشہر کے نام آنی چاہئے نہ کہ دفتر البدر میں

بنارسی حال یہ قسم کا مردانہ اور زنانہ مثل ٹوپے اور گلبدن۔ غلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو شہر سے خریدا جاوے اصل اخراجات پر صرف ۲ر سنا جائیگا اور مال بہت عمدہ خالص نہایت دیانت داری سے ارسال کیا جاویگا۔ **المشتہر سید عزیز الرحمن محل شالو متصل کتاب گھر کوہ منصوری**

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ہر قسم کی اردو عربی فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے۔

قول صحیح

پنجابی کے مشہور ومعروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی ساکن لاہور کی نظم جو کہ اپنے اردو ترجمہ میں حضرت مسیح موعود وعید السلام کی مدح احمدیہ عادی پر لکھی ہر قیمت ار (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

عاقبتہ المکذبین لودیانوی مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان۔ بیعت کی دس شرائط حضرت مسیح کی وفات دجال پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ار (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

سلام اور اس کا بانی یعنی طاس کا طائل صاحب جوم المعروف بہیر وزائیڈ بہیرور شب کے ایک انگریزی

صیانۃ الناس ۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب منجانب فاضل امروہی قیمت ار

الہامی حلف ۔ ریک کل شیٔ خادک رب فاحفظنی والعرنی وارحمنی قیمت ۔ (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

کامن سنجانی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات قیمت ۔ ایضاً

نظم رائے نرمتورات بطرز کامن مصنفہ

روشنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبدالکریم تاجر مالیر کوٹلہ نہایت اعلیٰ قسم ارفی (۱ر) وسطا قسم [illegible]

سر الشہادتین ۔ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کی شہادت کا واقعہ من وعن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف میں موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ نامل

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسکو قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کردیگا | نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

چودھویں کا ہے چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

البدر

ان اللہ یبعث علی رأس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا

وقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جہ گویم بالگو آئی جہاد و نزاد یاں بینی
وہ امینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

ہر انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

خریداروں کو اطلاع ہمارے احباب کو تازہ حالات پہونچنا ان کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزاں قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور قیام کا مدار تو می انعاموں اور سہ ماہہ چندہ اشاعت اور بابت مڈریل سٹاف کی تکمیل اور زرہ داری کے لئے ضرورت ہے تو اس کی اشاعت کم از کم ۵۰۰ سو ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت علیحدہ اور سٹاف نامکمل ہے اور کاغذ بازار میں اکثر وقت اشاعت میں بعد رورکی دیر ہو جاتی ہے تو خواہ اور ہمدردی کے خیال کو دل وماغ میں جگہ دیکر نجیدہ نمونوں بلکہ اس کی اشاعت میں سرتوڑ کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد کو پورا کرکے کارخانہ کو ہر لحاظ سے مکمل اور بنا دینے میں اپنے فرائض دینی حتی الوسع دیانت داری سے بجالاویں

وہ الفاظ جنمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہیں

بات تو میں بار بار کہتا ہوں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میرا نفس مجھ سے گرفتار رہا اور جن سے میرا دل ہر وقت اقرار کرتا ہوں کہ یہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ہر تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا ۱ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۱۰ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۱۰ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں

فتوی مخالفت جہاد

اب جو بڑا جہاد کا ارادہ ہے سنو خیال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے
دشمن ہر وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
کیوں چھیڑتا ہے لوگو سنی کی جماعت کو
کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفیٰ
جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائے گا
یہ بین گے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند
یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا
یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا
مارک معجزہ کے طور سے یہ بقبولی ہے
القصہ یہ مسیح کی آنے کی ہے نشان
ظاہر ہمیں خود وہ نشان کر زماں و زماں ہیں
اب تم ہیں جو وہ قوت و طاقت نہیں رہی
وہ نام وہ نمود وہ دولت نہیں رہی

دیں کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
دیں کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب جنگ اور جہاد کا فتوی ہے فضول ہے
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
جو چھیڑتا ہے اب لوگو دشمن اس نعمت کو
کیا یہ نہیں نشانی مہدی دیکھو تو کھول کر
علیسیٰ مسیح جنگوں کا کردیگا التوا
جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائیگا
کھیلیں گے بیچو سانپوں سے بچے نڈر وہ بیخوف و بیخطر
پھولیں گے لوگ شگفتہ و نرفتگ کا
وہ کاذبوں کو سخت ہزیمت اٹھائیگا
کافی ہے سوچنے کو اگر اس کو کچھ ہے
کردیگا ختم آکے وہ دین کی لڑائیاں
اب قوم میں ہماری وہ تاب و توان نہیں
وہ سطلنت وہ رعب و شوکت نہیں رہی
وہ عزم مقبلانہ وہ ہمت نہیں رہی

وہ علم وہ صلاح وہ عفت نہیں رہی
وہ درد وہ گداز وہ رقت نہیں رہی
دل میں تمہارے یار کی الفت نہیں رہی
حمق آگیا ہے سر میں وہ فطنت نہیں رہی
وہ علم و معرفت وہ فراست نہیں رہی
دنیا و دیں میں کچھ بھی لیاقت نہیں رہی
وہ اشق شوق و جہد وہ طاعت نہیں رہی
ہر وقت عبث بحث سے کو تو ہے نہیں رہی
موسو ہو گند دل میں طہارۃ نہیں رہی
خوان ہتی پڑا ہے وہ نعمت نہیں رہی
سودے سے اپنے کچھ بھی محبت نہیں رہی

سب پر یہ اک بلا ہے کہ دعوت نہیں رہی
تم مر گئے تمہاری وہ غیرت نہیں رہی
اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی
اب کوئی مہدی جبر نہیں غیر قوم سے
ہاں آپ تم نے چھوڑ دیا دیں کی راہ کو
اب زندگی تمہاری تو سب فاسقانہ ہے
او قوم تم پہ یار کی اب وہ نظر نہیں
کیونکر ہو وہ نظر کہ نہاں وہ دل میں نہیں
تقوی کے جائے جتنے تھے سب چاک ہو گئے
کچھ کچھ جو تیک مرد تھے وہ خاک ہو گئے
اب تم تو خود ہی مورد خشم خدا ہوئے

وہ نور اور وہ چاند سی طلعت نہیں رہی
خلق خدا پہ شفقت و رحمت نہیں رہی
حالت تمہاری جاذب نصرت نہیں رہی
کسل آگیا ہے دل میں جلادت نہیں رہی
وہ تذکرہ قیاس وہ حکمت نہیں رہی
اب غیر قوموں پہ سبقت نہیں رہی
ظلمت کی گو ہے بھی حد و نہایت نہیں رہی
نور خدا کی گو ہے بھی علامت نہیں رہی
ملکی کو کام کرنیکی رغبت نہیں رہی
دیں بھی ہوا ایک قسم حقیقت نہیں رہی
دل مر گئے ہیں ملکی کی قدرت نہیں رہی
اک پھوٹ پڑ رہی ہو مودت نہیں رہی
صورت بگڑ گئی ہے وہ صورت نہیں رہی
بھیدیں میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی
کرتا نہیں ہو تم کہ قدم کا نشان ہے
رو نور ہو دعا کی نہیں بھی وہ اثر نہیں
شیطان ہیں خدا کر پیار کر وہ دل نہیں
جتنے خیال دلیں تھے ناپاک ہو گئے
باقی جو تھے وہ ظالم و سفاک ہو گئے
اس یار سے بلشامت عصیاں جدا ہوئے

اب غیروں سے لڑائی کو معنی ہی کیا رہے
تم خود ہی غیر بن کے محل سزا ہوئے
سچ سچ کہو کہ تم میں امانت ہے اب کہاں
وہ صدق اور وہ دین و دیانت ہے اب کہاں
پھر جبکہ تم میں خود ہی وہ ایمان نہیں رہا
وہ نور و نمونہ وہ عرفان نہیں رہا
پھر اپنے کفر کی خبر اک قوم لیجئے
آئین علیکم انفسکم یاد کیجئے
ایسا گمان کہ مہدی بھی خونی ہی آئیگا
اور گا فرون کے قتل سے دیں کو بڑھائیگا
اک نا خلوفہ یا بین سراسر دروغ ہیں
بہتان ہیں یا فتوہ نہیں اور بے فروغ ہیں
یار و جو مرد آزما کو تو ہاتھ وہ آئیگا
اب سال ستہ بھی صدی سے گزر گیا
تھوڑے نہیں نشان جو دکھائے گئے نہیں
پرتم نے ان کو کچھ بھی نہ اپنایا نہ فائدہ
بخلوں سو یار و باز بھی آ کر گیا نہیں
باطن سو میل ل کی ہٹلو گیا نہیں!
اب عذر کیا ہے کچھ بھی بتاؤ گیا نہیں!
آخر خدا کے پاس بھی جاؤ گے یا نہیں؟
تم میں سے جسکو دین و دیانت ہے پیاری
لوگوں کو یہ بتاؤ کہ وقت مسیح ہے

ہم اپنا فرض دوستو اب کر چکے ادا
اب بھی اگر نہ سمجھو تو سمجھائیگا خدا

نوٹ ۔ بیعت کا انتہاء حضرۃ امام الزمان ۴ بجے ۱۳ جنوری ۱۹۰۸ء کو ہوا تھا نومبر ۱۹۰۷ء تک سو چودہ سال ہوئے ہیں جبکہ البدر اپنے پورے معنوں کیساتھ اس جہاد ہم سال کی یادگار میں جو کہ آپ کی فتح اور نصرت کا زمانہ ہے قادیان سے

www.aaiil.org

ملفوظات حضرۃ احمد مسیح الزمانؑ

سلسلہ کے دیکھو البدر نمبر ۶ جلد ۳ مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۴ء

خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرماتا ہے "قلیل من عبادی الشکور" کہ شکر اور سمجھدار بندے ہمیشہ کم ہوتے ہیں جو کہ حقیقی طور پر قرآن پر چلنے والے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ان کو اپنی محبت اور تقوے عطا کیا ہے وہ خواہ قلیل ہوں مگر اصل میں وہی سواد اعظم ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو امت کہا ہے حالانکہ وہ ایک فرد واحد تھے۔ مگر سواد اعظم کے حکم میں ہیں۔

یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ جو لوگ ستر ارب تک منصوبوں اور حیلہ بازیوں میں رہتے ہیں ان کا عمل ایک بالشت بھی آسمان پر جا سکے اور وہ ان نیک بندوں کے برابر ہوں جن کی عظمت خدا کی نظر میں ہے۔ عبداللطیف کی ہی ایک نظیر دیکھ لو کہ بار بار موقعہ ملا کہ جان بچا دے مگر اس نے یہی کہا کہ میں نے حق کو پا لیا اس کو آگے جان کیا۔ سچ ہے سوچ کر دیکھو کیا جھوٹ کے واسطے دیدہ دانستہ کوئی جان جیسی عزیز شے دیسکتا ہے۔

ایک بدنصیبی ان لوگوں کی یہ ہے کہ صحبت آکر نہیں حاصل کرتے اور دور دور رہتے ہیں ان کے اسلام کی مثال ایک تصویر کی مثال ہے کہ اس میں نہ ہڈی ہے نہ گوشت۔ نہ پوست نہ خون۔ نہ روح اور پھر اسے انسان کہا جاتا ہے۔ اپنی کثرت پر ناز کرتے ہیں۔ کتاب اللہ کی عزت نہیں کرتے حالانکہ اس کثرت پر آنحضرتؐ نے لعنت کی ہے آپ نے دو گروہوں کا ذکر کیا ہے ایک اپنا اور ایک مسیحؑ کا۔ اور درمیانی زمانہ کو جس میں ان کی تعداد کروڑوں تک پہونچی اور کثرت ہوئی جزء اعوج کہا ہے۔ پھر اصل میں یہ کثرت بھی نہیں ہے خود انہی میں پھوٹ پڑی ہوئی ہے ہر ایک کا الگ الگ مذہب ہے ایک دوسرے کی تکفیر کر رہا ہے جب یہ حال ہے تو کیا خدا کی طرف سے کوئی فیصلہ کرنے والا نہ آوے گا۔ خود انہی میں سے ہیں جو مانتے آئے ہیں کہ مسیح اسی امت میں سے ہوگا صحیح حدیثوں میں اما کم منکم موجود ہے سورہ نور میں ملکم ہے۔

معراج میں آپ نے اسرائیلی مسیحؑ کا حلیہ اور دیکھا اور آنے والے کا اور بتلایا پھر کیا یہ سچ نہیں ہے کہ اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ آنحضرت صلعم سے پیشتر سب انبیاء فوت ہو چکے ہیں ان تمام ثبوتوں کے بعد اور ان کو کیا چاہئے۔

۲۱ جنوری ۱۹۰۴ء

سیر

ان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذابا شدیدا۔ یہ اسی زمانہ کے لئے ہے کیونکہ اس میں ہلاکت اور عذاب مختلف پیرایوں میں ہو رہے ہیں۔ کہیں طوفان سے کہیں زلزلوں سے کہیں آگ کے لگنے سے اگرچہ اس سے پیشتر بھی یہ سب باتیں دنیا میں ہوتی ہی ہیں مگر آج کل ان کی کثرت حوارق عادۃ طور پر ہو رہی ہے جس کی وجہ سے یہ ایک نشان ہے اس آیت میں طاعون کا نام نہیں ہے صرف ہلاکت کا ذکر ہے خواہ کسی قسم کی ہو۔ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جس قوۃ اور پوری توجہ سے لوگوں نے دنیا اور اس کے ناجائز وسائل کو مقدم رکھا ہوا ہے اور عظمت الٰہی کو دلوں سے اٹھا دیا ہے اب صرف وعظوں کا کام نہیں کہ اس کا علاج کر سکیں عذاب الٰہی کی ضرورت ہے۔

بابو شاہ دین صاحب نے کہا کہ حضور عذاب سے بھی لوگ عبرت نہیں پکڑتے کہتے ہیں کہ ہمیشہ یہاں وغیرہ ہوا ہی کرتی ہیں فرمایا قرآن شریف میں طوفان نوح کا ذکر ہے۔ زلزلہ کا ذکر ہے۔ بجلی کا ذکر ہے اور یہ سب حادثات دنیا میں ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں کیا ان کے مزدیک یہ عذاب الٰہی نہ تھے جن کا ذکر خدا نے کیا ہے اور ان سب کا ہمیشہ دنیا میں وجود رہتا ہے مگر جب کثرت ہو اور بہولناک صورت سے ظاہر ہوں اور ایک دنیا میں تھلکہ پڑ جاوے تب یہ نشان ہوتے ہیں وہی بھی اسبطرح سے ہمیشہ سے ہے۔ ہمیشہ لوگوں کو سچی خوابیں آتی ہیں۔ تو پھر انبیاء کی خصوصیت کیا ہوئی خصوصیت ہمیشہ کثرۃ اور درجہ کمال سے ہوتی ہے۔ اب اس وقت جو ہلاکت مختلف طور سے ہو رہی ہے اس کی نظیر یہ دکھلا دیں گذشتہ دنوں میں عالی جناب احسان علی خان صاحب برادر نواب محمد علی خان صاحب مالیر کوٹلہ سے تشریف لائے ہوئے تھے انہوں نے حضرۃ اقدس سے نیاز بھی حاصل کی تھی اور آپنے ایک جامع تقریر بھی اس وقت فرمائی تھی جس سے آپ کے اکثر شبہات و شکوک کا قلع قمع ہوا انہی کا ذکر ہوتا رہا۔ کسی کی طرف سے یہ اعتراض بھی پیش ہوا کہ ان کے ایک مصاحب نے یہ اعتراض کیا ہے کہ ابھی مسیح و مہدی کی ضرورۃ نہیں کیونکہ لوگ نمازیں پڑھتے ہیں۔

اس پر آپنے فرمایا کہ عام طور پر دو مصریت دلوں میں گھر کر گئی ہے لاکھوں ہا مسلمان عیسائی ہو گئے ہیں صلیبی فتنہ بڑھ رہا ہے اگر اب بھی ضرورت نہیں تو کیا یہ چاہتے ہیں کہ اسلام کا نام و نشان نہ رہے اس کی تو وہی مثال ہے کہ ایک میت موجود ہو اس میں روح کا نام و نشان نہ ہو اور صرف اس کے آنکھ کان ناک وغیرہ دیکھکر کہا جاوے کہ یہ میت نہیں ہے۔ اگر نہیں تو اور چار دن رکھکر دیکھلو جب سڑ گلا تو خود پتہ لگ جاوے گا۔ روحانیت کا نام و نشان نہیں صرف پوست ہی پوست ہوا یہی کہتے ہیں کہ ضرورۃ نہیں ہے۔

اہل تشیع کو جو محبت حضرۃ امام حسین علیہ السلام سے ہے اور آپ کے واقعہ شہادت کو سنکر جسطرح ان کے جگر پارہ پارہ ہوتے ہیں اس میں سے تکلف اور تصنع کو دور کر کے باقی ان لوگوں کے حق میں ہو دلی خلوص سے امام صاحب محبت رکھتے ہیں اور ان کی شان میں ہر ایک قسم کے غلو کو معیوب قرار دیتے ہیں فرمایا کہ اس بات سے ہم منع نہیں کرتے کہ کوئی کسی بزرگ کی محبت یا جدائی میں آنسوؤں سے روئے

فرمایا کہ ہدایت کے ۳ طریقے ہیں۔ بعض لوگ تو کلمات بینات سنکر ہدایت پاتے ہیں۔ بعض تہدید کے محتاج ہوتے ہیں۔ بعض کو آسمانی نشان اور مید نظر آجاتی ہے کیونکہ شدید کے بود مانند و رہ اب اس وقت جو کچھ خدا دکھلا رہا ہے وہ چشمدید ہے دوسرے نقول ہیں۔

یکم فروری ۱۹۰۴ء

سیر

اتمام حجت کی تکمیل

فرمایا کہ قویٰ خواہ کتنے ہی قوی ہوں اور عمر کس قدر ہی اکمل کیوں نہ ہو مگر تاہم عمر کا اعتبار نہیں ہے نہیں معلوم کہ کس وقت موت آجاوے اس لئے میرا ارادہ ہے کہ اگرچہ اپنے فرض کا ایک حصہ بذریعہ تحریروں کے

www.aaiil.org

ہم نے پورا کردیا ہے مگر تاہم ایک بڑا ضروری حصہ باقی ہے کہ عوام الناس کے کانوں تک ایک دفعہ خدا تعالےٰ کے پیغام کو پہونچا دیا جاوے کیونکہ عوالناس مین ایک بڑا حصہ ایسے لوگون کا ہوتا ہے جو کہ تعصب اور تکبر وغیرہ سے خالی ہوتے ہین اور محض مولویون کے کہنے سننے سے وہ حق سے محروم رہتے ہین چونکہ یہ مولوی کہدیتے ہین اُسے اُسنا وصدقنا کہکر مان لیتے ہین ہماری طرف کی باتون اور دعووں اور دلیلون سے محض ناآشنا ہوتے ہین اس لئے ارادہ ہے کہ بڑے بڑے شہرون مین جاکر بذریعہ تقریر کے لوگون پر تمام حجت کیجاوے اور ان کو تبلایا جاوے کہ ہمارے مامور ہونے کی غرض کیا ہے اور اس کے دلائل کیا ہین فقط۔ دراصل یہ ایک لمبی تقریر تھی جسکا خلاصہ مین نے درج کردیا ہے حضرۃ اقدس علیہ السلام بہت دور نکل گئے تھے اور مین پیچھے رہ گیا۔

حافظ روشن علی صاحب برادر مکرم ڈاکٹر حشمت علی صاحب مرحوم کی زبانی یہ خلاصہ سنکر درج کیا گیا ہے جس کی تصدیق دیگر احباب نے بھی کی۔ اس اتمام حجت کے بعد پنجاب کے بڑے بڑے شہر یا تو خدا تعالیٰ کی رحمت کے مستحق ہونگے اور بصورت انکار سخت غضب کے۔

خدا تعالیٰ کی بے نیازی پر ایمان

فرمایا کہ عمر کی نسبت اگرچہ مجھے الہام بھی ہوا ہے اور خواہین بھی آئی ہین مگر جب اللہ تعالیٰ کی بے نیازی پر نظر پڑتی ہے تو مجھے اپنی عمر کا کوئی اعتبار نہین ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ پر ہمارا کوئی حق نہین ہے پھر مجھے لوگون پر تعجب آتا ہے کہ ان کو عمر کا کوئی وعدہ بھی نہین ملا ہوا مگر پھر بھی وہ ایسے عمل کرتے ہین جیسے کہ مطلق موت آنی ہی نہین ۔ سعادت یہ ہے کہ موت کو قریب جانے تو سب کام خود بخود درست ہوجاوین گے۔

آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے بہت سے آثار بتلائے مگر تاہم اگر ذرا سخت آندھی چلتی یا بارش ہوتی تو آپ گھبرا جاتے اور خیال کرتے کہ کیا قیامت تو نہین آئی۔ اسوقت آپ کی نظر خدا کی بے نیازی پر ہوتی جنگ بدر مین فتح کا وعدہ تھا مگر تاہم رو رو کر دعائین کرتے۔ آپ سے پوچھا گیا تو فرمایا کہ فتح کا وعدہ تو ہے مگر شاید کوئی شرط اس مین ایسی پنہان ہو جس کا مجھے علم نہین تو پھر فتح نہ ہو۔ موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کیا کیا وعدے تھے مگر آخر قوم کی قوم جنگلون مین مرکھپ گئی اس کی وجہ یہ تھی کہ الٰہی وعدے جن شرائط کے ساتھ مشروط تھے ان کو پورا نہ کیا گیا۔ جماعت کی شامت اعمال کا اثر ما مور پر پڑتا ہے۔ جنگ احد مین ایک شخص نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کہا نہ مانا تو آپ کو کس قدر تکلیف ہوئی ستر زخم آپ کو لگے دانت شہید ہوا۔ خود اس قدر سر مین دھس گئی کہ حلقہ لگا کر اسے نکالتے اور نہ نکلتی۔

اللہ تعالےٰ کی بے نیازی کے آگے کسی کی کیا پیش چل سکتی ہے۔

۲ فروری ۱۸۹۹ء سے ۴ فروری تک۔

حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت علیل رہی اور بہ این وجہ سیر بھی ملتوی رہی بروز اتوار چکر وغیرہ کے دماغی امراض جو آپ کو معلت الہی سے لاحق ہین ان کے دورے ہے۔ مختلف اوقات مین آپ شریک نماز باجماعت ہوتے رہے اور جو ذکر ان اوقات مین نبط ہوے وہ ہدیہ ناظرین ہین ؂

مرحوم رحمت علی

کے ذکر پر آپ نے فرمایا کہ رحمت کی پاکیزہ فطرت کی شان ہے کہ افریقہ مین غائبانہ طور پر ہمین قبول کیا اور اس چھوٹی سی عمر مین تقویٰ اختیار کی۔ اس سال مین اور بھی ہمارے مخلص فوت ہوے ہین ؂

شہید

کے تذکرے پر آپ نے فرمایا کہ ہر سہ تمام شہیدون کو تو اللہ نے عزت پیدا کرنیوالی لکھا ہے مگر یہ ان مین سے نہین ہے آپ وغیرہ اور دیگر پھل اس مین رکھکر تجربے کئے گئے ہین کہ وہ بالکل خراب نہین ہوتے سالہا سال دیسے ہی پڑے رہتے ہین ؂

فرمایا کہ ایک دفعہ مین نے انڈے پر تجربہ کیا تو تعجب ہوا کہ اس کی زردی تو ویسی ہی رہی مگر سفیدی اچھا و پاکر شل پتھر کے سخت ہوگئی۔ جیسے پتھر نہین ٹوٹتا ویسے ہی وہ بھی نہین ٹوٹتی تھی

خدا تعالےٰ نے اُسے شفاء للناس کہا ہے واقعی مین عجیب اور مفید شے ہے تو کہا گیا ہے یہی تعریف قرآن شریف کی فرمائی ہے ریاضت کش اور مجاہدہ کرنیوالے لوگ اکثر اسے استعمال کرتے ہین معلوم ہوتا ہے کہ ہڈیون دیرہ کو محفوظ رکھتا ہے۔

اس مین آل جو ناس کے اوپر لگایا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو اس کے اپنے (یعنی خدا تعالیٰ) ناس (بندے) ہین اور اس کے قرب کے لئے جو ہر

اور ریاضتین کرتے ہین ان کے لئے شفا ہے کیونکہ خدا تعالےٰ تو ہمیشہ خواص کو پسند کرتا ہے عوام سے اُسے کیا کام۔

تناسخ کی اصل

فرمایا کوئی عمدہ آدمی فوت ہو تو صدمہ ضرور ہوتا ہے۔ لیکن دنیا ایسی جگہ ہے کہ اس مین پھر ویسے امثال پیدا ہو جاتے ہین ٹیکون کے بھی۔ ہڈون کے بھی۔ اسی لئے بعض نے دنیا کو دوری لکھا ہے کہ جن صفات کے لوگ اس کے ایک دور مین گذر جاتے ہین پھر اسی قسم کے لوگ وہی سیرتین اور صورتین پھر دوسرے دور مین پیدا ہوتے رہتے ہین۔

مخدوم مکرم مولوی نورالدین صاحب نے عرض کی کہ حضور یہین سے سوچکر کہکر لوگ تناسخ کے قائل ہوگئے ہین ؂

۵ و ۶ فروری ۱۸۹۹ء

۵ تاریخ کو حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام سیر کو تشریف لیگئے لکھرا مین اس سیر مین ایک خلاصہ کی مجلس ہوئی تھی جس مین حضرۃ اقدس علیہ السلام نے اپنے مخلص فرزند خلف الصدق مکرم میان محمود احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کو اپنے ہاتھ سے بیعت مین داخل کرکے دعا فرمائی۔

بیعت کی انتہا

فرمایا دوسری قوم کے رعب مین آکر اور ان کی ہان مین ہان ملاتے ہوئے آخر یہان تک نوبت پہونچتی کہ آپ آخر ایام مین تثلیث کے ماننے والون کو بھی سچائی پر منتہ قرار دیدیتے۔ ابتدا کی انتہا یہی ہوا کرتی ہے کہ آخر اسی قوم کا انسان کو بننا پڑتا ہے قرآن شریف مین اسی لئے ہے

لن ترضیٰ عنک الیھود ولا النصاریٰ حتیٰ تتبع ملتھم

دوسرے کو راضی کرنے کے لئے انسان کو اس کے مذہب کو بھی اچھا کہنا پڑتا ہے اسی لئے مداہنہ سے مومن کو پرہیز کرنا چاہیئے۔

فرمایا کہ مجھے بھی یہ الہام ہوا ہے جیسے کہ براہین مین درج ہے اور مین چاہتا ہون کہ اس وقت ان لوگون (یعنی مخالفون) مین سے شاذ و نادر ہی ہوگا جو ہم سے ذرا بھی ہمدردی کے ساتھ اخلاق سے پیش آنا چاہتا ہو۔ ہان اگر شخصی طور پر کسی کی ذات مین اخلاق سرشت ہوا ہو تو وہ شاید ہم سے اخلاق سے پیش آجاوے ورنہ قومی طور پر تو ہم سے ہرگز اخلاق سے پیش آنا نہین چاہتے ؂

www.aaiil.org

اجتہادی غلطی

کسی صاحب نے لودھیانہ سے حضرۃ صاحب کو مخالفین کا یہ اعتراض لکھا کہ **نشانات تذبحان** کا الہام جواب شہزادہ عبداللطیف صاحب شہید کے بارہ میں لکھا گیا تو وہ قبل ازیں کسی تصنیف میں مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد پر چسپاں ہو چکا ہے اسپر آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے فرمایا کہ اگر ہم اجتہاد میں غلطی ہو جاوے تو حرج کیا ہے۔ اجتہاد اور شے ہے اور تفہیم الٰہی اور شے۔ اگر ہم نے ایک معنے اپنی رائے اور فکر سے کر دیئے تو آخر اپنے وقت پر خدا تعالیٰ نے اصل اور حقیقی معنے تبلا دیئے۔ اس الہام میں یہ الفاظ بھی لکھے ہیں **عسیٰ ان تحبوا شیئاً وھو کرہ لکم** اب دیکھنا چاہیئے کہ کیا احمد بیگ جیسے منکرین کی زندگی ہماری صحبتوں سے بھتی یا مکروہات سے۔

اگر ہماری کوئی غلطی ہو تو اس میں تعجب طلب یہ امر ہے کہ آیا ایسی غلطیاں انبیاؤں سے ہوتی رہیں کہ نہیں جیسے کہ خود ابوجہل نے آنحضرۃ صلعم کو انگور کا خوشہ دیا تو آپ نے اس کے یہ سمجھے کہ ابوجہل کسی وقت مسلمان ہو جاوے گا لیکن وہ تو مسلمان نہ ہوا آخر مگر مراس کا بیٹا جب مسلمان ہوا تو خواب کے معنے پورے طور پر سمجھ میں آئے۔

ایک مقرر کی کل زندگی حباب کی طرح ہوتی ہے لیکن ہمارے سلسلہ میں سچائی کی خوشبو ہے کہ نہ واعظ ہیں (نکالفرسین جو مختلف مقاموں پر ہوتی ہیں) نہ لکچرار ہیں لیکن ہماری صداقت خود بخود لوگوں کے دلوں میں پڑتی جاتی ہے ان لوگوں نے بہتیرا واویلا کیا اور روکتے رہے اور اب بھی کرتے اور روکتے ہیں لیکن پھر بھی ہمارا کچھ بگاڑ نہ سکے۔

اب باریک نظر سے غور سے دیکھو تو ہمارا سلسلہ دن بدن ترقی کر رہا ہے اور یہی نشانی ہے اس بات کی کہ یہ خدا کی طرف سے ہے اگر یہ نہ ہوتا تو ہمارے مخالف آج تک اپنے کام میں کامیاب ہو جاتے۔ ہم یہاں چپ چاپ بیٹھے ہیں کسی تدبیر اور ایسی طاقت سے کام نہیں لیتے کہ اثر انداز ہو نہ دورے لگا رہے ہیں نہ کچھ۔ مگر ہم ایک حرکت شروع ہے روز جو ناک آتی ہے شناور فادر ہی کو کوئی ایسا دان ہو تو ہو ورنہ ہر روز بلا ناغہ بیعت کے خطوط آتے ہیں اور کوئی دن ایسا نہیں چڑھتا کہ اس میں کوئی نہ کوئی بیعت کے لئے طیاری نہ کرتا ہو۔

تین قسم کے لوگ

فرمایا کہ اس وقت تین قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو بغض حسد میں جلے ڈوبے ہیں اور ضد اور تعصب سے مخالفت پر آمادہ ہیں ان کی تعداد تو بہت ہی کم ہے۔

دوسرے وہ جو اس طرف رجوع کرتے ہیں ان کی تعداد ترقی پر ہے۔

تیسرے وہ جو خاموش ہیں نہ ادھر ہیں نہ ادھر ان کی تعداد کثیر ہے وہ طالوں کے زیر اثر نہیں ہیں ورنہ ان کے ساتھ ملکر سب دشمنی کرتے پس اس لئے وہ ہماری مدد میں ہیں۔

فرقہ معاندین غنیمت ہے

یہ فرقہ جو معاندین کا ہے اگر نہ ہوتا تو چپ رہنے والے اصل میں کوئی شے نہیں ہیں انہی کی وجہ سے تحریک ہوتی ہے وہ شور ڈال ڈال کر ان لوگوں کو جو غفلت سے بیدار کرتے ہیں ان کی باتوں میں چونکہ آسمانی تائید نہیں ہوتی اس لئے تناقض ہوتا ہے خدا تعالیٰ کچھ فرماتا ہے اور یہ کچھ کہتے ہیں قال کچھ ہے حال کچھ ہے آخر شور شرابا سنکر بعض کو تحریک ہوتی ہے کہ یہ کیسی تو سہی ہے کیا۔ پھر جب وہ تحقیق کرتے ہیں تو حق ہماری طرف ہوتا ہے آخر ان کو ماننا پڑتا ہے۔

معاندین ہمپر کیا کیا الزام لگاتے ہیں کہیں کہتے ہیں کہ یہ پیغمبروں کو گالیاں دیتے ہیں کہیں کہتے ہیں کہ نماز روزہ وغیرہ ادا نہیں کرتے آخر تنقید پسند طبائع ان باتوں سے فائدہ اٹھا کر ہمارا طرف رجوع کرتے ہیں۔ اس جماعت معاندین کے ہونے سے ہمارا بہت سوں کا کام دلوں میں ہو رہا ہے لوگ گے ہی منتظر ہیں۔ وقت خود شہادت دے رہا ہے اور ان کی آنکھیں اس طرف لگی ہوئی ہیں کہ آنیوالا آوے جب یہ معاندین ایک مقرر کی رنگ میں ہمیں پیش کرتے ہیں تو تحقیق کرتے کرتے خود حق پا لیتے ہیں۔

۷ فروری ۱۹۰۴ء

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب سیر سے چند منٹ پیشتر تشریف لائے اور شامل سیر ہوئے۔

سیر

آج راستہ میں زیادہ تذکرہ ان عوارضات کا رہا جو کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لاحق ہیں اور منجملہ ان عظیم الشان نشانات کے ہیں جو کہ حضرۃ مسیح موعود کی علامات میں بتلائے گئے ہیں یہ کہ ڈاکٹر صاحب سے دردگردہ کے قریب ایک درد کا حال بیان کیا اور پھر آپنے یکایک اطراف بدل چکر اور تغیر چشم وغیرہ کی کیفیت سنائی۔ ڈاکٹر صاحب نے کچھ ادویہ ان کے استعمال عرض کیں آخر اسی تذکرہ میں آپنے فرمایا کہ یہ لوگ ظاہر پر حمل کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کا یہ منشا نہیں ہے یہ منتظر ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے آویں اور دو زرد چادریں اوڑھی ہوئی ہوں ایک اوپر ایک نیچے لیکن یہ نہیں بتلاتے کہ آیا وہ چادریں آسمان پر ہی رنگی جاویں گی یا یہاں سے ہی فرشتہ لیکر آسمان پر پہونچی ویں گے اور وہ اوڑھ کر پہنچے اترینگے ان چادروں سے مراد امراض ہیں اور یہی دو لوں امراض ہمیں لگی ہوئی ہیں۔ نیچے کی چادر سے مراد پنجاب کی بیماری ہے اور اوپر سے مراد سر کی بیماری ہے ان دو لوں میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہوں۔

سر کی بیماری کا راز

سر کے ان عوارضات کا یہ راز معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ اس وقت جہاد کے خیالات کو دور کرنے کی ضرورۃ تھی اور ہمیں اس سے الگ رکھنا تھا اس لئے یہ امراض لاحق کر دیئے اور یہ بھی اس میں حکمت ہے کہ اپنی کسی کارروائی پر ہمیں گھمنڈ نہ ہو بلکہ ہر وقت اس کے فضل کے خواستگار رہیں۔

نزول کے لفظ میں بھی یہی سر ہے گویا آسمان سے اترا ہے سب کام خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں اس میں انسانی دخل نہیں ہے اور جب وہ الغائی ارادوں اور منصوبوں سے الگ ہوئے تو وہ سب امور خدا تعالیٰ ہی کی ٹھہرے جیسے جب سخت لڑائی ہو تو کہا کرتے ہیں۔ کہ خدا خود اتر کر لڑا۔

ان لوگوں نے سب امور کو جسمانی بنا لیا ہے۔ چادریں رنگی ہوئیں گویا بھگوے کپڑے اور ہاتھ میں نیزہ اور جنگلوں میں سور مارتا پھرتا ہے۔ ان میں بھی مندین کو جمع کیا ہے ادھر بھگوے کپڑے پہناتے ہیں ادھر ہاتھ میں نیزہ۔

اس کے بعد پردہ کے مضمون پر آپ گفتگو فرماتے رہے جسے ہم نے پردے کے عنوان سے اسی اخبار کے صفحہ پر دیا ہے۔

۸ فروری ۱۹۰۴ء

سیر

سیر کے اول حصہ میں مقدمات کا تذکرہ رہا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح حکام کے دلپر تصرف کر کے ہماری تائید کرتا ہے اور جو ہماری منشا اور مراد ہوتی ہے وہ پوری ہو جاتی ہے۔

کسر صلیب کا جوش مسیح کی روح میں

اس کے بعد روئے سخن کسر صلیب کے مضمون کی طرف پلٹا

www.aaiil.org

اور زمانہ کی حالت آپ نے بتلائی کہ جسکو دیکھو دنیا ہے دین کی فکر اس کے لئے ہوز گھاز ہرگز نہیں دنیا کو کیڑے پڑے ہوئے ہیں عیسویت کے مہلک فتنہ کی نسبت آپ نے فرمایا کہ بہت غور اور فکر کے بعد میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ اب صرف قلموں اور کاغذوں کا کام ہی نہیں ہے کہ وہ اس فتنہ کو فرو کر سکے۔ کتابیں ہم نے لکھیں تو اس کے مقابل پر انہوں نے بھی لکھیں لوگ چاہے اپنے نفس کے فکر میں اس قدر مصروف ہیں کہ ان کو مقابلہ کرنے کی فرصت ہی نہیں ہوتی۔ اور جب انہوں نے مقابلہ ہی نہ کیا تو پھر حق کیسے کھلے اس لئے اب میرا ارادہ ہے کہ ایک لمبا سلسلہ دعا اور انقطاع کا شروع کیا جاوے نرے وعظ اور تبلیغ سے کیا ہوتا ہے انبیاء بھی جب وعظ اور تبلیغ سے تھک گئے اور دیکھا کہ بھی فتنہ برقرار ہو تو پھر انہوں نے دعا کی طرف توجہ کی تاکہ توجہ باطنی سے فتنہ کو پاش پاش کیا جاوے جیسے کہ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے واستفتحوا وخاب کل جبار عنید پ ۱۳ ع ۱۵ - یعنی جب رسولوں نے دیکھا کہ وعظ اور پند سے کچھ فائدہ نہ ہوا تو انہوں نے ہر ایک بات سے کنارہ کش ہو کر خدا کی طرف توجہ کی اور اس سے فیصلہ چاہا تو پھر فیصلہ ہو گیا۔

نوح علیہ السلام بھی جب وعظ و پند سے عاجز آ گئے تو آخر آپ نے دعا کی اور سب بڑا کر ہوئے سخت طوفان آیا۔ ان کی کشتی جودی پہاڑ پر جا ٹھہری ہے اور اراراط کہتے ہیں۔

اراراط کی وجہ تسمیہ - اس کا نام ارماث اسی لئے ہے۔ ارث عبرانی زبان میں پہاڑ کی چوٹی کو کہتے ہیں اور ارا بھی میں نے دیکھ لیا۔ نوح علیہ السلام نے جب خشکی کی تلاش میں چاروں طرف نظر ماری اور پانی ہی پانی نظر آیا تو چونکہ کچھ پانی اتر چلا تھا اس لئے جودی پہاڑ کی چوٹی ان کو نظر آئی اور اسی وجہ سے اس کا نام اراراط پڑ گیا۔ غرضکہ یہ نشان بھی اسیطرح نوح کے طوفان کی طرح ہوگا اور اگر اس طرح نہ ہو تو پھر کل جہان دہریہ بن جاوے۔

نفخ صور کے معنے - مسیح موعود کے متعلق جو یہ آیا ہے ونفخ فی الصور وجمعناھم جمعا اس سے بھی مسیح موعود کی دعا کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے نزول از سما کے یہی معنے ہیں کہ جب کوئی امر آسمان سے پیدا ہوتا ہے تو کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اور روک نہیں کر سکتا آخری زمانہ میں شیطان کی ذریت بہت جمع ہو جاوے گی کیونکہ وہ شیطان کا آخری حملہ ہے مگر مسیح موعود کی دعائیں اسے ہلاک کر دیں گی۔

دل را دل رہنمایست - دلوں کو دلوں سے راہ ہوتی ہے پادری لوگ جسطرح سے ہمیں برا جانتے ہیں اور ہمارا استیصال کے درپے ہیں ویسے دوسرے کسی فرقہ اہل اسلام کو برا نہیں جانتے بلکہ آپس میں ایک دوسرے کے ہمزبان ہوتے جاتے ہیں یہ ان کی فطرتوں نے گواہی دیدی ہے کہ اپنے مذہب کا انہوں نے ہمیں جانی دشمن مان لیا ہے جیسے چور صاحب پل کو دیکھتا ہے تو گو اس نے اول سے نہ دیکھا ہو مگر وہ اس سے دہشت کھاتا اور سہم جاتا ہے یا جیسے بکری شیر کو سویا ہوا دیکھ لے تو تاڑ جاتی ہے کہ اب میری جان کی خیر نہیں خدا معلوم یہ علم ان کو کیسے ہو جاتا ہے الہام ہی ہوتا ہوگا۔ ٹھیک اسیطرح ان لوگوں نے تاڑ لیا ہے کہ عیسائی مذہب کے دشمن اگر ہیں تو ہم ہی ہیں اور کوئی فرقہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے

فطر کے معنے - فطر کے معنے پھاڑنے کے ہیں اور فطرت سے مراد ہے کہ انسان خاص طور پر پھاڑا گیا جب آسمان سے نعمت آتی ہے تو بیک قوتیں پھٹنا شروع کر دیتی ہیں۔

ہر اہین کا وہ الہام بڑا زور والا ہے وما کان اللہ لیشرک حتی یمیز الخبیث من الطیب کہ خدا ایسا نہیں کہ تجھ چھوڑ دے جب تک کہ خبیث اور طیب میں فرق نہ کر دے۔ عیسائیوں کا حملہ سے پنجاب میں قدم پڑا اسے مسلمانوں نے بھی ان کی ابطال میں کمی نہیں کی رسالہ اور کتابیں وغیرہ ان کی تردید میں ہمیشہ نکلتے رہے لیکن... کارگر نہ ہوئے اور عیسائیوں کی جمعیت بڑھتی گئی اصل میں اس کا استیصال جانکاہ اور دلسوز دعا کی پر موقوف ہے جیسے کہ واستفتحوا سے ظاہر ہے جب تدبیریں کر کر کے انسان تھک جاتا ہے تو آخر کار پھر دعا ہی کام آتی ہے اور جب دعا اپنی انتہا تک پہونچ تو پھر مطلب ہو جاتا ہے۔

ایک بڑی مخفی یہ ہے کہ لوگوں کو اس قسم کی دعا سے مطلب ہی کیا ہے کہ اس فتنہ اور بطلان کی استیصال کے لئے دعائیں کریں ان کی تو کل دعائیں اپنے اپنے نفس کی ضروریات تک محدود ہیں۔ حالانکہ اس زمانہ میں دعا ایک بڑا جہاد ہے اور وجود دعا میں مشکل بھی پیش آتی ہے گوشہ نشینی کی ضرورت پڑتی ہے مجھے ایکدفعہ خیال آیا ہے کہ باغ میں ایک مکان بنالوں کہ وہاں تخلیہ میں دعا ہو کیونکہ عمر گذرتی جاتی ہے۔ اس امر کا فیصلہ ہونا چاہیے۔ نرے قلم کا اب یہ کام نہیں رہا کیونکہ پادریوں وغیرہ کے پاس روپیہ بہت ہے اور لوگوں کو اعانت نے ابھار رکھا ہے۔ کسی نے نوکری کے لئے کسی نے کسی حاجت کے لئے اپنے آپ کو ان کا دست نگر بنا رکھا ہے اس لئے دلائل وغیرہ کا جو اثر دلوں پر ہونا چاہیے وہ نہیں ہوتا اب یہ وقت ہے کہ ہر ایک مومن کو چاہیے کہ دعا میں لگے۔ جو مومن آسائش کی زندگی چاہتا ہے تو اس کے حاصل کرنے کا اصول یہی ہے کہ خدا پر بھروسہ رکھے اور اس کے غیر پر نظر نہ رکھے اپنے اوقات کو خدا تعالےٰ کے وقف کرے اور دین کی تائید میں لگے۔

حضرت مسیح کی جان بھی آخر دعا ہی سے بچی کیونکہ انہوں نے جب دیکھا کہ اب مجھکو صلیب دینگے اور اس طرح کی موت ایک لعنتی موت ہوگی جب سے ایک فتنہ کا اندیشہ ہے تو آپ خدا کی بارگاہ میں بہت روئے لکھا ہے کہ ساری رات روتے رہے آگے حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ سمع دعاءہ للتقوی۔ کہ اس کی دعا تقوی کی وجہ سے قبول ہوئی جیسے اس مسیح کی دعا اس تقدیر سے کہ وہ لعنتی سے بچایا گیا ہم امید کرتے ہیں کہ اس فتنہ کو دور کرنے کے لئے ویسے ہی ہماری دعا بھی سنی جاوے گی اس کی دعا اپنی موت کے بچنے کے لئے تھی اور ہماری دعا دنیا کو موت سے بچانے کے لئے ہے ہم

درخواست دعا

ایک ہمارے بھائی ساکن پنجاب جو کہ گوالیار میں ہیں ذیل کے الفاظ میں احمدی جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں

جیسے ایکدفعہ ایسی مشکل ہی جیسے دریا میں کشتی کے بے بس پڑنے سے اس کے غرق ہونے یا بچ جانے کا یقین ہو جاتا ہے لیکن اگر فضل الٰہی شامل ہو تو فوراً کفار کی جاں گنتی ہے اس لئے جملہ احباب سے دعا کا خواستگار رہوں

عبداللہ از ریاست گوالیار

www.aaiil.org

پردہ

آج کل عورتوں کے پردہ پر اکثر اخباروں میں لے دے ہوتی رہتی ہے۔ یورپ کی تہذیب کے دلدادہ تو اس بات پر زور دیتے ہیں کہ پردہ ہرگز نہ ہونا چاہئے اور اسلامی پردہ کے حامی جن کے ساتھ ایک حد تک ہمارا اتفاق رائے ہے ان کی تردید کرتے رہتے ہیں اس لئے ہماری بڑی آرزو تھی کہ اس کے متعلق کبھی خود امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے بھی کچھ کلمات نکل جاویں تو ان کو درج اخبار کر دیا جاوے وہ موقعہ ۱۰ فروری کی سیر میں پیش آیا جب کہ بہار کی موسم کی ہوا پر حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ حدیث شریف میں ہے کہ بہار کی موسم کی ہوا لو۔ پھر فرمایا کہ عورتوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے کہ جب موسم منقطن ہوتا ہے تو ان کو اسی چار دیواری کی حبس میں زندگی بسر کرنی پڑتی ہے۔ لوگ اگرچہ ملامت کرتے ہیں اور برا جانتے ہیں لیکن جب کہ ایک امر خدا کی رضا کے برخلاف نہیں ہے تو ہمیں اس کے بجالانے میں کیا تامل ہے۔ جبکہ خدا نے مرد و عورت میں مساوات رکھی ہے تو اسی خیال سے کہ کہیں ان کو حبس میں رکھنا معصیت کا موجب ہو میں گاہے گاہے اپنے گھر سے چند دوسری عورتوں کے ساتھ باغ میں سیر کے لئے لے جایا کرتا تھا اور اب بھی ارادہ ہے کہ لیجایا کروں +

یورپ کے اعتراض پردہ پر بے جا ہے کہ اس میں اور ان میں تفریط ہے اور مسلمانوں میں افراط ہے کہ گھر کو عورتوں کے لئے بالکل حبس بنا دیا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ حضرت عائشہ کو باہر اپنے ساتھ لیجایا کرتے تھے لوگوں میں بھی اپنے ساتھ رکھتے جو پردہ کہ سمجھا گیا ہے وہ غلط ہے قرآن شریف نے جو پردہ تبلایا ہے وہ ٹھیک ہے +

مولوی عبدالکریم صاحب ذکر کرتے تھے کہ کسی نے مصر میں ایک کتاب پردہ کی تردید میں لکھی ہے اس کے مقابل پر ایک غیرت مند مسلمان نے پردہ کی تائید میں ایک کتاب لکھی ہے اور تبلایا ہے کہ بیپردگی کے فوائد اگر دیکھنے ہوں تو انگلستان اور فرانس میں جاکر وہاں کی زنا کاریاں۔ بے حیائیوں۔ ولد الزنا دان کو دیکھلے۔

ایک شخص نے پردہ کی تائید میں ایک مثنوی ایک اخبار میں درج کی ہے اس نے لکھا ہے کہ ہر ایک مفید اور عمدہ شے پردہ میں ہوتی ہے اور جب تک پردہ میں ہے تب تک ہی محفوظ رہتی ہے مثلاً گندم کا دانہ اور دوسرے اناج وغیرہ لکھتے لکھتے آخر لکھا ہے کہ اس سے بڑھکر اور کیا کہ خدا تعالیٰ خود پردہ میں ہے فقط

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے بیان کیا کہ جس قدر تعلیم یافتہ پردہ کی خلاف میں تقریریں کرتے ہیں ان میں سے ایک کا بھی عمل درآمد اس پر نہیں ہے اپنی بیبیوں کو انہوں نے بڑی بڑی محفوظ مکانوں میں رکھا ہے اور بالکل ان کو باہر نکلنے نہیں دیتے۔ لاہور کے ایک بڑے سربرآوردہ لیڈر نے ایک دفعہ پردہ کی لخالفت میں بڑے زور شور سے لکچر دیا آخر ایک شخص نے اُسے خط لکھا کہ میں فلاں تاریخ میں لاہور پہنچونگا آپ معہ اپنی بیوی کے سٹیشن پر ملاقات کریں اور اپنی بیوی کو مجھ سے انٹروڈیوس کرادیں (پیر سراج صاحب نے اس پر غور کیا) ایک دفعہ پردہ کا ذکر ہو رہا تھا کہ بعضے لوگ اس پر بہت زور دیتے ہیں کہ پردہ کی رسم کو اڑا دینا چاہئے اس پر قاضی ضیاء الدین صاحب قاضیانی نے لطیف نکتہ بیان کیا کہ پردہ کے متعلق زور دینا کہ اسے ہٹایا جاوے پردہ نشینوں کا کام ہے پس جس حالت میں عورتیں کہ جن کے متعلق یہ مسئلہ ہے اس کی نسبت کوئی شکایت پبلک میں نہیں کرتیں تو ان مردوں کو کیا پڑی ہے کہ یہ گلے پھاڑ پھاڑ کر اسے دور کرنا چاہتے ہیں۔ مدعی سست گواہ چست والی مثال ہے +

افغانستان اور مسیح موعود

حضرۃ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کی شہادت کے بعد اب افغانستان کو حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم کے زیر اثر کر دیا ہے اور آپ کی شہادۃ سے ہمارے تعلقات افغانستان سے بہت کچھ وابستہ ہو گئے ہیں اس لئے وہاں کی آمدہ خبروں سے ہمیں اور ہمارے احباب کو ایک خاص دلچسپی ہونی چاہیئے کہ ایک سرزمین جس کے خمیر میں خونریزی کا بیج بویا گیا ہے اور جہاں کو آہستہ آہستہ چلنا پھرنا اس کے باشندوں کا کام ہے اور جنہوں نے اپنی نجات کا مدار صرف اس بات کو سمجھ رکھا ہے کہ ایک کافر کو تیغ بیدریغ سے قتل کر دیا جاوے۔ جب ایسی سرزمین حضرت مسیح موعود کے زیر اثر ہو کر ان تمام ظالمانہ خونریزی کے خیالات سے پاک صاف ہو جاوے اور خدا تعالیٰ کی مخلوق پر اس کی شفقت اور رحم بڑھ جاوے اور جہاں مذہب کی وجہ سے نوع انسان پر جو ہر دم کی روح ان میں پھونکی جاوے تو یہ تغیر و تبدل بلاشبہ عظیم الشان معجزات کے ہوگا اور ہوجاوے اس کے کہ لاکھ ہا روپیہ صرف کر کے مدرسے اور مکتب وہاں قائم ہوں اور ہزاروں حیلوں سے رفتہ رفتہ ان اقوام سے اسلام لے جاویں اور ان کی قوتوں کو کمزور کیا جاوے۔ صرف مسیح موعود کے پاک انفاس کی برکت اور تاثیر سے یہ مطلب شفقت علی خلق اللہ کی حاصل ہو جاوے تو امن پسند حکام اور سلاطین کے لئے یہ کس قدر شکریہ کا مقام ہو سکتا ہے۔ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب تو شہید ہو کر خون کا اشتہار اس سرزمین میں دے گئے۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر مہر لگا گئے اور آپ کے دعاوی اور تعلیم کی تخم ریزی کر گئے۔ لیکن اب یہ خونی اشتہار وقتاً فوقتاً کس رنگوں میں جلوہ دکھلاتا ہے۔ یہ ایک عجیب نظارہ قدرت ہے جو کہ ایمان کو تازگی دل کو سرور بخشتا ہے۔

سنا گیا ہے کہ علاقہ ترکستان میں ایک مزار ہے جو کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا مزار کہلاتا ہے وہاں سے ایک مجذوب کابل میں آیا اور اس نے مختلف جگہوں پر کھڑے ہو کر بآواز بلند کہا ہے کہ سید عبداللطیف صاحب بڑے ظلم کے ساتھ مارے گئے ہیں اور میں دیکھتا ہوں ان لیکن یہ لوگ نہیں دیکھتے کہ اس کا پیر کابل میں موجود ہے اور نزدیک ہے کہ کابل پر بھی کسی کی سزا یاوی۔

عوام الناس کا چونکہ ایسے مجذوبوں پر حسن عقاد ہوتا ہے اس لئے کابل میں بہت کھلبلی ہے

ایسے مجذوب جو کہ مامورین میں سے نہیں ہوتے اگرچہ ان کی کلام بحیثیت ایک سخن دیانہ پیشگوئی کے نہیں تسلیم کی جا سکتی مگر چونکہ انقطاع دنیا میں وہ اہل اللہ اور مامورین سے مناسبت رکھتے ہیں۔ اس وجہ سے بعض غیبی اخبار ان پر منکشف ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح ہم اس مجذوب کی اس پیشگوئی پر چنداں یقین نہیں کرتے لیکن ہاں خدا کے برگزیدہ حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

www.aaiil.org

کی زبان مبارک سے جو کچھ نکل چکا ہے کہ یہ ایک عظیم ظلم ہوا ہے جس کی سزا کا مل ہو گیگا وہ ضرور پورا ہو کر رہیگا اور عبداللطیف صاحب شہید کا دیان شہید ہوا اور احمدی عقائد کا دیان رواج پایا خود حضرۃ مسیح موعود کا وہاں جانا ہی ہے ؛

محمد سعید

شہید مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادہ کا نام محمد سعید ہے۔ عمر آپ کی شاید ۲۵ یا ۳۰ سال کے درمیان ہے مگر قد و قامت کے لحاظ سے آپ ۴۰ سالہ نوجوان معلوم ہوتے ہیں اور اپنے باپ کے قدم بقدم حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان رکھتے ہیں جب آپ کے والد عبداللطیف صاحب شہید کئے گئے اور ان کو کابل میں طلب کیا گیا تو بعض کمزور دل لوگوں نے مشورہ دیا کہ اپنے والد کی طرح اپنے آپ کو مرزا صاحب پر راسخ الاعتقاد ظاہر کر کے عزیز جان کو نہ تلف کرو۔ اس پر محمد سعید صاحب نے ان کو جواب دیا تھا کہ جو کچھ ان کا عقیدہ تھا وہی میرا عقیدہ ہے اگر وہ مارے گئے اور میں بچ جاؤں تو کیا حرج ہے آخر میں اسی باپ کا فرزند ہوں ؛

سنا گیا ہے کہ امیر صاحب کابل بھی اب اپنے اس کئے پر پشیمان ہیں اور ان کی اولاد کو اب امیر صاحب نے تین ہزار جریب زمین علاقہ ترکستان کی طرف عطا کی ہے۔ کابل کی جریب یہاں کی جریب سے بڑی ہوتی ہے اور جن فتنہ پردازوں نے مولوی صاحب شہید کے قتل پر فتوے دیا تھا کچھوان کی ناجائز کارروائیوں کا انکشاف بھی ہوا ہے جس سے ان فتنہ پردازوں کی وقعت امیر صاحب کے دل میں گھٹ گئی ہے۔

کابل میں قحط سے پریشانی پھیلی ہوئی ہے اور امیر صاحب نے باہر سے غلہ منگوانے کو کوچی لوگوں سے ۱۶ ہزار اونٹ حاصل کئے ہیں اور اس کے لئے ساٹھ ہزار جانوران بار برداری سرکاری میں بہر حال خدا کی باتیں پوری ہو کر رہتی ہیں اور ایک صادق من اللہ کی صداقت پر آسمان اور زمین نے سر زمین کابل میں مہر لگائی ہے ؛

جیسے سرشتہ دینیات میں فاضل مرہی نے بیان کیا ہے کہ قرآن شریف فرماتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد اس قوم پر عذاب الٰہی ضرور ہونے والا ہے جیسا کہ کہا ہے وما انزلنا علی قومہ من بعد ہ من جند من السماء وما کنا منزلین ان کانت الا صیحۃ واحدۃ فاذا ھم خامدون الخ یہ قصہ منجملہ اسی کے ہے کہ اگر کہ

اہل کابل عبرت پکڑیں ؛

شہید مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے بفضل خدا ۵ فرزند اور ۵ دختر ہیں ؛

مرحوم رحمت علی

مرحوم کے حالات شہادۃ جو کہ سید جلال صاحب کے خط کے وسیلہ سے احمدی برادران تک پہنچے ہیں۔ اب خاص مقام جنگ کے آمدہ خطوط سے معلوم ہوا ہے کہ وہ صحیح واقعات نہ تھے اور نہ آپ کسی مجروح دشمن سومالی کو ڈرس کر رہے تھے شہادۃ کے صحیح واقعات ذیل کے خط سے معلوم ہونگے جو کہ ہمارے محترم بھائی ڈاکٹر ممتاز علی خانصاحب نے ارسال کیا ہے۔

کلرک احمدی صاحبان درخواست ہے کہ اپنے ان تمام بھائیوں کے حق میں جو زخمی ہو کر واپس آئے ہیں دعا فرمائیں جو کہ اس وقت ایز ممن برٹش گورنمنٹ کی طرف سے سومالی لینڈ میں اپنے صدق و وفا سے بھری ہوئی اطاعت کا ثبوت دے رہے ہیں اور جو سومالی جہاد کے غلط اصول پر برٹش گورنمنٹ جیسی عدل پرور اور انصاف پسند اور امن اور صلح کو پھیلانے والی سلطنت سے جنگ کر رہے ہیں ان کے مقابل پر وہ اپنے صلح پسند اسلامی عقائد کا ثبوت عملی طور پر دیکر مخالف اور متعصب مولویوں کے منہ پر چپیڑ مار رہے ہیں ؛ وہ خط یہ ہے۔

السلام علیکم

یہ عاجز نہایت ہی افسوس کے ساتھ عرض پرداز ہے کہ مورخہ ۱۰ جنوری کے جدہ بالی لڑائی میں جس میں عاجز اور ڈاکٹر صاحب بہائیصاحب جن خانصاحب بھی شامل تھے) ہمارے محسن و مربی بھائی صاحب اور محترم بزرگ یعنی ڈاکٹر رحمت علی صاحب دشمن کے ہاتھ سے شہید ہو کر داخل جنت ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جیف صد جیف دشمن کے نہایت ہی قریب آجانے کے باعث سومالی مونٹڈ انفنٹری بھاگ پڑی اس وقت آپ کے شکم میں گولی لگی۔ کچھ دیر بعد آپ گھوڑے پر سوار نہ رہ سکے۔ اور گر پڑے۔ تب دو ورالونہ کلمہ شہادۃ بآواز بلند ورد زبان رکھتا بعدہٗ شیطان سیرۃ مردود دشمن نے بہادروں سے ہلاک کیا۔ وہاں ہی آپکے نمک حلال وفادار سمالی اردلی نے اپنے آقا پر جان فدا کی۔ اللہ تعالےٰ ان کو غریق رحمت کرے اور پس ماندگان کو صبر جمیل بخشے آمین۔ ثم آمین۔

ان کا انگریز ڈاکٹر صاحب لفٹننٹ پیرمین بھی وہاں ہی مارا گیا۔ لڑائی ۱۱ بجے تک ہوتی رہی۔ ہزار کوشش کی کہ نعش مبارک کو لاکر دفن کریں لیکن اللہ تعالیٰ کو یہ منظور نہ تھا۔ ڈاکٹر جمن خانصاحب نے اپنے افسروں کو کہکر نعش منگانے کی کوشش کی۔ میں نے اپنے افسروں سے کہکر معاملہ اپنے جنرل صاحب تک پہونچایا۔ آخر سن ایک پارٹی آپ کو لانے کے لئے گئی۔ مگر افسوس کہ وہاں پر ہی دفن کر آئے اور ہم جنازہ سے بھی محروم رہے افسوس صد افسوس۔ محترم و مرحوم بھائیصاحب جماعت کے گران بہا اور اولوالعزم جان نثار کنندے آپ کی وفات حسرت آیات البدر والحکم میں شائع کر کے احمدی جماعت سے نماز جنازہ کی درخواست کیجاوے تو از حد عنایت ہوگی۔ جو صدمہ ہم جملہ احمدی برادران کو گذرا ہے وہ تحریر سے باہر ہے آپ کا بستر خراب ہو رہا تھا وہ اپنے صاحب سے رپورٹ کر کے میں نے اپنے پاس منگوالیا ہے ارادہ ہے اس کو فروخت کر کے روپیہ آپ کی خدمت میں روانہ کروں آپ حسب مناسب یا تو مرحوم کے والد صاحب یہی صاحبہ یا بھائیصاحب کو دیدیں یا جیسا مناسب ہو کریں اور سمالی لینڈ کے سب احمدی جماعت کی طرف سے آنصاحب کے پس ماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی اور اظہار تاسف بھی تحریر فرماویں۔ حضرۃ اقدس کی خدمت میں دعائے مغفرت کے لئے عرض کریں۔ زیادہ سلام

کیے از عاجزان خاکسار ممتاز علی خانصاحب
ہاسپٹل اسسٹنٹ ماز بربرا

دوسری لڑائی کے لئے دوبارہ آج آگے جانے والے تھے مگر رک گئے۔ زیست کا اعتبار نہیں گولیاں بدن کے چاروں طرف بارش کی طرح آئی تھیں مگر اللہ تعالےٰ نے محفوظ رکھا ؛

www.aaiil.org

یادگار مرحوم

افریقہ کے احمدی بھائی خصوصیت سے توجہ فرماوین

ہمارے جو احمدی بھائی اس وقت برٹش گورنمنٹ کی خدمات پر مشرقی افریقہ اور سمالی لینڈ میں متعین ہین ان کو البدر سے ایک خاص اور ممتیز تعلق ہونا چاہئے کیونکہ البدر کے ذریعے سے جو خدمت احمدی قوم اللہ سلسلہ احمدیہ کی ہو رہی ہے اس کا محرک اور مجوز اور اس وقت ایڈیٹر اور مینجر ایک ان کا وہ احمدی بھائی ہے جسے خدا تعالےٰ نے سب سے اول افریقہ کی سرزمین پہنچایا تھا اور یوگنڈا ریلوے کی تعمیر کے لئے جو جہاز سب سے اول ہندوستان سے روانہ ہوا تھا وہ اس کا مرکب تھا۔ اس سرزمین مین پہونچنے پر خدا نے جسطرح اُسے چابا رکھا اور جو کام اس سے چاہا لیا اور یہ بھی اس کے فضلون مین سے ایک فضل تھا کہ مرحوم رحمت علی صاحب کو اس سلسلہ عالیہ کی طرف رجوع لانے کے لئے خدا تعالےٰ نے اُسے بھی منتخب کیا تھا اور مرحوم کا اس سلسلہ مین داخل ہوجانا احمدی تاثیرات کے کام کرنے کے لئے ایک کلید یا ریگولیٹر تھا جس کے ذریعے سے روح القدس کی تاثیرات ایک سٹیم کی طرح جلد جلد اپنے کام کرنے لگ گئین اور جو کیل اور پرزہ حرکت اور کام کرنے کے قابل تھا وہ کام مین لگ گیا۔

اور جن ہمارے احباب کو افریقہ مین حضرۃ امام الزمان کی بیعت یا محرکات بیعت کا شرف حاصل ہوا ہے ان پر بھی یہ خدا کا خاص فضل ہے کہ ان کی ہدایت کے لئے اس خطہ زمین کو مولا کریم نے انتخاب کیا جس کی آب و ہوا نے ان کے روحانی قوائے کو نشو و نما کی طاقت بخشکر ہدایت کی طرف راہ نمائی کی اور مین نے افریقہ مین تجربہ کیا ہے کہ بعض لوگ جو پنجاب مین بڑے متعصب اور معاند تھے اور فسق و فجور مین مبتلا تھے افریقہ مین پہونچکر وہ خدا تعالےٰ کے منعم علیہ بندون مین سے ہوگئے اور حق کی قبولیت کا تاج ان کے سر پر رکھا گیا۔ کیونکہ ہندوستان اور پنجاب مین خانگی افکار، تنگی روزگار اور راتدن دجال صفت مولویون کے زیر اثر رہنے کی حق کی قبولیت کے قوائے اپنا کام نہ کر سکتے تھے افریقہ مین پہونچکر ان الجھنون سے ان کو نجات ہوئی اور دماغون کو غور و فکر کرنے اور حق اور باطل مین مقابلہ کرنے کا موقعہ ملا کہ سعید طبائع نے جھٹ حق کو قبول کر لیا۔

اس لئے مین اپنے افریقی احمدی بھائیون کی خدمت مین عرض کرنا چاہتا ہون کہ وہ خصوصیت سے البدر کے استحکام و قیام مین امداد فرما کر عند اللہ اجر حاصل کرین۔ اور جو خدمت دینی قومی اور احمدی سلسلہ کی البدر کے ذریعہ سے ہو رہی ہے اس کے بجالانے مین وہ ایک دست بازو ہوجاوین جن ایام مین رحمت علی مرحوم اور یہ خاکسار یوگنڈا ریلوے مین تھے اس وقت افریقہ کی جماعت نے مالی خدمات مین تمام دوسرے مقام کی جماعتون سے ایک تمیز حاصل کی ہوئی تھی اب ان دنون کی مجھے خبر نہین کہ کیا حال ہے بہرحال ان ایام کی خدمات سے مین یہ اندازہ کر سکتا ہون کہ افریقہ کی جماعت کو مالی حیثیت سے خدمت دین بجالانے کا عمدہ موقع حاصل ہے اور ان دنون مین جبکہ ہمارا پیارا دوست ڈاکٹر رحمت علی صاحب نے مشیت ایزدی سے افریقہ مین جان دیکر ثابت کر دیا ہے کہ ان کی زندگی کے ماکبرہ اور مبارک ایام اسی سرزمین کے لئے وقف کئے گئے تھے اور اپنے اعمال و تاثیرات قدسیہ کی وجہ سے وہ افریقہ کی جماعت کے ایک نشان تھے۔ یہ ایک عجیب موقعہ افریقی بھائیون کے لئے ہے کہ اپنے محترم دوست کی یادگار اور اس کی روح پر فتوح کو ثواب پہونچانے کے لئے وہ احمدی سلسلہ کی خاص امداد فرماوین اور اسی ضمن مین اپنے قومی خادم البدر کی استحکام قیام اور امداد کی طرف اپنی خاص توجہ کو مبذول کرائین۔

البدر کی امداد اور اس کے ذریعہ سے مرحوم بھائی رحمت علی کو ثواب وہ اس طرح سے پہونچا سکتے ہین کہ دفتر البدر مین اکثر ایسے احمدی بھائیون کی درخواستین آتی رہتی ہین جن کو مصالح ایزدی سے مالی استطاعت بہت کم ہوتی ہے اور اگرچہ اس کی قیمت ۴ سالانہ بہت قلیل ہے مگر وہ اس کی بھی برداشت نہین کر سکتے اس لئے ذی استطاعت احباب اپنے اپنے اخراجات اور ذمہ واریون پر سعد و پرچے سالانہ البدر کے خریدکران کم استطاعت احباب کو دیوین یا خاص طور پر البدر کی امداد فرماوین کیونکہ کارخانہ ابھی تک اس قابل نہین ہے کہ صرف اپنے اخراجات کی آپ برداشت کرے

مسئلہ اسی غرض کی تکمیل کے لئے مین نے ۹ فروری کی سیر مین حضرۃ امام الزمان سے یہ مسئلہ پوچھا کہ اگر کوئی اخبار کسی غریب شخص کے نام جاری کروا کر اس کا ثواب کسی متوفی کو پہونچایا جاوے تو پہنچتا ہے کہ نہین۔ آپنے فرمایا کہ پہنچتا ہے بشرطیکہ وہ دینی اخبار ہو۔ اس لئے مین اپنے افریقہ کے نیز ہندوستان و پنجاب کے ذی استطاعت بھائیون سے چاہتا ہون کہ ان مین سے جو اصحاب مرحوم کے ساتھ انس و محبت رکھتے ہین اور عند اللہ ان کے درجات کی بلندی اور مراتب کی رفعت چاہتے ہین وہ حسب اپنی دلسوزی اور جانگداز دعاؤن کے مالی طور سے بھی اپنے ارادون کو مذکور بالا تجویز سے پورا کرین تاکہ ایک غائب بھائی کی ہمدردی کے علاوہ ان کو ایک دینی خدمت یعنی البدر کے قیام مین امداد دینیکا بھی ثواب حاصل ہو۔

کوئی اخبار یا رسالہ جاری کرانے سے ایک صدقہ جاریہ قائم ہو جاتا ہے کیونکہ اس ذریعہ سے جس جس شخص کی نظر ان دینی مضامین پر پڑے گی اور جو جو لوگ اس سے مستفید ہونگے اس سب کا اجر اس جاری کرانے والے کے نام پر لکھا جاویگا۔ گویا صدقات و خیرات کے جس قدر مدین ہوتی ہین انمین سے ایک مد کسی رسالہ یا اخبار کسی کے نام جاری کرا دینا بھی ہے جسے ہمارے بھائیون کو نظر انداز نہ کرنا چاہئے۔

اور اگرچہ مذکورہ بالا مضمون مین مین نے البدر کی اجراہی کی ترغیب دی ہو۔ لیکن اس سے یہ میرا منشاء نہین ہے کہ تمامیان مین جسقدر دیگر مواقع صدقہ و خیرات کے مالی طور پر ہین ان کو نظر انداز کر دیا جاوے بلکہ ہر ایک شخص لنگر خانہ۔ مدرسہ۔ میگزین۔ الحکم مساکین کی مدون مین بھی حسب استطاعت امداد دیکر اپنے متوفی بھائیون یا رشتہ دارون کی مغفرت اور بلندی درجات کا موجب ہوا کرے۔

چونکہ میرے ہاتھ مین البدر کا اہتمام ہے اس لئے اس کی فکر مجھے ہی لگی ہوئی ہے اور اسی لئے مین نے چاہا ہے کہ دوسرے بھائی عموماً اور افریقہ کی جماعت کے احباب خواہ وہ ہندوستان مین ہین یا افریقہ مین۔ خصوصاً ایسے ایسے موقعہ پر البدر کی امداد بھی کیا کرین۔

میرا اپنا عمل درآمد اس پر ہے

اپنی تحریر پر مین خود اس طرح سے عمل کرتا ہون کہ اپنے مرحوم دوست کی یادگار اور عند اللہ اس کی مغفرۃ اور بلندی درجات کے لئے دس اخبار صرف اپنی گرہ سے چندگی قیمت پر ان احمدی بھائیون کو دونگا جو کہ پورے پیسے سے خریدنے کی استطاعت نہین رکھتے اور جب تک البدر کا قیام ہے اور اس کا اہتمام میرے ہاتھ مین ہے اور اس کا یہی حجم اور قیمت ہے تب

www.aaiil.org

تک اسی قیمت پر البدر کے ہمیشہ خریدار رہین گے جن دس مسکین بھائیون کی درخواستین اول آجاوینگی ان کو اخبار بذریعہ وی پی ارسال کیاجاویگا ۔

ھل جزاء الاحسان الا الاحسان جن دوستون پر مرحوم بھائی رحمت علی کے احسانات اور عنایات متواتر طور پر تھے اور ان کے دل مین امنگ تھی کہ وہ اس کا معاوضہ ادا کرین اب ان کے لئے موقعہ ہے کہ بذریعہ دعاؤن کے اور انفاق مال کے جسکا ایک طریق اوپر مذکور ہوا اس آیت پر عمل درآمد کر کے بار احسان سے سبکدوش ہون ۔

جلد باز دشمن کی جھوٹی خوشی

اور مقدمات

خدا تعالے کی حکمت بالغہ نے ہمیشہ سے یہی چاہا ہے کہ اپنے مامورون اور برگزیدون کی ہر ایک کامیابی اور نشان اور خارق عادۃ قسم پر ایک پردہ پڑا رہے تاکہ ایمان بالغیب جو کہ نجات کے لئے ضروری امر ہے ہاتھ سے نہ چلا جاوے اور اس مین یہ بھی سر ہے کہ ہر ایک نااہل ان کی پاکیزہ جماعت مین داخل ہو کر ان اہل بصیرت اور حقیقت شناس صدیقی صفات مومنون کے ساتھ ہم پلہ نہ ہو جاوے جو اپنی فطرتی پاکیزگی اور رشد اور اور سعادت کی وجہ سے ایک مامور من اللہ کو تسلیم کر لیتے ہین ۔ ورنہ اگر ان حقائق کا انکشاف پورے طور پر ہو جاوے تو دنیا مین کوئی لنجوڑا چمار اور کنجر وغیرہ ایسا نہ رہے جو کہ مومن کہلانے کا مستحق نہ ہو اور ہر ایک دوڑ دوڑ کر خدا کے رسولون کو قبول کر لیا کرے ۔ اسی لئے تمام برگزیدون کی کامیابیون مین ایک نہ ایک پہلو ضرور ایسا رہتا ہے جس سے بد اندیش کوتاہ بین اور اسباب پرست دشمن دھوکا کھاتا ہے ۔ ابتدا سے یہ سنت اللہ اسی طرح چلی آئی ہے اور اسی طرح چلی جاوے گی ۔

اس زمانے مین جبکہ اللہ تعالے نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے یہی اس کی سنت برابر کام کر رہی ہے کہ جلد باز دشمن ہر ایک نشان الہی پر اپنی کوتاہ فہمی سے ٹھوکر کھا کر اس سائل فوز و نجات سے محروم رہتا ہے جو کہ صدق اور تعصب سے پاک ہو کر ایک ذرا سے غور و تدبر سے حاصل ہو سکتی ہے

ان دنون مین جو فیصلہ عدالت گورداسپور نے کیا ہے اس پر بھی دیکھا جاتا ہے کہ جلد باز دشمن اپنی شومی طالع سے ویسے ہی ٹھوکر کھا رہے ہین جیسا کہ ازمنہ سابقہ مین راستبازون کے وقت اشقیا کا گروہ ٹھوکر کھاتا رہا ہے کوئی کہتا ہے کہ مولوی کرم دین صاحب بڑی عزۃ سے بری ہوئے کوئی کہتا ہے کہ مرزا صاحب کی پیشگوئیان اور الہامات غلط نکلے اور وہ سب مولوی کرمدین کے حق مین پورے ہوئے اور اسطرح سے ایک طوفان بے تمیزی برپا کر کے کوشش کی جا رہی ہے کہ سادہ لوح طبائع کو دھوکا دیا جاوے اور لوگون کو مرزا صاحب سے بہکا کر اپنے مصب شیطنت کو پورا کیا جاوے لیکن کیا حق شناس اور انصاف پژوہ طبائع اس جل مین آجاوینگی اور ان ابتدائی تحریرون کے مطالعہ سے کیا ان کو نورانی اور حق شناس فراست مدد ہوگی ؟ ہرگز نہین ہرگز نہین ۔

(۱) کیونکہ حضرۃ مرزا صاحب نے مقدمات مین کامیابی کی پیشگوئی کی ہے اور یہ پیشگوئی ہرگز نہین کی کہ وہ کامیاب ہمین مزید اسی بارے اور اسی دعا والے مقدمہ مین رائے چندو لعل صاحب بہادر مجسٹریٹ کی عدالت سے ہی ہوگی ۔ اگر کہین یہ صراحت یہ کفایت سے لکھا ہوا ہے تو بتلایا جاوے اور اگر اس پیشگوئی مین صرف یہ ہے کہ مقدمات مین قطعی فریق کامیاب ہوگا تو اللہ تعالے خود اپنی کلام پاک سے اس پر مہر لگاتا ہے العاقبۃ عندنا و لک للمتقین ۔

جب تک ایک مقدمہ مین اپیل نگرانی وغیرہ کی گنجائش باقی ہے اور ایک فریق نے یہ ظاہر نہین کیا کہ میں عدالت عالیہ مین چارہ جوئی نہین کرتا یہی فیصلہ منظور ہے تب تک ان ماتحت عدالتون کے فیصلہ کو فیصلہ نافذ قرار دینا سخت جاہلانہ اور احمقانہ شیوہ ہے ۔

(۲) جلد باز دشمن کا یہ کہنا کہ مولوی صاحب عزت کے بری ہو گئے ۔ اگرچہ اپنے ظاہری الفاظ مین تو مولوی صاحب سے ہمدردی کا اظہار کرتا ہے لیکن اس قسم کی ہمدردی ہمیشہ ناوان دوست ہی کیا کرتے ہین ۔

ہم نہین سمجھ سکتے کہ جو فیصلہ عدالت نے دیا ہے اس مین کونسا پہلو مولوی صاحب کی عزۃ کا برقرار رکھا گیا ہے ۔ مولوی صاحب نے اپنے حلفیہ بیانون مین اسطرح لکھایا تھا کہ یہ خطوط اور اخبار سراج الاخبار کا مضمون جو میری طرف منسوب کئے جاتے ہین یہ نہ میرے مضامین ہین اور نہ میرے دستخط ۔ یہ مولوی صاحب کا حلفیہ بیان تھا جو کہ عدالت مین دیا گیا تھا لیکن عدالت نے فیصلہ دیا کہ خطوط اور سراج الاخبار والا مضمون یہ سب مولوی کرمدین کے ہین ۔ دوسرے الفاظ مین ہم اسے یون بیان کر سکتے ہین کہ مولوی صاحب عدالت مین حلف لیکر بھی ایک امر کو خلاف واقعہ بیان کر دینے والے ہین ۔ اور جب عدالت نے یہ فیصلہ دیدیا کہ سراج الاخبار کا مضمون مولوی صاحب کا ہی ہے اور اس مضمون مین مولوی صاحب نے خود تسلیم کیا ہے کہ مین نے دھوکا دیا تو اب بتلاؤ کہ آیا مولوی صاحب کی عزۃ رہ گئی یا گئی ۔ ہم اس پر اپنی طرف سے کچھ نہین کہتے صرف پبلک خود ہی فیصلہ کرے کہ آیا جب ایک شخص بحیثیت ایک بڑے مفتری اور مستند مولوی کے اپنے آپ کو عدالت مین ظاہر کرتا ہے اور اسطرح سے وہ گویا قوم کی ناک بنتا ہے پھر جب وہ عدالت مین ایک امر کی حقیقت پر پردہ ڈالتا ہے اور خدا اس کے باطن اور قلم کے لکھے ہوئے جو مضامین ہین ان روزوے حلف کے کہتا ہے کہ یہ میرے لکھے ہوئے نہین ہین اور آخر کار خدا تعالے اس حقیقت کو کھولتا ہے اور عدالت کے ذریعے سے اس امر پر مہر لگواتا ہے کہ واقعی یہ خطوط مولوی صاحب ہی کے ہین تو جو لوگ ان مولوی صاحب کا اس قدر اعزاز و اکرام کرتے بذریعہ اخبارون یا رسالون کے قوم کے سامنے ان کو پیش کرتے تھے ان کی ناک رہی یا کٹی ؟

یہ ایک دوسری بات ہے کہ عدالت کی رائے مین وہ دغا مستغث کو دیا گیا یا کسی اور کو دیا گیا اور اسی قسم کے وجوہ پر وہ ایک ملزم کو بری کر دے مگر جس حالت مین اس اشاعت یافتہ مضمون کو جس مین ملزم خود اقرار کرتا ہے کہ مین نے دھوکا دیا عدالت ملزم کا ہی مضمون قرار دے تو نفس دغا کا اس کی طرف خود نسبت ہو جاتا ہے ۔ اب رہی یہ بات کہ جس شخص نے استغاثہ دائر کیا ہے آیا دغا اس کو ہوا یا کسی اور کو یہ ایک جداگانہ بحث ہے جسے اس وقت چھیڑنا مناسب نہین ۔

ہمارے ان اسلام کے نام لیوا ایڈیٹرون وغیرہ کو جایئے امور کو مولوی صاحب کی عزۃ قرار دیتے ہین شرم مین ڈوب مرنا چاہیے اور خدا کا خوف کرنا چاہیے کہ کیا مسلمانون مین اسی قسم کے مولوی ہوا کرتے ہین اور کیا قرآن شریف کی پاک تعلیم کے یہی نمونے ہین جنکو وہ پیش کرتے ہین ۔ ان کے ایسے خیالات پر افسوس اور صد افسوس ۔ یہ ایک بہت بڑا گناہ ہے جو کہ اس وقت شوخی اور شرارت سے کیا جا رہا ہے

www.aaiil.org

انسان ہیں جب کہ خدا کی غیرت جوش میں ہے اور وہ چاہتی ہے کہ جن لوگوں نے قولاً یا عملاً کتاب اللہ اور اس کے پاک رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے ان سے انتقام لیا جاوے اور اسلام کی عزت عظمت اور جلال دوبارہ دنیا میں قائم ہو یہ سخت سوء ادبی ہے کہ صرف حضرت مرزا صاحب سے بجلال در صنداور تعصب کیجہ سے زبانوں اور قلموں کو ایک بے لگام گھوڑے کی طرح چھوڑ دیا جاتا ہے اور اپنے آپ کو مسلمان قرار دیکر یہ نہیں خیال کیا جاتا کہ ہمارے اقوال اور مختریرات سے کتاب اللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان ہر دو کی پاک تاثیرات کی عظمت برقرار رہتی یا جاتی ہے کاش خدا تعالےٰ تم کو سمجھ دی اور تم اپنے نیک اعمال سے اس قابل ہو کہ وہ تم کو سمجھ دیدے اور تم جانو کہ کس قدر گناہ اور کفر عظیم ہے جو ایسے بیجا عداوت تم سے اپنے پاک مذہب اسلام کے بارے میں کر رہا ہے ✦

(۳) جو کچھ بتفصیل عدالت نے کیا ہے اور جسکو اختصاراً ذکر کر دیا گیا ہے اس پر تحقیقاتہ نظر کرنے سے انسان اس نتیجہ پر پہونچ سکتا ہے کہ اس کا ایک حصہ تو مرزا صاحب کے مفید مطلب ہے اور ان تمام پشتینوں کو پورا کرتا ہے جو کہ [illegible] کی گئی تھیں بیان پر اس کا حصہ [illegible] اس لئے ہم اسے کسی وقت پر چھوڑتے ہیں ✦

ہم اپنے ناظرین کی تسلی کے لئے یہ لکھنا بھی ضروری خیال کرتے ہیں کہ بعض عظیم الشان کامیابیوں کا انتہ خفیف اور جھوٹی چھوٹی ظاہراً ہی ناکامیوں سے ہو جانا بھی ہے اور وہ بھی ایک ظاہر پرست کی آنکھ میں ناکامی ہوتی ہے ورنہ اصل میں بذات خود وہی ایک بڑی فتح اور نصرت ہوا کرتی ہے اس کی نظیر ہمیں زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی ملتی ہے کہ جب آپ عمرہ کرنے کے لئے مکہ تشریف لے چلے تو مشرکین نے حدیبیہ پر آپکو روک دیا اور اس بات پر فیصلہ ٹھہرا کہ اگلے سال آپ عمرہ کریں اور دوسری شرائط بھی اس قسم کی ہوئیں جن سے بظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آنحضرت صلعم نے دبکر صلح کر لی۔ اور اکابر اصحاب کو اس سے ابتلا پیش آیا۔ لیکن چونکہ یہی صلح جو کہ بظاہر ناکامی کی صورت رکھتی تھی ایک بڑی کامیابی اور فتح اور نصرۃ کی تخم ریزی تھی اور تبلیغ اور اشاعت اسلام کو اس سے عظیم فائدہ پہونچا تھا خدا تعالےٰ نے اس کا نام فتح مبین رکھا۔ اس لئے اس وقت بھی جلد باز دشمنوں کے شور وغل اور ان کی ہا ہا پر کبھی توجہ نہ کرنی چاہئے ان کی خوشیاں جھوٹی خوشیاں ہیں جو کہ بہت جلد فنا ہو کر ان کے مونہوں پر ندامت کی سیاہی ملیں گی۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی باریک در باریک مصالح پر نظر ہونی چاہئے کہ جس نے اپنے فضل عظیم سے ایمان کے جامہ کو ہمارے زیب تن کیا ہے اور ہمیں توفیق عطا فرما کر اپنے مرسل اور مامور کی معیت اور اس کی قبولیت کا شرف دیا ہے۔

دشمنوں کی یہ جلد بازی اور غل غپاڑا اور ہماری طرف سے صبر اور استقلال اور انجام پر نظر یہی وہ امور ہیں جو کہ ہمیں دوسروں سے متمیز کراتے ہیں ورنہ اگر جلد باز دشمنوں کے مقابلہ پر ہم بھی جلد بازیاں کریں اور وہ ۴ بحیثیت ایک مومن کے ہماری نظر ان باریک در باریک مصالح پر بھی ہونی چاہئے جو کہ خدا تعالےٰ نے اپنے ایسے افعال میں رکھے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ انہی کی طرف اشارہ کرکے فرماتا ہے عسیٰ ان تکرھوا شیئاً وھو خیر لکم۔ وعسیٰ ان تحبوا شیئاً وھو شر لکم۔ اس تحریر کے بعد میری نظر میں اب کوئی ضرورت باقی نہیں رہتی کہ اس مقدمہ کے متعلق مخالف اخبار نویسوں یا عام لوگوں کی اظہار رائے پر توجہ کی جاوے۔ [illegible]

البدر کے للہی خریدار

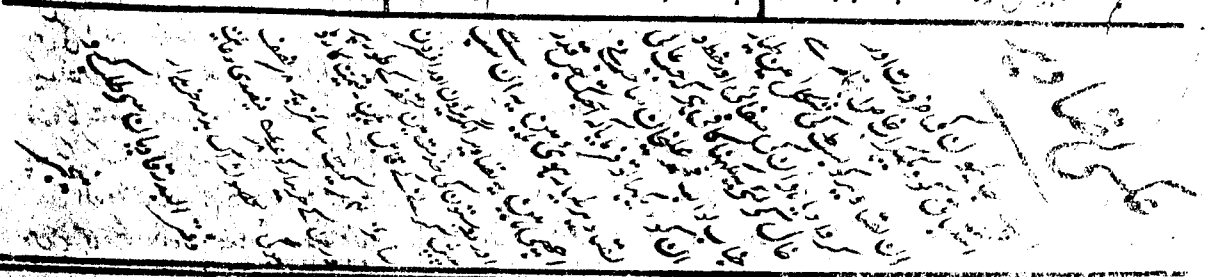
میرے ایک افریقہ کے دوست سید غلام محمد صاحب احمدی ہیڈ کلارک سب کمشنر آفس ضلع لیوگا یوگنڈا پروٹکٹوریٹ نے ماہ ستمبر میں البدر کے دس نسخہ اس طرح سے خریدے تھے کہ ان کے اخراجاۃ پر دس اخبار دس ایسے احباب کے نام جاری کئے جاویں جو خریداری کی استطاعت نہیں رکھتے چنانچہ اس تجویز سے کہ اگر بجائے دس کے بیس خریدار ایسے ہو جاویں کہ جو نصف قیمت اخبار خود ادا کریں اور نصف سید صاحب کے عطیہ سے وصول ہو جاوے تو اشاعت بھی بڑھ جاوے گی اور بجائے دس کے بیس صاحب سید صاحب کے ذریعہ مستفید ہو سکیں گے ان خریداروں کی تلاش کی گئی تھی اب تک جس قدر ایسے خریدار پیدا ہوئے ان تین سے بعض تو نصف قیمت ادا کرتے ہیں اور بعض کے نام بلا قیمت اخبار جاری ہے۔ اور جو رقم سید صاحب موصوف کی طرف سے ہمیں وصول ہوئی اس میں سے ابھی ہے باقی ہیں کہ جس کے ذریعے سے نصف نصف قیمت پر ۵ اور خریداروں کے نام اور پوری صفت قیمت پر ۲ خریداروں کے نام اخبار جاری ہو سکتا ہے۔ فروری کے آخر تک اس قسم کی مکمل درخواستیں آجانی چاہئیں خدا تعالیٰ سید صاحب موصوف کو اس نیک عمل کی جزائے خیر عطا کرے اور ہمارے دوسرے ذی وسعت احباب کو بھی اس کی تحریک ہو تاکہ البدر کی اشاعت کا مطلوبہ نمبر جلد پورا ہو اور کار خانہ استحکام پکڑے ✦

طاعون کا دردناک نظارہ

شہر سیالکوٹ سے ایک خط کے ذریعہ سے معلوم ہوا ہے کہ ایک گھر میں کل ۱۲ آدمیوں کا کنبہ تھا ان میں سے ۴ آدمی تو ایک ہی دن ایک ہی وقت میں طاعون سے ہلاک ہوئے اور ایک ہی وقت میں ان کے جنازہ گھر سے نکلے پھر اس کے بعد ہر روز دو دو یا شاید تین تین مرتے رہے اور ۶ اسطرح سے مر گئے اور آخر کار دو بچے باقی رہ گئے ✦

راولپنڈی میں پھر طاعون کی خبر سنی گئی ہے۔ پتا کہ اور گورداسپور میں طاعون کا زور ہو گیا ہے۔

مقدمہ فوجداری کے انتقال کی درخواست ڈپٹی کمشنر صاحب نے نامنظور کی ہے۔ غالباً اس کی چارہ جوئی چیف کورٹ میں کیجاوے گی



۲۶ جون ۱۹۰۳ء ۲۸ اگست ۱۹۰۳ء

سید نظام الدین صاحب مدراسی آصف نگر

۲۶ ماہ جون ۱۹۰۳ء کو البدر کے ناظرین پر یہ امر واضح ہوگا کہ اس میں ذکر ہے کہ صاحب مذکور الصدر کا نام و پتہ حضرۃ مفتی محمد صادق صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کو بھیجنے بتلایا گیا تھا۔ اس پر مفتی صاحب نے ایک کارڈ آپ کے نام ڈاک کر اس روپیہ کی حقیقت کا انکشاف چاہا۔ سید صاحب کا پتہ مفصل تو معلوم نہ تھا مگر توکل علی اللہ جس مقام کا نام بتلایا گیا تھا وہی لکھکر ڈاک میں ڈالدیا گیا اور صرف اس قدر مضمون لکھا کہ اگر آپ کا کارڈ ملے تو جواب سے جلد سرفراز فرماویں اس میں ایک راز ہے اور پھر دو سرے دن ایک اور کارڈ ڈالا گیا اور جواب بھی لکھدیا۔ ایک ماہ تک کچھ جواب نہ آیا کچھ دن زیادہ گذرے تھے کہ دوسرا کارڈ واپس آیا جس پر مہر ہاں ڈاک خانہ کی لگی ہوئی تھیں جس سے پتہ لگتا تھا کہ محکمہ ڈاک نے تلاش مکتوب الیہ میں بہت کوشش کی ہے مگر چند روز بعد جو پہلا کارڈ ارسال کیا تھا اس کا جواب آگیا اور معلوم ہوا کہ سید صاحب مدراس سے آصف نگر حیدرآباد میں مقیم ہیں پھر اس کے بعد سید صاحب موصوف کے مواعظ شائع ہوئے و کشوف آئے جن میں آپ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور آپکے منجانب اللہ ہونے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے اطلاع پائی تھی وہ رویا و کشوف ۲۶ جون ۱۹۰۳ء اور ۲۸ اگست ۱۹۰۳ء کے اخبار البدر میں زیر عنوان کشفی شہادت و عالم خواب درج ہیں وہاں ملاحظہ کر لئے جاویں۔

۷ جنوری ۱۹۰۴ء کو سید صاحب کو رویا میں یہ دکھلایا گیا کہ آپ حالت نزاع میں ہیں کہ حضرۃ مرزا صاحب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا دست مبارک ان کی طرف بڑھایا کہ اس اثنائے میں آنکھ کھل گئی اس کی تفسیر سید صاحب کے ذہن نشین یہ ہوئی کہ اب مجھے حضرۃ امام الزمان کی بیعت کرنی چاہیئے۔ چنانچہ آپ اسی لئے ایک ماہ کی رخصت لیکر قادیان کی طرف روانہ ہوئے اور راستہ کی شدائد و مصائب کا مقابلہ کرتے ہوئے ۲۰ جنوری کو یہاں پہونچے اور ۲۴ جنوری ۱۹۰۴ء کو حضرۃ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک پر بیعت کی عزت حاصل کی اور گذشتہ ہفتہ میں واپس حیدرآباد دکن تشریف لے گئے ہیں۔ مگر راستہ سے بوجہ علالت طبع واپس آگئے ایسے احباب کے وجود کو جن کو خدا تعالیٰ اون کے ذاتی یا نسبی رشتہ کی وجہ سے محض اپنے فضل سے ہدایت کی راہ دکھاتا ہے اور خود دستگیری فرما کر ایک صادق من اللہ کی

نقد از دواجی کی جماعت کو تاکید

مفتی فضل الرحمن صاحب احمدی قادیانی۔ نے ذیل کے ملفوظات حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مجھے پہونچائے ہیں ۲۳ ستمبر ۱۹۰۳ء کی علی الصباح کو جب مفتی صاحب موصوف نے حضرۃ حکیم مولوی نورالدین صاحب کے ہاں فرزند ارجمند کی ولادۃ کی خبر حضرۃ امام الزمان علیہ السلام کو گورداسپور میں جا کر پہونچائی۔ تو آپ نے فرمایا۔ مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کیونکہ اس سے پیشتر مولوی صاحب کو اولاد کا بہت صدمہ پہونچا ہوا ہے میرا بھی چاہتا ہے کہ اس کا نام عبد القیوم رکھا جاوے پھر فرمایا۔

کہ میرا تو یہی جی چاہتا ہے کہ میری جماعت کے لوگ کثرت ازدواج کریں اور کثرت اولاد سے جماعت کو بڑھاویں مگر شرط یہ ہے کہ پہلی بیویوں کے ساتھ دوسری بیوی کی نسبت زیادہ اچھا سلوک کریں تاکہ اسے تکلیف نہ ہو۔ دوسری بیوی۔ پہلی بیوی کو اسی لئے ناگوار معلوم ہوتی ہے کہ وہ خیال کرتی ہے کہ میری عزو پرداخت اور حقوق میں کمی کی جاوے گی مگر میری جماعت کو اس طرح نہ کرنا چاہیئے۔ اگرچہ عورتیں اس بات سے نارض ہوتی ہیں مگر میں تو یہی تعلیم دونگا بایں یہ شرط سامنہ رہے گی کہ پہلی بیوی کی عزو پرداخت اور اس کے حقوق دوسری کی نسبت زیادہ توجہ اور غور سے ادا ہوں اور دوسری سے اسے زیادہ خوش رکھا جاوے ورنہ ورنہ ہو کہ بجائے ثواب کے عذاب ہو۔ عیسائیوں کو بھی اس امر کی ضرورت پیش آئی ہے۔ اور بعض دفعہ پہلی بیوی کو زہر دیکر دوسری کی تلاش سے اسکا ثبوت دیا ہے۔ یہ تقوے کی عجیب راہ ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ انصاف ہو اور پہلی کی نگہداشت میں کمی نہ ہو۔

الحمد للہ کہ اس پیغام رسان ایڈیٹر کا اس پر اول سے ہی عمل درآمد ہے۔

۴ معیت کا فخر بمنشاء اہل بصیرت کے لئے عظیم الشان نشان ہیں اگرچہ اس دولت کے کو رباطن اور شب پر چشم منکر اور مخالف ان سے فائدہ نہ اٹھاویں لیکن انہی میں سے اکثروں کی آئندہ نسل ان نشانات الٰہی سے فائدہ اٹھادے گی۔

گذشتہ ماہ میں اور اس سے پیشتر چند نظمیں دفتر البدر میں بعض محبان حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے وصول ہوئی ہیں ان محبان

ضوابط اخبار البدر

(۱) چندہ پیشگی معہ خرچہ وی پی ہمارے ہاں ایک کتاب بھی ارسال ہوں ہندوستان سے باہر خریدار مالک کے لئے ہے۔

قادیان میں پیشگی قیمت ۱۲

بیرونجات کو احباب اگر بلا تقاضا قیمت خود ارسال کر دیویں تو ہم

(۲) بعض احباب ایک دو ماہ برادرانہ وعدہ پر اخبار جاری کرواتے ہیں اگر وہ اپنے وعدہ پر چندہ خود نہ ارسال کریں گے تو ان کی طرف وی پی ارسال ہوگا۔

(۳) اگر کسی صاحب کو اخبار نہ پہونچے تو اس صورت میں کہ اس مقام یا ان کے گروہ و نواح میں وہ نمبر پہونچا ہوا ان کو چاہیئے کہ البدر کی تاریخ سے ایک ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیویں ورنہ اطلاع دینے میں اغلب ہے کہ وہ نمبر بار سال

(۴) تبدیلی پتہ کے لئے وقت تبدیل سے ایک ہفتہ قبل اطلاع دینی چاہیئے بصورت دیگر جو نمبر ملنے بعد اس بغیر موجودگی وہ فی نمبر ارکے حساب سے دیئے جاوینگے

(۵) ہر حال میں جواب کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہیئے ورنہ اگر بعض استفساروں یا شکایتوں کے جواب نہ ملیں تو کاغذ معذور ہو

(۶) خط و کتابت میں چٹ کے نمبر کا مزور حوالہ دینا چاہیئے

اور ۱۹۰۴ء میں کچھ تغیر و تبدل نمبروں میں ہوا ہے اس لئے آپ اپنے نمبر ہر ایک صاحب ملاحظہ فرمالیویں۔

بعض احباب کی خدمت میں سر الشہادتین اور قول الصحیح دی پی نہیں کئے گئے لیکن پہونچا دیئے گئے ہیں اس لئے ان کی خدمت میں التماس ہے ہر ایک نسخہ کی قیمت فی نسخہ ارکے حساب سے معہ محصول ڈاک۔ دفتر البدر میں پہونچا دیویں تاکید ہے (مینیجر)

گئے تحریر کیا تھا کہ محض شوق کے دلولے ہیں ترتیب ان میں دلوانی نہیں ورنہ بذات خود ہم شاعر نہیں ہیں اظہار محبت کے لئے ان کو صرف درج اخبار کر دیا جاوے چونکہ وہ نظمیں قابل اصلاح تھیں اس لئے درج اخبار نہیں ہوئیں محبان صادق اس سے ملول نہ ہوں ان کی محبت اور محبت صادق کی ہلکو جزا دی جاوے گی

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب اور ادویہ کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مصنفہ یزم اپنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں جام چرچا ہے اور اس کے دریافت ہو جانے سے یسوعی معجزات کی کلا ہر ایک مذہب وملت حق کی ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی ہے اور سینکڑوں بیسیوں بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اس کا ہر محل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے جو ہدایات ان میں درج ہیں ان پر مشق کرنے سے انسان صحت یافتہ کہہ اپنی وجہ کو زیادہ نظم بنا سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور ان کے ضبط کرنیکی عادۃ بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کو کہنے والوں نے وہ سیالنے کے ہیں کہ آسمان وزمین کے خلاف ملا دے ہیں اور اس کو شاق کو گویا خدائی کی کرکا چلا والا قرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہماری نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا ٹھیک یا بیجا استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے۔ جیسے خدا کے ارادے سے ہر ایک دوا سے ہر ایک دوا سے عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسے ہی اسی کے ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول درجہ کے مذموم ہیں اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط وکتابت کریں۔ قیمت عمدہ

شہادۃ آسمانی حصہ اول ودوم ۔ بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی تھی اس کے اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کے جواب اس میں دیئے گئے ہیں ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور مسئلہ جہاد اور خروج دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق وبیان مفصل جواب دیئے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ

سر مکتوم ۔ یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ہونا ثابت کیا ہے اور نساء کم حرث لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کا عقیدہ ہے کہ عورتوں کے ساتھ ہم بستری کرنا گناہ ہے وہ انجیل میں سے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مرد نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵ر

رویائے صالحہ اس میں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفر تام فیصلہ کرنے کا اور دعوۃ مسیح موعود کا ثبوت صحف سابقہ سے۔ قیمت ۲ر

اعجاز احمدی ۳۰ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ار

ندکورہ بالا اشتہار کے حوالہ سے ہر قسم کی درخواست بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور کے نام آنی چاہیے

تفسیر القرآن بالقرآن ۔ ایک بےنظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب نے اپنے کمال محبت کے ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرت مسیح آخر زمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نورالدین صاحب کی خدمت میں پیش کیا تھا جس کو حضرت مسیح الزمان نے شرف قبولیت بخشا اور بعد ملاحظہ فرمانے اسکی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔ بہت عمدہ۔ بہت مبارک۔ ذرا نگاہ غور سے دیکھی ہے۔ دونوں پر اثر زمانی ہے حضرت مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین علیہما السلام کے الہامی بصیرت بھرے اصلاحی بھی کی گئی ہیں جس سے چھپکر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو بارہ عدد کی تفسیر محض عنایت کے طور پر بطور نمونہ مفت دی جاتی ہے بالجلد ۲ مجلد ہے پارہ الم کی قیمت ۱ پارہ دوم ۱ر

المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر جمع عزیزی مقام نیز اور ڈاک ضلع گرداس تمام رقوم خانہ مشتہر کے نام آنی چاہئے کہ دفتر البدر میں

بنارسی مال ہر قسم کا مردانہ اور زنانہ بشمول ڈوپٹے اور گلبدن۔ غلطان ہر قسم اگر خریدنا ہو تو بشیر سے خرید جاوے اصل مراجات پر صرف ۴ر منافع لیا جاویگا اور مال بہت عمدہ خالص کہنایت دیانتداری سے ارسال کیا جاویگا۔

المشتہر سید عزیز الرحمن محل شالو متصل کتاب گھر کوہ منصوری

مطبع انوار الاسلام قادیان میں ہر قسم کی اردو عربی فارسی چھپائی کا کام بہت عمدہ ہوتا ہے

قول صحیح پنجابی کے مشہور معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب اہلمدی سامکن لاہور کی تعلیم عیسیٰ کے بیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعا کی پر کہی ہے قیمت ار

عاقبۃ المکذبین لودیانوی مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان۔ بیعت کی دس شرائط حضرت مسیح کی وفات وحیاۃ پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ار

اسلام اور اس کا بانی یعنی طاس کا طائل مصنفہ حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی۔ قیمت ۱ر

صیانۃ الناس ۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب بجواب فاضل ہردوئی قیمت ۱ر

الہامی دعا ۔ ربک کل شیئ خادمک ربک فاحفظنی والدینی وارحمنی قیمت ۱ر

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گجرات قیمت ۱ر

نظم برائے مستورات بطرز کامن مصنفہ

روشنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبدالکریم تاجر مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ارزاں واسطے شوقین

سر الشہادتین ۔ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کی کا واقعہ قتل من آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف میں موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود علیہ السلام کے وقت میں پیدا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو اعتقاد مقدر ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ

مجرب ادویہ

حب دافع دائمی قبض اس کے استعمال سے مزمن عارضی طور پر قبض کبھی نہیں ہوتا ملاحظہ فرمائیں

اکسیر شکم خوش ذائقہ دوا اگر ہمراہ معدہ کے لئے شفا کا حکم رکھتی ہے قیمت عمدہ

علاج نکسیر بشرطیکہ ناک کو اندر زخم نہ ہو اور دماغ محفوظ آتا ہو اور کوئی ایسا مرض نہ ہو جس کا علاج نکسیر کا بند ہونا ہو

حب جلاب بشرطیکہ مادر زنا و بہرہ ہونے کا خوف نہ ہو

ورد سر ہر ایک قسم کے درد سر سے فوراً آرام ہوتا ہے

سرمہ زنگار ۔ ۔ ۔

مصفی خون ۔ ۔ ۔

سلائی لکڑہ جسے ہندوستانی زبان میں مسواک کہتے ہیں ہر خواہ پر لاہوں آسانی سے استعمال کر سکتا ہے

نیو فیشن کے سوٹ ۔ ناظرین ہمارے یہاں ہر قسم کے کام عمدہ طیار ہوتے ہیں جس کے اور پرائم سلکی وغیرہ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں جس کے لکھنا بیکار ہے صرف اتنا لکھنا کافی ہے کہ ہمارا رسٹ بہت عمدہ ہے

نمبر ۲ ۔ بیسٹ بہت عمدہ

نمبر ۳ ۔ بیسٹ بہت عمدہ

پتہ ۔ ایس بی ایم حسین اینڈ برادرز

عطر عمدہ ہر قسم کا عطر

المشتہر حافظ نور احمد اینڈ کو

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دے گا | نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

عروسیں کا ہے چاند یہ البدر
فیصل ہے یہ غلام احمد کا

مہر ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

ان اللہ قد صرح لکم وقت مسیحہ وما ترکم منزلہ

البدر

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

آن نشان منظور فرش باشی کاندر نشان
آن سخن دور از تعصب ہا کہ در آخر زمان

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

چہ گویم با تو گر آئی چہار در قادیان بینی | وما ہیں شفا ہیں غرض دار الامان ہیں

وللہ نصر اللہ بدر وانتم اذلۃ

نمبر ۱۳ | ہر ایک ماہ کی انگریزی یکم ۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

عزیز بدیاروں کو اطلاع ۔ اپنے احباب کو تازہ حالات سے پہونچانے کی غرض سے یہ پرچہ جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجراء اور قیام کا مدار قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی ہر دو ان اشاعت اور ڈاک خرچ کی شاف کی تکمیل اور زر دہندگی کو ضروری قرار دیا گیا ہے اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہوا اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت، اشاعت بہت قلیل اور شائق نامکمل ہے اور کاروبار بہت کشیدہ اخراجات کا زیر بار ہے اگر کسیوقت اشاعتمیں چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخوان اور ہمدردی کو خیال کو دل و دماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہ ہوں بلکہ اس کی اشاعت میں سرتوڑ کوشش کریں اور طلبو بقعہ اور کو پورا کرکے کارخانہ کو ہر ایک امر کا نومدار رہنما دیویں ہمچو زائف کو حتی الوسع دیانت داری سے بجالانے کی پوری کوشش کیجاتی ہے لیکن امور متعلقہ قضا و قدر سے ہر ایک لاچار ہے ۔ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ماسلیم از فضل خدا — مصطفےٰ را امام و مقتدا — اندریں دین آمدہ از ما و ریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم — آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام — مہر او با شیر شد اندر بدن
جان شد و با جان بدر خواہد شدن — ہست او در مرسل خیر الانام — ہر بنوت را بر و شد اختتام
ما ز و لو نیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیر اب دگر ہست — آنچہ ما را وحی دایمے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود — ما ز و یابیم ہر لور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست — از ملائک وا زخبر ہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد — آن ہمہ از حضرت احدیت ست — منکر آن مورد لعن خداست
معجزات او ہمہ حق بالخود راست — منکر آن مورد لعن خداست — ہر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست — نزد ما کافر است و خاسر و تباب
یک قدم دوری ازان روشن کتاب

وہ الفاظ جنمیں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۳ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار رہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں آمین پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ آج سے ایسی عہد بستہ رہیگا کہ آئندہ موت تک کفر سے مجتنب رہیگا

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم و خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔

سوم ۔ یہ کہ بلا ناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دل محبت سے خط تعالےٰ کے حوالہ نکو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا ۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنیکے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونیپر اُس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا ۔

ششم یہ کہ انباع رسم و متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چلیگا اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوۃ میں ایسا اعلیٰ درجہ ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور نام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

نوٹ ۔ بیعت کا انتہا حضرۃ امام الزمان مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا ۔ نومبر و دسمبر ۱۸۸۸ء کے چودہ سال ہوئے ہیں پہلا پرچہ اور سو عنوان کر ساتھ پس چہار دہم سال کی یادگار میں جو اپکی فتح و نصرت کا زمانہ ہے قادیان سے طلوع ہوا ۔

www.aaiil.org

قوم کو خطاب

الہوم تو تو جانتی سودو زیاں نہیں — اپنا وصال تجھ پہ ابھی تک عیاں نہیں
مامور حق سے جنگ پہ باندھی ہے کمر تو کیوں — کیا یاد تجھکو سنت پیشیناں نہیں
کثرت پہ تجھکو ناز ہے کیوں اس قدر گھمنڈ — اعمال غیر سے خدا سے نہاں نہیں
فتووں پہ کفر کے تو بھروسہ کئے ہوئے — کچھ غیظ دین میں ترے نار جہاں نہیں
ذلت پہ اپنی تجھکو نہیں فکر کیوں نظر — کیا کچھ تجھکی تو ہتک میں نام و نشاں نہیں
اسلام تیرے فعلوں سے ہے کھتا ہوا ننگ مدار — کیوں پھر بدلتی تو اپنی یہ بیباکیاں نہیں
صادق قتل کر نہیں سکتا کبھی کذوب — پر قوم تیری باہتہ میں تیغ و سناں نہیں
غفلت پہ تیری رو چکا سینہ پہ کون ترے — تردامنی پہ کون ترے نوحخواں نہیں
گھبرے ہے تجھ کو ہند میں دیار و بوم — قائم بحال خود کوئی پیر و جواں نہیں
مدت سے تجھ پہ پیاس فنوسی ہے گلہ جما — اب کچھ بھی پیش جانی تری نیخواں نہیں
افسوس تجھ پہ قوم کہ یہ حال ہو گیا — اور تجھکو اپنے مال کا دہم و گماں نہیں
نیکوں کو بد کہیں کہتے ہیں خود ہیں چور غریب — اے قوم برمحل یہ تیری گالیاں نہیں
انجام سوچ اپنا کہ کل ہوگا کیا حال کیا — کیا ملنی جلتی اگلوں سے یہ خوبیاں نہیں
قرآن پڑھ کر دیکھ کہ وہ لوگ کون تھے — ویسا تو قوم تیرا بھی کیا اتحاں نہیں ؟
اسلام کا زمانہ عزت نہیں یہ کیا؟ — عصیاں و اعتدا کا تو چرچا و ہواں نہیں ؟
فرمایا ہے جو مخبر صادق نے ایک وقت — اے قوم یہ زمانہ تو کیا وہ زماں نہیں ؟
وعدہ جو مل چکا ہی خدائے علیم سے — الیاس کا پورا ہونیکا یہ تو سماں نہیں ؟
صندوعنا و چور و ڈکیٹ انصاف طلب ہے — باقی نشان کونسا ہو عیاں نہیں ؟
مہدی کی اور عیسیٰ کی آمد کو سنتے — تیاران دنوں میں ہوا کیا جہاں نہیں ؟
کیا اس طرح سے خشک ہی رہجائیگی زمیں — کیا اس زمین کے سر پہ کوئی آسماں نہیں ؟
فسق و فجور جو کہ ہیں آجوفت میں بپا — کیا ان کو دیکھنا وہ خدائی گماں نہیں ؟
رہیگا نیگا یوہی یہ مرض بے علاج کیا — کیا اب غریب بندوں پہ رحیم مہرباں نہیں ؟
حد سے بڑھی ہے تیز مخالفت اسلام دیکھ لو — اسلامیوں میں کوئی بھی نائب تو ان نہیں ؟
پورا یہ ہوگا سب اسی صادق کی بات سے — اے قوم جسکا مانتی تو امتحان نہیں
اس وقت ہم تو دیکھتے آثار فیض ہیں
حامل کو اس میں ذرہ بھی شک گمان نہیں

اسمائے بیعت کنندگان حضرۃ مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نام بیعت کنندہ معہ ولدیت	مقام	ضلع
چوہدری علمدین ولد نبی بخش الجپوت	کوٹلی ہرنرائن	سیالکوٹ
امام الدین ولد گلاب صاحب	〃	〃
حیات پسر امام الدین مذکور	〃	〃
سمات عائشہ بی بی زوجہ جلال الدین	〃	〃
مہر الدین پسر چوغطہ راجپوت	〃	〃
مسماۃ رحیم بی بی زوجہ مہر دین مذکور	〃	〃
چوہدری چوغطہ راجپوت	〃	〃
شاہ محمد ولد حیاۃ راجپوت	〃	〃
حاکم ولد رحمان	〃	〃
مسماۃ پڑی زوجہ شاہ محمد	〃	〃
حاجی ولد بوٹا راجپوت	〃	〃
سمات لاہا	〃	〃
سمات امام بی بی	〃	〃
خوشیا ۳ کس پسران نابالغ	〃	〃
مسماۃ بودہاں زوجہ خوشیا	〃	〃
چوہدری جمان معہ دو کس پسران	〃	〃
دلیداد ولد جمان	〃	〃
مسماۃ بھولی زوجہ دلیداد	〃	〃
پیران دتا معہ فرزند خود و معہ عورت جیوا معہ فرزند خود	〃	〃
الہ بخش معہ فرزند و اعیال	〃	〃
چھنبا ولد گلاب راجپوت	〃	〃
دین محمد پسر چھنبا۔	〃	〃
الہ رکھی دختر 〃	〃	〃
فضل بی بی زوجہ 〃	〃	〃
محمد دین معہ ۲ کس برادران نابالغان	〃	〃
سمات برکت بی بی زوجہ محمد دین مذکور	〃	〃
حیات ولد شمان چوکیدار معہ دو ولد چھنڈا۔	〃	〃
کس فرزندان		
مسماۃ امام بی بی زوجہ چوکیدار	〃	〃
گامون شاہ فقیر	〃	〃
گلاب پسر گامون	〃	〃
الہ رکھی بنت فوجدار نمبردار	〃	〃
طالعہ بی بی بنت فوجدار نمبردار	〃	〃
محمد بی بی 〃	〃	〃
مسماۃ دولت بی بی 〃	〃	〃
فوجدار نمبردار	〃	〃
محمد حسین پسر فوجدار نمبردار	〃	〃
بنی بخش ولد امیر راجپوت	〃	〃
مسماۃ گوہر بی بی زوجہ بنی بخش	〃	〃
مہر الدین پسر بنی بخش مذکور	〃	〃
الہ داد 〃 〃	〃	〃
فضل الدین 〃 〃 〃	〃	〃
محمد حسین 〃 〃 〃	〃	〃
مسماۃ عمر بی بی زوجہ مہر دین	〃	〃
مسماۃ برکت بی بی زوجہ فضل دین	〃	〃
۳ کس طفلک خاندان مذکور	〃	〃
جلال الدین ولد مہیان ترکھان زوجہ جلال الدین مذکور	〃	〃
معہ دو برادران و یک دختر نابالغان جلال الدین۔	〃	〃
کالو خان ولد سلطان راجپوت	〃	〃
۳ کس پسران اور ۳ دختران نابالغان مذکور	〃	〃
مسماۃ حسن بی بی زوجہ کالو خان	〃	〃
پیرا نتا ولد لورجٹ	〃	〃
زوجہ پیرا نتا مذکور	〃	〃
۲ کس پسران ایک دختر پیرا نتا مذکور	〃	〃

مذکورہ بالا نام جن اندر درج ہوئے یہ سب موضع کوٹلی ہرنرائن ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں (باقی) نیل مین وضع کشن پورہ کے رہنے والوں نام درج ہوتے ہیں

محمد دین معہ ۲ کس برادران نابالغان

سمات برکت بی بی زوجہ محمد دین مذکور چوہدری بنی بخش

حیات ولد شمان چوکیدار معہ دو ولد چھنڈا۔

کس فرزندان

مسماۃ امام بی بی زوجہ چوکیدار
گامون شاہ فقیر
گلاب پسر گامون
الہ رکھی بنت فوجدار نمبردار
طالعہ بی بی بنت فوجدار نمبردار
محمد بی بی 〃 〃
مسماۃ دولت بی بی 〃
فوجدار نمبردار
محمد حسین پسر فوجدار نمبردار
بنی بخش ولد امیر راجپوت
مسماۃ گوہر بی بی زوجہ بنی بخش
مہر الدین پسر بنی بخش مذکور
الہ داد 〃 〃
فضل الدین 〃 〃 〃
محمد حسین 〃 〃 〃
مسماۃ عمر بی بی زوجہ مہر دین
مسماۃ برکت بی بی زوجہ فضل دین
۳ کس طفلک خاندان مذکور
جلال الدین ولد مہیان ترکھان

الہ رکھی پسر بنی بخش۔
محمد دین 〃
اہلیہ بنی بخش
حسین بخش ولد جھنڈا
اہلیہ حسین بخش
دختر و فرزند حسین بخش
میران بخش ولد جھنڈا
اہلیہ میران بخش 〃
فرزند میران 〃 〃
فقیر گھیٹا شاہ 〃
معہ بال بچہ
قادر بخش ولد وزیرا قوم جٹ
رحیم بخش جٹ
شاہ محمد ولد فضل داد جٹ
نواب ولد صاحبزادہ نمبردار
الہ دین 〃 〃

یہ سب اصحاب موضع پورکے رہنے والے ہیں +

یہ اسمائے معرفت فوجدار صاحب نمبردار

فرقہ چکڑالوی

کے ابطال میں مولانا مولوی محمد حسن صاحب فاضل مروہی نے جو کہ ۲۵ مارچ کو قادیان میں تشریف لائے ہیں فضل ایزدی سے ایک رسالہ **تبیان القرآن عن وسواس الشیطان** تحریر فرمایا ہے جس میں اس فرقہ کے دعوی اشاعۃ القرآن کی پردہ دری کی گئی ہے عنقریب حکیم فضل الدین صاحب کے اہتمام سے طبع ہو کر ہدیہ ناظرین ہوگا احباب درخواستیں جلد ارسال فرماویں



سر الشہادتین

دوبارہ چھپکر طیار ہو گئی ہے نمبر دہی فی نسخہ ار علاوہ محصول ڈاک سے لیکن ۱۰ نسخہ یا اس سے زائد بیرونجات کے خریداروں کو محصول ڈاک کا روپیہ اپنے ذمے سے ادا کرنا ہے اور کوئی کمیشن خاص نہیں دیجاتی۔

قول الصحیح زیر طبع ہے

کتاب لوار الدین

بجواب ترک اسلام کا صحت نامہ چھپ کر طیار ہو گیا ہے جن احباب کو صحت نامہ کے طبع سے پہلے کتاب پہونچ چکی ہے وہ حکیم صاحب سے صحت نامہ منگوا سکتے ہیں۔

نیز اس کتاب کے فرمے ترتیب دینے میں بعض نسخوں میں ایک نمبر کے زیادہ فرمے رکھے گئے ہیں جو صاحب اپنی کتاب میں یہ غلطی پاویں وہ زائد فرمے حکیم صاحب کو ارسال کر دیویں۔

وفات

مولوی جلال الدین صاحب ساکن پیرکوٹ ضلع گورداسپور بتاریخ ۱۷ مارچ کو فوت ہو گئے ہیں ان کے فرزند ارجمند جماعت احمدیہ سے نماز جنازہ اور دعا کی درخواست کرتے ہیں +

ضرورت

ہم کو اپنی جماعت احمدیہ کے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو کہ پرائمری تک مطابق قوانین مدرسہ سرکاری اور قرآن عمدہ صحیح طریق پر ہمارے لڑکوں کو تعلیم دے سکے۔ تنخواہ مبلغ ۱۵ روپے ماہوار اور روٹی اور پوشاک اس کو دیجاویگی یعنی علاوہ از نقدی خوراک و پوشاک۔

نوٹ۔ واضح ہو کہ یہاں کشمیر میں روٹی نہیں ہوتی صرف خشکہ یعنی چاول کھانا ہوگا۔

المشتہران محمد اکبر خان و محمد افضل خان و غلام حیدر خان و یار محمد خان

www.aaiil.org

مباحثہ مابین مولوی محمد عبدالحق صاحب احمدی سوداگر تیجاپور علاقہ دکن و پادری گولڈ سمتھ صاحب

سلسلہ کے لئے دیکھو البدر ۲۴ مارچ نمبر ۱۲ جلد ۳ صفحہ ۹۰

افتتاحی تقریر مولوی محمد عبدالحق صاحب

حاضرین مجلس ۔! انجیل مین یسوع مسیح کے تین دعوے پائے جاتے ہین ایک خدا کا بیٹا ہونا دوسرا سول پر مرکر پھر زندہ ہونا ۔ تیسرا یسوع کی موت گناہ کا کفارہ ہونا ۔ ان ہر سہ دعوے کا ثبوت بدلائل انجیل کر دینے کے لئے پادری مسٹر گولڈ سمتھ صاحب نے اپنے ذمے لئے ہین اور ان کی تردید انجیل ہی سے کرنا خاکسار کے ذمہ ہے امید ہے کہ سامعین فریقین کے بیانات سنکر خود فیصلہ کرلین گے ۔ پہلے پادری صاحب یسوع کے ہر تین دعووں کے ثبوت مین جو کچھ دلائل اپنی بیان کرین گے اس کے بعد خاکسار بیان کریگا ۔

تقریر مسٹر پادری گولڈ سمتھ صاحب

مولوی صاحب کو مین ان تین دعوؤں کے ثبوت مین ایک نہین دو نہین بلکہ تین سو دلیلین پیش کر سکتا ہون مگر بخوف طوالت ہر ایک دعوے کی نسبت ایک ایک دلیل پیش کرتا ہون ۔ ان تین دلائل کی تردید کی جائے تو گویا تین سو دلائل کی تردید سمجھ لون گا ۔

پہلا دعوی کی دلیل

(۱) آسمان سوایک آواز یہ کہتی ہوئی آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے
(۲) مین مارا جاؤن گا اور جی اٹھون گا
(۳) ابن آدم اس لئے نہین آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیرون کے لئے فدیہ مین دے ۔

تردید از مولوی صاحب ۔ حضرات ! پادری صاحب پہلے دعوے کی نسبت یہ پیش کرتے ہین کہ آسمان سے آواز آئی کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے ۔

دوسرے دعوے کی نسبت یہ دلیل پیش کرتے ہین کہ یسوع نے کہا کہ مین مارا جاؤن گا اور جی اٹھون گا حالانکہ یہ بھی دعوےٰ ہی دعوی ہے دلیل نہین ۔

تیسرے دعوے کی نسبت یہ دلیل ہے کہ یسوع اپنی جان بہتیرون کے فدیہ مین دینے کے لئے آیا ہے ہم کو یہ دیکھنا ہے کہ واقعی فدیہ ہوا ہے یا نہین پادری صاحب نے اس کے متعلق کوئی دلیل پیش نہین کی خیر اب ہم ان تین دعووں کی تردید انجیل ہی سے کر دکھاتے ہین

متی ۱۲ : ۴۰

انجیل مین یسوع کے نشان مانگنے پر تو یسوع یہ جواب دیتے ہین کہ یونس نبی کے نشان کے سوا اور کوئی نشان نہ دکھایا جائے گا جیسے یونس تین رات دن مچھلی کے پیٹ مین رہا ویسا ہی ابن آدم تین راتدن زمین کے اندر رہیگا +

حضرات ! بنظر غور دیکھا جائے تو انجیل کے اس ایک ہی آیت کے اندر تینون دعووں کی تردید ہوجاتی ہے چونکہ یونس مچھلی کے پیٹ مین زندہ ہی داخل ہوئے اور زندہ ہی نکلے ۔ چنانچہ پادری صاحب بھی اسکے قائل ہین اسی آیت مین ابن آدم ہونے کا خود یسوع کا اقرار موجود ہے جب یہ دونون باتین یسوع کا ابن آدم ہونا اور اسکا زندہ قبر مین داخل ہو کے زندہ ہی رہنا خود یسوع کے ہی اقرار ثابت ہوئے تو کفارہ قربانی خودبخود قربان ہوا ۔ اگر یسوع کا سولی پر مرنا تسلیم کرلین تو مچھلی بہت یونس نبی کی غلط ٹھہرتی ہے اور زندہ اور مردے مین نسبت ہی کیا ہے ۔ نیز یہ نشان کیا ہوا کہ نشان دکھاتے دکھاتے خود ہی صلیب کا نشانہ بن گئے ۔

انجیل کی ایک آیت مین اللہ نے بنی اسرائیل کو اپنے بیٹے قرار دیا ہے اور ایک جگہ خدا نے سلیمان کو اپنا بیٹا فرمایا (۲ متی ۱۵) ۔ خروج ۴ : ۲۲ تو کیا یہ حالانکہ یہ اولاد نہین تھی اور ایک جگہ نافرمانون کو شیطان کے بیٹے ۔ فرمانبردارون کو خداوند کے بیٹے کہا ہے ان آیات انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ مچھلی کتابون مین باپ اور بیٹے کا محاورہ مجازی طور پر برتے گئے ہین اس سے حقیقی بیٹے مراد لینا سراسر نادانی ہے ۔ اگر یسوع کو حقیقی بیٹا ہونے کے کیا کیا علامات ہین ۔ کہار کا بیٹا ہاندی بناتا ہے ۔ بڑھئی کا بیٹا لکڑی تراشتا ہے اگر یسوع خدا کا بیٹا ہے تو بتاؤ کون سے آسمان کا کونہ بنایا یا زمین کا ٹکڑا آخر مچھر کا پر یا

ٹانگ ہی سہی ۔ بخلاف اسکے یسوع مین تمام انسانی لوازمات ۔ کھانا ۔ پینا ۔ سونا ۔ بگڈنا موتنا دانتون کے پائخانے چیچک کی بیماری دکوہری کی تکلیف ۔ ختنہ کرنا ۔ نیز پکڑے جانا مار کھانا چھپنے پھرنا ۔ رو رو کر دعا کرنا وغیرہ کامل طور سے پائے جاتے ہین پھر بھی خدا کا بیٹا واہ واہ کیا خوب!!!

اگر کہو کہ بن باپ کے پیدا ہوا ہے تو حضرت آدم علیہ السلام بغیر ماں اور باپ کے پیدا ہوئے ان کو تو خدا کا بڑا بیٹا ماننا چاہیے پادری صاحب نے پرسون وعظ مین کہا تھا کہ وہ مٹی سے پیدا ہوئے تھے تو یہان بھی مٹی کا خمیر موجود ہے ۔ خون حیض مٹی کے اناج سے ہی بنتا ہے ۔ باسی کھانون مین سینکڑون جاندار کیڑے پیدا ہوتے ہین کیا یہ سب خدا کے بیٹے ہین ؟ خون حیض تو بنسبت کھانے کے جو آگ سے پکا ہوتا ہے ۔ جاندار چیز پیدا ہونے کا زیادہ احتمال رکھتا ہے پھر تعجب ہی کیا ہے اگر یہ کہو کہ وہ مردون کو زندہ کرتا تھا ۔ چونکہ مارنا اور جلانا اللہ ہی کا کام ہے اگر اس نے زندہ کیا تو خدا کے بیٹے ہونے مین کیا شک رہا مگر

صاحبو یہ دعوی بھی بے دلیل ہے ۔ کون جی کر آیا کس نے محکمہ دار القضاء مین جاکر اپنی پچھلی بیوی جو دوسرے کے نکاح مین جاچکی تھی دعوے کیا یا بھائی بندون سے لڑکر زندگی مین دشمنہ لیا ۔ کھیتی باڑی بانٹ لی اور مرنے کے بعد کے حالات عالم ارواح کے کیا کیا بیان کیے کہ فلانے کا بیٹا ملا تھا وہ عذاب مین مبتلا ہے یا فلانا جنت مین تھا وہ سلام کہتا ہے ۔

حضرات ! بعض لوگ انجیل و قرآن مین جہان مردون کے زندہ ہونے کا ذکر ہے اس کو حقیقی معنے پر بیٹھے ہین اس لئے اس کی تشریح ضرور ہے انجیل کی ایک آیت مین بغیر عمل کے ایمان کو مردہ قرار دیا ہے اور دوسری جگہ ایک شخص نے اپنے باپ کو گاڑنے کی اجازت مانگی تو یسوع نے کہا جا دے کہ مردے اپنے مردون کو گاڑین ۔ اس سے واضح ہے کہ یسوع نے بے ایمانون کو مردہ کہا ہے ۔ قرآن مین بھی کافرون کو انک لا تسمع الموتیٰ کہکر مردون مین شمار کیا ہے ایک جگہ یا ایہا الذین امنوا استجیبو للہ و للرسول اذا دعاکم لما یحییکم ۔ فرماتا ہے اللہ تعالےٰ یعنے اے ایمان دارو اللہ اور اس کے رسول کی بات کو جب وہ تمہارے زندہ کرنے کے طلب کرین مان لیا کرو ۔

اس آیت مین بھی ایمان بے عمل مردہ قرار دیکر عمل کرنے کی ترغیب دی ہے پیغمبران خدا اپنی صحبت کی برکت و دعا سے ایسے مردون مین ایمان و عمل کی روح پھونکتے ہین تو ایک نئی زندگی حاصل ہوتی ہے ۔ ایسے موقع یسوع نے تو نہین ہی کم زندہ کئے بعض خاص خاص

۱ پیدایش ۔ ۲ یوحنا ۳ باب

www.aaiil.org

شاگرد تو مردے کے مردے ہی رہے۔ کسی نے ہنوز کا کسینو رشنوت لیکر پکڑوا دیا۔ کسی نے انکار کیا مگر ہمارے حضرت رسول مقبول (بعزہٖ درود شریف بآواز بلند منجانب حاضرین مجلس) صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ سے لاکھوں مردے زندہ ہوئے اور اسلام کی راہ مین جان دیکر ہمیشہ کی زندگی حاصل کی اگر ہم اُنکو حقیقی مردہ زندہ ہونا مان لین تو بمثل با الغیب کی شان کہان۔ یہ تو بالمشاہدہ ہوا نیز پیغمبرون کے آنے کی ضرورت ہی کیا۔ جب مردے واپس آکر وہان کے چشمدید حالات بیان کرے تو یقین کر سکے لئے بس ہے اسلام مین جو ادلیا اکرام نے مردے زندے کئے ہین وہ بھی حقیقی مردے تھے نعش پڑی ہوئی تھی اکثر لوگ اس کے مرنے کا یقین کر چکے تھے ویسے وقت مین ان کی دعا کی برکت سے اللہ جل شانہٗ نے نئی زندگی بخشی چنانچہ انجیل مین بھی یسوع کے مردہ زندہ کرنے کا قصہ یون درج ہے۔ عبادت خانہ کے سردار کے یہان ایک لڑکی مری تھی یسوع نے دیکھکر کہا کہ وہ سوتی ہے (یسوع نے جھوٹ نہین کہا بلکہ وہ ایک مینند کی سی بیہوشی تھی) وہ اس کے کہنے سے اُٹھ کھڑی ہوئی یہ نہین کہ ایک زمانہ کا مرا ہوا مردہ پھر از سر نو ہڈیان و پوست لئے ہوئے کفن سے برہنہ بو یا بدبودار پیٹ پھر گا کہان آیا ہو۔ اگر آیا ہو تو ثبوت دو کون آیا اور کہان آیا۔

قرآن شریف مین ترکہ تقسیم ہونے کے مسائل بیان ہو چکے ہین مگر کسی جگہ یہ نہین بیان کیا کہ مردے واپس آئے تو ترکہ یون تقسیم ہونا چاہئے ہماری شرع شریف کے کسی کتاب مین یہ باب لکھا ہوا نہین پایا جاتا کہ مردہ واپس آنے کے بعد ترکہ تقسیم ہونے کا باب ہوتا کیونکہ جب ایسا واقعہ ہوا ہو تو ضرور ہونا چاہئے تھا۔ خلاف اس کے خود اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وحرام علی قریۃ اھلکنٰھا انھم لا یرجعون یعنی جس قریہ کے لوگون کو ہم مار ڈالے ہین یہ ان کا لوٹانا ہم اپنے اوپر حرام کر لیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ مردے دوبارہ دنیا مین نہین آتے کنز العمال مین حدیث شریف مین آیا ہے کہ رسول مقبول (بعزہٖ درود شریف) صلعم نے جابر رض سے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے تیرے باپ اور تیری چچا سے کہا کہ تم مجھ سے کچھ مانگو انہون نے اپنے رب سے یہ مانگا کہ ہم کو دنیا مین بھیجدے اس پر اللہ تعالےٰ نے کہا کہ مین قرآن شریف مین قطعی حکم صادر کر چکا ہون کہ مردے پھر نہین لوٹائے جائین گے جب یہ ثابت ہوا کہ مردے واپس نہین آتے تو یسوع کی نسبت حقیقی مردہ زندہ کرنے کا خیال سراسر غلط ہوا اگر پادری صاحبان اسکو حقیقی مردے زندہ ثابت کرنیوالا مانتے ہین تو اس کا فیصلہ انجیل سے بہت آسان ہے انجیل یوحنا مین یسوع کا قول ہے مین تم سے سچ سچ کہتا ہون کہ جو مجھ پر ایمان لاتا ہے یہ کام جو مین کرتا ہون وہ بھی کریگا اور اُن سے بھی بڑھکر کام کریگا اگر پادری صاحبون مین ایمان ہے تو مردہ زندہ کرکے دکھائین

(سولی پر مرنے اور)

یسوع کے زندہ ہونیکی تردید

حضرات! انجیل مین ہے کہ جب عورتین قبر پر گئین اور لاش کو نہ پایا تو فرشتون نے کہا کہ وہ زندہ ہے یہ نہین کہا کہ وہ زندہ ہوا ہے مثلاً اگر کسی شخص کے طاعون مین مبتلا ہونے کی شہرت ہو اور اس کے مرنے کی افواہ بھی اڑ چکی ہو یسو وقتین کوئی گواہی دے کہ وہ زندہ ہے تو کہنے سے اس سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ وہ مرکر زندہ ہوا ہے۔

حضرات! ایسا ہی یسوع کے سولی پر جان دینے کی خبر مشہور ہوئی تھی نیز مرنے کی افواہ بھی تھی اسی خیال سے وہ قبر پر آئین تو فرشتون نے کہا کہ وہ زندہ ہے یعنی مرا ہی نہین +

صاحبو! - بعض لوگ خود یسوع کے مرنے پر شک کرتے تھے چنانچہ انجیل مین ہے کہ سپاہیون مین سے ایک نے بھالے سے پسلی مین چھیدا (تاکہ معلوم ہو مرا یا نہین) تو فوراً لہو نکل آیا۔ کیا کہین مردے کے بھی لہو نکلتا ہے نیز وہ بھی پسلی سے جہان گوشت و خون زیادہ نہین رہتا۔

شرع شریف مین یہ حکم ہے کہ اگر جانور ذبح کیا جائے اور خون نہ نکلے تو مردار ہے یعنی قبل از ذبح وہ مر چکا ہوتا ہے

اور انجیل مین ہے کہ یسوع رات بھر رو رو کر خدا باری مین دعا کرتا رہا کہ الٰہی سب کچھ تجھ سے ہو سکتا ہے اس پیالہ کو مجھ سے ٹالدے یہ بھی انجیل مین ہے کہ اس کی دعا اللہ تعالےٰ کے یہان سنی گئی یعنی قبول ہوئی۔ موت کا پیالہ ٹلنے کی دعا جب قبول ہوئی تو اس کے یہی معنے ہوئے کہ وہ مرنے سے بچایا گیا +

حضرات! جب تک یسوع کے سولی پر چڑھنے اور اترنے کی پوری کیفیت ظاہر نہ ہو تب تک سامعین کو خلاصہ اصل حقیقت معلوم نہ ہوگی اس لئے خاکسار جو کچھ انجیل مین درج ہے مفصل طور سے بیان کرتا ہے تاکہ فیصلہ کے لئے آسانی ہو ؛

صاحبو! بائیبل مین یہ بات لکھی ہوئی ہے کہ سولی پر جو لٹکایا جاتا ہے وہ ملعون ہے۔ جب یہودیون نے یسوع کے پیغمبر ہونے کے دعوے کو سن لیا تو انہون نے کہا کہ ایلیا نبی یسوع کے پہلے آسمان سے اترنے کی پیشگوئی ہماری کتاب مین ہے اب تکہ وہ آسمان سے نہین اترا پھر بلا دعوی کیونکر سچا مان لین۔ تو یسوع نے کہا کہ زکریا کا بیٹا جو یوحنا آیا ہے وہ آسمانی ہے جو خدا کی طرف سے مامور ہو کر آتے ہین وہ آسمانی کہلاتے ہین یہودیون نے یہ تاویلی معنے سنکر یوحنا سے جاکر پوچھا کہ کیا تو ایلیا ہے اس نے انکار کیا اور اس کے ساتھ ہی کہا کہ یسوع کے پہلے آنیوالا مین ہی ہون، اور جو میرے بعد آنیوالا تھا وہ یہی یسوع ہے مگر یہودیون کی ظاہر اتم خلاف ہونے کی وجہ سے انکار کرکے یہ مقدمہ کیا کہ اس پر سرکار کی بغاوت کا مقدمہ ثابت کرکے سولی دیا جاوے تو لعنت موت سے خود بخود اس کا دعوی جھوٹا ٹھہرتا ہے اس لئے رومی گورنمنٹ مین یہ فریاد پیش کی کہ یہ شخص بادشاہ ہونیکا دعوی کرتا ہے اور جو بغاوت پر اُبھارتا ہے محصول دینے سے منع کرتا ہے حاکم پلاطوس کی اجلاس مین یہ مقدمہ پیش ہوا۔ یسوع کا اظہار لیا گیا تو اس نے یہودیون کے بادشاہ ہونیکا اقبال کیا اور بہت سا رہ جو پوش مولیان نے گواہی دی کہ بیشک یہ بادشاہ ہونے کا دعوی کرتا ہے (درحقیقت یسوع کا روحانی بادشاہت کا دعوی تھا نہ کہ جسمانی) تو حاکم نے تعجب کیا اور یہ یقیناً جان لیا کہ بچارے غریب یسوع کو ناحق دشمنی و حسد سے مقدمہ کرکے پھنسانا چاہتے ہین۔ ہر چند اس کے بچانے کی حتی الوسع کوشش کرتا رہا۔ انہین دلون پلاطوس حاکم کی بیوی کو یسوع کے بچانے کے لئے خواب ہوا بر سر اجلاس سفارش بھیجی کہ تو اس راستباز کی بچانے کی کوشش کر۔ یہ شفارش ایسی نہ تھی ہوتی ہے کہ جن صاحبون کو اس کا تجربہ ہوا ہے ان کو خوب معلوم ہے۔ تب پلاطوس نے یہودیون کو کہا کہ مین یسوع مین قتل کے لائق کوئی قصور نہین پاتا تنبیہ کرکے چھوڑتا ہون۔ یہودیون نے چلاکے کہا کہ صلیب دے صلیب دے ورنہ تو قیصر کا خیر خواہ نہین ہے اور یہودیون کے مان یہ معمول تھا کہ عید فسح کی خوشی مین ایک قیدی کو چھوڑ دیا تھا صبح کو

شمس البشیر

www.aaiil.org

عید تھی پلاطوس نے یہودیون سے پوچھا کہ کیا مین عید کی خوشی مین یسوع کو چھوڑ دون تو وہ شور مچانے لگے اور اس کے چھوڑنے پر راضی نہوئے بلکہ دوسرے کو چھوڑوا دیا۔ آخر مجبوری پلاطوس نے یہودیون کی روبرو پانی سے ہاتھ دھوکر یہ جتلایا کہ مین اس کے خون سے بری ہون مگر یہودیون کی شکایت کے ٹوراور انتظامی لحاظ سے مجرم قرار دادہ ناکر یسوع کو چند کوڑے مارے (تاکہ طرفداری معلوم نہ ہو) اور سولی پر چڑھائے کا حکم دیا اور اندر ہی اندر اس کے بچانیکی تدابیر کرتا رہا۔

سامعین کو یہ بات معلوم ہونی ضروری ہو کہ سولی کی دو لکڑیان ہوتی ہین ایک آڑی اور ایک کھڑی (یہان ہاتھون سے وہ شکل بتائی) آڑی لکڑی پر ہاتھ ٹکو پھیلاکر کیلین مارتے ہین اور کھڑی لکڑی سے باندھکر تین روز تک لٹکاتے ہین اس عرصہ مین وہ مصلوب بھوک اور دھوپ کی آگ سے وہ مرجاوے تو بہتر ورنہ مرنے کے لئے تین روز بعد ہڈیان توڑتے ہین۔ یہود کے ہان یہ بھی قاعدہ تھا کہ ہفتہ کے روز کیسکو سولی پر لٹکا ہوا نہین چھوڑتے تھے اور جمعہ کی شام سے وہ عید کی تعظیم کا دن شمار کرتے تھے اور اسی خیال سے پلاطوس نے یسوع کو سولی دینے کے لئے جمعہ کا دن کہ عید نزدیک تھی مقرر کیا تاکہ تین دن تک سولی پر نرہے نیز اور دو چوروں کو اسی روز سولی دینے کی پہلے مقرر کی تاکہ ان کے سولی دینے مین زیادہ وقت صرف نہو اور داروغہ صلیب مسیح کا شاگرد تھا غرض یسوع کو دو چوروں کے صلیب پر لٹکایا گیا تین گھنٹے کچھ کم بیتا یہ سولی پر رہا اللہ جل شانہ نے یسوع کی دعا کو قبول کیا تھا اس کے بچانے کی یہ تدبیر کی کہ ایک آندھی بڑے زور سے چلی۔ سورج تاریک ہوا اور زمین کو زلزلہ آیا یہود دیکھ لے اور وہان سے بھاگے۔ ادھر داروغہ صلیب یسوع کا معتقد تھا موقع پاکر تینون کو صلیب سے اتار لیا اور دونون چورون کی مرنے کے لئے ہڈیان توڑین اور یسوع کی ہڈیان نہ توڑین اور پلاطوس کے ہان رپورٹ کی کہ یسوع مرچکا ہے اس لئے اس کی ہڈیان نہ توڑی گئین۔ رپورٹ پہونچنے کے بعد پلاطوس نے تعجب کیا کہ ایسا جلد کیون مرگیا باوجود تعجب کے دوبارہ تحقیقات نہین کی۔ کیون کرتے لگا کہ یہ سب کچھ اُسی کے بچالے کی تدبیرین تھین۔ سپاہیون مین سے ایک شخص کو یسوع کے مرنے مین شبہ ہوا اس لئے اس نے بھالے سے یسوع کی پسلی کو چھیدا تو فوراً خون نکلا۔ یہ خون نکلنا ہی خود اسبات کی شہادت دیتا ہے کہ وہ مرا نہین تھا اس وقت ایک شخص یوسف نامی جو بڑا مالدار اور یسوع کا شاگرد تھا پلاطوس سے یسوع کی لاش کو مانگ لیا اور ایک خالی قبر جو پہلے سے باغ مین طیار کرائی تھی یسوع کو اس مین رکھکر ایک پتھر دراز قبر پر ڈھلکایا گیا۔ اور مٹی ڈال کر قبر پر نہین کی گئی (کیون کی جانی انکو معلوم نہا کہ وہ زندہ ہے) جب یسوع کو ہوش آئی۔ شاگرد باروں نے قبر سے پتھر ہٹاکر یسوع کو کسی اور طرف روانہ کیا صبح کو عورتین قبر پر آئین اور قبر مین داخل ہوئین (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قبر کیا تھی ایک خوب خاصہ حجرہ تھا) تو یسوع کو نہ پایا استین فرشتون نے گواہی دی کہ وہ زندہ ہے یہودیون نے پلاطوس کے پاس جاکر شور مچایا کہ یسوع کو شاگردون نے چرا لیا مگر پلاطوس نے اس کی بھی تحقیقات کچھ نہین کی (کیون کرے یہ سب کچھ تو اسی کی چالاکی تھی) اس کے بعد یسوع قبر سے نکلکر چالیس روز تک اپنے شاگردون کے جا بجا ملتا رہا روٹی اور مچھلی کھاتا رہا۔ اپنے سولی کے زخم شاگردون کو دکھاتا رہا۔ مرہم عیسیٰ

جو طب کی قریب ہزار کتابون مین درج ہے

اُنہین زخمون کے لئے حواریون نے مرہم بنا کے لگایا۔

حضرات! مین نے جو کچھ واقعات کہے ہین یہ سب انجیل مین موجود ہین۔ اگر پادری صاحب کو کسیقسم شبہ ہے تو پیش کرین خاکسار انجیل کھول کر بتلانے کے لئے طیار ہے۔

حضرات! یسوع کے سولی پر نہ مرنیکی نسبت فقط ہماری ہی رائے نہین بلکہ جرمن کے محقق انگریز بھی یسوع کا سولی پر نہ مرنا تسلیم کرتے ہین (یہان ان کی تحریرین پڑھی گئین)

تردید کفارہ

حضرات! انجیل مین ابن اللہ کے محاورے اکثر پائے جاتے ہین پھر ایک یسوع ہی کی کیا خصوصیت ہو نیز دلیلون سے اس کا بیٹا یعنی حقیقی خدا کا بیٹا ہونا بھی ثابت نہین ہوتا اور انجیل ہی کے واقعات سے یہ بھی معلوم ہو کہ یسوع سولی پر نہین مرا تو پھر کفارہ کی بنیاد خود بخود گر گئی یسوع کو آسمان پر اڑانے کے لئے یہ دو پر تھے دونون پر ہی لوٹ گئے تو اڑنا کہان۔ پیران نمی پرند مریدان نے پرانند۔

پادری صاحب - مین اس تقریر کا جواب تین منٹ مین دیتا ہون مولویصاحب ابن اللہ کے محاورے جو انجیل سے بیان کئے ہین وہ سب صحیح ہین۔

میری دوسری دلیل کو مولویصاحب دعوی قرار دیتے ہین ہمارے نزدیک انجیل مین جو کچھ ہے وہ سب دلیل ہے نیسری دلیل کی نسبت ایک جگہ انجیل مین ہو کہ فرشتون نے گواہی دی کہ زندہ ہوا ہے اللہ بس باقی ہوس

مولویصاحب حضرات! پادریصاحب ابن اللہ کے محاورون کا انجیل مین ہونا خود بخود مان چکے ہین دوسرے یسوع کے دعوے کو دلیل قرار دیتے ہین حالانکہ یسوع نے کہا کہ مین مارا جاؤن گا اور زندہ ہون گا کیا یہ دلیل ہوسکتی ہو۔ فرمن کرو مین نے عدالت مین ایک کاغذ پیش کیا جس مین میرے والد نے یہ لکھا نہا کہ فلانے کو سو روپیہ دون گا۔ اس پیسا دیر روپے دلانے کے لئے دعوے دائر کرون اور ثبوت مین یہ کہون کہ وہی لوشتہ ہی دلیل ہے کیا ڈگری حاصل ہوگی!۔

اب رہا فرشتون کی دوسری گواہی کہ وہ زندہ ہوا ہے اللہ یہ بات غور طلب ہے ایک ہی کتاب مین دو طرح کی گواہی ہو تو ہمکو قرائن کی طرف خیال کرنا چاہیئے جو بات قرین قیاس ہو وہ ہی صحیح سمجھی جاوے گی۔

مثلاً دو شخصون نے گواہی دی کہ ہم ۲۸ شوال کو برانیون کے مکان کو جا رہے تھے فلانے کے مکان میں فلانے شخص کو نقب لگاتے ہم نے بچشم خود دیکھا ہے تو عدالت سے یہ سوال ہوا۔ کیونکر روشنی کو اس نے چہرہ کی شناخت ہوئی ایک نے کہا کہ چاند نی رات تھی دوسرے نے کہا کہ برانیون کے مشعل کا اجالا تھا۔ اب دونون مین اختلاف ہونے کی وجہ سے واقعات دیکھین گے تو معلوم ہوگا کہ ۲۸ شوال کو چاند نی ہوتی ہی نہین تو مشعل والی بات ہی صحیح ہوگی۔ ایسا ہی یہان اصلی واقعات کی طرف دیکھا جاوے تو پلاطوس کا یسوع کو بے قصور کہنا اور اسکو تنبیہہ کرکے چھوڑنے اور عید کی خوشی مین یسوع کے چھڑانے کی کوشش کرنا۔ بر سر اجلاس بیوی کی شفارش بھیجنا۔ اور پلاطوس کا پانی سے ہاتھ دھونا جمعہ کا دن جو شام سے عید لگتی تھی سولی کے لئے مقرر کرنا اور دو چورون کو بھی سولی دینے کے لئے حکم دینا۔ سولی کا داروغہ یسوع کے شاگرد کو مقرر کرنا۔ خدا کی طرف سے آندھی کا آنا۔ زمین کا ہلنا۔ داروغہ کا یسوع کی ہڈیون کو نہ توڑنا پھر یسوع کی پسلی سے خون کا نکلنا۔ حاکم کا یسوع کے مرنے کی رپورٹ سنکر تعجب کرنا۔ یسوع کی شاگرد کو لاش کا سپرد کرنا اور نہایت روحیہ خواہ شاگرد کا ایک ہوادار قبر مین رکھکے تجہیز و تکفین کرنا۔ صبحکو یہودیون کی فریاد پر اُس کی تحقیقات نکرنا۔ اور یسوع کا شاگردون سے

www.aaiil.org

ملکر روٹی وغیرہ کھانا اور طبی تواریخ سے زخموں کے لئے مرہم کا استعمال کرنا یہ تمام واقعات بڑی زور سے شہادت دیتے ہین کہ یسوع صلیبی پر نہین مرا ہرگز نہین مرا بلکہ اس نے طبعی موت سو کر روحانی رفع کا درجہ پایا۔

ہان قربانی کا کرنا تو ہر ایک مذہب مین ثواب ہے، چنانچہ ویدوالون کے ہان بھی اس کی رسم پائی جاتی ہے حال مین کرشنا ندی کے اوپر وید کے رو سے جو سمان راجنی کی گئی سنایا گیا ہے کہ وہان بھی کئی ایک بکرے ذبح کئے گئے ہین اس سے واضح ہے کہ قدیم سے یہ رسم ہر ایک مذہب مین برابر چلی آتی ہے مگر یہ کہین نہین دیکھا گیا کہ ادنےٰ پر اعلیٰ کو قربان کرین۔ ڈھیر چار وغیرہ کر سچین عیسائیون کے گناہ کے عوض خدا کا بیٹا ذبح ہو۔ نیز انصارا اپنے گناہ کی گٹھری سے سبکدوش ہونے کے لئے یسوع کو لعنتی موت سے مارتے ہین حالانکہ لعنت کا مفہوم یہ ہے کہ ہمیشہ وہ خدا سے بیزار اور خدا اس سے بیزار ہو۔ دیکھو لعنت کا طوق ابلیس کے گلے مین پڑا جب سے وہ خدا کی درگاہ سے مردود ہوا۔ کیا ایک ہر گزیدہ یسوع کو یہ لعنت کا خطاب زیبا ہے۔

افسوس صد افسوس نادان دوست شرم شرم شرم!!!

ناظرین!

بعض جگہ یسوع کی اصلی حقیقت ظاہر کرنے کے لئے جو کچھ اصلی واقعات تھے بیان کئے گئے ہین کہین

ان کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت خیال کرکے بے ادبی پر حمل نکیا جائے انجیلی یسوع

الگ ہے اور قرآن کے عیسیٰ علیہ السلام الگ ہین

کیا ہم لوگ عیسیٰ علیہ السلام مرحوم کو ملعون مانین گے ہرگز نہین۔ انجیلی یسوع کو نصاریٰ ملعون مانتے ہین۔ نیز قرآن کے بیسے ٹنے اپنے آپ کو خدا یا خدا کا بیٹا ہونے کا نہین دعوے بھی نہین کیا کیونکہ کرتے یہ تو سراسر شرک اور کفر ہے مگر انجیلی یسوع نے یہ سب کچھ کیا پھر دونون ایک کیون ہوتے؟ کیا کوئی خدا کے دوست کو برا بول کر ایماندار رہ سکتا ہے؟ ہمارا تو ایمان ہے کہ تمام پیغمبر اللہ کے پیارے اور مقبولِ خدا ہین۔ فقط۔

اللھم صل علی سیدنا محمد وعلی اٰل سیدنا محمد

(وبارک وسلم) آمین

لفظ رفع پر لطیفہ

ہمارے مہربان دوست اور مکرم بھائی سید عبدالرحیم صاحب کلکتی نے اپنی ایک تصنیف مین لفظ رفع کے معنے پر گلستان سے ایک حکایت لکھکر عوام الناس پر اتمام حجت کیا ہے آپ لکھتے ہین

کہ اگر ہمارے بھائی صاحبان نے سعدی علیہ الرحمۃ کے گلستان کو بغور ملاحظہ کیا ہوتا تو رفع کے لئے سمجھنے مین انہین چندان دقت پیش نہ آتی شیخ سعدی مرحوم لکھتے ہین۔

کسے پیش نوشیروان مژدہ آورد کہ فلان دشمن ترا خذایر داشت۔ گفت پیچ شنیدی کہ مرا خواہد گذاشت (یعنی کسی نے نوشیروان کو خوشخبری دی کہ تیرے فلان دشمن کو خدا تعالیٰ نے اُٹھا لیا یعنی وہ مرگیا نوشیروان نے کہا کیا تو نے یہ بھی سنا ہے کہ مجھے خدا نہ اُٹھائیگا یعنی چھوڑ دیگا) یہان رفع اللہ کا ترجمہ خدا تعالیٰ برداشت ہے اور دونون عبارتون مین فعل ماضی اور خدا فاعل ہے

طاعون کا علاج

طاعون کا علاج اسکے سوا کیا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی بارگاہ مین تضرع اور ابتہال سے گڑگڑائے اور رووے اور اس دردناک عذاب الیم سے پناہ مانگے اور ہر ایک قسم کی شوخی اور شرارت سے باز رہے اور ان تمام مجلسون یارون دوستون کو ترک کردے جو کہ خدا تعالیٰ کی باتون کو شوخی اور ٹھٹھا کی نظر سے دیکھتے ہین سچی تقویٰ اور طہارۃ اختیار کرے اور خدا تعالیٰ کی نظرون مین اپنے وجود کو ایکبار از سر نو وجود بنا دے گذشتہ سال مین اس امر کا تجربہ ہوا ہے کہ دعا رب کل شئی خادمک

رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی پر سچ عامل

ضرور اس بلائے ناگہانی سے محفوظ ہوتے رہے ہین اس لئے اس وقت بھی جبکہ موت کا بازار ہر طرف گرم ہے اور طاعون نے اپنی کوئی خاص علامت نہین رکھی کہ ضرور گلٹیان ہی ہون تو سو طاعون کہا جاوے بلکہ دیکھا گیا ہے کہ ایک تپ آئی اور انسان مر گیا سینہ وغیرہ مین درد ہوئی اور موت آئی۔ رات کو چنگا بھلا سویا صبح دیکھا تو مردہ۔ بدن پھول گیا اور مردار چوہے کی بدبو سے گھر بھر گیا اور مریض چل بسا غرضیکہ طاعون کے معنون مین اب بالکل کثرت موت پر آگئی ہے ایسے وقتین اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے رکوع سجود وغیرہ مین اس دعا کی بہت کثرت سے تلاوت کرنی چاہیئے اور اس کے حقیقی مفہوم کو جاننا چاہئے کہ اس دعا کے الفاظ مین انسان کو غایت درجہ کی عجز و انکساری کی تعلیم دی گئی ہے اور ذرہ ذرہ پر الٰہی تصرف اور قدرت کا علم دیا گیا ہے ان دونون مین جبکہ کوئی خاص دوا یا علاج طاعون کے لئے مفید ثابت نہین ہوا تو آخر انسان عاجز آکر اپنے مولا کے آگے فریاد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے پروردگار ہر ایک شے اور ذرہ تیرا خادم ہے اور تیری حکومت اس پر ہے طاعون کے ذرات پر بھی تو ہی حکمران ہے تو ہی جہان چاہتا ہے اس کا کیڑون کو پھیلا دیتا ہے جہان چاہتا ہے ان کو روک دیتا ہے سب قدرت تجھکو ہے اب جب کہ کوئی اور دوا اس کی تیری طرف سے ظاہر نہین ہوئی تو کیا ہوا آخر تیری حکومت تو اس پر ہے پس اے مولا تو مجھے اس سے محفوظ رکھ۔ اس سے محفوظ رہنے مین میری مدد فرما اور میری گذشتہ بداعمالیون پر نظر فرما کر مجھ اس عذاب سے ہلاک نکر بلکہ اپنی کنارِ عاطفت مین جگہ دے علاوہ ازین چاہئے کہ طاعون شدہ محلہ یا علاقہ مین حتی الوسع ویہ دانستہ کوئی نہ جاوے کہ حدیث شریف مین ممانعت آئی ہے اور طاعون زدہ مریض سے بھی الگ رہا جاوے

طاعون سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمتین مصروف ہے لمبی لمبی فہرستین بیعت کنندگان کے نامون کی دیہات سے وصول ہو رہی ہین +

مبارک موت

بارہا البدر مین پڑھا ہوگا کہ موت تو انسان کو آنی ہے لیکن کیا مبارک وہ موت ہے کہ خدا کے احکام کی تعمیل مین آوے اور انسان خدا تعالیٰ کے کام مین لگا ہوا ہو کہ اس کی جان نکل جاوے کہ قرآن شریف مین ہے ولا تموتن الا وانتم مسلمون کہ تمکو موت ایسی حالتین آوے کہ تم اپنے مولا کے فرمانبردار ہو ان دنون مین جبکہ خدا کے برگزیدہ اور امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نزول فرمایا ہے اور ایک زمانہ آپکی مخالفت پر آمادہ ہے سچے دل اور اخلاص سے اس الٰہی امر کی تبلیغ لوگون کو کرنی اصل اطاعت الٰہی اور اسلام کی سچی روح ورود ہے اور جو شخص اس مین مصروف ہو کر لوگون کے خیالات کو ہر ایک قسم کے فساد و شر سے پاک کرتا ہے اور حقوق

www.aaiil.org

خبرین

لنڈن ۲۲ر مارچ ۔ ۱۰ مارچ کے بحری معرکہ پورٹ آرتھر کے متعلق ٹائمز کا نامہ نگار جو جاپانی بیڑہ کے ہمراہ ہے اطلاع دیتا ہے کہ گورکیسوں کے تار پیڈو شکن تعداد میں زیادہ تھے ان کو اس لئے زک ملی کہ جاپانی تار پیڈو شکن ہمارے ونپر ایک تو تین زیادہ وزن کے گولے چلاتے والی تھیں۔ اور دوسرے اس لئے کہ جاپانی ان سے بہتر نشانہ لگاتے ہیں۔ جاپانی جہاز پر چھ پونڈ کا گولہ چلانے والی دو توپیں تھیں چار چھوٹی کروزر صنف بندر چیفو میں جو پورٹ آرتھر کے مقابل ہے ۔ چوبیس ہیں خیال ہے کہ برف کے پگھلنے پر وہ بندرہ جنگ کو جائیں گے شاید اس لئے کہ وہاں کسی فریق کو جنگ کا تہیہ نہ کرنے دیں ۔

ینگ ینگ کے علاوہ دو مقام انجو میں بھی جاپانی پیدل سپاہ رسد تو پخانہ موجود ہے اور چند دنوں سے ان دونوں مقامات کے درمیان جاپانی افواج اور سامان رسد متواتر آجاتا دیکھا جا رہا ہے۔ ٹائمز کو اس کا نامہ نگار سینٹ پیٹرزبرگ سے لکھتا ہے کہ جنوبی روس کے فوجی مرکز کیف کا سابق گورنر جنرل جنرل ٹراگومیروف بذریعہ تار مشورہ کے لئے سینٹ پیٹرز برگ بلایا گیا ۔ کیونکہ فوجی معاملات میں اس کی رائے سند سمجھی جاتی ہے اس نے یہ رائے دی کہ پورٹ آرتھر کو خالی کر دینا چاہیے مہتابہ بڑی غلطی ہوئی ہے کہ وہاں ۱۵ فوج اور اس کی حفاظت کا انتظام کیا گیا ہے مگر اس رائے کو کسی نے پسند نہ کیا ۔

فرنچ اخبارات لکھ رہے ہیں کہ یورپ کو روس کی دلاوری اور ایثار کی قدر کرنی چاہیے کہ وہ زرد اقوام یعنی چینی و جاپانی قوموں کے سیلاب کو روکنے کے لئے جس کشکل گروہ رنگ کی اقوام کو خطرہ ہے تن تنہا میدان میں نکلا ہے حالانکہ اس خطرہ کا تدارک کرنا کل یورپ پر لازم تھا ۔

جاپا نیوز کا بیان ہے کہ وہ کسی اجنبی نامہ نگار کو اپنی فوجی و بحری نقل و حرکت سے آگاہ ہونے یا ان کا راز فاش نہ کرنے دیں گے ۔

خبر ہے کہ جاپانی بیڑہ نے ۲۲ر مارچ کی صبح کو پورٹ آرتھر پر گولہ باری کی جنرل کروپاٹکن آج ۲۲ر مارچ کی صبح کو مشرقی سائبیریا کے صدر مقام ارکٹسک سے آگے کو روانہ ہوا ۔ وہاں گیارہ روسی سپاہی غارتگری اور زنا بالجبر کے جرم میں قتل کئے گئے روسی کروزر وراگ اور تین تار پیڈو دشکن اچ بجو قلزم میں تھے

شمالی افریقہ کے فرنچ بندرگاہ بزرت میں پہونچ گئے ہیں ؛

پورٹ آرتھر میں رسد دن بدن قلیل اور اجناس گران ہوتی جاتی ہے اور روہان کی روسی سپاہ تقریباً سراسیمہ ہو رہی ہے جاپانیوں کے محکمہ کنٹر سپیڈ (رسد رسانی) اور ٹرانسپورٹ (بار برداری) کا انتظام نہایت قابل تعریف ہے ہر پیدل کمپنی کے ہمراہ سو اڈوفیٹ بلند اور ڈیڑھ انچ محیط کا ایک ڈھول نما چولہ ہے جس پر اتنی بڑی دیگ رکھی جاتی ہے جس میں ایک دفعہ ایک سو آدمیوں کے لئے چاول پک جاتے ہیں

روسی حب الوطنی ۔ روسی شہزادہ اسکندر نے ڈیڑھ لاکھ پونڈ تیاری جنگ کے فنڈ میں چندہ دیکر زار کو تحریک کی کہ دشت قطاق کے سخت جان اور آزاد نژاد سپاہیوں یعنی کوزیٹ اور قفاق قبائل کی بے مثالیہ سپاہ جنگ کے لئے مرتب کی جائے پندرہ سو جوانوں کا خرچ تا اختتام محاربہ میں اپنے ذمہ لیتا ہوں زار نے اس تجویز کو منظور کر لیا ہے

طاعون کے قسطنطنیہ اور جو ہانسبرگ (واقع ٹرانسوال) میں بھی چند کیس ہوئے ہیں ؛

لارڈ کرزن کے ہاں ۲۱ر مارچ کو پھر لڑکی پیدا ہوئی پہلا اور لڑکی پھر یہ ہیں لارڈ کرزن کے اب تک کوئی لڑکا نہیں ہوا ۔ لارڈ کرزن رخصت سو غالباً آخر اکتوبر تک واپس ہندوستان آئینگے

ہم تبت کو تبتیوں کے ہاتھ سے اب تک تو کوئی نقصان نہیں پہنچا مگر قدرتی سامان اس کی کسر نکال رہے ہیں بار برداری کے لئے جا رہزار پہاڑی گائیں بہم پہونچائی گئی تھیں ۳۴ سو مر چکی ہیں اور باقی ۶ سو بھی بھوک سے دیکی دنکان سے جستہ حال ہیں ۲۰ مدح کو ایک ٹیلہ کے گرنے سے ۲۳ پاڈونیر پلٹن کے تین سپاہی ہلاک اور ایک صوبیدار دو سپاہی زخمی ہوئے ۔

دریا ایراودی میں رنگون سے منڈالے کو جاتے ہوئے ایک سٹیمر کے جل اٹھنے سے چار پانچ سو برہمی مسافر ہلاک یا غرق ہو گئے ۔

گورنمنٹ ہند مصارف ریلوے وغیرہ کے لئے تین کروڑ روپیہ قرض لینے والی ہے

خوفناک بغاوت ۔ ان پولیٹیکی یہودیوں کو جو مانچوریا و سائبیریا میں تین مفرور قیدیوں کو ملکر ایک دستہ روسی کے برخلاف مرتب کیا ہے سر غنہ ۵ ہزار چینی ڈاکو اور دیگر اقوام کے جانباز اور زندگی سے بیزار اشخاص فراہم کرنے کی کوشش میں ہے

روسی پیشقدمی روسی جرنیل نکلو چیکو ۵ ہزار کا سک لیکر ینگ ینگ کے قریب مورچہ زن ہو گیا ہے دوسرا روسی جرنیل لنی وچ پیدل سپاہ لئے ہوئے اس کے پیچھے آرہا ہے ؛

فساد بلقان ۔ ۲۱ر مارچ کو پانچ سو بلغاری مفسد دس دس آدمیوں کی ٹولیوں میں منقسم ہو کر ریاست بلگیریا سے ترکی ظلم دمین داخل ہو گئے ہیں اور البانیا کے مقامات مناستر و سکتر و منسٹرا کو جا رہے ہیں جن کو وہ مرکز بغاوت بنانا چاہتے ہیں اگر یہ خبر صحیح ہے تو سمجھو کہ بلگیریا کا جام عمر لبریز ہو چکا ہے ۔

روس کی خود غرضی ۔ امریکا اور سپین میں جو جنگ ہوئی تھی اس میں کوئلہ بھی ناجائز سامان میں سمجھا گیا تھا لیکن روس نے اسے مناسب سمجھا اور یہ کہکر کہ کوئلہ جنگی کام کے لئے ہی نہیں بلکہ امن کے کاموں اور کارخانوں کے لئے بھی اس کی ضرورت پڑتی ہے اس نے ناجائز سامان سے الگ رکھوایا تھا یعنی کوئلہ والے جہاز ہرگز سمندر میں نہ روکے جائیں گے روس کے اس خیال کی لنڈن میں بڑی قدر کی گئی تھی لیکن اب جبکہ اسے اپنی پڑی ہے تو کوئلہ کو بھی ناجائز سامان میں داخل کر دیا ہے ہر ٹرتش گورنمنٹ اس کی نسبت استفسار کر رہی ہے لیکن جاپان نے کوئلہ کی منطقی کو منع نہیں کہا ہے یعنی اسی صورت میں قابل ضبط ہو گا جبکہ دشمن کی امداد کے لئے جاتا ہوا ثابت ہو

لاہوری دنگل کا معاملہ صاف ہو گیا ہے امرتسر جب کہ کیکر سنگھ اور کلو کی کشتی کی نسبت عجیب عجیب چہ میگوئیاں ہو رہی تھیں صاحب ڈپٹی کمشنر لاہور نے ایک فیصلہ نامہ طبق ان الفاظ میں لکھ دیا ہے ۔

کلو اور کیکر سنگھ مین ۱۴ ماہ حال کو سرائے شاہدرہ مین میرے سامنے کشتی ہوئی ۔ مجھے منصف بنایا گیا تھا اور مین کشتی کو بغور دیکھتا رہا تھا جہان میری نظر نے مجھے کام دیا میری رائے مین کوئی پہلوان کسی ایسے امر کا مرتکب نہ ہوا جسے کشتی کے آداب کے خلاف سمجھ سکین کشتی اصول کے مطابق ہوئی اور تقریباً ۲۰ منٹ تک ہی اس عرصہ کے گزرنے پر کیکر سنگھ کشتی سے دست بردار ہو گیا اور ہار مان لی ۔ ایک پکڑ مین اس کا بایان ہاتھ تیسری انگلی اور دونوں چھوٹی انگلیون کے درمیان سوزنی ہو گیا جب اس نے کلو کو نیچے گرایا تھا تو جانگیہ کو پکڑ کر اسے اٹھانیکی کوشش کی اس وقت اس کا ہاتھ پھسل گیا اور جانگیہ کے کپڑے کے کنارے سے چر گیا یہ بیان بالکل غلط ہے کہ جانگیہ کے حاشیے مین آہنی تار تھا کیکر سنگھ کے ہاتھ مین تو قوی مینگ سے بقدر زیادہ نکلا مگر یہ ظلم ایسا نہ تھا کہ کیکر سنگھ کو کشتی جاری رکھنے سے معذور کر دیتا اگر وہ چاہتا تو وقفہ کو جاری رکھ سکتا تھا لیکن اعلیٰ دست بردار ہو جانیکو ترجیح دی بنا بریں کلو فاتح قرار دیا گیا اور میرے خیال مین بھی دونون مین سے زیادہ طاقت ور اور ماہر بھی تھا ؛

ایک مغالطہ سے نجات اکثر احباب اور بیرونجات کے آمدہ خطوط سے معلوم ہوا کہ مکرمی احمدی احباب

www.aaiil.org

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہے اور جس کے دریافت ہو جانے سے یسوعی معجزات کی کل ہر ایک مذہب و ملت حتیٰ کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی گئی اور بکمال درجہ سہولت بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اسکا بمعلل و مکمل طریق استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے جو ہر ایک انسان درج ہیں اپنے مشفق کریم انسان سخت بیمار کو اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور اسکی ضبط کرنیکی عادۃ بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنے والوں نے مبالغہ کے ہیں کہ آسمان اور زمین قبضہ میں ملا دیئے ہیں اور اسکی مشاق کو گویا خدائی کی کل چلانیکا اقرار دیدیا ہے تاہم لیکن ہماری نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیاتی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے جیسے خدا کا ارادہ ہو ہر ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر سفید یا مضر کرتا ہے ویسے ہی اسی کا ارادہ یا اذن سے انسان اس سوفسلہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ دوم و اول۔ بجواب کلمہ فصل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی اس کا اور دیگر معتبر صحیفین کے اقتراسون کی جواب اس میں دلائل گئی ہیں ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور سلسلہ جہاد۔ اور خروج دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دیے گئے ہیں قیمت ہر حصہ

سر مکتوم یہ سوصفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ثابت کیا ہے اور نساہم حدیث کلم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ ہونیکا ذکر انجیل میں ہے خود اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵

رویائے صالحہ حسین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ طیار کرنیکا اور حضرۃ مسیح موعود علیہ کا ثبوت صحف سابقہ ہے قیمت ۲

تجلیات احمدی ۳۲ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱

قول صحیح پنجابی کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب ساکن لاہور کی نظم جو کہ اپنے اردو زبان میں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ۱ (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک نظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کو ساتھ تصنیف فرما کر بغرض اصلاح حضرۃ مسیح آخر زمان علم اللہ مولانا مولوی نورالدین صاحب کو لکھ کر اصف سے زیادہ ستائی حضرۃ مسیح الزمان نے وقتاً فوقتاً اس کی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے ہیں نہایت عمدہ بفیرتین زبان ہے قرآن کی نگاہ خوب بیان کو کھول دلوں پر تدبر کرنیوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اللہ مولانا مولوی نورالدین علیہا السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل باری سے چھپکر طیار ہو چکی ہے تحریر ان البدر کو پارہ ۳۰ کی تفسیر محض منت۔ کے انگلش آنے پر بطور نمونہ رسالہ کی جاتی ہے۔ بلا جلد ہے مجلد ۱۰ پارہ الگ کی قیمت ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰ ۱۱ ۱۲ ۱۳ ۱۴ ۱۵ ۱۶ ۱۷ ۱۸ ۱۹ ۲۰ ۲۱ ۲۲ ۲۳ ۲۴ ۲۵ ۲۶ ۲۷ ۲۸ ۲۹ ۳۰ ۳۱ ۳۲ ۳۳ ۳۴ ۳۵ ۳۶ ۳۷ ۳۸ ۳۹ ۴۰ ۴۱ ۴۲ ۴۳ ۴۴ ۴۵ ۴۶ ۴۷ ۴۸ ۴۹ ۵۰ ۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ ۵۶ ۵۷ ۵۸ ۵۹ ۶۰ ۶۱ ۶۲ ۶۳ ۶۴ ۶۵ ۶۶ ۶۷ ۶۸ ۶۹ ۷۰ ۷۱ ۷۲ ۷۳ ۷۴ ۷۵ ۷۶ ۷۷ ۷۸ ۷۹ ۸۰ ۸۱ ۸۲ ۸۳ ۸۴ ۸۵ ۸۶ ۸۷ ۸۸ ۸۹ ۹۰ ۹۱ ۹۲ ۹۳ ۹۴ ۹۵ ۹۶ ۹۷ ۹۸ ۹۹ ۱۰۰ ۱۰۱ ۱۰۲ ۱۰۳ ۱۰۴ ۱۰۵ ۱۰۶ ۱۰۷ ۱۰۸ ۱۰۹ ۱۱۰ ۱۱۱ ۱۱۲ ۱۱۳ ۱۱۴ ۱۱۵ ۱۱۶ ۱۱۷ ۱۱۸ ۱۱۹ ۱۲۰ ۱۲۱ ۱۲۲ ۱۲۳ ۱۲۴ ۱۲۵ ۱۲۶ ۱۲۷ ۱۲۸ ۱۲۹ ۱۳۰ ۱۳۱ ۱۳۲ ۱۳۳ ۱۳۴ ۱۳۵ ۱۳۶ ۱۳۷ ۱۳۸ ۱۳۹ ۱۴۰ ۱۴۱ ۱۴۲ ۱۴۳ ۱۴۴ ۱۴۵ ۱۴۶ ۱۴۷ ۱۴۸ ۱۴۹ ۱۵۰ ۱۵۱ ۱۵۲ ۱۵۳ ۱۵۴ ۱۵۵ ۱۵۶ ۱۵۷ ۱۵۸ ۱۵۹ ۱۶۰ ۱۶۱ ۱۶۲ ۱۶۳ ۱۶۴ ۱۶۵ ۱۶۶ ۱۶۷ ۱۶۸ ۱۶۹ ۱۷۰ ۱۷۱ ۱۷۲ ۱۷۳ ۱۷۴ ۱۷۵ ۱۷۶ ۱۷۷ ۱۷۸ ۱۷۹ ۱۸۰ ۱۸۱ ۱۸۲ ۱۸۳ ۱۸۴ ۱۸۵ ۱۸۶ ۱۸۷ ۱۸۸ ۱۸۹ ۱۹۰ ۱۹۱ ۱۹۲ ۱۹۳ ۱۹۴ ۱۹۵ ۱۹۶ ۱۹۷ ۱۹۸ ۱۹۹ ۲۰۰ ۲۰۱ ۲۰۲ ۲۰۳ ۲۰۴ ۲۰۵ ۲۰۶ ۲۰۷ ۲۰۸ ۲۰۹ ۲۱۰ ۲۱۱ ۲۱۲ ۲۱۳ ۲۱۴ ۲۱۵ ۲۱۶ ۲۱۷ ۲۱۸ ۲۱۹ ۲۲۰ ۲۲۱ ۲۲۲ ۲۲۳ ۲۲۴ ۲۲۵ ۲۲۶ ۲۲۷ ۲۲۸ ۲۲۹ ۲۳۰ ۲۳۱ ۲۳۲ ۲۳۳ ۲۳۴ ۲۳۵ ۲۳۶ ۲۳۷ ۲۳۸ ۲۳۹ ۲۴۰ ۲۴۱ ۲۴۲ ۲۴۳ ۲۴۴ ۲۴۵ ۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹ ۲۵۰ ۲۵۱ ۲۵۲ ۲۵۳ ۲۵۴ ۲۵۵ ۲۵۶ ۲۵۷ ۲۵۸ ۲۵۹ ۲۶۰ ۲۶۱ ۲۶۲ ۲۶۳ ۲۶۴ ۲۶۵ ۲۶۶ ۲۶۷ ۲۶۸ ۲۶۹ ۲۷۰ ۲۷۱ ۲۷۲ ۲۷۳ ۲۷۴ ۲۷۵ ۲۷۶ ۲۷۷ ۲۷۸ ۲۷۹ ۲۸۰ ۲۸۱ ۲۸۲ ۲۸۳ ۲۸۴ ۲۸۵ ۲۸۶ ۲۸۷ ۲۸۸ ۲۸۹ ۲۹۰ ۲۹۱ ۲۹۲ ۲۹۳ ۲۹۴ ۲۹۵ ۲۹۶ ۲۹۷ ۲۹۸ ۲۹۹ ۳۰۰ ۳۰۱ ۳۰۲ ۳۰۳ ۳۰۴ ۳۰۵ ۳۰۶ ۳۰۷ ۳۰۸ ۳۰۹ ۳۱۰ ۳۱۱ ۳۱۲ ۳۱۳ ۳۱۴ ۳۱۵ ۳۱۶ ۳۱۷ ۳۱۸ ۳۱۹ ۳۲۰ ۳۲۱ ۳۲۲ ۳۲۳ ۳۲۴ ۳۲۵ ۳۲۶ ۳۲۷ ۳۲۸ ۳۲۹ ۳۳۰ ۳۳۱ ۳۳۲ ۳۳۳ ۳۳۴ ۳۳۵ ۳۳۶ ۳۳۷ ۳۳۸ ۳۳۹ ۳۴۰ ۳۴۱ ۳۴۲ ۳۴۳ ۳۴۴ ۳۴۵ ۳۴۶ ۳۴۷ ۳۴۸ ۳۴۹ ۳۵۰ ۳۵۱ ۳۵۲ ۳۵۳ ۳۵۴ ۳۵۵ ۳۵۶ ۳۵۷ ۳۵۸ ۳۵۹ ۳۶۰ ۳۶۱ ۳۶۲ ۳۶۳ ۳۶۴ ۳۶۵ ۳۶۶ ۳۶۷ ۳۶۸ ۳۶۹ ۳۷۰ ۳۷۱ ۳۷۲ ۳۷۳ ۳۷۴ ۳۷۵ ۳۷۶ ۳۷۷ ۳۷۸ ۳۷۹ ۳۸۰ ۳۸۱ ۳۸۲ ۳۸۳ ۳۸۴ ۳۸۵ ۳۸۶ ۳۸۷ ۳۸۸ ۳۸۹ ۳۹۰ ۳۹۱ ۳۹۲ ۳۹۳ ۳۹۴ ۳۹۵ ۳۹۶ ۳۹۷ ۳۹۸ ۳۹۹ ۴۰۰ ۴۰۱ ۴۰۲ ۴۰۳ ۴۰۴ ۴۰۵ ۴۰۶ ۴۰۷ ۴۰۸ ۴۰۹ ۴۱۰ ۴۱۱ ۴۱۲ ۴۱۳ ۴۱۴ ۴۱۵ ۴۱۶ ۴۱۷ ۴۱۸ ۴۱۹ ۴۲۰ ۴۲۱ ۴۲۲ ۴۲۳ ۴۲۴ ۴۲۵ ۴۲۶ ۴۲۷ ۴۲۸ ۴۲۹ ۴۳۰ ۴۳۱ ۴۳۲ ۴۳۳ ۴۳۴ ۴۳۵ ۴۳۶ ۴۳۷ ۴۳۸ ۴۳۹ ۴۴۰ ۴۴۱ ۴۴۲ ۴۴۳ ۴۴۴ ۴۴۵ ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۸ ۴۴۹ ۴۵۰ ۴۵۱ ۴۵۲ ۴۵۳ ۴۵۴ ۴۵۵ ۴۵۶ ۴۵۷ ۴۵۸ ۴۵۹ ۴۶۰ ۴۶۱ ۴۶۲ ۴۶۳ ۴۶۴ ۴۶۵ ۴۶۶ ۴۶۷ ۴۶۸ ۴۶۹ ۴۷۰ ۴۷۱ ۴۷۲ ۴۷۳ ۴۷۴ ۴۷۵ ۴۷۶ ۴۷۷ ۴۷۸ ۴۷۹ ۴۸۰ ۴۸۱ ۴۸۲ ۴۸۳ ۴۸۴ ۴۸۵ ۴۸۶ ۴۸۷ ۴۸۸ ۴۸۹ ۴۹۰ ۴۹۱ ۴۹۲ ۴۹۳ ۴۹۴ ۴۹۵ ۴۹۶ ۴۹۷ ۴۹۸ ۴۹۹ ۵۰۰ ۵۰۱ ۵۰۲ ۵۰۳ ۵۰۴ ۵۰۵ ۵۰۶ ۵۰۷ ۵۰۸ ۵۰۹ ۵۱۰ ۵۱۱ ۵۱۲ ۵۱۳ ۵۱۴ ۵۱۵ ۵۱۶ ۵۱۷ ۵۱۸ ۵۱۹ ۵۲۰ ۵۲۱ ۵۲۲ ۵۲۳ ۵۲۴ ۵۲۵ ۵۲۶ ۵۲۷ ۵۲۸ ۵۲۹ ۵۳۰ ۵۳۱ ۵۳۲ ۵۳۳ ۵۳۴ ۵۳۵ ۵۳۶ ۵۳۷ ۵۳۸ ۵۳۹ ۵۴۰ ۵۴۱ ۵۴۲ ۵۴۳ ۵۴۴ ۵۴۵ ۵۴۶ ۵۴۷ ۵۴۸ ۵۴۹ ۵۵۰ ۵۵۱ ۵۵۲ ۵۵۳ ۵۵۴ ۵۵۵ ۵۵۶ ۵۵۷ ۵۵۸ ۵۵۹ ۵۶۰ ۵۶۱ ۵۶۲ ۵۶۳ ۵۶۴ ۵۶۵ ۵۶۶ ۵۶۷ ۵۶۸ ۵۶۹ ۵۷۰ ۵۷۱ ۵۷۲ ۵۷۳ ۵۷۴ ۵۷۵ ۵۷۶ ۵۷۷ ۵۷۸ ۵۷۹ ۵۸۰ ۵۸۱ ۵۸۲ ۵۸۳ ۵۸۴ ۵۸۵ ۵۸۶ ۵۸۷ ۵۸۸ ۵۸۹ ۵۹۰ ۵۹۱ ۵۹۲ ۵۹۳ ۵۹۴ ۵۹۵ ۵۹۶ ۵۹۷ ۵۹۸ ۵۹۹ ۶۰۰ ۶۰۱ ۶۰۲ ۶۰۳ ۶۰۴ ۶۰۵ ۶۰۶ ۶۰۷ ۶۰۸ ۶۰۹ ۶۱۰ ۶۱۱ ۶۱۲ ۶۱۳ ۶۱۴ ۶۱۵ ۶۱۶ ۶۱۷ ۶۱۸ ۶۱۹ ۶۲۰ ۶۲۱ ۶۲۲ ۶۲۳ ۶۲۴ ۶۲۵ ۶۲۶ ۶۲۷ ۶۲۸ ۶۲۹ ۶۳۰ ۶۳۱ ۶۳۲ ۶۳۳ ۶۳۴ ۶۳۵ ۶۳۶ ۶۳۷ ۶۳۸ ۶۳۹ ۶۴۰ ۶۴۱ ۶۴۲ ۶۴۳ ۶۴۴ ۶۴۵ ۶۴۶ ۶۴۷ ۶۴۸ ۶۴۹ ۶۵۰ ۶۵۱ ۶۵۲ ۶۵۳ ۶۵۴ ۶۵۵ ۶۵۶ ۶۵۷ ۶۵۸ ۶۵۹ ۶۶۰ ۶۶۱ ۶۶۲ ۶۶۳ ۶۶۴ ۶۶۵ ۶۶۶ ۶۶۷ ۶۶۸ ۶۶۹ ۶۷۰ ۶۷۱ ۶۷۲ ۶۷۳ ۶۷۴ ۶۷۵ ۶۷۶ ۶۷۷ ۶۷۸ ۶۷۹ ۶۸۰ ۶۸۱ ۶۸۲ ۶۸۳ ۶۸۴ ۶۸۵ ۶۸۶ ۶۸۷ ۶۸۸ ۶۸۹ ۶۹۰ ۶۹۱ ۶۹۲ ۶۹۳ ۶۹۴ ۶۹۵ ۶۹۶ ۶۹۷ ۶۹۸ ۶۹۹ ۷۰۰ ۷۰۱ ۷۰۲ ۷۰۳ ۷۰۴ ۷۰۵ ۷۰۶ ۷۰۷ ۷۰۸ ۷۰۹ ۷۱۰ ۷۱۱ ۷۱۲ ۷۱۳ ۷۱۴ ۷۱۵ ۷۱۶ ۷۱۷ ۷۱۸ ۷۱۹ ۷۲۰ ۷۲۱ ۷۲۲ ۷۲۳ ۷۲۴ ۷۲۵ ۷۲۶ ۷۲۷ ۷۲۸ ۷۲۹ ۷۳۰ ۷۳۱ ۷۳۲ ۷۳۳ ۷۳۴ ۷۳۵ ۷۳۶ ۷۳۷ ۷۳۸ ۷۳۹ ۷۴۰ ۷۴۱ ۷۴۲ ۷۴۳ ۷۴۴ ۷۴۵ ۷۴۶ ۷۴۷ ۷۴۸ ۷۴۹ ۷۵۰ ۷۵۱ ۷۵۲ ۷۵۳ ۷۵۴ ۷۵۵ ۷۵۶ ۷۵۷ ۷۵۸ ۷۵۹ ۷۶۰ ۷۶۱ ۷۶۲ ۷۶۳ ۷۶۴ ۷۶۵ ۷۶۶ ۷۶۷ ۷۶۸ ۷۶۹ ۷۷۰ ۷۷۱ ۷۷۲ ۷۷۳ ۷۷۴ ۷۷۵ ۷۷۶ ۷۷۷ ۷۷۸ ۷۷۹ ۷۸۰ ۷۸۱ ۷۸۲ ۷۸۳ ۷۸۴ ۷۸۵ ۷۸۶ ۷۸۷ ۷۸۸ ۷۸۹ ۷۹۰ ۷۹۱ ۷۹۲ ۷۹۳ ۷۹۴ ۷۹۵ ۷۹۶ ۷۹۷ ۷۹۸ ۷۹۹ ۸۰۰ ۸۰۱ ۸۰۲ ۸۰۳ ۸۰۴ ۸۰۵ ۸۰۶ ۸۰۷ ۸۰۸ ۸۰۹ ۸۱۰ ۸۱۱ ۸۱۲ ۸۱۳ ۸۱۴ ۸۱۵ ۸۱۶ ۸۱۷ ۸۱۸ ۸۱۹ ۸۲۰ ۸۲۱ ۸۲۲ ۸۲۳ ۸۲۴ ۸۲۵ ۸۲۶ ۸۲۷ ۸۲۸ ۸۲۹ ۸۳۰ ۸۳۱ ۸۳۲ ۸۳۳ ۸۳۴ ۸۳۵ ۸۳۶ ۸۳۷ ۸۳۸ ۸۳۹ ۸۴۰ ۸۴۱ ۸۴۲ ۸۴۳ ۸۴۴ ۸۴۵ ۸۴۶ ۸۴۷ ۸۴۸ ۸۴۹ ۸۵۰ ۸۵۱ ۸۵۲ ۸۵۳ ۸۵۴ ۸۵۵ ۸۵۶ ۸۵۷ ۸۵۸ ۸۵۹ ۸۶۰ ۸۶۱ ۸۶۲ ۸۶۳ ۸۶۴ ۸۶۵ ۸۶۶ ۸۶۷ ۸۶۸ ۸۶۹ ۸۷۰ ۸۷۱ ۸۷۲ ۸۷۳ ۸۷۴ ۸۷۵ ۸۷۶ ۸۷۷ ۸۷۸ ۸۷۹ ۸۸۰ ۸۸۱ ۸۸۲ ۸۸۳ ۸۸۴ ۸۸۵ ۸۸۶ ۸۸۷ ۸۸۸ ۸۸۹ ۸۹۰ ۸۹۱ ۸۹۲ ۸۹۳ ۸۹۴ ۸۹۵ ۸۹۶ ۸۹۷ ۸۹۸ ۸۹۹ ۹۰۰ ۹۰۱ ۹۰۲ ۹۰۳ ۹۰۴ ۹۰۵ ۹۰۶ ۹۰۷ ۹۰۸ ۹۰۹ ۹۱۰ ۹۱۱ ۹۱۲ ۹۱۳ ۹۱۴ ۹۱۵ ۹۱۶ ۹۱۷ ۹۱۸ ۹۱۹ ۹۲۰ ۹۲۱ ۹۲۲ ۹۲۳ ۹۲۴ ۹۲۵ ۹۲۶ ۹۲۷ ۹۲۸ ۹۲۹ ۹۳۰ ۹۳۱ ۹۳۲ ۹۳۳ ۹۳۴ ۹۳۵ ۹۳۶ ۹۳۷ ۹۳۸ ۹۳۹ ۹۴۰ ۹۴۱ ۹۴۲ ۹۴۳ ۹۴۴ ۹۴۵ ۹۴۶ ۹۴۷ ۹۴۸ ۹۴۹ ۹۵۰ ۹۵۱ ۹۵۲ ۹۵۳ ۹۵۴ ۹۵۵ ۹۵۶ ۹۵۷ ۹۵۸ ۹۵۹ ۹۶۰ ۹۶۱ ۹۶۲ ۹۶۳ ۹۶۴ ۹۶۵ ۹۶۶ ۹۶۷ ۹۶۸ ۹۶۹ ۹۷۰ ۹۷۱ ۹۷۲ ۹۷۳ ۹۷۴ ۹۷۵ ۹۷۶ ۹۷۷ ۹۷۸ ۹۷۹ ۹۸۰ ۹۸۱ ۹۸۲ ۹۸۳ ۹۸۴ ۹۸۵ ۹۸۶ ۹۸۷ ۹۸۸ ۹۸۹ ۹۹۰ ۹۹۱ ۹۹۲ ۹۹۳ ۹۹۴ ۹۹۵ ۹۹۶ ۹۹۷ ۹۹۸ ۹۹۹ ۱۰۰۰

پنسلین کے سٹ ناظرین ہمارے یہاں پنسلکاری کوفت گری کا کام کرتا ہے سٹ بہت عمدہ بنا ہوا ہے تین جن کو اوپر نام سنہری و چاندی اور سرمل بنا ہوا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھا سکتا ہے ہر ایک کارڈ کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اور یہ تحریر بھی ایک دفعہ کافی ہیں نمبر ۱ بٹن سٹ نام بھی سنہری اور کام بھی سنہری قیمت ۱ نمبر ۲ - بٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندی قیمت ۱ نمبر ۳ - بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۱ نمبر ۴ انگشتری سیل بنوانا چاندی قیمت ۱ نمبر ۵ خط کے آنے پر بذریعہ وی پی ارسال ہو سکتا ہے پتہ ایس جی۔ ایم کمپنی گوجرانوالہ پنجاب۔

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا دوائی لونگ دانگریزی و مصری چکنہ دنگی ہر قسم روغن و سوہی ہر قسم زہر کے بنیان و جراب ہر طرح کی دیسی دانگریزی سوتی و اونی کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار ہر کی گیس یعنی بتی کمر بند سوداران و سیاہ یا جامہ ہر طرح کی جو تو خورد و کلان سادہ و کامدار اور بوٹ و گرگابی اور قسم قسم کی سنہری دیسی انگریزی اور پنجابی و لودیانہ بند و ستانی وغیرہ وغیرہ ہر زن مرد آبادی گلو بند ہر قسم کے خورد و کلان شانہ دانہ اور زنانہ لکڑی کی اور سینگ کے ہر قسم قفل ہنی و پنسل کے ہر قسم خورد و کلان قولیہ ہر قسم کے۔ دری ہر قسم کی قمیضی دیسی و دلایتی ہر قسم کی چاقو دیسی و دلایتی ہر قسم کے قیمت کا حال مشتہر سے دریافت کرو۔

المشتہر حافظ اولاد احمد احمدی اینڈ کو تاجنا بیٹھ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

عاقبۃ المکذبین لودیانوی مخالف مولویان کا انجام جو ہوا اس کا بیان بیعت کے دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیاۃ پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ۱

اسلام اور اسکا بانی یعنی خاص کا رسائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیرو آف ایڈورہیر مونٹ پنچ کے ایک انگریزی لیکچر کا ترجمہ منشی عبدالعزیز خان صاحب صادق قیمت ۳

صیانۃ الناس مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب بنجاب فاضل مروہی قیمت ۱

الہامی دعا رب کل شیئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۰

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات ۰

نظم برائے مستورات بطریق کامن مصنفہ " " " "

روشنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبدالکریم مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ارفی تولہ اوسط قسم ۱ تولہ ۰

سر الشہادتین اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کی قبل شہادت کا واقعہ دعن آج سے تیرہ سو سال پہلی قرآن شریف میں موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود علیہ السلام کے وقتیں پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مفید رہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ بدیع الزمان

الفرقان شاہ جہانپور سے ایک رسالہ بنام البرہان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں نکلتا ہے اس کا جواب حضرۃ مرزا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل مروہی نے الفرقان میں دیا ہے جو کہ تحقیق اور معارف کا عمدہ تحفہ ہے ۲۶×۲۰/۴ کی تختی پر بہت عمدہ طبع ہوا ہے قیمت صرف ۱

دفتر البدر سے ملسکتا ہے

عکسی تصویر حضرۃ اقدس ۱۴۔ کارڈ سائز پر ۱۰ کیبنٹ سائز پر ۱۰ نصف درجن کی خریدار کو ۱۰ ۱۰

نوٹ مذکورہ بالا اشتہار کی حوالہ رقم درخواستیں بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں

ضوابط اخبار البدر

(جن کو خریداری سے پیشتر ملاحظہ کر لینا چاہئے)

(۱) **اخبار** کا منصفہ ہیں جسمیں ۱۶ کالم ہیں شامل ہے۔ دو فائد صفحہ صرف اشتہارات کیلئے ہوا کرتا ہے بعض اشتہار خریدار کی سہولت کے لحاظ سے دو صفحہ پر بھی دیدیئے جاتے ہیں لیکن وہ آئندہ نمبر بالمبرون میں درج کر لئے جاتے ہیں۔

(۲) **مضامین** البدر کا خاص اور قدیم مضمون حضرۃ امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات حتی الوسع ایک ہفتہ کے فاصلے سے پہونچا تا ہے بصورتہ نہ ہونے تقریروں وغیرہ کے آپ کی تصنیفات میں سے عمدہ مضامین تبلیغ علمآ مدار ایزار و معرفت کے لیے یا دہانی کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہیں اس کے بعد درس قرآن سوالحاق اور جماعت احمدیہ کی خبریں اور دوسرے اخلاقی مضامین تردید مذاہب باطلہ اور خود البدر کی اشاعت کے متعلق تحریکات اور مراسلات وغیرہ۔

(۳) **اوقات اشاعت** اخبار کی اشاعت کی تاریخیں اگرچہ ہر ماہ کی یکم ۱۰-۲۰-۲۴-۲۸ ہیں اور حتی الوسع بڑی دیانت داری سے کوشش کی جاویگی کہ وقت پر اشاعت ہو مگر تاہم ہر وقت اشاعت کی ذمہ داری کسی تہمد کے ساتھ کار خانہ پر ذمہ نہیں لیتا۔

(۴) **خط و کتابت** کا رخانہ متعلق خط و کتابت خواہ کسی قسم کی ہو اپنا نمبر خریداری ضرور درج کرنا چاہئے جب تک جوابی کارڈ یا لفافہ ہمراہ نہ ہوگا کارخانہ جواب دینے کا ذمہ دار نہیں۔

(۵) **عدم سپرد اخبار** اگر ایک ہی مقام یا اس کے گرد و نواح میں اخبار پہونچ گیا ہو اور آپکو نہ ملا تو نا پہونچ رسید سے ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ میں اطلاع دینی چاہئے ورنہ ممکن ہے کہ وہ نمبر نہ مل سکے۔

(۶) **تبدیل پتہ** تبدیلی کے وقت چند دن پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہاں پتا بدلنا ہو ورنہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گیا اور آپکو نہ ملا تو ہم ذمہ دار نہیں۔

(۷) **چندہ سالانہ** پیشگی اگر بالقطہ ارخود ارسال کیا جاوے تو پیشگی بذریعہ وی پی جس میں ایک کتاب قیمتاً اور محصول ڈاک مالکان یعنی ہندوستان کا یا ہر ہے جو خریدار ایکدہ ماہ بعد وی ایل قیمت

الانوار الاسلام پریس قادیان دارالامان میں محمد افضل معراجدین صاحب پرو پرائٹر ان کے اہتمام سے چھپا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دے گا | نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

چوروں کا ہے چاند یہ اندھیرا
نور ہے یہ غلام احمد کا

ان اللہ قد صرح لکم وقت مسیحہ وما ترکون ماذا

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

دگر آئی جہاد و قادیان بینی

دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

نمبر ۱۰ | ہر ایک ماہ کی انگریزی یکم - ۸ - ۱۶ - ۲۴ تاریخوں کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

عنقریب ہر ملک و ہر شہر میں یہ اخبار پہنچے گا اور اس کے اجراء اور قیام کا مدار قومی چندوں اور سرمایہ پر ہے اس کی بروقت اشاعت اور ترقی خریداروں کی تسہیل اور زمہ داری کو سنبھالنے پر موقوف ہے ۔۔۔ کاروبار کیلئے چند روز کی ذرہ ہمت و جانفشانی کی ضرورت ہے اور پھر ہمیشہ کیلئے آرام ہے ۔۔۔

بہت ضروری اطلاع

احمدی احباب کو خصوصاً اور عام پبلک کو عموماً معلوم کیا جاتا ہے کہ البدر کے متعلق ہر ایک قسم کی خط و کتابت اور ترسیل زر وغیرہ مینیجر البدر کے نام ہونی چاہیے اور البدر کے متعلق اس کی عدم رسی یا اور قسم کی متعلقہ شکایت ہو تو براہ راست دفتر البدر کو اس سے مطلع کرنا چاہیے مگر دیکھا گیا ہے کہ بعض احباب کسی نہ کسی وجہ سے جب حضرت اقدس ؑ کو کوئی خط لکھتے ہیں تو اس میں ان امور کا بھی جو البدر کے متعلق ہیں حضرت اقدس ؑ سے جواب چاہتے ہیں قطع نظر اس کے کہ اس سے آپ کے اوقات گرامی کا حرج ہوتا ہے آپ کو بہت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ آپ کو اخبارون سے کسی قسم کا تعلق نہیں ہے نہ آپ کو کوئی علم خریداروں کی تعیینوں کے وصول پانے یا روانگی اخبار کے متعلق ہوتا ہے بلکہ آپ کو تو ان کے مندرجہ مضامین سے بھی کوئی تعلق نہیں ہوتا اخبار میں جو کچھ درج ہوتا ہے وہ ایڈیٹر کی ذاتی تالیف ۔ ترتیب اور رائے ہوتی ہے حضرت اقدس ؑ سے کوئی استمزاج یا استصواب ان کے متعلق نہیں کیا جاتا اور نہ آپ کے اوقات گرامی میں اتنی فرصت ہے پس آئندہ کے لئے یہ ضروری نوٹ کر لیا جاوے کہ کل خریدار ہر قسم کی خط و کتابت براہ راست دفتر البدر سے کریں اور کسی معاملہ میں حضرت اقدس ؑ کی طرف نہ لکھا جاوے ۔

رسید زر

تا ۲۶ مارچ

اس رسید زر میں صرف اصل قیمت اخبار شامل ہے خرچہ وی پی وغیرہ اس میں شامل نہیں ہے اور جن اصحاب کی قیمت ۴ سے زیادہ ہے اور ان کی میعاد چندہ آخر نمبر ۱۳ تک ہے۔

فرمان علی صاحب	۴	سید عبدالرحمان صاحب	۴
نور محمد علی شیخین ماسٹر	۴	پانڈی چری	۴
محمد امیر صاحب صابری پشتی	۴	ڈاکٹر جمال الدین صاحب راولپنڈی	۴
محمد دین صاحب سیالکوٹ	۴	ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب	۴
یعقوب خان مونہ	۴	پٹیالہ	۴
شفیق الدین صاحب ضلع کنگ	۴	منشی نواب دین صاحب لیسر	۴
کرامت صاحب دوالیال	۴	ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب راولپنڈی	۴
محمد اکبر صاحب جگانہ دارالامرد	۴	منشی عبدالغنی صاحب سیکھوانی	۴
غلام محی الدین صاحب فقرہ	۴	خانصاحب عجب خان	۴
محمد دین صاحب راولپنڈی	۴	حافظ احمداللہ صاحب	۴
عبدالرحیم صاحب راولپنڈی	۴		
چوہدری محمد سرفراز صاحب بدوملی	۴		
سکندر شاہ صاحب بیگووال	۴		
محمد دین صاحب انبالہ چھاؤنی	۴		
نظام الدین صاحب لاہری والہ	۴		

احمدی شعراء کی خدمت میں ضروری التماس

البدر میں مندرجہ ذیل تقریر دن سے معلوم ہوا ہوگا کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضؓ کی استقامت اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بار بار بطور نمونہ جماعت کے لئے پیش کرتے ہیں اور واقعی میں یہ واقعہ ایک بڑی تاریخی یادگار دینداری کی ہے اور اس قابل ہے کہ بچہ بچہ کی زبان پر اس کا تذکرہ ہو اس خیال سے میں نے احمدی برادران سے جو کہ شعر گوئی کے فن میں نزبان فارسی یا اردو پنجابی مہارت رکھتے ہیں ملتمس ہوں کہ ان میں سے ہر ایک صاحب اپنی اپنی جگہ ان واقعات شہادۃ کو منظوم فرماویں اور اپنی اپنی نظم دفتر البدر میں تا دیان ارسال کر دیویں پھر ان پر ہر ایک زبان کی نظم کا انتخاب کر کے جو نسی نظم علیحدہ علیحدہ زبان میں اپنی جگہ اکمل اور شستہ ہوگی اسے کتاب کی شکل میں چھاپا جاوے گا اور امید ہے کہ مقبولہ نظم کے مصنف کی کچھ مالی خدمت بھی کی جاوے گی ۔

(محمد افضل)

نور دین

نامی جو کتاب ترکی سلام کے جواب میں حضرۃ امام الزمان کے ایما سے حضرۃ حکیم نورالدین صاحبؓ تصنیف فرمائی ہے الحمد للہ کہ وہ اسم بامسمیٰ ثابت ہوئی ہے اکثر لوگوں کے خطوط جنہوں نے اسکو مطالعہ کیا ہے حضرۃ حکیم صاحب کی خدمت میں آئے ہیں جنمیں سے دو تین ہمنے بھی دیکھے ہیں اور معلوم ہوا ہے کہ بہت سی روحیں جو کہ اس فتنہ اور دجل سے ہلاکت کے گڑھے تک پہنچ چکی تھیں اور قریب تھا کہ اس میں گر کر اپنے آپکو تباہ اور ہلاک کر دیں محض اسم بامسمیٰ **نور دین** کے مطالعہ سے نجات پا گئیں بعض مولوی جو کہ آیہ ہمنو کے لئے بالکل آماجگاہ رجوع بہ اسلام ہو کر اور بعض اہل اسلام بہ صرف اسم بامسمیٰ **نور دین** کے ذریعہ سے حضرۃ مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا انکشاف ہوا ہے اور وہ بڑے شوق و جوش سے مرزا صاحب کو مسیح موعود تسلیم کر کے آپکی طاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھتے ہیں خدا تعالیٰ مصنف کے درجات کو بلند کرے اور ہمیں بھی اپنی پاک مذہب کی خدمت کی ایسی ہی توفیق عطا فرماوے ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ۔

ضرورت

ہم کو اپنی جماعت احمدیہ کے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو کہ پرائمری تک مطابق قوانین مدرسہ کاری اور قرآن عمدہ صحیح طریق پر ہمارے لڑکوں کو تعلیم دے سکے تنخواہ مبلغ ۱۵ روپے ماہوار اور روٹی اور پوشاک اس کو دیجاوے گی یعنی علاوہ ۱۵ نقدی و پوشاک ۔

نوٹ واضح ہو کہ یہاں پر کشمیر میں روٹی نہیں ہوتی صرف خشک یعنی چاول کھانا ہوگا ۔ المشتہران محمد اکبر خان و محمد افضل خان و غلام حیدر خان و میاں محمد خان از مقام یارمی پور کشمیر سکنکیس کو لکھا ہے

توسیع اشاعت

(۱) محمد علی خان صاحب احمدی راولپنڈی سے ایک خریدار البدر کو دیتے ہیں اور آئندہ امداد کا وعدہ فرماتے ہیں ۔

(۲) محمد نواب خان صاحب طالب صاحب احمدی مالیر کوٹلہ کی لطف عنایات کا بھی کارخانہ مشکور ہے جسنے آپ ایک عرصہ قادیان میں قیام فرما کر کوٹلہ تشریف لے گئے ہیں آپکی حسن سعی سے اب تک کافی تعداد خریداروں کی وصول ہو چکی ہے ۔

(۳) ڈاکٹر محمد علی خان صاحب افریقہ یوگنڈا ریلوے سے بھیجتے ہیں کہ سے روپے سالانہ پر البدر کو خریدتے ہیں ۔

(۴) سید محمد معراج الدین صاحب ہیڈ کلارک انبالہ ہم مکتبی کے پرانے تعلقات کو مدنظر رکھکر اور خاکسار ایڈیٹر کو ایک دینی خدمت میں مصروف پاکر خاص ایڈیٹر کی امداد فرمائی ہے جزاک اللہ

(۵) منشی حبیب اللہ صاحب میانیر سے توسیع اشاعت البدر میں دوسرے بہائیوں سے پیچھے رہنا گوارا نہیں کرتے چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں "میں ہر اخبار البدر میں دیکھتا ہوں کہ فلاں بھائی نے ایک خریدار یا فلاں نے دو ۔ آج میں بھی ایک خریدار آپکو دیتا ہوں اور آگے کو امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اسمیں قدم کو شش فرما رہوں گا ۔

اگرچہ ہمارے ہیرو نجات کے احباب کو قادیانی اخبارات کی نسبت بہت سی شکایتیں بھی رہتی ہیں مگر تجربہ سے دیکھا گیا ہے کہ جو احباب قادیان آکر اور بنظر تحقیق کارخانہ کی کمزوری کے اصل وجوہات دریافت کرنے کے لئے دفتر البدر میں تشریف لے آتے ہیں تو ان کو بجائے شکایت کے ایک خاص ہمدردی البدر سے ہو جاتی ہے ۔

ضروری نوٹس

۲۶ مارچ تک ہم نے کل احباب کی رسید زر درج اخبار کر دی ہے کہ اگر کسی صاحب کا چندہ سہو درج اخبار نہیں ہوا حالانکہ اس نے ادا کر دیا ہے تو جس مہینہ میں چندہ ارسال کیا ہے وہ

www.aaiil.org

خداشناسی کے لئے الہام کی ضرورت

ہے اور ہونا چاہئے پر لطیف بحث

براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۸۱ نشانہ نمبر ۱۱

اس میں شک نہیں کہ بلاد غفلہ انسان کا ایسا نیک خاتمہ ہوجانا جس پر الیقین نجات کی امید ہو اس بات پر موقوف ہے کہ اس کو صانع حقیقی کے وجود اور اسکی قادر مطلق ہونے کی نسبت اور اس کے وعدہ جزا وسزا کی بابت یقین کامل کا مرتبہ حاصل ہو جائے اور یہ امر صرف ملاحظہ مخلوقات سے حاصل نہیں ہوسکتا بلکہ اس مرتبہ یقین تک پہنچانے کے لئے ایک ایسی الہامی کتاب کی ضرورت ہے جس کی مثل بنا انسان طاقتوں سے باہر ہو اب اس تقریر کو اچھی طرح سمجھ جانے کے لئے دو باتوں کا بیان کرنا ضروری ہے اوّل یہ کہ یقینی طور پر نجات کی امید یقین کامل سے کیوں وابستہ ہے دوم یہ کہ یقین کامل صرف ملاحظہ مخلوقات سے کیوں حاصل نہیں ہوسکتا سو پہلے یہ سمجھنا چاہئے کہ یقین کامل اس اعتقاد صحیح جازم کا نام ہے جسمیں کوئی احتمال کا شک باقی نہ رہے اور امر مقصود الیقین کی نسبت پوری پوری نقلی اور تشفی دل کو حاصل ہو جاوے اور ہر ایک انتقاد وجہ اس حد سے منتزل اور ڈرتر ہو وہ مرتبہ یقین کامل پر نہیں ہے کہ مدار نجات کا اسبات پر ہے کہ انسان اپنے مولیٰ کریم کی جانب کو تمام دنیا اور اس کے عیش و عشرت اور اس کے مال، متاع اور اس کے تمام تعلقات پر یہاں تک کہ اپنے نفس پر بھی مقدم سمجھے اور کوئی محبت خدا کی محبت پر غالب ہونے نہ پاوے لیکن انسان پر یہ بلا وارد ہے کہ وہ برخلاف اس طریقہ کے جسپر اس کی نجات موقوف ہے ایسی چیزوں سے دل لگا رہا ہے جن سے دل لگانا خدا سے دل ہٹانے کو مستلزم ہے اور دل بھی ایسا لگایا ہوا ہے کہ یقینی طور پر سمجھ رہا ہے کہ تمام راحت اور آرام میرا انہیں تعلقات میں ہے اور نہ صرف سمجھ رہا ہے بلکہ وہ لذات یہ یقین کامل اس کے لئے مشہود اور محسوس ہیں جن کے وجود میں اس کو ایک ذرا سا شک نہیں بس ظاہر ہے کہ جب تک انسان کو خدا کے لقاء کے وجود اور اس کی لذت وصال اور اس کی جزا وسزا اور اس کی آلاء نعماء کی نسبت ایسا ہی یقین کامل نہ ہو جیسا اس کو اپنے گھر کی دولت پر اور اپنے صندوق کے گنے ہوئے روپوں پر اور اپنے دلارام دوستوں پر حاصل ہے تب تک خدا کی طرف دلی جوش سے رجوع لانا محال ہے کیونکہ کمزور خیال زبردست خیال پر غالب نہیں آسکتا اور بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جب ایسا آدمی جسکا یقین نسبت امور آخرت کے دنیا پر زیادہ ہے اس مسافر خانہ سے کوچ کرنے لگے اور وہ نازک وقت جو موجب جان کندن کہتے ہیں۔ یکایک اس کے سر پر غمدار ہو کر اس کو اُن یقینی لذات سے دوڑا لے جانا چاہے جو دنیا میں اس کو حاصل ہیں اور اس کو ان پیاروں سے علیحدہ کرنا چاہے جنکو وہ یقیناً بچشم خود ہر روز دیکھتا ہے اور ان مالوں اور ملکوں اور دوست لوگوں سے اس کو جدا کرنے لگے جن کو وہ یقین اپنی ملکیت سمجھتا ہے تو ایسی حالت میں ممکن نہیں کہ اس کا خیال خدا تعالےٰ کی طرف قائم رہے مگر صرف اس صورت میں کہ جب اس یقین کامل کے مقابل پر خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی لذات وصال اور اس کے وعدہ جزا وسزا پر بھی ایسا ہی یقین کامل بلکہ اس سے زیادہ ہو اور اس آخری وقت میں اس دعوہ کا یقین جو حیات دنیوی کی مدافعت کر سکے اس کو حاصل نہ ہو تو یہ امر غالباً اس کے لئے بدخاتمہ کا موجب ہوگا۔ اور یہ بات صرف ملاحظہ مخلوقات سے یقین کامل حاصل نہیں ہو سکتا اس طرح پر ثابت ہے کہ مخلوقات کوئی صحیفہ نہیں ہے کہ جسپر نظر ڈال کر انسان یہ لکھا ہوا پڑھ لے کہ یہان اس مخلوق کو خدا نے پیدا کیا ہے اور واقعی خدا موجود ہے اور اسی کی لذات وصال راحت حقیقی ہے اور وہی مطیعوں کو جزا اور نافرمانوں کو سزا دیگا بلکہ مخلوقات کو دیکھکر اور اس عالم کو ایک ترتیب حسن اور ابلغ پر مرتب پاکر فقط قیاسی طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اس مخلوقات کا کوئی خالق ہونا چاہئے اور لفظ ہونا چاہئے اور ہے کے مصداق میں بڑا فرق ہے مفہوم ہونا چاہئے اس یقین جازم تک نہیں پہنچا سکتا۔ جس تک مفہوم ہے کا پہنچایا تا ہے بلکہ اس میں کسی قدر رگ شک باقی رہ جاتی ہے اور جو شخص کسی امر کی نسبت بطور قیاسی رہنا چاہئے کہتا ہے اس کے قول کا صرف اس قدر خلاصہ ہے کہ میرے قیاس میں تو یہ لازم ہے اور آگے مجھے خبر نہیں کہ واقعہ میں یہی یا نہیں یہی وجہ ہے کہ جو لوگ فقط مخلوقات پر نظر کرنے والے گزرے ہیں وہ نتیجہ لگانے میں کبھی متفق نہیں ہوئے اب ہیں اور نہ آئندہ ہونا ممکن ہے ہاں اگر آسمان کے کسی گوشہ پر مولیٰ اور جلی قلم سے یہ لکھا ہوا ہوتا کہ میں جلیل و مالک خدا ہوں جس نے ان چیزوں کو بنایا ہے اور جو نیکوں اور بدوں کو ان کی نیکی اور بدی کا عوض دیگا تو پھر بلاشبہ ملاحظہ مخلوقات سے خدا کے وجود پر اور اس کی جزا سزا پر یقین کامل ہو جایا کرتا اور ایسی حالت میں کچھ ضرور نہ تھا کہ کوئی لقائے کوئی وحی ذریعہ یقین کامل تک پہنچانے کا پیدا کرتا لیکن اب تو وہ بات نہیں ہے خواہ تم کیسی ہی غور سے زمین آسمان پر نظر ڈالو کہیں اس تحریر کا پتہ نہیں ملیگا۔ صرف اپنا قیاس ہے اور بس اسی حیثیت سے تمام حکماء اس بات کے قائل ہیں کہ زمین آسمان پر نظر ڈالنے سے وجود باری کی نسبت شہادۃ واضح حاصل نہیں ہوتی۔ صرف ایک شہادۃ قیاسی حاصل ہوتی ہے جسکا مفہوم فقط اس قدر ہے کہ ایک صانع کا وجود چاہئے اور وہ بھی اس کی نظر میں کہ جو وجود ان چیزوں کا حاصل ہیں اور اس کو ان پیاروں سے علیحدہ کرنا چاہئے خود سنجیدہ ہونا خیال سمجھا ہو۔ لیکن منجر یہ کی نظر میں وہ شہادت درست نہیں جو کہ وجود صانع عالم کا قائل نہیں اسی بنا پر اس کی یہ تقریر ہے کہ اگر کوئی وجہ ہے موجد جائز نہیں ہے تو پھر خدا کا وجود بھی موجد کیوں جائز ہے۔ اگر جائز ہے تو پھر انہیں چیزوں کا وجود جن کو کسی نے بنتے ہوئے بچشم خود نہیں دیکھا ہے موجد کیوں نہ مانا جاوے اب ہم کہتے ہیں کہ وجود قدیم حضرت باری میں تب ہی دہریہ کو ایک قیاس پرست کے ساتھ نزاع کرنے کی گنجائش ہے کہ مخلوقات پر نظر کرنے سے واقعی شہادۃ صانع عالم پھر پیدا ہوتی ہے یعنی یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ فی الحقیقت ایک صانع عالم موجود ہے بلکہ صرف اس قدر ظاہر ہے۔ ہونا چاہئے کہ ہونا چاہئے اور اسجہت سے امر معرفت صانع عالم کا صرف قیاسی طور سے رہ جاتا ہے چنانچہ ہم اس مطلب کو کسیقدر حاشیہ میں بیان کر آئے ہیں جس میں ہم نے اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ عقل صرف موجد ہونے کی ضرورت کو ثابت کرتی ہے خود موجد ہونا ثابت نہیں کر سکتی اور کسی چیز کی ضرورت کا ثابت ہونا اسے دیگر ہے اور خود اس وجود ہی کا ثابت ہونا یہ اور بات ہے پس ہم کہتے ہیں کہ دیکھنا تو الٰہی صرف مخلوقات کے ملاحظہ تک ہی ختم ہے۔ اس کے پاس اس اقرار کرنے کا کوئی سامان موجود نہیں کہ خدا فی الواقعہ موجود ہے بلکہ اس کے علم کا اندازہ صرف اس قدر ہے کہ ہونا چاہئے اور وہ بھی جب کہ جب قدیم یہ مذہب کی طرف دیکھا جائے یہ وجہ ہے کہ جو لوگ انکی منتقدمین ہے صرف قیاسی دلائل کے پابند رہے انہوں نے بڑی بڑی غلطیاں کیں اور صدہا طرح کا اختلاف طول کر بیز تصفیہ کرنے کے گذر گئے اور خاتمہ ان کا ایسی بے آرامی ہوا کہ ہزار ہا شکوک اور خیالوں میں پڑ کر اس جہان سے وہ بے آرام اور طبعی اور قلق ہو کر مرے اور فلسفہ کے کاذبوں کی کشتی ان کو کنارہ تک نہ پہنچا سکی کیونکہ ایک طرف تو حب دنیا نے انہیں دبائے رکھا اور دوسری طرف انہیں واقعی طور پر معلوم نہ ہوا کہ آگے کیا پیش آنیوالا ہے۔ سو بڑی بیقراری کی حالت میں حق الیقین سے دور اور مہجور رہ کر اس عالم سے انہوں نے سفر کیا اور اس بارہ میں ان کا آپ ہی اقرار ہے کہ ہمارا علم صانع عالم اور دوسرے اور آخرت کی نسبت من حیث الیقین نہیں بلکہ من حیث ما ہو شبہ ہے یعنی اس قسم کا ادراک ہے کہ جیسے کوئی بغیر اطلاع حقیقت حال کے یوں ہی اٹکل سے ایک چیز کی نسبت کہے کہ اس چیز کی حالت کے یہی لائق ہے کہ ایسی ہو اور اصل میں نہ جانتا ہو کہ ایسی ہے یا نہیں حکیموں نے جس امر کو اپنی رائے میں دیکھا کہ ایسا ہونا مناسب ہے اس کو اپنے گھر میں... نچوڑ کر لیا کہ ایسا ہی ہوگا۔ جیسے کوئی کہے شلاً زید کا اس وقت ہمارے پاس آنا مناسب ہے پھر آپ ہی دل میں سوچے کہ ضرور آتا ہوگا اور پھر سوچے کہ زید کا گھوڑے پر ہی آنا لائق ہے اور پھر تصور کرے کہ گھوڑے پر ہی آیا ہوگا ایسا ہی حکیم لوگ اٹکل پچو اپنا

روسی حمائل شریف۔ یہ عجیب و غریب حمائل شریف جو کہ روس میں کارڈ سائز کے برابر عمدہ چکنے سفید اور نگدار کاغذ پر چھپی ہے سفر کے واسطے بہت ہی عمدہ ہے قیمت فی دفتر ۱۰ الیکٹر سے ملیگی

www.aaiil.org

مکالمہ

سیاحت کلکتہ میں مجھے ایک شیعہ مولوی سے گفتگو کا اتفاق ہوا وہ مولوی امام باڑہ ممبگلی کے سرپرست اور وہاں کے پیش نماز تھے بڑے محدث اور متکلم تھے ایک دفعہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت تذکرہ ہوا جو ذیل میں دل کی پی کے لئے درج ہے بنظر تسہیل قال ا قول سے تفہیم کی گئی ہے - (مرتبہ ہذا)

قولہ - حضرۃ عائشہ کی نسبت قرآن کریم صرف ان کو تہمت زنا سے بری ٹھہراتا ہے اور کچھ نہیں ؛

اقول - پھر اس آیت کے کیا معنے ہیں - الطیبات للطیبین (النور)

قولہ - بیشک خباثت زنا سے وہ پاک نہیں مگر بالکل طیب اور ہر قسم کے گناہ سے نہیں نہیں ؛

اقول - کیا آپ اس جگہ کلمہ طیبات کو مخصوص المعنی کرتے ہیں پھر اس آیت کے کیا معنے ہیں (حتی یمیز الخبیث من الطیب) پھر تمہاری کتابوں میں - دعاؤں میں پنجتن پاک کو بھی طیبین کہہ کر لکھا ہے پھر اس جگہ بھی مخصوص المعنی ہے -

قولہ - چونکہ معاملہ افک زنا کا تھا - اس لئے طیبات کہنا برائت زنا کے لئے مخصوص ہوا -

اقول اصل واقعہ افک کا تو پیچھے گذرا (ان الذین جاءوا بالافک عصبۃ الخ) یہاں تو خداوند عالم ایک عام معیار پیش کرتا ہے جو اپنے اصلی معنوں میں رسول خدا صلعم اور ان کی ازواج مطہرات اور مومنین معان کی ازواج مومنات سبکو شامل ہے - پھر آپکے خیال میں طیبات سے جزئی مخصوصی طہارت کس طرح ثابت ہوتی ہے کیا - طیبون جو تذکیر کے لئے آیا ہے بالمقابل طیبات کے وہ بھی مخصوص المعنی ہوگا اور حضرت رسول کریم صلعم کی طرف اس کا اسناد بھی مخصوص ہوگا -

دوم - الخبیثات للخبیثین بھی جزئی مخصوصی خباثت میں منحصر ہوگی -

سوم - اسی سورۃ میں پہلے مذکور ہو چکا (الزانی لا ینکح الا زانیۃ الخ) پھر دوبارہ ذکر کی علت کیا ہوا دوسرے الفاظ میں ؛

قولہ رسول کریم صلعم تو ہر بات میں طیب تھے مگر عائشہ نہیں کیونکہ اس کی طہارت نہ منصوص ہے - اور نہ مجمع علیہ امت -

اقول مولوی صاحب اس جگہ جو الفاظ ایک دوسرے کے بالمقابل واقع ہیں وہ تو متحد المعنی ہیں یعنی ایک ہی قسم کے الفاظ ہیں اور ایک ہی معنی میں موضوع ہیں صرف تذکیر اور تانیث کا فرق ہے پھر ایک کو کامل طیب اور دوسرے کو جزءاً طیب مراد لینا کیسے - حضرت عائشہ کے تطہیر اور عصمت پر ایک یہی آیت اور دوسری آیت تطہیر اور تیسری آیت یا لسنا النبی لستن کاحد من النساء نص بین ہے اور یہاں اجماع سے بحث نہیں ہے قرآن سے بحث ہے -

قولہ - اگر طیب ہو بھی گئی تو کیا پیچھے گناہ کیا اور مستحق دوزخ ہوئی بلکہ طہارت بھی زائل -

اقول - وہ کیوں) - لہم مغفرۃ ورزق کریم جو اسی آیت کے بعد واقع ہے اس کے کیا معنے ہیں - یہ کلمہ تو اس کی عاقبت محمود کی خبر دیتا ہے اور ان کو ان کا جنتی ہونا ثابت ہوتا ہے لاخیر اور خدا نے تو طیبین کو بشارۃ جنت کا معاً وعدہ دیا ہے الذین تتوفی ہم الملئکۃ طیبین یقولون سلام علیکم ادخلوا الجنۃ بما کنتم تعملون (نحل)

قولہ یہ بشارۃ صرف بنا کے لئے ہے کیونکہ اس پر علی مرتضیٰ علیہ السلام نے حد جاری نہیں فرمائی حضرت صاحب الامر حد جاری کریں گے اور رزق کریم یہ کہ مغفرت بلا محنت تنخواہ اس کو ملتی تھی اور علی مرتضیٰ علیہ السلام نے تو حضرت عائشہ کو طلاق ہی دیدیا تھا بجائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے -

اقول - مولوی صاحب آیات ذیل کے کیا معنے ہیں اولئک مومنین حقا لہم مغفرۃ ورزق کریم (انفال)

لہم درجات عند ربہم ومغفرۃ ورزق کریم - (انفال) لہم مغفرۃ ورزق کریم (الحج)

فبشرہ بمغفرۃ واجر کریم (یٰسین) اور نیز دیکھو تفاسیر شیعہ زیر آیات بالا وہ کیا کہتے ہیں کیا وہ مغفرۃ اور رزق کریم سے اس دنیا کا آرام مراد لیتے ہیں یا عقبیٰ اور یوم آخرت کا سب مفسرین شیعہ اس سے مراد بہشت اور نعماء خلد لیتے ہیں (عمدۃ البیان) صفحہ ۳۹۷ و ۳۹۸ پھر کیا حضرۃ عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت اگر کوئی آیت ہو جو قسم قرآن کریم میں مذکور ہو تو اس کے اور معنے ہو جاویں گے - استغفر اللہ - استغفر اللہ کس قدر تعصب سے دل سیاہ ہو گئے ہیں ہاں یہ تو فرمایئے کہ صاحب الامر کس طرح حد جاری کریں گے کیا کوئی قاعدہ قرآن کریم میں ایسا بھی ہے کہ گناہ ایک امام کے وقت میں صادر ہوا - اور اس امام نے اس کو سزا دی تو دوسرے ہزار سال کے بعد آخری امام آکر سزا دیں - پھر کیا وہی امام شیعان جو عائشہ کے خوف سے فرار میں وہ کیسے سزا دیں گے سا لیکہ نکو ست از بہارش پیداست - مولانا یہ طلاق کیسے کیا بیٹا " مان کو طلاق دے سکتا ہے - اور اس قسم طلاق کا ذکر قرآن میں کہاں ہے -

قولہ علی مرتضیٰ سے وہ لڑائی تھی جو نفس رسول تھا اس لئے وہ مومنہ نہیں بلکہ مستحق لعنت ہے -

اقول - اس کا جواب حسب ذیل ہے -

(۱) اگر حضرت عائشہ نفس رسول سے لڑائی تو علی مرتضیٰ علیہ السلام مان تھے لڑائی ازواج امہات المومنین

(۲) حضرت عائشہ بھی نفس رسول ہے (لولا اذ سمعتموہ ظن المومنون والمومنات بانفسہم خیرا الخ) اس میں حضرۃ عائشہ کو نفس مومنین کہا گیا ہے پھر رسول خدا صلعم اول المومنین ہیں حضرۃ عائشہ ان کی بھی نفس ہوئی - دوسری صورت علی مرتضیٰ اور حضرت فاطمۃ الزہرا افراد مومنین میں داخل ہیں پھر عائشہ ان کی بھی نفس ہوئی اور وہ نفس رسول ہے پس عائشہ بھی نفس رسول ہوئی (دیکھو اقلیدس کا اصل نمبر) تیسری صورت لقد جاءکم رسول من انفسکم اور اس عمومیت حکم میں عائشہ بھی داخل ہے -

(۳) نفس کا اطلاق محاورہ قرآن مجید میں خویش و اقارب - قوم - نزدیکی - گھر والوں پر بھی آیا ہے جعل لکم من انفسکم ازواجا ولا تخرجوا انفسکم من دیارکم فسلموا علی انفسکم - بعثت فیہم رسولا من انفسہم - لقد جاءکم رسول من انفسکم - پھر حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کی قریبی رشتہ دار ہونے میں کس کو انکار ہے -

(۴) بعد فیصلہ جنگ علی مرتضیٰ نے اسکو باصرار تمام مدینہ بھیجدیا اور درحقیقت مولا مشکلکشا کا یہ عمل اور سلوک اپنی مان سے قابل قدر ہے اور تمام شیعہ کے ابطال پر وجدانی علمی دلیل جس کا معقول جواب اہل تشیع کے پاس قطعاً نہیں ہاں چند مقفل تسلی نا دیلیں ہوں تو کیا اس فعلی دلیل نے اہلاک مذہب تشیع کے لئے بہر لگا دی ہے

(۵) باوجود دسترس اور کامل قدرت کے علی مرتضیٰ کا طرز عمل یہ ہے جب کہ عائشہ زندہ موجود تھی اور تمہارا سلوک یہ کہ باوجودیکہ تمہاری مان ہے اور مومنہ مان ہے اور فوت بھی ہو چکی پس غور کرو - ایک تو مومنہ مان پر لعنت بھیجتے ہو اور بیشک کتاب مجید نے اس کو مومنات میں داخل کر کے شمار کیا ہے الذین یرمون المحصنات الغافلات المومنات یہ قرآن سے مخالفت ہوئی دوسرے اتباع کا دعویٰ اور اس کے نقش قدم پر چلنا اس نے باوجود اس کے کہ حضرت عائشہ نے اس کے بالمقابل تلوار نکالی قابو پاکر عزت کی یا اغلاً اعراض کیا اور تمہارا یہ عمل کہ اس پر جو چکی ہے لعنت بھیجتے ہو فعل علی سے مخالفت دوسری ہوئی -

(۶) آیت الذین یرمون المحصنات میں ایک اور پیشگوئی

www.aaiil.org

خبرین

ریلوے پر نالش ۔ ہائی کورٹ مدراس مین ایک نابالغ مسمی رتی لال کی طرف سے مدراس ریلوے پر پانچ لاکھ روپے کی نالش اس لئے کی گئی تھی کہ مستغیث کا والد مسمی کالیداس ریلوے پر سفر کرتا تھا۔ پل ٹوٹنے کا حادثہ ہونے سے وہ جانبر نہ ہو سکا۔ اس سے رتی لال کے گھر بار کا گویا کہ سنیاناس ہو گیا۔ عدالت نے بہت غور کے بعد قرار دیا ہے کہ ہرچند انتظام ریلوے کا کچھ قصور نہین تھا لیکن یہ ضرور ہے کہ اگر اس پل پر پترول کے قواعد کی بخوبی پابندی کی جاتی تو غالبًا یہ حادثہ وقوع مین نہ آتا اس فروگذاشت کے لحاظ سے ریلوے پر ۳۴ ہزار روپے کی ڈگری کی گئی ہے تاہم پانچ لاکھ کے مقابلہ مین یہ قلیل ہو لیکن تاہم ۳۴ ہزار کی رقم حقارت سے دیکھنے کے قابل نہ ہوگی استغاثہ کی طرف سے مسٹر اڑدلی نارٹن صاحب بڑی سرگرمی سے پیروی کی ہے ۔ عجب نہین ہے کہ ریلوے کی طرف سے اور آگے تک اپیل کی جاوے پھر ہائیکورٹ تک فیس مین بھی ہزارون روپے اڑ گئے ہون گے یہ مقدمہ کئی مہینون سے چلتا تھا اور پیشیان ایکدم جن سے کم نہ ہون گی +

ٹرانسوال مین طاعون ۔ ٹرانسوال کے صدر مقام جوہانسبرگ مین طاعون کا خوف ترقی پر ہے پریٹوریہ مین بھی اس کی وارداتین ہونے لگین طاعون کے باعث ہندوستانی زیادہ مرے لیکن فرنگی بھی جان بحق ہو رہے ہین تازہ خبر ہے کہ ۳۶۰ ہندوستانی آلودہ علاقہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ آباد ہو رہے ہین نئی بستی شہر سے میل کے فاصلے پر قائم کی گئی ہے آلودہ علاقے مین ہندیان کے رہنے کے کوٹھے جلا دئے جاوینگے اس سے طاعون کے ذرات بھی امید کہ معدوم ہو جاوین گے ۔ ۲۵ تاریخ کو جوہانسبرگ مین ۲۹ دیسی اور ۹ فرنگی طاعون مین مبتلا ہوئے منجملہ ان کے پچاس دیسی اور پانچ فرنگی ہلاک ہو گئے ہین +

طاعون کی ترقی ہندوستان مین وبائے طاعون کی ترقی خوفناک پائی جاتی ہے گذشتہ ہفتہ مختمہ ۱۹ مارچ مین چالیس ہزار ۵۲۷ فوتیاں ہوئین ہفتہ سابق کی نسبت قریب ۱ ہزار کے زیادہ ہین خاص تعداد حسب ذیل ہین ۔

پنجاب مین دس ہزار ۱۷۴ فوتیاں بمقابلہ ۶۴۳۱ ہفتہ سابق کے صوبجات متحدہ مین ۹۴۲۷ بمقابلہ ۸۵۰۴ کے اضلاع بمبئی مین ۷۶۸۷ بمقابلہ ۷۱۴۰ کے بنگالہ مین ۷۹۷ بمقابلہ ۸۸۴۳ کے ۔ ممالک وسطی مین ۳۸۰۴ بمقابلہ ۹۰۲۲ کے وسط ہند مین ۱۰۱۴ بمقابلہ ۹۵۵ کے ۔ راجپوتانہ مین ۱۳۳ بمقابلہ ۶۲۱ کے کشمیر مین ۶۵۲ بمقابلہ ۴۰۵ کے شہر بمبئی مین ۸۴۹ بمقابلہ ۹۲۵ کے ۔ شہر کلکتہ مین ۲۹۵ بمقابلہ ۲۳۰ کے پچھلے

اسی ہفتہ مین فوتیون کی تعداد ۲۹ ہزار ۲۳۶ تھی ۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کی تشاخ یتیم خانہ کے لئے چھ ہزار کی امداد خزانہ غیب سے نصیب ہوئی ۔ مسٹر آر ایچ ہادی لینڈ وچھلے دنون لاہور مین فوت ہوئے انہون نے یتیم خانہ مذکور کو مستحق امداد کا خیال کر کے اس کی امداد کے لئے چھ ہزار روپیہ اپنی جائداد سے وصیت فرمایا تھا چنانچہ مسٹر ہادی لینڈ کی جائداد کے ٹرسٹیون نے گورنمنٹ سے درخواست کی ۔ اور گورنمنٹ نے منظور فرمایا کہ یہ رقم خزانہ مین جمع رہے اور اس کا مقررہ سود ماہ بماہ انجمن حمایت اسلام کے یتیم خانہ کے لئے دیا جاوے

سورت مین سخت آگ لگی ایک ہزار مکان راکھ ہو گئے

بمبئی مین چند روز سے سنگینی کی کھلا +

الہ آباد مین طاعون کا زور ہے یومیہ فوتیان سوا سو ڈیڑھ سو تک ہین ۔

گورداسپور مین پچھلے ہفتہ ۱۱۸۹ طاعون سے مرے سیالکوٹ مین ۱۰۶۶ ۔ شاہ پور مین ۸۲۱ +

ہفتہ مختمہ ۱۲ مارچ کل آمدنی ریلوے ہند ۲ لاکھ ۹۰ ہزار نو سو روپیہ تھی ۔ (عام)

تین اقوام کا اتفاق پر اتحاد

جنگ روس و جاپان کے متعلق خبرون سے معلوم ہوا ہے کہ حضور قیصر ہند ایڈورڈ ہفتم دام اقبالہ اس جنگ کی نسبت بہت افسوس کا اظہار کیا ہے جس سے آپ کی ہمدردی بنی نوع انسان کا اعلی درجہ کا ثبوت ملتا ہے اور ظاہر ہوتا ہے کہ امن عامہ کی کس قدر امنگ اور خواہش ہمارے بادشاہ کے قلب مین مرکوز ہے حضور ممدوح السلطان نے بیرن ڈسٹولیز صاحب کے ساتھ گفتگو کے دوران مین فرمایا کہ دو قوموں کا باہمی سرد مہری خرابی واقع ہو رہی ہے اس کی نسبت تمام قومی اخبارون کو چاہیے کہ متفق ہو کر اسکو گھٹانے کی کوشش کرین کیونکہ پریس کے ہاتھ مین آج کل یہ زور ہے کہ وہ اس قسم کی مشکلات کو گھٹا اور بڑھا سکتا ہے اور آپکو امید قوی ہے کہ تمام ممالک کے اخبارات جن مین انگلستان بھی شامل ہے ہمہ تن کوشان ہو کر اس فرض کو ادا کرین گے دوران کلام مین آپنے روس و جاپان مین لڑائی ہونے پر بہت درد اور افسوس کا اظہار فرمایا ہے فرانس کے ساتھ اس وقت دوستی کو بہت مفید قرار دیا ہے اور یہ اس لئے نہین ہوا کہ فرانس اور انگلستان کے فوائد منفرد طور پر تصور مین بلکہ بالخصوص اس لئے کہ عالمگیر امن امان کے قائم کرنے اور برقرار رکھنے کے لئے اس قسم کی اتحاد کی بڑی ضرورت ہے +

حضور ممدوح نے کہا کہ اگر جنگ ہند کے باعث پیچیدگیان پیدا ہو لیکن تو فرانس اور انگلستان کا خصوصیت سے یہ فرض ہوگا کہ جہان تک ہو سکے اس آگ کو بجھانے اور امن کو قائم کرنے کی کوشش کریں

حضور ممدوح نے اس بے ساختہ بیان کی تمام یورپ اور امریکا مین قدر کی گئی ہے اور فرانس مین تو دل سے اس واقعہ کو تسلیم کیا گیا ہے امید ہو کہ اب روس کے اخبارات کی مخالفت خود بخود فرو ہو جاوینگی +

روسی اخبارون مین امریکن گورنمنٹ کی روش پر سخت اعتراض کیا گیا ہے اور بذریعہ الزام لگایا گیا ہے کہ امریکہ نے غلیظہ دہلی کی شرائط کی پابندی کما حقہٗ نہین کی بلکہ ایک طرح سے خلاف ورزی ہے ۔ روس کی ان تند اور نیم سرکاری تحریرون اور الزامون کے جواب مین امریکن پریسیڈنٹ روسیولٹ صاحب بہادر نے ایک ضروری حکم سرشتہ انتظامیہ کا نافذ کیا ہے اس حکم مین تمام امریکن قوم کے لوگون سے التجا کی گئی ہے کہ اس لڑائی مین قطعی طور سے علیحدہ رہنا چاہئے اور کسی کی طرفداری ہرگز نہ چاہئے اس حکم نامہ مین روس اور جاپان کے درمیان لڑائی چھڑ جانے پر تہ دل سوا اظہار رنج و افسوس کا فرمایا ہے اور امید ظاہر کی ہو کہ یہ لڑائی جلد ختم ہو جاوے گی دونون لڑائی کی طاقتون کو اپنا دوست سمجھنا چاہیے آج کل کے زمانہ مین ریلوے اور تار برقی کے ذریعے سے تمام اقوام ایک دوسرے کی ہمسایہ سمجھی جا سکتی ہین اور یہ وہ زمانہ ہے جب کہ تمام متمدن اقوام کو برادرانہ اتحاد اور دوستی قائم رکھنے کی بہت ضرورت ہے اس اعلان کو تمام امریکن اخبارات نے شائع کیا ہے +

روسیون نے خبر رسانی کا ایک محکمہ خاص تنگھائی مین قائم کیا ہے کہ یہان سے جاپانیون کی حرکات پر نظر رکھی جاوے +

دلائی لوسٹنگ مین روسی کمانڈر نے باشندون کو تاکید کی ہے کہ وہ ہرگز نہ بھاگین وہین رہین اور خوراک کا انتظام خود کرین کم سے کم جن کے پاس ۸ ماہ کی خوراک کا سامان ہو وہ ضرور رہین +

۲۷ مارچ کو جاپانیون نے پھر محاصرہ کی کوشش کی لیکن روسی تاڑ گئے اور خبردار ہو گئے مگر تاہم ایک تاڑ پیڈ لوٹ روسیون کا غرق ہو گیا ۔

یالو و پنگیانگ کے درمیان روسی فوجین واپس ہٹ گئین چالیس ہزار جاپانی فوج معہ توپ خانہ آئی تھی +

۸۰۰۰ ہزار جاپانی فوج جنسان سے براہ کوہستان نیگوٹاک کو گئی وہان سے آگے پنگیانگ ہے ۔

روسیون کا ایک گروہ اس لئے مرحد پار ہوتا ہوا پکڑا گیا کہ جنگی قواعد کی پابندی برداشت نکر سکا اس مین سو نین عورتون کو توپ سے اڑایا گیا اور ۳۰ آدمی قید کئے گئے ہین

روس مین جنگی بیڑہ کی مرمت کے لئے قومی چندہ کھلا پندرہ لاکھ

نوٹ تیجیر زیر طبع ہے ۔ سرالشہادتین دوبارہ چھپکر طیار ہو گئی قیمت وہی ار علاوہ محصول ڈاک + برادران احمدیہ سے التماس ۔ سید عبدالمجید صاحب عرب ہندوستانی اپنی بعض ضروریات

www.aaiil.org

بھی ہے یعنی پہلی تہمت اسپر زنا کی لگائی گئی۔ اس پر بھی لعنت کی گئی اور اب تہمت دوسری شیعون نے لگائی کہ وہ موتہ نہیں ہے اس لئے اسپر بھی لعنت ہے غور کرو و یرمون اور دیگر الفاظ آیت پر تدبر۔

اس کے متعلق یہ صاحب ساکت ہو گئے درمیانی آیت تطہیر پر بھی انہوں نے بحث کی تھی انشاء اللہ اس کو علیحدہ پھر لکھوں گا یہاں پہ درج کرنا نہیں چاہتا۔

(نذر علی از پٹیالہ)

میر بھٹی ضمیمہ شحنۂ ہند کی سہ ماہی رپورٹ

ہمیں البدر کے معزز ناظرین کا بہت ہی ممنون ہونا چاہئے جنہوں نے شحنۂ ہند کی سہ ماہی رپورٹ کا سلسلہ قائم رکھنے کے لئے تاکیدی خط بھیجے بلا کسی تحریک کے اس خدمت کے لئے حاضر نہ تھا اور نہ ہوں صرف اس بات کی انتظار میں تھا کہ میرے اگلے نوٹ کا میرے پر سے کیا جواب نکلتا ہے کیونکہ میں نے تمام علمی غلطیوں کا جواب دیکر تمام حجت کر دیا وہاں صدائے نہ برخاست والا مضمون ہے جس سے صاف کھل گیا کہ ان لوگوں کو تحقیق منظور نہیں بلکہ محض تمسخر و استہزاء مطلوب ہے یا حسرۃ علی العباد مایاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون۔ شحنۂ ہند کا ایڈیٹر ایک طرف حضرۃ مرزا صاحب سے اس لئے مخالفت ظاہر کرتا ہے کہ ان پر قرآن کریم کی آیات کیوں نازل ہوتی ہیں اور وہ کیوں الہام کے مدعی ہیں حالانکہ یہ دروازہ بالکل بند ہو چکا دوسری طرف خود اپنے الہام بعض آیات قرآنی ہیں۔ پہلا شخص اس پہلو کا ہے پوچھے کہ یہ کیا انصاف ہے نجیب ہے کہ شحنۂ ہند کے ناظرین ایسے بھولے ہیں کہ بالکل نہیں سمجھتے اور اس سے سوال نہیں کرتے کہ تم پر کیوں آیات قرآنی نازل ہوتی ہیں۔ اور کیا وجہ ہے کہ تمہیں شریک منبوئے محمد نہ ٹھہرایا جاوے پھر دوسرا اعتراض اسکا یہ کہ حضرۃ مرزا صاحب پیشگوئی کرنے عالم الغیب ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں حالانکہ یہ خود بھی پیشگوئی کرتا ہے اور پھر بڑے زعم سے۔ چنانچہ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء کے ضمیمے میں لکھا ہے "ہم پھر علی الاعلان پیشگوئی کرتے ہیں کہ مقدمات متذائر جب مراد فیصل نہ ہوں گے۔" اس کا کذب کیسے تو ظاہر ہو چکا ہے اور کچھ آئندہ بفضلہ تعالےٰ ہو جاویگا مگر یہ پیشگوئی کیسی؟ بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ دروغ گو را حافظہ نباشد۔ ۸ دسمبر کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ ہم کو تو غیب دانی اور پیشگوئی کا دعویٰ نہیں ہے۔ اگر یہ ٹھیک ہے تو پھر پیشگوئی کیوں کرتے ہو؟ پھر ایک اور افترا کیا ہے اور بہتان باندھتے ہوئے اطلاق خدا کا خوف نہیں کیا کہ مرزا جی ہر سال پیشگوئی کرتے ہیں کہ ضمیمہ بند ہو جاویگا، لاحول ولا قوۃ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کیا ضرورت ہے کہ ضمیمہ کے لئے پیشگوئی کریں یا اس کے بند ہو جانے کی دعا کریں وہ اس سید المعصومین خاتم الخلفاء کو کیا نقصان پہنچا سکتا ہے ہاں اگر کچھ نقصان کرتا ہے تو اپنا ہی میں جہاں تک مجھے علوم ہے کہ سکتا ہوں کہ حضرۃ مرزا صاحب کی محفل مبارک میں تو ضمیمہ کا کبھی ذکر بھی نہیں ہوا بلکہ ہم احمدی تو ضمیمہ کے جاری رہنے پر خوش ہیں۔ کیونکہ اس سے فریقین کے اخلاق کا موازنہ کر سکنے کا موقعہ حق جو طلب کو ملتا ہے جب تک رات نہ ہو دن کی کیا قدر ہو سکتی ہے ہماری احمدی دنیا جہاں ضمیمہ آتا ہو وہاں ضرور البدر کا پرچہ پہونچانے کی کوشش بھی کیا کریں تاکہ ان کو معلوم ہو کہ اقوامی اور احسان کی راہوں پر قدم مارنے والی... کونسی جماعت ہے کیونکہ برتن سے وہی نکلتا ہے جو اس میں ہو مگر افسوس تو یہ ہے کہ شحنۂ ہند اس کی پیش بندی پہلے ہی کر رہا ہے وہ نصیحت کیا کرتا ہے کہ دیکھو مرزائیوں سے وفات مسیح کے متعلق بحث مت کرنا یہ صرف اس لئے کہ وہ خوب جانتا ہے کہ کوئی شخص احمدیوں سے اس بحث میں جیت نہیں سکتا اب اس نے یہ اشارہ کیا ہے کہ مرزائیوں سے ملاقات نہ رکھیں اور جو کچھ پوچھنا ہو اپنے علماء سے پوچھیں۔ اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ شاید ہمارا اپل نہ ظاہر ہو۔ مگر کیا وہ باوجود اس قدر بند شوں کے سعید روحوں کو مسیح موعود کے آستانے پر گرنے سے روک سکتا ہے ہرگز نہیں والدتم لوزدہ الجنس میل الی الجنس شحنۂ ہند کو بعض نامہ نگار بھی ایسے ہی ملے ہیں جو کہ تمسخر و استہزاء اور گالیاں دینے میں اپنا مدمقابل نہیں رکھتے اور واقعی ہم ان کے مقابلے میں ہار مان لینے کو طیار ہیں۔ یکم فروری کے ضمیمے میں دو نظمیں جنہیں ان میں تہذیب کا خون کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا گیا افسوس کہ میں اس کا ایک شعر بھی نقل نہیں کر سکتا۔ کیا یہی شیوہ ایمانداری و اتقا ہے! کیا یہی حیا و شرم کا تقاضا ہے استغفر اللہ۔!

شحنۂ ہند کے ایڈیٹر مدعی تو ہیں مجدد السنۃ مشترقیہ ہونے کے! مگر یہ نہیں بتاتے کہ آپ کے ظہور کی خبر کونسی حدیث میں تھی! یا خود ساختہ خطاب ہے زیادہ سے زیادہ آپ کوئی قدرت دکھا کر موجد بن سکتے تھے! نہ کہ مجدد اور پھر السنۃ مشترقیہ کی جس ایک ہی کو خواہ پوری طور سے فارسی و عربی کے خاصات جدیدہ سے بھی آگاہ نہ ہوں۔ حضور والا نے ایک کتاب پر ریویو لکھا ہے۔ کتاب تو جس پایہ کی ہے وہ مطالعہ سے معلوم ہو سکتی ہے کہ اس کے مولف کو عبارت لکھنے کا بھی سلیقہ نہیں۔ اور خود ہی اپنی تردید آپ کرتے ہیں مگر اسپر علم و فضیلت کے مدعی اور کہتے ہیں دیکھا ہم نے کیسا دندان شکن جواب دیا یا ہماری میر بھٹی بہائی اس کتاب کو دیکھکر ضرور ہنستے ہوں گے فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم۔ کے معنے خلاصۃ التفاسیر سے لکھتا ہے پھر جب وفات دی تو نے مجھے تھا تو محافظ ان پر پہر آگے چل کے لکھتا ہے یعنی جب تو نے مجھے آسمان پر بلا لیا تو پھر تو ہی نگہبان تھا۔ اتنا خیال نہیں کیا وفات کے معنے آسمان پر بلانے کے ہیں؟ اس کا ریویو پڑھئے محمل کے یا من انزل علینا الخ اور پہر انکا فقرہ ہے و نفصلے علی من ارسل الینا۔ تقابل کا خیال کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ خدا پر درود پڑھنے شروع کر دیا ہے اور پہر اس کے ساتھ النبی الامی کا شوشہ جس کی صفت ہے حسنہ الجمیع۔ اب اتقاضائے بلاغت تو یہ تھا کہ نبی کو امی کہا تو اس کے علم و عرفان کا ذکر کرتا۔ مگر نہیں قافیئے کی رعایت کا خیال ایسا دوڑا کہ حسن کی تعریف بے موقعہ لے دوڑی۔ اس کے بعد پھر خدا کی صفت شروع کر دی ہے سبحانہ ابن مریم المسیح حالانکہ اپنے رسول کریم صلعم کے ساتھ سبحانہ لکھنا ضروری نہیں سمجھا کجی من النقل والصلب القبیح۔ گویا قتل تو بہتر تھا صلب قبیح... تھا۔ یا محض رعایت سجع فرجًا نک کیوں نہ ہو آخر بڑے دور سے مسافت طے کر کے جوائے ہیں بیت بنا ءً رفیعا الذی باذاء صولتہ وجیروتہ بناء کی صفت صولت و جبروت سے ایجاد شدہ سے کم نہیں۔ تزلزلت وانھدمت ویارا یہ دیار پہ معنے وارد۔ کیا لازم فعل کا بھی مفعول ہوتا ہے۔ پھر کائنات عمارتہ المبیتہ۔ لکھا ہے یہ ضمیر راجع ہے دیار کی طرف جو واری جمع ہے سبحان اللہ۔ المحل ثلث شیعا یہ شیئا بھی عمارت کی صفت ہے بجا فرمایا پھر لکھتے ہیں وسنت خاتم المرسلین الذین شانہ لا نبی بعدی یہ الذین بھی برمحل فرمایا خیر یہ ایک سرسری نظر ہے باوجود اتنی تہ در تہ دانی اور تمام عمر مجددیت ہے ہم انشاء اللہ تعالیٰ اب پہر ضمیمہ کے جواب کا سلسلہ شروع کرنے والے ہیں ✦

(احمدی گجراتی)

نوٹ۔ چونکہ خاکسار ایڈیٹر ایک ضروری کام کے لئے قریب ایک ہفتہ کے قادیان سے باہر رہا ہے اس لئے اخبار ۸ صفحہ پر ملا کسی

خبرین ؛

ریلوے پر نالش ۔ ہائی کورٹ مدراس مین ایک نابالغ مسمی رتی لال کی طرف سے مدراس ریلوے پر پانچ لاکھ روپے کی نالش اس لئے کی گئی تھی کہ مستغیث کا والد مسمی کالیداس ریلوے پر سفر کرتا تھا۔ پل ٹوٹنے کا حادثہ ہونے سے وہ جانبر نہ ہو سکا۔ اس سے رتی لال کے گھر بار کا گویا کہ ستیاناس ہو گیا۔ عدالت نے بہت غور کے بعد قرار دیا ہے کہ ہرچند انتظام ریلوے کا کچھ قصور نہین تھا لیکن یہ ضرور ہے کہ اگر اس پل پر پترول کے قواعد کی بخوبی پابندی کی جاتی تو غالبًا یہ حادثہ وقوع مین نہ آتا اس فرد گذاشت کے لحاظ سے ریلوے پر ۳۳ ہزار روپے کی ڈگری کی گئی ہے جو پانچ لاکھ کے مقابلہ مین قلیل ہو لیکن تاہم ۳۳ ہزار کی رقم حقارت سے دیکھنے کے قابل نہ ہوگی استغاثہ کی طرف سے سٹراڑدلی نارٹن صاحب بڑے سرگرمی سے پیروی کی ہے ۔ عجب نہین ہے کہ ریلوے کی طرف سے اور آگے تک اپیل کی جاوے ہر میٹرون نسی نیس مین بھی ہزارون روپے اڑ گئے ہون گے یہ مقدمہ کئی مہینون سے چلتا تھا اور پیشیان ایکدرجن سے کم نہ ہون گی ؛

ٹرنسوال مین طاعون ۔ ٹرنسوال کے صدر مقام جوہانسبرگ مین طاعون کا خوف ترقی پر ہے پریٹوریہ مین بھی اس کی وارداتین ہونے لگین طاعون کے باعث ہندوستانی زیادہ مرے لیکن فرنگی بھی جان بحق ہو رہے ہین تازہ خبر ہے کہ ۳۶۰ ہندوستانی آلودہ علاقہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ آباد ہو رہے ہین نئی بستی شہر سے میل کے فاصلے پر قائم کی گئی ہے آلودہ علاقے مین ہندیون کے رہنے کے کوٹھے جلا دئے جاوینگے اس سے طاعون کے ذرات بھی امید کہ معدوم ہو جاوینگے ۔ ۲۵ تاریخ کو جوہانسبرگ مین ۲۹ دیسی اور ۹ فرنگی طاعون مین مبتلا ہوئے منجملہ ان کے پچاس دیسی اور پانچ فرنگی ہلاک ہو گئے ہین ؛

طاعون کی ترقی ہندوستان مین وبائے طاعون کی ترقی خوفناک پائی جاتی ہے گذشتہ ہفتہ مختتمہ ۱۹ مارچ مین چالیس ہزار ۴۷۵ نوتیان ہوئین ہفتہ سابق کی نسبت قریب ۷ ہزار کے زیادہ ہین خاص تعداد حسب ذیل ہین ۔

پنجاب مین دس ہزار ۱۷۴ نوتیان بمقابلہ ۱۴۳۱ ہفتہ سابق کے صوبجات متحدہ مین ۹۴۲۷ بمقابلہ ۸۵۰۴ کے اضلاع بمبئی مین ۷۶۰۸ بمقابلہ ۷۱۴۰ کے بنگالہ مین ۷۹۷ بمقابلہ ۸۸۴۳ کے ۔ ممالک وسطی مین ۴۸۰۴ بمقابلہ ۹۰۲۲ کے وسط ہند مین ۱۰۱۴ بمقابلہ ۹۵۵ کے ۔ راجپوتانہ مین ۱۰۳۳ بمقابلہ ۶۲۱ کے کشمیر مین ۵۲۶ بمقابلہ ۴۰۵ کے شہر بمبئی مین ۸۴۹ بمقابلہ ۹۲۵ کے ۔ شہر کلکتہ مین ۲۹۵ بمقابلہ ۲۳۰ کے ؛

اسی ہفتہ مین فوتیون کی تعداد ۲۹ ہزار ۲۳۶ تھی ۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کی تفویض یتیم خانہ کے لئے چھ ہزار کی امداد خزانہ غیب سے نصیب ہوئی ۔ مسٹر آر ایچ ہادی لینڈ وچھلے دنون لاہور مین فوت ہوئے انہون نے یتیم خانہ مذکور کو مستحق امداد کا خیال کر کے اس کی امداد کے لئے چھ ہزار روپیہ اپنی جائداد سے وصیت فرمایا تھا چنانچہ مسٹر ہادی لینڈ کی جائداد کے ٹرسٹیون نے گورنمنٹ سے درخواست کی ۔ اور گورنمنٹ نے منظور فرمایا کہ یہ رقم خزانہ مین جمع رہے اور اس کا مقررہ سود ماہ بماہ انجمن حمایت اسلام کے یتیم خانہ کے لئے دیا جاوے ؛

سورت مین سخت آگ لگی ایک ہزار مکان راکھ ہو گئے ؛

بمبئی مین چند روز سنگریزی کھلا ؛

الہ آباد مین طاعون کا زور ہے یومیہ فوتیان سوا سو ڈیڑھ سو تک ہین ۔

گورداسپور مین پچھلے ہفتہ ۱۱۸۹ طاعون سے مرے سیالکوٹ مین ۱۰۶۶ ۔ شاہ پور مین ۸۲۱ ؛

ہفتہ مختتمہ ۱۲ مارچ کل آمدنی ریلوے ہند ۲ لاکھ ۹۰ ہزار نو سو روپیہ تھی ۔ (عام)

تین اقوام کا اتفاق پر اتحاد

جنگ روس و جاپان کے متعلق خبرون سے معلوم ہوا ہے کہ حضور قیصر ہند ایڈورڈ ہفتم دام اقبالہ اس جنگ کی نسبت بہت افسوس کا اظہار کیا ہے جس سے آپ کی ہمدردی بنی نوع انسان کا اعلی درجہ کا ثبوت ملتا ہے اور ظاہر ہوتا ہے کہ امن عامہ کی کس قدر امنگ اور خواہش ہمارے بادشاہ کے قلب مین مرکوز ہے حضور ممدوح انسان نے ہیران ڈسٹولیز صاحب کے ساتھ گفتگو کے دوران مین فرمایا کہ دو قومون کی باہمین سرد مہری خرابی واقع ہو رہی ہے اس کی نسبت تمام قومی اخبارون کو چاہئے کہ متفق ہو کر اسکو گھٹانے کی کوشش کرین کیونکہ پریس کے ہاتھ مین آج کل یہ زور ہے کہ وہ اس قسم کی مشکلات کو گھٹا اور بڑھا سکتا ہے اور آپکو امید قوی ہے کہ تمام ممالک کے اخبارات جن مین انگلستان بھی شامل ہے ہمہ تن کوشان ہونگے اس فرض کو ادا کرین گے دوران کلام مین آپنے روس و جاپان مین لڑائی ہونے پر بہت درد اور افسوس کا اظہار فرمایا ہے فرانس کے ساتھ اس وقت دوستی کو بہت مفید قرار دیا ہے اور یہ اس لئے نہین ہوا کہ فرانس اور انگلستان کے فوائد سفر و حضر پر منحصر ہین بلکہ بالخصوص اس لئے کہ عالمگیر امن امان کے قائم کرنے اور برقرار رکھنے کے لئے اس قسم کی اتحاد کی بڑی ضرورت ہے ؛

حضور ممدوح نے کہا کہ اگر جنگ ہند کے باعث پیچیدگیان پیدا ہوئین تو فرانس اور انگلستان کا خصوصیت سے یہ فرض ہوگا کہ جہان تک ہو سکے اس آگ کو بھڑکانے نہین بلکہ کوشش کرین

حضور ممدوح کے اس بے ساختہ بیان کی تمام یورپ اور امریکا مین قدر کی گئی ہے اور فرانس مین تو دل سے اس واقعیت کو تسلیم کیا گیا ہے امید ہو کہ اب روس کے اخبارات کی مخالفت خود بخود فرو ہو جاوینگی ؛

روسی اخبارون مین امریکن گورنمنٹ کی روش پر سخت اعتراض کیا گیا ہے اور بزور یہ الزام لگایا گیا ہے کہ امریکہ نے علیحدہ رہنے کی شرائط کی پابندی کما حقہٗ نہین کی بلکہ ایک طرح سے خلاف ورزی ہے ۔ روس کی ان تند اور نیم سرکارنی تکذیبون اور الزامون کے جواب مین امریکن پریسیڈنٹ روسیولٹ صاحب بہادر نے ایک ضروری حکم سرشتہ انتظامیہ کا شائع کیا ہے اس حکم مین تمام امریکن قوم کے لوگون سے انتخابی کی گئی ہے کہ اس لڑائی مین قطعی طور سے علیحدہ رہنا چاہئے اور گرمی کی طرفداری ہرگز نہ چاہئے اس حکم نامہ مین روس اور جاپان کے درمیان لڑائی چھڑ جانے پر نہایت دل سوزی اظہار رنج و افسوس کا فرمایا ہے اور امید ظاہر کی ہے کہ یہ لڑائی جلد ختم ہو جاوے گی دونون لڑائی کی طاقتون کو اپنا دوست سمجھنا چاہئے آج کل کے زمانہ مین ریلوے اور تار برقی کے ذریعے سے تمام اقوام ایک دوسرے کی ہمسایہ سمجھی جا سکتی ہین اور یہ وہ زمانہ ہے جب کہ تمام بنی آدم کو برادرانہ اتحاد اور دوستی قائم رکھنے کی بہت ضرورت ہے اس اعلان کو تمام امریکن اخبارات نے شائع کیا ہے ؛

روسیون نے خبر رسانی کا ایک محکمہ خاص تنگھائی مین قائم کیا ہے کہ یہان سے جاپانیون کی حرکات پر نظر رکھی جاوے ؛

ولادیوسٹک مین روسی کمانڈر نے باشندون کو تاکید کی ہے کہ وہ ہرگز نہ بھاگین وہین رہین اور خوراک کا انتظام خود کرین کم سے کم جن کے پاس ۸ ماہ کی خوراک کا سامان ہو وہ ضرور رہین ؛

۲۷ مارچ کو جاپانیون نے پھر محاصرہ کی کوشش کی لیکن روسی تاک گئے اور خبردار ہو گئے مگر تاہم ایک تارپیڈو بوٹ روسیون کا غرق ہو گیا ۔

یالو و پنگیانگ کے درمیان روسی فوجین واپس ہٹ گئین چالیس ہزار جاپانی فوج پہنچ گئی ۔ معہ توپ خانہ آئی تھی ؛

۸۰۰۰ ہزار جاپانی فوج جنسان سے براہ کوہستان نیگوٹک کو گئی وہان سے آگے پنگیانگ ہے ۔

روسیون کا ایک گروہ اس لئے سرحد پار ہوتا ہوا پکڑا گیا کہ جنگی قواعد کی پابندی برداشت نہ کر سکا اس مین سو چینی نوکرون کو توپ سے اڑا دیا گیا اور ۳۰ آدمی قید کئے گئے ہین

روس مین جنگی پیڑھی کی مرمت کے لئے قومی چندہ کھلا پندرہ لاکھ

قول صحیح زیر طبع ہے ۔ سر الشہادتین دوبارہ چھپکر طیار ہو گئی قیمت وہی ار علاوہ محصول ڈاک ؛ برادران آحمدیہ سے التماس ۔ سید عبد المجید صاحب عرب بغدادی اپنی بعض ضروریات

فہرست مبائعین حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جنہوں نے طاعون کے سبب سے بذریعہ خطوط بیعت کی

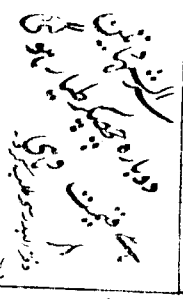
ساکن ٹبہ معلاں شہر سیالکوٹ
شاہ بیگم زوجہ دیوان شاہ صاحب
زینب بی بی والدہ " "
رضیہ بیگم دختر " "
تقیہ بیگم دختر " "
محترم بی بی زوجہ چراغ سید بخاری
دختر چراغ سید
محمد لوید ولد چراغ شاہ
علی حفر ولد چراغ شاہ
نذیر بیگم دختر چراغ شاہ
جنت بی بی زوجہ خیر علی شاہ احمدی

ساکن گھنو کے ضلع سیالکوٹ
میاں عطر دین ولد الٰہی بخش
محمد دین ولد احمد
ننھا ولد کریم بخش
علی محمد " "
غلام محمد ننھے خان
شہاب الدین ولد بہولا
محمد دین ولد الہ دتا
محمد خان ولد فتح محمد
الٰہی کرم الٰہی ولد علی محمد ساکن قلعہ صوبا سنگھ
عزالدین ولد قادر بخش " "
الہ رکھا ولد غلام کشمیری " "
عبدالحق " غلام محمد " "
الہ دتا ولد جواہر گھٹیالیان
مولا داد ولد شاہ محمد سکنہ بہوڈی
الہ بخش ولد جیون ساکن گھنو گے
دولو " بوٹا " "
کریم بخش " محکم الدین " "
بنی بخش " بوٹا " "
امام الدین " الٰہی بخش " "
محمد بی بی ہمت و دولجت " "
بہاگن زوجہ شمس الدین " "

سردار ولد دھلو ساکن گھنوکے
سر بلند " جلال الدین "
شہاب الدین فضل "
غلام محمد " حکم "
شاب ولد بہولا "
چوغطہ عمر بخش "
وزیرا ولد " "
پیرا ننا ولد رحیم بخش "
پیرا ننا ولد جیون
حافظ صوبا ولد فضلدین "
ضیاالدین صاحب "
شادی ولد روڈا "
بوٹا ولد ننھا "
نواب الدین ولد علم الدین
علی گوہر ولد سردار
امتا " احمد یار
میاں فضلدین ولد ننھا
الٰہی بخش ولد فضل دین
محمد ولد بٹ با۔ وہم کوٹ جگو ضلع گورداسپور
علی گوہر ولد نتھل "گونڈی
بنی بخش ولد دولو بہینی
لاڑو ولد قادر سنام
بدرالدین مالیر کوٹلہ
شیرو بہینی
قادر دین سندھی شکا
نواب ولد کیسر
کیسر خان۔
فتح دین
جانی شاہ پہ دسوہا
علی محمد ولد لیکھڑ اٹھوال گورداسپور
عبدالجلیل ولد قدرت خان قادیان
اہلیہ الہ دتا دریا چنگو جہلم
محمد دین ولد قادر بخش سنگوئی

عبدالکریم ولد میاں محمد دین پھلواری
برکت علی نتھ غلام نبی
امام الدین ولد خدا یار باسی والہ یکٹ
بدرالدین اورسیر امین پور
محمد حسین ولد محمد غفور ٹرپئی
فضل داد ولد دلایتا
عبدالسلام مہار پور
محمد سالم انیری ضلع منٹگمری
الہ دتا ولد مراد بخش ڈھوک سیالکوٹ
امام الدین
ماچیا

فضل دین ولد ننھا ساکن
محمد دین فضلدین
احمد دین ولد محمد رمضان "
ضلع سیالکوٹ



نقل چھٹی جو ایک فوجی افسر صاحب کی طرف سے مرحوم رحمت علی صاحب کو ان کے حسن خدمات کے اعتراف میں لکھی گئی تھی

Camp Burao
6th Aug. '03

Hospital Assistant Rahmat Ali served with the Punjab Mounted Infantry from Nov. '02 to July 1903 and I have great pleasure in acknowledging his services. He has given every satisfaction. His tact has endeared him to the men and we officers have always had the highest opinion of him and we are sorry to lose him.

He has had a long time knocking about in these parts and deserved a well-earned rest. He is anxious to get Civil appointment, and I trust will succeed and I confidently recommend him to His Majesty's Consul-General

(Sd) G.W. Rawlins
late. Comdt. P.M.I.

True Copy
Mamtaz Ali Khan
B/69 Native field Hospital
2nd. Brigade
Somali Land Fd. Force.
Via Aden & Berbera.

ترجمہ

کیمپ بورائو
۶ اگست ۱۹۰۳ء

رحمت علی ہاسپٹل اسسٹنٹ پنجاب مونٹڈ انفنٹری کے ساتھ نومبر ۱۹۰۲ء سے جولائی ۱۹۰۳ء تک کام کرتا رہا ہے اور مجھے اس کی خدمات کا اعتراف کرنے میں نہایت خوشی حاصل ہوئی ہے وہ ہر طرح سے اپنے کام میں قابل قدر تسلی اور تشفی دے چکا ہے اور اس کے پیشہ اور سلوک نے تمام آدمیوں کو گرویدہ بنا لیا ہے اور ہم آفسرین اس کی نسبت ایک اچھا حسن ظن رکھتے ہیں اور اس کی علیحدگی پر متاسف ہیں +

وہ عرصہ دراز سے ان اطراف میں مختلف جگہ کام کرتا رہا ہے اور وہ مستحق ہے کہ اس کو وہ آرام دیا جاوے جس کو اس نے بڑی محنت سے کمایا ہے وہ کنسی سول ملازمت کا اب خواہشمند ہے اور مجھے یقین ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہو جاوے گا اور میں بڑے وثوق سے اعلیٰ حضور قیصر ہند کے کونسل جنرل کی خدمت میں سفارش کرتا ہوں۔

دستخط۔ جی۔ڈبلیو۔رالنسن
مینیجر
سابق کمانڈنٹ پنجاب مونٹڈ انفنٹری

www.aaiil.org

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق ممریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہو اور سب کو دریافت ہو جائے نے یسوعی معجزات کی کل ہر ایک مذہب و ملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی ہے اس ہی اور بکو ذریعہ سو بڑی بڑی امراض کا علاج ہو جاتا ہے اسکا محلل ہر ٹیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے جو ہاتھ لگائیں ورچ ہیں انیمشن کرسٹل السان سحت نیشنل رکھکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور اسکی ضبط کرنیکی عادت بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنے والوں نے یہ مبالغہ کیا ہے کہ آسمان اور زمین قبضہ میں ہیں اور اسکی مشاق کو گویا خدائی کی کل چابیاں دیدیا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے جیسے السان دیگر علوم عطیاتی کا تیک یا بلا استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے جیسو خدا کا دیا ہوا دو سو پر ایک دوا یا دوسرا عمل پنا اثر مفید یا مضر کرتا ہے ویسے ہی اسی کا ارادہ یا اذن سے انسان اس سو خانہ اٹھا کتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کی متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو بنیمر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں قیمت عہ

ستہا ذہ آسمانی حصہ دہم داول - بجواب اکملہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی اس کی اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کی جواب اس میں دلائل کے ساتھ دی گئی ہیں ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور سلسلہ جہاد - اور خرد و جمال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دلائل محکم جواب دے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ

سر مکتوم یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے یہ ثابت کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ثابت کیا ہے اور نساء کم حرث لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جس مرد کے زمانہ میں جو خود اس کی ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵

رویائے صالحہ مصنف نے اپنی - بیعت کی سرگذشت - محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ طیار کرنیکا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ثبوت مصنف سابقہ ہے قیمت ۲

اعجاز احمدی ۳۲ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین سو کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہو جاتا ہے قیمت ۱

قول صحیح پنجابی کے مشہور و معروف شاعر بیان ہدایت اللہ صاحب ساکن لاہور کی نظم جو آپنے اردو زبان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ۱ (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک نظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب نے اپنے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر بعض اصطلاحات حضرت مسیح آخر زمان عم امدہ مولانا مولوی ابوالدین صاحب جو کہ فضل سے زندہ ہیں اور بعض حضرت مسیح الزمان سے دلکش اس کی بہت بہ الفاظ ارشاد فرمائے ہیں عمدہ تفسیر ترین زبان ہے قرآن لکھا خوب بیان کیا ہے دلوں پر تاثیر کرنیوالی ہے حضرت مسیح الزمان اور مولانا مولوی ابوالدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل رحمان سے چھپکر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض نقد - رسالہ ٹکٹ آنے پر بطور نمونہ رسالہ کی جاتی ہے - بلا جلد سے جملہ ۳۰ پارہ الم کی قیمت ۶ پارہ عم ۲ **المشتہر** خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام سیالکوٹ اور اسی ضلع کرمال تمام وجوہ آئین منشر کے نام آنی چاہئیں نہ کہ دفتر البدر میں۔

پریذیڈنسی کے سٹ ناظرین ہمارے یہاں ہنڈیا کاری کوفت گری کا کام کرتے ہیں کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتا ہے جس کو اوپر نام مشہور کی دو چاندی اور سیل لگا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھا سکتا ہے وقار یہ ہے کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اور یہ تجربہ سے ثابت شدہ ہے کامیابی بین نمبر ۱ بیل سٹ نام آپکی مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۳ نمبر ۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۲ نمبر ۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۳۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۳۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۳۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۳۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۳۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۳۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۳۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۳۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۳۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۳۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۴۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۴۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۴۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۴۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۴۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۴۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۴۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۴۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۴۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۴۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۵۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۵۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۵۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۵۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۵۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۵۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۵۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۵۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۵۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۵۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۶۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۶۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۶۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۶۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۶۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۶۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۶۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۶۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۶۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۶۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۷۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۷۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۷۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۷۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۷۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۷۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۷۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۷۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۷۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۷۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۸۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۸۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۸۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۸۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۸۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۸۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۸۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۸۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۸۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۸۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۹۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۹۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۹۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۹۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۹۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۹۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۹۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۹۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۹۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۹۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۰۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۰۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۰۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۰۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۰۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۰۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۰۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۰۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۰۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۰۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۱۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۱۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۱۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۱۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۱۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۱۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۱۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۱۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۱۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۱۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۲۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۲۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۲۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۲۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۲۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۲۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۲۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۲۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۲۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۲۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۳۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۳۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۳۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۳۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۳۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۳۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۳۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۳۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۳۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۳۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۴۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۴۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۴۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۴۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۴۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۴۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۴۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۴۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۴۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۴۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۵۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۵۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۵۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۵۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۵۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۵۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۵۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۵۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۵۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۵۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۶۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۶۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۶۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۶۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۶۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۶۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۶۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۶۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۶۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۶۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۷۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۷۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۷۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۷۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۷۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۷۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۷۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۷۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۷۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۷۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۸۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۸۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۸۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۸۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۸۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۸۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۸۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۸۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۸۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۸۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۹۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۹۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۹۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۹۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۹۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۹۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۹۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۹۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۹۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۱۹۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۰۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۰۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۰۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۰۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۰۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۰۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۰۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۰۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۰۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۰۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۱۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۱۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۱۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۱۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۱۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۱۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۱۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۱۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۱۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۱۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۲۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۲۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۲۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۲۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۲۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۲۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۲۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۲۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۲۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۲۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۳۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۳۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۳۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۳۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۳۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۳۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۳۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۳۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۳۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۳۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۴۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۴۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۴۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۴۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۴۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۴۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۴۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۴۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۴۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۴۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۵۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۵۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۵۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۵۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۵۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۵۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۵۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۵۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۵۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۵۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۶۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۶۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۶۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۶۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۶۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۶۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۶۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۶۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۶۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۶۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۷۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۷۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۷۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۷۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۷۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۷۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۷۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۷۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۷۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۷۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۸۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۸۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۸۲ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۸۳ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۸۴ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۸۵ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۸۶ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۸۷ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۸۸ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۸۹ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۹۰ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ نمبر ۲۹۱ - بیل سٹ نام مشہوری اور کام بھی مشہوری قیمت ۱ ن

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دے گا | نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمد کا
عکس ہے یہ رخ محمد کا

ان اللہ قد صرح لکم وقت مسیحہ وما ترکم اللہ

البدر

آن مہمان مستوحش کہ باشی کہ او رسد ان

طبع لاجل تبلیغ الحق وتقویۃ الایمان

چہ گویم با تو گر آئی چہار در قادیان بینی | وداعی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر ۱۰ | ہر ایک ماہ کی انگریزی یکم ۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضلِ خدا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن رسولے کش محمد ہست نام
جاں فشد با جان او را جاں شدند
باز دو نسیم ہر آبے کہ ہست
آن نہ از خود رفت ہمان جائے بود
اقتدائے قولِ او در جانِ ما ست
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
معجزاتِ احمدیہ ہست راست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
یک قدم دوری ازان رخشِ کتاب

وہ الفاظ جن میں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہیں

ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشہد ان محمدا عبدہٗ ورسولہٗ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں گرفتار رہا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہ کو تسلیم کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔

بیعت پھر اس کے بعد آپ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ مرتے دم تک شرک سے بچتا رہیگا

دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنج وقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دل محویت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنیکے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونیپر اُس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم۔ یہ کہ انتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چلیگا اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس قرابت میں ایسا اعلیٰ وجہ ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خاندانی قرابتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

نوٹ۔ بیعت کا انتہاء حضرۃ امام الزمان مورخہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ نومبر ۱۸۹۱ء تک سو چودہ سال ہوئی ہیں جبکہ ابدال اپنے پورے معنوں کے ساتھ پس چہار دہم سال کی یادگار میں جو اپنی فتح و نصرت کا نشان ہے قادیان سے طلوع ہوا۔

احمدی شعراء خدمتِ دین ضرور التماس

البدر میں مندرجہ ذیل نقرہ پر دن سے معلوم ہوا ہوگا کہ صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب شہید رضؓ کی استقامت اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بار بار بطور نمونہ جماعت کے لئے پیش کرتے ہیں اور واقعی میں یہ واقعہ ایک بڑی نادیکھی یادگار دنیا کی ہے اور اس قابل ہے کہ بچے بچے کی زبان پر اس کا تذکرہ ہو اس خیال سے میں اپنے احمدی برادران سے جو کہ شعر کوئی کے فن میں بزبان فارسی یا اردو یا پنجابی مہارت رکھتے ہیں التماس ہوں کہ ان میں سے ہر ایک صاحب اپنی اپنی جگہ ان واقعات شہادت کو منظوم فرماویں اور اپنی اپنی نظم دفتر البدر میں قادیان ارسال کریں یہاں پر ہر ایک زبان کی نظم کا انتخاب کرکے جو سنی نظم علیحدہ علیحدہ زبان میں اکمل اور شستہ ہوگی اُسے کتابی صورت میں شکل میں چھاپا جاویگا امید ہے کہ مقبول انظام کے مصنف کی کچھ مالی خدمت بھی کی جاوے گی۔

(خاکسار فضل)

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن جالندھر سے ایک ماہ کے لئے فیروزپور تبدیل ہوئے۔ آئے دن کی تبدیلی اگرچہ موجب تکالیف بھی ہوتی ہے مگر امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف اسے اپنے لئے استعمال کا ایک بڑا ذریعہ فرمائیں گے گذشتہ ایام میں جبکہ خاکسار ایڈیٹر لاہور میں تھا اور ڈاکٹر صاحب موصوف سے ملاقات ہوئی تھی تو آپ نے بعض معترضین کے اس اعتراض پر کہ شیطان کے خارجی وجود کا ثبوت کیا ہے ایک بہت ہی قابل قدر اور لطیف خیال کا اظہار فرمایا جسے خنفریب احمدی احباب ڈاکٹر صاحب موصوف کے قلم کے ہی ذریعہ سے البدر کے کالموں میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

طاعون کا علاج توبہ ہمیں نہیں آج کل

تقریباً تین سال عام طور پر طاعون کا زور شور ہے جاہل لوگ تو ابتدا جہالت کے غیر مشروع کاموں میں لگے ہی رہا کرتے ہیں اور قبروں پر جانا اور ماتھا رگڑ کر آہ وزاری کرنا اور اپنے جاہل پیروں سے قسم قسم کے دم چھپوہ کرانا تو ان کے نزدیک ایک جائز بلکہ واجب طریق ہے مگر تعجب ان علمائے پر ہے جو علاوہ صوفی ہونے کے اہل شرع اور مولوین کا بھی دعویٰ رکھتے ہیں وہ بھی اس آفت آسمانی سے رہائی پانے کے واسطے کئی ایک ناجائز کام کئے دیتے ہیں کہ چنیر ایک سلیم الفطرت انسان کا پیشہ تو درکنار بہ یہ بھی اعتقاد نہیں

لا سکتا یہاں موقع چاوہ میں بھی بعشورہ چند مولویان پہلے تو عام لوگوں اور معصوم بچوں کو کئی منتر سکھلائے گئے جن کا یہاں بیان کرنا موجب دلالت وحرج ہے۔ پھر کئی ایک اسی قسم کے تعویذ منگوا کر لوگوں کے گلے میں لٹکا گئے۔ اب چوتھے دن سے ایک نرالی قسم کا عمل شروع ہے وہ یہ ہے کہ ایک تعویذ کو نقارے سے باندھکر مسجد کی چھت پر رکھکر دن رات لگاتار باہو ہونیکی حالت میں بجائے رہتے ہیں اور اس بات کی سختی پابندی ہے کہ بالکل آواز میں وقفہ نہ پڑے اگلے دن ایک ٹونکا چوک گیا تھا۔ جس کا فدیہ یہ قرار پایا کہ بجائے تین دن بجانے کے چار دن تک بجایا جاوے۔ چنانچہ ایک دوسرا نقارہ بھی طیار کرکے رکھا گیا ہے تاکہ اگر یہ پھٹ جاوے تو جھٹ دوسرے کو لٹکا دیں لگ جاوین کئی آدمی اس کام پر تعینات کئے گئے ہیں جو کہ بوجہ بے نوبت اس کار خیر کو سرانجام دیتے ہیں ابھی تک تو مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ والا معاملہ ہو رہا ہے امید نقارہ کوچ کا نقارہ بنا ہوا ہو لے

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

بھلا یہ عذاب الٰہی چھوہ منتر کرنے سے کسطرح ٹل سکتا ہو مرض کا علاج ہمیشہ ازالہ سبب سے ہوا کرتا ہے تو پھر جبکہ اس مرض کا سبب توہین وتحقیر مامور اللہ ہے تو پھر یہ مرض مکڑی کی طرح نقارے کے خوف سے کیونکر بھاگ جاویگا اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو چشم بصیرت عطا فرماوے ہمین

محمد عبداللہ احمدی از چاہ ۵۵

احیاء السنہ لاہور ۳۱ مارچ ہمیں

جو بد زبانی وسب وشتم واستہزا جعفر زٹلی نے حضرت مرزا صاحب علیہ السلام قادیانی کی نسبت شائع کرائے تھے اگر ایڈیٹر وپبلشر اخبار کا حضرت مرزا صاحب کی نسبت حسن ظن نہ تھا تو بلحاظ انسانیت وحسنیت اخبار میں نہ درج کرنا تو اچھا تھا ایسی تحریرات جن میں انسانیت وحسنیت کا بھی لحاظ نہ ہو۔۔۔ یہ کوئی شریف انسان دیکھکر خوش نہیں ہوتا بلکہ دکھتا ہے۔ لفظ احیاء السنہ دیکھکر اخبار کی وقعت بڑی دل میں تھی اور اس کی بیہودگی کے لئے ہمیں کچھ ایسا اچھا خیال نہ تھا مگر اب جعفر زٹلی کی بدزبانی دیکھکر وہ خیال کالعدم ہو گیا ایسی بیہودہ تحریرات کی اشاعت اخبارات کو نقصان پہنچاتی اور وقعت کو گھٹاتی ہیں کیا لفظ اسلام اور احیاء السنہ نام اس قسم کی تحریرات واشاعت کے مانع نہیں؟ کیا اس قسم کی سب وشتم واستہزا محمد رسول اللہ صلعم کی سنت کو زندہ کرنے کے مصداق ہوتے ہیں یا امامت کا باعث ہوتی ہیں اسلام میں استہزا اور ٹھٹھا ومخول کرنیوالے انسانوں ایسی تحریرات سے الگ ہو کر قرآن کریم واحادیث نبویہ کی

توسیع اشاعت

(۱) مرحوم رحمت علی صاحب کی یادگار میں ڈاکٹر عنایت علی خان صاحب نے ایک اخبار اپنے شہر پرچون کے نام جاری کروانا چاہا تھا جو کہ ملک اودھ میں ایک واعظ اسلام کے نام ان کی درخواست پر جاری کر دیا گیا ہے ہمارے دیگر معزز احباب بھی ڈاکٹر صاحب کی تقلید کرکے اسود پر عمل درآمد فرماویں کیونکہ اکثر مفت خریداروں کی درخواستیں دفتر میں آتی رہتی ہیں اگر ان کی طرف سے اجازت ہوگی تو درخواست کنندہ کے نام اخبار جاری کر دیا جاویگا۔ بکل تو اپ حسب مراتب اخلاص ہفتہ وار ان کو ملتا رہیگا +

(۲) مکرمی المبشر صاحب کوٹ لکھپت۔ مکرمی فتح حسین خان صاحب کو ٹریگرمی المبشر صاحب ڈاکخانہ راولپنڈی ایک ایک نمبر خریدار البدر کو دیتے ہیں خدا ان سب احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے +

ضرورت

ہم کو اپنی جماعت احمدیہ کے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو کہ پرائمری تک مطابق قواعد مدرسہ کا ری اور قرآن عمدہ صحیح طریق تک ہمارے لڑکوں کو تعلیم دیسکے تنخواہ معین للعہ رہا ہوا اور روٹی اور پوشاک اسکو دیجائیگی یعنی علاوہ از نقدی خوراک وپوشاک۔

نوٹ۔ واضح ہو کہ یہاں کشمیر میں روٹی نہیں ہوتی صرف خشکہ یعنی چاول کھانا ہوگا۔ **المشتہران**

محمد اکبر خان ومحمد افضل خان وغلام حیدر خان

ویار محمد خان از مقام یاڑی پور کشمیر تحصیل کوٹلہ گام

تلاش معاش

ہمارے ایک احمدی دوست مقیم کرنال محکمہ انجینیری کے کاریگر اور سپری سے واقف ہیں اپنے احمدی احباب سے جو کہ محکمہ انجینیری سے تعلق رکھتے ہیں ملتمس ہیں کہ اگر کوئی پوسٹ ان کے کارخانوں یا محکمہ میں ہو تو معرفت دفتر البدر ان کو اطلاع دیکر عند اللہ اجر حاصل کریں +

وفات

منشی عبدالغنی خان افسر فراشخانہ پٹیالہ کی والدہ مورخہ ۱۲ محرم ۱۳۲۷ھ ہجری کو فوت ہو گئی ہیں جماعت احمدیہ سے وہ ان کی نماز جنازہ اور دعا مغفرت کی درخواست کرتے ہیں مرحومہ احمدی کی بیعت میں تھیں +

مولوی محمد یمین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے مکرم مخدوم جناب راجہ عطا محمد صاحب رئیس یاڑی پور کشمیر فوت ہو گئے ہیں اس لئے سب بھائیوں سے درخواست ہو کہ براہ مہربانی ان کا جنازہ

www.aaiil.org

ملفوظات حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

(جو کہ آپ نے مارچ کے آخر نصف حصہ میں فرمائے)

صبر اور تقوے کے نتائج اگر دیکھنے ہوں تو سورہ یوسف کو غور سے مطالعہ کرو کہ جب بھائیوں نے غلام بنا کر فروخت کیا تھا آخر کار خدا نے اسے تخت پر بٹھا دیا۔

گناہ کی طاعون اور علاج

اس وقت جبکہ بدی کمال اعتبار پر ہے اور اس کی ہوا ہی چلی ہوئی ہے اس سے الگ ہونا بھی ایک مرد کا کام ہے ہر ایک میں یہ طاقت نہیں کہ جوانمردی سے اس سے الگ ہو جاوے۔ جب انسان ہر کس و ناکس کو شب و روز میں مبتلا دیکھتا ہے تو اس کا اثر اس کے قلب پر پڑتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ سب دنیا جو ایسا کرتی ہے تو یہ کوئی بری بات نہیں اس لئے بدی کی طرف میلان ہو جاتا ہے اس پر خدا کا بڑا فضل ہے جس کی یہ آنکھ کھلے اور وہ بدی کو بدی جان کر الگ ہو

اس وقت جیسے طاعون پھیلی ہے اور سوائے خدا کے خاص فضل کے نجات نہیں اسیطرح گناہ کی طاعون ہے اور اس کے بچنے کے لئے بھی خدا کے فضل کی ضرورت ہے۔

جیسے جسمانی حالت اور تقوے میں دیکھا جاتا ہے کسی کی کوئی قوت کمزور ہوتی ہے اور کسی کی کوئی۔ یہی حال گناہوں کا ہے کہ بعض انسان خدا کے گناہوں کے ترک پر تو قادر ہوتے ہیں اور دوسرے گناہوں کے ترک میں کمزور پس جس گناہ کے چھوڑنے میں جو اپنے آپ کو کمزور پاوے اس کو نقاہت بنا کر دعا کرے تو اسے فضل خدا سے قوت عطا ہو گی

سنت الٰہی یہی ہے کہ ابتدا کافروں کی ہوتی چلی آئی ہے اور انجام کار متقی فرقہ کامیاب ہوتا رہا ہے

صحابہ کرام کی مراتب شناسی

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مراتب پر گفتگو ہوتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلعم کے بعد جو کچھ اسلام کا بنا ہے وہ اصحاب ہم نہ کی جاوے تو آخر کار تباہ اور برباد ہو جاتا ہے دیکھو باغ میں کیسے ہی عمدہ پودے تم لگاؤ۔ لیکن اگر لگا کر بھول جاؤ اور اسے وقت پر پانی نہ دو یا اس کے گرد باڑ نہ لگاؤ تو آخر کار نتیجہ یہی ہو گا کہ یا تو وہ خشک ہو جاویں گے یا ان کو چور لیجا دیں گے ایمان کا پودا اگر نشو و نما کے لئے اعمال صالحہ کو چاہتا ہے اور قرآن شریف نے جہاں ایمان کا ذکر کیا ہے وہاں اعمال صالحہ کی شرط لگا دی ہے کیونکہ جب ایمان میں فساد ہوتا ہے تو وہ ہرگز عند اللہ قبولیت

دروازہ کھولا

آخر عمر میں ایمان سلامت لے جانے کے لئے نہ علم کی ضرورت ہے اور نہ کسی اور شے کی۔ استغفار بہت کرنی چاہیے اور نماز میں اُٹھتے بیٹھتے ہر حال میں دعا میں مصروف رہنا چاہیے۔

اسلام اس بات کا نام ہے کہ قرآن شریف کی اتباع سے خدا کو طوعاً رضی کیا جاوے۔

تقریر بعد بیعت ۲۹ مارچ ۱۹۰۴ء

چند ایک احباب بیرونجات سے آئے ہوئے تھے اور حضرت اقدس کے قریب بیٹھنے کے لئے ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے قادیانی احباب کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ ان لوگوں کو جگہ دو۔ نئے آدمیوں کی تو خدا تعالیٰ نے اول ہی سے شناخت کر رکھی ہے جیسے براہین میں یہ الہام موجود ہے کہ کثرت سے لوگ تیرے پاس آویں گے تو ان سے تنگ دل نہ ہو نار یاتیک من کل فج عمیق (عربی میں ہے)

بعد ازاں چند احباب نے بیعت کی پھر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذیل کی تقریر اپنے ایک شخصی سوال پر فرمائی جس نے حضور سے استقامت کے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔ فرمایا۔

کہ استقامت خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے ہم نے دعا کی ہو اور کریں گے۔ لیکن تم بھی خدا تعالیٰ سے استقامت کی توفیق طلب کرو۔ استقامت کے یہ معنے ہیں کہ جو عہد انسان نے کیا ہے اُسے پورے طور پر نبھاوے یاد رکھو کہ عہد کرنا آسان ہے مگر اس کا نبھانا مشکل ہے اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ باغ میں تم ڈالنا آسان مگر اس کے نشو و نما کے لئے ہر ایک ضروری بات کو ملحوظ رکھنا اور آب پاشی کے اوقات پر اس کی خبر گیری

کے مطابق نہیں ہوتا۔ جیسے غذا جب باسی ہو۔ یا سڑ جاوے تو اسے کوئی پسند نہیں کرتا۔ اسیطرح دیا۔ عجب یہ کہ ایسی باتیں ہیں کہ اعمال کو قبولیت کے قابل نہیں رہنے دیتیں۔ کیونکہ اگر اعمال نیک سرزد ہوئے ہیں تو وہ بندے کے اپنی طرف سے نہیں بلکہ خاص خدا کے فضل سے ہوئے ہیں۔ پھر اس میں اس کا کیا تعلق کہ وہ دوسروں کو خوش کرنے کے لئے ان کو اور بھی بڑھا دیتا ہے یا اپنے نفس میں خود ہی اُن سے کبر کرتا ہے جس کا نام عجب ہے (خلق الانسان ضعیفا ،، (یعنے انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے) اور اس میں بلذات خود کوئی قوت اور طاقت نہیں ہے جب تک خدا تعالیٰ خود نہ عطا فرماوے اگر آنکھیں ہیں اور تم ان سے دیکھتے ہو یا کان ہیں اور تم ان سے سنتے ہو یا زبان ہے اور تم اس سے بولتے ہو تو یہ سب خدا کا فضل ہے کہ یہ سب تو اپنے اپنا کام کر رہے ہیں۔ ورنہ اکثر لوگ مادر زاد اندھے یا بہرے یا گونگے پیدا ہوتے ہیں۔ بعض بعد پیدائش کے دوسرے حادثات سے ان نعمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں مگر تمہاری آنکھیں بھی نہیں دیکھ سکتیں۔ جب تک روشنی نہ ہو اور کان نہیں سن سکتے جب تک ہوا نہ ہو۔ پس اس سے سمجھنا چاہیئے کہ جو کچھ دیا گیا ہے جب تک آسمانی تائید اس کے ساتھ نہ ہو تب تک تم محض بیکار ہو ایک بات کو تم کتنے ہی صدق دل سے قبول کر دو مگر جب تک فضل الٰہی شامل حال نہیں تم اس پر قائم نہیں رہ سکتے۔

بیعت توبہ اور بیعت تسلیم جو تم نے آج کی ہے اور اس میں جو اقرار کیا ہے اُسے اپنے دل سے بہت مضبوط پکڑو اور پختہ عہد کرو کہ مرتے دم تک تم اس پر قائم ہو گے سمجھو کہ آج ہم نفس کی خود رویوں سے باہر آ گئے ہیں اور جو ہدایت ہو گی اس پر عمل کرتے رہیں گے ہم کوئی نئی ہدایت یا نیا دین یا نیا عمل نہیں لائے۔ ہدایت بھی وہی ہے دین بھی وہی ہے عمل بھی وہی ہے جو آنحضرت صلعم دے گئے ہیں کوئی نیا کلمہ تم کو تلقین نہیں کیا جاتا اور نہ کوئی نیا قائم کیا جاتا ہے بنایا جاتا ہے ہاں اس پر سوال ہوتا ہے کہ جب نئی بات کوئی نہیں تو پھر فرق کیا ہوا۔ اور ایک جماعت کیوں طیار ہو رہی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ خدا نے چاہا کہ وہ ایک مسیح موعود بنا کر بھیجے گا اور وہ اس وقت آوے گا جب کہ دنیا سخت تاریکی میں ہو گی ہر طرف سے کفر کے حملے ہوں گے اسلام کو ہر ایک پہلو سے نقصان پہنچانے کی کوشش ہو گی تو اس کے آنے کے دو فائدے ہوں گے۔

ایک فائدہ تو یہ ہے کہ یہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ اسلام بدعات سے پورا حصہ لے چکا ہے۔ ہر ایک بدعت (تیسری)

طلبگار (ریویو آف ریلیجنز بجائے ۲۰ اپریل کے ایک ہفتہ دیر سے شائع ہو گا۔

www.aaiil.org

صدی ہجری) سے شروع ہو کر چودھویں صدی تک کمال کو پہنچ گئی اور پوری جہالت صورت پیدا ہو گئی ہے حدیثین بلند آواز سے اس زمانہ کی نسبت خبر دے رہی ہیں جیسے ایک حمل کی مدت نو ماہ ہوتی ہے اس مناسبت سے تیسری صدی کے بعد جیسے نو سال گذر گئے تو خدا نے ایک مامور کو مبعوث کیا کہ ان بدعات اور مفاسد کو دور کرے کیونکہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے مطابق یسومنی وسئت منہم کے مصداق ہو گئے تھے اور اسلام کا صرف نام ہی نام ان کی زبانوں پر رہ گیا تھا جیسے ایک باغ کے عمدہ عمدہ پودوں کو دیمک خراب کر دے اور کہاس وغیرہ پیدا ہو کر دبا لیتے ہیں ایسے ہی ردی گھاس اور بوٹے اسلام کے باغیچہ میں ہو گئے تھے اور اس کا حقیقی نشوونما اور آب و تاب بالکل جاتی رہی تھی۔ مکار درویش۔ گدی نشین۔ اور فقیر وغیرہ اسی ردی گھاس کی طرح ہیں جو کہ بڑے نام تو مسلمان ہیں لیکن اصل میں دشمن اسلام ہیں خود ان کا قول تھا کہ مسیح اور مہدی چودھویں صدی کے سر پر ہو گا وہ پورا ہو گیا پھر طاعون بھی نشان تھا وہ بھی پورا ہو گیا نئی سواری جسے ریل کہتے ہیں یہ بھی نشانی تھی جو کہ چلتی دیکھتے ہو۔ سورج اور چاند کا گرہن بھی ماہ رمضان میں ہو گیا +

ایک بڑی بدعت جس کی مثال جاہلوں میں سے کاتھی کی مثال ہے یہ پڑ گئی تھی کہ نصاریٰ کا زور ہو گیا اور اسلام پر حملے شروع ہوئے ۳۰ لاکھ سے زیادہ مسلمان مرتد ہو چکے۔ ممکن تھا کہ اسلام کے قادر مطلق خدا کو چھوڑ کر ایک عاجز انسان اور بہبود کو خدا مانا جاوے کیا کسی کی عقل ایسا ماننے کو تسلیم کر سکتی تھی۔ تاہم لوگ اس دھوکہ میں آ گئے اس کا باعث عیسائیوں کی شرارت ہی نہیں بلکہ مسلمانوں نے بھی ایک بڑا حصہ اس کا اس طرح سے لیا ہوا ہے کہ مسیح کو تو آسمان پر زندہ مانا اور آنحضرت صلعم کو زیر زمین دفن شدہ تسلیم کیا اور اس طرح سے ہر ایک پہلو اور بات میں یہ خود عیسائیوں کی مددگار ہے ہیں اور ان کا ایک دست بازو بنے ہوئے ہیں اول تو قرآن شریف کے برخلاف ایک بات کرتے ہیں اور پھر وہ بات جس سے عیسائیوں کو تقویت ہو قرآن شریف پیش کرتے ہیں کہ اس میں اس کا آسمان پر اٹھایا جانا لکھا ہے۔ حالانکہ قرآن شریف تو بڑے زور سے اس کی وفات ثابت کرتا ہے فلما توفیتنی کنت انت الرقیب اور قد خلت من قبلہ الرسل اور الم نجعل الارض کفاتا وغیرہ بہت سی آیات ہیں جن سے وفات ثابت ہوتی ہے۔ پھر کیسے نادان ایک اور بات کہتے ہیں کہ صرف مسیح اور اس کی ماں کو شیطان سے پاک کہتے ہیں یہ اصل میں آنحضرت صلعم کو گالی دینی ہے کیونکہ بنی اسرائیل کی عورت مریم تو شیطان سے پاک ہو اور العوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پاک نہ ہوں اگر

یہ لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ میں ہوتے اور یہ بات کہتے تو پھر دیکھتے کہ اس بے ادبی کی کیا سزا پاتے اصل بات یہ ہے کہ حضرت مسیح اور ان کی ماں مریم پر یہود کا اعتراض تھا۔ مسیح کو وہ کو وہ لوگ ناجائز ولادت کا الزام لگاتے اور مریم کو زانیہ کہتے تھے۔ قرآن شریف کا کام ہے کہ انبیاء پر سے اعتراضات کو رفع کرے اس لئے اس نے مریم کے حق میں زانیہ کے بجائے صدیقہ کا لفظ رکھا اور مسیح کو مس شیطان سے پاک کہا اگر ایک طلہ میں صرف ایک عورت کا تعبر یہ کیا جاوے اور اس کی نسبت کہا جاوے کہ وہ بدکار نہیں ہے تو اس سے یہ التزام لازم نہیں آتا کہ باقی کی سب عورتیں بدکار ہیں صرف یہ معنے ہوتے ہیں کہ اس پر جو الزام ہے وہ غلط ہے یا اگر ایک آدمی کو کہا جاوے کہ وہ ہلاکو نہیں ہے تو اس کے یہ معنے ہرگز نہیں ہوتے کہ باقی کے سب لوگ بھلے مانس نہیں بلکہ بدکار ہیں اسی طرح یہ ایک مقدمہ تھا کہ مسیح اور اس کی ماں پر الزام لگائے گئے تھے خدا نے شہادت دی کہ وہ الزامات سے بری اور پاک ہیں۔ کیا عدالت اگر ایک ملزم کو قتل کے مقدمہ میں بری کر دے تو اس سے یہ لازم آوے گا کہ باقی کے سب لوگ اس شہر کے ضرور قاتل اور خونخوار ہیں غرضیکہ اس قسم کی بدعات اور فساد پھیلے ہوئے تھے جن کے دور کرنے کے لئے خدا نے ہمیں مبعوث کیا ہے +

دوسری بات یہ ہے کہ تقوے طہارت خدا کی طرف رجوع۔ خدا کی محبت اور ہر بدکاری کے وقت اس کے خوف اور عظمت کو مدنظر رکھ کر کنارہ کش ہونا یہ باتیں اٹھ گئی نہیں اور اسلام صرف برائے نام رہ گیا تھا۔ اب خدا نے چاہا ہے کہ سچی پاکیزگی حاصل ہو +

عقائد کا اثر اعمال پر

اسلام کے دو حصہ ہیں ایک، تو یہ کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جاوے اور اس کے احسانوں کے بدلے میں اس کی پوری اطاعت کی جاوے ورنہ خدا تعالیٰ جیسے محسن و مربی سے جو دور گردانی کرتا ہے وہ شیطان ہے دوسرا حصہ یہ ہے کہ مخلوق کے حقوق شناخت کرے اور کما حقہ بجا لاوے جن قوموں نے موٹے موٹے گناہ جیسے زنا۔ چوری۔ غیبت جھوٹ وغیرہ اختیار کئے آخر وہ ہلاک ہو گئیں۔ اور بعض قومیں صرف ایک ایک گناہ کے ارتکاب سے ہلاک ہوئی ہیں گی چونکہ یہ امت مرحومہ ہے اس لئے خدا تعالیٰ اسی ہلاک نہیں کرتا

ورنہ کوئی معصیت ایسی نہیں ہے جو یہ نہیں کرتے۔ بالکل ہندوؤں کی طرح ہو گئے ہیں ہر ایک نے الگ معبود بنا لئے ہیں عیسے کو مثل خدا کے حی و قیوم مانا جاتا ہے پرندوں کا اسے خالق مانا جاتا ہے بات یہ ہے کہ

عقیدے اچھے ہوتے ہیں تو انسان سے اعمال بھی اچھے صادر ہوتے ہیں

دیکھو ہندوؤں نے ۳۳ کروڑ دیوتا بنا لئے تو آخر نیوگ وغیرہ جیسے مسائل کو بھی ماننے لگ گئے اور ذرہ ذرہ کو خدا مان لیا اس نیوگ اور حرامکاری کی کثرت کا باعث یہی اعتقاد کا نقص ہے جو انسان سچا اور بے نقص عقیدہ اختیار کرتا ہے اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا تو اس سے اعمال خود بخود ہی اچھے صادر ہوتے ہیں اور یہی باعث ہے کہ جب مسلمانوں نے سچے عقائد چھوڑ دیئے تو آخر دجال وغیرہ کو خدا ماننے لگ گئے کیونکہ دجال میں تمام صفات خدائی کے تسلیم کرتے ہیں۔ پس جب اس میں تمام صفات خدائی کے مانتے ہو تو اسے خدا کہو اس کا اس میں کیا قصور ہوا خود ہی تو تم خدائی کا چارج دجال کو دیتے ہو۔ پھر وہ کارگر چاہتا ہے کہ جیسے عقائد درست ہوں ویسے ہی اعمال صالحہ بھی درست ہوں اور ان میں کسی قسم کا فساد نہ ہے اس لئے صراط مستقیم پر ہونا ضروری ہے۔ خدا نے بار بار مجھے کہا ہے کہ الخیر کلہ فی القرآن اسکی تعلیم ہے کہ خدا وحدہ لاشریک ہے اور جو قرآن نے کہا ہے وہ بالکل سچ ہے اور ایک ضروری بات یہ ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرو۔ ترقی انسان خود نہیں کر سکتا تھا جب تک ایک جماعت اور ایک امام نہ ہو اگر انسان میں یہ قوت ہوتی کہ وہ خود بخود ترقی کر سکتا تو پھر انبیاء کی ضرورت نہ تھی۔ تقوے کے لئے ایک ایسے انسان کے پیدا ہونے کی ضرورت ہے جو صاحب کشش ہو اور پیرایہ دعا کے وہ نفسوں کو پاک کرے۔ دیکھو اس قدر مکے و گذرے ہیں۔ کیا کسی نے صالحین کی جماعت بھی بنائی ہرگز نہیں اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ صاحب کشش نہ تھے لیکن آنحضرت صلعم نے کیسے بنا دی۔ بات یہ ہے کہ جسے خدا تعالیٰ بھیجتا ہے اس کے اندر ایک تریاقی مادہ رکھا ہوا ہوتا ہے پس جو شخص محبت اور اطاعت میں اس کے ساتھ ترقی کرتا ہے تو اس کی تریاقی مادہ کی وجہ سے اس کے گناہ کی زہر دور ہوتی ہے اور فیض کے تر شاخ اس پر بھی گرنے لگتے ہیں۔ اس کی نماز معمولی نماز نہیں ہوتی یاد رکھو اگر وجود مکروں والی نماز ہزار برس بھی پڑھی جاوے تو ہرگز فائدہ نہ ہو گا نماز ایسی شے ہے کہ اس کے ذریعہ سے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے نماز کا قائل اذکر نعمتی الا یہ خیال کرتا ہے کہ میں مر گیا اور اس کی روح گرتی ہے کہ خدا کے آستانہ پر گر پڑی ہے۔ اگر طبیعت میں قبض اور بدمزگی ہو تو اس کے لئے بھی دعا ہی کرنی چاہیئے کہ الٰہی تو ہی اسے دور کر اور لذت اور نور نازل

www.aaiil.org

خداشناسی کے لئے الہام کی ضرورت ہے اور ہونا چاہئے پر لطیف بحث

گذشتہ اشاعت سے آگے

اب ہم اصل کلام کی طرف رجوع کرکے کہتے ہیں کہ مجرد ملاحظہ مخلوقات سے ہرگز یقین کامل حاصل نہیں ہوسکتا اور نہ کبھی کسی کو ہوا بلکہ جس قدر حاصل ہوسکتا ہے اور شاید بعضوں کو ہوا ہو وہ اسی قدر ہے کہ جو ہونا چاہئے کا مصداق ہے اور یہ بھی وجود صانع عالم کی بابت ہے اور جزا سزا وغیرہ میں تو اتنا بھی نہیں اور جبکہ مخلوقات پر نظر ڈالنے سے یقین کامل حاصل نہ ہوسکا تو دو باتوں میں سے ایک بات ماننی پڑی یا تو یہ کہ خدا نے یقین کامل تک پہنچانے کا ارادہ ہی نہیں کیا اور یا یہ کہ ضرور اس نے یقین کامل تک پہنچانے کے لئے کوئی ذریعہ رکھا ہے لیکن امر اول الذکر تو بدیہی البطلان ہے اور کسی عاقل کو اس کے باطل ہونے میں کلام نہیں اور امر مردوم کے قرار دینے کی حالت میں یعنی اس صورت میں کہ جب ہم تسلیم کریں کہ خدا نے مخلوقات کی نجات کے لئے ضرور کوئی کامل ذریعہ ٹھہرایا ہے بجز اس بات کے ماننے کے اور کوئی چارہ نہیں کہ وہ کامل ذریعہ ایسی کتاب الہامی ہوگی جو اپنی ذات میں بے مثل و مانند ہو اور اپنے بیان میں قانون قدرت کے ہر ایک اجمال کو کھولتی ہو کیونکہ جب کامل ذریعہ کے لئے یہ شرط ہوئی کہ وہ چیز بے مثل و مانند ہو اور نیز اس میں منجانب اللہ ہونے کے بارہ میں اور ہر ایک امر دینی کے لئے تحریری شہادت بھی موجود ہو تو یہ تمام صفات صرف کتاب الہامی میں جو بے مثل و مانند جمع ہوں گی اور کسی چیز میں جمع نہیں ہوسکتیں۔ کیونکہ یہ خوبی صرف کتاب الہامی میں متحقق ہوسکتی ہے کہ اپنے بیان اور اپنی بے نظیری کی حالت کے ذریعہ سے یقین کامل اور معرفت کامل کے مرتبہ تک پہنچا دے وجہ یہ کہ آسمان و زمین کے وجود پر اگر کوئی کمبخت دہریہ شک کرے تو کرے یہ قدم سے چلے آتے ہیں پر ایک کلام کو انسانی طاقتوں سے بالاتر تسلیم کرکے پھر انسان اس اقرار کرنے سے کہاں بھاگ سکتا ہے کہ خدائی الواقع موجود ہے جس نے اس کتاب کو نازل کیا۔ علاوہ اس کے اس جگہ خدا کا وجود ماننا صرف اپنا ہی قیاس نہیں بلکہ وہی کتاب بطور خبر واقعہ کے یہ بھی بتلاتی ہے کہ خدا موجود ہے اور جزا سزا برحق ہے پس جب یقین کامل کو طالب حق زمین و آسمان میں تلاش کرتا ہے اور نہیں پاتا وہ مراد اس کو اس جگہ ملجاتی ہے۔ لہٰذا دہریہ کو خدا کے قائل کرنے کے لئے جیسا کلام بے مثل سے علاج متصور ہو ویسا زمین آسمان کے ملاحظہ سے ہرگز ممکن نہیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ ہر ایک انسان میں کہ مجرد فیاس پرست ہے دہریہ پن کی ایک رگ ہے اور وہی رگ دہریہ میں کچھ زیادہ ہوکر ظاہر ہو جاتی ہے اور اوروں میں خفی رہتی ہے اس رگ کو وہی الہامی کتاب کاٹتی ہے جو نافع الانسانی طاقتوں سے باہر ہو کیونکہ جیسا ہم نے اوپر بیان کیا ہے آسمان و زمین سے نتیجہ نکالنے میں ہمیشہ لوگوں کی سمجھ مختلف رہی ہے کسینے یوں سمجھا اور کسینے دوں سمجھا لیکن یہ اختلاف کلام بے مثل میں نہیں ہوسکتا اور گو کوئی دہریہ ہی ہو پر کلام بے مثل کی نسبت یہ رائے ظاہر نہیں کرسکتا کہ وہ بغیر تکلم کسی متکلم کے زمین آسمان کی طرح خود بخود قدیم سے وجود رکھتی ہے بلکہ کلام بے مثل میں اسیونت تک دہریہ یہ سخن تکرار کرسکیگا جب تک اس کے بے مثل ہونے میں کلام ہے اور جب ہی اس نے اس بات کو قبول کر لیا کہ فی الواقعہ بنانا اس کا انسانی طاقتوں سے باہر ہے اسیوقت سے خدا کے ماننے کے لئے اس کے دل میں ایک تخم بویا جاویگا کیونکہ اس وہم کے کرنے کی گنجائش ہی نہیں کہ اس کلام کے متکلم کا وجود فیاسی ہے نہ واقعی اس جہت سے کہ کلام کا وجود بغیر وجود متکلم کے ہو ہی نہیں سکتا ماسوائے اس کے کلام بے مثل میں یہ بھی خوبی ہے کہ جیکہ علم مبدء اور معاد کا تکمیل نفس کے لئے ضروری ہے وہ سب بطور مدلل واقعہ کے اس میں لکھا ہوا موجود ہے اور یہ خوبی بھی زمین آسمان میں موجود نہیں کیونکہ اول تو ان کے ملاحظہ سے اسرار دینیہ کچھ معلوم ہی نہیں ہوتے اور اگر کچھ ہوں بھی تو اکثر اوقات وہی مثل مشہور ہے کہ گونگے اشارے اس کی ماں ہی سمجھے اب اس تمام تقریر سے ظاہر ہوگیا کہ بے مثل ہونا کلام الٰہی کا صرف اسی جہت سے واجب نہیں کہ استحفاظ سلسلہ قانون قدرت کا اسپر موقوف ہے بلکہ اس جہت سے بھی واجب ہے کہ بغیر بے مثل کلام کے نجات کا امر ہی ادھورا رہتا ہے کیونکہ جب خدا پر ہی یقین کامل نہ ہوا تو پھر نجات کیسی اور کہاں سے جو لوگ خدا کی کلام کا بے مثل و مانند ہونا ضروری نہیں سمجھتے۔ ان کی کیسی نادانی ہے کہ حکم مطلق پر یہ گمانی کرتے ہیں کہ ہر چند اس نے کتابیں بھیجیں پر بات وہی نبی بنائی رہی جو پہلے تھی اور وہ کام نہ کیا جس سے لوگوں کا ایمان اپنے کمال کو پہنچتا۔ افسوس ہے کہ یہ لوگ سوچتے نہیں کہ خدا کا قانون قدرت ایسا محیط ہے کہ اس نے کیڑوں مکوڑوں کو بھی جن سے کچھ ایسا بڑا فائدہ منصور نہیں بے نظیر بنانے سے دریغ نہیں کیا کیا اس کی حکمت پر یہ اعتراض نہ ہوگا کہ اس کو دریغ کرنے کا مقام کہاں؟ اگر سوچو جیسا سے تمام انسانی کی کشتی ہی غرق ہوتی ہے اور جس پر یہ خیال کرنا پڑتا ہے کہ گویا خدا کو ہرگز منظور ہی نہیں کہ کوئی انسان نجات کا مرتبہ حاصل کرے مگر جس حالت میں خدا تعالیٰ اس نسبت ایمانگان کرنا کفر عظیم ہے تو بالآخر یہ دوسری بات ہو خدا کی شان کے لائق اور بندوں کی حاجت کے موافق ہی ماننی پڑی یعنی یہ کہ خدا نے بندوں کی نجات اور تکمیل معرفت کے لئے ضرور ایسی کتاب بھیجی ہے جو عدیم النظیر ہونے کی وجہ سے معرفت کامل تک پہنچاتی ہے اور جو کام مجرد عقل سے نہیں ہوسکتا اس کو پورا کرکے دکھاتی ہے سو وہ کتاب قرآن شریف ہے جس نے اس کمال تام کا دعوے کیا ہے اور اس کو بپایہ صداقت پہنچایا ہے +

ہست قرآن آفتاب علم و دین	تا برندت از گمان شک یقین
ہست قرآن ارزد صد اکسیر دین	تا کندت سوے رب العالمین
ہست قرآن روز روشن از خدا	تا دهندت روشنی دیده با
خیز و فریاد این کلام بے مثال	تا ترا سازد حضرت فیض جلال
دار دعوے شک و ریب از الہام خدا	کان نمایدت قدرت تام خدا
ہر کہ روے خود ز فرقان کشید	جان او روے یقین ہرگز ندید
جان خود را می کنی دور از دین	از سیاہی ہان کولی غوی
کاش جانت میل عرفان داشتی	کاش سعیت محکم خیز را کاشتی
خود مگن کن از سر انصاف و دین	از گمان پاک کے شو کار یقین
ہر کرا سودائے دیده بگشوده است	از یقینش بے گمان ہا توشہ است
قدر فرقان نزد او غیر از نیست	این ضلالی کن جزا دیر یا نیست
وحی فرقان مرد گانرا جاندہد	صد ہزارانرا کہ چیزے عرفان دہد
از یقین ہا می نمایدت عالے	کان نہ بیند کس بصد عالم ہے

غزل حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کچھ عرصہ ہوا کہ حضرۃ امام الزمان علیہ الصلوٰۃ پرانے کاغذات کی دیکھ بھال فرما رہے تھے آپکو اپنی ایک پرانی نظم کاغذات میں نظر آئی جو کہ آپ نے اخبار عام کو ارسال کردی اخبار عام نے اسے ۱۲-۱۳ اپریل کے روزانہ میں طبع کیا ہے جس سے نقل کرنے ہم اس نظم کو ہدیہ ناظرین کرتے ہیں

اے محبت عجب آثار نمایان کردی	زخم و مرہم بہ یار تو یکسان کردی
ہمہ مجموع دو عالم تو پریشان کردی	ہمہ عشاق۔ تو سرگشتہ و حیران کردی
ذرہ را تو بیک جلوہ کنی چون خورشید	اے لبا خاک کہ تو چوں مہ تابان کردی
وچہ اعجاز نمودی کہ بیک جلوۂ عیاں	در رفتن بردی آمدن آسان کردی
ہمہ دانندۂ جہان را تو کنی دیوانہ	اے لبا خانہ فطنت کہ تو ویران کردی
جہان خود کس ندہد ہر کس و صد تو دہ	راست بین است کہ این صنعت تو چون کردی
ہر تو خشم ست ہمہ شوخی و بیداری و ناز	ہیچ عیار نباشد کہ نہ نادان کردی
ہر کہ در محبت افتاد تو ہمیشہ	ہر کہ آمد بر تو شاد تو گریان کردی
تا نہ دیوانہ شدم ہوش نیامد بسرم	اے خوشا گرد تو گردم کہ چہ سامان کردی
اے تپ عشق بیا زود کہ بیں خون خدا	کی فراغتی مگر مرد مسلمان کردی
ہمہ جا تخم تو بینم چہ حقیقت چہ مجاز	سینہ ہا کہ بہ تسلیم تو بریان کردی
آن مسیحا کہ بہ افلاک رسانش گویند	لطف کردی کہ ترا ہیں خاکی آن کردی

نوٹ۔ حضرۃ مسیح موعود کے روزانہ اخبار عام کے خریدار ہیں +

www.aaiil.org

نور افشان کی ظلمت افشانی

ہم نہیں سمجھتے کہ نور افشان حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں مضامین شائع کرکے کیا حاصل کرنا چاہتا ہے حالانکہ ان کے خداوند کا قول ہے کہ جو پودا میرے باپ نے لگایا ہے اسے کوئی نہیں اکھاڑ سکتا باوجود حد درجہ کی مخالفت کے وہ دیکھتا ہے کہ یہ مذہب جو عین فطرۃ کے مطابق اور قوانین قدرت اور الہامی کتب کے موافق ہے برابر ترقی کر رہا ہے اور خدا تعالیٰ کے فرشتے سعید روحوں کو اس کی طرف لا رہے ہیں اور ایک نیم حیا رہی ہر جس سے متاثر ہو کر تمام عیسائی دنیا یہ تسلیم کرتی جاتی ہے کہ مسیح معصوم نہ تھا اور نہ اس کے اعمال غلطیوں سے پاک تھے اور نہ انجیل قولیت انسانی مداخلت سے مامون ہیں مگر پھر بھی وہ ہے کہ برابر کسر صلیب کرتا چلا جا رہا ہے حالانکہ کسر صلیب پوری ہو چکی کیونکہ جب مسیح کی وفات ثابت ہو گئی اور خدا کے فرشتے نے اس کی قبر تک دکھا دی تو پھر بڑے تعجب کی بات ہے کہ یہ لوگ مطلق جی کی طرف تو توجہ نہیں کرتے۔ حالانکہ ان سے پہلے ان کا مقولہ تھا کہ ہم سچائی کے قبول کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں

۱۲ فروری کے نور افشان نے ریویو آف ریلیجنز کے اس مضمون پر اعتراض کیا ہے۔ جو خود اسی کے ایک بھائی کے خیالات پر مبنی تھا وہ بیہودہ سرائی ہے یا تراوہ گوئی جو کچھ ہے آپ ہی کے ایک پادری بھائی کی ہے جس کی نسبت سول ملٹری گزٹ لاہور کے فاضل ایڈیٹر نے صاف لکھ دیا ہے کہ اس مضمون میں اس نے اعلیٰ تنقید کے ان نتائج پر ریویو کیا ہے جو سمجھدار عیسائیوں میں باعتبار طور پر تسلیم کئے گئے ہیں۔ اب تم خود ہی انصاف کرو کہ یہ خیال رہا بیل غلیظین اور بیہودگیوں سے خالی نہیں اور مسٹر ہیپ ورتھ کا ہے یا تمام سمجھدار عیسائیوں کا ذرا وہ سمجھدار ماں کو آنکھیں کھول کر پڑھئے اور اس لطیف اشارہ کی طرف غور کیجئے جو اس کے خلاف عقیدہ رکھنے والوں پر کیا گیا ہے۔ ہم تو کرۂ زمین کے دوسرے حصے سے بھی یہی آواز سن رہے ہیں کہ "کوئی پڑھا تعلیم یافتہ فاضل مہذب عیسائی واعظ اس بات کی تعلیم نہیں دیتا کہ یسوع خدا تھا یا کسی معنی میں بھی خدا کا شریک تھا اور یہ کہ "مسیح کے جی اٹھنے کا قصہ ایک صاف چھپا ہوا افسانہ ہے جسکو بلاشبہ اس کی موت کے بعد کسی نے افترا کر لیا ہوگا" اکثر عیسائیوں نے اب اس عقیدہ کو ترک کر دیا ہے آج جو شخص ایسا عقیدہ شائع کرے وہ جاہل سمجھا جاتا ہے

مگر آپ کا خیال ہے کہ ایک بدعتی عیسائی کا یہ عقیدہ جمہور کو کچھ ضرر نہیں پہنچا سکتا مسٹر بارو سے (یونائٹڈ سٹیٹ (امریکہ) کے اس قول سے ثابت ہے کہ اکثر عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے اور صرف چند اس کے برخلاف ہیں پھر آپ کس منہ سے کہہ رہے ہیں کہ یہ زادہ گوئی ہم مسیحیوں کے واسطے سند نہیں ہو سکتی۔ کیا جہان کے اکثر بیوقوف زادہ گمراہ گئے اور آپ سب سے دانشمند۔ حالانکہ اس کا آپ کے پاس کوئی ثبوت بھی نہیں۔ اور مدعی اپنا ثبوت دے رہا ہے۔ وہ کون سے فاضل مسیحی ہیں جنہوں نے پیپ ورتھ کا جواب دیا۔ آپ نے لکھدیا ہوتا تاکہ ہم غور کرتے باقی رہا۔ قرآن مجید کا توریت و انجیل کو نور و ہدایت کہنا۔ یہ بیشک ٹھیک ہے مگر نہ وہ توراۃ و انجیل جس کی قرآن کریم میں تعریف ہے ہمیں دکھائی بھی۔ یا کیا توراۃ کی بے سر و پا روایتیں جن میں مسیح کی خبر کا احوال بھی ہے دیکھکر کوئی معاملہ فہم دانشمند کہہ سکتا ہے کہ یہ سب کی سب خدا کا کلام ہے اور ایسا ہی انجیل میں بیہودگیوں کے قصے اور ان کے بیہودہ گو خدا ہونے پر گواہی۔ واقعی ایسے ظظیم الشان مدعیہ کی کوئی بھی آسیب زدہ ہی دیکھکر تو ہمیں پھر یہ انجیل تو آپ خود مانتے ہیں کہ کئی سال بعد کی لکھی ہوئی ہے اور قرآن شریف میں جس انجیل کی تعریف ہے وہ تو حضرت عیسےٰ پر نازل ہوئی تھی۔ مگر تمہارے پاس کوئی انجیل نہیں جو عیسیٰ پر نازل ہوئی ہے ہاں چند مختلف مضامین کے رسالے ہیں جو بعد میں چند ایسے اشخاص نے لکھے جن کی تاریخ خود تاریکی میں ہے تو پھر دوسروں کو کیا روشنی میں لائیں گے۔ ان کتابوں میں اگر کچھ خدا کا کلام ہے جو عیسےٰ پر نازل ہوا تو اس کے پرکھنے کا معیار خود قرآن مجید ہے جیسے کہ فرمایا مہیمنا علیہ۔ پس ہم اس کسوٹی پر لاکر معلوم کر سکتے ہیں تو انجیل کا فلاں فقرہ تحریف سے خالی ہے یا نہیں۔ جب قرآن مجید سے مطابق کرنے سے بات کھل گئی کہ انجیل انسانی دست برد سے محفوظ نہیں رہی اور نہ وہ قرآن کریم کی طرح اپنے محفوظ رہنے کا دعویٰ کرتی ہے۔ تو پھر ہم کیوں تمہارے ان کثیر الفساد بھائیوں کی تصدیق کریں جو یہ مشتہر کر رہے ہیں کہ یہ کتاب غلطیوں اور بیہودگیوں سے پر ہے اور کیوں نہ ان کو جو ہزاروں جو ایک ایسی کتاب کو لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنا کر گمراہ کرتے ہیں جیسے قول تمہارے۔ تمہارے خداوند کا قول ہے ایسوں کو چھوڑ دو دونوں گڑھے میں گریں گے +

(۳) واقعی دیسی عیسائی اس حقیقت سے بے خبر رکھے گئے ہیں۔ یا وہ اس کے معلوم کرنے کی جدوجہد دانستہ کوشش نہیں کرتے ورنہ سمجھدار پیسائیوں کے ساتھ ہوتے۔ اور اگر باوجود خبر پانے کے غافل ہیں تو میرے خیال میں یہ اس سے زیادہ گناہ کی بات ہے کہ باوجود اس کے کہ ان کو اصل معاملہ سے آگاہی دی گئی ہے مگر وہ اسی لکیر کے فقیر ہیں اور مطلق خداوند کریم کے عطیہ عظیم عقل سے کام نہیں لیتے +

(۱۱) "ہم لوگ مفرد نہیں ہیں" بہت خاصے مگر گیارہویں نورصی کی روشنی میں گنہ گار (فاحشہ) عورت سے خط ملوانا اور مسیح کو چھونے دینا جائز ہو۔ بلکہ ایک معجزہ سمجھا جائے اور اس کی تمام جہان میں منادی کرنے کی نسبت اعلان دیا جائے۔

(۱۲) اپنے کو تمام روزمرہ کے روحانی تجربہ کے جن سے انجیل زندہ خدا کا کلام معلوم ہوا۔ کچھ دن اس کا نمونہ دکھلایا ہوتا۔ تم نے خدا کا عاجز دعویٰ کیا ہے کہ اگر ہم میں کچھ روحانی برکات ہیں تو دکھاؤ اور میرے سامنے آؤ مگر اس وقت تو ایسی چپ سادھ لی ہے کہ جیسے ہمیں زبان ہی نہیں اور آگے پیچھے شور مچا رہے ہو یہ کیا تہذیب ہے؟

(۱۳) "دو دو باری تلوار" یہ ٹھیک فرمایا کیونکہ دین و دنیا دونوں کی ہمیشہ مخالفت کرنی پڑتی ہے۔ دین کی تو اس لئے کہ کفارہ کے سہارے نے گناہ سے بالکل بے پروا کر دیا ہے جو جی میں آیا کرو۔ کچھ روک ٹوک نہیں۔ دنیا کی سب چیزیں حلال ہیں غالباً اسی کی برکت سے شراب نوشی وغیرہ وغیرہ افعال قبیحہ کی کثرت ہے اور دنیا کی اس لئے کہ حکم ہے کل کی فکر نہ کرو تو بس جب کل کی فکر کرنا معصیت ٹھہرا تو کاروبار از خود بند ہو گیا دولت مند ہونے سے بھی روکا جاتا ہے کیونکہ اونٹ کا سوئی کے ناکے سے گزرنا آسان۔ مگر دولتمند کا خدا کی بادشاہت میں داخل ہو جانا مشکل۔ نہ جانے دولتمندوں کی امداد سے بے کیا قصور کیا۔ حالانکہ انہی دولتمندوں کی امداد سے انجیل کی اشاعت میں اس قدر سرگرمی دکھلائی جا رہی ہے

(۱۴) یہ حکمت الٰہی ہے جسے انسان اپنی حکمت سے نہیں جان سکتا سبحان اللہ کیا عمدہ کلام ہے جسے انسانی حکمت سمجھ ہی نہیں سکتی اگر یہی بات ہے تو پھر انسان کے لئے اس کا ماننا کیوں ضروری کر دیا۔ جبکہ وہ اسے سمجھ ہی نہیں سکتا۔ یہ عجیب الٰہی حکمت اور خداوند کی محبت ہے کہ ان سے ایسے بوجھ کے اٹھانے کی فرمائش ہے وہ مطلق اٹھا نہیں سکتے اور نہ سمجھ سکتے ہیں۔ کیا حکمت کا تعلق جسم سے ہے جو کہتے ہو کہ دین کی باتیں روح ہی سے سمجھی جاتی ہیں +

(۱۵) آپ کا ایمان دلائتی پادریوں پر ہے یا نہ ہو۔ مگر اس

www.aaiil.org

مغدمانہ

۱۱ تاریخ کو لالہ آتمارام صاحب مجسٹریٹ درجہ اول جو کہ لالہ چندو لال صاحب کے بعد فیصلی پر بہام ملتان متعین ہوا تھا کی وجہ سے اب گورداسپور میں ان کی جگہ تشریف لائے ہیں کی عدالت میں مقدمہ مولوی کرم دین بنام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام و حکیم فضل دین صاحب پیش ہوا ہماری طرف سے مرزا خدا بخش صاحب ۱۱ خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر اور میاں محمد علی صاحب وکیل امرتسر کی طرف سے لالہ بشنی بخش صاحب تھے خواجہ کمال الدین صاحب ۱۰ بجے سے ۴ بجے تک بحث کرتے رہے اور مدلل بحث کی ہر ایک جلد از جلد مقدمہ کے ختم ہونے کا خواہشمند تھا مگر افسوس ہے کہ ۴ بجے کے بعد ۱۱ تاریخ کو پھر پیش ہوا چونکہ یہ قانونی امر تھا اس لئے درخواست منظور ہوئی اور اب ۱۸ تاریخ مقرر ہوئی ہے امید ہے کہ اس تاریخ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طبیعت روبصحت ہو کر اس لائق ہو جائیں گے کہ آپ تشریف لے جا سکیں ۹ تاریخ کو ضرور گورداسپور تشریف فرما ہوں گے +

اس کے بعد مقدمہ شیخ یعقوب علی صاحب عرف تراب بنام مولوی کرم دین و منشی فیروز محمد ایڈیٹر سراج الاخبار جہلم پیش ہوا ۔

مولوی کرم دین صاحب نے اس مقدمہ کو بھی گورداسپور کی طرف تبدیل کرنے کی درخواست دی ہے اور اس کے لئے ۱۸ تاریخ مقرر ہوئی ہے +

ہائے غضب ہو گیا

ہائے غضب ہو گیا کہ جو ان سے کچھ شناسائی حال ہی میں لاہور میں ہم کو ہوئی تھی اور جن کو ہم نے بہت کچھ سمجھایا تھا کہ ایسا نہ کیا اور وہ یہ کہ ہم نے سنا ہے کہ ہمارے ایک دوست جو ہمارے ساتھ ہی لاہور سے آئے تھے اور جن کا ہم کو بہت کچھ خیال تھا اور ہے اور ہونا چاہیئے تھا اور ہے اور ہونا چاہیئے ہم نے سنا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ ہی لاہور سے آئے تھے اور جن کا ہم کو بہت کچھ خیال

عصمت انبیاء کے متعلق ایک اہم قابل نکتہ

گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نسبت جو قصص بیان کئے جاتے ہیں ان کو سچا مان کر ہمارے علمائے زمانہ نے بہت ٹھوکر کھائی ہے اور اگر غور کر کے دیکھا جاوے تو جیسے مسیح علیہ السلام کی نسبت آسمان پر اب تک زندہ ہونے کا اعتقاد اہل اسلام میں عیسائیوں کیساتھ میل جول سے پیدا ہو گیا ویسے ہی انہی عیسائیوں سے انبیاء کے بے عصمتی کا خیال بھی رائج ہوا کہ ان کی تحریف اور مبدل کتب اور صحف میں بے دلیل اور ثبوت واثبات پر اعتبار کرنے سے وہ اس بات کو جائز ماننے لگ گئے کہ انبیاء علیہم السلام جو کہ دنیا میں حقیقی راستی اور پاکیزگی قائم کرنے کے واسطے آتے ہیں وہ بھی اپنے اغراض کے لئے جھوٹ فریب اور ناجائز حیلے حوالوں کو بہرت دیتے ہیں ان کا خیال اس طرف منتقل نہ ہوا کہ جس حالت میں وہ اپنی تعلیم پر آپ ہی عامل نہیں اور جس قوی ایمان کو وہ لوگوں کے دلوں میں راسخ کرنا چاہتے ہیں جب وہ خود ان میں نہیں اور جان کو خطرات میں پڑتا دیکھکر ضعیف الایمانی سے جھوٹ وغیرہ بولنے پر آمادہ ہو جاوے تو پھر وہ حقیقی نبی اور خدا کے مامور کیسے ہو سکتے ہیں اور کیا وجہ ہے کہ وہ اپنی نبوت اور رسالت میں بھی جھوٹے ہی نہ ہوں۔ اسی غلطی کی وجہ سے جو کہ ناعاقبت اندیشی کے باعث علماء کو لاحق حال ہوتی ہی انہوں نے تفسیروں اور قصص الانبیاء وغیرہ کتب میں بھی ایسی بے سروپا باتوں کو درج کر دیا۔ اور

گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

کے سنہری اور بیش قیمت اصول کو نظر انداز کر دیا حالانکہ حفظ مراتب ہی ایک ایسی شے تھی اور ہے جس سے ہر ایک مومن کا ایمان سلامت رہ سکتا ہے اور صرف اسی کو نظر انداز کر دینے سے ہزار ہا لوگ حقیقی خدا سے بے خبر ہے ہوئے ہیں کہ جب وہ ذات یا صفات الٰہی پر بحث کرتے ہیں تو جس کلام یا..... لفظ کے معنے خدا تعالیٰ کی عظمت، جبروت اور اس کی ذات کے شایان ہوتے ہیں ان کو تو ترک کر دیتے ہیں اور وہ معانی اختیار کرتے ہیں جو کہ ایک ادنیٰ مخلوق پر چسپاں ہو سکتے ہیں۔ آج کل کے شوخ آریہ اور عیسائیوں نے بھی اسی سفاہت کو کام میں لا کر اسلام اور اور اس کے خدا پر اعتراضات کئے ہیں اور محض حفظ مراتب کو مدنظر نہ رکھنے کی وجہ سے ہمارے علماء زمانہ نے بجائے اپنے ہادیوں۔ راہ نما اور خدا کے مامورین کی شہنشاہی ان ان باتوں پر اعتقاد کیا جو کہ ہرگز ان کی شان کے شایان نہیں ہیں اور اس طرح سے اپنا ایمانی مال دشمنان کو اور اسلام پر حملے کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے۔ مثلاً عام طور پر مسلمانوں کا ایک یہ بھی خیال دیکھا گیا ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی جان کو بچانے کے لئے عمر بھر میں تین دفعہ جھوٹ بولا ہے۔ ایسی روایت سے استدلال پکڑا کر وہ خدا تعالیٰ کے ہر ایک ابتلا اور امتحان کے وقت جھوٹ بول لینا حلال سمجھتے ہیں اور بچ جانے اس کے کہ اس آزمائش میں وہ صدق اور وفا دکھلا کر خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کریں الٹے ملعون بنتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی روایت جو یہ روایت ہے اس پر حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے ایک عجیب قابل قدر نکتہ لکھا ہے آپ فرماتے ہیں کہ اگر ہم اس روایت کے راوی کو سچا تسلیم کریں تو ہمیں ایک صادق نبی کی نسبت یہ یقین کرنا پڑتا ہے کہ وہ جھوٹ بھی بولا کرتا تھا اور اس طرح سے ایک معصوم نبی کو گناہ سے آلودہ ماننا جاتا ہے لیکن اگر اس راوی کے مقابل پر ایک نبی کو جسے کہ اس کی شان کے شایان ہے سچا مانا اور دروغگو کہا جاوے تو ہم گناہ سے معصوم تسلیم کیا جاوے تو صرف اس راوی کو جھوٹا ماننا پڑتا ہے۔ حضرۃ امام صاحب کا مطلب صاف ہے کہ جب ادھر تو ابراہیم علیہ السلام ہیں جنکو خدا تعالیٰ اپنی وحی کے ذریعے سے..... کو صادق ٹھہراتا ہے اور خود ان کا نبی ہونا اس بات کو مستلزم پڑا ہوا ہے کہ وہ جھوٹ نہ بولتے ہوں اور ادھر ایک راوی ہے جو کہ وحی سے تائید یافتہ نہیں۔ اس کے حالات بسط سے معلوم نہیں ایسی صورت میں دیکھنے والی بات یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور وہ آدمی ان دونوں میں سے جھوٹ یا غلطی کے اقرب کون یقین کیا جا سکتا ہے۔ جب اس طرح سے تنقید ہو گی تو آخر کار عقل سلیم یہی فیصلہ دیوے گی کہ بہ نسبت حضرت ابراہیم ع کے ایک راوی کو جھوٹا قرار دینا تقوی کے بہت اقرب ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعلیم آپ کی جان نثاری سچی فرمانبرداری۔ اولاد کو رضائے الٰہی کے لئے ذبح کرنے پر آمادگی اور قوم کے مصائب وایذا کی برداشت تمام ایسے قوی قرائن ہیں کہ جن سے ایک پل کے لئے بھی ذہن اس طرف منتقل نہیں ہو سکتا کہ نعوذ باللہ آپکو جھوٹا کہا جاوے پس اس صورت میں حضرۃ امام فخر الدین رازی کی طرح ہر ایک اہل علم کا یہ فرض منصب تھا کہ ہر ایک نبی کی سوانح لکھتے وقت وہ یہود اور نصاریٰ کی بے ثبوت اور افترائی مضمون کی پرواہ نہ کرتا اور حفظ مراتب اور نیز قرائن قویہ کو مدنظر رکھکر اپنی تصنیف اور تالیف کو ایمان کو تباہ کر دینے والی اذکار سے پاک رکھتا۔ قرآن شریف کو اس قسم کے معاملات میں حکم ٹھہراتا۔ غرض کہ خدا کے پاک برگزیدوں کی نسبت تقریر یا تحریر کرتے وقت حفظ مراتب کو مدنظر رکھنا بہت ضروری امر ہے۔

ہمارے زمانہ حال کے علماء بھی اسی غلطی میں مبتلا ہیں اور اسی استہزاء اصول کو نظر انداز کر دینے سے ہی انہوں نے ہمارے امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت میں ٹھوکر کھائی ہے ورنہ بات کیا تھی مسیح کی وفات اور حیات کے مسئلہ میں اگر حفظ مراتب کو مدنظر رکھکر وہ آج غور کریں تو ان کو یہ امر بخوبی سمجھ آسکتا ہے کہ آیا اقرب للتقویٰ یہ امر ہے کہ مسیح کی وفات کو تسلیم کر کے خدا تعالیٰ کو ہر ایک کے شرک خفی وجلی سے منزہ مانا جاوے یا کہ مسیح کی حیات کو مانکر خدا کی ذات و صفات میں شرک کیا جاوے اور جیسے خدا تعالیٰ حی۔ قیوم خالق محیی ممیت ہے ویسے ہی مسیح کو بھی مان لیا جاوے ایسے ہی خود حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود تسلیم کرنے میں بھی ان لوگوں نے دھوکا کھایا ہے کہ اس وقت اور زمانہ کے متعلق آنحضرت صلعم کی پیش گوئیاں ہیں اور حضرت مرزا صاحب کے دعاوی جو کہ فی الواقع حق اور راست ہیں ان کو تسلیم کرنے سے آنحضرت صلعم کی شان اور آپ کی صداقت ظاہر ہوتی ہے اور ایک ایسے گمراہ پر جو کہ منکر خدا ہے انعام حجت ہوتا ہے۔ کیونکہ زمانہ اس وقت حقیقی ایمان اور نور کا پیاسا ہے اور سچائی کے طالبوں کے دل خدا تعالیٰ کے لئے بیقرار ہو رہے ہیں اور خدا کے مامورین کی پیشگوئیاں اور اس کا پاک کلام جو ان کے مطہر قلب پر نازل ہوتا ہے۔ صرف یہی ایک ایسا تریاق ہے جو ان سمی صفت امراض کا علاج ہو سکتا ہے اور جن لوگوں نے حضرت مرزا صاحب کو آنحضرت صلعم کی پیشگوئیاں کا مصداق مان لیا ہے وہ ضرور اس خطرناک زہر کے مہلک اثر سے محفوظ ہو گئے ہیں خواہ انہوں نے آپ کو ظاہراً تسلیم کیا ہے یا باطناً۔ اس میں ان لوگوں کو صرف آنحضرت صلعم کی نسبت حفظ مراتب کا خیال لابدی تھا کہ مرزا صاحب کے دعاوی کو تسلیم کرنے سے اس عظیم النشان نبی کی صداقت پر ایک ایسی مہر لگ جاتی ہے جو کبھی کسی طرح ٹوٹ ہی نہیں سکتی۔ پھر خصوصاً ان دنوں میں جب کہ آنحضرت صلعم کی پاک تعلیم پر فرش اخفا کئے جاتے ہیں۔ آپکے تاثیرات قدسی۔ آپکے فیوض رحمانی والوار و برکات کا بڑے زور وشور سے رد کیا جاتا ہے

www.aaiil.org

یہ نادان اتنا نہیں سوچتے کہ جو تبرکات انوار برکات صرف ایک نبی کی ہم سے تعلق رکھتے ہیں کہ یہ صرف گذشتہ انبیاء پر ایمان کو ثابت کیا جا سکتا ہے۔ کیا صرف اس کے لئے تواریخ ہی کفایت کر سکتی ہے اور کیا اس سے خدا تعالےٰ کی ذات وصفات پر حرف نہیں آتا ہے اور کہاں ان تواریخی طور پر کس کے پاس موجود نہیں ہیں ہر ایک فرقہ ان کو پیش کرتا ہے اگر انہی پر مدار ثبوت ہے تو جیسے وہ سچے ہیں ایسے ہی ہمارے خدا کو معطل مانا لیا ہے تم بھی مان لو۔ حالانکہ آنحضرت صلعم کو جس شان وشوکت کا نبی مانا جاتا ہے اور جو تاثیرات قدسی آپ کی تسلیم کی جاتی ہیں ان کے لئے یہ امر لانم پڑا ہوا ہے کہ ایسے فساد کے وقت جب کہ بگڑو بہ ہی بگڑا ہوا ہے لعدا یمان کے الفاظ زبانوں پر رہ گئے ہیں حقیقت بالکل معدوم ہو گئی ہے دنیا ہی ہر ایک کا مقصود ہے اور عملی طور پر خود مسلمان بھی آپ کی پاک تعلیمات کو محل اعتراض ثابت کر رہے ہیں ضرور ایک مصلح اس امت میں سے پیدا ہونا اور زمانہ کے فساد اور آنحضرت صلعم کے مثیل موسےٰ ہونے کی وجہ سے اس کا نام مسیح موعود ہونا اور خود ہر ایک آنکھ آج سے ۲۵ برس پیشتر اس پر لگی تھی کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر آئے گا اب جب کہ ۲۰ برس بھی صدی پر گذر گئے کیا اگر نزدیک صدی کا سرا ہوا تو ہیں پر [illegible] پر آیا کہ نہیں۔ سعید وہ جنہوں نے اسے شناخت کیا مبارک وہ جنہوں نے اس کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر لیا اور حفظ مراتب کو مد نظر رکھکر آنحضرت صلعم کی عزت اسلام کی عزت اس پر فتن زمانہ میں رکھدی۔

فقط

خبرین

آریہ سماج کے متعلق خبر - اخبار عام اپنے ایک نگار کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ ۲۰ مارچ سنہ حال کو مدیجوا تلدیکر مندر سرائیگوں کے ایک عام پنچایت ہوئی جس میں لالا لیپر شاد صاحب خزانچی دہلی لالہ جوہری مل صاحب خزانچی نیشنل بنک لالہ پیارے لال صاحب وکیل لالہ وزیر سنگھ صاحب وکیل وغیرہ تخمیناً دھڈ بائی سو سراوگی صاحبان کے شریک تھے اس پنچایت میں اول یہ معاملہ پیش ہوا کہ آریہ سماجیوں نے جو ایک کتاب میں سیکھ شاہین مسجد نامداس اور پنڈت شمبھو دت صاحب نے تصنیف کیا ہے ہمارے مذہب کی توہین کی ہے کیا ہم ضروری سمجھ کو ایک کمیٹی اسی سمت میں اور اسی معاملہ کے پہلے ہو چکی ہے جس کی امداد کو واسطے اہل برادری سے چندہ کرنا مناسب ہے یا نہیں اس پر بحث ہوئی اور بتجویز یہ پاس کی گئی تھی کہ گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کی جاوے کہ گورنمنٹ اس معاملہ میں مدعی ہو جاوے تاکہ آریہ سماجیوں پر نالش کیجاوے چنانچہ گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کی گئی تھی اس کی منظوری حسب منشا ہمارے منظور ہو کر آگئی اب آپ صاحبان کی رو برو یہ معاملہ پیش کیا جاتا ہے کہ اب اس مقدمہ کو چلایا جاوے۔ عام برادری کی کیا رائے ہے۔ چنانچہ عام حاضرین برادری نے بہ اتفاق رائے دی کہ آریہ سماجیوں پر جو ہماری مذہب کی توہین کی ہے فوراً مقدمہ چلایا جاوے اعیہ رزولیوشن عام برادری نے پاس کر دیا۔

کلکتہ میں برقی ٹرمویوں پر عرصہ چند ماہ میں سولہ مرتبہ حادثہ ہوئے ہیں۔

روس نے کوریا کا ملک خالی کر دیا اور جاپان بلکل اس پر قابض ہو گیا ہے۔

جاپانی حکام کا ارادہ بحالت فتح توسیع ملک کا معلوم نہیں ہوتا بلکہ صرف امن وامان کی خواہش ہے اور یہ منشاء ہے کہ جاپان منچوریہ کو فتح کر کے اسے چین کے حوالہ کر دے اور خود اپنے قبضے میں نہ رکھے۔

بلگریڈ ملک سرویہ میں ایک کمیٹی اس غرض سے قائم ہوئی تھی کہ [illegible] کی امداد کے لئے [illegible] سرویہ بھیجے جاویں لیکن روسی گورنمنٹ نے شاید اسے خلاف شان جان کر نظر نہ کیا اس پر بلگریڈ میں غصہ پھیلا ہے۔

کوریا میں جاپانیوں کی برخلاف ایک شدید نام ہوا ہی لیکن ہوا پانیوں کی خوش قسمتی سے اس کا راز طشت از بام ہو گیا اس کی تہ میں خوردہ فروش تاجر تھے۔

کوریا کا ایک وزیر صرف اس لئے دربدر کیا گیا کہ وہ خفیہ طور پر روس کا طرفدار تھا۔

یک جاپانی مدیر ہی تمکحرامی کے شبہ میں ماخوذ ہے کہ وہ روس سے خفیہ طور پر وظیفہ حاصل کرتا ہے اس کی تحقیقات کا نتیجہ ہنوز پوشیدہ ہے۔

جاپانیوں نے اگرچہ پورٹ آرتھر کے دہانہ کو بند کرنیکی کوشش کی تھی اور اس میں چندان کامیابی نہ ہوئی تھی مگر ہاں میں ان کی ایک تارپیڈو کشتی نے ایک اور نالہ معلوم کر لیا ہے جو کہ بیحد فراخ ہے کہ اگر پورٹ آرتھر کا دہانہ بند بھی کر دیا جاتا تو اس میں سے جہاز بخوبی گذر سکتا اس کا عرض ۱۳۰ گز ہے۔

فرانس کے ایک ڈاکٹر رئیسول نامی نے معلوم کیا ہے کہ چاندی کے سکے تیز زخم کی مرہم پٹی کے لئے بہت مفید ہیں ان میں سٹرن اور گلاڈ کے روکنے کی خاصیت موجود ہے اس تجربہ سے پہلے ہو چکی ہے جس کی امداد کو واسطے اہل برادری سے چندہ کرنے کے بغیر اچھا ہو جاتا ہے اور پرانا زخم بھی کچھ عرصہ میں مندمل ہو جاتا ہے۔

مراسلہ

علمائے شیعہ سے استفسار

مولوی امیر علی صاحب اطاوی اثنا عشری و دیگر دو معلم حضرات شیعان کی خدمت میں ذیل کا استفسار پیش کیا جاتا ہے امید ہے کہ مولوی صاحب موصوف یا شیعوں میں سے کوئی اور صاحب اس کا تحریری اور مطبوعہ جواب عنایت فرما دیں گے +

استفسار

حضرت امام حسین علیہ السلام نے میدان کربلا میں لشکر یزید کے مقابلہ میں تقیہ نہ کیا آپ نے یزید کی بیعت سے انکار کر کے خود معہ دیگر عزیزوں اور رفیقوں کے شہادت پائی۔ جیسا کہ عہدہ کتب تواریخ سے ظاہر ہے اور مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے برعکس اس کے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ان کے صاحبزادہ نے عرب قتل کی دھمکی پر یزید کی غلامی کا اقرار جیسا کہ کافی مطبوعہ منشی نولکشور واقع لکھنؤ لکشور لکھنؤ کی کتاب روضہ صفحہ ۱۱۰ میں ہے

خود ارسل الی علی ابن الحسین بن علی علیہم السلام وقال لہ مثل مقالتہ للحسن فقال لہ علی ابن الحسین علیہما السلام ایاک ان تغرنک ھذہ الامۃ فقد ابتلیت بالخیر قبلک وابتلی بی بعدک فقال لہ یزید لعنۃ اللہ علی ابیک فقال لہ علی بن الحسین علیہما السلام انا عبدہ مکرہ لک فان شئت فاسترق وان شئت فبع +

پھر (یزید) نے امام زین العابدین علیہ السلام کو بلایا اور ان سے بھی وہی گفتگو کی جو قریشی سے کی تھی تو امام زین العابدین علیہ السلام نے اس سے کہا کہ مجھے یہ بتا کہ اگر میں تجھ سے یہ اقرار نہ کروں تو کیا مجھکو تو اسیطرح قتل نہ کریگا جیسا تو نے اس شخص کو قتل کر دیا تو امام سے یزید ملعون نے کہا کہ ہاں ایسا ہی کروں گا تو اس سے امام زین العابدین نے کہا کہ میں مجبوری تیرا غلام ہوں چاہے مجھے غلامی میں رکھ اور چاہے بیچ ڈال۔

اب استفسار یہ ہے کہ بروئے مذہب شیعہ ان دونوں امامون سے کون امام حق پر تھا۔ بینوا توجروا

المستفسر
شیخ عبد المجید احمدی از اطاوہ

www.aaiil.org

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق بزبان عربی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہو اور جس کے دریافت ہو جانے نے یسوعی معجزات کی کل ہر ایک مذہب و ملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی ہے اور جسکو ذریعہ سے بڑی بڑی امراض کا علاج ہو جاتا ہے اسکا بطور مجمل اور ٹھیک استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے جو ہدیۃً ناظرین درج ہیں انیشرشق کرنیسے انسان محبت نیست رکھکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے اور خیالات میں یکسوئی اور اکی ضبط کرنیکی عادۃ بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے ملنے والوں نے ۵۰ مبالغے کئے ہیں کہ آسمان اور زمین قبضے ملا دئے ہیں اور اکی مشاق کو گویا خدائی کی کل چابیاں اقرار دیا ہوا ہے لیکن ہمارے نزدیک اس میں کوئی مبالغہ نہیں بلکہ فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے جیسو خدا کا ارادہ ہے ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مضر یا مفید کرتا ہے ویسے ہی اسی کا ارادہ یا اذن سے انسان اس سے فوائد اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو منیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں قیمت عمدہ

شہادۃ آسمانی حصہ دوم و اول۔ بجواب کلمہ فضل رحمانی جلیک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی اس کو اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کو جواب اس میں دیا گیا ہے ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہے اور سلسلہ ہاروت و خروج دجال یاجوج ماجوج نصوص وغیرہ کے متعلق دنداں شکن جواب دئے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ

سر مکتوم یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ثابت کیا ہے اور نہایت لطیف حرف بحرف کم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہے اور دکھلایا ہے کہ جن مردوں کے زندہ ہونیکا ذکر انجیل میں ہے خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵

رویائے صالحہ مین مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفر علماء پر کرنیکا اور حضرۃ مسیح موعود کا ثبوت صحف سابقہ سے ہے قیمت ۲

اعجاز احمدی ۳۲ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم و رجوع الی اللہ کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب ساکن لاہور کا نظم جکہ آپنے اردو زبان مین حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ۱ (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک بینظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کو ساتھ تصنیف فرما کر غرض کی اصلاح حضرۃ مسیح آخر زمان علیہ السلام و مولانا مولوی نورالدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنا دی تھی حضرۃ مسیح الزمان نے دیکھ کر اس کی نسبت یہ الفاظ فرمائے تھے نہایت عمدہ شیرین زبان ہے قرآنی لٹکا خوب بیان کیا ہے کاش ہمارے دوستوں پڑھکر سنوالی ہے حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل باری سے چھپکر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض نصف قیمت پر یعنی ۱ عم ۲ المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام ترٹاوری ضلع کرنال نام درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئیں و دفتر البدر میں۔

نیو فیشن کے سٹ ناظرین ہمارے یہاں ہندوستانی کاریگری کو فٹ گری کا کام کوٹ پتلون کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں جن کو اوپر نام شہر کی و چاندی اور سل ہوتا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام بزبان مین لکھا سکتا ہے علاوہ یہ کہ کپڑا بند کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اور یہ عمر بھر میں اکثر فوقانی ہیں نمبر ۱ بٹن سٹ نام بھی سنہری اسم اعظم بھی سنہری قیمت ۱ نمبر ۲ ۔ بٹن سٹ ۱ م سنہری اور کام چاندی کا قیمت ۱ نمبر ۳ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی سنہری قیمت ۱ نمبر ۴ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا قیمت ۱ نمبر ۵ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۶ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۷ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۸ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۹ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۱۰ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۱۱ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۱۲ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۱۳ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۱۴ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۱۵ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۱۶ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۱۷ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۱۸ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۱۹ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۲۰ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۲۱ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۲۲ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۲۳ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۲۴ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۲۵ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۲۶ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۲۷ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۲۸ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۲۹ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۳۰ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۳۱ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۳۲ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۳۳ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۳۴ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۳۵ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۳۶ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۳۷ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۳۸ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۳۹ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۴۰ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۴۱ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۴۲ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۴۳ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۴۴ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۴۵ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۴۶ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۴۷ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۴۸ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۴۹ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱ نمبر ۵۰ ۔ بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اسم اعظم بھی چاندی کا نہایت عمدہ کام قیمت ۱

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا دوائی لوازق دانگریزی دیسی پنکھ و نلکی ہر قسم رومال و سوہی ہر قسم دہر کے بنیان و جراب ہر طرح کی دیسی دانگریزی سوتی واونی کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار ہر کی گیس یعنی بٹی کر مند سواران و میا بیانہ و پاجامہ ہر طرح کی جوتا خورد کلان سادہ و کھدار اور بوٹ و گرگابی اور جوتہ دیسی و انگریزی اور پنجابی و لودیانہ و ہندوستانی وغیرہ وغیرہ ہر قسم کے خورد کلان شانہ دوانہ اور نانہ لکڑی کا اور سینگ کے ہر قسم قفل ہنی و پیتل کے ہر قسم خورد کلان قولیہ ہر قسم کے۔ دری ہر قسم کی قینچی دیسی و دلایتی ہر قسم کی چاقو دیسی و دلایتی ہر قسم کے قیمت کا حال مشتہر سے دریافت کرو۔

المشتہر حافظ نور احمد احمدی اینڈ کو تاجران بیچہ بانار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

عاقبتہ المکذبین لودیانوی مخالف مولویان کا انجام جو ہوا اس کا بیان بیعت کے دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیات پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ۱

اسلام اور اسکا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیسوز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبدالعزیز خان صاحب صادق قیمت ۳

صیانۃ الناس مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب بجانب فاضل مروہی قیمت ۱

الہامی دعا رب کل شیٔ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات

نظم برائے مشتورات بطریق کامن مصنفہ " " "

رستہ نمائی احمدیہ ساختہ مرزا عبدالکریم مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم رفی تولا بواسطہ قسم تاجران کو

سر الشہادتین اس کتاب مین ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبداللطیف صاحب اکی شہادت کا واقعہ من وعن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف مین موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود و مہدی کے وقت مین پورا ہوا اور اس طائفہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ

الفرقان شاہجہانپور سے ایک رسالہ بنام البرہان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت مین نکلتا ہے اس کا جواب حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل مروہی نے الفرقان مین دیا ہے جو کہ حقائق اور معارف کا عمدہ مخزن ہے ۲۶×۲۰/۴ کی تختی پر بہت عمدہ طبع ہوا ہے قیمت صرف

دفتر البدر سے ملسکتا ہے

عکسی تصویر حضرۃ اقدس ۴۰ کارڈ سائز پر بہر کیٹ سائز چہار تصدق دہن کے مرحلہ کو

نوٹ کہ ۱۱۱ اشتہار کہوا استہام درخواستین نام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور آنی چاہئیں

ضوابط اخبار البدر

(جن کو خریداری سے پیشتر ملاحظہ کر لینا چاہئے)

(۱) **حجم** اخبار کا ۸ صفحے ہیں جس میں مسائل دینیہ شامل ہے دو فالتو صفحہ صرف اتنا کہ چندماہ شہادتوں کی لمبی فہرستیں بعض تائید بخشوں پر کثرت مضامین کی لحاظ سے دس صفحے بھی دئے جاتے ہیں لیکن وہ آئندہ نمبر طبرون مین وضع کر کے

(۲) **مضامین** البدر کا خاص مقدم مضمون حضرۃ امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات حتی الوسع جب ہفتہ کے فاصلے سے پہنچتے ہیں تو قریبون وغیرہ کے آپ کی تصنیفات سے عمدہ مضامین تبلیغ علمی و اعلاء و ایزاء و معرفت کے یادداشتی کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہیں اس کے بعد درس قرآن کریم کا کہ جماعت احمدیہ کی خبرین اور دوسرے اخلاقی مضامین تردید مذاہب باطلہ اور خطبہ البدر کی اشاعت کے متعلق تحت اور مراسلات وغیرہ۔

(۳) **اوقات اشاعت** البدر کی اشاعت کی تاریخیں اگرچہ ہر ماہ کی یکم ۸-۱۶-۲۴ ہیں اور حتی الوسع بڑی دیانت داری سے کوشش کی جاتی ہے کہ وقت پر اشاعت ہو مگر تاہم ہر وقت اشاعت کی ذمہ داری کسی انتہا کے ساتھ کاروبار خانہ پر نہیں ہے

(۴) **خط و کتابت** کے متعلق خط کتابت خواہ کسی قسم کی ہو اپنا نمبر خریداری ضرور درج کرنا چاہئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ نہ ہوگا کارخانہ جواب دینے کا ذمہ دار نہیں۔

(۵) **عدم رسید اخبار** اگر کسی مقام یا اس کے گرد و نواح میں اخبار پہونچنا ہوا معلوم ہو تو اطلاع دینی چاہئے ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ اطلاع دینی چاہئے ورنہ ممکن ہے کہ وہ نمبر نہ مل سکے۔

(۶) **تبدیل پتہ** وقت چندان پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہان پتا بدلنا ہو اگر سابقہ پتہ پر اخبار گم ہو تو ملنا ضمانت نہیں۔

(۷) **چندہ** سالانہ پیشگی ہے جو خریدار ایکدم ۱۲ ماہ کا چندہ پیشگی بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں گے ان کو فی نمبر ۱ کی قیمت میں ۱ نمبر مفت ملیگا یعنی ہندوستان کے باہر ہے جو خریدار ایکدم ۱۲ ماہ کا چندہ پیشگی بھیجدیں گے ان کو فی نمبر ۱ کی قیمت میں ۱ نمبر مفت ملیگا

منیجر

الوزارالاسلام پریس قادیان دارالامان مین محمد افضل و معراجدین صاحب ہر دو بارن کے اہتمام سے چھپا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسکو قبول کریگا اور زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کریگا | نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور محمد کا
عکس ہے یہ برج محمدی کا

چوڑیں کا ہے چاند یہ الیہام
فیض ہے یہ غلام احمد کا

ان اللہ قد صرح لکم وقت مسیحہ وما ترون من اللہ

البدر

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

وہو ابینی شفا بینی غرض دارالامان بینی | چو گویم باتو گر آلی جہاد در قادیان بینی

نمبر | ہر ایک ماہ کی انگریزی یکم ۸-۱۶-۲۴ تاریخ کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوا کرے گا | جلد ۳

نمبر ۔۔۔ بخدمت ما
صاحب کلارک دفتر
Ramkala

از جناب منشی نواب خان
انگریزی نویس
گورداسپور

Lucy

محرر بیدار حال سکوا طلاع ۔۔۔ [illegible] ساف کی تکمیل [illegible] داری کو [illegible] کم [illegible] ۵۰۰ [illegible] حالت [illegible] تعلیل اور شاذ ناکمل ہے اور کارخانہ کشادہ [illegible] کا [illegible] اشاعتیں [illegible] کی [illegible] کرین اور [illegible] تعداد کو بڑھا کر کے کارخانہ کو [illegible] ایک [illegible] آمد [illegible]

حقیقت مسیح موعود علیہ السلام اور اسکی ماننے کا مذہب

مصطفےٰ و امام و مقتدا ۔۔۔ ہدیٰ دین و ۔۔۔ از ما و ما دیم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست ۔۔۔ با وی ہمعنوان ما توام دست
دامن پاکش بدست ما مدام ۔۔۔ مہر او با شیشہ ما ۔۔۔ ہاں
ہست او خیر الرسل خیر الانام ۔۔۔ ہر نبوت را بر و ختم ۔۔۔ انتظام
زو شدہ سیراب سیر لم یزل ۔۔۔ آنچہ ما را وحی دایما ۔۔۔ بود
ما ز و یابیم ہر لورد کمال ۔۔۔ وصل دلدار ازل ۔۔۔ ما
ہیچ رو ثانیت شود یابان ماست ۔۔۔ از طالک فائز ۔۔۔ ما
ہر چہ گفت آن مرسل ربّ العباد ۔۔۔ مکر آن مستحق لعنت است
معجزات ما ہمہ از حضرت احد ۔۔۔ معجزات انبیا سابقین
ہست ۔۔۔ راست ۔۔۔ سکر آن مورد لعن خداست
ہیچ در قرآن بیارش بالیقین ۔۔۔ ہر کہ انکار ۔۔۔ کند ۔۔۔ شقیا ست
کہ ندید دوری ازان روشن کتاب ۔۔۔ نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول ۔۔۔ بیعت ۔۔۔ پیوستن ۔۔۔ ہا ۔۔۔ کہ ۔۔۔ مرات ۔۔۔ داخل ۔۔۔ جماعت ۔۔۔ کہ ۔۔۔ محتسب ۔۔۔ کا

دوم ۔۔۔ کہ ۔۔۔ اور ۔۔۔ ہر ایک ۔۔۔ فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور ۔۔۔ اور بغاوت کے ۔۔۔ باز رہیگا

سوم ۔۔۔ کہ ۔۔۔ پنج وقت ۔۔۔ خدا اور رسول کے اوامر پر ۔۔۔ تہجد ۔۔۔ اور ۔۔۔ اپنے

چہارم ۔۔۔ کہ ۔۔۔ صلی اللہ علیہ وسلم ۔۔۔ اور ۔۔۔ اپنے ۔۔۔ کی معافی مانگے اور استغفار کرے ۔۔۔ مداومت

پنجم ۔۔۔ کہ عام ۔۔۔ کو نفعاً ۔۔۔ اور ۔۔۔ اپنے ۔۔۔ سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں

ششم ۔۔۔ کہ ۔۔۔ ہر حال ۔۔۔ اور ۔۔۔ میں ۔۔۔ اور ۔۔۔ میں ۔۔۔ وفاداری کریگا

ہفتم ۔۔۔ کہ ۔۔۔ اور ۔۔۔ کو ۔۔۔ چھوڑ دیگا اور ۔۔۔ اور ۔۔۔ اور ۔۔۔ سے زندگی بسر کریگا

ہشتم ۔۔۔ کہ دین اور ۔۔۔ کی عزت اور ۔۔۔ اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے

نہم ۔۔۔ کہ عام ۔۔۔ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں

دہم ۔۔۔ کہ اس عاجز سے ۔۔۔ اور ۔۔۔ محض للہ باقرار طاعت معروف باندھ کر ۔۔۔ تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس

www.aaiil.org

ایک شریف دیندار غیر احمدی خاندان کی لڑکی کی ضرورت

ایک شریف دیندار غیر احمدی (بعض احمدی افراد کے اخلاق کو دیکھ کر) اپنی ایک دوشیزہ بالغہ عمر ۲۰ سال خوش شکل حلیم الطبع صوم وصلوٰۃ کی پابند کے نکاح کا ارادہ احمدی جماعت کے کسی ایسے شخص کے ساتھ کرنا چاہتا ہے جو ذیل کی شرائط کا نمونہ ہو۔

(۱) قوم کا کشمیری ہو۔ (۲) احمدی جماعت کا نمونہ ہو۔ (۳) عمر ۲۵ سے ۳۵ سال کے درمیان ہو۔ (۴) وجہ معاش کم از کم ۱۰۰ روپیہ ماہوار کہتا ہو۔ (۵) خوش شکل ہو۔

اس کے متعلق خط و کتابت ڈاکٹر عبدالسمیع خان مسعود پلیگ ڈیوٹی گورداسپور کی جاوے۔

خاکسار عبدالحق احمدی پٹواری مرزا پور تحصیل گورداسپور

درخواست دعا

۱۔ عاجز کو تین چار کام درپیش ہیں جنکی وساطت دعا کی جاتی ہے۔ عاجز راقم خاکسار۔ بشارت علی خان احمدی سگنلر قادیان (بعنوانی مفتاح احمد)

درخواست نماز جنازہ

البدر کی ایک خریدار و سمات برکت بی بی جو کہ ضلع سیالکوٹ کی رہنے والی تھیں۔ ماہ اپریل میں فوت ہوگئی ہیں۔ میرے عم مکرم دوست چوہدری سردار خان صاحب اخبر و سماوات ضلع سیالکوٹ اور نیز بندہ خود انکی نماز جنازہ اور دعائے مغفرت کیلئے احباب احمدیہ سے درخواست کرتا ہوں۔ نیز مولوی محمد یوسف صاحب احمدی۔ دیدار بخش صاحب۔ منشی محمد ابراہیم صاحب فرزند دوختر دیدار بخش صاحب مرحوم والدہ محمد ابراہیم صاحب بھی پٹیالہ میں فوت ہوگئی ہیں انکے لئے بھی دعا فرمائی جاوے۔

جن احباب نے

جن احباب نے بعض امور متعلق البدر دریافت کئے ہیں اور انکو اب تک جواب نہیں ملا تو وہ سمجھ لیں کہ جوابی کارڈ یا مکمت ہمراہ نہ ارسال کرنیکی وجہ سے جواب نہیں دیا جا سکا۔

ہر ایک صاحب خود سمجھ سکتے ہیں کہ جس کا دفتر میں کثرت سے خطوط آتے ہوں وہ اس بار کا کیسا متحمل ہو سکتا ہے کہ سب کو جواب اپنے خرچ پر دیوے۔ درحالیکہ کارخانہ ابھی امداد کا محتاج ہو۔

احمدی شعراء کی خدمت میں التماس

[illegible]

ہمارے بزرگ اس طرف توجہ کریں

احمد نگر کاہلی کی استدعا ہے [illegible] کہ ہمارے ہاں جب [illegible] تو ضرورت محسوس ہوئی کہ ہمیں اس کی تعریف میں عاجز فرمائی کروں۔ اتنا لمبا ہے اور قوم کی توجہ کے لئے اس سے زیادہ تعریف کی ضرورت بھی نہیں کہ احمد نور حضرت عبداللطیف شہید کا سچا عاشق شاگرد اور حضرۃ خلیفۃ اللہ علیہ السلام کی مشق و محبت کا پکا جماعت میں ایک نمونہ ہیں اور نور معہ اپنے بڑے بھائی اور اہل عیال کی ہجرۃ کر کے قادیان میں سکونت پذیر ہیں۔ مکان کی تنگی کی وجہ سے اب تک ان سرد شہر جگہ کے رہنے والوں نے بہت تکلیف اٹھائی ہے اور آئندہ موسم گرما کی شدت کے دنوں میں ناقابل برداشت صعوبت کا سامنا نظر آتا ہے ان ملاحظات کی وجہ سے یہاں کے بعض گرامی قدر دوستوں نے ان بیچاروں کے لئے ایک مکان بنوانے کی تجویز سوچی ہے جس پر دو سو روپیہ صرف ہوگا جن لوگوں نے اس کار خیر میں چندہ دینا ہے ان کی اسماء ہیں آپ سب کرام بزرگ جو ہمارا خط جلد ممکن ہو جو کچھ بندہ کو بنام مولوی محمد علی صاحب ارسال کریں + عاجز عبدالکریم۔

حکیم فضل دین صاحب عفا اللہ عنہ وصول۔ میاں غلام غوث صاحب عفا اللہ عنہ وصول

۴۴ سید محمد علیشاہ صاحب صر۔ محمد علی صاحب وصول۔ محمد صادق عفا اللہ عنہ۔ شیخ یعقوب علی صاحب)

ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول [illegible] ایک [illegible] کا بی۔ اے پاس مدرس ہونا چاہیئے۔ جو سائنس کے ساتھ نقول سندات [illegible] ہو۔ بی۔ اے۔ اور ایف اے [illegible] ہونا چاہیئے۔

[illegible] تعلیم الاسلام ہائی سکول مدرسہ احمدیہ قادیان

[illegible] ۱۹۰۷ء

ضرورت

ہم کو اپنی جماعت احمدیہ کے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو کہ پرائمری تک عربی قواعد مدرسہ کاری اور قرآن عمدہ صحیح طریق پر ہمارے لڑکوں کو تعلیم دے سکے تنخواہ مبلغ اللہ ماہوار اور روٹی اور پوشاک اس کو دیجاوے گی یعنی علاوہ دار نقدی خوراک و پوشاک +

نوٹ واضح ہو کہ یہاں کشمیر میں روپیہ نہیں ہوتا صرف خشکہ یعنی چاول کھانا ہوگا۔ المشتہران

محمد اکبر خان و محمد افضل خان و غلام حیدر خان و یار محمد خان از مقام یارای پور کشمیر تحصیل کرناگام

فروخت چشمہ

میں نے امریکا سے ایک چشمہ منگوایا تھا۔ چوڑے سفید شیشے۔ سنہری سیدھی کمانی نہ شارٹ سائٹ منفی پونے دو۔ مگر وہ مجھے ٹھیک نہیں آئی۔ اصلی قیمت چھ ڈالر یعنی ۱۹۰ روپے۔ لیکن بھیجنے والے نے مجھے لکھا ہے کہ بجائے واپس کرنے کے اس کو پانچ قیمت پر فروخت کر دوں میرا خیال ہے کہ وہ چار ڈالر یعنی ۱۲۰ روپے تک منظور کر لیگا اگر کسی کو ضرورت ہو تو راقم کو اطلاع دے اصل خطوط امریکہ کے ملاحظہ کے واسطے بھیجے جاوینگے۔

محمد صادق عفی عنہ قادیان
ضلع گورداسپور ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء

قول صحیح و سر الشہادتین چھپ کر طیار ہو گئی

ہے قیمت وہی ایک ایک آنہ ہے۔ دفتر البدر سے طلب کرو۔ خریداران

www.aaiil.org

انت منی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق
انت منی بمنزلۃ عرشی

عرش

پر آپنے فرمایا کہ یہ لفظ اسلیے بیان کیا گیا ہے کہ خدا تعالےٰ کی تجلیات جمالی و جلالی کا اتم مظہر عرش ہے اور مسیح موعود اتم مظہر صفات جمالیہ کا ہے۔ چونکہ اسوقت ظاہر ہو رہی ہیں اور اس لیئے کل انبیا کے ناموں سے مجھے خطاب کیا گیا ہے تاکہ ان کے کل صفات کا مظہر تام میں ہو جاؤں۔ خدا تعالےٰ کی صفات مجمی و ممیت برابر کام میں زور سے لگے ہوئے ہیں ایک طرف تو لوگ زندہ ہو رہے ہیں اور ایک طرف مر رہے ہیں پس چونکہ ان ایام میں خدا کی صفات اپنی پوری تجلی سے کام کر رہی ہیں۔ اس مناسبت کے لحاظ سے عرش کہا گیا ہے۔

عرش کے مخلوق اور غیر مخلوق ہونے کے بارے میں آپنے فرمایا کہ عرش ایسی شئے ہے کہ نہ وہ مخلوق ہے اور نہ غیر مخلوق۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی تجلیات کا اعلےٰ مقام جو دونوں جہانوں میں پایا جاسکتا ہے وہ عرش کا مقام ہے۔ جو مخلوق کہتے ہیں وہ بھی غلطی پر ہیں اور جو غیر مخلوق قرار دیتے ہیں وہ بھی غلطی پر ہیں جو اسکی بحث میں پڑتے ہیں وہ خود تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن بالا یہ مذہب نہیں ہے۔ کیونکہ اگر مخلوق کہا جاوے تو پھر حمد اور تسبیح ہوگا۔ اگر غیر مخلوق ہر مخلوق کی نسبت خدا کی نسبت سے باہر رہتا ہے۔ حالانکہ خدا تعالےٰ ہر شئے کل شئے ہے۔ پس جیسے ہر سے الہامات میں اظلی و اسوم اور مظہر و اصوم وغیرہ کلام الٰہی بطور استعارہ کے آئے ہیں۔ ویسے ہی یہ بھی ایک استعارہ ہے اور قرآن شریف سے ثابت ہے کہ کلام الٰہی میں استعارات ہوا کرتے ہیں۔ پھر کیوں نہ کہا جاوے کہ ہم اسپر ایمان لاتے ہیں اور اسکی کنہ کو حوالہ بخدا کرتے ہیں۔ میرا یہی عقیدہ ہے۔ کہ عرش اصل میں مخلوق اور غیر مخلوق کی بحث سے باہر ہے اور اعلےٰ درجہ کی ایک تجلی ہے۔

اب زمانہ ہے کہ ہم میں اسرار کھلتے جاویں جیسے آسمان سے آنے کا سامنا ایام میں کھلا ہے۔

یہ زمانہ افترا کا نہیں ہو سکتا

خدا پر افترا کرنا لعنتی کا کام ہوتا ہے۔ کیا لوگ اتنا بھی خیال نہیں کرتے کہ اسقدر عرصہ دراز گذر گیا اور ہم کبھی الہام کے بیان کرنے سے فارغ نہیں رہے۔ پس ممکن ہے کہ ایک آدمی ہر روز نیا افترا کرے اور خدا کو بھی علم ہو کہ وہ مفتری ہے اور وہ مہلت دے رہا ہے کہ اوسکی زندگی میں ایک ایسا زمانہ بھی آتا ہے۔ کہ لڑکی کی طرح لوگ سمجھ لیتے جاتے ہیں چاروں طرف موتوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ کیا مفتری کی اتنی حفاظت ہو سکتی ہے۔ کیا خدا کا فضل ہر ایک مفتری کے اسطرح شامل حال ہو سکتا ہے۔ کیا وہ یہ افترا کر سکتا ہے کہ انی احافظ کل من فی الدار۔

بات یہ ہے کہ بظاہر کتنے ہی مذاہب کیوں نہ ہوں لیکن اصل میں دہریت کی باریک رگ اپنا کام کر رہی ہے۔ اگر دہریت نہ ہوتی تو یہ عیسائیت ہی اسقدر نہ پھیلتی۔ گناہ تو درکنار دہریہ تو خدا کے ساتھ مقابلہ ہے۔ ایک مذہب ہی کبھی اپنے لیے پرچمان ہوتا ہے لیکن یہ لوگ خطا پر خطا کرتے ہیں اور پشیمانی پاس نہیں پھٹکتی۔ اسکا نام دہریت ہے۔

ضروری اطلاع

اخبار اس لیے دیر سے نکلتا ہے کہ ہمارے کاتب صاحب نام عبدالرحمٰن، ہاتھ کی کلائی میں نوٹ سوئے ہوئے ہیں۔ خدا انکو غریق رحمت کرے۔

میں خود گذشتہ ایام میں عارضہ خرشم میں مبتلا رہنے کی وجہ سے تازہ مضامین کی ترتیب سے معذور رہا ہوں اور اسی لیے احباب کے خطوط اور فرمایشوں کی پوری تعمیل بھی نہیں کر سکا لہذا احباب معاف فرماویں۔

یہ اخبار امرت سر میں لکھوا کر قادیان میں چھاپا گیا ہے اور اگر خدانخواستہ بھادی کوئی کاتب بھیر متین آیا تو یاد رہے کہ اخبار دیر سے شائع ہو۔ (منیجر)

۲۸ر اپریل کے الہامات

اعملوا ما شئتم انی غفرت لکم

ان شاء اللہ آمنین۔

اعملوا ما شئتم انی امرت لکم
امرت الملائکۃ۔
زاد اللہ عمرک۔
اذا نعمتی۔
غرست لک بیدی
رحمتی وقدرتی۔

۲۹ر اپریل ۱۹۱۵ء

امن ست درمکان محبت سرائے

یعنے

وہ مکان (یا دل) جو خدا تعالےٰ کی محبت سے بھرا ہوا ہے اور ہر طرح سے امن رہتا ہے۔ حدیث شریف میں ایک دعا ہے۔ جسکو آداب دعا کی رعایت کے ساتھ پڑھنے سے انسان خدا کی نظروں میں محبوب ہو سکتا ہے۔ وہ یہ ہے۔

اللھم انی اسئلک حبک وحب من یحبک والعمل الذی یبلغنی حبک اسکا مطلب یہ ہے کہ الٰہی میں تجھ سے تیری محبت کا اور جو تجھ سے محبت کرتا ہے اسکی محبت کا اور ان اعمال کا جنکے ذریعہ سے تیری محبت مجھے در تک انسان پہونچا سکے سوال کرتا ہوں۔ (ایڈیٹر)

اور ایک خواب میں معلوم ہوا کہ طاعون تو کوئی محمد بگاڑ رہا ہے

کتاب نورالدین

امرتسر میں بعض احمدی جوشیلے احباب کے اہتمام سے دوبارہ طبع ہو رہی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ تمام احباب صحت کاپی کا غذ اچھا چھپوائی میں خاص اہتمام کو مدنظر رکھکر کتاب کی عظمت اور شان پر ایک خاص روشنی ڈالنے کا کوشش فرماویں گے اور احمدی احباب بھی اسکی قدردانی سے دریغ نہ کریں گے۔

اطلاع۔ وی پی خریداروں کی طرف ارسال ہو رہے ہیں۔ وصول فرما کر کارخانہ کو منکور فرماویں۔

ضرورت ہر ایک کاتب اگر وہ اصلاح بھی کر سکتا ہو تو تجھ دیجاویگی۔ درخواست بنام منیجر البدر قادیان ہو۔

www.aaiil.org

حقیقی اور کامل احمدی کون نہیں

(۱) وہ جو دعا کیوقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا
(۲) وہ جو جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا۔
(۳) وہ جو دنیا کی لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کیطرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا
(۴) وہ جو درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا
(۵) وہ جو پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنے شراب سے، قمار بازی سے، بدنظری سے خیانت سے۔ رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا۔
(۶) وہ جو پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا
(۷) وہ جو بدانتظامی والے بدرفیق کو نہیں چھوڑتا
(۸) وہ جو اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور اصول معروفہ میں جو خلاف قرآن انمیں نہیں انکی بات کو نہیں مانتا اور انکی خدمت سے لاپرواہ ہے۔
(۹) وہ جو اپنی بیوی اور اسکے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا۔
(۱۰) وہ جو اپنے ہمسایہ کو ادنے ادنے خیر سے محروم رکھتا ہے۔
(۱۱) وہ جو نہیں چاہتا کہ اپنے قصوروار کا گناہ بخشا جاوے۔ اور کینہ پرور آدمی ہے۔
(۱۲) وہ مرد جو بیوی سے اور وہ بیوی جو خاوند کی خیانت سے پیش آتی ہے۔
(۱۳) وہ جو فی الواقعہ مجھ (حضرۃ مرزا غلام احمد) کو مسیح موعود اور مہدئے معہود نہیں سمجھتا۔
(۱۴) وہ جو امور معروفہ میں میری (حضرت مسیح موعود کی) اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے
(۱۵) وہ جو مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے
(۱۶) ہر ایک زانی۔ فاسق۔ شرابی۔ خونی۔ چور۔ خائن۔ مرتشی۔ غاصب۔ ظالم۔ دروغگو۔ جعلساز۔ اور انکا ہم نشین۔ اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا۔ جو اپنے اموال سے زکوٰۃ نہیں دیتا اور شراب بیچنا نہیں چھوڑتا۔

ضروری احکام از

(کشتی نوح)

تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں ہوتا تا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے۔
تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو۔
سچے ہو کر جھوٹے کیطرح ذلیل کرو تا تم بچے جاؤ
اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر خدا تم سے راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی
تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے۔ اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا ہے۔
تم اپنے ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر رحم کیا جائے۔

اسلام کیا ہے؟ خدا کیا ہے؟ احمد کیا ہے؟

ایک قادر قیوم اور خالق الکل خدا جو اپنے صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے۔ نہ وہ کسی کا بیٹا نہ کسی کا باپ۔ وہ دکھ اٹھانے اور مصلوب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے۔ وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونیکے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے دور ہے اور اوپر ایک ہونیکے اسکی تحقیقات الگ الگ ہیں۔
انسان کیطرح جب ایک رنگ کی قدیم ظہور میں آوے تو اسکے لئے وہ ایک نیا خدا بنجاتا ہے اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے بلکہ وہ ازلسے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے۔ لیکن انسانی ترقیات کے وقت جب نئی کیفیت انسان کے تغیر ہوتی ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اسپر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک متوفی یافتہ حالت کیوقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا کی قادرانہ تجلی بھی ایک نئی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ وہ خارق عادت قدرت اسجگہ کہلاتی ہے جہاں خارق عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے۔ خوارق اور معجزات کی

ضرورت ہے ایک کاتب کی اگر اصلاح سنگ ہی کر سکتا ہو تو ترجیح دیجاویگی۔ خط بھیجنے والے کے نام درخواست آوے +

دعا کے بارے میں احکام

جب تم دعا کرو تو ان جاہل نیچریوں کی نکتہ چینی اپنے خیال سے ایک قانون قضاوت بنا بیٹھے ہیں جسپر خدا کی کتاب کی مہر نہیں۔
جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھ لازم ہے کہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی۔
تم استبار اسوقت بنو گے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کیوقت۔ ہر ایک مشکل کیوقت قبل اسکی جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو۔ کہ ہیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرماتب روح القدس تمہاری مدد کریگی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائیگی۔ (از رجوع موجود ۴)

(خدا کا ہونے کے نتائج) اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہو گے اور خدا تمہارے لئے جاگیگا تم دشمن سے غافل ہو گے اور خدا اسے دیکھیگا اور اسکے منصوبہ کو توڑے گا۔ تم اسی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم [illegible] سخت غمگین ہو جاؤ۔
ایک شخص اپنے پاس ایک دانہ رکھتا ہے کہ وہ ایک بیش بہا خزانہ ہے [illegible] ہے پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہو تو کیا تم کہو گے کہ تمہارا خدا ہمارا ایک حاجت کہ [illegible] ہے تو تم دنیا کیلئے ایسے بے خود کیوں ہوتے۔
خدا تمہارا پیارا خدا ہے اسکی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم پر تمہارا مددگار ہے تم بغیر اسکے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ

www.aaiil.org

نور افشاں کے عیسائی

سلسلہ کے لیکچر جو ہر ہفتہ نور افشاں میں شائع ہوتے ہیں

(اس زندہ خدا پر ایمان سے ... جو ہر ایک ... جو ہر دوا کے ہاتھ سے ... جو ہر دوا کے ... بجا لاتا ہے ... حصہ میں ... لاحول ولا قوۃ ... (ص) ... ہے تو آؤ ہم بتاتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کس کلام سے ملتا ہے جو وجود خدا ہونے کی دعا مانگنے اور پھر یا وجود دعا کو انتہائی درجہ کے پہنچانے کے اپنے تئیں بچا نہ سکا اور دوسروں میں اپنا کوئی گھر بھی نہ بنا سکا اور وہ ... پر افسوس بھی کرتا رہا کہ جانوروں کے لئے آشیانے ہیں مگر ابن آدم کے لئے سر رکھنے کو جگہ نہیں پھر انجیر کے درخت پر سے کھانے کیلئے کچھ پھل نہ پا کر بیجان درخت پر لعنت کرتا ہے جس سے اس کی غیب دانی اور قدرت کا حال کھلتا ہے امید ہے آپ غور فرما دیں گے۔

(۳) آپ نے تسلیم کر لیا کہ مسیحیت کی بنیاد مسیح کی الوہیت اس کی موت اور اسکی قیامت ہے، اور ہم نے ثابت کر دیا کہ بقول مسٹر ہارو سے اکثر عیسائیوں نے اس عقیدہ کو ترک کر دیا ہے اور جو شخص ایسا عقیدہ شائع کرے وہ جاہل سمجھا جاتا ہے تو پھر آپ خود ہی فرمائیے۔ کہ کسر صلیب ہو چکی یا نہیں۔

(۱) بیٹے کو مان لینے میں کونسی گواہی ہے آپنے ذرا کھول کر بتایا تو ہوتا جب کہ یسوع نے خدائی تو درکنار ایک کامل انسان کا نمونہ بھی نہیں بتایا تو وہ اپنے معتقدوں کے دلوں میں کونسی تسلی دلیکتا ہے اسکو اپنے نیک ہونے سے انکار ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے تو مجھے نیک کیوں کہتا ہے وہ دوسروں کو کہاں تک نیک بنائے خود موت سے ڈر کر یاسوسی کی حالت میں ایلی ایلی لما سبقتنی پکارتا ہے تو دوسروں کو کیا اطمینان دلیکتا ہے۔ ہاں زبانی تسلی تو ایک آریہ اور ایک دہریہ بھی رکھتا ہے حالانکہ دل حال پوچھو تو انتہا درجہ کا اضطراب پاؤ گے میرے معترض دوست آؤ میں تجھے بتاؤں موت پر حقیقی فتح کسنے پائی وہ تمام جہان کا سردار جس کی بشارت حضرت عیسےٰ دے گئے اور اپنے جانے کی بھی علامت علائی ٹھیرائی یا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے وہ خود دعا کرتا ہے۔ ہر طرح کی کامیابی حاصل کرنے کے بعد اَللّٰھُمَّ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی آہی احمد کے غلام علیہ السلام کا غلام مولوی عبداللطیف اسی موت پر ختم پائیگی انفیر میں پیش کیا جا سکتا ہے جس کو حق چھوڑنے کے لئے بار بار کہا گیا۔ مگر وہ مرد خدا برابر اپنی بات پر قائم رہے اور کہتا ہے کہ میں سچ کو نہیں چھوڑ سکتا اور پھر بڑی خوشی سے انا للہ کہتا ہوا جان دیتا ہے ذرا ان آخری لفظوں کا مقابلہ کر کے دیکھو اور غور کرو اور غریب عبداللطیف کی ... کو خوشی دل میں تھی اور کس کا اسوۂ ... ہے اور کس کا ... ہے ... ہم ان ... کے ساتھ تسلیم کر لیتے کہ وہ اپنی مشن کا ... ذرا ٹھہر جاؤ اور صلیب پر موت والے ... ہیں ... کہ ... کا ... صلیب کے ... کی ... جان ... ہیں ... ہے ... ہے ... ہے

فیضان احمدی

شہر یں مقال ستودہ خصال سرو قد خورشید خد نور بخش ئی چشم بینائی گلشن یکرنگی دچہرۂ تابان گلزار جاودانی تعشق افزائے روحانی وحدیقہ خوبی وکامرانی دگل گلستان محبوبی سیدنا ومولانا نورالہدا امام الہدا مہدی ودوران مسیح موعود جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان ضلع گورداسپور زاد مجدکم۔

تسلیم۔ سرنیازمندی واسطے آداے رسم خادمانہ آستانہ درگاہ معلی پر خم کرکے باادب ملتمس ہوں کہ جب اللہ جلشانہ اپنے کسی بندے پر ایسا فضل کرنا چاہتا ہے تو اپنی غیبی آواز سنا کر اپنے امور کی شان نمائی سے اطلاع فرمایا کرتا ہے چنانچہ مختصر یہ ہے کہ ایک روز مولوی سید محمد تفضل حسین صاحب کے مکان پر حضور کے مخالف اپنی جانوں کے دشمن فضول بحث کرنے کو آئے لیکن ناکام واپس گئے اور مجھکو اسی مناسب یعنی مورخہ ۲۶ جنوری ۱۹۰۴ء بوقت ۱۱ بجے رات کے جبکہ میں بعد عشا آرام کرنا چاہتا تھا یہ غیبی مکان میں ایک آواز قدرتی جیسی کہ مولوی محمد تفضل حسین صاحب کی تھی آئی وہ آواز یہ تھی کہ

الحق تجھ پر فضل خدا ہوا اور مرزا صاحب کا دامن پکڑ

وہ آواز کیا تھی گویا مجھ کو براہ راست پر لانیوالی رہبر تھی جس سے آبجناب کو ایک خوشی ظاہر ہونیوالی تھی مگر میں اسوقت دوسرا کوئی شخص نہ تھا مگر احتیاطاً میں اٹھا اور کمرہ دیکھا اور باہر کمرہ کے بھی دیکھا کوئی شخص نہ ملا تو یقین کامل ہوگیا کہ یہ آواز غیبی ہے اور جناب مرزا صاحب مسیح موعود ومہدی آخرزمان برحق ہیں صبح کو میں مولوی سید تفضل حسین صاحب کے مکان پر گیا ان سے رات کا واقعہ بیان کیا انہوں نے کہا کہ واقعی تمہارا خواب بہت ٹھیک ہے انشاء اللہ بہت جلد تم گمدہ درجہ پر ہوگے اور بہت سی نصیحت کی باتیں بیان کیں جس سے میرا خیال خام جو اس سے پہلے تھا دور ہوتا رہا اور عقیدہ درست ہوگیا اور مولوی صاحب نے نماز کے بعد میں ہدایت کی قاعدہ نماز کے بتلائے جس کی تعمیل میں فوراً کرنے لگا اور تادم مرگ کرتا رہوں گا اور روزانہ ناغہ مولوی صاحب ممدوح کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتا رہا اور ان سے وعظ ونصیحت وغیرہ سنتا رہا۔ میں مولوی صاحب ممدوح کا از حد درجہ کا شکر گذار ممنون ومشکور ہوں کہ انہوں نے چند کتابیں میری واقفیت کو نعمت نظر کیں کیونکہ میں اجہل بیکاری کی وجہ سے از حد سخت افلاس میں مبتلا ہوں جس کا حال سوائے خداوند عالم کے اور کوئی دوسرا نہیں جانتا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب دوسرے خواب کا حال مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۰۴ء یوم جمعہ درمیان گیارہ بجے رات کے عالم رویا میں جو دیکھا ہے وہ یہ ہے۔ کہ ایک شخص عمامہ باندھے اور قبا پہنے نورانی صورت میرے پاس آئے جس سے مجھکو معلوم ہوا کہ یہ کوئی بزرگ مقبول خدا ہیں کیونکہ ان کے چہرے سے نور برستا تھا انہوں نے مجھ سے کہا کہ اٹھ میں موجب ارشاد اٹھا وہ میرا ہاتھ پکڑ کے ایک سمت کو روانہ ہوئے چلتے چلتے ایک شہر کے قریب پہونچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ شہر کے بیغار دگنبد وکلس سبز سبز درختوں میں دکھلائی دے رہے تھے جو اسسے خوشنما معلوم ہوتے تھے کہ میرا ہی جی جانتا ہے جن کی تعریف میں بیان نہیں کرسکتا کیا کہوں جو میری حالت اسوقت تھی سوائے خداوند عالم کے اور کوئی نہیں جانتا ہے میرے اور شہر کے درمیان ایک دریا صاف وشفاف پانی کا رواں تھا میں اور میرے ساتھی دریا عبور کرکے شہر میں داخل ہوئے اور شہر کی سیر کرتے ہوئے ایک جگہ پہونچے جہاں کہ مجلس وعظ ہو رہی تھی ایک بزرگ نورانی صورت گندمی رنگ عمامہ باندھے ہوئے اور قبا پہنے وعظ کر رہے تھے میں اور میرے ساتھی اس مجلس میں جاکر بیٹھ گئے دل میں خیال کیا کہ دیکھوں اس مجلس میں میرا کوئی ملاقاتی بھی ہے یا نہیں جس سے یہ دریافت کروں کہ یہ کون مقام ہے اور یہ واعظ کون حضرت ہیں جب میں چاروں طرف دیکھنے لگا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ممبر کے قریب مولوی تفضل حسین صاحب بیٹھے ہوئے ہیں اور مختلف جگہوں پر مولوی محمد صادق حسین صاحب وکیل اٹاوہ اور دیوان عبدالمجید صاحب اور ابن حسن یوسف علی اور بھی چند آدمی جنکو میں نے دیکھا تو ہے مگر نام معلوم نہیں چند دوست اور دکھلائی دیئے اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ اسوقت کی حالت کچھ بیان نہیں کرسکتا ہوں، دل خود بخود خوش اور دل کو ایک قسم کی تازگی تھی اس حالت میں یہ غزل وردزبان تھی جو میں کبھی نہ سنی تھی اور نہ لکھی ہوئی دیکھی تھی ؎

خدایا نشۂ عرفاں کرامت کن دماغم را
بموج بادۂ مہرت دریا کن ایاغم را
دلم از ظلمت عصیاں بشمع کشتہ میماند
بنور احمد مرسل فروغے دہ چراغم را

اور بہت سے اشعار تھے جو میں یاد نہ رکھ سکا جو تحریر کئے جاتے اور اب یہ غزل وردزبان ہے غزل یہ ہے۔

میرے ہردم دمیاں میں تو ہے
دل میں رہتا ہے جان میں تو ہے
کونسی جا ترا نہیں ہے نشاں
لامکان اور مکان میں تو ہے
گاہ سلطان وگہ فقیر غریب
ہر طرح تا زہ دشان میں تو ہے
لفظ معنی ہیں تو ہے جلوہ،
میرے ہردم میں دھیان میں تو ہے
ہے یقین میں ترا اگرچہ ظہور
تو ہے الحقیقت گمان میں تو ہے
تجھکو پوشیدہ کیوں کرے کوئی
ایک ظاہر جہان میں تو ہے

میں نے فجر کو مولوی سید تفضل حسین صاحب سے یہ خواب آکر بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ اگر تم ان کو دیکھ لو تو پہچان سکتے ہو میں نے کہا ہاں پہچان سکتا ہوں تب دوسرے روز حضور والا کی تصویر دکھلائی تو میں نے فوراً پہچان لیا لہذا اب ملتمس ہوں کہ مجھکو آپ اپنے خادموں اور غلاموں میں داخل کریں چونکہ اسوقت میری حالت کمزور ہے لہذا میں چندہ ایک روپیہ سال ادا کرتا رہونگا۔ جسوقت مجھکو استطاعت ہووے گی میں سر کے بل حضور کے آستانہ پر گروں گا عرضیہ ختم کرتا ہوں زیادہ حد ادب

مورخہ ۹ فروری ۱۹۰۴ء۔

مسائل

(۱) سر کے بال کتروانا دستفسر قاضی فتح حسین صاحب کوٹلہ

حضرت اقدس کے موئے مبارک تو کانوں تک ہیں اور قریب ۱۰ سال سے میں نے آپ کے بال کترے ہوئے نہیں دیکھے

حضرۃ مولوی نورالدین۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور نیز صاحبزادہ میاں محمود صاحب کے بال کترے ہوئے دیکھے جاتے ہیں۔

حکیم نورالدین صاحب فرماتے ہیں کہ سنن ابوداؤد میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بال کتروالتے تھے اور کسی نے آپ پر اعتراض نہیں کیا اور نہ قرآن وحدیث میں اسکی ممانعت ہے

(۲) اگر کتا کپڑوں سے لگ جاوے یا کپڑوں کو سونگھ لیوے تو کپڑا ناپاک ہوتا ہے کہ نہیں؟ مستفسر بابو محمد حسین میاں میر

جواب - اگر کتا بالی میں تر ہو اور اس کا جسم خشک ہو تو کپڑے کے ساتھ لگ جانے سے یا اسے سونگھ لینے سے کپڑا پلید نہیں ہوتا۔

تفسیر سورہ جمعہ فرمودہ حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب بہت عمدہ چھپی ہوئی طیار ہے قیمت فی محصول ڈاک ۱ سہر

دفتر البدر سے طلب کرو۔

یہ وہ دو صفحات ہیں جو کہ میں ناظرین کو خالی بھیجے تھے اور ان کے دینے کا وعدہ کیا تھا۔

www.aaiil.org

ملفوظات احمدیہ

جو تقریر حضرت اقدس علیہ السلام نے جناب احسن علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کی تشریف آوری پر فرمائی تھی جس کا کچھ حصہ البدر نمبر ۸ جلد ۳ میں شائع ہو چکا ہے اس کا بقیہ حصہ تکمیل کے لئے درج کیا جاتا ہے +

دنیا میں اس طرح پر قاعدہ ہے کہ جب مثلاً محکمہ پولیس کا کام کرتا ہے اور وہ کام ختم ہو جاتا ہے تو پھر وہ عملہ وہاں نہیں رہتا ہے اسی طرح پر دنیا میں مختلف اصلاحوں کے واسطے دنیا میں آتے ہیں ان کے آنے کی یہ غرض ہوتی ہے اور جب وہ پوری ہو جاتی ہے پھر وہ رخصت ہو جاتے ہیں +

لیکن میں آنحضرت صلعم کو دیکھتا ہوں تو آپ سے بڑھ کر کوئی خوش قسمت اور قابل فخر ثابت نہیں ہوتا کیونکہ جو کامیابی آپ کو حاصل ہوئی وہ کسی اور کو نہیں ملی -

آپ ایسے زمانے میں آئے کہ دنیا کی حالت مسخ ہو چکی تھی اور وہ قیامت کی طرح بگڑی ہوئی تھی اور آپ اس وقت مبعوث ہوئے جب آپ نے لاکھوں انسانوں کو ایک خدا کے حضور جھکا دیا اور توحید پر قائم کر دیا - آپ کی قوت قدسی کی تاثیر کیا ملتا بلکہ کسی نبی کی قوت قدسی نہیں کر سکتی حضرت عیسیٰ ایسی حالت میں منقطع ہوئے کہ وہ حواری جو بڑی محنت سے طیار کئے تھے جن کو راتدن ان کی صحبت میں رہنے کا موقع ملتا تھا وہ بھی پورے طور پر مخلص اور وفادار ثابت نہ ہوئے اور حضرت مسیح کو ان کے ایمان اور اخلاص پر شک ہی رہا یہاں تک کہ وہ آخری وقت جو مصیبت اور مشکلات کا وقت تھا وہ صبر ان کو چھوڑ کر چلے گئے ایک نے گرفتار کرا دیا اور دوسرے نے سامنے کھڑے ہو کر تین مرتبہ لعنت کی اس سے بڑھ کر اور کیا ناکامی ہوگی -

حضرت موسیٰ جیسے اولوالعزم نبی بھی راستہ ہی میں فوت ہو گئے اور وہ ارض مقدس کی کامیابی نہ دیکھ سکے اور ان کے بعد ان کا خلیفہ اور جانشین اس کا فاتح ہوا مگر آنحضرت صلعم کی پاک زندگی قابل فخر کامیابی کا نمونہ ہے اور وہ کامیابی ایسی عظیم الشان ہے جس کی نظیر کہیں نہیں مل سکتی آپ جس بات کو چاہتے تھے جب تک اس کو پورا نہ کر لیا آپ رخصت نہیں ہوئے - آپ کی روحانیت کا تعلق سب سے زیادہ خدا تعالےٰ سے تھا اور آپ اللہ تعالےٰ کی توحید قائم کرنا چاہتے تھے چنانچہ کون اس سے ناواقف ہے کہ اس سرزمین میں جو بتوں سے بھری ہوئی تھی ہمیشہ کے لئے بت پرستی دور ہو کر ایک خدا کی پرستش قائم ہو گئی و آپ کی نبوت کے سارے ہی پہلو اس قدر روشن ہیں کہ کچھ بیان نہیں ہو سکتا

آپ ایک خطرناک تاریکی کے وقت دنیا میں آئے اور اس وقت کے عجیب اس تاریکی سے دنیا کو روشن کر دیا - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کی قدسی قوت کے کمالات ہر زمانہ میں اور ہر وقت تازہ بتازہ نظر آتے ہیں اور کبھی وہ قصہ پارینہ کی طرح مختار نہیں کر سکتے اگرچہ مجھے افسوس ہے کہ بدقسمتی سے مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ خوارق اور اعجاز اب نہیں ہیں جیسے ہی رہ گئے ہیں مگر یہ ان کی بدقسمتی اور محرومی ہے وہ خود چونکہ ان تمام کمالات و برکات سے جو حقیقی اسلام ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور کامل اطاعت سے حاصل ہوتی ہیں محروم ہیں اسلئے سمجھتے ہیں کہ یہ تاثیریں اور برکات پہلے ہوا کرتی تھیں اب نہیں - ایسے بیہودہ اعتقاد سے یہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان پر حملہ کرتے ہیں اور اسلام کو بدنام کرتے ہیں خدا تعالےٰ نے اس وقت جبکہ مسلمانوں میں زہر پھیل گئی تھی اور خود مسلمانوں کے گھروں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرنیوالے پیدا ہو گئے تھے مجھے بھیجا ہے

تاکہ میں دکھاؤں کہ اسلام کے برکات اور خوارق ہر زمانہ میں تازہ بتازہ نظر آتے ہیں - اور لاکھوں انسان گواہ ہیں کہ انہوں نے ان برکات کو مشاہدہ کیا ہے اور وہ تازہ ایسے ہیں جنہوں نے خود ان برکات اور فیوض سے حصہ پایا ہے -

اور یہ آنحضرت صلعم کی نبوت کا ایسا بین اور روشن ثبوت ہے کہ اس معیار پر آج کسی نبی کا متبع وہ علامات اور آثار نہیں دکھا سکتا -

جو میں دکھا سکتا ہوں

جس طرح پر یہ قاعدہ ہے کہ وہی طبیب حاذق اور دانا سمجھا جاتا ہے جو سب سے زیادہ مریض اچھے کرے اسی طرح انبیاء علیہم السلام سے وہی افضل ہو گا جو روحانی انقلاب سب سے بڑھ کر لانیوالا ہو اور جس کی تاثیرات کا سلسلہ ابدی ہو -

اب اس محک پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی اور مسیح کی کامیابی کو دیکھو ایک موقعہ مسیح پر مشکلات کا آتا ہے وہ قوم اور جماعت جو اس نے طیار کی تھی وہ اپنا کیا نمونہ دکھاتی ہے - انجیل سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ بارہ خاص شاگرد جو حواری کہلاتے تھے اس کو چھوڑ بیٹھے اور جو ان میں سے خاص تھے ایک تیس روپے کے لالچ سے اس کو گرفتار کرانے والا ٹھہرا - اور دوسرا جسکو بہشت کی کنجیاں دی گئی تھیں وہ سامنے لعنت بھیجتا ہے - حضرت موسےٰ علیہ السلام قوم کو لیکر نکلتے ہیں مگر وہ اس قوم کو کھروکھتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی میں بات بات پر اعتراض کرنیوالے اور انکار کرنے والی قوم بھی یہاں تک کہدیتا - اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون (۵) - مگر اس کے بالمقابل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جماعت کو دیکھو کہ انہوں نے مکریوں کی طرح اپنا خون بہا دیا اور آنحضرت کی اطاعت میں ایسے گم ہو گئے تھے کہ وہ اس کے لئے ہر ایک تکلیف اور مصیبت کو اٹھانے کو ہر وقت طیار تھے انہوں نے یہاں تک ترقی کی کہ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کا سرٹیفکیٹ ان کو دیا گیا - پس صحابہ کرام کی وہ پاک جماعت تھی جو اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کبھی الگ نہیں ہوئے اور وہ آپ کی راہ میں جان دینے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے بلکہ دریغ نہیں کیا ان کی نسبت آیا ہے

منھم من قضیٰ نحبہ ومنھم من ینتظر (۶)

یعنی بعض اپنا حق ادا کر چکے اور بعض منتظر ہیں کہ ہم بھی اسی راہ میں مارے جاویں - اس سے آنحضرت کی قدر و عظمت معلوم ہوتی ہے مگر یہاں یہ بھی سوچنا چاہئے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین - آنحضرت صلی اللہ کی سیرۃ کے روشن ثبوت ہیں اگر کوئی شخص ان ثبوتوں کو ضائع کرتا ہے وہ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کو ضائع کرنا چاہتا ہے پس وہی شخص آنحضرت صلعم کی سچی قدر کر سکتا ہے جو صحابہ کرام کی قدر کرتا وہ ہرگز ہرگز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قدر نہیں کرتا وہ اس دعوے میں جھوٹا ہے - اگر کہے کہ میں آنحضرت صلعم سے محبت کرتا ہوں کیونکہ یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو اور پھر صحابہ سے دشمنی جو لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو برا سمجھتے ہیں اور ان سے دشمنی کرتے ہیں وہ فی الحقیقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی کرتے ہیں کیونکہ وہ آپ کی نبوت کے زندہ ثبوتوں کو توڑتے ہیں جب ایک ٹانگ ٹوٹ جاوے تو باقی کیا رہ جاتا ہے اگر

www.aaiil.org

آپ اپنے سارے زمانہ رسالت میں دو چار آدمی بھی معاذ اللہ ایسے طیار نہیں کر سکے جو اعلیٰ درجہ کو باخدا انسان ہوں اور جنہوں نے اعلیٰ درجہ کی روحانی تبدیلی کر لی ہو تو پھر آپ کی قوۃ قدسی کا کیا ثبوت رہ جاوے گا پھر اگر مدعی لوگوں کے اعتراضوں کو دیکھا جاوے وہ جو اپنے کرتے ہیں تو پھر تو معاذ اللہ ایک بھی راستباز نہ آپکی تعلیم سے ثابت نہیں ہوتا۔ بیاضہ زخرائج حضرۃ کو مرتد کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرۃ فاطمہ رضی اللہ عنہا پر ابوجہل کی لڑکی سے نکاح کر لیا حالانکہ ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع بھی فرمایا تھا اس اعتراض کا جواب شیعہ کیا دے سکتے ہیں اسی طرح پر بیاضیہ کے اعتراض ایسے ہیں کہ ان کو سنکر بدن پر لرزہ پڑتا ہے اور ہر شیعہ ہیں کہ وہ شیخین کی ذات پاک پر شوخی کے ساتھ اعتراضات جمع کرتے ہیں۔ لیکن اگر یہ دونوں فریق خدا ترسی اور روحانیت سے کام لیتے تو ایسا نہ کرتے وہ دیکھتے کہ آنحضرۃ صلے اللہ علیہ وسلم ایک جسم کی طرح ہیں اور صحابہ کرام آپکے اعضاء ہیں جب اعضاء کاٹ دیے جاویں تو پھر باقی کیا رہ گیا جسم ناقص رہ جاتا ہے اور خوبصورتی بھی باقی نہیں رہتی۔

ان باتوں کو سن سن کر جان پر لرزہ پڑتا ہے اور مسلمانوں کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ وہ اپنی اس قسم کی نادانیوں سے بھی دشمنوں کو اسلام پر اعتراض کرنے کا موقع دیتے ہیں اور ان کی زبانیں بند نہیں ہیں بلکہ وہ اپنے ہاتھ سے اسلام کی جڑ کاٹ رہے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ اس قسم کی اندرونی کمزوریوں اور خرابیوں نے یہ ضرورت پیدا کی کہ خدا تعالیٰ اپنے دین کی تائید اور نصرت کے لئے ایک سلسلہ قائم کر دیتا جو ان غلط فہمیوں کو دلوں سے دور کر دیتا۔

یہی غرض ہے میرے آنے کی

جو سعید الفطرۃ ہیں وہ اس حقیقت کو سمجھ کر اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ میں پھر کہتا ہوں کہ یہ بات بڑی ہی قابل غور ہے کہ یہ لوگ جو عثمان کہلا کر صحابہ کرام کی ذات پر حملہ کرتے ہیں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک پر حملہ کرتے ہیں اور قرآن شریف کی عزت پر حملہ کرتے ہیں غیر قومیں خصوصاً عیسائیوں کے بالمقابل ہمارا یہی زبردست دعویٰ ہے کہ آپکی پاک تعلیم اور صحبت نے ایسے اعلیٰ درجہ کی روحانیت پیدا کی اور بالمقابل مسیح کے حواری بھی درجہ نہ رکھ سکے لیکن جب یہ عقیدہ ہو کہ بجز ایک یا دو کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک صحبت میں کسی کی بھی اصلاح نہیں ہوئی تو پھر ہم کو منہ دکھانے کی بھی جگہ نہیں رہتی۔ اس صورۃ میں ہم ان کے سامنے کیا پیش کر سکتے ہیں؟

قرآن شریف کی اس سے کیا عزت رہی ایک طرف تو ہم یہ مانتے اور پیش کرتے ہیں کہ قرآن کریم خاتم الکتب ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور نبوت ختم ہو چکی دوسرے طرف اس کی تاثیرات کو یہاں تک ظاہر کرتے ہیں کہ ایک آدمی کے سوا کوئی درست نہ ہو سکا اور جب اس پر ان اعتراضوں کو جمع کیا جاوے جو مخالف کرتے ہیں تو پھر نتیجہ نکلتا ہے کہ ایک بھی درست نہیں ہوا بلکہ سارے مرتد ہو گئے اس عقیدہ کی شناعت کو خوب غور سے سوچو کہ اس کا اثر اسلام پر کیا پڑتا ہے آنحضرت صلعم کے تو یہ یوں مخالف ہوئے اور قرآن شریف سے برخلاف اس طرح پر ہیں کہ کہتے ہیں کہ اصل قرآن شریف نہیں رہا جو اب موجود ہے وہ محرف مبدل ہو گیا ہے اور اصل قرآن مہدی کسی غار میں لے کر چھپا ہوا ہے اب تک نہیں نکلتا۔ دنیا گمراہ ہو رہی ہے اور اسلام پر حملے ہو رہے ہیں مخالف ہنسی کر رہے ہیں اور خطرناک توہین کر رہے ہیں اور مسلمانوں کے ہاتھ میں بقول ان کے قرآن شریف بھی نہیں ہے اور میری یہ کہ وہ غار سے ہی نہیں نکالتا۔ کوئی سمجھدار آدمی خدا سے ڈر کر ہمیں بتلاوے کہ کیا یہ بھی دین ہو سکتا ہے اور اس سے کوئی روحانی ترقی کر سکتا ہے یہ محض خیالی اور خیالی باتیں ہیں حقیقت اور سچ یہی ہے کہ آنحضرت کو خدا تعالیٰ نے اعلیٰ درجہ کی روحانی قوت اور تاثیر کے ساتھ بھیجا تھا جس کا اثر ہر زمانہ میں پایا جاتا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے جو خدمت اسلام کی کی ہے اور جس طرح پر انہوں نے اپنے خون سے اس باغ کی آبپاشی کی ہے اس کی نظیر دنیا کی کسی تاریخ میں نہیں ملے گی۔ ان کی خدمات اسلام کے لئے نہایت ہی قابل قدر اور اعلیٰ درجہ کی ہیں اور جب خدا تعالیٰ کو دین میں سستی واقع ہوتے لگتی ہے اور کمی فہم یا مرور زمانہ کی وجہ سے غلط فہمیاں پیدا ہو کر یہ پاک دین بگڑتی لگتا ہے

اس وقت خدا تعالیٰ ایک شخص کو مامور کر کے بھیجتا ہے جو اس کے بلائے بولتا ہے اور روح القدس کی تائید اس کے ساتھ ہوتی ہے

وہ ان غلط فہمیوں اور خرابیوں کو دور کرتا ہے جو علمی طور پر دین میں پیدا ہو جاتی ہیں اور اپنے علمی نمونہ اور قدسی قوت کے ساتھ ایک نیا ایمان دنیا کو خدا تعالیٰ کی ہستی پر بخشتا ہے۔ لیکن جب انسان خدا تعالیٰ سے غافل ہو جاتا ہے اور شعائر اللہ کی پرواہ نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس سے بے پرواہ ہو جاتا ہے اور اس شخص اور ایسی قوم کو تباہ کر دیتا ہے۔ چنانچہ چنگیزی سلطنت نے جب دین سے غافل ہو کر بہائم کی سی سیرۃ اختیار کر لی تو پھر اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ وہ سلطنت جو صدیوں سے چلی آتی تھی اس کا کچھ بھی باقی نہ رہا اور ایک مشاعر پر اس کا خاتمہ ہو گیا پس انسان کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ سے ڈرتا رہے کھلی اور چھپی ہوئی بدکاریاں آخر انسان پر وہ وقت لے آتی ہیں جبکہ اسے آسائش کے ایام میں وہم و گمان بھی نہیں ہوتا اس لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کا خوف ہر وقت دلپر رہے اور اس کی عظمت و جبروت سے ڈرتا رہے اور اعمال صالحہ کی کوشش کرتا رہے اور پھر دعا کے ساتھ اس کی توفیق مانگے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو توفیق دے +

اس قدر تقریر علی حضرۃ نے فرمائی تھی کہ شیر علی صاحب نے بڑے تکلف سے ذیل کا سوال آپ سے پوچھا +

سوال۔ آپ کی طرف سے نبی یا رسول ہونے کے کلمات سنے ہوئے ہیں اور یہ بھی کہ میں عیسیٰ سے افضل ہوں اور اور تحقیر کے کلمات بھی بعض اوقات ہوئے ہیں جن پر لوگ اعتراض کرتے ہیں +

حضرت اقدس۔ ہماری طرف سے کچھ نہیں ہوتا میں ان باتوں کا ذمہ دار ہونا سمجھتا نہیں تھا۔ کہ کوئی میری تعریف کرے اور میں گوشہ نشینی کو ہمیشہ پسند کرتا رہا لیکن میں کیا کروں جب خدا تعالیٰ نے مجھے باہر نکالا یہ کلمات میری طرف سے نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ جب مجھے ان کلمات سے مخاطب کرتا ہے اور میں بالمواجہ اس کا کلام سنتا ہوں پھر میں کہاں جاؤں لوگوں کے اعتراضوں اور نکتہ چینیوں کی پرواہ کروں یا اللہ تعالیٰ کے کلام پر ایمان لاؤں؟ میں دنیا اور اس کے اعتراضوں کی کوئی حقیقت اور اثر نہیں سمجھتا۔ لیکن خدا تعالیٰ کو چھوڑنا اور اس کے کلام سے سرگردانی کرنا اس کو بہت ہی برا سمجھتا ہوں اور میں اس کو چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتا اگر ساری دنیا میری مخالف ہو جاوے اور ایک متنفس بھی میرے ساتھ نہ ہو بلکہ کل کائنات میری دشمن ہو

پھر بھی میں اللہ تعالیٰ کے اس کلام سے انکار نہیں کر سکتا دنیا اور اس کی ساری شان و شوکت اس جلیل کلام اور خطاب کے سامنے ہیچ اور مردار ہیں

www.aaiil.org

مین ان کی کبھی پرواہ نہین کرتا لیں کوئی اعتراض کرے یا کچھ کہے مین - خدا تعالےٰ کے کلام کو اور خدا کو چھوڑ کر کہا جاؤن +

ایڈیٹر

اسی مضمون کو اعلیٰحضرت کے قصیدہ الہامیہ کے ایک شعر مین یون ادا کیا گیا ہے +

حکم است ز آسمان بزمین میرسانمش
گر پشتم نگونیش آتمرا چہ غم بود

اور یہ بالکل غلط ہے کہ مین انبیاء و رسل یا صلحاء امت کی تحقیر کرتا ہون جیسے مین ابرار و اخیار کا درجہ سمجھ سکتا ہون اور ان کے مقام و قرب کا جتنا علم مجھے ہے کسی دوسرے کو نہین ہو سکتا کیونکہ ہم سب ایک ہی گروہ سے ہین اور الجنس مع الجنس کے موافق دوسرے اسدرجہ کے سمجھنے سے عاری ہین +

مشیر اعلیٰ - عیسےٰ اور امام حسین کے اصل مقام اور درجہ کا جتنا مجھ کو علم ہے دوسرے کو نہین ہے کیونکہ جوہری ہی جوہر کی حقیقت کو سمجھتا ہے اس طرح پر دوسرے لوگ خواہ امام حسین کو سجدہ کرین مگر وہ ان کے رتبہ اور مقام سے محض ناواقف ہین اور عیسائی خواہ حضرۃ عیسےٰ کو خدا کا بیٹا یا خدا جو چاہین بنا دین مگر وہ ان کے اصل اتباع اور حقیقی مقام سے بیخبر ہین اور ہم ہرگز تحقیر نہین کرتے +

مشیر اعلیٰ - عیسائی خواہ خدا بنا دین لیکن مسلمان تو نہین سمجھتے ہین اس صورت مین ایک نبی کی تحقیر ہوتی ہے +

حضرۃ اقدس - ہم بھی حضرۃ عیسےٰ کو خدا تعالیٰ کا سچا نبی یقین کرتے ہین اور سچے نبی کی تحقیر کرنے والے کو کافر سمجھتے ہین - اسیطرح پر حضرۃ امام حسین کی بھی جائز عزت کرتے ہین لیکن جب عیسائیون سے مباحثہ کیا جاوے وہ راضی نہین ہوتے جب تک حضرۃ عیسےٰ کو العیاذ باللہ کہا جاوے اسی لئے جو کچھ ان کی کتاب پیش کرتی ہے وہ دکھانا پڑتا ہے تاکہ ایک کفر عظیم کو شکست ہو +

مشیر اعلیٰ - ان کے مقابلے مین اگر ان کی تردید کیجاوے تو اچھی بات ہے مگر ایک اصول صحیح کو تو ان کی خاطر نہین چھوڑنا چاہیئے -

حضرت - اصول صحیحہ وہ ہو سکتا ہے جسپر اللہ تعالےٰ قائم کرے ہم ان اصولون پر چلتے ہین جنپر ہمکو اللہ تعالےٰ چلاتا ہے اگر کوئی اس وقت ان باتون کو استہزا کی نظر سے دیکھتا ہے اور یقین نہین لاتا + تو مرنے کے بعد اس کی حقیقت کھل جائے گی +

اور خود دیکھ لیگا کہ کون حق پر ہے +

میرے اس دعوی پر کہ مین امام حسین سے افضل ہون شور مچایا جاتا ہے لیکن اگر پوچھا جاوے کہ آنے والا مسیح حسین سے افضل ہے یا نہین تو اس کا کیا جواب ہے -

مشیر اعلیٰ - پھر آپکے نزدیک کیا ہے -

حضرت اقدس - خدا تعالےٰ نے تو مجھے یہی بتایا ہے کہ مین افضل ہون اور آنحضرۃ صلعم چونکہ موسیٰ علیہ السلام سے افضل ہین اسلیئے مسیح آنیوالا محمدی مسیح - موسوی مسیح سے افضل ہے اس وقت آپ انکار کرین تو کرین لیکن موت کے بعد تو سب کچھ ظاہر ہو جاوے گا اور پتہ لگ جاویگا کہ کون افضل اور حق پر ہے -

مین اگر اپنی طرف سے شیخی بگھارتا ہون تو مجھ سے بڑھکر کوئی جھوٹا نہین لیکن اگر کوئی میرے صدق کے نشانات دیکھکر بھی جھوٹا بتلاتا ہے تو پھر اس کا معاملہ خدا سے ہے وہ میری تکذیب نہین کرتا بلکہ اللہ تعالےٰ اور اس کی آیات کی تکذیب کرتا ہے -

آپ جو کچھ کہتے ہین بطور مقلد کے کہتے ہین ذاتی بصیرت آپ کو نہین ہے لیکن مین جو کچھ کہتا ہون بطور محقق کے کہتا ہون اور -

خدا تعالےٰ سے بصیرت پاکر کہتا ہون

- مین خدا تعالےٰ کے مکالمات سنتا ہون ہر روز اس سے مخاطبات ہوتے ہین پھر مین ایک غیر مقلد کی پیروی کیطرح کرون -

ہان

اگر کوئی امام حسین کو مجھ سے افضل یقین کرتا ہے اور اس کا کوئی الگ خدا ہے تو پھر مین دیکھونگا کہ وہ میرے مقابل اس فضیلت کے کون سے نشان اپنی ذات سے دکھا سکتا ہے اگر کوئی نشان نہین دکھا سکتا اور مین یقین سے کہتا ہون کہ کوئی بھی نہین دکھا سکتا تو پھر میرے لئے جو تحقیق کی راہ کھلی اس کا

انکار کرنا نامناسب ہے +

یہ نری کہنے کی باتین نہین ہین میری زندگی کا کون ذمہ دار ہو سکتا ہے جب مین براہ راست خدا تعالےٰ سے سنتا ہون

خواہ مجھے دوزخ مین ڈالدیا جائے یا ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے مین اس کی بالکل پرواہ نہین کرتا -

مین کبھی اس امر حق کو نہین چھوڑ سکتا - مین نے ان نشانون کے ساتھ اللہ تعالےٰ کو پہچانا ہے جن نشانون کے ساتھ آدم - نوح - موسیٰ - ابراہیم علیہم السلام اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہچانا تھا - مین تب اس دامن کو کیونکر چھوڑ سکتا ہون اس دروازہ کو چھوڑ کر اور کسی جگہ مین کیونکر جا سکتا ہون +

براہین احمدیہ چوبیس برس پہلے کی چھپی ہوئی کتاب موجود ہے وہ شیعون کے پاس بھی ہے گورنمنٹ کے پاس بھی کاپی ہے اس کو کھول کر پڑھو کہ کس قدر نشان اس مین دیئے گئے تھے اور وہ وقت دیئے گئے تھے کہ جب کسی کے وہم و گمان مین بھی وہ باتین نہ آ سکتی تھین کہ ایسا ہو جائیگا مثلاً اس مین لکھا ہے کہ آج تو اکیلا ہے لیکن ایک وقت آتا ہے کہ فوج در فوج لوگ تیرے ساتھ ہون گے - دنیا کا ہر مقابلہ کرین گے مگر وہ اس مقابلہ مین ناکام رہین گے اور مین تجھے کامیاب کرون گا اب کوئی مخالف اس کا جواب دے کہ کیا اسیطرح پر نہین ہوا -

جب براہین احمدیہ شائع ہوئی ہے تو سارے ملک مین کوئی آدمی نہین تھا کہ تجھے جانتا ہو نہ ایران سے باہر کسیکو کچھ پتہ تھا لیکن اب دیکھو کہ کس قدر رجوع دنیا کا ہو رہا ہے اور اس ملک سے نکل کر امریکہ - آسٹریلیا اور یورپ تک اس سلسلہ کی شہرۃ ہو گئی ہے کیا لوگون کو اس سلسلہ مین داخل ہونے سے اور روکنے کے واسطے کوشش نہین کی گئی مین نہین کفر کے فتوے دیئے گئے قتل کے مقدمے بنائے گئے جسطرح جس کسی کا بس چلا اس نے لوگون کو باز رکھنا چاہا لیکن جس قدر منع و نفرت کی گئی اسسے زیادہ زور و شور کیساتھ اس سلسلہ کی اشاعت ہوئی اور آفاق مین اس کا نام پہونچا یا اسی کے موافق جو خدا نے پہلے فرمایا تھا اب کہین کوئی جواب دے کہ کیا کوئی یہ انسانی کلام ہو سکتا ہے کہ چوبیس برس پیشتر ایسی پیشگوئی کرے اور پھر وہ حرفاً حرفاً پوری ہو جاوے اور وہ پیشگوئی ایسی حالت مین کی جاوے کہ اس وقت کوئی دنیا جاننے والا بھی موجود نہ ہو اگر یہ انسانی کلام ہے تو پھر ایسا دعوے کرنے والے کو چاہیئے کہ اس کی نظیر پیش کرے پھر اس بارہ مین اشتہار مین درج ہے +

www.aaiil.org

یاتون من کل فج عمیق
ویاتیک من کل فج عمیق

اگر اس نشان کو دیکھا جاوے تو اپنی جگہ یہ کوئی ۱۱ لاکھ نشان ہوگا (الحکم)

۱۶ر اپریل ۱۹۰۴ء

طاعون زدہ کی نماز جنازہ

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک صاحب کا خط حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سنایا۔ جس میں رقم خط نے طاعون زدہ کی نماز جنازہ ادا کرنے کے بارے میں استفسار کیا تھا۔ نیز طاعون کے مریضوں سے ہمدردی اور خبرگیری کے متعلق آپکا ارشاد چاہا تھا۔ اسپر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جنازہ پڑھنا چاہیئے اور ہمدردی بھی کرنی چاہیئے لیکن شریعت کے حکم کے موافق اپنے بچاؤ کا بھی ضرور خیال رکھے۔ جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے اگر کوئی گاؤں بھر کا ایک آدمی بھی شامل ہو جاوے تو کافی سب کی طرف سے ادا ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر کوئی ایسی میت ہو کہ اوس سے تعفن اور بدبو آتی ہو تو چاہیئے کہ فاصلہ سے اوسکا جنازہ پڑھیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

ولا تکلموا ابا یکم الی التھلکۃ۔ غائبانہ جنازہ پڑھنا جو شریعت میں روا رکھا گیا ہے۔ تو آخر کسی مصلحت کی بنا پر ہے۔ اس لیئے خاص خاص صورتوں میں غائبانہ بھی ادا کر سکتے ہیں۔

رویہ فجر کے وقت فرمایا کہ مجھے ایک خواب دیکھا ہے۔ کہ ایک سڑک ہے جیسے کوئی کوئی درخت ہے۔ اور ایک مقام دارہ (فقرا کے تکیہ وغیرہ کی طرح ہے۔ میں وہاں پہونچا ہوں۔ مفتی محمد صادق میرے ساتھ تھے دو چار اور دوست بھی ہمراہ تھے لیکن اون کے نام اور وہ حصہ خواب کا بھول گیا ہوں آخر سڑک کے کنارہ آیا تو ایک مکان دیکھا جو کہ میرا یہ (سکونتی) مقام معلوم ہوتا ہے۔ لیکن چاروں طرف پھرتا ہوں۔ اوسکا دروازہ نہیں ملتا۔ اور جہاں دروازہ تھا وہاں ایک پختہ عمارت کی دیوار معلوم ہوتی ہے فجو (فضل النسا) سفید کپڑے پہنے بیٹھی ہے۔ اور اس کے ساتھ فجا (فضل) بھی ہے۔ لیکن مجھے کی ایک انگلی پر خفیف سا زخم ہے۔ جس سے وہ رو تا ہے۔ مجھے نے آکر ایک ستون جیسی دیوار کو صرف ہاتھ ہی لگایا ہے کہ وہاں ایک دروازہ پرانی پھاٹک کی طرح ایسے کھل گیا ہے۔ جیسے ایک پیچ کے دبانے سے بعض کل دار دروازے کھلجاتے ہیں جب اوس دروازہ کے اندر داخل ہوا تو کسینے کہا کہ دیکھ دروازہ فضل الرحمٰن نے کھولدیا ہے۔

متعدی امراض کے لگنے کے معنے

حدیث میں ایک کا مرض دوسرے کو لگنے کے یہ معنے ہیں کہ بدون اذن الٰہی کے وہ مرض دوسرے میں سرایت نہیں کرتا۔

اسپر حضرت حکیم نورالدین صاحب نے فرمایا کہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب نومسلم نے خواب میں دیکھا کہ طاعون کے کیڑے ہوا میں اڑتے ہوئے تیر رہے ہیں اور وہ اڑتے اڑتے آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ اس اثنا میں اون کیڑوں نے کہا کہ ہم ہوا میں تو ملے ہوئے ہیں لیکن بلا اذن اللہ تعالےٰ کے ہم کسیکو کچھ نہیں کہتے۔

دھونی وغیرہ کا ثبوت حدیث شریف سے

حضرت مولانا نورالدین صاحب نے فرمایا کہ صحابہ کا دستور تھا کہ ہر روز عود وغیرہ کی دھونی دیا کرتے تھے۔ گوگل و لوبان قسط وغیرہ جلاتے تھے۔ اہل اسلام نے اس عمل کو بالکل ترک کر دیا ہے حالانکہ اس سے بہت سے زہریلے امراض کا دفعیہ ہوتا رہتا ہے مسجد میں بھی دھونی دیجاتی تھی۔

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر روز اپنے کپڑوں کو تین بار عود کی دھونی دے لیتے تھے۔ ایسے ہی حدیث شریف میں ہے۔ کہ رات کو پانی کے برتن ڈھک رکھو اگر ڈھکنا نہ ہو تو ایک لکڑی ہی بسم اللہ کہکر برتن پر رکھدو۔ اور ہر ایک کام کو بسم اللہ کہکر شروع کرو۔ مگر آجکل ان باتوں پر عمل تو کیا ہنسی اور تمسخر کیا جاتا ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ آپ تو یہ حال ہے کہ جمعہ کے دن بھی خوشبو وغیرہ نہیں لگاتے۔ تر بدپاکستر ائل پر جسقدر ایمان ہے اتنا بسم اللہ پر نہیں ہے۔

جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ظہر کی نماز پڑھ کر تشریف لیئے جا رہے تھے کہ آپکا ذہن مبارک طاعون کے علاج کیطرف منتقل ہوا اور الحقیقت للحقیقین کو مد نظر رکھکر آپنے تجویز فرمایا کہ کافور وغیرہ کے زہر کے لیئے جو ادویہ سم الفار۔ وار چکتہ۔ رسکپور۔ تنگرف وغیرہ دیجاتی ہیں وہی طاعون میں استعمال کر کے تجربہ کیا جاوے۔ چنانچہ حکیم نورالدین صاحب سے آپنے ارشاد فرمایا کہ ان اشیاء کا جوہر نکالکر اور کونین ملا کر گولیاں بنائی جاویں۔ اور مریضوں پر تجربہ کیا جاوے۔ ادویہ کے اجزاء اور ترکیب کو حکیم نورالدین صاحب کی سپرد چھوڑ دیا گیا۔ یاد رہے کہ یہ نسخہ الہامی نہیں ہے۔

۱۷ر اپریل ۱۹۰۴ء

کامیابی کی موت کو موت نہیں کہا کرتے

لوگوں کے اس اعتراض پر کہ احمدی لوگ کیوں طاعون سے مرتے ہیں۔ فرمایا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم بھی جنگوں میں تلواروں سے قتل ہوتے تھے۔ لیکن جب کامیابی ہو جاتی تو اوسکو موت نہیں سمجھا جاتا تھا اور آخر نتیجہ یہ نکلتا کہ کوئی صحابی فوت نہیں ہوا۔ کیونکہ انجام پر اونکی تعداد بہت بڑھ گئی جس سے فوت شدہ کی تعداد کو کوئی مناسبت ہی نہ رہی۔

موت سے مطلب یہ ہوتا ہے کہ جماعت کم ہو۔ اور جب جماعت زیادہ ہو جاوے تو پھر اوسکا نام موت کیسے ہوا۔ دیکھا کہ معترض کافر لو ع ہیں کوئی نہ رہا۔ سب مر کھپ گئے۔ لیکن سب عرب صحابیوں سے بھر گیا۔ اسیطرح انجام پر دیکھ لینا کہ ہمیں کسقدر کامیابی ہوتی ہے۔

۱۹- اپریل ۱۹۰۴ء

الہام ورویہ

من دخلہ کان اٰمنا

۲۰ر اپریل۔ قریب ۱۰ بجے روز زندگی کی فیشن سے دور جا پڑے ہیں!!

فسحقہم تسحیقا

رویہ ایک عورت قرآن پڑھ رہی تھی۔ اسنے اپنی جماعت کی نسبت تفاول کی نیت سے پوچھا کہ پہلی سطر پر اول کیا۔ لفظ ہے تو اوسنے کہا کہ عفو رالرحیم۔ میں نے سمجھا کہ یہ جماعت کے لیئے ہے۔

۲۰ر اپریل ۱۹۰۴ء

شام کے وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلوس فرمایا۔ تو الہامات ذیل بیان کیئے

الہامات :- (دیکھو صفحہ ۸)

www.aaiil.org

جیسے علم بھی پڑھکر کسی لسانی قوم کا حامی ہو جاتا ہے

(۲) رسول کریم صلعم نے فرمایا اطلبوا العلم ولو بالصین پس اگر سیر کابل کو ملا ذان نے انگریزی پڑھانے سے روکا تو اپنا ہی نقصان کیا +

(۵) یسوع کو خدا نے وحدہٗ لا شریک کہنا پڑے تعجب کی بات ہے جب کہ باپ اور روح القدس اس کے ساتھ ملا دیئے جاتے ہیں اور پھر ایسا کہ خدا کی لاتعداد ذات کو محدود بنایا جاتا ہے تو دنیا میں بھی لاشریک نہیں ہوا کیوں کہ اس کے بہت سے بھائی ہیں دیکھو +

(۲) ازلی ،، ہم تو اپنے ہی منہ سے سنتے ہیں کہ وہ یوسف نجار کے گھر مریم کے بطن سے پیدا ہوا پھر ازلی پھر صفر دارد آپ ہی کا اقرار ہے کہ اس نے صلیب پر موت پائی پس ابدی چہ معنے +

"خالق ،، جو دنیا میں اپنے لئے گھر بھی مہیا نہ کر سکا ،، لومڑیوں کے بھٹ ہوتے ہیں اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے مگر ابن آدم کے لئے اتنی جگہ بھی نہیں کہ وہ اپنا سر رکھ سکے +

"رازق ،، غیر کے کھیت سے پھل توڑنے کی اجازت نہ دی جاتی

"لازمانی ،، سنہ ۹۴ء کس کی یادگار میں ہے ؟

"لامکان ،، ناصرت میں کس نے پرورش پائی ؟

"منجی عالمین ،، مگر اسی صورت میں جبکہ خود صلیب کی موت سے محفوظ رہتا +

"حشر و نشر اس کے اختیار میں ہے ،، مگر ایک حواری کا دل اس کے اختیار میں نہیں ۔ چند یہودیوں پر قابو نہیں +

(۶) دو ہزار سال پورے ہوئے تو اب تک بھی نہیں ہوئے پس یہ تقریباً لکھا گیا ہے دوسرا ایسا خیدہ رکھنے والے تو دو ہزار سال سے ہی اس کے خدا ہونے کے معتقد ہیں گو یہ خیال فاسد بعد میں پھیلا ہو اے میرے خداوند کہنے سے بالکل یسوع کا خدا ہونا ثابت نہیں ہوتا کیونکہ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی کہتا ہے اے میرے صاحب! ایسا ہی ربی بمعنی معلم ہم بائیبل میں اس کے کئی حوالے دیتے ہیں +

(۷) "تیری بادشاہت آوے ،، کی دعائیں مدت العمر مانگی جاتی ہیں ۔ اور آپ کہتے ہیں کہ بادشاہت ہی سے انکار کر دیا حالانکہ اس میں ابہام ہو سکتا تھا کہ شاید یہودی ایسا ہی بادشاہ بنانا چاہتے ہوں جیسا کہ صلیب کے موقعہ پر بنایا اور مونہہ کو پوچھا گیا تھا اس بات کا کہ کبھی یسوع کو بھی یہ موقعہ پیش آیا کہ اسے قوم کی طرف سے بادشاہت پیش کی گئی اس شرط پر کہ وہ اپنے بھوے سے باز آجائے اور پھر اس نے اس کو نا مقبول کیا ہو ۔ ایسا نمونہ ہرگز نہیں مل سکتا ۔ آؤ میں نہیں بتاؤں کہ یسوع "اکیلا بیٹا کو رکیوں" کہا گیا ۔

کسر صلیب

سیر یورپ

ایک ویسی عیسائی نامہ نگار انگریزی اخبار کو لکھتا ہے کہ یورپ صرف برائے نام ایک بڑا عظم ہے اور مجھے اس کے بڑے بڑے مہذب اور تعلیم یافتہ ملکوں کی حالت دیکھکر ۔۔۔ تاسف آیا دیتا ہے کہ بیداروں کی تعداد بہت ہی کم ہے ایک انگلیکن پادری نے بتلایا کہ لنڈن کے ۵ فیصدی لوگ کبھی گرجے میں داخل نہیں ہوتے جس کی آبادی ساٹھ لاکھ کے قریب ہے ، یہ بڑی تحقیق اور تدقیق کے بعد معلوم ہوا ۔ اب لنڈن سے ہی تمام برا عظم یورپ کی مذہبی حالت کا موازنہ کر لیں ۔ کچھ بڑھے ہوئے ہی نکلیں گے جہاں تک مجھے دیکھنے کا اتفاق ہوا میں نے کوئی اس سے بہتر نہیں پایا ۔ بلکہ اور جگہ تو اس سے بھی بدتر حالت دیکھی ۔ کوپن ہیگن کو لیجئے کہ اس کی آبادی قریباً پانچ لاکھ کے قریب ہے اور اس میں ۳۷ گرجے ہیں جن کو میں نے دیکھا اور عبادۃ بھی کی ۔ اوسطاً ہر ایک میں چھ سو سے آٹھ سو تک آدمی آسکتے ہیں لیکن ہم ہزار ہی فرض کر لیتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ ڈنمارک جیسے ملک کے دارالخلافہ میں صرف چالیس ہزار عیسائی ہیں اور وہ بھی خدا جانے کس کس غرض کے لئے ہیں

اور باقی چار لاکھ ساٹھ ہزار ایسے ہیں جن کا کوئی مذہب ہی نہیں میں نے ایسے ایسے شہر بھی دیکھے ہیں جن کی آبادی بارہ بارہ ہزار کے قریب ہے مگر ان میں گرجا صرف ایک ہی ہے یا کوئی بھی نہیں ۔ ہندوستان کے یورپین کو ہی دیکھ لو اپنے مغربی ہمسایوں کا ایک عمدہ نمونہ ہیں فرانس اور اٹلی چیسے کیتھولک ممالک میں صرف عورتیں ہی ہوتی ہیں جو کہ عشاء ربانی اور گناہوں کا اقرار کرنے جاتی ہیں ۔ جہالت اور وہم پرستی خطرناک طور سے پھیلی ہوئی ہے خدا کا کلام ان ممالک میں ایک بند کتاب کی طرح پڑا ہوا ہے ۔ المسیحیت

برائے نام رہ گئی ہے

طبیعتیں مادہ پرست ہو گئی ہیں دہریت ہر جگہ نظر آرہی ہے مشتری زہرہ زحل کی پرستش تو چھوڑی مگر شتا کو شراب ۔ شہوت پرستی اور دولت کی پرستش کرنی شروع کر دی پس نفسانی خواہشیں ان کا معبود ہیں اور وہی ان کا الٰہ ہو گیا ہیں بخلاف ہندکے باشندے کے یورپین قدرتاً لامذہب ہوتا ہے ۔ آب و ہوا ہی اسے ایسا بنا دیتی ہے ۔ بچپن سے ہی اسے یہ دُھن لگ جاتی ہے کہ سردی اور برف کی تکالیف کا کس طرح سے مقابلہ کیا جاوے ۔ اور کس طرح زندگی کی ضروریات اور آسائشیں بغیر ذرا سی تکلیف کے مہیا ہو جائیں اس حالت میں کوئی تعجب کی بات نہیں کہ جب کہا جاتا ہے کہ یورپ سے کوئی مذہب نہیں نکلا یہ حقیقت الامر ہے کہ یورپ کسی مذہب کا زادیوم نہیں ہوا اس میں نکتہ یہ ہے کہ آب و ہوا کی شدت اور پیداوار کی قلت کی وجہ سے بچارے یورپینوں کی زندگی کے گہرے اصولوں اور روحانیت کے پیچ در پیچ معاملات میں سوچنے کا موقع ہی نہیں ملتا ۔ بخلاف اشیا کے جہاں کی پیداوار کے افراط اور موسم کی خوشگواری کے باعث بیٹھ کر سوچنے کا خوب موقع ملسکتا ہے

(ماسٹر محمد دین قادیان)

رعایتی قیمت

حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب کی تصنیفات رعایتی قیمت

دفتر البشریٰ میں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہیں جو صاحب منگانا چاہیں جلد منگا لیں ورنہ پھر نہ ملیں گی

نام کتاب	اصل قیمت	رعایتی قیمت
آیات الرحمٰن صفحہ ۲۰	عہ/	۸/
تحریر المومنین صفحہ ۲۰	۸/	۴/
اعوام الناس صفحہ ۱۰۰	۱۶/	۸/
مسک العارف ،، ۶۴	۱۴/	۸/

فہرست کتب دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق بمسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہو رہا ہے اور جس کے دریافت ہو جانے سے یسوعی معجزات کی کل ہر ایک مذہب و ملت حتی کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی ہے اور جسکو ذریعہ سو ہا بڑے بڑے امراض کا علاج ہو جاتا ہے اسکا بہت مکمل اور ٹھیک مستعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہے جو پایا

انمیں درج ہیں انپر مشق کرنیسے انسان صحت نفس تک رکھکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہے۔ ان خیالات میں کیسوئی اور دماغ منبسط کرنیکی عادۃ بھی پیدا ہو جاتی ہے اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنے والوں نے یہ مسالہ کے ہیں کہ آسمان اور زمین فضائے ملائکہ ہیں اور انکی مشاق کو گویا خدائی کی کل چلانیوالا اقرار دیدیا ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک اسکی نضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا تینک یا بدا استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہے جیسے حدکر دی سے پراگندہ دوا یا دوسرا عمل پنا اثر مضر یا مفید کرتا ہے ویسے ہی اسی کا ارادہ یا ان سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہے جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا چاہو تو بمفیر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ دوم داول۔ بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی اس کا اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کا جواب ہے جس میں طرفگی ہیں دو انعام ہیں کو صحیح ثابت کیا ہوا سلسلہ حقہ ہے۔ اور خرد و جدال یا چوچ ماچوچ نصوص وغیرہ کے متعلق دنداں شکن جواب دئے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ

سر مکتوم یہ صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شفیع ثابت کیا ہوا اور اسلام حقہ ہے بالطبع خیالات کا اظہار کیا ہوا اور دکھلایا ہے کہ جس مردود کے ذمہ ہو یہ کا ذکر انجیل میں ہو خود اس سے بتلایا ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھا وغیرہ وغیرہ قیمت ۵

رویائے صالحہ سیمین مصنفہ نے اپنی ہیبت کی سرگذشت۔ محمد حسین بٹالوی کے کفر نامہ پر کر دیا و حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ثبوت صحت سابقہ ہے قیمت ۲

انجام آتھم (احمدی) ۳۲ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم و رد والقرنین سے کون کون مراد ہیں اس کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱

قول صحیح بجانب کہ مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب ساکن لاہور کی نظم جو آپنے اردو میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہے قیمت ۱ (محصولڈاک بذمہ خریدار)

تفسیر القرآن بالقرآن یہ ایک منظر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب نے کمال محنت کر کے اپنے مصنف فرمایا کر صلاح حکمۃ مسیح آخر زمان علم اور مولانا مولوی نورالدین صاحب سے زیادہ سادی فہمی حضرت مسیح زمان نے وقتاً فوقتاً اسکی نسبت بہ الفاظ ارشاد فرمائے ہیں نہایت عمدہ بلیغ طرز بیان ہے قرآن نکاہ خوب بیان کیا ہے کہیں دیوان ہر تکرر میوالی ہے حصہ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نورالدین علیہ السلام کے بعض بعض جگہ حصہ بھی آپکی تفصیل نا سے چھپکر چھپا ہو چکی ہے خریداران البدر کو بارہ عم کی تفسیر محض مفت۔ کے ملکٹ آنے پر بطور نمونہ رسالہ کی جاتی ہے۔ جلد سے مجلدہ ہے پارہ عم کی قیمت ۱ پارہ عم کی ۲ المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام ترنتاوری ضلع گرداس تمام و خواستین مشتہر کے نام آنی چاہیئں دفتر البدر قادیان۔

نیو فیشن کے سٹ ناظرین ہمارے یہاں ہنیاکاری کو فن گری کا کام کرنے والے درزی کے سٹ بہت عمدہ طیار ہوتے ہیں جن کو اوپر نام شہری و چاندی اور سل لوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا ہاتھ ہر زبان میں لکھا سکتا ہے فائدہ یہ ہے کہ بازار کے سٹ جلد خراب ہو جاتے ہیں اور یہ نمبر نمبر میں آخیر فہرست کافی ہیں **نمبر ۱** جنٹ سٹ نام بھی سنہری اور کام بھی سنہری **نمبر ۲** جنٹ سٹ اہم سنہری اور کام چاندی قیمت ۹ **نمبر ۳** جنٹ سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت ۱۲ **نمبر ۴** لیڈیز سٹ سنہری میل لوٹا چاندی کا قیمت ۱۲ خط کے آنے پر بذریعہ وی پی ارسال ہو سکتے ہیں پتہ ایس چنا ایم کمپنی گورداسپور پنجاب۔

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا دوائی لیواق طالگزری وحصری چکنہ و نکلی ہر قسم رومال و سوسی ہر قسم و ہر کے بیان و جوب ہر طرح کی دیسی و بلیتی سوتی و اونی کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادہ و کامدار ہر گیس یعنی بتی کمبخت سوداں و سیاہ پیانہ و پیانہ ہر طرح کی جوتا خورد و کلان سادہ و کلدار و بوٹ و گرگابی و شو و دیسی و بلیتی درجہ اول و دوم یہ و ہندوستانی وغیرہ وغیرہ ہر قسم ادویہ جاتی گلو بند قسم کے خورد و کلان شانہ مردانہ و زنانہ کنگھی کے ہر قسم قفل ہنی و پیتل کے ہر قسم خورد و کلان نولیہ ہر قسم کے ہر قسم کی عینکیں دیسی و بلیتی ہر قسم کی چاندی دوربین تماشہ کے قیمت کا حال شہر سے دریافت کرو۔

المشتہر حافظ نور محمد احمدی اینڈ کو تانجا پیٹھ بازار مارکیٹ کوئٹہ صوبہ برار۔

عاقبتہ المکذبین لودیانوی مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا ہو گا ایسا ہی سمجھ کر اس کے ہر فقرہ کے ایک گرفتی حضرت مسیح کی وفات و حیاۃ پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ۱

اسلام اور اسکا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ پیغمبر ایڈیلبرو نہ پتے کے ایک گریجوئیٹ کچکا ترجمہ منشی عبدالعزیز خان صاحب صابونی قیمت ۳

صیانۃ الناس مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب پنجاب قابل اہلحدیث قیمت ۱

الہامی دعا رب کل شئی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکی ضلع گجرات

نظم پنجابی منثورات بطریق کامن مصنفہ

روشنائی احمدیہ ساختہ مرزا عبدالکریم مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم رنگی تولہ واسطہ قسم تاجر کو

سر الشہادتین اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کی شہادت کا واقعہ من و عن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف میں موجود تھا کہ آپ مسیح موعود کی صداقت کے ثبوت پر ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ

الفرقان یہ جہا ہوا رسالہ جو ہمارے اس سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں نکلتا ہے اس کا جواب حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل مرد ہی نے الفرقان میں دیا ہے جو کہ حقائق اور معارف کا خزانہ ہے ۲۰×۲۷ کی تختی پر بہت عمدہ طبع ہوا ہے فی صرف

دفتر البدر سے ملسکتے ہیں

عکسی تصویر حضرت اقدس ع کا سائز ۴×۶ قیمت ۴ سائز ۸×۱۰ قیمت ۸ سائز ۱۰×۱۲ قیمت ۱۲ (دو صفحہ) نصف درجن کم خریدار کو نہیں دیجاتی

مذکورہ بالا اشتہار کے تمام ذمہ داریاں متعلقہ فضل منیجر جہاز البدر قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

ضوابط اخبار البدر

(۱) **حجم** اخبار کا صفحے ہیں جس کا پہلا پیج نمبر ۱ ہے دوسرا صفحہ نمبر ۲ اسی طرح آخیر صفحہ تک ہے اخبار کی جلد میں بعض تاریخوں پر کثرت مضامین کے لحاظ سے ۱۶ صفحے بھی دیدیئے جاتے ہیں جس سے وہ آٹھ صفحہ پورا ہو کر ۲۴ صفحہ ہو جاتا ہے

(۲) **مضامین** البدر کا خاص اور مقدم مضمون حضرت امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات ہیں جو بالوسع تبلیغ علمی معارف و حقائق کے لئے بادی باقی کی خبریں سے۔ دریغ نکلتوات وغیرہ درج کئے جاتے ہیں اس کے بعد درس قرآن کریم کا۔ اور جماعت احمدیہ کی خبریں۔ دوسرے علمی مضامین پر ہیں جو سب بالجملہ اور بقدر بسط کے متعلق تحریکات اور مراسلات وغیرہ۔

(۳) **اوقات اشاعت** اخبار کی اشاعت کی تاریخیں اگرچہ ہر ماہ کی ۱۰ ۲۰ ۳۰ ہیں اور حتی الوسع بڑھنے والے کی کوشش کی جاوے گی کہ ڈاک پر اشاعت ہو مگر تاہم ہر دفعہ اشاعت کی خبر اخبار کی کسی نمبر کے ساتھ دیدی جاوے گی۔

(۴) **خط و کتابت** کا پتہ مفصل خط لکھنا بابت خواہ کسی قسم کی چوپنا ہو خریداری کے نمبر درج کرنا چاہئے جب تک جواب کی طرح یا ٹکٹ بھیجا نہ جاوے گا کارخانہ جواب دینے کا ذمہ دار نہیں۔

(۵) **بعد درسد اخبار** اگر ایک ہی مقام یا اس کے گرد و نواح میں اخبار ہو جائے تو اس کا پتہ [illegible] یک مشت کے کارخانہ میں اطلاع دیدی جاوے ورنہ ممکن ہے کہ وہ [illegible]

(۶) **تبدیل پتہ** تبدیل کی وقت جلد از جلد دفتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دیا جائے تاکہ اخبار [illegible] رسالہ جاری کیا گیا اور اگر کچھ تاوان بھیجا گیا تو بھی وصول نہ ہوگا۔

(۷) **چندہ** سال نہ پیشگی کیا جاوے گا۔ [illegible] پیشگی [illegible] جو خریدار چندہ بعد ڈاکیلی [illegible]

منتظر برسش فاضل محمد علی [illegible] جو خریدار چندہ بعد ڈاکیلی [illegible]

الوارالاسلام پریس قادیان دارالامان میں محمد فضل معراجدین صاحب پیرو پیر امیران کے اہتمام سے چھپا

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُس کی سچائی کو ظاہر کردیگا | نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور سرمدکا
عکس ہے یہ رخ محمدؐ کا

چودھویں کا ہی چاند یہ الیسع
فیض ہے یہ غلام احمد کا

ان اللہ قد نصرکم اللہ فی مواطن کثیرۃ و یوم حنین

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بیا در بزم احمد تا ببینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

ہادر قادیان ہندی
رہ رایں مقامی خرس دارالامان ہندی

نمبر ۱۲ | ہر ایک ماہ کی انگریزی ۱-۸-۱۶-۲۴ کو دارالامان قادیان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

خریداران و ملو اصحاب اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانیکی خاطر یہ اخبار نہایت ارزاں قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اسکے اجرا و قیام کا مدار قومی تعاون اور باہم رہنے اسی بروقت اشاعت اور اخبار کے شائق ہی تعمیل اور زندہ رہنے کے لیے ضرورت ہے کہ اسکی اشاعت کم از کم پندرہ سو ہو اسلیے احباب سے التماس ہے کہ وہ بوجہ حالت میں جبکہ ابتدائی حالت اشاعت ہے تامل اور شائقین کی تعمیل اور زر کا خانہ کثیر اخراجات کا زیر بار ہے اگر کسی وقت اشاعت میں چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخفوہ اور بدظنی کے خیال کو دل و دماغ میں جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہ ہوں بلکہ اسکی اشاعت میں ترقی کوشش کریں اور مطلوبہ تعداد پورا کرکے کارخانہ کو ہر ایک مرکز زیادہ بنادیں جبکہ اسکی پیدائش کی آمدنی اور اخراجات کا تخمینہ ظاہر ہوگا اسکی اشاعت میں ترقی ہوسکیگی اور مطلوبہ تعداد پورا کرنے کا کارخانہ کو ہر ایک مرکز زیادہ بنادیں اپنے فرائض کو جنی الدین دیانتداری سے ادا کرنا چاہیئے اور ہر ایک طاقت قدرت رکھتا ہے اجارہ ہے **منیجر**

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم و فضل حیدرا	مصطفیٰ را امام و پیشوا	ایمان دریں آمدہ از یار دیم	ہم پیرو دار و گیر دنیا گذیدیم
آن کتاب حق کہ قرآن نام او	باد و عرفان از جمام او است	آن رسولی کش محمد ہست نام	دین پاکش بہ ست تا قائم
مہر او با شیر شد اندر بدن	جان شد و با جان بہ خواہد شد	ہست و خیر الرسل خیر الانام	ہر چہ را بر رو شد خستیم
تا ز دو تو شیم مہر آل کہ ہست	زو شد سیر اپسیر ای کہ ہست	آنچہ ما را وحی و ایمانی بود	آن از خود از ہمان جائی بود
تا ز دو ابہم ہر نفہ و کمال	وصل الدر ازل کی او محال	اقتدائی قول او در جان ماست	ہر چہ و ثانیت شود ایمان ماست
از علائم تا خبرہائی معاد	ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد	آنہمہ از حضرت حضرت ہست	منکراں سوزد ولعن خدمت ہست
معجزات او ہمہ حق آمدہ ست	منکراں مورد لعن خدمت ہست	معجزات انبیاء سابقین	ہر کہ انکار دی کند شقیست
بر ہمہ ز جان و دل یاراں ما	ہر کہ انکار دی کند شقیست	بمقدم دوری از ان روشن دلاں	نزد ما کافر ہست و خسران رتاب

وہ اذان دیتے ہیں حضرت بیعت لیتے ہیں۔ اور ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب بیعت کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ و اشہد ان محمدًا عبدہٗ و رسولہٗ ۳ بار آخر میں احمد

کو ملا دینا تمام ہوتا ہے تو بہ کرتا ہوں تمہیں میں گرفتار خدا اور میں سچ دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام کیا ہوں کرتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ای میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ امین۔

(پھر اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اُسکے متعلقین کے لیے دعا کرتے ہیں)

شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ کو اس وقت عہد کرنا کافی ہے کہ آئندہ اس وقت تک کہ وہ اس جماعت سے کٹ جائے یا مر جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت غلبہ نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے

سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کریگا اور حتی المقدور نماز تہجد کی پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کا یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر وقت ورد بنائیگا

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نفع کی نیت سے اور بغیر کسی تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیرے گا بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔

ششم یہ کہ تابع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک امر میں دستور العمل قرار دے گا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور ایسا عقد اخوت ہمارے کسی اور دوست سے ہرگز نہ ہوگا اور چاہیئے کہ اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ نومبر و دسمبر ۱۸۸۹ء سال ہوتے ہیں جبکہ البدر اپنی پوری مسند کے ساتھ اس چہاردہم سال کی یادگار دیتا ہے جو کہ فتح و نصرت کا زمانہ ہے قادیان سے طلوع ہوا

www.aaiil.org

مدرسہ تعلیم الاسلام کو اس وقت خصوصاً کیا ضرورت درپیش ہے

ہماری مقامی اخبارات میں شایع ہو چکا۔ اور قوم پڑھ چکی ہے۔ کہ ہمارے مدرسہ کو انسپکٹر نے دیکھا۔ اور رائے میں لکھا۔ کہ وہ اگلے مہینہ میں ایک دفعہ پھر ملاحظہ کریں گے اور بعض نقصوں کی تلافی ہو جانے کے بعد جو رائے میں انکی طرف سے لکھی گئی ہیں۔ مدرسہ کی منظوری کے مسئلہ پر غور کریں گے۔ منجملہ ان نقصوں کے جو صاحب انسپکٹر نے مدرسہ کیمتعلق نکالے۔ اور انکی تلافی پر زور دیا ہے۔ چندہ کمردن کا زیادہ کرنا ہے۔ اور یہ کہ ہر ایک استاد کے آگے ایک میز اور ایک کرسی ہونی چاہئے۔ وقت بہت تھوڑا اور کام بہت ہے۔ اور کام بھی درحقیقت تھوڑا ہے۔ اگر قوم کیطرف سے کافی مدد جلد ملجائے قابل غور یہ امر ہے۔ کہ اگر دو تین یا جلدی مدد کرنیمیں سہل انگاری کی جائے۔ تو کسقدر ضرر کا احتمال ہے۔

سردست **پانسو روپے** کی ضرورت ہے۔ اور یہ رقم نئی اور زندہ قوم کی ہمت اور وسعت حوصلہ کے نزدیک کچھ بھی نہیں۔ اگر ایسا ہو کہ **سیالکوٹ** کی جماعت ایک سو اور لاہور کی جماعت ایک سو اور **کپورتھلہ** کی جماعت کم از کم پچاس اور **گوجرانوالہ** کی جماعت پچاس۔ اور **حیدرآباد دکن** کی جماعت ایک سو بھر پچاویں۔ اور اسیطرح دوسرے **شہروں** کی اپنی استطاعت کیموافق رقوم اکٹھی کریں تو بہت جلد عمدہ طور سے کام ہو جاتا ہے۔

امید ہے۔ کہ ہمارے مکرم معظم **دوست** اور خدا تعالیٰ کے **انعامات** خاصہ کے مورد اصحاب جن کے اسماء گرامی ذیل میں ثبت ہوتے ہیں۔ **خصوصاً** اس طرف توجہ مبذول فرمائیں گے۔ اور بہت جلد اپنی عالی ہمتی کا ثبوت دیں گے۔

شیخ **رحمت اللہ** صاحب۔ منشی **تاج الدین** صاحب۔ سید **محمد حسین** صاحب اسسٹنٹ سرجن۔ مرزا **یعقوب بیگ** صاحب اسسٹنٹ سرجن۔ حکیم **محمد حسین** صاحب قرشی شیخ **نور محمد** صاحب حکیم مالک فرخندہ مدہم صحت۔ منشی **محمد نواب خان**۔ صاحب تحصیلدار صاحب۔ گوجرات۔ خواجہ **جمال الدین** صاحب ڈائرکٹر مدارس جموں۔ خواجہ منشی **عبدالعزیز** صاحب ماسٹر ٹیلر میرٹھ۔ **محمد اسمٰعیل** صاحب ماسٹر ٹیلر میرٹھ۔ شیخ **عطاء محمد** صاحب سب رجسٹرار ایبٹ آباد ہزارہ۔ شیخ **نور احمد** صاحب پلیڈر ایبٹ آباد۔ ہزارہ۔ منشی **عزیز بخش** صاحب رکیاڈ کیپر۔ ڈیرہ غازی خان۔ بابو **غلام احمد** صاحب اسٹیشن

ڈاکٹر صاحبان مگلت +

اگر یہ پنج گانہ مران ملت معقول تعین عنایت کریں گے۔ تو امید ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ گدائی کا وہ زیادہ پھیلاؤ کیضرورت نہیں پڑیگی۔ امید ہے۔ کہ بہت سے اہل دل دوست جن کے اسماء اختصار کے لحاظ سے قلم بند نہیں ہو سکے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں قدم اٹھانے سے کوتاہی نہیں کرینگے

المعلن خاکسار عبدالکریم قادیان

احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

کچھ عرصہ ہوا۔ کہ میاں نور احمد صاحب نور فرقان حضرۃ مولانا مولوی عبداللطیف صاحب شہید مرحوم کیسوئے ایک مکان بنوانے کیواسطے مخدومی و مکرمی حضرۃ مولوی عبدالکریم صاحب کی تحریک کی تھی۔ اور اس امید پر کہ اس سلسلہ کا ہر ایک فرد مہاجرین مذکور کیسوئے اس چھوٹی سی خدمت میں حسب مقدور سعی سرگرمی اور جوش سے حصہ لیگا۔ اور جلدی رقم مطلوبہ پوری ہو جاویگی۔ تعمیر مکان کا کام شروع ہی کر دیا گیا تھا۔ لیکن آجتک جو اس تحریک پر ایک ماہ سے زائد عرصہ گذر چکا ہے۔ سوائے ان رقوم کے جن کا ذکر اس تحریک میں ہی کیا گیا تھا۔ صرف ۵ کی رقم جنمیں بڑا حصہ مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب اور جناب علامہ محمد صاحب اور سیر ایبٹ آباد کا ہے۔ وصول ہوئی ہے۔ جو بالکل ناکافی ہے۔ آگے چونکہ برسات کا موسم آتا ہے۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ تعمیر کا کام جلدی پورا ہو جائے۔ ورنہ جو روپیہ لگ چکا ہے۔ اس کے بھی برباد ہونے کا اندیشہ ہے اس کے لئے ضرورۃ ہے۔ اس امر کی کہ ہر ایک صاحب جو اس کار خیر میں حصہ لینا چاہتے ہیں۔ بہت جلدی جس قدر ہو سکے روپیہ بھیجکر اس کام کے سرانجام دینے میں مدد دیں۔ اور رقم مطلوبہ کو جس کا اندازہ دو سو تک کیا گیا ہے۔ پورا کر دیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اس سلسلہ میں آئے دن۔ دینی کاموں کیلئے چندوں کی تحریک ہوتی رہتی ہے۔ اور ابھی اس کے ساتھ ہی میں خود ایک اور تحریک بھی کرتا ہوں۔ لیکن یہ بھی سمجھ لینا چاہئے کہ دینی خدمات کا ہی توفیق رکھتے ہوں۔ وہ ضرور اس کار خیر میں حصہ لیں۔

رقوم وصول شدہ حسب ذیل ہیں۔ شیخ رحمت اللہ صاحب ۵ ۔ شیخ علاء محمد صاحب ۵ ۔ چندہ معرفت ماسٹر عبدالرحمن صاحب ۴ ۔ منشی محمد صادق صاحب عہ ۔ مولوی شیر علی صاحب عہ ۔ میاں نواب الدین صاحب ۸ ۔ سید محمد علی صاحب نے علاوہ حصہ چندہ کے ایک کوٹ کی جہت کی لکڑی کا وعدہ فرمایا ہے۔

مولوی امام الدین صاحب مدرس گولیکے عہ ۔ بابو شاہدین صاحب گولڑہ ۴ ۔ میاں خیر الدین صاحب گارڈ ۔ عبدالعزیز صاحب کوٹ عہ ۔ منشی امید الدین صاحب بہاموعہ

۲۴ مئی ۱۹۰۶ء

توسیع اشاعت

مصروفیت کی وجہ سے ابھی تک ہم [illegible] معلوم نہیں کر سکے۔ جنہوں نے البدر کی خریداری سے کنارہ کشی اختیار کی ہے۔ حتی الوسع جلد تر معلوم کر کے شائع کیجاوے گی

(۱) مولا بخش صاحب نور کھیری سیالکوٹ۔ سید برکاۃ النبی صاحب ساہنجر۔ محمد کرم الٰہی صاحب۔ پٹالہ۔ بابو نبی بخش صاحب۔ شملہ۔ بابو غلام محمد صاحب عبداللہ پہاوری ایک ایک خریدار البدر کو عطا فرمائے ہیں

(۲) مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منشا تہ گرداسپور سے البدر کے اجرا کی درخواست ارسال کرتے ہیں

رسید رقم اعانت ماہ جون سنہ ۰۶ء

ممتاز علی خانصاحب	۴	وہ دیانتخان صاحب گوجرانوالہ	۴
ممتاز علی	۴	عبدالرحمن صاحب	۴
شیخ محمد حسان صاحب	۴	حافظ محمد یوسف وزیرآباد	۴
محمد شریف صاحب	۴	حافظ غلام محمد پیرکے	۴
میاں عبدہ خلیفہ صاحب	۴	مستری فیض احمد جون	۴
سیاں نور محمد صاحب	۴	بابو امیر علی صاحب لائن نور	۴
حکیم محمد دین صاحب	۴	عزالدین وغیرہ صاحبان پنڈی بھٹیان	۴
بابو عطاء محمد صاحب	۴	روشن دین معرفت منشی	۴
میر محمد اسمٰعیل صاحب	۴	نظام الدین صاحب افریقہ	۴
امین دین۔ احمد صاحب	۴	جان محمد صاحب۔ ہیلان	۴
مولوی عبدالحنان صاحب	۴	سلطان احمد رجوعہ	۴
چوہدری حسین بخش راولپنڈی	۴	چوہدری غلام مقبول	۴
حکیم فتح خان گوجرانوالہ	۴	میر اعجاز حسین	۴
		غلام محمد صاحب گیام	۴

اطلاع

نمبر ۲۲ و ۲۳ لغایت ۱۶ جون بھی انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب خدمت میں پوسٹکی کی پورا کر دے گا

ایڈیٹر

بقیہ رقم امانت ادا کر دی گئی ہے

خطبہ عید اضحیٰ

جو کہ حضرت مولانا مولوی حکیم نور الدین صاحب نے مسجد اقصیٰ قادیان میں ۲۸ فروری ۱۹۱۳ء کو پڑھا

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهِيْمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ اِذْ قَالَ لَهٗ رَبُّهٗ اَسْلِمْ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ وَوَصّٰى بِهَا اِبْرٰهِيْمُ بَنِيْهِ وَيَعْقُوْبُ يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ

ہر ایک قوم اور گروہ میں وہ خواہ پہاڑی ہوں یا جنگلی دیہاتی ہوں یا شہری متمدن ہوں یا نہ ہوں۔ پھر ہر ایک ملت و مذہب میں دیکھا جاتا ہے کہ کوئی نہ کوئی دن اجتماع کا مقرر ہے دور دراز بلاد کے جو لوگ ہیں انھوں نے بھی سال میں کوئی نہ کوئی موسم ایسا مقرر کیا ہوا ہوتا ہے جسمیں وہ ایک جگہ اکٹھے ہوں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی فطری امر ہے۔ بعض نے اس اجتماع کے موقعہ پر تجارت کا ساتھ لگا کر اس کا نام منڈی رکھدیا ہے۔ کسی نے بت پرستی کے سامان مہیا کر کے یہ سب پکارا ہے بعض نے مذہبی یا قومی اغراض کو مدنظر رکھکر کانفرنس وغیرہ نام رکھلیا ہے۔ غرضیکہ قوم کا اجتماع ہوتا ہے اور اسکے اغراض متفرق ہوتے ہیں اسی فطرتی تقاضا کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اسلام میں دو دن اجتماع کے مقرر کیے ہیں جس سے ایک ان آجکا ہے جہاں اسلام نے ہر ایک شخص میں اپنی عظمت جبروت اور جلال کو مقدم رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید تعظیم

حمد و ثنا کا سامان بھیلا کہ نا چاہا ہے ویسے ہی اس آجکے دن میں بھی ایک عظیم الشان آیت ظاہر کی ہے۔ ہر ایک انسان اپنی جگہ غور کرے کہ وہ دوسری مخلوق کی طرح ایک مخلوق ہے اگر اس میں قوی میں تو حیوانات وغیرہ میں بھی ہیں ماں انسان پر یہ بڑا فضل کیا ہے کہ دو بہری تمام مخلوق کو اُسکے تابع کیا ہے جیسے فرمایا ہے وَسَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یعنی سب شے تمھارے کام میں لگائی ہیں۔ دیکھو جس ذریعہ سے میں بولتا ہوں اگر ہوا اور کان نہ ہوتے تو میرا بولنا بغو ہوتا تو یہ اُس کا فضل ہے کہ اُسکے اور اُسکے رسولوں کی پاک باتیں ان کانوں سے ہم سنتے ہیں ہوا ایک ایسا ذریعہ بنا دیا ہے جس سے ہم امام بزرگ مصلحین اور اُسکے پیاروں کی کلام سن لیتے ہیں۔ کسقدر لوگ یہاں جمع ہیں ہر ایک کی آنکھ اُٹھتی ہے کہ بولنے والے کو دیکھ لیویں لیکن اگر روشنی نہ ہو تو پھر دیکھو کسقدر تکلیف ہے۔ جہازوں کے ذریعہ کیسی کیسے لباس اور کپڑے پہنچتے ہیں سطح ہر ایک شے کو جب بغور دیکھو گے تو معلوم ہوگا کہ وہ تمھارے کام میں لگی ہوئی ہے۔ اگر خدا تعالےٰ چاہتا..... تو ہاتھی شیر درندوں وغیرہ کو مسلط کر دیتا اور وہ پھاڑ پھاڑ کر کھاتے لیکن اُسنے اُنکو ایسا ہمارے قابو میں کیا ہے کہ اگر بگڑ جاویں بہا دیویں تو عذر نہیں کر سکتے۔ کیسے کیسے وحشی درندے اور پرندے ہیں جنسے ہم کام لیتے ہیں حتی کہ ملائک پر بھی اُسکا تصرف ہو جاتا ہے۔

اب سمجھنا چاہیے کہ یہ قربانیاں جو ہم کرتے ہیں یہ ہر شکریہ کا نشان ہے کہ خدا نے ہمیں ان جانوروں پر فضیلت دی اور انکو ہمارے دست تصرف کے نیچے اسطرح سے رکھا ہے کہ وہ اُف نہیں کر سکتے اس قربانی کا پیشوا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بنایا ہے۔ انکو اولاد کی ضرورت بھی ایک ہی بیٹا تھا اللہ جل شانہ کا اشارہ پا کر آپنے اُسے قربان کرنا چاہا۔ اُسکی یاد گار میں خدا تعالیٰ نے یہ دن رکھا کیونکہ پیروی اشارہ کا تھا قلب انسانی پر بڑا ہے اور اس سے یہ بتلانا مقصود ہے کہ تم مالو خدا کی راہ میں ایسا بہادر جیسے ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے سے عذر نہ کیا۔ نیز فلسطین میں انسانی قربانی کا رواج تھا اور فلسطین لوگ ابراہیم علیہ السلام کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے ابراہیم علیہ السلام نے اس قربانی کو اسطرح توڑا کہ دیکھو تمھارے نزدیک

کسی نے اگر انسانی قربانی کی ہے تو اسکا ابتدا اسطرح ہوا ہوگا ایک رسیا ایسے ہوئی ہو جیسے مجنوں مگر اسکی یہ میں تو یہ تھا کہ انسان کے بدلے دنبہ کیا جاوے۔ اسلیے فرمایا کون ہے جو منہ موڑتا ہے اس مذہب و ملت سے جسطرف ابراہیم حکیم نے ہمیں بلایا ہے اُسکو دنیا میں برابر گزیدہ کیا نامور کیا مال و دولت بھی دی پھر حکومت اور سلطنت بھی عطا کی اُسکی اولاد میں سے انبیاء و رسول اور ملوک بنائے ہوئے تو کسی کیسے جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور بادشاہ ہوئے تو ایسے کہ جسکا ملک داؤد و سلیمان اور قریشوں کتنے ہی آخر ابراہیمی اولاد میں سے ہوگا۔ ہمارے محسن اور امام محمد کو بھی ابراہیم کے نام سے تعلق ہے کہ آپ کا نام غلام احمد ہے یہ سب باتیں اسلیے ابراہیم علیہ السلام کو ملیں صرف اسلیے کہ وہ خدا کا ایک فرمانبردار بندہ مطیع اور اُسکے رب نے اُسے اَسْلِمْ کہا تو اُسنے اَسْلَمْتُ کہا تو یاد رکھو کہ خدا کا فرمان بردار ہونا ایک عجیب کل ہے مَنْ كَانَ لِلّٰهِ كَانَ اللّٰهُ لَهٗ ۔ اسکی زندہ نظیر قادیان کی بستی دیکھو کہ اسکی کس بات نے مجھکو پروانہ کی طرح یہاں لا بٹھایا ہے وہ بات صرف خدا کی فرمانبرداری ہے۔ یہی تمھیں جس سے فارغ البالی صحت بدنی۔ اور خدا کی رضا کو تم حاصل کر سکتے ہو۔ جب ابراہیم علیہ السلام کو کہا گیا کہ اَسْلِمْ تو اُس نے دریافت نہ کیا کہ کیا کہا میں میں فرمانبردار ہوں بلکہ فوراً جواب میں کہا کہ میں فرمانبردار ہوں ۔

انسان کا قاعدہ ہے کہ جسبات میں عاقبت اندیشی اور بہتری اُسکے نزدیک ہو وہی اولاد کے لیے پسند کرتا ہے اسلیے ابراہیم نے بھی اپنی اولاد کے لیے یہی وصیت کی يٰبَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ کہ موت ایسی حالت میں آوے کہ جب تم خدا کی فرمانبرداری میں ہو پھر آپ کے بیٹوں سے بھی یہی سوال ہوا مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ ۔ فرمانبرداری تو ہم ایک کر نہیں سکتے کوئی نفس کی کوئی مرہاج کی۔ کوئی محلہ والوں کی۔ کوئی حاکم کی کوئی معشوق کی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک کے اندر ہے مگر ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام نے اپنی اولاد کی اتباع سے یہ امر دریافت کر لیا کہ ان کی اولاد کی عبادت کا میلان کسطرف ہے دریافت کیا کہ تم کسکی فرمانبرداری کرو گے اصول

www.aaiil.org

رب یا الٰھک و الٰہ اٰبائک یعنی تیرے رب کی فرمانبرداری کرینگے۔ دنیا میں بہت قسم کے مجاہدے ہیں لیکن خدا کی فرمانبرداری سے بڑا مجاہدہ ہے کفر کے فتنے اسی سے مٹتے ہیں بیمار ما تا کبد کی ہے کہ جب کھانا کھاؤ تو اول سوچو کہ کسکے حکم سے کھاتے ہو پانی پیو تو سوچو کس کے حکم سے پیتے ہو اور اگر اسے معمولی بات خیال کرتے ہو تو بڑی دور کلوا و اشربوا کو صیغہ امر میں رکھنے کی کیا فائدہ ہے اِنَّ صَلٰوتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ یہ قول اول الاسلام کا ہے پھر ہمارے نبی کریم کا اب تم اپنے نفسوں میں ٹٹولو کہ تمھاری عبادت۔ بول چال۔ ہنسی۔ رونا۔ معاملات احد موت اور زندگی وغیرہ کیا سب اللہ کے لیے ہے ہی مجاہدہ ہے کہ سب کام خدا کے لیے ہوں انسان خدا کا ہو جاتا ہے۔ ایک پرندے اور جانور سے تم اگر پیار کرو تو اسکی کوئی نہ کوئی بات تمھارے اندر آجاوے گی ایک حاکم سے محبت کرو تو اسکی کسی رنگ یا بات کا اثر ضرور ہو جاوے گا پھر خدا سے کلام کرکے انسان ان تجلیات سے کیسے محروم رہ سکتا ہے جو اسکی ذات میں موجود ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب خدا کسی سے پیار کرتا ہے تو اسکی محبت کی اطلاع ملائکہ میں سے جبرئیل کو دیتا ہے وہ پھر اپنی جماعت کو اور اسطرح سے ملائکہ میں ہوتی ہوئی اسکی قبولیت دنیا میں ڈالی جاتی ہے۔

دنیا میں اختلافات ہوتے ہیں جیسے تم دیکھتے ہو کہ سب کی پگڑیاں الگ ہیں۔ رنگ۔ خو۔ بو۔ ہر ایک کی تم میں سے الگ الگ ہے مگر باوجود اس اختلاف کے ایک وحدت بھی تم لوگوں میں ہے جسنے یہاں لا بٹھایا ہے اور دوستوں یاروں عزیزوں اور خویش وغیرہ کی محبت کو ترک کرکے یہاں آگئے ہو ورنہ یہ عید کا دن ہے ہر ایک کا جی چاہتا ہے کہ اپنے یال بچوں میں ہو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ باوجود اختلاف طبائع اختلاف آب و ہوا۔ طریق تعلیم وغیرہ کے پھر بھی ایک قوت انسان میں ہے جس سے وہ وحدت میں آسکتا ہے پس تم کو چاہیے کہ باوجود اختلاف کے ایک وحدت اپنے اندر پیدا کرو خدا واحد لا شریک ہے اسلیے وہ وحدت کو پسند کرتا ہے جب یہ نہیں رہتی تو وہ قوم گھر محلہ سب تباہ ہو جاتے ہیں۔ ہماری نماز۔ جماعت۔ کتاب سب میں وحدۃ موجود ہے اور اب ایک وحدت یہ ہے کہ امام بھی ایک ہے پس باوجود اختلاف کے وحدۃ نہ چھوڑنا **حدیث** میں ہے کہ جماعت پر خدا کا ہاتھ ہے میرا خیال ہے کہ وہ ہماری ہی جماعت ہے کیونکہ **ایک امام** ہے جس کے جھنڈے کے نیچے ہم سب ہیں ہمارے مخالف وحدۃ کا یہ نمونہ دکھا نہیں سکتے کیونکہ انکی نہ کوئی جماعت ہے نہ امام ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وحدت کی قسم ہیں ایک شخص کہ زبان اور دل اور کلام ایک ہو اور ایک وحدۃ قومی کہ مطالب و اغراض و مال الگ الگ ہوں مگر جب وحدۃ کا موقع ہو تو سب ایک ہوں سب سے زیادہ وحدت ہم میں ہونی چاہیے کہ ایک ہمارا مطاع موجود ہے نمونہ موجود ہے اگرچہ دوسرے مسلمان قبلہ۔ نماز۔ روزہ۔ اکل و شرب میں ہمارے شریک ہیں مگر ان باتوں میں ہرگز نہیں پس چاہیے کہ قرآن شریف کی تعلیم اور امام کے بتلائے ہوئے نمونوں میں ہو کر اس وحدۃ کو حاصل کرو تو خدا کا انعام جو وحدت پر انسان کو ملتا ہے وہ تمھیں ضرور ملکر رہے گا۔

جس طرح ہر کھیت میں تخم ریزی کا ایک وقت مقرر ہوتا ہے اگر اسوقت بیج ڈالا جاوے تو کھیت بار آور برگ و گل پیدا کرتا ہے اور بیوقت ڈالنے سے سوائے نقصان کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا ایسے ہی تم سوچ لو کہ خرچ کرنے کا بھی ایک وقت ہوتا ہے اسوقت اگر مال یا جان خرچ کیے جاویں تو عند اللہ مقبول ہوتا ہے ورنہ ضائع جاتا ہے۔ مشکلات تو ہر ایک کو ہوتی ہیں لیکن کیا تم میں سے ہی نہ تھے کہ خصوں نے دین کیخاطر جانیں دیدیں حالانکہ اب صرف مال کی ضرورت ہے جس کا درجہ جان کے بعد ہے بس ایک مناسب وقت مال کے خرچنے کا ہے اگر یہ گذر گیا تو پھر کروڑوں خرچ کرکے تمکو وہ ثواب نہ ملے گا جو کہ اسوقت کے ایک پیسے سے حاصل ہو سکتا ہے خدا تعالیٰ تو محتاج نہیں ہے غنی ہے لیکن اپنے فضل سے وہ انفاق کا ایک موقع دیتا ہے کہ تم اسکے انعام حاصل کرو اور اسلیے قربانیاں بھی انفاق میں شامل ہیں لیکن اس امر کا منتظر نہ رہنا چاہیے کہ اسقدر روپیہ ہوگا تو قربانی کرینگے بلکہ وقت پر جو موجود ہو اسے صرف کرو۔

اس وقت قوم کا جنگ ہونے اسلیے نقصان میں اور یہاں پر اکٹھا ہونے میں اور یہاں کی دوسری ضرورتوں میں خرچ کرنیکے مواقع پیش آتے ہیں تو یہ فضل کے پھر ہاتھ نہیں آسکتے ایک شخص خالد بن ولید بڑا فاتح گذرا ہے اسکا ایک قصہ ایک صحابی سے جو کہ میرا تکرار ہوا۔ جیسا کہ قرآن شریف سے کئی مقامات پر جا بجا مومن اور مہاجرین کی ضیافت بار بار آئی ہے۔ اس اس صحابی کو خالد پر ترجیح دیکر

اس کا باعث صرف یہی تھا کہ اس صحابی نے عسر کے وقت کہ جب بڑی قلت کی ہوئی تھی قربانیاں دیجاتی ہیں اور جب ہمارے جاتے ہیں حالانکہ اسقدر کو شت کو رنگ کھا نہیں سکتے مگر ہیں یہ دفن کر دیے جاتے ہیں اس سے یہ کھلا جاتا ہے کہ انسان کو کسقدر مخالفت کرنی چاہیے اور کیسے موقعہ پر صرف کرنا چاہیے۔

انفاق کے موقعے اسوقت یہاں کنواں کھدائی مہمانوں کا خرچ۔ حضرت صاحب کے اقوال کی اشاعت (جس سے مراد اخبار ہو سکتے ہیں) اور بھی کئی ضرورتیں ہیں۔ بہت لوگ ہیں جو خیال کرتے ہیں کہ ہمارے پاس کیا ہے اور ہم دے سکتے ہیں مگر صحابہ میں سے ایسے تھے جو صرف ایک مٹھی بھر جو دیا کرتے تھے اور آخر اسی نے انکو بادشاہ بنا دیا۔ یہ ایک وقت ہے کہ تم سے صدقہ طلب کیا جاتا ہے پھر وہ بھی وقت آنے والا ہے کہ کوئی تم سے لینے والا نہ ہوگا اور تم چاہو گے کہ کوئی لیوے۔

معاصی سے بچنے کے لیے دعا کرو۔ پانچ وظائف ہیں جو حضرت صاحب نے بتلائے ہیں پہلے استغفار کرو تاکہ تمکو خدا سے طاقت ملے ایک استغفار جس کے معنے خدا سے حفاظت طلب کرنے کے ہیں دوسرے لاحول یعنی خدا سے توفیق اور مدد مانگنا تیسرے درود شریف چوتھے الحمد شریف جو کہ قرآن کا متن ہے اور ہمیشہ پڑھنا چاہیے پانچویں قرآن شریف۔ ان میں لوگ بڑے سست ہیں چاہیے کہ اسکی کثرت ہو۔ وحدت کو مضبوط کرو اس سے خدا کا وہ فضل نازل ہوتا ہے جو ابراہیم پر ہوا۔ اسکی طرز اختیار کرو۔ خدا تعالیٰ سب کو توفیق عمل زیادہ کی دیوے۔ (آمین)

اصلاح نسواں

ضلع گورداسپور پنجاب سے ہماری ایک احمدی بہن نے ایک خط کے ذریعہ یہ تجویز فرمایا ہے۔ کہ البدر میں ایک کالم خاص عورتوں کا ہو جس کو وہ لکھا کریں۔ اور اس خط کا جواب ایڈیٹر سے ہی طلب کیا ہے۔ وہ خط اور اس کا جواب مفصل انشاء اللہ آئندہ نمبر میں درج ہوگا۔ وہ اس آستانہ میں دعا میں مصروف رہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اس دینی خدمت بجا لانیکی توفیق بخشے۔ (ایڈیٹر)

www.aaiil.org

ایک لطیف خط

ذیل میں ہم ایک خط نقل کرتے ہیں جو کہ جناب خواجہ کمال الدین صاحب احمدی پلیڈر پشاور نے مقام گورداسپور سے جب کہ وہ احمدی مقدمات کی پیروی کے لیے مقیم تھے اپنے ایک دوست ماسٹر کے نام لکھا۔ اس خط میں بتلایا ہے کہ بعض وقت جب ایک مومن کی نماز کی لذت جاتی رہتی ہے تو اسمیں کیا سر آتی ہوتا ہے۔ اس خط کو پڑھ کر لوگ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ کونسی روح ہے جو حضرت مسیح موعود کے تعلق سے انسان کے اندر نفخ ہوتی ہے اور حضرت مسیح کے معجزہ فَانْفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللّٰهِ کو عملی رنگ میں دیکھ اور سمجھ سکتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

عزیزی ماسٹر صاحب۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔ خط آیا ملا۔ دعا کے لیے امام ہمام مطاع و مولا کی خدمت میں عرض کیا جاوے گا۔ آپ جو کچھ لکھتے ہیں ایک صاحب حال انہیں رشد و سعادت کے نشان پاتا ہے۔ سلوک کی ابتدائی منازل ہیں جنہیں آپ پیر رہے ہیں۔ مومن حقیقی وہ ہے جسمیں سچا عشق الٰہی ہو۔ سچا عشق الٰہی اسی میں ہوتا ہے جسمیں اسکے لیے ابتداء تڑپ ہو اور وہ بحمد اللہ آپ میں ہے۔ آپ کا نماز میں لذت اور حلاوت کے نہ ہونے پر آجکل بیچین ہونا اور گھبرانا دو حال سے خالی نہیں اول یہ کہ آپ نے اس لذت کا مزہ چکھ لیا ہے جو ایک مومن کی جان ہے اور دوسرا یہ کہ اس وقت وہ لذت آپ میں نہیں اور یہی حق کا آپ کو قلق ہے۔ بس یہی وہ قلق ہے جس نے آپکو منزل مقصود پر پہونچا لمبے وہ نادان کیا جانتا ہے جسے بارگاہ نماز پر بھی پہونچا لیکن اس کسمپرسی میں حلاوت کو محسوس کیا اور نہ اس پاک لذت کے گم ہونے سے کچھ قلق ہوا اور تو بچوں مار رہا ہے جسکی اسے استعداد زمانہ سے باعث مشق ہو گئی ہے لیکن مبارک وہ ہے جسمیں یہ لذت اکبد پیدا ہو کر گم ہو جاوے اور پھر اس گم ہونے پر وہ نالاں ہو آپ اس حالت سے غمگین نہ ہوں آپ گھبرائیں اور نہ یہ سمجھیں کہ خدا نے آپ کو چھوڑا مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى کا مضمون اسی قسم کی روحانی حالت میں حضرت رسول اکرم کو بدرجہ اتم ایک قلق کو دور کرنے کے لئے دیا گیا تھا البتہ وہاں موجودہ اپنے کمال کو پہونچ چکی تھی اور یہاں جو قلق ہے وہ ابتدائی حالت میں سلوک کے بتلائی منازل۔ آخر یہ قبض کیا ہے۔ یہ عجاب یہ قبض آتش محبت الٰہی کے تیز کرنے کے لیے ضروری ہے۔ آپ اگر عشق و عاشقی کے حالات اور کنایات سے واقف ہوتے تو پھر آپ پر یہ معاملہ کھل جاتا دیکھو اگر کسی کا محبوب و مطلوب آنکھوں پھیر اُسکے پاس موجود ہو تو عاشق کے سر ہو جانے کا احتمال ہے دانا اور ہمراز معشوق یہ ہے جو اپنے عاشق کے دل میں سچی تڑپ اور بیچارگی پیدا کرنے کے لیے اپنے عاشق کے ملنے سے اجتناب کرے اُس کے ملنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آتش شوق دن بدن بڑھتی جاتی ہے اسی آتش شوق کو بڑھانے کے لیے رسول اکرم پر چند دن وحی بند ہوئی تا کہ شوق الٰہی محبت میں تکمیل ہو۔ غرضیکہ یہی حال ابتداء میں سالک کا ہے اسے نماز کا مزہ چکھایا جاتا ہے اسے محسوس کرایا جاتا ہے کہ نماز ہی فی الواقع حقیقی راحت و لذت ہے وہ ابتداء میں محض وہبی طور سے ملتا ہے لیکن خدا تعالےٰ چاہتا ہے کہ یہ لذت وہ اپنی محنت و شوق سے حاصل کرے ابتداء میں چونکہ وہ لذت اسکی جدوجہد میں نہیں ہوتی وہ لذت اس سے لے لی جاتی ہے تا کہ اس لذت کی تلاش اسے دیوانہ وار لے وہ گڑگڑائے اور حیران و سرگشتہ اس لذت کے لیے ہو جاوے اور بطریق خدا تعالیٰ کے نزدیک اسمیں سچی تڑپ اور جوش پیدا ہو جاوے جو مومن کا خاصہ ہے۔ دیکھو آپ میں جو یہ تڑپ اور غم و حزن پیدا ہوا اور آپ رو رہے ہیں اور گھبرا رہے ہیں کہ میری نماز میں یہ لذت نہیں رہی یہ کیوں اور کیسے صرف اسی لیے کہ آپ سرور اور لذت سے نماز پڑھیں اور خدا آپ سے خوش ہو تو پھر یہ تڑپ اور قلق محض رضا الٰہی کے حصول کے لیے ہے اسیطرح اگر یہ لذت ابتداء میں ہی مستقل ہو جاوے تو اس لذت میں بسبب اس ناز کے آپ کے لیے کوئی رغبت اور کشش نہیں رہ سکتی۔ اور نہ اسکے دور ہونے پر کوئی حزن و ملال۔ اگر نماز کی لذت ایک قسم کے دید اور الٰہی کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے تو اسکا نہ ہونا گویا جمال الٰہی سے دور ہونا ہے تو پھر یہ حزن و ملال الٰہی جمال کے حاصل کرنیکے لیے ہے یا کسی اور کے لیے اب اگر معشوق حقیقی یہ دیکھ رہا ہے کہ میرے جمال کے لیے فلاں بندہ محزون و قلق زدہ ہے تو کیا اسے کوئی خیال نہیں ضرور ہے اور بالضرور ہے پھر نزدیک جو آپ کی حالت ہے وہ بہت مبارک ہے کسی نے سچ کہا ہے ؎ دیدار مینمائی و پنہاں میکنی چہ ناز خویش را آتش میزنی و بسوزاں میکنی یہی معاملہ حق تعالےٰ کا اپنے خاص عشاق سے ہے وہ جلوہ دکھا کر چھپا لیتا ہے جلاتا ہے کہ وہ طالب اُسکے لیے بیچین ہو۔ ایسی حالتیں

استقلال و استقامت شرط ہے۔ اور دعا کا معاوضہ ہونا۔ ہمیشہ ہر دعا ایک مجیب مخاطب اور مجیب نعت ہے لیکن دعا میں اثر کے لیے عجز و انکسار اور کلی انقطاع من المخلوق الی اللہ اور بعد دعا کے کمال بھی شرط ہے۔ لیکن ایسی حالت کا پیدا ہونا بہت مشکل ہے اور میرے نزدیک ایسی حالت کے پیدا کرنے کی بھی یہی راہ ہے کہ اگر لذت نماز کے سوا کوئی جسمانی یا دنیاوی ضرورت کے لیے دعا کی ضرورت ہو تو دعا کے علاوہ آپ اسباب عادیہ سے بھی مدد لیتے خدا کے آگے بھی بیقرار ہوتے اور دنیوی اسباب سے بھی مدد لیتے لیکن جہاں کی آپ کو تلاش ہے اسمیں اسباب عادیہ کا کلی ہیچ رہنا کیطرح میکیسی اور لاچاری انقطاع خدا پر ہی ہو یہ سب امور ایسی حالتیں ہیں جو مقبولیت دعا کے لیے ضروریات سے ہیں اور جسکے پیدا کرنے کی مشق کرانے کے لیے نماز میں عدم لذت اور پھر حصول لذت کا شوق ایک آسان راہ ہے۔ سیطرح ایک اور نہج پر بھی آپ کی حالت بہت مبارک ہے ہاں مومن و مسلم وہ ہے کہ جو خدا کے احکام کی بجاآوری نہ اسلیے کرے کہ اسکو کچھ معاوضہ ملتا ہے بلکہ اسلیے کرے کہ مولیٰ و مجیب کا حکم ہے معاوضہ ملے یا نہ ملے اگر نماز میں ابتداء ہی میں لذت مستقل ہو تو پھر تو آپ نے اس لذت کے لیے پڑھی نہ حکم ربی کے ماننے کے لیے چونکہ یہ روح بھی ایک مسلم میں پیدا کرنی ضروری تھی اسلیے لذت اور عدم لذت کی ضرورت پڑی۔ تا کہ جب آپ لذت سے خالی ہوں تو تبھی اس نماز کو اسلیے ادا کریں کہ خدا کا حکم ہے نہ اسلیے کہ اسمیں کوئی لذت ہے سو آپ یاد رکھیں کہ اگر چند دن سے یہ لذت جاتی بھی رہے تو یہ کسی الٰہی ناراضگی نتیجہ وَمَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى نے اس مسئلہ کو صاف کر دیا ہے سلوک کی منازل کے لیے اَلضُّحٰى وَاللَّيْلِ کا ہونا کبھی انبساط اور کبھی قبض کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ مبارک بات تو یہ ہے کہ آپ نے نماز کی لذت کو چکھ لیا اس کا مزہ پالیا اب اس کے نہ ہونے نے اگر آپ کو محزون و قلق نہ بنا دیا تو یہ قلق اور غم ہی آپ کا معراج ہے۔ والسلام خدا تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔

خواجہ کمال الدین از دورہ ۱۹۰۳ء

اسلام۔ جاپان کے سربرآوردہ شخص ۳۰ ہزار نفوس اپنے مذہب کو چھوڑ کر مسلمان ہو گئے ہیں اور اسلام جاپان میں تیزی سے ترقی پر ہے۔ نیز جاپان اور تبت کی لڑائی نے چین کے دل اسلام سے بدظن کر دیا ہے۔ اس سے ہمارے مسلمان بھائیوں کو یہ عبرت حاصل کرنی چاہیئے کہ وہ اسلام کے دشمنوں کی امداد کر کے اسلام کی کونسی خدمت بجا لا رہے ہیں۔ ایڈیٹر

* کیا طابق حال ہے

اخبار نور افشاں کا بیجا دعویٰ

ناظرین پر مخفی نہ ہے کہ ۱۶ مئی ۱۹۰۴ء کے پرچہ البدر میں اڈیٹر صاحب نے مرض طاعون کو عام ہمدردی کا ایک معیار ٹھیرا کر یہ ثابت کیا تھا کہ "طاعون کا فیصلہ اسلامی ہمدردی کے حق میں ہے" اس پر اخبار نور افشاں مورخہ ۳ جون ۱۹۰۴ء کے اڈیٹوریل نوٹس میں ایک مضمون بعنوان "البدر کی غلطی" یسوع کی الوہیت کیطرح بھدا اور انجیلی الفاظ کی مانند بے معنے شائع کیا گیا ماحصل اس تمام تحریر کا یہ ہے کہ اول تو اسلام میں "وقتل کرڈالنا ثواب بتلایا گیا ہے" "اور اگر کسی قسم کی ہمدردی ہے بھی تو یہ صرف مسیحیوں کا نمونہ ہے اور بس" یہاں تک تو دونوں اڈیٹروں کے منقولات ہیں اب رہا فیصلہ اس کے لیے بہت دور دراز کی مثالوں کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ مسیحیت میں اعلیٰ ہمدرد یسوع اور اسکے شاگرد ہیں بھلا کیا فائدہ کہ مسیحیوں میں سے پادری پ اور پادری الف کے نامناسب مقدمات اور ناجائز کارروائیوں کو لے بیٹھیں یا پادری ب کتب فروش ج کے معطل اور قید ہونے کی مثلیں نکلوا کر بڑے بڑے سفید ریش بزرگوں کی شہادتوں پر جرح کریں۔ کیا یسوع اور اسکے شاگردوں کی لائف ہمارے لیے کافی نہیں آؤ چند منٹ کے لیے ہم سب ان کے حالات پر غور کریں۔ میں سچگی رعایت اور تعصب سے کام نہیں لیتا اور پکار کر کہتا ہوں کہ دنیا کی تاریخ میں یسوع کی ہمدردی کی مثال نہیں ملتی کون ہے وہ شخص جسنے کبھی اپنی ماں کو "اے عورت تجھے مجھسے کیا کام" کہکر کنارہ اور ماں بھی ایسی ہو جب ایکدفعہ بچپن کے ایام میں یہی بچہ عید فسح کے موقعہ پر یروسلم میں گم ہوگیا تو دونوں میاں بیوی "اسکی تلاش ہر کہیں کرتے پھرنے" اور آخر سفر اور ماندگی کے بعد "اسے ہیکل میں اُستادوں کے بیچ بیٹھے ہوئے انکی سنتے اور ان سے سوال کرتے پایا" یہی ماں نہایت جوش محبت میں کہہ اٹھی "اے بیٹے کیسلیے تو نے ہمسے ایسا کیا دیکھ تیرا باپ اور میں کڑھتے ہوئے تجھے ڈھونڈتے تھے" مگر اس ہمدرد نے جھٹ فی البدیہہ جواب دیا "تم مجھے کیوں ڈھونڈتے تھے" کیا ماں باپ کا یہی ادب ہوا کرتا ہے۔ سو جب ماں باپ کیساتھ یہ سلوک ہے۔ تو دوسرے بنی نوع انسان کے ساتھ ہمدردی کیا ہوگی۔

.....

علاوہ والدین کے یہودیوں کو گونا بکار حرامکار غیرہ ہمدردی کی رو سے کہا گیا مگر وہ تو اب بھی منتظر ہیں کہ جب کبھی خداوند صاحب اپنی آسمانی نشستگاہ سے ہی عالم اسباب میں نزول فرمائیں اُسی وقت ازالہ حیثیت عرفی کی نالش کسی مقدس مسیحی جج کی عدالت میں آنجناب کی ذات مبارک پر دائر کرینگے ان عقل کے دشمنوں کے نزدیک یہ الفاظ عام اتہام سے گرے ہوئے ہیں اور انکی دلی خواہش ہے کہ قیامت سے پہلے پہلے بہت جلد اس امر کا فیصلہ ہوجاوے۔

ہمدردی میں دوسرے درجہ پر شاگرد ہیں انکی ہمدردی کا موازنہ + دوست آں باشد کہ گیرد دست دوست + در پریشان حالی و درماندگی + کے مطابق خوب ہوسکتا ہے۔ تمام زندگی میں ایک ہی مصیبت یسوع صاحب پر وارد ہوئی اور اُس نے نہایت اضطراب کی حالت میں ان شاگردوں سے کہا "میرا دل نہایت غمگین ہے بلکہ میری موت کی سی حالت ہے تم یہاں ٹھیرو اور میرے ساتھ جاگتے رہو" لیکن ان ہمدردوں نے ایسے مری و محزن کی جسکو وہ ساتھ ہی کے وقت خداوند خداوند کہا کرتے ہیں ذرا پروا تک نہ کی اور اُسنے انھیں سوتے پاکر "پطرس سے کہا کیا تم میرے ساتھ ایک گھنٹہ نہیں جاگ سکتے" مگر کون جاگتے "اُس نے آکے پھر انھیں سوتے پایا کیونکہ اُن کی آنکھیں نیند سے بھری ہوئی تھیں" یہ تو سبکا حال ہے لیکن ان میں سے پطرس نے اور بھی غضب ڈھایا۔ جب لوگ یسوع کو گرفتار کرکے لیے کاہن کے پاس لے گئے تو یہ شخص بھی دبے پاؤں ساتھ گیا اور اپنی بزدلی کا ثبوت دینے کے لیے دالان میں آگ تاپنے لگا۔ تاپتے میں ایک لونڈی نے اُس پاس آکر کہا تو بھی یسوع جلیلی کے ساتھ تھا پر اُس نے سب کے سامنے انکار کرکے کہا میں نہیں جانتا کہ تو کیا کہتی ہے پھر جب وہ اُسی طرح باہر چلا ایکدوسرے نے اُسے دیکھکر ان سے جو وہاں تھے کہا کہ یہ بھی یسوع ناصری کے ساتھ تھا اُسنے قسم کھاکے انکار کیا کہ میں اس شخص (یسوع) کو نہیں جانتا۔ تھوڑی دیر بعد انھوں نے پھر

نکھڑے تھے پطرس سے کہا بیشک تو بھی انمیں سے ہے کہ تیری بولی تجھے ظاہر کرتی ہے تب اُس نے لعنت بھیجکر اور قسم کھاکر کہا میں اس شخص کو نہیں جانتا" کیا ہی عمدہ ہمدردی کا نمونہ ہے کہ خدا کی جان پر اپنی اور آپ آگ تاپا کریں۔ اسپر ہمدردی کی لاف وگزاف چہ معنے دارد +

جب مرگئے تو آئے ہمارے مزار پر
پتھر پڑیں صنم ترے ایسے پیار پر (ع م)

ایک منصف صاحب کے ایمان کی قیمت

ماہ اپریل میں جب کہ میں لاہور کو جارہا تھا تو ایک اگریجوٹ منصف صاحب سے ایک دوست کی وساطت سے ملاقات ہوئی۔ باتوں باتوں میں حضرت مرزا صاحب کا ذکر چل پڑا اور جو گفتگو ہوئی وہ ذیل میں درج ہے۔

منصف صاحب ہیں تو مرزا صاحب کے حالات پڑھے معلوم نہیں ہیں اور نہ ہم اس امر کی ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ حالات معلوم کریں۔

خادم البدر۔ کیا آپنے حضرت مرزا صاحب کی تصنیف کو بھی مطالعہ فرمایا۔

منصف صاحب۔ دیکھنے مطالعہ سے بھی فائدہ نہیں ہے اگر وہ اسلام کی تعلیم دیتے ہیں تو ہم پہلے ہی سے مسلمان ہیں

خادم البدر۔ بڑے بڑے گریجوایٹ مرزا صاحب کے خادم ہیں۔

منصف صاحب۔ اگر مرزا صاحب کے پانسو روپیہ ماہوار ہوں تو میں بھی مرید ہو جاؤں۔

خادم البدر۔ معلوم ہوا کہ آپ ایمان فروش ہیں اور آپ کے ایمان قیمت یہی پانسو روپیہ ہے

منصف صاحب اور میں وہ کام کروں جو آج تک کسی نے احمدی جماعت میں نہیں کیا۔

خادم البدر۔ بے شک۔ بالکل درست ہے کیونکہ آج تک کوئی ایمان فروش احمدی جماعت میں نہیں آیا جب آپ جیسے آدمی کی نہ ہو تو نقصان ہی کیا ہوگا۔

منصف صاحب تم سب بھی تو تنخواہ ہی پاتے ہو۔

خادم البدر۔ مگر آپ اپنے ایمان کو کتنا کم قیمت ظاہر کریں تو غالباً پانسو سے بھی زیادہ قیمت نہ ہوگی کیونکہ مرزا صاحب تو ایسے لوگوں ایمان فروشوں کے روادار نہیں۔ البتہ پادری ضرور ہیں۔

اسکے بعد جدائی ہوگئی۔ ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ زمانہ کی کیسی حالت ہے اور لوگوں نے کس طرح دنیا کو معبود بنا رکھا ہے + + +

www.aaiil.org

ملفوظات احمدیہ

بقیہ تقریر جو کہ حضرت اقدس نے نواب احسن علی خان صاحب کی تشریف آوری پر فرمائی

اذان کیوقت بات کرنا

البدر نمبر ۱۷ میں جو تقریر درج ہوئی تھی وہ اسجگہ ختم ہوگئی اسکے بعد عصر کی اذان ہوئی اور نواب صاحب اور مشیر اعلےٰ صاحب خاموش ہوگئے۔ حضرت نے فرمایا کہ اذان میں باتیں کرنی منع نہیں ہیں آپ اگر کچھ اور بات پوچھنا چاہتے ہیں تو پوچھ لیں کیونکہ بعض باتیں انسان کے دل میں ہوتی ہیں اور وہ کسی وجہ سے انکو نہیں پوچھتا اور پھر رفتہ رفتہ وہ بُرا نتیجہ پیدا کرتی ہیں۔ جو شکوک پیدا ہوں انکو فوراً باہر نکالنا چاہیئے۔ یہ بڑی غذا کا کیڑا ہوتی ہیں اگر نکالی نہ جائیں تو سودہ مضمحی ہو جاتی ہے۔ جب یہ حضرت فرما چکے تو سلسلہ کلام حسب ذیل طریق پر شروع ہوا۔

مشیر اعلیٰ - یہ بڑے نزدیک اہم امور ہیں جو ان الفاظ کے متعلق ہے پوچھے ہیں۔

نواب صاحب - حضرت کے استفسار میں بھی ہی ہے اور زبانی بھی اسی کا اعادہ فرمایا ہے۔

حضرت اقدس - دراصل انسان کو بعض اوقات بڑے ہی مشکلات پیدا ہوتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کا فضل اسکے شامل حال نہ ہو تو وہ ان مشکلات میں پڑکر ہدایت اور حقیقت کی راہ سے دور جا پڑتا ہے۔ یہودیوں کو بھی اسی قسم کے مشکلات پیش آئے۔ انہوں نے توراۃ میں بھی پڑھا تھا کہ خاتم الانبیاء انہی میں ہوگا۔ وہ ان الفاظ کو پڑھتے ہوئے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو ان کو آپ کے قبول کرنے میں بھی دقت اور مشکل پیش آئی کہ خاتم الانبیاء تو ہم میں ہی سے ہوگا۔ مگر انکو یہی جواب ملا کہ تم نے جو کچھ سمجھا ہے وہ غلط سمجھا ہے نہ آنیوالا خاتم الانبیاء بنی اسمٰعیل میں سے ہونے والا تھا اور وہ یہی تمہارے بھائی ہیں + تم اس سوال پر مت جھگڑو۔ بلکہ ضرورت اس امر کی ہے کہ نبوت کے ثبوت دیکھو آیا اسمیں ہیں یا نہیں جبکہ انبیاء علیہم السلام کے خواص اور نشانات اسکے ساتھ ہیں تو پھر تمہیں ماننے میں کوئی عذر نہیں ہونا چاہیئے +

ایسدیچ پر انہوں نے ملاکی نبی کی کتاب میں پڑھا ہوا تھا کہ حضرت مسیح کے آنے سے پہلے ایلیا آسمان سے اُتریگا لیکن جب حضرت مسیح نے اپنا دعوےٰ پیش کیا تو اسوقت یہود اسی ابتلا میں پھنسے انہوں نے مسیح سے یہی سوال پیش کیا کہ ایلیا کا آسمان سے آنا ضروری ہے وہ یہ سمجھ بیٹھے تھے کہ سچ مچ وہی ایلیا آئے گا اور ایک طرح وہ ٹھیک سمجھے بھی تھے کیونکہ اس سے پہلے کوئی ایسا واقعہ اور نظیر انہیں موجود نہ تھی + لیکن حضرت مسیح نے یہی کہا کہ آنے والا ایلیا یوحنا بن ذکریا کے رنگ میں آگیا ہے + وہ اسبات کو بھلا کب مان سکتے تھے ایک یہودی نے اس مضمون پر ایک کتاب لکھی ہے اور وہ لوگوں کے سامنے اپیل کرتا ہے کہ ان واقعات کے ہوتے ہوئے ہم مسیح پر کسطرح ایمان لائیں بلکہ وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ اگر ہم سے مواخذہ ہوگا تو ہم ملاکی نبی کی کتاب کا دل کر آگے رکھدیں گے۔

غرض ظاہر الفاظ پر آنیوالے بعض اوقات سخت دھوکا کھا جاتے ہیں پیشگوئیوں میں استعارات اور مجازات سے ضرور کام لیا جاتا ہے جو شخص ان کو ظاہر الفاظ پر ہی حمل کر بیٹھتا ہے اسے عموماً ٹھوکر لگ جاتی ہے + اصل بات یہ ہے کہ ایسے موقعہ پر یہ دیکھنا ضروری ہوتا ہے کہ آیا جو شخص خدا کیطرف سے آنیکا مدعی ہے وہ ان معیاروں کے رُو سے سچا ہے یا جو یہاں جو راستباز ہونے کے لئے مقرر ہیں پس اگر وہ ان معیاروں کے رُو سے صادق ثابت ہو تو صادق سمجھنا اور متقی کا یہ فرض ہے کہ اسپر ایمان لاوے سو یاد رکھنا چاہیئے کہ انبیاء کی شناخت کیلئے تین بڑے معیار ہوتے ہیں۔

اول یہ کہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ بھی اسکی موئید ہیں یا نہیں۔

دوم اسکی تائید میں سماوی نشانات صادر ہوتے ہیں یا نہیں۔

سوم نصوص عقلیہ اسکے ساتھ ہیں یا نہیں یا آیا وقت اور زمانہ کسی ایسے مدعی کی ضرورت بھی بتاتا ہے یا نہیں؟ ان تینوں معیاروں کو ملا کر جب کسی امور اور راست بازی کی نسبت غور کیا جاوے گا تو حقیقت کھل جاتی ہے۔

میرا دعوےٰ ہے کہ میں خدا کیطرف سے مامور ہو کر آیا ہوں اب میرے دعوےٰ پر کھ کر دیکھلو کہ آیا ان تین معیاروں کے رُو سے سچا ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔

سب سے پہلے دیکھنا چاہیئے کہ کیا یہ وقت کسی مدعی کی ضرورت کا داعی ہے یا نہیں؟ پس ضرورت تو ایسی صاف ہے کہ اسپر زیادہ کہنے کی ہمیں ضرورت ہی نہیں اسلام پر اس صدی میں وہ وہ حملے کئے گئے ہیں جنکے سننے اور بیان کرنیسے ایک مسلمان کے دل پر لرزہ پڑتا ہے۔ سب سے بڑا فتنہ اس زمانہ میں نصاریٰ کا فتنہ ہے۔ جنھوں نے اسلام کے استیصال کیواسطے کوئی دقیقہ فروگذاشت ہی نہیں کیا انکی کتابوں اور رسالوں اور اخباروں اور اشتہاروں کو جو اسلام کے خلاف ہیں اگر جمع کیا جاوے تو ایک بڑا پہاڑ بنجاتا ہے اور پھر تیس لاکھ کے قریب مرتد ہو چکے ہیں + اسکے ساتھ آریون۔ برہمووں اور دوسرے آزاد خیال لوگوں کو ملا لیا جاوے تو پھر دشمنان اسلام کے حملونکا وزن اور بھی بڑھ جاتا ہے اب ایسی صورت میں کہ اسلام کو پاؤں کے نیچے کچلا جا رہا ہے کیا ضرورت نہ تھی کہ خدا تعالےٰ اپنے سچے دین کی حمایت کرتا اور اپنے وعدے کے موافق اسکی حفاظت فرماتا اور اگر عام حالت کو دیکھا جاوے تو وہ ایسی خراب ہے کہ اسکے بیان کرنیسے بھی شرم آتی ہے فسق و فجور کا وہ حال ہے کہ سلانیہ بازاری عورتیں بدکاری کرتی ہیں۔ معاملات کیحالت بگڑی ہوئی ہے۔ تقویٰ و طہارت اٹھ گیا۔ وہ لوگ جو اسلام کے حامی اور محافظ شریعت متین کہلاتے تھے انکی خانہ جنگی اور اپنی علمی حالت کی کمزوری نے اور بھی ستم برپا کر رکھا ہے عوام جب انکی حالت بد دیکھتے ہیں تو وہ حدود اللہ کے توڑنے میں اور بھی دلیری سے کام لیتے ہیں۔ غرض اندرونی اور بیرونی حالت بہت ہی خطرناک ہو رہی ہے +

پھر دیکھنا ہے کہ آیا قرآن شریف اور احادیث صحیحہ میں کسی آنیوالے کا وعدہ دیا گیا ہے سو قرآن شریف نے بڑی وضاحت کے ساتھ دو سلسلوں کا ذکر کیا ہے ایک وہ سلسلہ ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے شروع ہوا اور حضرت مسیح علیہ السلام پر آکر ختم ہوا اور دوسرا سلسلہ جو اسی سلسلہ کے مقابل پر واقع ہوا ہے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سلسلہ ہے چنانچہ توراۃ میں بھی آپ کو مثیل موسےٰ کہا گیا اور قرآن شریف میں بھی آپ کو مثیل موسےٰ ٹھہرایا گیا ہے جیسے فرمایا ہے اِنَّا اَرْسَلْنَا اِلَیْکُمْ رَسُوْلًا شَاهِدًا عَلَیْکُمْ کَمَا اَرْسَلْنَا اِلٰی فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا

پھر جسطرح حضرت موسےٰ علیہ السلام کا سلسلہ حضرت مسیح علیہ السلام پر آکر ختم ہوگیا اسی سلسلہ کی حفاظت کے لئے ضروری تھا کہ اسوقت اور اسی زمانہ پر جب حضرت مسیح حضرت موسےٰ کے بعد آئے تھے مسیح محمدی بھی آتا۔ اور یہ بالکل ظاہر اور صاف بات ہے کہ مسیح

www.aaiil.org

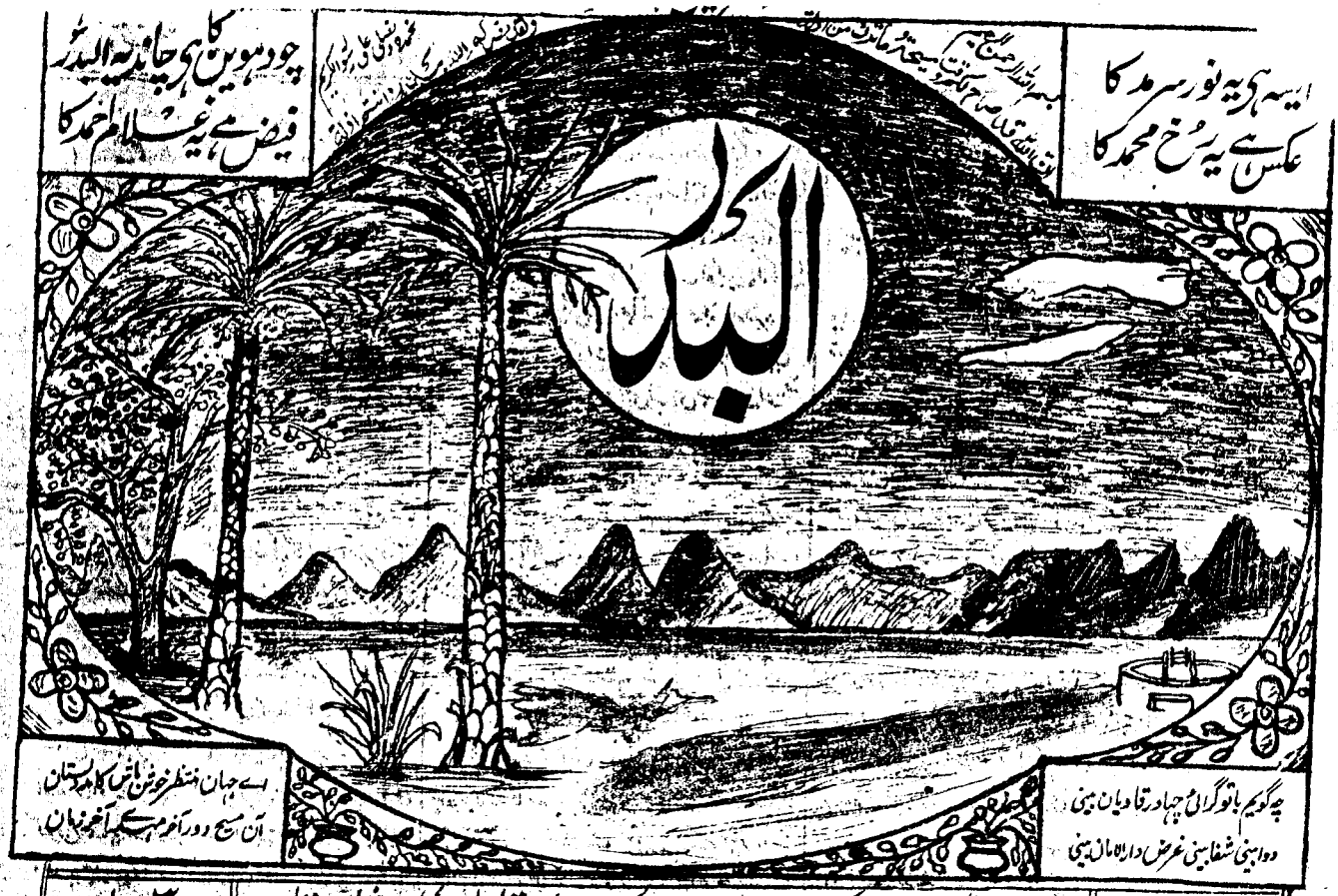
موسوی چودھویں صدی میں آیا تھا اسلئے ضروری تھا کہ مسیح محمدی بھی چودھویں صدی میں آتا اگر کوئی اور نشان اور شہادت نہ بھی ہوتی تب بھی اس سلسلہ کی تکمیل چاہتی تھی کہ اسوقت مسیح محمدی آوے مگر یہاں تو صدہا اور نشان اور دلائل ہیں پھر آنے والیکو اسی امت میں سے ٹھیرایا گیا ہے جیسے وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ میں فرمایا گیا ہے اور اسطرح پر احادیث میں بھی آنیوالا اسی امت سے ٹھہرایا گیا ہے جبکہ فرمایا ہے و اما کم منکم۔ اب نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ بوضاحت شہادت دیتے ہیں کہ آنے والا مسیح موعود اسی امت میں سے ہوگا اور فرض دربست بجائے خود اسی لئے کہ اسلام پر سخت حملے ہو رہے ہیں اور کوشش کیجاتی ہے کہ جہاں تک ان مخالفوں کا بس چلے اسلام کو نابود کردیں ایسے وقت کے قابل یہ بات ہے کہ اسکے نیکا وقت کونسا ہے۔ سلسلہ موسوی کے ساتھ مماثلت تامہ کا تقاضا صاف طور پر ظاہر کرتا ہے کہ آنیوالا مسیح موعود جو اسی امت میں سے ہوگا چودھویں صدی میں آنا چاہیئے اسکے علاوہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکے آنے کا وہ وقت ہے جبکہ صلیب پرستی کا غلبہ ہوگا کیونکہ کسر صلیب اسکا کام ٹھہرایا گیا ہے ان سب کے علاوہ ایک انقلاب عظیم کی خبر قرآن شریف سے معلوم ہوتی ہے کہ وہ اسوقت آئیگا وہ انقلاب کیا ہے یہ سواری بیکار ہوجائیگی اونٹوں اور اونٹنیوں کی سواریاں بیکار ہوجائیں گی اب دیکھو کہ ریلوے کے ایجاد نے اس پیشگوئی کو کسطرح پورا کیا ہے اور اب تو یہ حال ہے کہ حجاز ریلوے جو بن رہی ہے تو تھوڑے ہی عرصہ میں مدینہ اور مکہ کے درمیان بھی ریل ہی دوڑتی نظر آئیگی اور پھر اخبارات اور رسالجات کی اشاعت کے اسباب کا پیدا ہوجانا جیسے پرلیس ہے۔ ڈاک خانہ ہے اور تاروں کے ذریعہ سے کل دنیا ایک شہر کے حکم میں ہوگئی ہے دریا چیرے گئے ہیں اور نہریں نکالی جارہی ہیں طبقات الارض کے عالموں نے زمین کے طبقات کو کھود ڈالا ہے غرض وہ تمام ایجادات اور علوم وفنون کی ترقیاں جو مسیح موعود کے زمانہ کی علامتوں میں.... قرار دیگئی تھیں پوری ہو رہی ہیں اور ہوچکی ہیں اسکے بعد انکار اور شبہ کی کونسی گنجایش باقی رہتی ہے اسوقت خدا تعالےٰ کیطرف سے کسیکا آنا اور مامور ہونا افسوسناک بات نہیں بلکہ افسوسناک یہ امر ہوتا اگر کوئی مامور ہوکر نہ آیا ہوتا ان علامات اور نشانات کو چھوڑ کر ایک اور بات ہی

اسکی تائید میں ہے اور وہ یہ ہے کہ تمام اولیا اللہ اور اکابر امت جو پہلے ہوگذرے ہیں انہوں نے قبل از وقت میرے آنیکی خبر دی ہے بعض نے میرا نام لیکر پیشگوئی کی ہے اور بعض نے اور الفاظ میں ہی کی ہے انہیں سے شاہ نعمت اللہ ولی نے شہادت دی ہے اور میرا نام لیکر بتایا ہے۔ اسیطرح پر ایک اہل اللہ بزرگ گلاب شاہ مجذوب تھے جنھوں نے ایک شخص کریم بخش ساکن جال پور ضلع لودھیانہ سے میرا نام لیکر پیشگوئی کی ہے اور اسنے کہا کہ وہ قادیان میں ہے کریم بخش کو قادیان کا شبہ پڑا کہ شاید لودھیانہ کے قریب قادیان میں ہوں مگر آخر اسنے بتایا کہ یہ قادیان نہیں اور اسنے یہ بھی بتایا کہ وہ لودھیانہ میں آئے گا اور مولوی اسکی مخالفت کرینگے۔ چنانچہ اسکا یہ سارا بیان چھپ چکا ہے اور کل گاؤں کریم بخش کی راستبازی اور نیکوکاری کی شہادت دیتا تھا۔ اور جسوقت وہ بیان کرتا تھا تو رو پڑتا تھا۔ اسنے گلاب شاہ سے یہ بھی کہا کہ عیسےٰ تو آسمان سے آئے گا اسنے جواب دیا کہ جو آسمان پر چلا جاتا ہے وہ پھر واپس نہیں آیا کرتا۔ اس پیشگوئی کے موافق کریم بخش میری جماعت میں داخل ہوا بہت سے لوگوں نے اسکو روکا اور منع بھی کیا مگر اسنے کہا کہ میں کیا کروں یہ پیشگوئی پوری ہوگئی ہے۔ میں اس شہادت کو کیونکر چھپاؤں۔ غرض اس طرح پر بہت سے اکابر امت گذرے ہیں جنھوں نے میرے لیئے پیشگوئی کی اور پتہ بتایا۔ بعض نے تاریخ پیدائش بھی بتائی جو چراغ الدین ۱۲۶۸ ہے۔

اور اسکے علاوہ وہ نشان جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائے تھے وہ بھی پورے ہوگئے منجملہ انکے ایک کسوف وخسوف کا نشان تھا نہ جب سے کہ یہ کسوف وخسوف نہیں ہوا تھا یہ مولوی جواب میری مخالفت کیوجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی تکذیب کر رہے ہیں اسکی سچائی کے قائل تھے اور یہ نشان بتاتے تھے کہ مسیح و مہدی کا یہ نشان ہوگا کہ رمضان کے مہینہ میں سورج اور چاند کو گرہن ہوگا۔ لیکن جب یہ نشان میرے دعوے کی صداقت کے لئے پورا ہوگیا تو پھر جس منہ سے اسکا اقرار کیا کرتے تھے اسی منہ سے انکار کرنیوالے ٹھہرے کسی نے تو سرے سے اس حدیث ہی کا انکار کر دیا اور کسی نے اپنی کم سمجھی اور نادانی سے یہ کہدیا کہ چاند کی پہلی تاریخ کو گرہن ہونا چاہیئے۔ حالانکہ پہلی رات کا چاند تو خود گرہن ہی میں ہوتا ہے اور علاوہ بریں حدیث میں تو قمر کا لفظ ہے جو پہلی رات کے چاند پر بولا ہی نہیں جاتا + غرض اسطرح پر جسقدر نشان تھے وہ پورے ہوگئے مگر یہ لوگ ہیں کہ محض میری مخالفت کیوجہ سے خدا تعالےٰ اور اسکے سچے اور پاک رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی انکار کر رہے ہیں اور آپکی تکذیب کی بھی کچھ پروا نہیں کرتے۔ ان نشانات اور علامات کے بعد پھر یہ بات بھی دیکھنے کے قابل ہوتی ہے کہ مدعی کے اپنے ہاتھ پر کوئی نشان اسکی تصدیق کیلئے ظاہر ہوا یا نہیں اسکے لئے میں کہتا ہوں کہ اسقدر نشان اللہ تعالےٰ نے ظاہر کیئے ہیں کہ انکی تعداد ایک دو نہیں بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں تک پہونچی ہوئی ہے اور اگر میری جماعت کو خدا تعالےٰ کی قسم دیکر پوچھا جائے تو میں امید نہیں کرتا کہ کوئی شخص ایک بھی ایسا نکلے جو یہ کہے کہ میں نے کوئی نشان نہیں دیکھا اور پھر یہ کہ نشانوں کی بارش برس رہی ہے۔ اولیاء اللہ کی اسی لئے عزت اور تکریم کیجاتی ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے ساتھ جو تعلق رکھتے ہیں اس تعلق کا ایک زندہ اور سچا نمونہ پیش کرتے ہیں اپنے خوارق کا صدور انسے ہوتا رہتا ہے اور نشانات ہی سے وہ سب واجب الحرمۃ ہوتے ہیں پھر اس صورت میں یہ حق ہے کہ وہ لوگ جو میری مبات سے کہ میں امام حسین سے افضل ہوں..... گھبراتے ہیں بجا ہے اسکے کہ بجز اعتراض کریں صاف طور پر میرے مقابلہ میں آئیں میں انسے پوچھوں گا کہ جس قسم کے نشانات میں اپنی سچائی اور جناب الٰہ ہونیکے پیش کرتا ہوں اسی قسم کے نشانات تم بھی پیش کرو اور پھر اسی قدر تعداد میں دکھاؤ۔ میں مرثیہ نہیں سنوں گا۔ بلکہ نشانات کا مطالبہ کروں گا۔ جسکو جو مسئلہ ہے اور جو امام حسینؓ کو سجدے کرتے ہیں وہ انکے خوارق اور نشانات کی فہرست پیش کریں اور اور دکھائیں کہ کسقدر لوگ ان واقعات کے گواہ ہیں اس مقابلہ میں یقیناً یہ ماننا پڑیگا کہ واقعات میں قافیہ تنگ ہے مبالغہ سے ایک بات کو پیش کر دینا اور ہے لیکن حقیقی طور سے واقعات کی بنا پر اسے ثابت کر دکھانا مشکل ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ جو خدا تعالےٰ کا سچا پرستار ہے اسے کسی دوسرے کیا واسطہ؟ ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ ثابت کیا جاوے کہ آیا وہ شخص جو خدا کیطرف سے ہونیکا مدعی ہے اپنے ہاتھ دلائل اور نشانات بھی رکھتا ہے یا نہیں جب ثابت ہوجائے کہ وہ واقعی خدا کیطرف سے ہے تو اسکا فرض ہے کہ ارادتوں کو منتقل کرے

www.aaiil.org



نمبر ۲۵ | ہر ایک انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ کو دار الامان قادیان سے شایع ہوتا ہے | جلد ۳

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ را امام و مقتدا — اندریں دین آمدہ از مادریم — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست — آن سولی کش محمد سبت نام — دامن پاکش مست ما مدام
محصر او با شہید افتد بدن — جاں شد و با جاں محمد خواہد شد — ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر کہ جوید را ہرو شد اختتام
ما ز دو نو شیم ہر آں کہ ہست — روشنہ سیراب سیرابی کہ ہست — آنچہ را ہی و ایمانی بود — آن ز خود دانیم جان جانی بود
ما ز دو با ہیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بی او محال — اقتدائی قول او در جان است — ہر چہ گفت آن مرسل العباد
از ملائک از خبر ہائی سعاد — ہر کہ انکاری کند از اشقیاست — یک قدم دوری از ان روشن کتاب — منکر آن صحف لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست — آنچہ در قرآن بیانش یافتیم — نزد ما کفر است خسران و تباہ — آنچہ از حضرت احادیث است
بر ہمہ از جان و دل ایمان ما ست — ہست بر حق از خدا ایمان ما — یک قدم دوری از ان روشن کتاب — معجزات انبیاء و سابقین

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں مطالبہ کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ۔ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں کی توبہ کرتا ہوں جنمیں میں اب تک گرفتار رہا۔ اور میں پختہ عہد کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ (۳ بار) ربّ انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں

(پھر اس کے بعد آپ بمعہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔)

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس شرک سے جو دنیا میں بوجہ غلبہ نفسانی جوشوں کے پھیلا ہوا ہے مجتنب رہے گا۔

دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقہ سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم ۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کی پڑھنی اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنا اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کرنا اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی قوم کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر و یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور ہر حالت ۔۔۔ راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنیکو خدا کی راہ میں طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ آگے قدم بڑھائیگا

ششم ۔ یہ کہ تابع رسم اور متابعت ہوا و ہوس نہ بنائیگا بلکہ قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھیگا۔

نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی محض للہ ہمدردی میں محض اللہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چلیگا اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے جو سلسلہ اخوت بوجہ خدا قرار پاوے اس سلسلہ اخوت میں ایسا پکا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیا کے اور تعلقوں میں پائی نہ جاوے۔

نوٹ ۔ بیعت کا اشتہار حضرت اقدس نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ نمبر دو دسمبر ۱۸۸۸ء کا ہے ۱۲ مارچ ۱۸۸۹ء کو جو چالیس جماعتیں بیعت کنندہ کی ہوئی تھیں جبکہ البدر ابھی پیدا نہیں ہوا تھا۔ چوتھا رکن ان چالیس کی یاد گار میں جو ایک نوع کی عبادت ہے

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل مصحح چھپ کر شایع ہوا

www.aaiil.org

مرزا حیرت کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت نمبر ۷

قولہ جن دل آزار اور فحش الفاظ سے مرزا صاحب کے پیر اور خود مرزا صاحب اپنے مخالفوں کو یاد کرتے ہیں وہ خود انہی کے حق میں زہر ہلاہل ہیں یہ طریقہ استدلال کسی طرح بھی مستحسن نہیں ہے جتنی گالیاں کہ ایک شخص دے سکتا ہے مرزا صاحب کیطرف سے مخالفوں کو دی گئی ہیں اسی طرح اور اسی وزن کی گالیاں مرزا صاحب نے کھائیں کبھی پہل انکی طرف سے ہوئی اور کبھی ان کے مخالفوں کی طرف سے ایک غیر طرفدار شخص ان گندے مباحثات کو دیکھنے کے بعد کبھی طرفین کی بابت اچھے الفاظ ظاہر نہیں کرے گا یہ شرفا کا مسلک نہیں ہوتا کہ ذرا ذرا سی بات میں گالی پر اتر آئے پھر بازاری اور شریفوں میں کیا فرق ہو سکتا ہے گالی گلوچ کا ناپاک دفتر الٹ دیجئے۔ تکذیب براہین احمدیہ جیسی کتاب انھیں کے طفیل لکھی گئی۔ ہمنے ابتک مرزا صاحب اور ان کے مریدوں کو برے الفاظ سے یاد نہیں کیا۔

اقول اس مذکورہ بالا تحریر میں حیرت صاحب نے کئی جھوٹ بولے ہیں۔ پہلا جھوٹ تو یہ ہے کہ ہمنے اب تک مرزا صاحب اور ان کے مریدوں کو برے الفاظ سے یاد نہیں کیا ہے اس جھوٹ کا کسی قدر پتہ ناظرین کو نمبر ۴ - ۵ سے لگ چکا ہوگا جسمیں حیرت صاحب کے اس اشتہار کی نقل جو ۱۹۰۱ء میں انھوں نے شائع کیا تھا نیز چودھویں صدی اخبار کی نقل شائع ہو چکی ہے ان کے علاوہ ان موجودہ مضامین میں بھی حیرت صاحب نے مفصلہ ذیل الفاظ مرزا صاحب کی بابت استعمال کیے ہیں۔ دریدہ دہنی - نامرد ماتھی - آپ بکا ایک اُبل پڑے ہیں جیسے چھوٹا ظرف زیادہ پانی سے چھلک جاتا ہے - کوردہ کے رہنے والے - اپنی حیثیت سے آگے قدم نہ بڑھاؤ - اپنا نامہ اعمال سیاہ کیا ہے (افسوس لنگوٹ بندوں کا محاورہ استعمال کرنے کے شوق میں اپنی حیرت کو بھی بھلا دیا) مرزا صاحب کی شرمناک باتیں ان کی وقعت میں فرق آگیا ہے - پھلے آدمی حقارت سے دیکھتے اور ہنستے ہیں ہر ایک برائی اور شرارت کی ایک حد ہوتی ہے مگر آپ کی بے پروائی اور بے اعتدالیوں کو کوئی حد نہ رہی - ذلیل آدمی - کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا

کس برتے پر تباہ پانی سے زیادہ ظالم نفس کون ہو سکتا ہے - اپنے حواس خمسہ کی اصلاح کرو - بھلا کہ ستانہ وار پڑھ - تجھ سے زیادہ خونی آج تک دنیا میں کوئی پیدا نہیں ہوا تم سکندر ہرس اور ہولاکو سے بھی بڑھ گئے - اے ظالم انسان تو کبوں لاکھوں مخلوق خدا کی چٹنی کیے جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

کیا یہ مذکورہ بالا فقرات اردو کے علم ادب میں تنقیصی ہیں اور لفظ واہی تباہی جسپر تم نے اعتراض کیا ہے ان کے مقابلہ میں کچھ حقیقت رکھتا ہے۔

دوسرا جھوٹھ حیرت صاحب نے لوگوں کے برا بھلا کہنے میں ابتدا کی اور تکذیب براہین انکے طفیل لکھی گئی یہ بالکل سفید جھوٹھ ہے کہ کبھی مرزا صاحب نے برا بھلا کہنے میں ابتدا کی ہو براہین کی تکذیب تو براہین کے شائع ہونے کے بعد بیشک لکھی گئی لیکن براہین سے پہلے جو کتب شائع ہوئی ہیں اور جنکا جواب براہین میں دیا گیا ہے افسوس حیرت صاحب نے عمداً ان کا خیال نہیں کیا معلوم ہوتا ہے کہ وہ فاسدانہ خیالات جنمیں حیرت صاحب مبتلا ہیں ایسے امور کیطرف انھیں پہونچنے نہیں دیتے وہ کتب جنکی عبارات کو براہین میں مدنظر رکھا گیا ہے بکثرت ہیں منجملہ ان کے چھ مفصلہ ذیل ہیں۔

(۱) دافع البہتان مصنفہ پادری اکلین صاحب مطبوعہ ۱۸۴۵ء

(۲) - رسالہ مسیح الدجال ۱۸۶۳ء

(۳) سیرت المسیح والمحمد ۱۸۶۳ء

(۴) تفتیش الاسلام ۱۸۶۴ء

(۵) پاداش اسلام ۱۸۶۶ء

(۶) ستیارتھ پرکاش ۱۸۷۵ء

ان مذکورہ بالا کتب میں جو دل آزار الفاظ استعمال کیے گئے ہیں ان سے زیادہ آیندہ لکھے ہی نہیں جا سکتے لیکن افسوس یہ نظر آسکتے ہیں جب حیرت صاحب تھوڑے سے انصاف سے کام لیں +

اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ حیرت صاحب نے جو یہ لکھا ہے کہ یہ شرفا کا مسلک نہیں ہوتا ہے کہ ذرا ذرا سی بات میں گالی پر اتر آئے آیا حیرت صاحب نے کس قسم کا شریفانہ مسلک اختیار کر رکھا ہے اسکے لیئے میں مفصلہ ذیل فہرست پیش کر کے حیرت صاحب سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا آپکا شریفانہ مسلک اسی قسم کا ہوتا ہے جس فہرست سے ظاہر ہے

نقل کفر کفر نباشد

سرسید۔ حالی اور انکے ہمخیالوں کی بابت مرزا حیرت صاحب کی گالی گلوچ۔

چاروں طرف کی پھٹکار اور عالم کی تف تف سے انھیں غرض نہیں مکر و حیلہ کا جال پھیلایا ہوا ہے اس سے تمام دنیا کی ہنسی اڑا رہا ہے ہنسنے والے ہنستے ہیں تمام دنیا کے عیب پناہ ڈھونڈتے ہیں وہ پیر پُر فن حیلہ ساز ہے سراسر جہل مرکب ہے بھانڈوں اور ہیجڑوں کو بیٹھنوں میں علیحدہ بٹھانے والا ہے پھکڑ باز ہے میں کسبیوں کے کان کترنے والا۔

(مسدس صفحہ ۲ و ۳) دروغ اور فریب کا عامل پیر فریب کا گرگا صفحہ ۹ شقاوت میں نار و نمرود فخر ضلالت میں فرعون سے بڑھ کر انکا ٹھکانہ دوزخ ہے ذلت میں گرفتار ہیں۔ صفحہ ۲۳ - اپنے تئیں ۲۴ - صفحہ ۲۵ دمار فرقہ خفاش ہے ۲۵ جہل مرکب ہے نہ انہیں کوئی خبر ہے نہ کوئی ان میں عاقل ہے۔ ۲۸ - انکی گردنوں میں جہالت کے طوق ہیں ۲۹ - ایسے ہر صفت میں برتر ہے اسکے مقتدی نہیں ہیں بلکہ رہبر ہیں اور اکثر ہیں ۳۲ انھوں نے کسبیوں کا پیسہ بھی نہیں چھوڑا ہے طبیعی کے فرقہ پر مرتے ہیں ۳۴ + حالی انکا شاگرد ہے جسکا دفتر سنڈاس سے بدتر ہے ۴۰ + ایسے شعر کہنے پر لعنت ہے ۴۱ + ریا کے بندے شرم و حیا کے دشمن ہیں جہالت انکی پوشاک ہے ۴۴ + اسکا پیشوا شیطان ہے جہنم اسکا ٹھکانا ہے ۶۳ + سید کے چھوٹے سے چھوٹا شاگرد بھی ابلیس ہیں اور اس سے چھوٹا ہونا ناممکن ہے - ۶۵ اس ملعون قوم کا بانی جاہل ہے اور چالی ہے ۶۵ مسدس حصہ دوم - وہ جو کچھ کرتے ہیں شیطان بھی اس سے شرماتا ہے ۵۵ - بڑے لالچی اور پیدائشی شیطان بھی شیطان بھی ان سے پناہ مانگتا ہے ۵۵ + فرقہ کا فرقہ گمراہ ہے جنکا رہبر شیطان کا دادا ہے ۵۶ + انہیں نہ دیانت ہے نہ ادب صرف دنیا کمانے کا ڈھب ہے پھکار کی گھٹا اپنہ چھا رہی ہے دنیوی لعنت برس رہی ہے کفر میں کافروں کے برابر ہیں ۵۷ + در در پھکار یوں کی طرح پھرتے ہیں جہالت کے پتھر سے سر پھوڑتے ہیں انپر خدا کی پھٹکار ہے دنیا میں بھوکے کلفت اور کبھی انھیں سے ہے ۶۱ سید پر لعنت ۱۲۸ + اس مسدس کے علاوہ حالی کی مسدس میں بھی جابجا مفصلہ ذیل الفاظ استعمال کیے ہیں حالی کی اینٹ البھر کسی ہمزہ ولی وہ چلے بھیجے بھیڑ ہے سیرۃ الرسول میں لکھا ہے سید ناپاک آدمی کا بیج بونے والا وغیرہ وغیرہ - اسکے بعد وہ کرزن گزٹ میں جو سلسلہ سرسید کی تردید کا قائم کیا تھا اسمیں بھی ایسے ہی الفاظ

ملفوظات احمدیہ

۱۲ تاریخ مئی ۱۹۰۳ء بوقت ۱۰ بجے بمقام کچہری گورداسپور درخت جامن کے نیچے بیٹھے ہوئے حکیم نور محمد صاحب نے ذکر کیا کہ ایک شخص نے بھسوریانت کیا تھا کہ آپ لوگ احمدی جماعت جو کہتے ہیں کہ طاعون سے ہم بچے رہیں گے اسکی وجہ کیا ہے حکیم صاحب نے اسکے جواب میں جو کچھ اس سے تقریر کی اسکو وہ سمجھا یا اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ ان من قریۃ الا نحن مہلکوھا او معذبوھا عذابا شدیدا۔ یعنے طاعون کا عذاب دو طرح پر ہوگا کوئی بستی اس سے خالی نہیں رہے گی۔ بعض تو ایسی ہونگی کہ جنکو ہم بالکل ہلاک کر دینگے یعنے وہ اجڑ کر بالکل غیر آباد ہو جائینگی اور ویرانہ اور قصہ (اجڑے ہوئے گھنڈرات) ہو جائینگی۔ انکا کوئی نشان بھی نہ رہے گا۔ لوگ تلاش کرتے پھرینگے کہ آجکہ فلاں بستی آباد تھی۔ لیکن پتہ نہ ملے گا۔ گویا طاعون وہاں جاروب دیکر اسکو دنیا سے صاف کر دیگی اور کوئی آثار اسکے نہ چھوڑیگی بعض قریے ایسے ہونگے کہ بکلو کم وبیش عذاب کر کے چھوڑ دیا جائے گا۔ اور صفحہ دنیا سے انکا نام مٹا جائے گا۔ صرف سرزنش کے طور پر کچھ عذاب انپر نازل کیا جائے گا اور تازیانہ کر کے عذاب ہٹا لیا جائیگا دوسرے بہت سے شہر فنا ہونگے مگر وہ فنا نہ ہونگے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے قادیان کو اسی قسم میں شامل کیا ہوا اور اس الہام انہ اوی القریہ سے مراد یہی ہے کہ اور بستیوں کی طرح ہمارے گاؤں کو طاعون جارف بالکل تباہ نہ کریگی کہ لوگ تلاش کرتے پھریں کہ کہاں قادیان واقعہ تھی اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ ان بستیوں کی طرح خدا اسکو تباہ نہ کریگا بلکہ یہ بچی رہے گی الا بطور تازیانہ کچھ سزا دے کر اسکو بچا لیا جائیگا ہم نے بار بار مجلسوں میں بیان کیا ہے اور لکھا ہے۔ کہ (انہ اوی القریۃ) سے یہ مراد ہے کہ خدا نے اس قریہ کو پناہ دیدی ہے کہ وہ طاعون جارف سے بچی رہے اور بالکل فنا نہ ہو

خدا نے یہ وعدہ نہیں کیا کہ باوجود گنہگار رہنے کے اللہ تعالیٰ بغیر عذاب کے چھوڑ دے۔ ایک الف تو قرآن میں یہ لکھا ہے کہ طاعون سے کوئی بستی خالی نہیں رہیگی۔ اور طاعون کی وجہ صرف یہی ہے جو ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم کے الہام سے ظاہر ہے یعنے جب لوگوں نے اپنے افعال اور اعمال سے غضب الٰہی کے جوش کو بھڑکایا اور بدعملیوں سے اپنی حالتوں کو ایسا بدل لیا کہ خوف خدا اور تقویٰ وطہارت کی ہر ایک راہ کو چھوڑ دیا اور بجائے اسکے طرح طرح کے بستی و فجور کو اختیار کر لیا اور خدا پر ایمان سے بالکل ہاتھ دھو دیا۔ دھر یت اندھیری رات کیطرح دنیا پر محیط ہوگئی اور اللہ تعالیٰ کے نور ایمانی سے کوئی ظلمت کے نیچے دبا دیا تو خدا نے اس عذاب کو بھیجا تا لوگ خدا کے چہرے کو دیکھ لیں اور اسکی طرف رجوع کریں بعض بستیاں مہلکوھا میں داخل ہو کر بالکل فنا ہو جائینگی۔ اور بعض معذبوھا میں داخل ہونگی لیکن خالی کوئی نہ رہیگی۔ یہ ہے قادیان مہلکوھا میں داخل نہ ہوگی یہی مراد الہام انہ اوی القریۃ سے ہے گنہگاروں کی سرزنش کرنیکے لئے خدا نے یہاں بھی طاعون نازل فرمائی۔ خدا فرماتا ہے کہ لولا الاکرام لہلک المقاھد یعنے قادیان مہلکوھا میں داخل کر دیا جاتا لیکن صرف تمہاری تکریم اور تعظیم سے اسکو مہلکوھا میں داخل نہیں کیا گیا جو بچے ہیں اور جو بچیں گے وہ تمہارے اکرام کی وجہ سے بچیں گے یہ تو قرآن کے بالکل مخالف ہے کہ قادیان عذاب طاعون سے بالکل محفوظ رہے۔ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم۔ دوسری طرف [illegible] اوی القریۃ کے اگر یہ معنے ہوں کہ قادیان بالکل بچی تو ان دونوں کے درمیان تناقض واقعہ ہوتا ہے۔ دو ضدیں جمع نہیں ہو سکتیں ہم نے کبھی انہ اوی القریہ کے یہ معنے نہیں سمجھے۔ ہاں ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ دنیا کی ہر ایک بستی میں آئیگی یہ بھی عجیب بات ہے کہ جہاں کسی نے دعویٰ کیا کہ فلاں مقام میں طاعون نہیں تو اسی جگہ وہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ [illegible] والوں نے بڑے زور سے لکھا تھا کہ دو [illegible] سے وہاں طاعون نہیں آئی اور نہ آئیگی ایک وجہ تو یہ ہے کہ وہاں کے لوگ بہت [illegible] ہیں دوسرے مچھر وغیرہ وہاں نہ ہوتا۔ اب گزٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہاں بھی طاعون آئی لاہور کی نسبت کہا جاتا تھا کہ اسکی سرزمین میں ایسے اجزا ہیں کہ اسمیں طاعونی کیڑے زندہ نہیں رہ سکتے۔ لیکن وہاں بھی طاعون نے آن ڈیرا ڈالا ہے اسی لوگوں کو معلوم نہیں ہے لیکن سالہا سال کے بعد لوگ دیکھیں گے کہ کیا ہوگا۔ کئی لوگ ۲ یا بالکل تباہ ہو جائینگے۔ دنیا سے انکا نام و نشان مٹ جائے گا اور انکے آثار تک باقی نہ رہیں گے لیکن یہ حالت کبھی قادیان پر وارد نہ ہوگی۔

یہ ایک لمبی بیماری ہے عمروں تک چلی جاتی ہے بڑے بڑے قطعے اسی نے برباد کر کے جنگل کر دیئے۔ شہروں کے شہر ویرانے بنا دیئے۔ سینکڑوں کوس ایسے غیر آباد کیے کہ جانور بھی زندہ نہ رہے۔ اسکے آگے تو بڑے بڑے شہر بھی کچھ حقیقت نہیں رکھتے۔ بڑے سے بڑے آباد شہر کو بھی اگر چاہے تو دو تین دن میں صاف کر سکتی ہے۔

تقریر حضرت اقدس۔ واقعہ

اسوری ۱۹۰۳ء

بوقت شام بمقام گورداسپور۔ بحاضری مولوی الٰہی بخش صاحب وغیرہ آمدہ از بنارس

جب اللہ تعالیٰ کیطرف سے کوئی مامور آتا ہے تو لوگ عموماً اسکی طرف بے پروائی کرتے ہیں اور اکابر اور علماء تو خصوصیت سے اسکی طرف توجہ کرنا عیب سمجھتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ غنی ہے اور مرسل اور مامور جو کہ ایک دست پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے مقرر ہوتے ہیں وہ بھی بے پروا ہوتے ہیں اور اپنے آپ کو دنیا کا محتاج نہیں سمجھتے کیونکہ وہ ذات الٰہی کا مظہر ہوتے ہیں ایسے ہی اسی ذات سے غنا کا حصہ بھی لیتے ہیں ہر ایک شخص جو مامور کیطرف دنیا میں بھیجا جاتا ہے اسکو ایک خاص قسم کی ہمت اور حوصلہ عطا کیا جاتا ہے اور عزم میں ایک خاص قسم کا جزم اور استقلال عطا کیا جاتا ہے۔ یہ لوگ بڑا حوصلہ رکھتے ہیں۔ ہم اپنی طرف سے کسی پر اثر نہیں ڈال سکتے انسان تو ایک انسان پر اثر نہیں ڈال سکتا یہ محض اللہ تعالیٰ کی مہربانی ہے کہ ہزار ہا بلکہ لاکھوں آدمیوں کو کھینچ لیتے آتا ہے یہاں کسی بناوٹ کی کوئی ضرورت نہیں۔ جو رسل بہت زیادہ ہوئے ہیں کہ خدا نے مجھے الہام کیا ہے کہ میں صرف رجال نوحی الیہم۔ یاتیک من کل فج عمیق یاتون من کل فج عمیق۔ لا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس۔ یعنے ہم لوگوں کے دل میں وحی کر دینگے اور وہ تیری مدد کریں گے بڑے بڑے دور دراز راہوں سے تیرے پاس لوگ آئینگے تم خلق کے ہجوم سے جو تیرے گرد جمع ہوگی تنگ مت آنا اور لوگوں سے بیگانہ مت یہ ویسے وقت کی باتیں ہیں جب میں بالکل گمنام تھا اور کوئی آدمی میرے ساتھ نہ تھا۔ میرے گاؤں سے باہر

www.aaiil.org

ہتا نہ تھا - اور کوئی انسان اسبات پر یقین
کرتا کہ ایسی کشش لوگوں کو ہوگی کہ وہ قادیان جیسی
گمنام بستی میں دور دراز سے کھنچے ہوئے چلے آئیں گے
سو ہم دیکھ رہے ہیں کہ خدا کے کلمات کسوح صفائی سے
پورے ہو رہے ہیں - ایسے ایسے علاقوں سے لوگ آتے ہیں
جہاں ہمارے وہم و گمان میں بھی ہماری تبلیغ کا نام و نشان
نہیں ہوتا - اور اس عقیدت اور اخلاص سے آتے
ہیں کہ ہم کو انکے اخلاص و عقیدت پر رشک آتا ہے اسی
طرح اللہ تعالےٰ نے مجھے فرمایا ہوا ہے کہ اذا جاء نصر اللہ
والفتح - وانتی امر الزمان الینا - الیس باللہ
یعنے عنقریب ایک زمانہ آنیوالا ہے کہ جبکہ اللہ تعالےٰ کی نصرت
اور فتح دیگا اور ہماری طرف زمانہ کا امر انتہا پا دے گا
تو اسوقت کہا جائیگا کیا یہ سچ نہیں یعنے اس سلسلہ کی
صداقت پر زمانہ گواہی دے اٹھیگا - ایک جگہہ یہ بھی فرمایا
ہے کہ لوگ تیری تفی کے رد کرنے کی کوشش کرینگے
لیکن ہم تیری مدد کریں گے اور دشمن تیری راہ میں طرح
طرح کی رکاوٹیں ڈالیں گے مگر ہم انکو دور کریں گے اور
وہ تجھے ناود کرنیکے منصوبے کرینگے سو ہم دیکھتے ہیں کہ
جو بیس برس کی پیشگوئیاں پوری ہو رہی ہیں - ہر ایک
شخص جو ہمارے پاس آتا ہے وہ اس پیشگوئی کو پورا
کرتا ہے -

ہمارا تو سارا دارمدار ہی دعا پر ہے - دعا ہی ایک ہتیار
ہے جسسے مومن ہر کام میں فتح پا سکتا ہے - اللہ تعالےٰ
نے مومن کو دعا کرنیکی تاکید فرمائی ہے - بلکہ وہ دعا کا
منتظر رہتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہماری
دعاؤں کو خاص فضل سے قبول فرماتا ہے - دعا
سے انسان ہر ایک بلا اور مرض سے بچ جاتا ہے یعنے
ایک دفعہ ایک اخبار پڑھا تھا کہ ایک تھانہ دار کے
ناخن میں پنسل کا ایک ٹکڑا کسی طرح چبھ گیا پنسل
میں کچھ زہر بھی ہوتا ہے تھوڑی دیر میں اس انگوٹھے
کے ہاتھ میں ورم ہونا شروع ہو گیا - بڑھتے بڑھتے
ورم اسقدر بڑھ گیا کہ کہنی تک جا پہونچا اور ایسا معلوم
ہوتا تھا کہ گویا سہ چند لوجھ ہو گیا ہے - فوراً ڈاکٹر کو بلایا
گیا - ڈاکٹر نے کہا کہ اس بازو میں زہر اثر کر گیا ہے تم
اگر اسکو کٹا دینے پر راضی ہو تو جان بچ جائیگی ورنہ نہیں
وہ تھانہ دار کٹانے پر راضی نہوا اسکے بعد تھوڑے ہی عرصہ
میں مر گیا - ہمارے بھی ایک دفعہ اسی طرح ناخن میں پنسل
لگ گئی ہم سیر کرنے گئے تو دیکھا کہ ہمارے ہاتھ میں بھی ورم
ہونا شروع ہو گیا ہے تو ہمیں وہ قصہ یاد آ گیا - یعنے
اسی جگہہ دعا شروع کر دی گھر پہونچنے تک برابر
دعا ہی کرتا رہا تو دیکھتا کیا ہوں کہ جب میں گھر پہنچا تو ورم کا

نام و نشان تک بھی نہ تھا پھر میں نے لوگوں کو دکھایا اور یہ
سارا قصہ بیان کیا - اسی طرح ایک دفعہ میرے دانت
کو سخت درد شروع ہو گیا - میں نے لوگوں سے ذکر کیا
تو اکثر نے صلاح دی کہ اسکو نکلوا دینا بہتر ہے - میں نے
نکلوانا پسند نہ کیا اور دعا کیطرف رجوع کیا تو الہام ہوا
واذا مرضت فہو یشفین - اسکے ساتھ ہی مرض
کو بالکل آرام ہو گیا - اسبات کو تیئیس سال ہو گئے
ہیں - اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کے ایمان
کے موافق اسباب سے نفرت ہو جاتی ہے جسقدر
ایمان کامل ہوتا ہے اسی قدر اسباب سے نفرت
ہوتی جاتی ہے - حقیقت میں دیکھا گیا ہے کہ دنیا
بڑے دھوکے میں پڑی ہوئی ہے - جن باتوں کو
اپنی ترقی کے ذرایعہ سمجھتی ہے اصل میں وہی
ذلت کا موجب ہوتی ہیں - دنیاوی عزت بڑھانے
اور عروج و مالداری حاصل کرنیکے لئے طرح طرح کے
فریب و دجل اور دھوکے استعمال کرتے ہیں اور
طرح طرح کی بے ایمانیوں سے اپنے مقاصد حاصل کرنیکی
کوشش کرتے رہتے ہیں - انہیں مکاریوں کو دینی
مرادوں کا ذریعہ سمجھے ہوئے ہیں یہاں تک کہ بڑے
فخر سے اپنی کامیابیوں کا دوستوں میں ذکر کرتے ہیں
اور اپنی اولاد کو بھی یہی تعلیم کرتے ہیں لیکن اگر نظر انصاف
اور معرفت سے دیکھا جاوے تو انکے یہ طریق کوئی راحت
نہیں بخشتے جب پوچھو تو شاکی اور نالاں ہی نظر آتے
ہیں اور کبھی راحت اور طمانیت انکے حال سے ظاہر
نہیں ہوتی - طمانیت کی رویت بجز فضل خدا
کے نہیں ہوتی جب تک انسان اللہ تعالےٰ پر کامل
ایمان نہیں رکھتا اور اسکے وعدوں پر سچا یقین
نہیں کرتا اور ہر ایک مقصود کا دینے والا اسی کو
نہیں سمجھتا اور کامل صلاح اور تقویٰ اختیار نہیں
کر لیتا تو اسوقت تک وہ حقیقی راحت دستیاب
نہیں ہو سکتی - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وھو یتولی
الصالحین - یعنے جو صلاحیت اختیار کرتے ہیں خدا
انکا متولی ہو جاتا ہے - انسان جو متولی رکھتا ہے
اسکے بہت پوجھ کم ہو جاتے ہیں بہت ساری بیماریاں
گھٹ جاتی ہیں - بچپن میں ماں بچے کی متولی ہوتی
ہے تو بچے کو کوئی فکر اپنی ضروریات کا نہیں ہوتا
وہ خود ہی اسکی ضروریات کی کفیل ہوتی ہے اسکے
کپڑوں اور کھانے پینے کے خود ہی فکر میں لگی رہتی ہے
اسکی صحت قائم رکھنے کا دھیان اسی کو رہتا ہے
اسکو نہلاتی اور دھلاتی ہے اور کھلاتی اور پلاتی ہے
یہاں تک کہ بعض وقت اسکو مار کر کھانا کھلاتی اور
پانی پلاتی اور کپڑا پہناتی ہے - بچہ اپنی ضرورتوں کو نہیں سمجھتا
بلکہ ماں ہی اسکی ضرورتوں کو خوب سمجھتی اور انکو پورا کرنے کے
خیال میں لگی رہتی ہے اسطرح جب ماں کی تولیت سے نکل
آتے تو انسان کو بالطبع ایک متولی کی ضرورت پڑتی ہے
طرح طرح اپنے متولی اور لوگوں کو بناتا ہے جو خود کمزور ہوتے
ہیں اور اپنی ضروریات میں غلطاں ایسے ہوتے ہیں
کہ دوسرے کی خبر نہیں لے سکتے - لیکن جو لوگ اللہ جیسے
متقطع ہو کر اس قسم کا تقوی اور اصلاح اختیار کر لیتے ہیں
انکا وہ خود متولی ہو جاتا ہے اور انکے ضروریات اور حاجات
کا خود ہی کفیل ہو جاتا ہے انہیں کسی بناوٹ کی ضرورت
ہی نہیں رہتی وہ اسکے ضروریات کو ایسے طور سے سمجھتا ہے
کہ یہ خود بھی اسطرح نہیں سمجھ سکتا - اور اسپر اسطرح فضل
کرتا ہے کہ انسان خود حیران رہتا ہے - گرنہ ستانی
بستم بے رسد دالی نوبت ہوتی ہے - لیکن انسان بہت
سے زمانے پالیتا ہے جب اسپر ایسا زمانہ آتا ہے کہ خدا
اسکا متولی ہو جائے یعنے اسکو خدا کی تولیت حاصل
کرنیسے پہلے کئی متولیوں کی تولیت سے گذرنا پڑتا ہے جیسا
خدا فرماتا ہے قل اعوذ برب الناس ملک الناس
الہ الناس من شر الوسواس الخناس الذی
یوسوس فی صدور الناس من الجنۃ
والناس - پہلے ماں باپ کی پڑتی ہے پھر
جب بڑا ہوتا ہے تو انسان، اور حاکموں کی حاجت پڑتی
ہے پھر جب اس سے آگے قدم بڑھاتا ہے اور اپنی غلطی
کا اعتراف کرتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ جنکو میں متولی
سمجھا ہوا تھا وہ خود ایسے کمزور ہیں کہ انکو متولی سمجھنا بھی
غلطی تھی کیونکہ انہیں متولی بنانے میں نہ تو میری ضروریات
ہی حاصل ہو سکتی تھیں اور نہ ہی میرے لئے کافی
ہو سکتے تھے پھر وہ خدا کیطرف رجوع کرتا ہے
اور ثابت قدمی کو پا کر اسے خدا کو اپنا متولی پاتا ہے اسوقت
اسکو بڑی راحت حاصل ہوتی ہے اور ایک عجیب طمانیت
کی زندگی میں داخل ہو جاتا ہے - خصوصاً جب خدا
کسی کو خود کہدے کہ میں تیرا متولی ہوا - تو اسوقت جو راحت
اور طمانیت اسکو حاصل ہوتی ہے وہ ایسی حالت
پیدا کرتی ہے کہ جسکو بیان نہیں کیا جا سکتا - یہ حالت
تمام غموں سے پاک ہوتی ہے - دنیاوی حالتوں میں
انسان کبھی ایسے خیال نہیں ہو سکتا - اگر شت دنیا
کانٹوں اور غموں سے بھری ہوئی ہے - ؎

دشت دنیا جز دد و جز دام نیست تو
جز تجلو گاہ حق آرام نیست تو

جسکا اللہ تعالےٰ متولی ہو جاتا ہے وہ دنیا کے آلام
سے نجات پا جاتے ہیں اور ایک سچی راحت اور طمانیت

www.aaiil.org

کی زندگی میں داخل ہو جاتے ہیں انکے لئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے **ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب** جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے اسکو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہر ایک غم اور الم سے نکال لیتا ہے اور اسکے رزق کا خود کفیل ہو جاتا ہے اور ایسے طریق سے دیتا ہے کہ جو وہم اور گمان میں بھی نہیں آسکتا۔

دنیا میں کئی قسم کے جرائم ہوتے ہیں۔ بعض جرائم قانون کی حد میں آسکتے ہیں اور بعض قانون کی حد میں بھی نہیں آسکتے۔ گناہ خون اور نقب زنی وغیرہ جب کرتا ہے تو انکی سزا قانون سے پاسکتا ہے۔ لیکن جھوٹ وغیرہ جو معمولی طور پر بولتا ہے یا بعض حقوق کی رعایت نہیں رکھتا وغیرہ ایسی باتیں ہوتی ہیں جنکے لئے قانون تعذیر کچھ نہیں کرتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور اسکو راضی کرنیکے لئے جو شخص ہر ایک بدی سے بچتا ہے اسکو متقی کہتے ہیں۔ یہ وہی متقی ہے جسکی آج عدالت میں بحث تھی۔ ایک مولوی عدالت میں از طرف کرم دین مستغیث گواہ تھا اور اسپر جرح ہو رہی تھی۔ جرح میں اسنے بحلف بیان کیا کہ ایک شخص نماز بھی کرے۔ جھوٹ بولے۔ دیانت کرے۔ دغا دے۔ فریب کرے وغیرہ وغیرہ تو یہ بھی وہ متقی ہی رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو متقی کے لئے وعدہ کرتا ہے کہ وہ اسکے لئے **یجعل لہ مخرجا** یعنے جو اللہ تعالیٰ کے لئے تقویٰ اختیار کرتا ہے تو ہر مشکل سے اللہ تعالیٰ اسکو رہائی دیدیتا ہے لوگوں نے تقویٰ کے چھوڑنے کے لئے طرح طرح کے بہانے بنا رکھے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ جھوٹ بولے بغیر ہمارے کاروبار نہیں چل سکتے اور دوسرے لوگوں پر الزام لگاتے ہیں کہ اگر سچ کہا جائے تو وہ لوگ ہمپر اعتبار نہیں کرتے پھر بعض لوگ ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ سود لینے کے بغیر ہمارا گذارہ نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگ کیونکر متقی کہلا سکتے ہیں خدا تعالیٰ نے تو وعدہ کیا ہے کہ میں متقی کو ہر ایک مشکل سے نکالونگا اور ایسے طور سے رزق دونگا جو گمان اور وہم میں بھی نہ آسکے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو لوگ ہماری کتاب پر عمل کریں گے الخ ہر طرف سے اوپر سے اور نیچے سے رزق دونگا پھر فرمایا ہے کہ **مرزقکم فی السماء** اسکا مطلب یہی ہے کہ رزق تمہارا تمہاری اپنی محنتوں اور کوششوں اور منصوبوں سے وابستہ نہیں وہ اس سے بالاتر ہے۔ یہ لوگ ان وعدوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے۔ جو شخص تقویٰ اختیار نہیں کرتا وہ معاصی میں غرق رہتا ہے اور بہت سا وقت اسکا دعا میں اسکی راہ میں حائل ہو جاتی ہیں۔ لکھا ہے کہ ایک ولی اللہ کسی شہر میں رہتے تھے انکی عبادت میں ایک دنیا دار بھی رہتا تھا۔ ولی ہر روز تہجد پڑھا کرتا تھا۔ ایک دفعہ دنیا دار کے دل میں خیال آیا کہ یہ شخص جو ہر روز تہجد پڑھا کرتا ہے میں بھی تہجد پڑھوں غرض بھی ارادہ مصمم کر کے وہ ایک رات اٹھا اور تہجد کی نماز پڑھی اسکو تہجد پڑھنے سے اسقدر تکلیف ہوئی کہ گھر میں دوڑتا شروع ہو گیا اس ولی اللہ کو خبر ملی کہ رات انکے دنیا دار ہمسایہ نے تہجد کی نماز پڑھی تھی تو اسکے سبب سے اسکے گھر میں دوڑتے پھرنے لگا ہے وہ عبادت کے لئے آیا اور اس سے حال پوچھا دنیا دار نے کہا کہ میں آپکو دیکھا کرتا تھا کہ آپ ہر رات تہجد پڑھتے ہیں میرے خیال میں بھی آیا کہ میں بھی تہجد پڑھوں سو آجرات میں تہجد پڑھنے اٹھا اور یہ مصیبت مجھپر آگئی اسنے جواب میں کہا کہ مجھے اس فضول سے کیا۔ پہلے چاہیے تھا کہ تو اپنے آپکو صاف کرتا اور پھر تہجد کا ارادہ کرتا۔ اللہ تعالیٰ کی اجابت بھی **متقین** کے لئے ہے چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **انما یتقبل اللہ من المتقین** درحقیقت جبتک انسان تقویٰ اختیار نہ کرے اسوقت تک اللہ تعالیٰ اسکی طرف رجوع نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات میں بیشمار صفات ہیں جو لوگ اسکی راہ پر چلتے ہیں انہیں انمیں سے اطلاع ملتی ہے اور وہی اسکے مزے پاتے ہیں خدا سے رشتہ میں اسقدر شیرینی اور لذت ہوتی ہے کہ کوئی پھل ایسا شیریں نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ سے جلدی کوئی شخص خبر گیران نہیں ہو سکتا پھر جسکا خدا متولی ہو جاتا ہے اسکو کئی فائدہ ہوتے ہیں ایک تو وہ طمانیت کی زندگی میں داخل ہو جاتا ہے اور وہ راحت پاتا ہے جو کسی دنیا دار کو نصیب ہونا ناممکن ہے اور ایسی لذت پاتا ہے جو کسی دوسری جگہ نصیب نہیں ہو سکتی اور اسکا متولی ایسا زبردست ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک مشکل سے بہت جلدی نکالتا اور خبر گیری کرتا ہے۔

یہ لوگ باطل معبودوں کیطرف جھکے ہوئے ہیں جو ہاتھوں کی پیروی کرتے ہیں۔ نماز اگر پڑھتے ہیں تو ریا کے لئے پڑھتے ہیں۔ وہ نماز جو آنحضرت صلعم نے سکھلائی ہی وہ نہیں پڑھتے یہ وہ نماز ہے جسکے پڑھنے سے انسان **ابدال** میں داخل ہو جاتا ہے۔ گناہ اسکے دور ہو جاتے ہیں دعائیں قبول ہوتی ہیں انسان خدا کا قرب حاصل کر لیتا ہے۔ **احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا وھم لا یفتنون**

لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ صرف اتنا کہدینا کہ ہم ایمان لے آئے ہیں کافی ہے اور کوئی امتحان نہیں پیش آئے گا یہ بالکل غلط خیال ہے ہر ایک مومن پر ابتلا بھیجکر امتحان کرتا ہے۔ تمام راستبازوں سے خدا کی یہی سنت ہے وہ مصائب اور شدائد میں ضرور ڈالے جاتے ہیں۔ مصائب بھی دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ مصائب ہیں جو زیر سایہ شریعت ہوتے ہیں۔ انسان احکام کی تعمیل کیلئے انقطاع حاصل کرنا چاہتا ہے اور اسطرف ہر ایک شیطانی تحریک میں جو کشش ہوتی ہے اسکو اپنی طرف کھینچتی ہے۔ بیوی بچے۔ دوست۔ دنیا دار بھی رسوم کے تعلقات چاہتے ہیں کہ ہماری کشش کا اسیر ایسا ہو کہ وہ ہماری طرف کھنچا چلا آوے اندریں میں ہی مجبور ہے عمل احکام کی کشش اسے انقطاع کا تقاضا کرتی ہے ان سب کا چھوڑنا ایک موت کا سامنا ہوتا ہے۔

ہمارا یہ مطلب نہیں کہ ان سب کو اسطرح چھوڑ دے کہ انسے کوئی تعلق ہی نہ رکھے۔ ایک طرف بیوی بچوں کیطرح ہو جائے۔ اور بچے یتیموں کی طرح ہو جائیں۔ قطع رحم ہو جائے بلکہ ہمارا مطلب یہ ہے کہ بیوی بچے کا پورا تعہد کرے انکی پرورش پورے طور سے کرے اور حقوق ادا کرے۔ صلہ رحم کرے لیکن دل انمیں اور اسباب دنیا میں نہ لگا دے۔ دل بایار۔ دست بکار رہے اگرچہ یہ بات بہت نازک ہے مگر یہی سچا انقطاع ہے جسکی سوسن کو ضرورت ہے وقت پر خدا کیطرف ایسا آجاوے کہ گویا وہ ان سے کوسوں جدا تھا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی نسبت لکھا ہے کہ حضرت امام حسین صاحب نے ایکدفعہ سوال کیا کہ آپ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ حضرت علی نے فرمایا۔ ہاں۔ پھر پوچھا آپ اللہ سے محبت رکھتے ہیں حضرت علی نے فرمایا۔ ہاں۔ حضرت حسین علیہ السلام نے اسپر بڑا تعجب کیا اور کہا کہ ایک دل میں دو محبتیں کیطرح جمع ہو سکتی ہیں پھر حضرت حسین علیہ السلام نے کہا کہ وقت مقابلہ ہر کس سے محبت کریں گے فرمایا اللہ سے۔ غرض انقطاع انکے دلوں میں مخفی ہوتا ہے اور وقت پر انکی محبت صرف اللہ کے لئے رہ جاتی ہے۔ مولوی عبداللطیف صاحب نے عجیب نمونہ انقطاع کا دکھلایا۔ جب انہیں گرفتار کرنے آئے تو لوگوں نے کہا کہ آپ گھبرے ہوئے ہیں۔ آپ نے فرمایا میرا اسے کیا تعلق ہے۔ خدا سے میرا تعلق ہے سو اسکا حکم آن پہنچا ہے میں جاتا ہوں ہر چیز کی اصلیت امتحان کے وقت ظاہر ہوتی ہے۔ اصحاب رسول اللہ سب کچھ رکھتے تھے زن و فرزند اور اموال اور اقارب سب کچھ انکے موجود تھے

www.aaiil.org

کاروباری رکھتو ہی مگر انہوں نے اسطرح قبول کیا کہ گویا ایک شیریں پھل انہیں ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کے لئے موت کو پسند کرتے۔ ایک طرف تعہد حقوق عیال واطفال میں کمال دکھایا اور دوسری طرف ایسا انقطاع..... کہ گویا وہ بالکل کورے تھے۔ یہانتک اللہ تعالےٰ کے لئے موت کو..... پسند کرتے۔ کبھی نامردی نہ دکھائی بلکہ آگے ہی قدم رکھتے۔ ایسی محبت سے وہ حضرت صلعم کے قدموں میں جان دیتے تھے کہ بیوی بچوں کو بلا جیسی سمجھتے تھے۔ اگر بیوی بچے مزاحم نہ ہوں تو انکو دشمن سمجھتے تھے اور یہی معنے انقطاع کے ہیں آجکل کے رہبانوں کیطرح نہیں کہ بالکل بیوی بچے سے تعلق چھوڑ دے اور سارے جہان سے ایک طرف ہو جائے۔ آسمان پر رہبانیت کے انقطاع کی کچھ قدر نہیں۔ صوفی منقطعین بھی نمونے دکھاتے رہے ہیں کہ بازن و فرزند اور باخدا رہو پھر جب وقت آیا تو زن و فرزند کو چھوڑا اللہ تعالےٰ کیطرف منقطع ہو گئے۔ وہ لوگ اللہ تعالےٰ کیطرف منقطع ہوتے ہیں۔ حضرت ابراہیم ؑ کا حال دیکھئے کیا انقطاع کا نمونہ ان سے ظاہر ہوا۔ جو اپنے آپ کو اللہ کی راہ میں ضایع کرنا چاہتا ہے اللہ اسکو ضایع نہیں کرتا اور اسکا نشان دنیا سے معدوم نہیں کرتا پھر اسطلب ہے کہ لوگ اللہ تعالےٰ سے ایسا اخلاص ظاہر کریں اور اسقدر کوشش کریں کہ اللہ تعالےٰ انسے راضی ہو جائے۔ دوست دوست سے راضی نہیں ہو سکتا جب تک اسکے لئے وفاداری ظاہر اور ثابت نہ ہو۔ کسی کے دو خدمتگار ہوں ایک وفادار اور مخلص ثابت ہو اور اپنے فرائض کو نہ رسم ورواج اور دباؤ سے بلکہ پوری محبت اور وفاداری اور اخلاص سے ادا کرے اور دوسرا ایسا ہو جو بیدلی سے اور رسمی طور پر کچھ کام کرے تو انمیں سے مالک اسی پہلے پر راضی ہوگا اور اسی کی باتوں کو سنیگا۔ اور اسی پر اعتبار کریگا۔ اور..... وفادار ہی کو پیار کریگا۔

فیج اعوج کے زمانہ میں تعصب بڑھ گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے من عاد ولیًّا لی..... فعادانی۔ ان لوگوں کو یہ خیال نہیں کہ انکے تعصب نے انکو خدا سے بالکل دور کر دیا ہے۔ ایک زمانہ آنے والا ہے کہ بسقدر یہ لوگ (اس) وہ سب ہرگز رسمی نماز و نسخے خدا (نہیں) ہوتا۔ ریاکاری دوست (نہیں) صرف الفاظ (نہیں) اخلاص کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسلام کا لفظ ہی مسلمانا بناتا ہے اسکا مطلب یہی ہے کہ وفاداری اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی رضا اور حکموں پر گردن جھکائی جاوے۔ یہ لقب کسی اور ملت کو نہیں دیا گیا۔ اس امت پر یہ اللہ تعالےٰ کا خاص فضل ہے۔ اسلام جس بات کو چاہتا ہے وہ اسی جگہ سے اسلام کے ذریعہ سے حاصل ہو جاتا ہے **ولمن خاف مقام ربہ جنتٰن**۔ خدا کے دیدار کے واسطے اسی جگہ سے حواس ملتے ہیں۔ **من کان فی ہذہ اعمٰی**۔ **فہو فی الاخرۃ اعمٰی**۔ جو یہاں خدا نہیں دیکھتا وہ وہاں بھی نہیں دیکھ سکے گا۔

۴ جون ۱۹۰۴ء

ایک شخص کے سوال پر فرمایا کہ نماز اصل میں دعا ہے۔ نماز کا ایک ایک لفظ جو بولتا ہے وہ حقیقتاً دعا کا ہوتا ہے۔ اگر نماز میں دل نہ لگے تو پھر عذاب کے لئے تیار رہے۔ کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ سوائے اسکے کہ ہلاکت کے نزدیک تر ہو جاتا ہے اور کیا ہے۔ ایک حاکم ہے جو بار بار اس امر کی ندا کرتا ہے کہ میں دکھیاروں کا دکھ اٹھاتا ہوں۔ مشکل والوں کی مشکل حل کرتا ہوں۔ میں بہت رحم کرتا ہوں۔ بیکسوں کی امداد کرتا ہوں لیکن ایک شخص جو کہ مشکل میں مبتلا ہے اسکے پاس سے گذرتا ہے اور اسکی ندا کی پروا نہیں کرتا نہ اپنی مشکل کا بیان کر کے طلب امداد کرتا ہے تو سوائے اسکے کہ وہ تباہ ہو اور کیا ہوگا۔ یہی حال خدا تعالےٰ کا ہے کہ وہ تو ہر وقت انسان کو آرام دینے کے لئے تیار ہے۔ بشرطیکہ کوئی اس سے درخواست کرے قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے کہ نافرمانی سے باز رہے اور دعا بڈے زور سے کرے۔ کیوں کہ پتھر پر پتھر زور سے پڑتا ہے تب آگ پیدا ہوتی ہے۔

الی ربک یومئذن المستقر۔ اس آیت کو قیامت پر چسپاں کرنا غلطی ہے۔ کیونکہ اسدن تو خدا کی طرف رجوع کرنا کسی کام نہ آویگا بلکہ یہ اس زمانہ کیحالت ہے کہ طاعون کے بارے میں خواہ کوئی حیلہ حوالہ کریں ہرگز کام نہ آویگا آخر مستقر خدا تعالےٰ ہی ہوگا۔ لوگ جب اس کو مانیں گے تب وہ اس سے رہائی دیگا۔ **این المفر** بھی اسی پر چسپاں ہے کیونکہ دوسرے آیات میں تو کوئی نہ کوئی مفر ہوتا ہے مگر طاعون میں کوئی مفر نہیں ہے۔ صرف خدا کی پناہ ہی کام آویگی۔

خدا کیطرف ظلم کبھی منسوب نہیں ہو سکتا۔ جو صادق ہوگا وہ ضرور اپنے صدق سے نفع پاویگا یہ وہی دن ہیں جنکی نسبت کہا گیا ہے **ھذا یوم ینفع الصادقین صدقہم**۔

۵ جون ۱۹۰۴ء

صنعت و حرفت میں دسترس حاصل کرنے۔ سیر و سیاحت میں قوم کے افراد کو مشغول رہنے۔ لنڈن ہو آنے۔ مشنریوں میں ترقی کرنے وغیرہ کو آج کل تہذیب کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے اور جب کسی قوم میں یہ باتیں ہوں تو اسے ایک مہذب قوم کہتے ہیں یہ ذکر ایک صاحب نے حضرت اقدس کی مجلس میں آج کیا اسپر آپنے فرمایا

کہ جس قوم میں راستی کا پیار نہیں۔ اعمال میں للہیت نہیں اور ریاکاری اور خودپسندی انکا شیوہ ہے اسے مہذب نہیں کہہ سکتے۔ تہذیب کے اصول۔ اخلاص۔ صدق اور توحید ہیں وہ سوائے اسلام کے اور کسی دوسرے مذہب میں نہیں مل سکتے۔ عیسائیوں کو اخلاق کا بڑا ناز ہے مگر انکی جو بات دیکھو اسی میں گندہ ہے کوئی عمل ہو اسمیں ریاکاری ضرور ہے حالانکہ خلق وہ ہے جو للہ ہو۔ خدا کی عظمت اسپر ایمان اور خوف انسان کیخدمت یہ باتیں خلق کی ہیں لیکن یہاں خدا کی جگہ تو ایک یسوع نامی کو دیدی گئی ہے اور مخلوق کے ساتھ جو معاملہ ہے وہ ظاہر ہے۔ بات یہ ہے کہ جب خدا کو شناخت ہی نہیں کیا تو اسپر نظر کر کے کسی کی خدمت کیا کر سکتے ہیں سچے خلق کا پتہ تو بہت مشکل ہے جسکے یہ معنے ہیں کہ ہر ایک نوع کو بر محل برتا جاوے اور خدا سے ڈر کر وہ اپنی حد پر رہے لیکن ایمان کے سوا یہ باتیں حاصل نہیں ہوتیں۔ تو اب اسکو بلا کرتا ہے جو خدا سے ڈر کر گناہ کو چھوڑتا ہے یا اسکو راضی کرنیکی محنت برداشت کر کے ایک نیکی کو کرتا ہے اور جب تک یہ نیت نہیں ہوتی تب تک ہرگز ثواب نہیں ملتا۔ اگرچہ وہ کام بظاہر خوبنیک ہی ہو۔ بیدل لوگ بتوں کیلئے طرح طرح کیا کیا کرتے ہیں کتنے گھنٹوں اٹھتے ہیں مگر سب کی سب رائیگاں جاتی ہیں۔

www.aaiil.org

طاعون کا اصل مقصد

اس زمانہ میں جبکہ طاعون نے ہوخوفناک نظارون سے اہل عالم کو دلکو ہلا دیا ہے۔ اور اُس کی سختی اور تندی ہر موسم میں بڑھتی جاتی ہے۔ طبعاً یہ سوال ہر ایک کی فطرت میں پیدا ہو سکتا ہے۔ کہ آخر طاعون سے اصل مقصد اللہ تعالیٰ کا کیا ہے۔

طاعون کو صرف ایک مرض وبائی قرار دینا۔ اور منجملہ دیگر امراض وبائی کے ایک عام مرض تو سمجھ لینا تو غلطی ہے۔ کیونکہ اس کے متواتر دورون اور تیز رفتار سے اور ایک ترتیبی کارروائی نے اس کو تو ضرور یہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے۔ کہ یہ ضرور قہر الٰہی ہے۔ اور ایک لاارادہ قادر مطلق ہستی یعنی خدا تعالیٰ کے امر سے اپنی کارروائی کر رہی ہے۔ اس مقام پر ہمیں طاعون زدہ علاقوں میں اسکی ترتیبی کارروائی کی تفصیر پیش کرنیکی ضرورۃ مطلق نہیں ہے کیونکہ جن جن مقاموں میں یہ پہنچی ہے۔ وہان کے لوگوں نے خود مشاہدہ کر لیا ہوگا۔ اور جہان آجتک نہیں پڑی۔ وہان کے لوگ عنقریب دیکھ لیں گے۔ کہ اس کے حملے کس طرح ترتیب سے ہر ایک محلہ میں اور ہر طبقہ انسانی پر ہوتے ہیں۔ اور جس طرح سے ایک سرکاری افسر مدارج اور ترتیب کو مدنظر رکھکر احکام بالا کے احکام کی تعمیل کرتا ہے۔ ویسے ہی بڑے امتیاز اور حفظ مراتب کیساتھ یہ بھی لوگوں اور محلوں کو انتخاب کرتی ہے عنوان مذکورہ بالا سے ہماری صرف یہ غرض ہے۔ کہ ہم دکھلاوین کہ جب کہ یہ خدا تعالیٰ کیطرف سے مامور ہے۔ تو منشاء ایزدی کیا ہے کہ اگر وہ پورا کر دیا جاوے۔ تو خدا تعالیٰ اس سے دنیا کو محفوظ رکھے۔ مذکورہ بالا سوال کا جواب حضرۃ مولانا حکیم نور الدین صاحب نے اپنی ایک تقریر میں دیا ہے۔ جسکو ہم اپنے الفاظ میں ذیل میں درج کرتے ہیں

قرآن شریف پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جب اس قسم کے عذاب دنیا پر نازل ہوتے ہیں۔ تو سرکاری منشاء (ارادہ ایزدی) یہ ہوتا ہے۔ کہ لوگ تضرع کریں۔ یہ اس منشاء سرکاری کا علم ہونے کے لئے یہ امر ضروری نہیں ہے۔ کہ کوئی مامور بھی اسوقت دنیا میں موجود ہو۔ لیکن اگر کوئی مامور بھی موجود ہو۔ تو اس سے یہ نتیجہ نکلے گا۔ کہ خدا تعالیٰ ایک سخت پکڑ پکڑنا چاہتا ہے۔ تکالیف اور مصائب اور شدائد میں مبتلا ہو کر خود انسان کا دل تضرع کیطرف مائل ہو جاتا ہے۔ اور اس سے یہ امر ثابت ہوتا ہے۔ کہ فطرت انسانی بھی بذات خود خدا تعالیٰ کیطرف سے ایک مامور ہے۔ جو کہ منشاء سرکاری سے ایسے وقاۃ میں اُسے آگاہ کرتی ہے۔ آتشک اور سوزاک میں مبتلا انسان کو فطرت بتلاتی ہے۔ کہ تو نے بدعمل کیا۔ اور اُس کا یہ نتیجہ ہے۔ آئندہ تو اس سے باز آ۔ وہ دلمیں ملامت کرتا ہے خادم ہوتا ہے۔ حالت بیماری میں اقرار کرتا ہے۔ کہ اب آرام ہو جاوے۔ تو پھر زنا نکرونگا۔ (صحت پاکر وہ پھر کیون کرتا ہے یہ امر ہماری بحث سے سردست خارج ہے۔ گویا ایک طرف سے فطرت انسانی بھی خدا تعالیٰ کی رضامندی کی راہون کا علم دینے کے لئے ایسا بشیر اور نذیر ہے۔ جو کہ ہر وقت انسان کے اندر موجود ہے لیکن چونکہ یہ کامل رہبر نہیں ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے کتب سماوی اور انبیاء اور رسل کے ارسال کرنے کا سلسلہ بھی دنیا میں قایم کر رکھا ہے۔ تاکہ ہدایت اور نجات کی راہ میں کسی قسم کا سقم باقی نہ رہے۔ کتب سماوی اور انبیاء کے نزول سے بھی منشاء سرکاری یہی ہوتا ہے۔ کہ ہلاکت اور نجات کی راہون کا علم کامل طور پر حاصل ہو جاوے۔ بارگاہ الٰہی کا یہ منشاء ہرگز نہیں ہوتا۔ کہ ان کتابون یا مامورین کی پرستش کیجاوے۔ صرف یہی مقصد ہوتا ہے۔ کہ حسب تقاضائے فطرت جس تضرع کیضرورۃ دنیا کو ہوتی ہے۔ اُس کا علم اور طریق عمل انکو بتلا کر خدا کی رضا حاصل کرنے کا راستہ کھولدیا جاوے۔

پس اس وقت طاعون سے اصل مقصد جو تضرع ہے اس کے لحاظ سے انسانون کے تین گروہ ہین۔ اوّل وہ لوگ جنکے پاس کوئی کتاب آسمانی نہیں۔ انہیں طاعون اسلئے پڑتی ہے۔ کہ امن اور چین کیحالتمین اگر انہون نے الٰہی مامور فطرت انسانی کی آواز کو نہیں سُنا۔ تو اب اس طرح سے سن لین۔ اور منشاء سرکاری سے آگاہ ہو کر دائمی ہلاکت سے نجات پاوین۔ اور تضرع میں لگجاوین۔ دوسرے وہ لوگ جنکے پاس کتب سماوی اموال قدیمہ اور اخبار و آثار موجود ہین۔ لیکن مامور موجود نہیں۔ اس قسم کے لوگونکی خدا تعالیٰ نے دوہری مدد کی ہے۔ کہ علاوہ ایک رہبر فطرۃ انسانی کے ایک اور مددگار انکو دیدیا ہے۔ جسکے ذریعہ سے وہ اس طاعون کے زمانہ مین منشاء سرکاری سے آگاہ ہو سکتے ہین۔ اگر اب تک وہ طاعون مین مبتلا نہین ہوئے۔ تو تضرع مین مصروف ہو جاوین۔ سوم۔ وہ لوگ جنہیں علاوہ کتابون کے کوئی مامور بھی خدا کی راہون کا پتہ لگ جانا بہت ہی آسان کام ہے۔ فطرت انسانی کی آواز کے سننے مین امکان ہے کہ مغالطہ ہو جاوے۔ کتابون کے ذریعہ منشاء ایزدی کے سمجھنے مین ممکن ہے۔ کہ انسان غلطی کر بیٹھے۔ مگر ایک مامور کے ہوتے ہوئے غلطی مین رہنا بہت محال بات ہے۔ وہ اسلئے نہیں بھیجا جاتا کہ اسکی پوجا ہو۔ بلکہ صرف اسلئے آتا ہے۔ کہ اصل مقصود یعنی تضرع کا علم مخلوق کو دیوے۔ کہ خدا کی رضا ان ایام مین اسی سے وابستہ ہے۔ تم اس مین لگجاؤ

خدا تعالیٰ کو چونکہ عام اصلاح منظور ہے اور اس کا ذریعہ تضرع ہے۔ اس لئے ہر ایک قوم۔ ہر ایک ملت خواہ کہین آباد ہو۔ وہ مواخذہ کے نیچے ہے۔ پس اے احمدی لوگو تم مامور کے مرید اور متعلقین میں سے ہو کر اگر تضرع نہ کروگے۔ تو تم بھی مجرم ہوگے اور دوسرون کی نسبت زیادہ قابل اخذ ہوگے۔ کیونکہ جو تم کو دیا گیا ہے۔ وہ اورون کو نہیں دیا گیا ہے۔

مامور تضرع کا قایم مقام نہیں ہے۔

بعض نادان لوگ مامور کو ولی یا بزرگ جانکر اُسے خدا کا ایجنٹ قرار دیتے ہین۔ اور صرف اس کے تعلق بیعت کو تضرع کا قایم مقام بنا بیٹھتے ہین۔ یہ انکی غلطی ہے۔ کیونکہ مامور تو اپنی تعلیم دیکر ہر ایک قسم کی ذمہ واری سے سبکدوش ہو جاتا ہے۔ اور وہ تو بار بار یہی کہتا ہے۔ کہ عمل درآمد منظور ہے جس کی نظیر اسوقت کشتی نوح کی تعلیم موجود ہے۔ پس جو لوگ تضرع کو چھوڑتے ہین۔ اور حالتو نہیں تغیر نہیں کرتے وہ خدا کے غضب کے نیچے آتے ہین۔ پس چاہیئے۔ کہ تقوے کے حقیقی مغز کو حاصل کرین۔ اور اپنی ہر ایک حرکت اور سکون۔ معاملات۔ تعلقات۔ لین دین۔ میل ملاپ۔ عبادات۔ سب کچھ خدا کی مرضی کیموافق بجالاوین۔ تاکہ وہ اس سے محفوظ رکھے۔ اور اس بات پر نازان نہون۔ کہ ہم نے بیعت کی ہوئی ہے۔ اصل منشاء مامور کے آنے کا یہی ہے۔ کہ تم تضرع کرو۔ پس اگر تم تضرع مین مصروف نہیں ہو۔ تو تمہارا مامور سے کیا تعلق ہے

تضرع کیا ہے

جبکہ خدا تعالیٰ یہ جانتا ہے۔ کہ تم تضرع کرو۔ اس لئے اس امر کا سمجھنا بھی ضروری ہے کہ خود تضرع کیا شے ہے۔ اس کے معنے ہین آہ و زاری اور نالہ و بکا کر کے کسی کو اپنی پر مہربان بنالینا۔ یا اور کسی راضی کر کے مورد انعام بن جانا۔ یا اس کے عذاب سے محفوظ رہنا۔ جب انسان کسی کے آگے زاری کرتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہی ہوتا ہے۔ کہ میری گذشتہ خطائین معاف کیجاوین۔ وہ آئندہ ایسا نہ کرے گا۔ بلکہ حالتیں تغیر کر کے آقا کی رضامندی کا غالب ہوگا۔ پس خدا تعالیٰ جو تم سے زاری چاہتا ہے۔ اس کے بھی یہی معنے ہین۔ کہ تم اپنی حالتون کو بدلو۔ اور وہ بات اختیار کرو۔ جس سے وہ راضی ہوتا ہے۔ گویا دوسرے الفاظ میں سچی توبہ کے مفہوم کا نام تضرع ہے۔

بڑے بڑے شریر کیون نہیں ہلاک ہوئے

بعض نادانون نے یہ بھی غلطی کھائی ہے۔ کہ وہ اعتراض کرتے ہین۔ کہ بڑے بڑے شریر کیون نہیں ہلاک ہوئے۔ وہ کیون محفوظ ہین۔ میرا یقین ہے۔ کہ اس قسم کے معترض خدا تعالیٰ کی تقسیم اور اسکی سنت سے محض ناواقف اور غافل ہیں۔ دیکھو

* طاعون کی ابتدا حشاۃ الارض یعنی زمینی کیڑون سے ہوتی ہے اور اوّل اوّل جو ہے اس سے مرتی ہین۔ پھر ترقی کر کے انسانون مین آتی ہے کیا یہ اس امر کا ثبوت نہیں ہے۔ کہ طبقۃ انسان مین بھی جو لوگ حشاۃ الارض کے زمرہ مین ہین۔ اوّل طاعون انہی پر پڑنی چاہیئے۔ یعنی اول عام اور ادنے لوگ اس کا شکار ہون۔ اور پھر آہستہ آہستہ ترقی کر کے یہ بڑے بڑے اشرار پر حملہ کرے تم نہیں دیکھتے۔ کہ جب

www.aaiil.org

کرشمۂ محبت

بڑی بڑی جنگیں جہان اور بہت سی یادگاریں چھوڑ جاتی ہیں۔ اور ایک انقلاب عظیم دنیا میں پیدا کرتی ہیں۔ وہاں ساتھ ہی کوئی نہ کوئی گرتسمہ محبت بھی ان کی یادگار رہ جاتا ہے۔ حال کی جنگ دس و جہان کی بھی اس سے خالی نہ رہی۔ ۱۳ جولائی کا روزانہ اخبار عام میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ انگریزی اخبارات میں ایک دلچسپ خبر محبت کی جنگ کی خبروں میں دیکھی گئی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ منچوریا کی لڑائی میں ایک روسی فوج آئی۔ جس کو پورٹ آرتھر جانیکا حکم ہوا۔ افسر فوج کیساتھ ایک خوبصورت نوجوان اردلی تھا۔ جو کہ وطن سے ہی ہمراہ چلا آتا تھا۔ پورٹ آرتھر میں یہ اردلی مجروح ہوگیا جہاں سے اوسے ہسپتال میں لے گئے۔ جبکہ اس کی حالت میں تغیر عظیم واقع ہونے لگا۔ تو اوسوقت یہ راز کھلا کہ یہ اردلی اصل میں ایک نوجوان عورت ہے۔ جو کہ افسر فوج پر فریفتہ ہے۔ وطن میں اس نے شادی کی آرزو کی لیکن افسر نے نہ مانا۔ آخر اس اسیر محبت نے بھیس بدلکر اردلی کی صورت میں اس افسر کے زیر نظر رہنا شروع کیا۔ اور اسی عشق میں اپنے وطن اور عزیز و اقربا کو خیرباد کہکر جنگ میں چلی آئی۔ جب یہاں یہ راز کھلا۔ تو افسر بھی اس کی جرأت پر دنگ ہوگیا۔ مگر افسوس کہ اس گھڑی بھی اس نے اس کی درخواست کا جواب نفی میں دیا۔ ہسپتال کے عہدہ داروں اور نیز اس کے دوستوں نے بھی بہت کچھ سمجھایا کہ اس کی وفا کی قدر کرو اور شادی کرلو۔ لیکن خاندانی وجوہات اوسے مانع ہوئے۔ جب یہاں بھی اوس گشتہ محبت کو مایوسی ہوئی تو اوسکی عمر کا پیمانہ لبریز ہوگیا۔ اور بہت جلدی اوس نے اپنے دشمنوں کو دنیا میں گذار کر عالم ثانی کی راہ لی۔ جب اوسکی موت کی خبر اوس سنگدل افسر کو ملی۔ تو چونکہ اس عاشق صادق کا صدق اور وفا اپنے کمال کو پہونچ چکا تھا۔ اور اب اس کی تاثیر نے اپنی پوری حرارت سے کام کرنے لگ گئیں تھیں۔ آخر اس کا دل کمبخت وہ اپنے اسوقت کے ارادہ اور خیال پر کوئی قابو نہ پا سکا۔ اپنے کمرہ میں گیا۔ اور بندوق سے خودکشی کرکے جان دی

ضروری اطلاع

خریداران ایڈریس خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری جو کہ مطبوعہ سرٹیفکیٹ پر ہے۔ ضرور دیا کریں۔ ورنہ تعمیل ارشاد نہ ہوسکے گی۔ مینیجر

تعدد ازدواج پر سید محمود مرحوم کی رائے

جواز پالیگیمی پر بحث کرتے ہوئے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ پابندی عقد کی بھی کوئی ضرورت ہے؟ اور اس کو یقیناً ہر ذی تمیز بآسانی تسلیم کریگا۔ کہ بجائے آزادی مباشرت کے تعیین زوجین مناسب ہے۔ قطع نظر اور امور کے طریق تمدن میں اس سے بڑی سہولت پیدا ہوتی ہے۔ اس کے بعد دو امور بحث طلب ہیں۔ اول یہ کہ ایک مرد کو کئی عورتوں کی کیا ضرورت ہے۔ دوسرے یہ کہ خاص چار تک اجازت دینے کی علت غائی کیا ہے

سوال اول کا جواب یہ ہے کہ تمام مخلوق میں مباشرۃ کے چار طریقے ہیں۔ اور ہر طریقہ کسی خاص گروہ حیوانات کی خلقت و شمار پر مبنی ہے۔ پہلا طریقہ مونوگیمی ہے۔ یعنی ایک مرد ایک وہ باہم زندگی بسر کریں۔ حیوانات میں اس کی عمدہ مثال سارس و کبوتر ہیں۔ ان کی خلقت پر اگر غور کیا جاوے۔ تو صاف معلوم ہوجاتا ہے۔ کہ قدرت نے ان جانوروں کو اس حد سے بڑھنے کی اجازت ہی نہیں دی ہے۔ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ سارس یا کبوتر کے ایک جوہل کے انڈے اگر سب کے سب بچے نکالدیں تو ان میں سے نر و مادہ کی تعداد قریب قریب برابر ہوگی۔ اسطرح پر قدرتاً گنجائش ہی نہیں ہوتی ہے کہ ایک نر کو کئی مادہ یا ایک مادہ کے کئی نر ہوں

دوسرا طریقہ پالیگیمی ہے۔ یعنی ایک نر اور کئی مادہ اسکی مثال جو سب کے پیش نظر ہے وہ مرغی ہے۔ عام طور پر دیکھا ہے کہ مرغ کم پیدا ہوتے ہیں اور مرغی زیادہ۔ انکی پیدائش سے بھی یہ بات ظاہر ہوتی ہے کیونکہ معلوم ہوا ہے۔ کہ اگر مرغی ایک جوہل کے انڈوں پر بٹھائی جاوے۔ اور انمیں کوئی گندہ نہ ہو جاوے۔ تو صرف ایک انڈے سے مرغ پیدا ہوگا باقی بیس سے مرغی۔ اسلئے روزمرہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک مرغ کئی مرغیوں کیلئے کافی ہوتا ہے۔ اسیطرح غوغائی جن کا گردہ بڑا ہوتا ہے اور اسی لئے سیلون اسسٹرس کہلائے جاتے ہیں۔ انمیں بھی نر مخنث ایک ہوتا ہے باقی جملہ مادہ۔

تیسرا طریقہ پالی اینڈری ہے۔ یعنی ایک مادہ ہو اور اس کے کئی نر اسکی مثال شہد کی مکھیاں ہیں۔ ایک چھتہ میں سینکڑوں مکھیاں ہوتی ہیں۔ انمیں مادہ ایک ہوتی ہے باقی سب نر ہوتی ہیں

چوتھا طریقہ بلاتعین تعداد ہے۔ یعنی نر و مادہ بے تعداد بنا کر رہتے ہیں نہ انکی تعداد معلوم ہوسکتی ہے۔ یہ ان حیوانات سے متعلق ہے جنمیں اناث و ذکور کا باہمی تعلق مستحکم نہیں رہتا بلکہ ایک خاص وقت کیلئے ہوتا ہے۔ اس کی مثال کتا، گائے بھینس وغیرہ ہیں

انسان میں چونکہ یہ تعلق دائمی و مستحکم ہوتا ہے تمدن کی بنا یہ ہے کہ مرد و عورت ایک دوسرے کے مددگار بنیں۔ اس خیال سے جو تیسرا طریقہ اس سے کسیطرح تعلق ہی نہیں رکھتا۔ باقی تین طریقوں سے کوئی طریقہ انسان کیلئے مخصوص ہونا چاہیئے۔ اسکی تحقیق انسان کی مردم شماری اور پیدائش ہی ہو سکتی ہے۔ مختلف ممالک میں ہر جگہ پیدائش اناث بمقابلہ ذکور کے زیادہ ہے۔ علاوہ برین لحاظ مردم شماری ساری دنیا میں عورتیں مردوں سے بہت زیادہ ہیں۔ ایک تو قدرتی زیادتی اور بعض مردوں کا ایسے کاموں میں مشغول رہنا جو انکو مجرد رہنے پر مجبور کریں عورتوں کی قاتل تعداد کو اور بھی زیادہ کرتا ہے مثلاً بحری و بری فوجیں داخل ہوتی ہیں اور کثیر شادی نہیں کرتا اور لڑائیوں میں جو کشت و خون ہوتا ہے انمیں بھی سب مردہی ضائع ہوتے ہیں اسیطرح ہر ملک میں مرد و عورتوں کی تعداد میں ایک بڑا فرق ہوجاتا ہے۔ اب یہ امر قدرتی طور پر ظاہر ہے کہ پالیگیمی رائج ہو ورنہ مانوگیمی کیحالتمیں قریباً نصف عصمہ عورتوں کا بیکار رہیگا۔

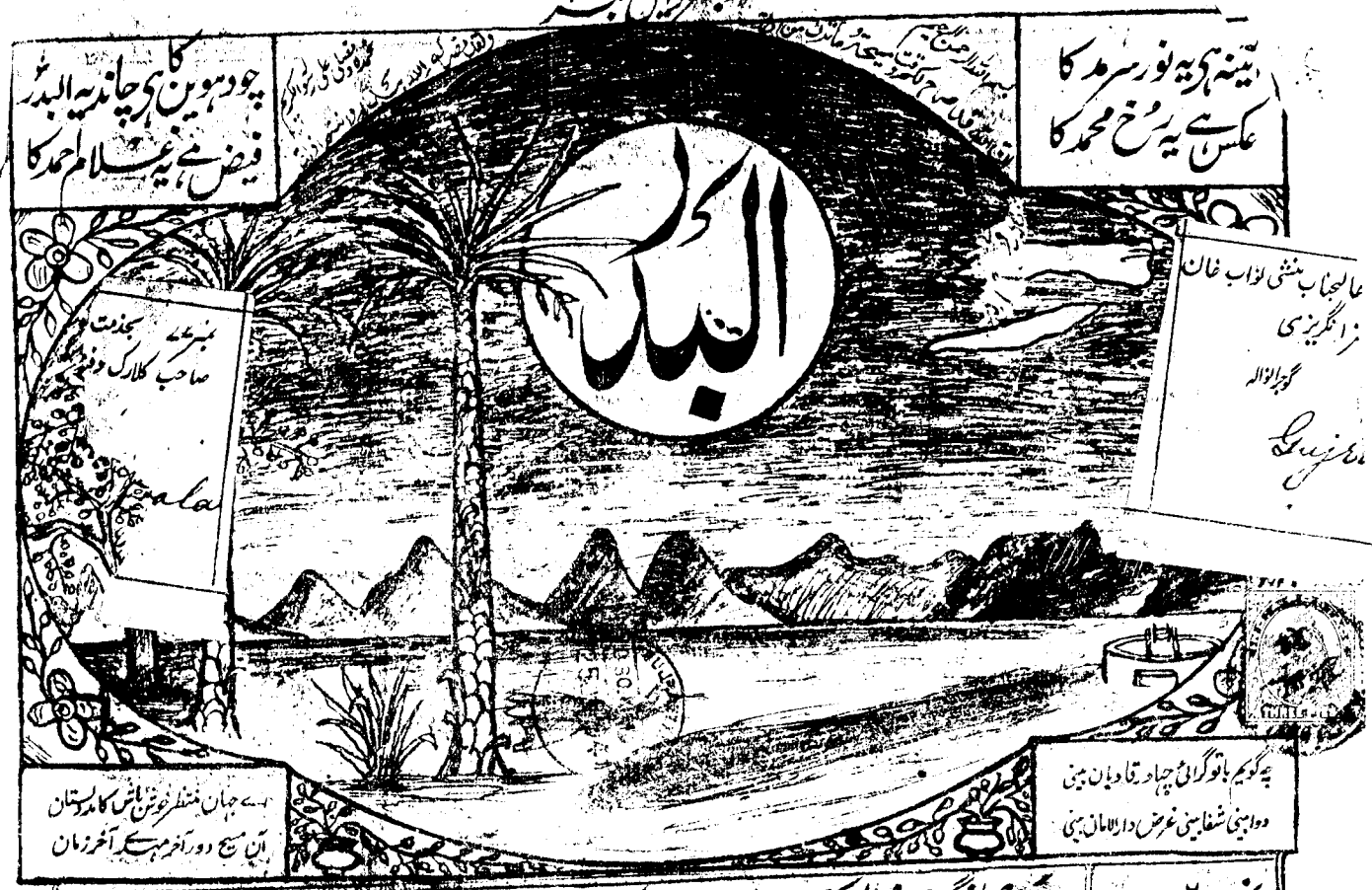
اس نسبت سے ثابت ہے کہ خالق عزوجل نے انسانکو خلق ہی اس طرح پر کیا ہے کہ بعض مردوں کی ایک سے زیادہ عورتیں ہوں

سوال دوم کا جواب عورتوں کی فطری حالت پر غور کرنے سے صاف ہوجاتا ہے۔ اسلام نے چار کی تعداد انتہائی رکھی ہے جو یقیناً خاص خاص حالتمیں ضروری ہوگی۔ فرض کیجئے ایک مرد اور ایک عورت ہر طرح کامل الصحت و قوی الجثہ ہیں انکی شادی مثلاً جنوری میں ہوئی چونکہ کسی طرح سے انکی صحت میں قصور نہیں اور پوری قوۃ دو فوز کہ حاصل ہے۔ پس اسی مہینہ میں حمل واقع ہوگا بعد از حمل اوسے طلب عورت سے دس ہفتہ تک مقاربت جائز ہے۔ اس کے بعد مضر ہے پس جس شخص کا نکاح جنوری میں ہوا وہ اس عورت سے اپریل سے علیحدگی رکھیگا۔ اور چونکہ وہ مرد کامل الصحت مان لیا گیا ہے اسلئے اب اس کو دوسری عورت کی ضرورت ہوگی۔ اس دوسری عورت سے (جو ہر لحاظ سے پہلی مان لیگئی ہے) مثل سابق تین مہینہ کے بعد علیحدگی ہوگا۔ جب دوسرے اور تیسری کی حاجت ہوگی۔ جس سے وہ اکتوبر تک ہم صحبت ہوسکتا ہے۔ پہلی عورت جو جنوری میں حاملہ ہوئی تھی غالباً مذکر عن قارع ہوگی۔ اس کے بعد ہی اس کے مہینوں اور صرف ہونگے تو مرد کو آخر دسمبر تک ایک چوتھی عورت ضروری ہے جس کے بعد پہلی عورت تندرست ہو چکے گی

اس حساب پر چار نکاح کی حد مقرر کرنے کی مصلحت خوب روشن ہوجاتی ہے علاوہ برین عورت کی معذوری کا خیال کرنے قبل معمولی تمام کو بھی نظر انداز نہ کرنا چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام کسی خاص کسی نہیں بنایا ہے اسکے احکام کسی ملک یا قوم سے مخصوص نہیں ہیں خدا تعالیٰ کا کوئی امر خلاف عقل نہیں ہوسکتا یہ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم ان پاک اصولوں کو عقل کیساتھ ثابت کرسکیں گے۔ اگر اسلام پالیگیمی

www.aaiil.org

رجسٹرڈ نمبر ۲۸۸



نمبر ۲۶ | ہر ایک انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴ کو دارالامان قادیان سے شایع ہوتا ہے | جلد ۳

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

مامسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ را امام و مقتدا — اندریں دین آمدہ از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست — آن رسولی کش محمد ہست نام — ہم بریں از دار دنیا بگذریم
مصحف او با بشیر شد اندرین — جاں شد و با جاناں بجو اندر جنان — ہست او خیر الرسل خیر الانام — ایں سخن ما مادام
ما از و نو شیم ہر آبی کہ ہست — روشنہ سیراب سیرابی کہ ہست — آنچہ ما را حی و ایمانی بود — ہر کہ ظلمت شود ایمان ازاں
ما از و یابیم سر نور و کمال — وصل دلدار ازل بی او محال — قندلی قول او در جان ماست — ہست آن از خود و ہمان جائی بود
از ملائک از خبر ہا ئی معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد — آنچہ از حضرت احدیت است — ہر چہ رذلت شود ایمان است
معجزات او ہمہ حق اندر ا — منکر آن محض لعنت است — معجزات انبیاء و سالقین — منکر آن
بر ہمہ ما جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکاری کند از اشقیاست — آنچہ در قرآنیانش بالیقین — یقیم دوری ازاں روشن کتاب — نزد ما کفر است خسران و تباہ

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں — ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں ہم طالبکہ اکرتا ہا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔ **سوم** ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنہیں میں گرفتار رہتا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں۔ کہ جانتک میری طاقت اور سمجھ ہے۔ تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور **دین کو دنیا پر مقدم** رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ساتھ ہی میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں

(پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔)

نوٹ ۔ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ نومبر و دسمبر ۱۸۸۹ء کا سارا مہینہ آپ بٹالہ میں جبکہ البدر ابھی شائع نہیں ہوتا تھا

دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اسلام کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے۔ شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کو کسی وقت مغلوب نہیں ہونے دیگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم ۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کی پڑھنی اور اپنے گزشتہ گناہوں کیلئے استغفار کرتا رہیگا۔ اور دل لگا کر درود شریف پڑھنا اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنا اور استغفار کرتے رہنا۔

چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور ہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنیکو اپنی راہ میں طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ آگے قدم بڑھائے گا

ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و حموس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور **قال اللہ و قال الرسول** کو اپنے ہر راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عجز اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھے گا۔

نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چلیگا اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا

دہم ۔ یہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس وقت تک رہیگا جبتک موت کا وقت آجائے

www.aaiil.org

ابتدائے جون ۱۹۰۴ء - بمقام گورداسپور

تعدد ازواج پر تقریر

ایک احمدی صاحب نے حضرت اقدس کی خدمت میں عرض کی کہ تعدد ازواج میں جو عدل کا حکم ہے کیا اُس سے یہی مراد ہے کہ مرد بحیثیت الرجال قوامون علی النساء کے خود ایک حاکم عادل کی طرح جس بیوی کو سلوک کے قابل پاوے ویسا سلوک اس سے کرے یا کچھ اور معنی ہیں۔

حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ محبت کو قطع نظر بالائے طاق رکھکر عملی طور پر سب بیویوں کو برابر رکھنا چاہیے مثلاً باریجات خرچ خوراک۔ معاشرت حتی کہ مباشرت میں بھی مساوات برتے۔ یہ حقوق اس قسم کے ہیں کہ اگر انسان کو پورے طور پر معلوم ہوں تو بجائے بیاہ کے وہ ہمیشہ رنڈوا رہنا پسند کرے۔ خدا تعالےٰ کی تہدید کے نیچے رہ کر شخص زندگی بسر کرتا ہے وہی اُنکی بجا آوری کا دم بھر سکتا ہے۔ ایسے لذات کی نسبت جنسے خدا تعالیٰ کا تازیانہ ہمیشہ سر پر رہے تلخ زندگی بسر کرلینی ہزار ہا درجہ بہتر ہے تعدد ازدواج کی نسبت اگر ہم تعلیم دیتے ہیں تو صرف اس لیے کہ معصیت میں پڑنے سے انسان بچا رہے اور شریعت نے اسے بطور علاج کے ہی رکھا ہے کہ اگر انسان اپنے نفس کا میلان اور غلبہ شہوات کی طرف دیکھے اور اُسکی نظر بار بار خراب ہوتی ہو تو زنا سے بچنے کے لیے دوسری شادی کرلے لیکن پہلی بیوی کے حقوق تلف نہ کرے۔ تورات سے بھی یہی ثابت ہے کہ اُسکی دلداری زیادہ کرے کیونکہ جوانی کا بہت سا حصہ اس نے اُسکے ساتھ گذارا ہوا ہوتا ہے اور ایک گہرا تعلق خاوند کا اُسکے ساتھ ہوتا ہے۔ پہلی بیوی کی رعایت اور دلداری یہانتک کرنی چاہیے کہ اگر کوئی ضرورت مرد کو ازدواج ثانی کی محسوس ہو لیکن وہ دیکھتا ہے کہ دوسری بیوی کے کرنے سے اُسکی پہلی بیوی کو سخت صدمہ ہوتا ہے اور حد درجہ کی اُسکی دل شکنی ہوتی ہے تو اگر وہ صبر کرسکے اور کسی معصیت میں مبتلا نہ ہوتا ہو اور نہ کسی شرعی ضرورت کا اُس سے خون ہوتا ہو تو ایسی صورت میں اگر اُن اپنی ضرورتوں کی قربانی سابقہ بیوی کی دلداری کے لیے کردے اور ایک ہی بیوی پر اکتفا کرے تو کوئی حرج نہیں ہے

اور اُسے مناسب ہے کہ دوسری شادی نہ کرے۔

اس قدر ذکر ہوا تھا کہ ایک صاحب نے اُٹھکر عرض کی کہ البتہ اور آنمحکم اخباروں میں تعدد ازدواج کی نسبت جو کچھ لکھا گیا ہے اُس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے ذمہ دوسرا نکاح حضور نے فرض کر دیا ہے

(ہم وہ تقریر اس تقریر کے آخر میں درج کرینگے) (ایڈیٹر)

دیکھو صفحہ ۳

آپ نے فرمایا

کہ ہمیں جو کچھ خدا تعالےٰ سے معلوم ہوا ہے وہ بلا کسی رعایت کے بیان کرتے ہیں۔ قرآن شریف کا منشاء زیادہ بیویوں کی اجازت سے یہ ہے کہ تمکو اپنے نفوس کو تقوے پر قائم رکھنے اور دوسرے اغراض مثل اولاد صالحہ کے لینے اور خویش و اقارب کی نگاہ داشت اور اُن کے حقوق کی بجا آوری سے ثواب حاصل ہو۔ اور اپنی اغراض کے لحاظ سے اختیار دیا گیا ہے کہ ایک دو تین چار عورتوں تک نکاح کرلو لیکن اگر اُن میں عدل نہ کرسکو تو پھر ریفنس ہوگا اور بجائے ثواب کے عذاب حاصل کرینگے کہ ایک گناہ سے نفرت کیوجہ سے دوسرے گناہ پر آمادہ ہوئے۔ دل دکھانا بڑا گناہ ہے اور لڑکیوں کے تعلقات بہت نازک ہوتے ہیں جب والدین اُنکو اپنے سے جدا اور دوسرے کے حوالہ کرتے ہیں تو خیال کرو کہ کیا اُمیدیں اُن کے دلوں میں ہوتی ہیں اور جسکا اندازہ انسان عاشروھن بالمعروف کے حکم سے ہی کرسکتا ہے۔ اگر انسان کا سلوک اپنی بیوی سے عمدہ ہو اور اُسے ضرورت شرعی پیدا ہو جاوے اُسکی بیوی اُسکے دوسرے نکاحوں سے ناراض نہیں ہوتی۔ ہمنے اپنے گھر میں کئی دفعہ دیکھا ہے کہ وہ ہمارے نکاح ثانی کی پیشگوئی کے پورا ہونے کے لیے رو رو کر دعائیں کرتی ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ بیویوں کی ناراضگی کا بڑا باعث خاوند کی نفسانیت ہوا کرتی ہے اور اگر اُنکو اسبات کا علم ہو کہ ہمارا خاوند صحیح اغراض اور تقوے کے اصول پر دوسری بیوی کرنا چاہتا ہے تو پھر وہ کبھی ناراض نہیں ہوتیں۔ فساد کی بنا تقوی کی خلاف ورزی ہوا کرتی ہے۔

خدا کے قانون کو اُسکے منشاء کے برخلاف ہرگز نہ برتنا چاہیے اور نہ اُس سے ایسا فائدہ اُٹھانا چاہیے جس سے وہ صرف نفسانی جذبات کی ایک سپر بنجاوے۔ یاد رکھو کہ ایسا کرنا معصیت ہے خدا تعالےٰ بار بار فرماتا ہے کہ شہوات کا تمہر غلبہ ہو بلکہ تمھاری غرض ہر ایک امر میں تقوے ہو اگر شریعت کو سپر بنا کر شہوات کی اتباع کے لیے بیڑیاں کی جاویں تو سوائے اسکے اور کیا نتیجہ ہوگا کہ دوسری قومیں اعتراض کریں کہ مسلمانوں کو بیویاں کرنے کے سوا اور کوئی کام ہی نہیں۔ زنا کا نام ہی نہیں بلکہ شہوات کا کھلے طور دل میں پڑ جانا گناہ ہے۔ دنیاوی تمتع کا حصہ انسانی زندگی میں بہت ہی کم ہونا چاہیے تاکہ فلیضحکوا قلیلاً ولیبکوا کثیراً یعنی ہنسو تھوڑا اور روؤ بہت کا مصداق بنو۔ لیکن جس شخص کی بنیاد تمتع کثرت سے ہیں اور وہ رات دن بیویوں میں مصروف ہے اُسکو رقت اور رونا کب نصیب ہوگا اکثر لوگوں کا یہ حال ہے کہ وہ ایک خیال کی نا امیدی اور اتباع میں تمام سامان کرتے ہیں اور پھر جسے خدا تعالےٰ کے اصل منشاء سے دور جا پڑتے ہیں خدا تعالےٰ نے اگرچہ بعض اشیا جائز تو کر دی ہیں مگر اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ عمر ہی انہیں بسر کی جاوے خدا تعالےٰ تو اپنے بندوں کی صفت میں فرماتا ہے یبیتون لربھم سجدا وقیاما کہ وہ اپنے رب کے لیے تمام رات سجدہ اور قیام میں گذارتے ہیں۔ اب دیکھو رات دن بیویوں میں غرق رہنیوالا خدا کے منشاء کے موافق رات کیسی عبادت میں کاٹ سکتا ہے۔ وہ بیویاں کیا کرتا ہے گویا خدا کے لیے شریک پیدا کرتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں تھیں اور باوجود اُنکے بھی آپ ساری ساری رات خدا کی عبادت میں گذارتے تھے۔ ایک رات آپکی باری عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تھی کچھ حصہ رات کا گذر گیا تو عائشہ کی آنکھ کھلی دیکھا کہ آپ موجود نہیں اُسے شبہ ہوا کہ شاید آپ کسی اور بیوی کے ہاں ہونگے اُس نے اُٹھکر ہر ایک کے گھر میں تلاش کیا مگر آپ نہ ملے آخر دیکھا کہ آپ قبرستان میں ہیں اور سجدہ میں رو رہے ہیں۔ اب دیکھو کہ آپ زندہ اور چاہتی بیوی کو چھوڑ کر مردوں کی جگہ قبرستان میں گئے اور روتے رہے تو کیا آپ کی بیویاں حظ نفس یا اتباع شہوت کی بنا پر ہو سکتی ہیں؟ غرضکہ خوب یاد رکھو کہ خدا کا اصل منشاء یہ ہے کہ تمہر شہوات غالب نہ آویں اور تقوے کی تکمیل کے لیے اگر ضرورت حقہ پیش آوے تو اور بیوی کرلو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمتع دنیاوی کا یہ حال تھا کہ ایک بار حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ سے ملنے گئے ایک لڑکا بھیجکر اجازت چاہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھجور کی چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے

نوٹ۔ افسوس ہے کہ کمال مصروفیت اور کاتب کی عدم مدد کے باعث ان دونوں ہم عمروں اور دیگر مضامین کی ترتیب نہ رکھ سکے (ایڈیٹر)

www.aaiil.org

جب حضرت عمر اندر آئے تو آپ اُٹھکر بیٹھ گئے۔ حضرت عمر نے دیکھا کہ مکان سب خالی پڑا ہے اور کوئی زینت کا سامان اُس میں نہیں ہے ایک کھونٹی پر تلوار لٹک رہی ہے یا وہ چٹائی ہے جس پر آپ لیٹے ہوئے تھے اور جس کے نشان اُسی طرح آپ کی پشت مبارک پر بنے ہوئے تھے حضرت عمرؓ اُن کو دیکھکر رو پڑے آپ نے پوچھا اے عمر تجھکو کس چیز نے رُلایا عمر نے عرض کی کہ کسریٰ اور قیصر تو نعم کے اسباب رکھیں اور آپ جو خدا کے رسول اور دو جہان کے بادشاہ ہیں اس حال میں رہیں آنحضرت نے فرمایا اے عمر مجھے دنیا سے کیا غرض میں تو اُس مسافر کی طرح گذارہ کرتا ہوں جو اونٹ پر سوار منزل مقصود کو جاتا ہو ریگستان کا راستہ ہو اور گرمی کی سخت شدت کی وجہ سے کوئی درخت دیکھکر اُسکے سایہ میں ستانے اور تھوڑی دیر پسینہ خشک ہوا ہو وہ پھر چل پڑے جسقدر نبی اور رسول ہوئے ہیں سب نے دوسرے جہان (آخرت) کو ہی مدنظر رکھا ہوا تھا۔

[illegible] ہے کہ جو شخص شہوات کی اتباع سے زیادہ پرہیز کرتا ہے وہ مغز اسلام سے دور رہتا ہے ایک دن جو ہر روز کھاتا ہے اور رات جو آتی ہے اگر وہ کبھی بھی زندگی بسر نہیں کرتا اور روتا کم یا بالکل ہی نہیں روتا اور ہنستا زیادہ ہے تو یاد رہے کہ وہ [illegible] کا نشانہ ہے۔ استیفاء لذات اگر حلال طور پر ہو تو حرج نہیں جیسے ایک شخص ٹٹو پر سوار ہے اور راستہ میں اُسے نہاری وغیرہ ایسی دیتا ہے کہ اُسکی طاقت قائم رہے اور وہ منزل مقصود تک اُسے پہونچا دے جہاں خدا تعالیٰ نے سب کے حقوق رکھے ہیں وہاں نفس کا بھی حق رکھا ہے۔ کہ وہ عبادت بجالا سکے لوگوں کے نزدیک چوری زنا وغیرہ ہی گناہ ہیں اور اُنکو یہ معلوم نہیں کہ استیفاء لذات میں مشغول ہونا بھی گناہ ہے اگر ایک شخص اپنا اکثر حصہ وقت کا تو عیش و آرام میں بسر کرتا ہے اور کسی وقت اُٹھکر چار رکعتیں بھی مار دیتا ہے (یعنی نماز پڑھ لیتا ہے) تو وہ نمرودی زندگی بسر کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ریاضت اور مشقت کو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا تو اس محنت میں مرجاوے گا حالانکہ ہمنے تیرے لیے بیویاں بھی حلال کی ہیں یہ خدا تعالیٰ نے آپ کو ایسے ہی فرمایا جیسے ماں اپنے بچہ کو پڑھنے یا دوسرے کام میں مستغرق دیکھکر صحت کے قیام کے لحاظ سے اُسے کھیلنے کو دنے کی اجازت دیتی ہے خدا تعالیٰ کا یہ خطاب اسی غرض سے ہے کہ آپ تازہ دم ہوکر پھر دین کی خدمت میں مصروف ہوں اس سے میرا ہرگز نہیں کہ آپ شہوات کیطرف جھک جاویں ناداں معترض ایک پہلو کو تو دیکھتے ہیں اور دوسرے کو نظر انداز کر دیتے ہیں پادریوں نے اثبات کیطرف کبھی غور نہیں کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی میلان کسطرف تھا اور راتدن آپ کس فکر میں رہتے تھے۔ بہت سے ملا اور عام لوگ ان باریکیوں سے ناواقف ہیں اگر انکو کہا جاوے کہ تم شہوات کے تابع ہو تو جواب دیتے ہیں کیا ہم حرام کرتے ہیں شریعت نے ہمیں اجازت دی ہے تو ہم کرتے ہیں۔ انکو یہ [illegible] علم نہیں کہ بے محل استعمال سے حلال بھی حرام ہو جاتی ہے ماخلقت الجن والانس الا لیعبدون سے ظاہر ہے کہ انسان صرف عبادت کے لیے پیدا کیا گیا ہے پس اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے جسقدر [illegible] درکار ہے اگر اُس سے زیادہ لیتا ہے تو گو وہ شے حلال ہی ہو مگر فضول ہونیکی وجہ سے اُسکے لیے حرام ہو جاتی ہے۔ جو انسان راتدن نفسانی لذات میں مصروف رہے وہ عبادت کا کیا حق ادا کر سکتا ہے مومن کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک سچ زندگی بسر کرے لیکن عیش و عشرت میں بسر کرنے سے تو وہ اس زندگی کا عشر عشیر بھی حاصل نہیں کر سکتا۔ ہمارا کلام مقصد یہ ہے کہ دونوں پہلوؤں کا لحاظ رکھا جاوے یہ نہیں کہ صرف لذات کے پہلو پر زور دیا جاوے اور تقوی کو بالکل ترک کر دیا جاوے۔ اسلام نے جن کاموں اور باتوں کو مباح کہا ہے اُس سے یہ غرض ہرگز نہیں ہے کہ راتدن اُنمیں مستغرق رہے صرف یہ ہے کہ بقدر ضرورت وقت پر ان سے فائدہ اُٹھایا جاوے۔

اسمقام پر پھر وہی صاحب بولے کہ اس سے تو یہ نتیجہ نکلا کہ تعداد ازدواج بطور دوا کے ہے نہ بطور غذا کے۔ حضور نے فرمایا ہاں۔ اسپر انھوں نے غرض کی کہ ان اخبار والوں نے تو لکھا ہے کہ احمدی جماعت کو بڑھانے کے لیے زیادہ بیویاں کرو۔ حضور نے فرمایا کہ ایک حدیث میں یہ ہے کہ کثرت ازدواج سے اولاد بڑھاؤ تاکہ امت زیادہ ہو اصل بات یہ ہے کہ انما الاعمال بالنیات انسان کے ہر عمل کا مدار اُسکی نیت پر ہے کیسے دلکش چیز کو ہم نہیں دیکھ سکتے اگر کسیکی یہ نیت نہیں ہے کہ زیادہ بیویاں کر کے عورتوں کی لذات میں فنا ہو بلکہ یہ ہے کہ اُس سے خادم دین پیدا ہوں تو کیا حرج ہے لیکن اسپر بھی مشروط بشرائط ہے مثلاً اگر ایک شخص کی چار بیویاں ہوں اور ہر سال ایک سے ایک اولاد ہو تو چار سال میں سولہ بچے ہوں گے۔ مگر یاد رہے کہ جو شخص دوسرے پہلو کو ترک کر دیتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ صرف ایک پہلو پر ہی زور دیا جاوے حالانکہ ہمارا یہ منصب ہرگز نہیں ہے۔ قرآن شریف میں متفرق طور پر تقوی کا ذکر آیا ہے لیکن جہاں کہیں بیویوں کا ذکر ہے وہاں ضرور ہی تقوی کا بھی ذکر ہے ادائگی حقوق ایک بڑی ضروری شے ہے اسی لیے عدل کی [illegible] ہے اگر ایک شخص دیکھتا ہے کہ وہ حقوق کو ادا نہیں کر سکتا یا اسکی رجولیت کے قویٰ کمزور ہیں یا خطرہ ہو کہ کسی بیماری میں مبتلا ہو جاوے تو اُسے چاہیے کہ دیدہ و دانستہ اپنے آپ کو [illegible] ڈالے۔ تقوی یعنی شرعی ضرورت جو اپنے محل پر [illegible] ہے [illegible] خود تجویز کرتی ہے کہ خاوند اور بیوی کے تعلق کو [illegible] آخری نصیحت ہمارے کل کی یہی ہے کہ اسلام کو اپنی عیاشیوں کے لیے سپر نہ بناؤ کہ آج ایک حسین عورت نظر آئی تو اُسے کر لیا کل اور نظر آئی تو اُسے کر لیا یہ تو گویا خدا کی گدی پر عورتوں کو بٹھانا اور اُسے بھلا دینا ہوا۔ دین تو چاہتا ہے کہ کوئی ذکر دلپر ایسا رہے جس سے ہر وقت خدا تعالیٰ یاد آوے ورنہ سلب ایمان کا خطرہ ہے۔ اگر صحابہ کرام عورتیں کر لیتے اور انھیں میں مصروف رہنے والے ہوتے تو پھر سرجنگوں میں کیوں کٹواتے حالانکہ اُن کا یہ حال تھا کہ ایک کی اُنگلی کٹ گئی تو اُسے مخاطب ہو کے کہا کہ تو ایک اُنگلی ہی ہے اگر کٹ گئی تو کیا ہوا۔

مگر جو شب و روز عیش و عشرت میں مستغرق ہے وہ کب ایسا دل لا سکتا ہے۔ آنحضرت نماز میں اسقدر روتے اور قیام کرتے کہ آپ کے پاؤں پر ورم ہو جاتا صحابہ نے عرض کی کہ خدا نے آپ کے تمام گناہ بخشدیے ہیں پھر اسقدر مشقت اور رونیکی کیا وجہ ہے فرمایا کیا میں خدا کا شکر گذار بندہ نہ ہوں۔

ہم کلامہ الشریف

(بعد از اجرائی کی جماعت کو تاکید) [illegible] حضرت حکیم نورالدین صاحب کے [illegible] صاحبزادہ [illegible] پیدا ہونیکی اطلاع حضرت اقدس کو ہوئی تو آپ نے فرمایا

مجھے بہت خوشی ہوئی کیونکہ اس سے پیشتر مولوی صاحب کو اولاد کا بہت صدمہ پہونچا ہوا ہے میرا جی چاہتا ہے کہ اس کا نام عبدالقیوم رکھا جاوے۔ میرا تو یہی جی چاہتا ہے کہ میری جماعت کے لوگ کثرت ازدواج کریں اور کثرت اولاد سے جماعت کو بڑھاویں مگر شرط یہ ہے کہ پہلی بیویوں کے ساتھ دوسری بیوی کی نسبت زیادہ اچھا سلوک کریں تاکہ اُسے تکلیف نہ ہو۔ دوسری بیوی پہلی بیوی کو اسی لیے ناگوار معلوم ہوتی ہے کہ وہ خیال کرتی ہے کہ میری غورد پرورخت اور حقوق میں کمی کی جاویگی مگر میری جماعت کو ایسا طرز نہ کرنا چاہیے۔ اگرچہ عورتیں اسبات سے ناراض ہوتی ہیں مگر میں تو یہی تعلیم دوں گا یہ شرط ساتھ رہیگی کہ پہلی بیوی کا حق غورد پرورخت اور اس کے حقوق دوسری کی نسبت زیادہ تو ہوں اور دوسری سے زیادہ خوش رکھا جاوے ویسا [illegible] ہوں اور دوسری سے اُسے زیادہ خوش رکھا جاوے ویسا [illegible]

نہ ہو کہ جیسا ثواب کے عذاب ہو جیسا کہ بعض لوگوں کو بھی اس امر کی ضرورت پیش آئی ہے۔ المرتب

www.aaiil.org

متقی کون ہے

۱۹ جون ۳۴ء

گذشتہ اشاعت سے آگے

بھی بات یہ ہے کہ حق جب ظاہر ہو تو اُسے جو خواہ نخواہ رد کرتا ہے اور دلائل معقولات منقولات اور خدا کے نشانات کو ٹالتا جاتا ہے وہ ہرگز متقی نہیں ہو سکتا متقی کو تو ترساں اور لرزاں ہونا چاہیے۔ کیا دنیا میں ایسا ہوا ہے کہ چوبیس سال سے برابر ایک انسان رات کو منصوبہ بناتا ہے اور مجکو خدا کیطرف لگا کر کہتا ہے کہ مجھے یہ وحی یا الہام ہوا اور خدا اُس سے مواخذہ نہیں کرتا اسطرح سے تو دنیا میں اندھیر پڑ جاوے اور مخلوق تباہ ہو جاوے۔ متقی تو ایک ہی بات سے فائدہ اُٹھا سکتا ہے اور یہاں تو ہزاروں ہیں۔ زمانہ الگ پکار رہا ہے۔ احادیث منکم منکم کہہ رہی ہیں سنّہ ۱۰ میں بھی منکم لکھا ہے تفاوت قلبی اور یہ ہم کیطرح جو زندگی بسر ہو رہی ہے وہ الگ بتا رہی ہے صدی کے سر پر کہتے تھے کہ مجدد آتا ہے اب ۳۴ سال بھی ہو چکے کسوف و خسوف بھی ہو لیا۔ طاعون بھی آگئی۔ حج بھی بند ہوا ان سب باتوں کو دیکھکر اگر اب بھی یہ لوگ نہیں مانتے تو ہم کیا کہہ سکتے ہیں کہ ان میں تقویٰ ہے ہمنے بار بار کہا کہ آؤ اور جن باتوں کا کہ تمکو سوال کرنیکا حق ہو سکتا ہے وہ پوچھو ہاں یہ نہیں ہوگا کہ قرآن شریف تو کچھ کہے اور تم کچھ کہو اور ایسے اقوال پیش کرو جو اُسکے مخالف ہوں۔ مسیح کا نزول جسمانی آسمان سے مانتے ہیں حالانکہ وہ جب صحیح ہو سکتا ہے جبکہ صعود اول ہو۔ قرآن مسیح کی وفات بیان کرتا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ چھت پھاڑ کر آسمان پر چلا گیا۔ کیا تقوے اسکا نام ہے کہ یقین کو ترک کر کے توہمات کی اتباع کی جاوے۔ سچے تقوے کا پتا قرآن سے ملتا ہے کہ دیکھو یہود نے تقوے والوں نے کیا کیا کام کیئے۔

روح اخوۃ

مذکورۂ بالا تقریر کے بعد ایک صاحب نے عرض کی کہ حضور بعض احمدی بھائی ایسے ہیں کہ اُنھوں نے بیعت کی ہوئی ہے اور اخلاص بھی رکھتے ہیں اگر بعض اقوال اور حرکات اُن سے بیجا ظاہر ہوتی ہیں۔ بعض اُن میں سے احادیث کے قائل نہیں۔ اسپر حضرت اقدس نے فرمایا

اصل بات یہ ہے کہ سب لوگ ایک طبقہ کے نہیں ہوتے خدا تعالےٰ بھی قرآن شریف میں لوگوں کے طبقات بیان کرتا ہے منھم ظالم لنفسہ ومنھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات ۳۲/۳۵ کہ بعض اُنمیں سے اپنے نفسوں پر ظلم کرنیوالے ہیں اور بعض میانہ رو اور بعض سبقت کر نیوالے۔ دوسری یہ بات ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی تو ترقی آہستہ آہستہ ہی کی تھی۔ ایمان میں بھی اور عمل میں بھی۔ لکھا ہے کہ جب آنحضرتؐ مدینہ تشریف لائے تو ایک صحابی سے آپنے ایک ٹکڑا زمین کا بنانے کے لیے طلب کیا اُسنے عذر کیا اور کہا کہ مجکو آپ درکار ہے اب یہ کسقدر گناہ کی بات تھی کہ خدا کا رسول مسجد کے لیے زمین طلب کرے اور یہ باوجود مرید ہونیکے اپنی نفسانی ضرورت کو دین کی ضرورت پر ترجیح دیتا ہے لیکن آخر وہی صحابہ تھے کہ جنھوں نے اللہ کے لیے اپنے سر کٹوائے۔ ترقی ہمیشہ رفتہ رفتہ ہوتی ہے ایسا کمال انسان کچھ کرتا ہے۔ ویسے سال کچھ۔ لیکن اگر بدظنی کریں تو اُسکی مثال یہ ہوگی کہ ایک مریض ہمارے پاس آتا ہے جو کہ طرح طرح کے امراض میں مبتلا ہے اور ہم اُسے ایکدو دن دوا دیکر نکال دیں اور پورے طور پر لگ کر اُسکا علاج نہ کریں۔ ہمارا کام تو رات دن اُن کے لیے دعا تضرع اور ابتہال میں لگا رہنا ہے مبلغین کا یہ کام نہیں ہوتا کہ ہر ایکبات پر چڑ کر اُٹھ کھڑے ہوں متنفر ہوتے رہیں ابھی یہ لوگ قابل رحم ہیں اور رضا تعالےٰ انکی اصلاح کے سامان کر رہا ہے علاوہ ازیں سب ایکدرجہ کے نہیں ہوتے صحابہ میں سے بعض اس درجہ کے تھے کہ عنقریب نبی کے مقام پر پہونچ جاویں اور بعض ادنیٰ درجہ کے جیسے دریا میں موتی بھی ہوتا ہے اور موگا بھی اور سیپ بھی اور دوسری ایسی مثل سونا اور دوسرے حیوانات کی ایسا ہی جماعت کا حال ہوتا ہے۔

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ کسی بھائی کا عیب دیکھکر اُسکے لیے دعا کریں لیکن اگر وہ دعا نہیں کرتے اور اُسکو بیان کر کے دور سلسلہ چلاتے ہیں تو گناہ کرتے ہیں کونسا ایسا عیب ہے جو کہ دور نہیں ہو سکتا ایک ہمیشہ دعا کے ذریعہ سے دوسرے بھائی کی مدد کرنی چاہیے

حکایتہ

ایک صوفی کے دو مرید تھے ایک نے شراب پی اور نالی میں بیہوش ہو کر گرا۔ دوسرے نے صوفی سے شکایت کی اُسنے کہا تو بڑا بے ادب ہے کہ اُسکی شکایت کرتا ہے اور جا کر اُٹھا نہیں لاتا۔ وہ اُسی وقت گیا اور اُسے اُٹھا کر لے چلا کہتے تھے کہ ایک نے تو بہت شراب پی لیکن دوسرے نے کمر پر اُسے اٹھا کر لیجا رہا ہے صوفی کا طلب یہ تھا کہ تو نے اپنے بھائی کی غیبت کیوں کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے غیبت کا حال پوچھا تو فرمایا کہ کسی کی سچی بات کا اُسکی عدم موجودگی میں اسطرح سے بیان کرنا کہ اگر وہ موجود ہو تو اُسے بُرا لگے غیبت ہے اور اگر وہ بات اُسمیں نہیں ہے اور تو بیان کرتا ہے تو اُسکا نام بہتان ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے لا یغتب بعضکم بعضا ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا ۴۹/۱۲ اسمیں غیبت کرنیکو ایک بھائی کے گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے اور اس آیت سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ جو آسمانی سلسلہ بنتا ہے اُسمیں عیب کرنے والے بھی ضرور ہوتے ہیں اور اگر یہ بات نہیں ہے تو پھر یہ آیت بیکار رہ جاتی ہے اگر موسیٰ کو ایسا ہی مطہر ہونا تھا اور اُن سے کوئی بدی سرزد نہ ہونی تو پھر اس آیت کی کیا ضرورت تھی۔ بات یہ ہے کہ ابھی جماعت کی ابتدائی حالت ہے بعض کمزور ہیں جیسے سخت بیماری سے کوئی اُٹھتا ہے۔ بعض میں کچھ طاقت آگئی ہے پس چاہیے کہ جسے کمزور پاوے اُسے خفیہ نصیحت کرے اگر نہ مانے تو اُسکے لیے دعا کرے اور اگر دونوں باتو سے فائدہ نہ ہو تو قضا و قدر کا معاملہ سمجھے جب خدا نے اُنکو قبول کیا ہوا ہے تو تمکو چاہیئے کہ کسی کا عیب دیکھکر سرزنش جوش نہ دکھایا جاوے ممکن ہے کہ وہ درست ہو جاوے۔ قطب اور ابدال سے بھی بعض وقت کوئی عیب سرزد ہو جاتا ہے بلکہ لکھا ہے کہ القطب قد یزنی کہ قطب سے بھی زنا ہو جاتا ہے بہت سے چور اور زانی آخر کار قطب اور ابدال بنگئے جلدی اور عجلت سے کسیکو ترک کر دینا ہمارا طریق نہیں ہے کسی کا بچہ خراب ہو تو اُسکی اصلاح کے لیے وہ پوری کوشش کرتا ہے اسیطرح اپنے کسی بھائی کو ترک نہ کرنا چاہیئے بلکہ اُسکی اصلاح کی پوری کوشش کرنی چاہیئے +

قرآن کریم کی یہ تعلیم ہرگز نہیں ہے کہ عیب دیکھکر آؤ پھیلاؤ اور دوسروں سے تذکرہ کرتے پھرو بلکہ وہ فرماتا ہے تواصوا بالصبر وتواصوا بالمرحمۃ کہ وہ صبر اور رحم سے نصیحت کرتے ہیں مرحمہ یہی ہے کہ دوسرے کے عیب دیکھکر اُسے نصیحت کی جاوے اور اُسکے لیے دعا بھی کی جاوے دعا میں بڑی تاثیر ہے اور وہ شخص بہت ہی قابل افسوس ہے کہ ایک کے عیب کو بیان تو سو مرتبہ کرتا ہے لیکن دعا ایکدفعہ بھی نہیں کرتا۔ عیب کسی کا اسوقت بیان کرنا چاہیے جب پہلے کم از کم ۴۰ دن اُسکے لیے رو رو کر دعا کی ہو سعدی نے کہا ہے + خدا داند و پوشد۔ خدا داند و بپوشد + خدا تو جا کر پردہ پوشی کرتا ہے مگر بہا یہ کو علم نہیں ہوتا اور شور کرتا پھرتا ہے۔ خدا کا نام ستار ہے۔ تمہیں چاہیئے کہ تخلقوا باخلاق اللہ بنو۔ ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ عیب کے حامی بنو بلکہ یہ کہ اشاعت اور غیبت نہ کرو کیونکہ کتاب اللہ میں جیسا حکم

www.aaiil.org

شہادۃ کی موت

حبیبی فی اللہ اخی مکرم جناب الفریڈ صاحب ایڈیٹر۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضرت مسیح زمان آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انفاس طیبہ میں فیوض روحانیہ کی برکات ہر وقت کے تجربہ سے ترقی ایمان کا باعث ہو رہے ہیں۔ ان لوگوں کے حال پر جو اس نور سماوی سے علیحدہ ہیں ہوتے اپنی حالت کے لئے دعا کرنا مقتضا ہے ایک تازہ واقعہ اس نیست سے تحریر کرتا ہوں کہ آپ اسکو اپنے اخبار گلوبار میں شائع کر دیں تاکہ دوسرے بھائیوں کو ترقی ایمان کا باعث ہو +

ضلع گجرات میں ایک موضع رجوعہ ہے جو ایک بہت ہی چھوٹا سا گاؤں ہے۔ وہاں کے اکثر مسلمان سے چند اشخاص جو قبل از بیعت نہایت ہی سرکش راہزن چور اور ہر قسم کے معاصی میں گرفتار تھے حضرت اقدس کے دست مبارک پر جب سے انھوں نے بیعت کی قابل رشک تبدیلی کا نمونہ دکھایا تھا جنھوں نے کبھی بھول کر بھی مسجد کا راستہ نہ دیکھا تھا انھوں نے ساری ساری رات نوافل اور تہجد میں بسر کر دی۔ اور ہر قسم کے معاصی اور مناہی کو دور کر کے نیکی کو اختیار کر لیا۔ یہ لوگ زمیندار کی جماعت کے نام سے قادیان شریف میں پکارے جاتے تھے۔ کچھ عرصہ ہوا کہ وہ پاپیادہ۔ چلکر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لیے قادیان میں حاضر ہوئے تھے۔ رخصت کے وقت انھوں نے عرض کیا تھا کہ ہمارے لئے ہمیں طاعون نمودار ہے ہمکو کیا کرنا چاہیے۔ بجواب اس عرض کے ارشاد فرمایا تھا کہ طاعون کا علاج بجز توبہ اور ترک معاصی کے اور کچھ نہیں۔ توبہ کرو۔ اور دعائیں مانگو۔ اگر گاؤں میں چوہے مرتے دیکھو تو گھروں کو چھوڑ کر میدان میں قیام کرو +

جب یہ لوگ واپس وطن کو گئے تو چوہوں کے مرنے پر انھوں نے باہر کھلی ہوا میں چارپائیاں بچھا کر سکونت اختیار کر لی۔ ان کے رشتہ داروں سے ایک لڑکا کہیں سفر گیا تھا طاعون سے بیمار ہو کر گھر میں آیا۔ جب انھوں نے یہ حال سنا تو اپنی یگانگت کی وجہ سے بعد دیگرے اس کی خبر گیری کے لیے گھر میں آئے۔ آخر دن وہ لڑکا فوت ہو گیا۔ آئندہ شب کو اس کے باپ نے اس لڑکے کو خواب میں دیکھا کہ وہ ایک حوض پر جو بہت لمبا چوڑا ہے ایک سونے یا چاندی کا پیالہ ہاتھ میں لیے ایک بڑا لٹھ کاندھے پر لیے ہوئے کھڑا ہے اور اپنے باپ کی طرف مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ یہ حوض جس میں کھڑا ہوں یہ حوض کوثر ہے۔ مجھکو حکم ہوا ہے کہ تم یہاں کے آنے والوں کو پانی پلاؤ۔ یہ پانی ایسا ہے کہ نہ اسکو کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا۔ یہاں پر کثرت سے مخالف آ رہی ہے میں لٹھ سے ان کو روک رہا ہوں۔ اور یہ کوتاہی تجھ خود اپنے ہی لیے بچا رکھا ہے۔ اسلیے تم یہ تجھ خواں ہو کر میرے پاس آؤ۔ اور اس نعمت سے متمتع ہو۔ تم بھی اس وقت کو پہنچو گے۔

صبح کو یہ خواب اس نے سبکو سنا کر سنا دیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد ایک خفیف سے بخار کے بعد جاں بحق تسلیم ہوا۔ دوسرے روز جمعہ تھا متوفی مذکور کا بھائی جس کا نام سکندر تھا۔ وہ بھی چارپائی لپیٹ گیا اور چادر اوڑھ کر کہنے لگا میں تو جمعہ اپنے بھائی کے ہمراہ پڑھوں گا۔ چنانچہ وہ بھی عین جمعہ سے کوئی دو گھنٹے پہلے انتقال کر گیا۔ اور دونوں کی اکٹھی ہی نماز جنازہ پڑھی گئی۔ جب تیسرے بھائی نے سنا کہ سکندر فوت ہو گیا ہے تو اسنے بھی چارپائی اوڑھ لی اور اپنے کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے کہا کہ میں بھی آتا ہوں۔ چنانچہ وہ بھی اس دار فانی کو چھوڑ گیا۔ تیسرے روز بھی اسی طرح ایک شخص جو ان کا ماموں تھا فوت ہو گیا۔ اسکی میت کو بھی لوگوں نے آ کر دیکھا۔ تو انھوں نے کہا واللہ ہمنے تمام عمر کبھی ایسا نورانی چہرہ زندہ یا مردہ کا نہیں دیکھا فی الواقع جس کے یہ مرید ہیں وہ صادق ہے۔

بعض مخالفین نے یہ بھی بیان کیا کہ ہم ان متوفیوں کے چارپائیوں سے نور کے شعلے نکلتے دیکھتے ہیں + (فضل الرحمن) میں سنہ

اخوت کا اصول

تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں۔ وہ فرقہ ڈالنے والا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو چھوڑ دو اور ایسا نہ ہو کہ آگ جائے اور تمہیں بھسم کر دے۔ تم آپس میں ایسے مل جاؤ جیسے دودھ میں شکر۔ اگر چاہتے ہو کہ خدا تم سے راضی ہو تو تم میں سے ایک ہر ایک کو چاہیے کہ اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ دلی صلح کرے اور کینہ اور بغض کو چھوڑ دے۔ یہ ہے حقیقی توبہ اور اسی پر نجات موقوف ہے۔ (حمامۃ البشریٰ)

مرثیہ

برشہادت حضرت مولانا سید عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

از سید قربان علی صاحب معافیدار ریاست مالیر کوٹلہ

یاد سے بھولا نہ مقتل تک غم آل عبا
دشت کابل میں کیا پھر نقشہ کرب و بلا
نوگل باغ حیا پژمردہ آب وفا
باد صرصر بد معاشوں نے پریشاں کر دیا
سرزمین وحشیوں میں کیا پڑھا علم نے علم
گردن سید پہ رکھتے ہیں سند انتیغ جفا
یعنی حضرت مولوی شہزادہ عبداللطیف۔
جو شہ کابل کا تھا فخاند نزادہ مدلل
جسنے اپنے ہاتھ سے رکھا تھا شہ کے سر پہ تاج
کیا ہوا بخشا شہ اکلیل تاج پوشی کا صلا
کس طرح اس بیگناہ کو لائے مقتل میں پیچھے
سنگساری کے لیے وہ سنگدل اور پر جفا
وہ گلوے ناوک اور وہ شدت طوق گراں
اور وہ زنجیر مسلسل وہ مقید دست و پا
صف بصف ناداں کھڑے سب کلمہ گویان ضلال
دلمیں لیکر پہلا پتھر مارنے کی التجا
ضرب اول سے سر اقدس جھکا سوئے زمیں
حاں بحق تسلیم ہو کر جنت کو سجدہ کیا
اور کہا بابب رہے دائم امام صلح جو
جانکنی کچھ پروا نہیں سو جاں سے اوپر ہو فدا
دیکھ صبر اور استقامت سید مظلوم کی
تھا فرشتوں کی زباں پر آفرین و مرحبا
حشر میں کیا عالموں پر یہ نہیں ہوگا سوال
تم مسلماں تھے یا تھے خونریز سبط مصطفا
اے دل نالاں پڑھ تو روح سید پر درود
تاب لکھنے کی نہیں پر سوز سنکر مرثیا
صبر کر قربان کہ ہوگی حق و بطل میں تمیز
دن قیامت کے یہ خود ہی فیصلہ ہو جائے گا

www.aaiil.org

معونت المعذورین

بیکسی شد دین احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے در کار خود با دین احمد کار نیست

مدراس سے ہمارے پاس ایک اشتہار بعنوان معونت المعذورین پہونچا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس جگہ چند لوگوں نے ملکر ایک انجمن قائم کی ہے جس کا یہ منشا ہے کہ مساکین اور معذورین کو کھانا کھلایں اور اس مقصد کے واسطے ایک کھانا فنڈ قائم کیا ہے یعنی سب اہل ہند سے درخواست کی گئی ہے کہ کم از کم ایک آنہ ماہ وار چندہ دیکر اُس کار خیر میں شامل ہوں۔ چونکہ غربا اور ضعفا کو کھانا کپڑا دینے کا خیال کم و بیش ہر جگہ لوگوں کے دلو میں پایا جاتا ہے اور ہر شہر کے اندھوں لنگڑوں کے واسطے کچھ نہ کچھ سامان ہم پہونچتا ہی رہتا ہے اسواسطے ایسی انجمن کے قائم کرنے کے لیے اور پھر اُسکے چندہ کو بجاے لوکل حدود تک محدود رکھنے کے عام کرنیکی ہمارے رائے میں ایسی ضرورت محسوس نہیں ہوتی تاہم ہمیں مشتہر کی نیک نیتی اور بجاے خود اس سلسلہ کی عمدگی پر کوئی بحث نہیں ہے لیکن ہمیں اسوقت ان اندھوں لنگڑوں لولوں بہروں اور دیگر کئی قسم کے روحانی معذورین کی طرف خیال آیا ہے جنکی تعداد سب سے زیادہ اور جنکی طرف توجہ کرنیوالے سب سے کم ہیں آہ! اگر لوگوں کو اپنے اندرونی پھوڑے پھنسیوں کی خبر ہوتی تو دنیا میں ایسا واویلا اور شور مچتا کہ مخلوقات کی چیخیں آسمان تک پہونچتیں لیکن یہاں تو لوگ دنیاوی لذات میں ایسے غرق ہیں کہ اگر کوئی روحانی آنکھوں کا مالک اپنی خداداد بصیرت اور فراست سے ان لوگوں کے دکھوں اور بیماریوں خبر پاکر خدا کے حضور میں انکی آہ و فریاد کرے اور آسمانی فنڈ سے امداد پاکر ان کے لیے شفا خانہ کھولے اور سحر کی گریہ وزاری اور صبح صادق کی دعاؤں کی ساتھ اس شفا خانہ کے قیام اور وہاں کے بیماروں کی علاج کا انتظام مہیا کرے اور اس جانکاہی اور محنت و مشقت کے عوض میں کسی سے سوائے اسکے اور کچھ نہ مانگے کہ وہ اسکے دارالشفا میں داخل ہوکر بیرونی ناپاکیوں اور گندگیوں سے بچ رہیں اور اسکے علاج اور دوا سے صحت شفا حاصل کریں تو ایسے خیر خواہ کے درد اور اضطراب کا شکریہ ان کے پاس سوائے اسکے اور نہیں کہ اسی کے شفا خانہ پر پتھر پھینکتے ہیں اور اسی کو درد دکھ پہونچانے کے لیے ہر روز نئی نئی تجاویز ایجاد کرتے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اگرچہ دنیاداری کی قیدیوں سے بہت کم ایسی امید ہوسکتی ہے کہ وہ کسی مبشر سے بشارت کی خبر سنکر اس کا شکریہ ادا کرنے کو عظمت کی اداؤں کے ساتھ پیغام الٰہی کو قبول کرنے کے لیے باادب کھڑے ہوجائیں تاہم اس اشتہار کے لکھنے والے کی نیک نیتی کو مدنظر رکھکر ہمیں ایک دلی جوش پیدا ہوا ہے کہ ہم لوگوں کو اس بڑے معین المعذورین اور اسکے قائم کردہ عیادت خانہ سے آگاہ کردیں جو خود خالق زمین کے زبردست ہاتھوں سے بنایا گیا ہے +

پس سنو اے بیمارو اور کمزورو۔ اے ضعیفو اور نادارو۔ اے مفلسو اور محتاجو کان لگاکر سنو کہ تمھارے لیے وہ نجات دہندہ جس کا انتظار مدت سے لگا ہوا تھا آخر ظاہر ہوگیا ہے اور اُس نے تمھارے لیے ایک دارالامن بنایا ہے اس کا سارا نام **احمد** (صلی اللہ علیہ وسلم) اور اُسکا مقام دار الامن والامان **قادیان** ہے (بارک اللہ فیہ وحولہ) مبارک ہیں وے جو اسکی صحبت سے فیضیاب ہوکر انوار محمدی سے بہرہ ور ہوتے ہیں اس مقدس انسان نے مخلوقات الٰہی کی اعانت کے واسطے جو جو عظیم الشان سلسلے قائم کیے ہیں ان میں سے چند اک کے نام بطور نمونہ کے میں اس جگہ درج کرتا ہوں۔

(۱) یورپ و امریکہ کی دنیا اس دھوکہ میں پڑی ہوئی تھی کہ یسوع ناصری اُنیس سو سال سے آسمان پر بیٹھا ہے اور وہی خدا ہے۔ اس مرسل من اللہ نے یسوع کی قبر شہر سرینگر میں دکھاکر آخری فیصلہ کردیا کہ یسوع صرف ایک انسان تھا اور انسانوں کی طرح دنیا میں اپنی عمر کے دن گذارکر ایکسو بیس برس کی عمر پاکر ملک کشمیر میں آکر فوت ہوگیا +

(۲) اور اسطرح سے ان لوگوں کو توجہ دلائی کہ وہ سچے معبود کی تلاش کریں اور پھر بین دلائل کے ساتھ ثابت کردکھایا کہ وہ سچا خدا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اور قرآن شریف کی پیروی سے مل سکتا ہے۔

(۳) ہندو کے ہندو اور خصوصاً آریہ جو ویدوں کے نادیدہ عاشق بنے پھرتے تھے انکو دیانند سرستی کی کتاب میں سے دو موٹی موٹی باتیں (ہزاروں کو چھوڑکر) غلط دکھلائیں ایک خالق کی نسبت اور ایک خالق کی مخلوق کی نسبت۔ خالق کی نسبت تو یہ کہ وہ ارواح و مادہ کا خالق نہیں مادہ پہلے سے موجود تھا صرف جوڑ جاڑکر اجسام طیار کیے۔ اور اُسکا مخلوق سے کچھ تعلق بھی نہیں وہ اس سے ایسا الگ ہے جیسا گھوڑے سوار گھوڑے سے علیحدہ ہے اگر سوار مرجاے تو گھوڑے کا کوئی نقصان نہیں اسی طرح پرمیشور اگر فرض کرلیں فنا ہوجاے تو اس عالم کا کچھ نہیں بگڑ سکتا ہے۔

دوسری مخلوق کی نسبت وہ مسئلہ بتایا جسکی شرح کرتے بھی شرم آتی ہے۔ اور وید کی حقیقت سے آگاہ کیا اور سمجھایا کہ پاک اور باغیرت مذہب سوائے اسلام کے اور کوئی نہیں۔

(۴) ہمارے ملک کے سکھ سورما جو عالیجناب گورو نانک صاحب کے پیرو ہیں مگر کسی غلطی کیوجہ سے ہندوؤں کے ساتھ ملے جلے رہتے ہیں انکو حضرت بابا نانک صاحب کے جودشریف پر قرآن مجید کی آیات اور خصوصاً آیۃ کریمہ ان الدین عند اللہ الاسلام لکھی ہوئی دکھاکر یہ سمجھایا کہ تمھارا اگر مسلمان ہونا اور تمھاری نجات اسی میں ہے کہ اسلام قبول کرو۔

(۵) زمانہ کے تعلیم یافتہ لوگ جو انبیا کے معجزات اور خوارق کو ایک قصہ کہانی سمجھکر سلسلہ معجزات سے بالکل منکر ہوچکے تھے ان کو تازہ معجزات اور نشانات دکھاکر تمام انبیا کی صداقت پر نئے سرے مہر لگائی۔

(۶) اس زمانہ کے نئے سائنس داں جو بسبب کمی علم کے دہریت کیطرف جھک گئے تھے انکو نئے سرے سے خدا دکھاکر اُسکی طاقتور ہستی کا قائل کیا +

(۷) جو کمزور اپنی ناطاقتی کی وجہ سے اعمال صالحہ کی توفیق نہ پاسکتے تھے انکو اپنی دعا اور صحبت کی قوت سے کامیاب کیا

(۸) گورنمنٹ انگریزی کو جو آے دن جہاد اور خونی مہدی کے عقائد اسلامیہ کے سبب مصائب و فسادات دیکھنے پڑتے تھے ان سبکو موقوف جہاد اور آمد مہدی صلح جو کے ساتھ دور کردیا اور مسلمانوں کو باوجود عقیدہ جہاد کے گورنمنٹ کے ساتھ جو منافقانہ برتاؤ رکھنا پڑتا ہے اس سے انکو سبکدوش کرکے گورنمنٹ اور اسکے مسلمان رعایا کے درمیان مخلصانہ تعلقات پیدا کیے +

(۹) مسلمانوں کے درمیان مسائل پر جھگڑے تنازعے ہوکر بہت سے فرقے بنگئے تھے ان سب جھگڑوں کو طے کرکے ایک دریبانی راہ قائم کی خیر الامور وسطہا

(۱۰) فقرا و صوفیاے زمانہ میں جو بدعات اور سلوک کی نئی اور جھوٹی راہیں طیار کیں اُن سب مفاسد کو دور کرکے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور آپ کے صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کی مجلس اور عبادت اور معاشرت کا صحیح

بشیر صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

نمبر ۸

شیعوں کی بابت گالی گلوچ ۔ سوانح حضرت عمر میں ۱۴

روسیاہیں گندی اور ناپاک ہیں ان کا مفہوم سنڈاس میں پھینکنے کے قابل ہے ص۵ مبتذل ذلیل اور خوار قوم ص۱۳۰ انکی دینی اور دنیوی جتنی باتیں ہیں سب حد سے زیادہ ناپاک اور خراب اس سے زیادہ خراب اخلاق رکھنے والی کوئی قوم نہیں ہے ۳۴ ۔ اسی کتاب کے ص۳۳ پر شیعی مجتہد کے حالات چشم دید سخت توہین آمیز بیان کیے ہیں ۔ خلافت شیخین میں لکھا ہے شیعی احادیث مجذوب کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی ہیں وہ مجنون کی بکواس اور طوفان بے تمیزی ہیں صفحات ۱۰۰ + چھچھوری احادیث ہیں نہ ان کا سر نہ پیر ہے اول سے آخر تک غلط ہیں ان کے موضوع مدلسیب ہیں جنکی روایتیں چڑے چڑیا کی کہانیاں ہیں ص۱۲ انکی روایتوں سے جنون اور بدحواسی پائی جاتی ہے ۳۰ ۔ اسی طرح حیات اعظم کے ص۱۲ پر شیعہ کو بہت ناپاک الفاظ سے یاد کرکے لکھا ہے کہ شیعوں کے ملا جو رکن سمجھ جاتے ہیں وہ متعہ کی آڑ میں ۔۔۔ اپنی بہو بیٹیوں سے خرچی کماتے ہیں وغیرہ وغیرہ ۔

مولویوں کی بابت گالی گلوچ

مقدمہ تفسیر ص۶ مولوی ازلی بدنصیب ۔ حیات سعدی ص۳۴ ۔ ۴۰ ۔ شریر ملانے بیڈ ناہنجار بدذات ظالم ملانے اپنی بدذاتی سے باز نہیں آتے ۔ حیات طیبہ ۱۷۶ ۔ ملانے دماغ کبھی اس قابل نہیں کہ اتحاد سے کام کرے انہیں خود پسندی بیجا تبختر غیر منتجہ ضد بلا کی ہوتی ہے مولوی محبوب علی عجب شخص ہیں صرف یہی دو لفظ کفایت کرتے ہیں کہ وہ ملانے تھے کچھ ضرورت نہیں کہ تمام جہان کا رونا رونے بیٹھیں کہ وہ خود پسند تھے خر دماغ تھے منقصب اور کوتاہ اندیش ہیں حاسد اور مسلمانوں کے برباد کرنے والے تھے بس دو لفظی یہ کہدینا کافی ہے کہ وہ ملا تھا بلا تھا +

کرزن گزٹ مورخہ ۸ اگست ۹۹ء

یہ لکھنا فضول ہے نہ ہمیں اس سے غرض ہے کہ فلاں سادات زادہ ہے فلاں پاورچی زادہ ہے فلاں قزلباش ہے فلاں جولاہا ہے فلاں قصائی ہے فلاں سائیس ہے مگر اتنا ضرور کہیں گے کہ جو یہ مولوی کر رہے ہیں شریف آدمی کبھی نہیں کرتا جسکو دیکھو چار چار بیبیاں رکھتا ہے دسترخوان پر دیکھو وہ لطیف کھانے پاوگے کہ اچھے امیر کو نصیب نہیں غریبوں سونے میں ٹوٹ رہی ہیں ہزار ہا روپے کا بڑا گھنا سر سے پاوں تک پہنے ہوئے ہیں ایک لوٹ ہے کہ مولوی لوٹ رہے ہیں اور کوئی پوچھتا نہیں ۔

۲۲ اگست ۹۹ء ۶

انکی دنیوی حالت جیسی قابل رحم ہے اسی طرح دینی حالت قابل افسوس ہے وہ دن قریب ہے کہ موجودہ حالت سے پست ہو کر صفحہ ہستی سے مٹ جائیں عمامہ چغہ لمبا کرتا سب اسباب جہالت ہیں انھیں نالائقوں کی وجہ سے تعمیرات مساجد کا تمام ہند میں زور ہے اگر کل ہندی ایک سال کے اخراجات تعمیر مساجد کا اوسط لیا جاوے تو شاید ایک کروڑ روپیہ سے زیادہ بڑھ جاوے ۔

۱۵ ستمبر ۹۹ء + ایک مولوی بھی ایسا نہیں جسمیں ذرا بھی طلبی ذاتی اغراض اور دغا نہ ہو ۔

یکم اکتوبر ۹۹ء ۔ یہ مولوی دجال اور ابدی جہنمی ہیں

۲۲ ستمبر ۹۹ء بیدین کتاب فریبی دغاباز عبدالرحیم عبدالدینیار دین فروش دشمن اسلام انکی منہ سے کبھی کلمہ خیر نہیں نکل سکتا ہے ۔ کون کمبخت شخص ہوگا جو ہماری ان باتوں سے دل تنگ ہوگا ۔ کون بدنصیب مسلمان ہوگا جسے ہماری یہ باتیں اچھی نہ معلوم ہوں گی +

۱۵ اکتوبر ۹۹ء لعنت ہے تیرے اسلام پر تف ہے تیرے دھوکے کی وضع پر تیرے ولیوں کی صورت پر +

کار شیطان میکند تا مرد ولی
گر ولی ایں لعنت بر ولی ؛؛ ؛؛

یہ قصائی ہیں رہزنان دین و ایمان ہیں +

۲۳ اکتوبر ۹۹ء دین فروش ظالم رہزنان دین و ایمان ۔ غارت کنان دین ۔ مولویوں کی لال بجھکڑ تمام عمر حرام کے لقمے کھا کھا کر گذر گئے درحقیقت یہ ڈاکو ہیں وہ دیوے لوٹتے ہیں انھیں ہرگز مسلمان نہ سمجھو بلکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جانی دشمن ہیں اور دین کو برباد کرنا چاہتے ہیں یکم نومبر ۹۹ء ۔ مسلمانوں کی جانوں پر بجلی ٹوٹ پڑی یہ جاہل ناہنجار بے ادب دشمنان دین ہیں ناپاک ہیں ۔ دھتے جلاہے قصابیوں کے پیشوا بنکر غضب ڈھا رکھا ہے مسلمانوں کو یہ دشمنان دین اسلام برباد کر رہے ہیں نفس پرستی اور عیاشی کے لیے چار چار بیویاں کر رکھی ہیں ۔

۱۵ نومبر ۹۹ء ان سے زیادہ ناکارہ فضول دغا باز و مکار دین فروش ڈاکو کوئی نہیں اپنے حلہ اکا غضب ٹوٹے ایک جلا ہا تانا بانا تنتے تنتے ایک دھنار وئی دھنکتے دھنکتے یا ایک قصائی بکری ذبح کرتے کرتے بچی ڈاڑھی بڑا عمامہ ٹخنوں سے اونچا پاجامہ ٹخنوں تک کرتہ ہاتھ میں پاسنو الو کی تسبیح لے کے اٹھ کھڑا ہوا اور حضور انور کے مسند سابرک کی توہین کرے مسلمانو نکلو لوٹ کر گھر بھرے اسے کیونکر پیشوا بنالیں ۔ انجمان دشمنان دین ملانوں کا بیج مارا جاوے ۔

۲۳ نومبر ۹۹ء اس سے بدتر کوئی گروہ دنیا کے پردہ پر پیدا نہیں ہوا ان ابدی جہنمیوں نے اسلام جیسے مذہب کی درکھودی ہے ۲۳ دسمبر ۹۹ء ڈوب مرو چلو بھر پانی میں مذا انھیں غارت کرے ۔

۲۳ اپریل ۹۰ء مولوی برباد کن مذہب اور رخنہ انداز دین ہیں ۔ ۸ جولای ۹۰ء انکا باوا آدم نرالا ہے ان کے خیالات محسوسات معاشرت تمام دنیا سے علیحدہ ہے جو چیز اوروں کے لیے لحم خنزیر اور حرام مطلق ہے وہ ان کے لیے شیر مادر ہے یہ گردن زدنی ہیں ۔ ۲۳ اگست ۱۹۰۰ء ای بدنصیب مولویو تم حشر میں کیا جواب دوگے ای ڈاکو زنو لوٹو لوٹو ای ڈاکو دو لوٹو ای ابدی جہنمیو لوٹو امت کے فریب اور تمھاری ہی حصہ میں ہیں لوٹو ای اسلام کے جانی دشمنو یہ ڈاکو دں قصابیوں لیڈروں کا گروہ ہے ۔

یکم ستمبر ۱۹۰۰ء ۔ ازلی جہنمی ہیں انھوں نے غضب ڈھا رکھا ہے ناتراشیدہ جاہل مطلق ذلیل ہیں + ہم جو کچھ لکھ رہے ہیں انھیں اس سے بھی وہ چند عیب ہیں یہ انتہا درجہ کے سنگدل ظالم بدکار حلال و حرام میں فرق نہ کرنے والے ہیں سخت خونریز ہیں مقہور بارگاہ صمدی حرام کے لقمے کھانیوالے ہیں نہ ان کی نماز قبول نہ روزہ گروہ شیاطین ہیں سانپ اور سانپوں کے بچے ہیں بندۂ شکم ہیں

www.aaiil.org

ایک سابق بخیر کی یادگار

ذیل میں ہم ایک خط درج کرتے ہیں جو کہ ہمارے احمدی بھائی مولوی حسن علی صاحب مرحوم و مغفور واعظ اسلام ساکن پٹنہ نے اپنے ایک دوست کے نام لکھا تھا جس میں انھوں نے اپنے دوست کو حضرت اقدس مسیح موعود کی طرف رجوع کرنے کی ترغیب دی ہے چونکہ مولوی صاحب مرحوم مہور ایک مشہور و معروف آدمی تھے اور اکثر لوگوں کو آپ پر حسن عقیدت تھی اسلیے ایک شہادۃ کی اظہار کی نیت سے ہم اسکو ہدیہ ناظرین کرتے ہیں

مولوی صاحب مرحوم نے ایک کتاب تائید حق کے نام سے بھی تصنیف فرمائی ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید اور آپ کی پاک تاثیرات کا تذکرہ کیا ہے

روحانی برادر سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے دل میں ایک خیال گذرتا ہے اسمیں آپکی کیا رائے ہے جیسی بلاہی ہو اُس سے مطلع فرمایئے +

میں حضرت اقدس جناب مرزا غلام احمد صاحب کو سچے دل سے امام الوقت مانتا ہوں افسوس کہ علمائے پنجاب و ہندوستان کے ابھی تک حضرت کے امام ہونے کو نہیں مانا ہے لیکن وہ وقت آنیوالا ہے کہ دفعتہً اس صداقت کو قبول کرینگے + اسکو یہ بات منظور ہے کہ یہ آہستہ آہستہ پھیلے +

مرزا صاحب کے ماتحت پر بیعت کر لینے سے لوگ رکتے ہیں کہ مجھکو بہت بڑا مالی نقصان پہونچنے والا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ لوگوں کی حماقت ہے حق کے لیے کچھ قربانی کرکے آدمی کا کبھی نقصان نہیں ہوتا + میں اسکول کا ہیڈ ماسٹر تھا سو روپیہ ماہوار کی آمدنی تھی اُسکو میں نے حق یا اللہ کے لیے چھوڑا۔ اب اسکے فضل و کرم سے مجھکو ایسا نفع ہوا کہ کچھ عرض نہیں کرسکتا اللہ نے ہر طرح سے فارغ البال اور خوشحال رکھا اور میری ذات سے بہت سے آدمیوں کو فائدہ پہونچایا کئی شہروں میں یتیم خانے جاری ہوے مدرسے قائم کیے گئے اسکول کھولے گئے وغیرہ وغیرہ اب کی دفعہ میں نے واعظ کی شہرت کو حق پر قربان کیا لیکن دیکھیے کیا ہوگا کہ اللہ اب کی دفعہ بھی میرے ساتھ ہے۔ اے میرے پیارے بھائی آپ مقدمات عدالت میں پھنسے ہوتے ہیں اسلیے آپ کو موقع نہیں ملا کہ خدا کی طرف رجوع ہو کر اس مسئلہ کو معلوم کرتے کہ حضرت مرزا صاحب کا مقام کیا ہے اور اُن سے کیا کام ہونے والا ہے +

میں نے ایک کتاب حضرت مرزا صاحب کے دعوی کی تصدیق میں حال میں تصنیف کی ہے قریب نصف کے لکھچکا ہوں باقی کو لکھنا ہے آپ سے سوال یہ ہے کہ اگر بڑی مہربانی ایک کام آپ کرسکتے ہیں وہ یہ ہے کہ مطبع ریاض ہند والے کو بلاکر دریافت کریں کہ حضرت کی تصنیف کردہ کتاب شہادۃ القرآن کے حروف و کاغذ پر اگر پائیکو کتابیں چھپواؤں تو وہ ایک روپیہ میں کتنے جزوں کے حساب سے چھاپ سکتے ہیں اگر ہزار جلدیں چھاپی جائیں تو ایک روپیہ میں کتنی جلدیں چھاپی جاسکتی ہیں۔ کاغذ ویسا ہی ہونا چاہیے اور حرف بھی ویسا ہی ہو کتاب غرض عمدہ چھپے غالباً دس جز کی کتاب ہوگی ممکن ہے کچھ زیادہ ہو جاے کیا آپ اُس کے پروف شیٹ دیکھنے کا اور صحیح چھپوانے کا بوجھ اپنے اوپر گوارا کرسکتے ہیں اگر کتاب فروخت ہوگئی تو اُسکی آمدنی سے ایک حصہ میں آپ کی محنت کے لیے ضرور دوں گا۔ لیکن کسقدر دوں گا اسکو مجھپر چھوڑیے اللہ کے فضل و کرم سے آٹھ برس کے چکر میں سارے ہندوستان میں میرے بہت سے دوست پیدا ہوگئے ہیں۔ مجھکو اللہ سے اُمید ہے کہ وہ ضرور میری کتاب کو لیں گے اور انمیں تو بہت سے گرفتار جائینگے لیکن بہتیرے خریدار بھی ہوں گے اور فائدہ بھی اٹھائیں گے + میرے دل میں یہ بھی خواہش ہوتی ہے کہ ایک رسالہ ماہواری جاری کروں جس میں نصیحت و پند کی باتیں رہینگی وہ رسالہ انوار الاسلام آپنے دیکھا ہے ویسا ہی ہوگا + غرض وہی رسالہ ہوگا صرف صورت و شکل بدل جاے گی اس ماہواری رسالہ میں جناب حضرت مرزا صاحب اور جناب حکیم نورالدین صاحب کے مضامین رہا کرینگے + انشاء اللہ تعالے رسالہ عمدہ ہوگا +

لیکن پہلے کتاب فروخت ہوے تو اُسکی آمدنی سے یہ بندوبست کیا جاے گا۔ اس ماہواری رسالہ کے لیے آپ اگر منظور کریں تو امرتسر میں چھپے اور آپ اسمیں صحت وغیرہ کا بندوبست کریں +

کبھی کبھی تو میرے دل میں یہ خیال ہوتا ہے کہ امرتسر آکر آپ سے ان سب باتوں میں صلاح و مشورہ کرتا لیکن دور اسقدر ہے اور آمد و رفت کا خرچ اسقدر درکار ہے کہ ہمت نہیں ہوتی ہے +

غرض ان سب باتوں کا جواب جس قدر جلد ممکن ہو عنایت فرمایئے گا لیکن خوب غور و فکر کرکے جواب لکھیے +

اللہ آپ کو اپنی محبت اور حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں روزانہ ترقی عطا فرماوے اور آپ کے بارے میں جو جو دعائیں اس کمترین نے کی ہیں اُن کے قبول ہونے کا وقت آجاوے اور آپ کی ذات سے پنجاب میں کچھ کام اللہ تعالیٰ لیوے آمین۔

بندۂ کمترین حسن علی عفی عنہ واعظ اسلام محلہ آ سرشہر بھاگلپور صوبہ بہار ۱۵ دسمبر ۱۹۰۷ء

قطعہ تاریخ وفات حسرت آیات جناب قاضی ضیاء الدین صاحب طاب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

تصنیف منیف جناب حکیم فضل الٰہی صاحب لاہوری

ضیاء الدین مرد با خدا بود — بعلم و حلم کامل ہیر با بود
ز قوم خویش ہجرت بر گزید — بشہر قادیاں در امن جا کرد
دلش بر حجۃ اللہ پر یقین بود — بہ بیعت ہم ز مردم سابقین بود
بایں فاخر محبت داشت بسیار — ازیں سو نیز حبی بود فی اللہ
فزوں شد عمر او از نصف ستاں — ز صعف و لاغری برگشتہ حالے
مرض غالب شد و ش زاسہال آخر — کہ جاں باذکر حق بسپرد و ذاکر
بروز موت او بود دوم بہ لاہور — دلم از ہجر او بیتاب و رنجور
مرا حسرت بماند تا شب گور — ز فرقم یا جنازہ تالب گور
خدایا رحم کن باجان درویش — کہ گردد جاں فدا بر مرشد خویش
نصیحت میکنم پیش تو ہمگاں را — بصبر و شکر آں دلدادگاں را
کہ بر گفتار مہدی گوش دارید — دل و جاں با و فا ہم خویش دارید
فزوں بر سینہ و صدیت و کینہ — کہ جانش در جوار حق بیاسود

امام الوقت چوں فرمانش بنا زد
بفرد وشش زحق آمد اجازہ

اگر کوئی طاقت رکھے۔ تو توکل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھکر ہے

قول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام



نمبر ۲۷ | ہر ایک انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴-گودار الامان قادیان سے شایع ہوتا ہے | جلد ۳

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا	مصطفیٰ را امام و مقتدا	اندرین دین آمدہ از مادرم	ہم بریں از دار دنیا بگذرم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست	بادہ عرفان ما از جام اوست	آن سوا کش محمد مے شتم	دامن پاکش مے شتم مادام
مصطفیٰ با بشیر شد اندر بدن	جاں شد و با جان مے خواند مرا	ہست او خیر الرسل خیر انام	ہر زمانہ را بروشد اختتام
ما ز و نو شیم مر آں کہ ہست	روشنہ سیراب سیرابی کہ ہست	آنچہ از راہی و ایمانی بود	آن از خود در نہاں جائی بود
ما ز دریا یم ہمہ گوہر و کمال	وصل دلدار ازل بی او محال	اقتدائی قول او در جان است	ہر چہ قابل ثبوت ایمان است
از ملائک از خبر ہائی معاد	ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد	آنچہ از حضرت احدیت است	منکر آن محض لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر و	منکر آن مورد لعن خدا ست	معجزات انبیاء و سابقین	انچہ در قرآن بیانش یافتیں
بر ہمہ جان و دل ایمان ما ست	ہر کہ انکاری کند از اشقیا	یکقدم دوری ازان روشن کتاب	نزد ما کفر است خسران و تباہ

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب دہراتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔ **سوم** ہاں آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنہیں میں گرفتار رہتا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں۔ کہ جانتک میری طاقت اور سمجھ ہے۔ تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور **دین کو دنیا پر مقدم** رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ساے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کیونکہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں

(پھر اس کے بعد آپ بمعہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں۔)

نوٹ۔ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ نومبر و دسمبر ۱۸۸۹ء کا سال ہوا ہے اور جبکہ البدر

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس شرک سے بچتا رہیگا۔ شرک کے مختلف رہے گا۔

دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کی پڑھنے کی اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور ہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنیکے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ آگے قدم بڑھائے گا۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چلیگا اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقدہ اخوت محض للہ باقرار طاعت دمعروف باندھکر اسپر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ جو کہ امر معروف کے ساتھ اس چہارم سال کی یادگار میں جو اپکی فتح و نصرت کا زمانہ ہے۔ قادیان

مطبع انوار الاسلام قادیان میں طبع ہوا

معزز ناظرین

السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا تعالیٰ کا ہم پر بڑا فضل ہے کہ ہمارا امام جسکی اطاعت کا جوا ہم نے اپنی گردن پر لیا ہے۔ وہ احسن سے احسن اخلاق کا بے نظیر اور اعلیٰ نمونہ ہے۔ اور کیوں نہ ہو۔ جبکہ وہ اس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بروز اور مظہر ہے۔ جس کی شان میں اللہ تعالیٰ نے انک لعلی خلق عظیم فرمایا ہے۔ سوء ظن اس کے نزدیک تک نہیں پھٹکتا۔ ایسے ہی مجھے امید ہے۔ کہ آپ کے مطہر قلب اور دماغ بھی سوء ظن جیسے مکروہ خیال سے پاک ہونگے۔ اور البدر کی اشاعت میں جو غیر معمولی تعویق ہو رہی ہے۔ آپ اُسے میری غفلت اور کسل اور دیدہ و دانستہ لاپروائی پر ہرگز محمل نہ کرینگے۔ ہاں اگر آپ یہ کہیں۔ کہ میں نے اس امر میں سستی کی ہے۔ کہ تقویٰ کے جن اعلیٰ مدارج پر پہونچنے سے مومن کی ہر ایک ضرورت کا کفیل اللہ تعالیٰ ہو جاتا ہے۔ اور ہر ایک تنگی کیلئے وہ مخرج پیدا کریگا وعدہ فرماتا ہے۔ وہ مدارج کامل طور پر حاصل نہ کئے۔ تو یہ آپ کا کہنا بے شک بجا ہوگا۔ اور اس خیال کیساتھ اُمید ہے کہ حقوق اخوۃ اس امر کا تقاضائے کرینگے۔ کہ آپ درد دل سے میرے لئے دعا کرینگے۔ کہ خدا تعالیٰ اس خدمت کی بجا آوری کے لئے ہر ایک پہلو سے مجھے طیار کر دیوے۔ اور حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلمات طیبات اور دیگر ضروری خبریں اور حالات مقررہ وقت پر آپ کی خدمت میں پونچتی رہیں۔

ان تمام کمزوریوں کو بذات خود محسوس کر کے میں البدر نمبر ۱ میں ایک ریٹیکل فرض منصبی میں نقص کے عنوان سے دیا تھا۔ مجھے امید ہے۔ کہ آپ نے اُسے مطالعہ فرمایا ہوگا اور بہ حیثیت ایک مومن ہونے کے حسن ظن سے کام لیکر میری اُس گذارش کو واقعات حقہ پر مبنی خیال کیا ہوگا جس قدر شاف کیفرورۃ کو میں نے اُسمیں بیان کیا ہے۔ عمدہ اور کافی انتظام کے لئے واقعی اُسی قدر شاف کیفرورۃ ہے اور میں اسی کوشش میں ہوں۔ کہ اگر خدا تعالیٰ کی نصرۃ شامل حال ہوئی۔ اور حسب مراد انتظام ہو گیا۔ تو سالہا سال سے جو شکایت قادیانی اخباروں کی بے قاعدگی کی چلی آتی ہے وہ رفع ہو جاوے گی۔

آپ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ اخبار کے اجراء کیوقت جو عہد کلمات طیبات کے ضبط کرنے اور پہونچا دینے کا میں نے کیا تھا۔ وہ عہد تو بذات خود سچا تھا۔ مگر نا تجربہ کاری پر ضرور مبنی تھا۔ کیونکہ مجھے اخبار کی ضروریات اور اس کو انتظام کی حقیقت کا علم نہ تھا۔ سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم۔ اگر ہوتا تو انشاء اللہ بغیر کامل انتظام کے میں اس سلسلہ کو جاری نہ کرتا۔ اور اس طرح ابتلا کا موقعہ نہ مجھ اور نہ آپ کو پیش آتا۔ لیکن خدا تعالیٰ کا ہر ایک فعل حکمت سے خالی نہیں ہے جن اغراض کے لئے میں نے قادیان میں ہم پہونچنے کی ہے۔ تجویز ہوا ہے۔ کہ ان ابتلاؤں نے بھی انکی تکمیل میں ایک دست باز کا کام دیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان مع العسر یسرا ان مع العسر یسرا۔ اس لئے مجھے امید ہے۔ کہ اس عسر کے بعد ضرور کوئی صورت یسر کی پیدا ہو جاوے گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دستور تھا کہ جب کبھی کسی سے کوئی کام بگڑ جاتا۔ تو آپ بجائے رنجیدہ ہونے کے فرمایا کرتے۔ فعل ما قدر۔ یعنی جو ہونا تھا ہو چکا۔ اور کبھی رنج و غم کا اثر بھی آپ پر نہ پایا جاتا۔ پس ہم بھی اُس سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرتے ہیں۔ اور گذشتہ ناکامیوں اور بے ترتیبیوں کو نظر انداز کر کے آئندہ کے لئے خدا سے بذریعہ دعا کے مدد مانگتے ہیں۔ کہ وہ کامل انتظام کے وسائل اور اسباب اپنے فضل سے بہم پونچا دیوے۔ آپ بھی اسمیں ہماری مدد فرماویں۔ اور کارخانہ کے استحکام پا بجائی اور مستقل انتظام کے لئے جو جو احسن اور اکمل تجاویز آپ کے ذہن رسا میں غور و فکر اور دعا کے بعد اللہ تعالیٰ القا کرے اس سے اس خاکسار کو اطلاع دیویں

یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہر ایک عمل کا ثواب عند اللہ اُسی وقت ہوتا ہے۔ جبکہ اس میں للہیت اور خلوص نیت ہو اور مقصود نوع انسان کو عموماً اور اپنے دینی بھائیوں کو خصوصاً فائدہ پہونچانا ہو۔ اگر یہ مقصد اور علت غائی ہوگی۔ تو اُمید ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انجام بخیر کریگا۔ ہم اپنے نفس کی باریک شرارتوں اور مکر و فریب سے اور اپنی غلطیوں کے بُرے نتائج سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ اور اس کے فضل کے امیدوار ہیں (مخلص افضل)

دو مسکین احباب نے البدر کی مفت خریداری کی درخواست کی ہے چونکہ کارخانہ کو اسقدر وسعت نہیں کہ مفت دے۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ذی وسعت احباب میں سے کوئی دو صاحب انکی قیمت ادا کر کے عند اللہ اجر حاصل کریں ٭

نوٹ۔ خبروں کا سلسلہ آجکل اسلئے بند ہے۔ کہ مضامین کی ترتیب کا کوئی انتظام نہیں۔ اخبار کا کچھ حصہ بریونجات سے لکھایا جاتا ہے اور کچھ کہیں سے اسلئے وقت پر جو مضمون طیار آتا ہے وہ بلا غور کر دیا جاتا ہے۔ انشاء اللہ مکمل انتظام پر پھر وہ سلسلہ شروع ہوگا۔

المنصور۔ نام کا ایک ماہوار رسالہ ہماری احمدی جماعت کے منشی محمد اسماعیل صاحب نقشہ نویس مصنف شہادت آسمانی و اعجاز احمدی وغیرہ کے اہتمام سے دہلی سے نکلنا شروع ہوا ہے۔ جس کا پہلا نمبر دفتر البدر میں بھی بھیجا گیا ہے۔ اس کے ٹائٹل پیج کے دوسرے ورق پر ایک عمدہ نظارہ بنا کر اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چھوٹی سی عکسی تصویر دیگئی ہے۔ جس کا عکس بہت ہی مدھم آیا ہے اور باقی اوراق میں احمدی شن کی تائید میں مضامین ہیں مصنف کا ارادہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس طریق سے بعض کتابیں کے سیلیز کی تائید میں مدینہ ناظرین کی جاوین۔ ایک ورق طب کا بھی ہے۔ جس میں اغذیہ کے افعال اور خواص دیگئے ہیں۔ اُس کی قیمت سالانہ عہ ہے۔ ۱۸×۲۲ کی چھوٹی تختی پر ۲۰ صفحہ کا رسالہ اس قیمت میں گران نہیں ہے۔ خدا کے فضل سے احمدی جماعت کا میدان تو اسقدر وسیع ہے کہ اگر کئی اخبارات اور رسالہ بھی نکلیں تو کافی طور پر اُن کی سہائی ہو سکے۔ مگر نا معلوم کہ آیا جماعت کی غفلت ہے یا ہم لوگوں کی نیت میں کچھ خلل ہے کہ ۲۰ نفسانی اغراض شامل ہو کر ہماری ترقی کا سدراہ ہو جاتے ہیں کہ جس قدر اخبار اور رسالے نکلے ہیں۔ ایک قوان میں سے بند ہو گیا۔ اخبارات کو ابھی تک اتنی نصیب نہ ہوا کہ ناظرین کی شکایتیں رفع اور مہتموں کی دلی آرزوئیں پوری ہوں اس سے بڑھ کر اور کیا کہ میگزین جیسے دینی خادم اور مجاہد کے انتظام کے لئے خود حضرت مسیح موعود کو قلم برداشت کرنا پڑا۔ اس لئے اُس لحاظ سے کہ ایک احمدی دوست نے مثل ہمارے اپنے اوقات کو ایک رنگ میں احمدی جماعت کیخدمت میں صرف کرنا چاہا ہے اور المنصور کے ذریعہ سے احمدی پبلک کو رعب اور اثر کو ٹرپانیکی کوشش کی ہے۔ ہم تہ دل سے اس کا خیر مقدم کرتے ہیں اور ناظرین سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ کم از کم اس کا ایک ایک نمونہ منگوا کر دیکھ لیں اور حتی الوسع اسکی ربوبیت کے کفیل ہوں اور اپنی کنار عاطفت میں اُسے جگہ دیں۔ اور اپنے اور احمدی ہمعصروں کی تجربہ کی بنا پر مصنف کو یہ کہتے ہیں کہ وہ نیت میں خلوص اور خدمت دین کے ارادہ سے محض ابتغاء لوجہ اللہ اس بار کو اٹھاویں۔ اور انتظامی مشین کا ہر ایک کیل پُرزہ درست کر لیں۔ ہم تو ناتجربہ کاری سے خود بھی بعض ابتلاء کا نشانہ ہوئے۔ ناظرین کو شکایت کا موقعہ بھی دیا۔ مگر وہ ایسا نہ کریں۔ من نکردم شما مخدر بکنید۔ ہم سے دوست اس قدر اس پر دیکھنا کافی خیال کریں اور جون جون اسکی عمر بڑھی اور ہم زندہ رہے تو پھر دوسرے موقعہ پر ریویو کرنے کون سی دیر ہے ٭

نوٹ۔ چونکہ میں دوران مقدمہ میں حضرت مسیح موعود کے ہمراہ گورداسپور ہوتا ہوں۔ اخبار عدم موجودگی میں جتنا اور جس طرح شائع ہوتا ہے۔ اسلئے اگر کوئی غلطی ہو جاوے تو معاف فرماویں۔ گذشتہ اخبار میں جو مضمون بعنوان ازدواج پر سید محمود مرحوم کی رائے کے عنوان سے چھپا ہے وہ ہم نے اخبار نیر آصفی مدراس سے لیا تھا۔ مگر کاتب

www.aaiil.org

ملفوظات احمدیہ

۳۰ جون بمقام گورداسپور

طعام اہلکتاب پر فیصلہ کن تقریر

امریکہ اور یورپ کی حیرت انگیز ایجادات کا ذکر ہو رہا تھا اسی میں یہ ذکر بھی آگیا کہ دودھ اور شوربا وغیرہ جو کہ ٹینوں میں بند ہو کر ولایت سے آتا ہے بہت ہی نفیس اور ستھرا ہوتا ہے..... اور ایک خوبی اُن میں یہ ہوتی ہے کہ اُنکو بالکل ہاتھ نہیں چھوا جاتا۔ دودھ تک بھی بذریعہ مشین کے دوہا جاتا ہے۔ اسپر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے **فرمایا** چونکہ نصاریٰ اس وقت ایک ایسی قوم ہو گئی ہے جس نے دین کی حدود اور اُسکے حلال و حرام کی کوئی پروا نہیں رکھی اور کثرت سے سور کا گوشت استعمال ہوتا ہے اور ذبح کرتے ہیں اُسپر بھی خدا کا نام ہرگز نہیں لیتے بلکہ جھٹکی کی طرح جانوروں کے سر جیسا کہ سنا گیا ہے علیحدہ کر دیئے جاتے ہیں اسلیئے شبہ پڑ سکتا ہے کہ بسکٹ اور دودھ وغیرہ جو اُنکو کارخانوں کے بنے ہوئے ہوں اُن میں سور کی چربی اور سور کے دودھ کی آمیزش ہو اسلیئے ہمارے نزدیک ولایتی بسکٹ اور اس قسم کے دودھ اور شوربے وغیرہ استعمال کرنے بالکل خلاف تقوے اور ناجائز ہیں۔ جسحالت میں کہ سور کے پالنے اور کھانے کا عام رواج ان لوگوں میں ولایت میں ہے تو ہم کیسے سمجھ سکتے ہیں کہ دوسری اشیاء خوردنی جو کہ یہ لوگ طیار کر کے ارسال کرتے ہیں اُنمیں کوئی نہ کوئی حصہ اُسکا نہ ہوتا ہو۔

اسپر ابو سعید صاحب عرب صاحب تاجر برنج رنگون نے ایک واقعہ حضرت اقدس کی خدمت میں یوں عرض کیا کہ رنگون میں بسکٹ اور ڈبل روٹی بنانے کا ایک کارخانہ انگریزوں کا تھا وہ ایک مسلمان تاجر نے قریب ڈیڑھ لاکھ روپے کے خرید لیا جب اُنکے حساب و کتاب کی کتابوں کو پڑتال کر کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ سور کی چربی بھی اس کارخانہ میں خریدی جاتی رہی ہے دریافت پر کارخانہ والوں نے بتلایا کہ ہم اسے بسکٹ وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں کیونکہ اس کے بغیر یہ چیزیں لذیذ نہیں ہوتیں اور ولایت میں بھی یہ چربی ان چیزوں میں ڈالی جاتی ہے۔

اس واقعہ کے سُننے سے ناظرین کو معلوم ہو سکتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا خیال کسقدر تقوے کی اور باریک بینی پر تھا۔ لیکن چونکہ ہم میں سے بعض ایسے بھی ہیں جنکو اکثر سفر کا اتفاق ہوا ہے اور بعض بھائی افریقہ وغیرہ دور دراز امصار و بلاد میں اب تک موجود ہیں جنکو اس قسم کے دودھ اور بسکٹ وغیرہ کی ضرورت پیش آسکتی ہے اس لیے اُنکو بھی مدنظر رکھکر دوبارہ اس مسئلہ کی نسبت دریافت کیا گیا اور نیز اہل ہنود کے کھانے کی نسبت عرض کیا گیا کہ یہ لوگ بھی اشیاء کو بہت غلیظ رکھتے ہیں اور اُنکی کڑاہیوں کو اکثر کتے چاٹ جاتے ہیں۔ اسپر حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے **فرمایا** کہ ہمارے نزدیک نصاریٰ کا وہ طعام حلال ہے جس میں شبہ نہ ہو اور نہ وہ اسکے یہی معنی ہوں گے کہ بعض اشیاء کو حرام جانکر گھر میں نہ نہ کھایا مگر باہر نصاریٰ کے ہاتھ سے کھالیا اور نصاریٰ پر ہی کیا منحصر ہے اگر ایک مسلمان بھی مشکوک الحال ہو تو اُسکا کھانا بھی نہیں کھا سکتے مثلاً ایک مسلمان بیوپار ہے اور اُسے حرام و حلال کی خبر نہیں ہے تو ایسی صورت میں اُسکے طعام یا طیار کردہ چیزوں پر کیا اعتبار ہو سکتا ہے اسی لیئے ہم گھر میں لایتی بسکٹ نہیں کھاتے کیونکہ ہندوستان کی ہندو کمپنی مسلمانوں کی

(نوٹ) ہو کہ یہودی لوگوں کا کھانا بہت پاکیزہ اور شرعی آداب کے موافق پکا ہوا ہوتا ہے۔ اُن کا بیسن وغیرہ سب ایسا ہی ہوتا ہے جیسے کہ ہمارا۔ سور سے ان کی ویسی ہی نفرت ہے جیسی ہمیں اسلیئے ان لوگوں کی ایسے کھانوں کو انشراح صدر سے کھا لینے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ ایڈیٹر)

دجال شخص واحد بھی ہے

ہمارے محترم بھائی خواجہ کمال الدین صاحب نے عرض کی کہ دجال کے متعلق جو کچھ حضور نے بیان فرمایا ہے وہ بالکل حق ہے لیکن ایک وقت میرے ذہن میں یہ بات گذری کہ دجال ایک شخص واحد بھی گذرا ہے اور اسوقت جو دجال موجود ہے وہ اُس کا ظل اور اثر ہے کیونکہ موجودہ عیسویت دراصل وہ عیسویت نہیں ہے جو حضرت مسیح نے تعلیم کی بلکہ یہ پولوس کا مذہب ہے جسنے ہر ایک حرام حلال کر دیا اور کفارہ وغیرہ کی مسئلہ کی بدعت ایجاد کی اور اُسکی ایک آنکھ بھی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ اُسکا حلیہ بیان کیا ہے ممکن ہے کہ مکاشفہ میں آپ کو وہی دکھایا گیا ہو اور اسکے متبعین نے ہی یہ تمام ایجادیں کی ہیں جسکو دجال کی صنعت اور کارنامو کی طرف منسوب کیا جا سکتا ہے۔

حضرت اقدس نے فرمایا ماں ایسا بھی ہو سکتا ہے۔

تقدیر پر معلق اور مبرم

صدقات و خیرات سے بلا کے ٹلنے کا ذکر ہوا۔ اسپر حضرت اقدس نے فرمایا کہ ماں یہ بات ٹھیک ہے اسپر لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ تقدیر کے دو حصے کیوں ہیں تو جواب یہ ہے کہ تجربہ اسبات پر شاہد ہے کہ بعض وقت سخت خطرناک صورتیں پیش آتی ہیں۔ اور انسان بالکل مایوس ہو جاتا ہے لیکن دعا و صدقات و خیرات سے آخرکار وہ صورت ٹل جاتی ہے پس آخر یہ ماننا پڑتا ہے کہ اگر معلق تقدیر کوئی شے نہیں ہے اور جو کچھ ہے مبرم ہی ہے تو پھر دفع بلا کیوں ہو جاتی ہے اور دعا و صدقہ و خیرات وغیرہ کوئی شے نہیں ہے۔ بعض اوقات الٰہی صرف اسلیے ہوتے ہیں کہ انسان کو ایک حد تک خوف دلایا جاوے اور پھر صدقہ و خیرات جب وہ کرے تو وہ خوف دور کر دیا جاوے۔ دعا کا اثر مثل نزول مادہ کے ہوتا ہے کہ جب وہ شرط پوری ہو اور وقت مناسب مل جاوے اور کوئی

www.aaiil.org

نقص نہ ہو تو ایک امر ٹل جاتا ہے اور جب تقدیر مبرم ہو تو پھر ایسے اسباب دعا کی قبولیت کے بہم نہیں پہونچتے طبیعت تو دعا کو چاہتی ہے مگر توجہ کامل میسر نہیں آتی اور دلسوز گداز پیدا نہیں ہوتا۔ نماز سجدہ وغیرہ جو کچھ کرتا ہے انہیں بدمزگی پاتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انجام بخیر نہیں۔ اور تقدیر مبرم ہے۔

اس مقام پر ایک نے عرض کی کہ جب نواب محمد علی خان صاحب کا صاحبزادہ سخت بیمار ہوا تھا تو جناب کو اس قسم کا الہام ہوا کہ تقدیر مبرم ہے اور موت مقدر ہے لیکن پھر حضور کی شفاعت سے وہ تقدیر مبرم ٹل گئی۔ آپ نے فرمایا کہ سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ بھی لکھتے ہیں کہ بعض وقت میری دعا سے تقدیر مبرم ٹل گئی ہے اسپر شارح شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اعتراض کیا ہے کہ تقدیر مبرم تو ٹل نہیں سکتی پھر اسکے کیا معنی ہوئے۔ آخر خود ہی جواب دیا ہے کہ تقدیر مبرم کی دو اقسام ہیں ایک مبرم حقیقی اور ایک مبرم غیر حقیقی جو مبرم حقیقی ہے وہ تو کسی صورت سے ٹل نہیں سکتی ہے جیسے کہ انسان پر موت تو آتی ہے اب اگر کوئی چاہے کہ اسپر موت نہ آوے اور یہ قیامت تک زندہ رہے تو یہ نہیں ٹل سکتی۔ دوسری غیر حقیقی وہ ہے جس میں مشکلات اور مصائب انتہائی درجہ تک پہونچ چکے ہوں اور قریب قریب نسٹنے کے نظر آتے ہیں اُسکا نام مجازی طور پر مبرم رکھا گیا ہے ورنہ حقیقی مبرم تو ایسی ہے کہ اگر کل انبیا بھی ملکر دعا کریں کہ وہ ٹل جاوے تو وہ ہرگز نہیں ٹل سکتی۔

الہام فرمایا کہ مجھکو یہ فقرہ الہام ہوا "خدا تیری ساری مرادیں پوری کردے گا"

فرشتوں پر ذکر چل پڑا کہ یہ خواب میں ہمیشہ خوب صورت لڑکوں کی صورت و شکل میں نظر آتے ہیں۔ اسپر حضور علیہ السلام نے اپنے چند اک سابقہ رویا بیان فرمائے۔ جنکو ہم اس نیت سے درج کر دیتے ہیں کہ انہیں سے اگر کوئی شائع نہیں ہوا تو اب ہو جاوے۔

رویاء ایک فرشتہ ایک چبوترہ پر بیٹھا ہے اور ایک عجیب روٹی نان کی مثل چمکتی ہوئی اُس کے ہاتھ میں ہے وہ روٹی بہت ہی عمدہ اور اعلیٰ قسم کی نظر آتی ہے مجھے وہ روٹی دیکر کہتا ہے کہ یہ تمھارے لیے اور تمھارے ساتھ کے درویشوں کے لیے ہے اس رویا کو عرصہ قریباً ۳۰ سال کا ہو گیا ہوگا۔

رویاء ثانی - فرمایا ایک فرشتہ کو مینے ۲۰ برس کے نوجوان کی شکل میں دیکھا صورت اُسکی مثل انگریزوں



عبرت عادت اللہ یہی ہے کہ جب انسان اُن کے زمانہ میں ہو اور وہ گذر جاوے اور اس اثنا میں کوئی رجوع خدا کیطرف حقیقی اور اخلاص سے نہ کیا ہو تو پھر خطرناک زمانہ میں اولیاء بھی بچا نہ اُسکے کام نہیں آیا کرتے۔ یہ تو وہی فرعون کی مثال ہوئی کہ جب ڈوبنے لگا تو کہا کہ اب میں موسیٰ اور ہارون کے خدا پر ایمان لایا۔ مشکل یہ ہے کہ دنیا دار وں کو اُن کے اپنے سلسلوں اور پیچ در پیچ معاملات سے ہرگز فرصت نہیں ہے کہ وہ رُوح کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں اور خدا کا خوف بھی محسوس کریں اگر کچھ خوف ہے تو گورنمنٹ کا اور اُمید ہے تو اسباب سے یا اپنے مکر و فریب سے اس زمانہ میں جو توکل کا نام لے وہ دیوانہ اور مخبوط الحواس ہے اُسکا نام مسلوب العقل رکھا جاتا ہے۔

یہ انسان کی خوش قسمتی ہے کہ قبل از نزول بلا وہ تبدیلی کرے لیکن اگر کوئی تبدیلی نہیں کرتا اور اُسکی نظر اسباب اور مکر و حیلہ پر ہے تو سوائے اسکے کہ وہ اپنے ساتھ گھر بھر کو تباہ کر دے اور کیا انجام ہو سکتا ہے کیونکہ مرد گھر کا کشتیبان ہوتا ہے اگر وہ ڈوبے گا تو کشتی بھی ساتھ ہی ڈوبے گی اسی لیے کہا الرجال قوامون علی النساء اسی کی رستگاری کے ساتھ اُسکے اہل و عیال کی رستگاری ہے اور ولا یخاف عقبٰھا سے ظاہر ہے کہ خدا تعالےٰ کو اُن کے پس ماندوں کی کوئی پروا نہیں ہے اُسکو اُسکی بے نیازی کام کرتی ہے۔

۳ر جولائی ۱۹۰۴ء
مقام قادیان شریف

شام کا وقت تھا بعد نماز مغرب مختلف بلاد سے جو لوگ زیارت اور بیعت سے شرفیاب ہونیکے لیے آئے ہوئے تھے مثل پروانہ حضرت پر گر رہے تھے کے تھی۔ اور میز کرسی لگائے ہوئے بیٹھا ہے۔ مینے اُس سے کہا کہ آپ بہت ہی خوبصورت ہیں اُسنے کہا ماں میں روشنی آدمی ہوں۔ یہ رویا کوئی ۲۵ برس کا ہوگا۔

اکثر حصہ اُن میں سے دیہات والوں کا تھا جگہ کی تنگی اور مردمان کی کثرت دیکھکر بعض نے کہا کہ لوگو پیچھے ہٹ جاؤ حضرت جی کو تکلیف ہوتی ہے اسپر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ کسکو کہا جاوے کہ تم پیچھے ہٹو جو آتا ہے اخلاص اور محبت لیکر آتا ہے سیکڑوں کوس کے سفر کر کے یہ لوگ آتے ہیں صرف اس لیے کہ کوئی دم صحبت حاصل ہو۔ اور انہیں کی خاطر خدا تعالیٰ نے سفارش کی ہے اور فرمایا ہے ولا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس یہ صرف غریبوں کے حق میں ہے کہ جنکے کپڑے میلے ہوتے ہیں اور اُن کو جیداں عالم بھی نہیں ہوتا خدا تعالےٰ کا فضل ہی انکی دستگیری کرتا ہے کیونکہ امیر لوگ تو عام مجلسوں میں خود ہی پوچھے جاتے ہیں اور ہر ایک اُن سے باخلاق پیش آتا ہے اسلیے خدا تعالیٰ نے غریبوں کی سفارش کی ہے جو بیچارے گمنام زندگی بسر کرتے ہیں۔

وجودی کہاں سے پیدا ہوئے ایک شخص نے سوال کیا کہ ہمارے شہر میں وجودی فرقہ کے لوگ کثرت سے ہیں اور زبیحہ وغیرہ اُنھیں کے ہاتھ سے ہوتا ہے کیا اُسکا کھانا حلال ہے کہ نہیں۔

فرمایا کہ بہت تجسس کرنا جائز نہیں ہے موٹے طور پر جو انسان مشرک یا فاسق ہو اُس سے پرہیز کرو عام طور پر اسطرح تجسس کرنے سے بہت سی مشکلات در پیش آتی ہیں جو ذبیحہ اللہ کا نام لیکر کیا جاوے اور اُسمیں اسلام کے آداب مدنظر ہوں وہ خواہ کسی کا ہو جائز ہے۔

اس کے بعد فرمایا کہ طبعًا یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وجودی پیدا کہاں سے ہوئے قرآن شریف اور اسلام میں تو انکا پتا نہیں ملتا مگر غور سے معلوم ہوتا ہے کہ انکو صرف دھوکا لگا ہوا ہے جو راست باز کاذب گذرے ہیں وہ اصل میں فنا نظری کے قائل تھے اسکے یہ معنی ہیں کہ انسان ہر ایک فعل اور حرکت اور سکون میں توجہ اللہ کی طرف رکھے اور اسقدر فانی اسمیں ہو کہ گویا اور کسی شے کی قدرت اور حرکت بذاتہ اُسے نظر نہ آوے ہر ایک شے کو فانی جانے اور اسقدر بصرف الٰہی اُسے نظر آوے کہ بلا ارادہ الٰہی کے اور کچھ نہیں ہو رہا۔ اسی مسئلہ میں غلطی واقعہ ہو کر آخر فنا وجودی تک نوبت آگئی اور یہ کہنے لگے کہ سوائے خدا کے اور کوئی شے نہیں ہے اپنے آپکو بھی خدا ماننے لگے۔ اس خیال سے یہ مذہب ۲۴

www.aaiil.org

۲۴ پیدا ہوا ہے کہ فنا نظری کے شوق میں اولیا اللہ سے پہلے ایسے کلمات نکلے ہیں کہ جنکی الٹی تاویل کر کے یہ وجودی فرقہ بن گیا ہے۔ فنا نظری تک انسان کا حق ہے کہ محبوب میں اور اپنے میں کوئی جدائی نہ سمجھے اور من تو شدم تو من شدی۔ تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم۔ یہی کا مصداق ہو۔ کیونکہ محب اور محبوب کا علاقہ فنا نظری کا تقاضا کرتا ہے۔ اور یہ ہر ایک سالک کی راہ میں ہے کہ وہ محبوب کی وجود کو اپنا وجود جانتا ہے

طاعون کی نسبت پیشگوئی کیا ہے

اکثر لوگوں نے گفتگو اور ملاقات کے موقعہ پر یہ سوال سننے کا اتفاق ہوا ہے کہ طاعون کی نسبت پیشگوئیاں قادیان اور احمدی جماعت کے متعلق ہے۔ اسلئے یہ امر واضح نہیں ہوتا کہ عام پبلک کے لئے بھی کوئی نشان ہو سکیں۔ اسلئے صرف احمدی جماعت روحانی فائدہ اٹھا سکتی ہے مثلاً انی احافظ کل من فی الدار میں بھی الا الذین علوا الاستکبار ایک ایسی شرط ہے جو پبلک کے لئے نشان نہیں۔ ہے جو آدمی مرگیا مرزا صاحب کہتے ہیں وہ متکبر تھا یہ صرف جماعت کو تنبیہ ہوئی۔ اور اگر دار سے چار دیواری مراد لیجائے تو یہ شرط وہاں بھی ساتھ لگی ہوئی ہے اور انی احافظک کا جو الہام ہے اس ذہن اسطرف منتقل ہوتا ہے کہ ممکن ہے خاص دار میں کوئی کیس ہو جائے اور ہم نے دیکھا ہے کہ بعض احمدی بھی طاعون سے مرے ہیں اور قادیان میں بھی طاعون آئی۔ اگرچہ اسدنہ کوئی احمدی تو وہاں فوت نہیں ہوا لیکن اس امر کی بھی کوئی پیشگوئی نہیں ہے کہ قادیان میں طاعون ہو کوئی احمدی نہ مریگا اسلئے انہ اوی القریہ بھی کوئی نشان نہ رہا۔ حالانکہ مرزا صاحب دافع البلاء صفحہ ۵ پر لکھا ہے "کہ قادیان اسی نے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا اب دیکھو تین برس سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ وہ دونوں پہلو پورے ہو گئے۔ یعنے ایک طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گئی۔ دوسری طرف باوجود اسکے کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون کا زور ہو رہا ہے مگر قادیان طاعون سے پاک ہے بلکہ آجتک جو شخص طاعون زدہ باہر سے آیا وہ بھی اچھا ہو گیا" یہ عبارت مرزا صاحب نے انہ اوی القریۃ کی تشریح میں لکھی ہے جس سے ظاہر ہے کہ انکے نزدیک انہ اوی القریۃ کے معنے ہی یہ ہیں کہ قادیان میں طاعون نہ ہو گی۔ جسکے کوئی کیس ہی نہ ہو گا پھر صفحہ ۹ پر الہام ہے ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم۔ اسکا ترجمہ خود مرزا صاحب نے صفحہ ۹ پر یہ کیا ہے "خدا ایسا نہیں کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے حالانکہ تو ان میں رہتا ہے" پس اب پتہ نہیں لگتا کہ طاعون کی نسبت پیشگوئی کیا ہے۔ نہیں معلوم کہ آپ اسکی کیا تاویل کر سکتے ہیں۔

مذکورہ بالا سوال کا جواب کچھ ہم نے مختصر طور پر اسی وقت دیدیا جب سوال سنا۔ لیکن چونکہ اکثر احباب یہ سوال پیش کرتا ہو گا اسلئے مفصل طور پر اپنی قلم سے شارع فرمانے میں یہ ظاہر کرنا بھی بیجا از مصلحت نہیں ہے کہ طاعون کے متعلق جو کچھ ہم لکھ رہے ہیں وہ ہماری ذاتی رائے اور خیال ہے اور کسیکو حق نہیں پہونچتا کہ ان تمام آزمیکلوں کو وہ حضرت مرزا صاحب کیطرف منسوب کرے اگر حضرت مرزا صاحب خاص طور پر اپنی قلم سے اشارہ فرمادینگے تو آپکا اسم گرامی اسکے نیچے درج ہوا ہو گا

سو واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا وہ کلام جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر نازل ہوا وہ بالکل برحق ہے اسمیں کبھی تخلف نہیں ہے۔ اگر حضرت مرزا صاحب نے کوئی عبارت اپنی طرف سے تحریر فرماتے ہیں تو اسکا نام الہام الٰہی نہیں ہو سکتا۔ وہ زیادہ سے زیادہ آپکی رائے اور اجتہاد ہے جسمیں غلطی کا امکان ہے۔ ہاں وہ عبارت جسکو آپ نشان قرار دیویں وہ بطور سند کے پیش ہو سکتی ہے۔ جیسے کہ کشتی نوح میں حضرت اقدس نے بعض عبارات لکھکر انکے مضمون کو نشان قرار دیا اور اپنے بجانب اللہ ہونیکی دلیل گردانا ہے جسکو ہم انشاء اللہ اپنے موقع پر درج کرینگے۔

طاعون کی نسبت جو الہامات متعلقہ احمدی جماعت و قادیان۔ دافع البلاء میں ہیں اگر انکو بچشم نظر سے دیکھا جائے تو بہت ہی واضح طور سے یہ بات کھل جاتی ہے کہ طاعون کی نسبت پیشگوئی کیا ہے۔ دافع البلاء کے صفحہ ۵ پر الہام ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم۔ انہ اوی القریہ۔ درج ہے جسے حضرۃ مرزا صاحب نے خدا کی وحی کہا ہے اس سے آگے ۵ سطور میں اسکے معنے بیان فرما کر آگے جو عبارت اب دیکھو سے شروع ہوتی ہے اور جسے معترض نے پیش کیا ہے وہ الہامی عبارت نہیں ہے اور نہ اسکا ترجمہ ہے بلکہ خدا تعالیٰ سے فضل و انعام کا بیان ہے جو اسوقت تک بلا شبہ حضور علیہ کے عام طور پر قادیان اور ماتا لیان قادیان کے شامل حال رہا۔ اور اس بیان کی ضرورت اسلئے تھی کہ اسی پڑھ کر قادیان کے احمدی اور غیر احمدی باشندے خدا کی نعمت کا شکر کریں اور انکو یہ خیال نہ ہو کہ ہمارا مقصود تھا اگر تم لوگ اپنی حالت کو تغییر نہ کرو گے تو یہ فضل تمہارے شامل حال رہے گا۔ اسلئے صفحہ ۷ کی سطر ۲ میں آپ تحریر فرماتے ہیں کہ اس سے بڑھ کر کوئی اور ثبوت ہو گا کہ جو باتیں آجسے ۲۰ برس پہلے کہی گئیں تھیں وہ پوری ہو گئیں۔ گویا ایک حصے یہ اس امر کی پیشگوئی تھی کہ اگر قادیان کے لوگ اپنے ما بانفسھم کو بدل دینگے تو طاعون کا نشانہ ہونگے۔ اس لئے یہ عبارت مذکورہ بالا الہام کے کسی طرح بھی متضاد نہیں ہے اور مضمون "قادیان اور طاعون" میں ہم نے ثابت کیا ہے کہ طاعون کا اصل باعث آسمانی صاحبان کا اعتداء ہے جسکی وجہ سے الہام الٰہی نے دوسرے رنگ میں ظہور فرمایا ہے پھر اسی صفحہ ۵ پر انہ اوی القریہ کے معنے کرتے ہوئے لفظ تباہی پر ایک حاشیہ دیکر آپنے لفظ اوی کے معنے کھول دیئے ہیں جسسے ایک سلیم الفطرت انسان سمجھ سکتا ہے کہ مطلق نفی طاعون کی پیشگوئی نہیں ہے کہ معترض نے پیش کردہ عبارت سے ثابت کرنا چاہا ہے ہرگز نہیں ہے ورنہ وہ سطور کے اندر ہی اندر وہ مختلف اور متضاد مضمون کی عبارتیں کسطرح جمع ہو سکتی تھیں۔ اوی کے جو معنے حاشیہ میں کئے گئے ہیں وہ معترض کے استنباط کو غلط ثابت کر رہے ہیں۔ اصل الہام جو طاعون کے متعلق ایک نشان ہے وہ ہمارے خیال میں لولا الاکرام لہلاک المقام ہے جسکے پہنچنے ہیں کہ قادیان میں اس قسم کی طاعون ہرگز نہ پڑیگی۔ جو اسے ویران کر دے اور شل کہنڈرات کے بنا دے جیسے کہ الحکم نمبر ۱۹۔ ۲۰۔ جلد ۳ میں ثابت کر چکے ہیں۔ رہا الہام ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم۔ اس میں بھی عذاب سے خاص عذاب مراد ہے کیونکہ آنحضرت صلعم کو بھی یہی الہام ہوا تھا اور آپ ابھی مکہ میں ہی تھے کہ سخت قحط پڑا حتے کہ لوگوں نے ہڈیاں پیس کر گذارا کیا پس اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی موجودگی میں کوئی عذاب کسی قسم کا قادیان کے لوگوں پر نہ ہو گا۔ بلکہ اس سے مراد وہی عذاب ہلاکت ہے جسکا ذکر لولا الاکرام لہلاک المقام میں ہے پس اب جبکہ ہم ان تینوں الہاموں انہ اوی القریہ۔ لولا الاکرام لہلاک المقام اور ما کان اللہ لیعذبھم کو یکجا ملا کر دیکھتے ہیں تو یہ بات بڑی واضح طور سے معلوم ہو جاتی ہے کہ اصل نشان قادیان اور طاعون کے بارے میں یہی ہے کہ وہ ہلاکت سے محفوظ رہے گا۔ اوی میں جو پناہ کا ذکر ہے وہ ہلاکت اور بالکل تباہی سے پناہ ہے۔ اور ما کان اللہ لیعذبھم میں جس عذاب کی نفی ہے وہ عذاب ہلاکت کی نفی ہے۔ جو کچھ پہنچے ان ہر سہ الہامات کے کہنے ہیں انکی سمجھ اسطرح سے ہی بہت جلد آسکتی ہے کہ تینوں الہامات اور لفظ اوی کے معنے جو خاصہ ہیں یہ تمام ایسی عبارتیں ہیں جو کہ بالکل ایک ہی وقت میں ایک ہی جگہ پر کہی ہوئی ہیں اور سب کو سمجھنے والا ایک ہی شخص ہے اسلئے یہ خیال کرنا کہ انمیں آپس میں نقیض ہے بڑے درجہ کی نادانی ہے۔ دافع البلاء کے صفحہ ۵۔ ۱۰ یہ سب الہامات ہیں اسلئے یہ محال ہے کہ اسکے مصنف ایک سطر میں تو کچھ لکھتا اور اسی چلکہ اگلی سطور میں لکھدیا اور پھر مصنف بھی ایسا جو کہ دنیا کے اختلاف کیواسطے آیا ہوا اور موجودہ غلطیوں اور فسادوں کو رفع کرنا اسکا فرض منصبی ہو۔ اور مسلم سا قادیان کے متعلق الہامات کا فیصلہ تو اوپر ہو چکا جو کہ قادیان کے متعلق طاعون کی کیا پیشگوئی ہے جماعت کا حال اسکی نسبت ہم کشتی نوح کی عبارات ذیل میں نقل کر کے دکھاتے ہیں جس سے نسبت پیشگوئی اظہر من الشمس ہے۔

www.aaiil.org

ان آخری دو نبیوں خدا کا یہ نشان ہوگا تا وہ قوموں میں فرق کرکے دکھلاوے (کشتی نوح صفحہ ۲ سطر ۳)

(۲) اور عمداً تمام لوگ اس جماعت کے گرد و پیش ہی مخالفوں کی نسبت طاعون سے محفوظ رہینگے (کشتی نوح صفحہ ۲ سطر ۱۳۔

(۳) مگر انجام کار لوگ تعجب کی نظر سے اقرار کرینگے کہ نسبتاً و مقابلۃً خدا کی حمایت اس قوم کے ساتھ ہے اور اسنے خاص رحمت سے ان لوگوں کو ایسا بچایا ہے جسکی نظیر نہیں (کشتی نوح صفحہ ۴ سطر ۱۷۔

(۴) یہ ہے منجانب اللہ ہونے کا یہ نشان ہوگا کہ میرے گھر کی چار دیوار کے اندر رہنے والے مخلص لوگ اس بیماری کی موت سے محفوظ رہینگے اور میرا انجام سلسلہ نسبتاً و مقابلۃً طاعون کے حملے سے بچا رہے گا اور وہ سلامتی جو انہیں پائی جاویگی اسکی نظیر کسی گروہ میں قائم نہ ہوگی۔ کشتی نوح صفحہ ۴ سطر ۱۶۔

(۵) بطور نشان الہی کے نتیجہ یہ ہوگا کہ طاعون کے ذریعہ سے یہ جماعت بڑھیگی اور خارق عادت ترقی کریگی اور انکی یہ ترقی تعجب سے دیکھی جائیگی۔ (کشتی نوح صفحہ ۵ سطر ۱۷) مذکورہ بالا پیشگوئیاں جماعت کی نسبت بہت کھلی کھلی ہیں اور انسے صرف ایک اندھا ہی انکار کر سکتا ہے۔ اگر کسیکو یہ خیال ہو کہ انمیں بھی تاویل کی گنجائش ہے تو اسکا فیصلہ بھی آسان ہے اور وہ یہ ہے کہ جسطرح اور جن الفاظ میں حضرت مسیح موعود نے پیشگوئیاں کی ہیں اسی طرح انکا کوئی مکفر اور مکذب جو کسی فرقہ یا مذہب یا گروہ کا پیشوا ہو الہام مقابل بنا کر انہی الفاظ میں پیشگوئی کرے۔ اگر ان الفاظ میں کوئی ایسی گنجائش ہے کہ بصورت نہ پورے ہونے پیشگوئی کے حضرت مسیح موعود اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں تو وہی فائدہ انسے وہ بھی اٹھا سکے گا اور اسطرح سے حق اور باطل کے درمیان ایک فرق بیّن لوگوں کو معلوم ہو جاویگا صرف اعتراض اور سخت چینی سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ ذرا اسکی مثل تو بنا کر لاؤ تا پتہ لگے کہ جھوٹے کا منہ کالا ہوتا ہے کہ نہیں۔

اب اسکے بعد ہم ایک اور عظیم الشان پیشگوئی کا ذکر کرتے ہیں جو کہ بہت کھلی کھلی روشن ہے اور جسمیں کسی تاویل کی کسی طرح بھی گنجائش نہیں ہے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام انی احافظ کل خاصہ ہے جسکے یہ معنے ہیں کہ آپ طاعون سے خصوصیت سے محفوظ رکھے جاویں گے۔ اب ذرا للہ غور کرکے دیکھو کہ ایسا ایک وقت میں جبکہ موت کا بازار گرم ہے۔ اور ٹڈیوں (مکڑیوں) کی طرح لوگ مر رہے ہیں کیا کوئی شخص جرأت سے کہہ سکتا ہے کہ میں ضرور طاعون سے محفوظ رہونگا۔ اگر یہ ایک

عظیم الشان پیشگوئی اور کھلی کھلی پیشگوئی نہیں ہے۔ یا اگر یہ تمہیں عام بات ہے اور پھر چاہئے کہ آپکے مقابلہ میں کوئی شخص ایسے ہی دعوے سے یہ کہدیوے کہ مجھ ہی خدا نے طاعون سے محفوظ رکھنے کی خبر دی ہے اور میں اس سے اطلاع پاکر کہتا ہوں کہ میں ضرور محفوظ رہوں گا اور طاعون کی موت سے ہرگز نہ مرونگا۔

غرضیکہ

مذکورہ بالا بیانات سے یہ امر صاف ظاہر ہے کہ طاعون کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چار پیشگوئیاں شایع کی ہیں

اول۔ یہ کہ آپ کا وجود باجود طاعون سے محفوظ رہے گا

دوم۔ یہ کہ احمدی جماعت نسبتاً و مقابلۃً طاعون کے حملوں سے محفوظ رہیگی۔

سوم۔ یہ کہ قادیان طاعون سے تباہ و برباد ہرگز نہ ہوگی کہ لوگ آسے آکر کھنڈرات کی شکل میں پاویں۔

چہارم۔ یہ کہ طاعون کے ذریعہ سے احمدی جماعت بڑھیگی اور خارق عادت ترقی کریگی۔

مَا دُعَاءُ الْکَافِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ

ناظرین کو معلوم ہے کہ آجکل طاعون کی آمد آمد جس قریہ یا مقام پر ہوتی ہے وہاں کے لوگ اسکے دفعیہ کیلئے اپنے اپنے اعتقاد اور خیال کے مطابق صدقہ خیرات شروع کرتے ہیں۔ ہندو سادھوؤں کو نکالتے ہیں مسلمان مل مل کر دعائیں کرتے ہیں۔ پیر پرست اقوام اپنے اپنے پیر کی مشرکانہ رنگ میں اسکا علاج دریافت کرتے ہیں۔ قبر پرست قبروں پر حصول مراد کیلئے جاتے ہیں بت پرست اقوام تو بکثرت طرح طرح سے کرتے ہیں حالانکہ یہ اصل علاج طاعون کا نہیں ہے۔ اسمیں شک نہیں کہ دعا اور صدقہ اور خیرات سے بلائیں ٹل جاتی ہیں اور خدا تعالےٰ مضطر کی دعا سنتا ہے جیسے کہ اسکا وعدہ ہے امن یجیب المضطر مگر اس وعدہ میں وہ لوگ مخاطب ہیں جو کہ محض ابتلا کے طور پر عذاب میں مبتلا ہوں۔ لیکن اسوقت جو عذاب طاعون آیا ہے وہ بطور سزا کے ہے نہ بطور ابتلا کے۔ تاکہ اللہ تعالےٰ اسکے برگزیدوں اور اسکی کلام اور احکام کی جو ہجو ہتک کیگئی ہے اور بجائے تعظیم کے توہین کو روا رکھا گیا ہے اسکی پاداش لوگوں کو دی جاوے بعض لوگوں کو یہ خیال گذر سکتا ہے کہ ہم نے کبھی ہجو ہتک اور توہین نہیں کی۔ تو انکا جواب یہ ہے کہ انہوں نے تعظیم

ہی توہین کی۔ پس ایک شئے جو کہ قابل قدر ہے اسکی قدر نہ کرنی اور ایک مطاع جو کہ قابل اطاعت ہے اسکی اطاعت نہ کرنی یہی تو بات خود ایک توہین ہے۔ علاوہ اسکے جو لوگ خود خدا تعالےٰ اور اسکے شعائر کی بیقدری اور بے حرمتی کرتے رہے اسمیں یہ لوگ قولی یا فعلی طور پر ہاں میں ہاں ملاتے رہے۔ اور اس قسم کے صریح خلاصوں کو دیکھ کر کسی کو یہ خیال نہیں آیا کہ محض اللہ تعالےٰ کی رضامندی کی خاطر وہ مقابلہ کرتا بلکہ اگر کسی نے مقابلہ شروع بھی کیا تو اپنے نفسانی اغراض کی بنا پر۔ جو کہ خدا تعالےٰ کے نزدیک بذات خود قابل نفرین حرکت ہے۔ حضرت امام الزمان علیہ السلام کی تحریروں سے جیسے کہ معلوم ہوتا ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ طاعون تو اسلئے آئی ہے کہ خدا تعالےٰ کو منواوے اور طیب اور خبیث میں تمیز کرے۔ پس اگر یہ مشرکانہ دعاؤں اور صدقہ اور خیرات سے ٹل سکتی ہے جو کہ خدا تعالےٰ کی رضا اور آیت کے موافق ہرگز نہیں۔

تو پھر طیب اور خبیث میں کیا فرق ہو سکتا ہے آداب دعا میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ دعا کرنے والے کے معاملات کیا بلحاظ اعتقاد کے اور عبادات کے اور کیا بلحاظ انسانوں کے تعلقات کے اللہ تعالےٰ کے ساتھ بالکل درست اور راست راست ہوں۔ اسکے اکل و شرب میں کوئی حصہ محرمات کا نہ ہو۔ اب دیکھو کہ جو لوگ مل مل کر دعائیں کرتے ہیں انکی زندگی کیسی ہے کیا انہوں نے ناجائز اور ظالمانہ وسائل آمدنی کے ترک کر دیئے۔ یا محض خدا کی رضا کیخاطر اپنے نفسوں اور خسکھوں کو اسلئے بھوکا رکھا کہ ان کو حلال روزی میسر نہیں۔ بلکہ اسی طرح رشوت۔ سود۔ خیانت اور دوسرے حرام ذریعہ سے پالا ہوا گوشت اور پوست لیکر خدا کی بارگاہ میں اسلئے حاضر ہونا چاہتے ہیں کہ خدا انکی دعا قبول کرے۔ اسی طرح شیعہ اور سنی۔ پیر پرست اور قبر پرست۔ مقلد اور غیر مقلد سب اپنے اپنے عقیدوں پر جم کر خدا سے دعا قبول کروانا چاہتے ہیں۔ جن سے اسکی ذات اور صفات پر حرف آتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ جو ذوالفضل ہے اور ہمیشہ سے اپنے برگزیدوں پر انعام و اکرام کرتا رہا ہے اور آڑے وقت پر دین اسلام کی مدد کرتا رہا ہے۔ اسکی نسبت اب لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ ازمنہ سابقہ میں تو اسکو یہ قدرتیں حاصل تھیں مگر اب نہیں اسکے فضل و کرم کا دروازہ شیعوں کے نزدیک بارہ اماموں پر محدود ہو گیا۔ مقلدوں کے نزدیک اربعہ امام تک پیر پرستوں اور قبر پرستوں کے نزدیک اس می قیوم کی قدرتیں اُن مُردوں نے چھین لیں جنکا سوا ہڈیوں کے اب وہ کچھ نہیں ہے۔ اپنے اب خود دیکھو اور خود سوچو کہ جب تمہارے نزدیک خدا کی یہ قدرت اور عظمت ہے اور تم نے اُسے محدود کر دیا ہے

www.aaiil.org

احاطہ لیت و لعل

گورداسپور

فرمایا۔ جن کو اللہ تعالیٰ دنیا میں تکالیف دیتا ہے اور جو لوگ خود خدا کیلئے دکھ اٹھاتے ہیں۔ ان دونوں کو اللہ تعالیٰ آخرت میں بدلہ دیگا۔ دنیا تو چلنے کا مقام ہے۔ رہنے کا نہیں۔ اگر کوئی شخص سارے سامان خوشی کے رکھتا ہے تو بھی کا مقام نہیں یہ سب آرام اور دکھ ختم ہونیوالے ہیں اس کے بعد ایک ایسا جہان آنیوالا ہے۔ جو دائمی ہے اس مختصر جہان میں انسانی بناوٹ میں فرق اور کمی بیشی کر دوسرے جنم کے گناہوں اور علوں کا پھل ہیں وہ غلطی پر ہیں وہ یہ معلوم نہیں کرتے کہ آخرۃ جنم آنیوالا ہے۔ اور جن کو خدا تعالیٰ نے پیدائش میں عطا کیا ہے۔ اور جن لوگوں نے اپنے آپ کو خود بخود تندی حاصل کرنے کے لئے دکھوں میں ڈالدیا ہے ان کو وہاں چلکر اس کا بدلہ ملے گا۔ یہ جہان تو جہان ہے، اور ایسے موقع حاصل کرنے کے جن سے خدا راضی ہو۔

جو لوگ اپنے عملوں سے خدا کو راضی کرتے ہیں آپ کو تکالیف میں ڈالکر خدا کو راضی کرتے ہیں کے دو خدمت گار ہیں۔ ایک کو وہ ایسے کام تا ہے۔ کہ جہاں اس کو سواری ملتی اور ہر طرح کا آرام ہے کار کو ایسی طرف روانہ کرتا ہے۔ جس راستہ ملتی اور نہ سایہ ہے۔ بلکہ پیدل چلنا اور سخت کا سامنا ہے۔ مگر وہ جانتا ہے۔ کہ جس کو ں کو اتنا ہی بدلہ اور عوض خدمت دونگا دمت گاروں کو اپنے سفر پر کیا اعتراض ے اندھے اپاہج۔ غریب۔ فقیر الی نے پیدا کئے ہیں۔ ان کو جبکہ چلکر بدلہ ملنا ہے۔ تو کیا ضرورہ ہے کہ ہم ور اس بڑے اور حقیقی جنم سے اعراض نے دیئے ہیں وہ تو ثواب حاصل کرنیکو کرنے والا ہے۔ تو کسی کو کسی طرح ور دیتا ہے گا پس اپاہج اور اندھے ملاقت کا بدلہ قیامت میں پائیگا۔ شخص شاہی گھر میں پیدا ہوا ہے ونشاط حیا میں پردہ باریک بتوں میں مبتلا ہے اور وہ شخص جو گدائی اور فقیری حیثیت میں بھیک مانگتا پھرتا ہے۔ ایسے سکھوں میں ہو کہ جو اس امیرزادے کو کبھی میسر نہیں۔ پھر کیا کہیں دولت والے کو یہ حکم دیا ہے کہ اس سے عیاشی کر بلکہ یہ حکم دیا ہے کہ غریب بھائی کیطرح عبادت کر۔ بہرحال یہ دنیا چند روزہ ہے۔ انسان کیا سمجھتا ہے۔ کہ میری عمر کسقدر ہے۔ جنم کی شکی بات کو قبول کرنا عقل کا کام ہرگز نہیں۔ انسان جب پیدا ہوتا اور اپنی عمر طبعی پوری کر کے مرجاتا ہے۔ تو کبھی کسی نے اس مختصر کو اس جہان میں واپس آتے ہوئے نہیں دیکھا۔ مثلاً بڑے بڑے عالم اور فاضل مرجاتے ہیں تو انہوں نے واپس آکر کبھی نہیں بتلایا کہ میں نے پچھلے جنم من فلان علم حاصل کیا تھا۔ ہزاروں جنم پائے اور علم و عمل حاصل کرتا رہا۔ مگر جب واپس آئے وہ پہلے علم و عمل ضائع ہوتے رہے۔ جس طرح وہ واپس آکر سب علوم بھلا دیتا بلکہ یہاں کا بھلا آنا بھی اس کو یاد نہیں رہتا تو وہ وہاں کیا رکھیگا اور نجات کس طرح حاصل کریگا۔ جو لوگ تناسخ کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ ملکی گیان سے ہوگی۔ مگر کروڑ دفعہ کے جنم سے ایک حرف تک ان کو یاد نہیں رہتا اور جب آتا ہے۔ خالی ہاتھ ہی آتا ہے۔ کچھ تو ساتھ نہ لاوے اگر کچھ بھی ساتھ نہیں لاتا تو گیان کیا ہوا۔ غرض جس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کے ہاتھ پاؤں سر دھوگئے ہیں دم بند ہوگیا ہے۔ آنکھیں پتھرا گئی ہیں۔ اور روح رخصت ہوگیا ہے۔ اسی طرح تم اس کے واپس آنے کا ثبوت پیش کرو۔ تو ہم مان لیتے ہیں۔ واپس آنے کا ثبوت تو یہی تھا کہ اپنے کسی گیان کو ساتھ لے آتا۔ مگر یہ بیہودہ خیال ہے کہ وہ کسی گیان کو ساتھ لاوے۔ پس بغیر ثبوت کے ہم کیسے مان سکتے ہیں۔ بڑا مولوی اور پنڈت بن کر اس جگہ سے رخصت ہوا تھا۔ واپس آن کر کچھ بھی یاد نہیں جب وہاں جاکر سب کچھ بھول آتا ہے تو کس طرح معلوم ہو کہ یہ دوسرا جنم لیکر آیا ہے۔ اگر صرف اس کمی بیشی کو پورا کرنے کے واسطے جنم مانتا ہے تو ہم یوں کیوں نہ مان لیں کہ جس طرح یہاں تکلیف اٹھاتا ہے۔ اسی طرح وہ خدا تعالیٰ اس کو اعلیٰ سے اعلیٰ بدلا عطا نہیں کر سکتا۔ مثلاً دیانند مرگیا ہے اگر آجاوے تو ہم اس کو اس طرح شناخت کر سکیں گے کہ ستیارتھ پرکاش یا وید کا کچھ حصہ ہمیں پڑھکر سنا دیوے۔ پڑھا ہوا آدمی تو اگر بھینس کی شکل میں بھی آجاوے تو چاہیے کہ وہ بھینس بھی طوطے کیطرح بولنے ہاں مولوی نے بھی یہ لکھا ہے۔ ؎

ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام
ہفت صد ہفتاد قالب دیدہ ام

مگر اس کے کچھ اور معنی ہیں۔ یعنی جب انسان خدا تعالیٰ کیطرف ترقی کرنے لگتا ہے تو پہلے اس کی حالت بہت ابتر ہوتی ہے جس طرح ایک بچہ آج پیدا ہوا ہے تو اسمیں صرف دودھ چوسنے ہی کی طاقت ہوتی ہے اور کچھ نہیں۔ پھر جب خدا کہانے لگتا ہے۔ تو آہستہ آہستہ غصہ۔ کینہ۔ خود پسندی۔ سختی۔ علی ہذا القیاس سب باتیں اسمیں ترقی کرتی جاتی ہیں۔ اور دن بدن جوں جوں اسکی عمر بڑھتی جاتی ہے۔ شہوات اور طرح طرح کے اخلاق رذیلہ اور اخلاق فاضلہ زور پکڑتے جاتے ہیں اور اسیطرح ایک وقت پر اپنے پورے کمال انسانی پر پہونچتا ہے اور یہی اس کے جسمانی جنم ہوتے ہیں۔ یعنی کبھی کتا کبھی سور کبھی بندر کبھی گائے کبھی شیر وغیرہ جانوروں کے اخلاق اور صفات اپنے اندر پیدا کرتا جاتا ہے گویا کل مخلوقات الارض کی خاصیت اسکے اندر ہوتی جاتی ہے اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کیساتھ سلوک کا راستہ چاہیگا تو یہ ساری خاصیتیں اس کو طے کرنی پڑینگی اور یہی تناسخ اصفیاء نے مانا ہے اور اس کا اسلام اور اس کا قرآن بھی اقراری ہے غالباً یہی تناسخ ہنود میں تھا مگر بے علمی سے دھوکہ لگ گیا اور سمجھ الٹی ہوگئی

مگر دنیا میں جس بات کو کوئی شخص مان بیٹھا ہے وہ اس کو چھوڑ نہیں سکتا ورنہ یہ ہونا چاہیئے تھا کہ راستی کو دریافت کر کے ناراستی کو چھوڑ دیتے۔ مگر یہاں ضد و تعصب اور ہٹ دھرمی مانع نہیں دیتی۔

مکھیاں بیشمار بناتین ریشم کا کیڑا ریشم بناتا۔ موتی کا کیڑا موتی بناتا۔ بیل گھوڑے گائے جونک وغیرہ ہر ایک چیز انسان کیواسطے فائدہ مند ہے۔ اگر سب چیزیں الغانی ہیں اور خدا تعالیٰ نے حکمت سے پیدا نہیں کیں تو ہر ایک وقت پر اپنا جسم پورا کرکے کل گائیں کل مکھیاں۔ کل گھوڑے وغیرہ سب جانور انسان بن جاتے چاہئیں۔ تو پھر یہ چیزیں اور نعمتیں ایک وقت آنے پر دنیا سے نابود ہو جانی چاہئیں۔ مگر جب تک انسان موجود ہے ان چیزوں کی اشد ضرورۃ ہے۔ پانی اور ہوا میں ہی کیڑے ہیں پھلوں اور اناجوں میں ہی کیڑے ہیں۔ جن کے بغیر انسان کبھی زندہ نہیں رہ سکتا۔ پس یا تو تناسخ ماننا خدا کی حکمت کو مگر چونکہ انسان کا ان چیزوں کے سوائے ہرگز گذارہ نہیں ہو سکتا ہے معلوم ہوا کہ یہ ساری پیدائش حکمت الٰہی پر مبنی ہے۔ والسلام۔

(الحکم)

رسالہ ابطال الوہیت مسیح مصنفہ حضرت حکیم نورالدین صاحب حی الوقت ہوگی سے کارخانہ المیدہ میں چھپ رہا ہے امید ہے کہ کچھ نئے نکات اور مضامین اس میں ایزاد کئے جاوینگے قیمت ۲ر یا اس سے کم ہوگی

تذکرۃ الشہادتین۔ بزبان پنجابی نظم ہو کر کارخانہ میں پہونچ گیا ہے۔ عنقریب یہ ناظرین ہوگا۔ احمدی شعراء سے التماس ہے کہ اب اُسے اردو زبان میں نظم فرماویں اور اس کیمتعلق کارخانہ ۷ خط و کتابت کریں (محمد افضل)

www.aaiil.org

حسین صاحب کے حیات انگیز مضامین کی حقیقت

نمبر ۹

مولوی ابو بکر کی بابت گالی گلوچ

[illegible] دین زیادہ [illegible] ہمدم اسلام رہزن ان سے زیادہ مفسد دنیا کے پردہ پر کوئی نہیں ہمارے کل [illegible] اور نہ ہی ایک طرف اور ایک ملانا ایک طرف [illegible] گروہ شیطان پرست قوم [illegible] [illegible] ہیں ایسے ناپاک ذلیل اور وہ بھی ارذل ترین ذلیل ہوتے ہیں کیا شک ہے۔ [illegible] کی میں خبر رہے ہیں۔

۱۵ ستمبر ۱۹۰۰ء مولوی نالائق حرام خور پیٹ کے بندے مفسد ملانا خدا ترس محسن کش ظالم اور اور ناقص گروہ ازلی بدنصیب ابدی جہنمی شیطان جسم ریاکار شریعت کو پیروں کے نیچے کچلنے والے۔ خوک اور سگ سے بدتر صمیمہ ہمراہ

۱۵ ستمبر ۱۹۰۰ء اگر ہمیں توتھے تیروں سے اڑا جاوے تمام ممکن الوقوع عذاب ہمیں لوڑے جائیں ایک ایک بوٹی ہماری کاٹ ڈالی جاوے۔ دنیا کے سخت ترین عذاب ہمیں کئے جائیں۔ ہم انکو ابدی جہنمی حرام طور رخنہ انداز دین وغیرہ وغیرہ لکھے جائینگے یہ مسلمانوں اور اسلام کی حمیت کے لئے ہم لکھتے ہیں۔

۲۲ ستمبر ۱۹۰۰ء مولوی تو ندوں اور چکنے چپڑے گلوں کے سلسلہ اشتعلے ہوئے پڑے پھرتے ہیں۔

۸ اکتوبر ۱۹۰۰ء۔ تف ہے ہمیشہ ایسے مفسد و خدا لعنت کرے۔ دین فروشوں کا بیج مارا جاوے انکا ستیاناس ہو۔ انپر تمام جہان کے پھٹکار پڑے۔ کائنات کے شریروں کا انتخاب ابلیس ملعون کے سعادتمند فرزند ملحد و منکر ستیاناس مشرکوں کی باوا آدم ظالموں کی پیش رو چور و رنڈے رہبر ڈاکوؤں کے سرگروہ۔ تمام عالم کے غلاظتوں کا عطر شقی بے دین جہل مرکب کے مجسمہ صورت قہر خدا کے ٹوٹے کی تصویر ناہنجار نالائق خسر دجال خود غرض بے حمیت بے غیرت ناکارہ بدنام کنندہ نکومے چند لوگوں کا مال غصب کرنیوالے ریاکاری سے دنیا کماتے ہیں حرام و حلال میں تمیز نہیں کرتے دلبو نکی صورت بنا رکھی لیکن ہر کائنات کے شیاطین کا خلاصہ کتنے ذلیل کمینے چور اچکے ملانے سبد بن گئے ہیں۔ غرضی شجرہ نسب بنا کے اپنا نسب رسول صلعم تک ملا دیا۔ استغفر اللہ لعنت اللہ علی خارج النسب ولعنت اللہ علی داخل النسب فریبکار دغا بازی میں تمام عمر گذاری ملانو میں شریف خون نہیں ہوتا۔ آپ تحقیق کریں گے تو کھل جائیگا۔ کہ کوئی باورچی ہے۔ کوئی جلاہا کوئی قصائی ہے۔ کوئی سائیس ڈوم دنیا پر ان سیج قوموں نے جب علم پڑھ لیا۔ پھر وہ آپے میں کیوں رہنے لگے انکے دماغ ہفت آسمان پر ہو جاتے ہیں۔ خدا انکے اصر کو توڑے

۱۵ اکتوبر ۱۹۰۰ء

شریر النفس شیاطین نابکار دنی النفس کافر ملحد لعنتی ذلیل انسان صورت شیاطین ابدی جہنمی نامراد بدنژاد بدکار ظالم جہنم کے داعی وارث ریاکاری میں شیطان کے پیرو مرشد جنکے کاموں سے شیطان بھی کانوں پر ہاتھ رکھتے ہیں ابدی جہنمی دشمن خدا و رسول رخنہ انداز دین مغضوب بارگاہ صمدی ملحد و کافر ہم چنین سے سنتے آئے ہیں۔ اگر کسی گھر میں کتا ہو۔ وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ مگر اب صورت دوسری ہے۔ اگر کسی ملانے کا کسی مکان میں گزر ہو گیا وہاں برکات الٰہی اور رحمت کے فرشتے قیامت تک نہیں آتے۔ یہ مکار اور ظالم ہیں ملانو نکے غلیظ گالیوں اور سخت تیرے بازی کو ہم حوصلہ اور فخر کے سیاتھ سنتے ہیں۔ اور خوش ہیں کہ اپنے مادی برچی کی سنت کچھ تو ہمسے ادا ہو رہی ہے کافر ہیں اگر کچھ بھی ہمیں صدمہ ہو۔ اور مرتد ہیں اگر ان گالبو نکے جواب میں ہماری زبان سے گالیاں دینے والو نکے حق میں گالیاں نکلیں

۲۳ اکتوبر ۱۹۰۰ء جہاں دیکھو نئے نئے بہیس میں مثل شیطان کے جلوہ افروز ہیں تم

۸ دسمبر ۱۹۰۰ء مولود کہلواؤ اور ضرور کہلواؤ مگر ملانیو ایک پیسہ نہ دو۔

۱۵ اگست ۱۹۰۱ء

شیطان سیرت ملانے +

۱۸ اگست ۱۹۰۱ء۔ دنیا کے ذلیل ترین قوم جسنے ملانے اپنو کو مولوی اور مولنسا کے لقب سے نامزد کرتے ہیں۔ وہان تیلی تنولی جولاہو وغیرہا پیشہ ور حجاموں دھابیوں قصائیوں نائی زرکوبوں گوئے والو نکی اولاد میں جنہوں والدین نے سست سمجھکر گھر سے نکالا اور مسجدو نکی روٹیاں کھا کھا کر فربہ بن گئے۔ تمام دنیا کے فریب چالبازی کو جال میں پھنسانے کے کاروبار نکا خاتمہ میں ہوتا ہے۔

۱۵ اگست ۱۹۰۱ء

شریر النفس پورے خبیث یہ اگست کل مضامین اس قسم کے ہیں۔ کوکل چاہیں کیونکہ بہت ہی سخت ہیں +

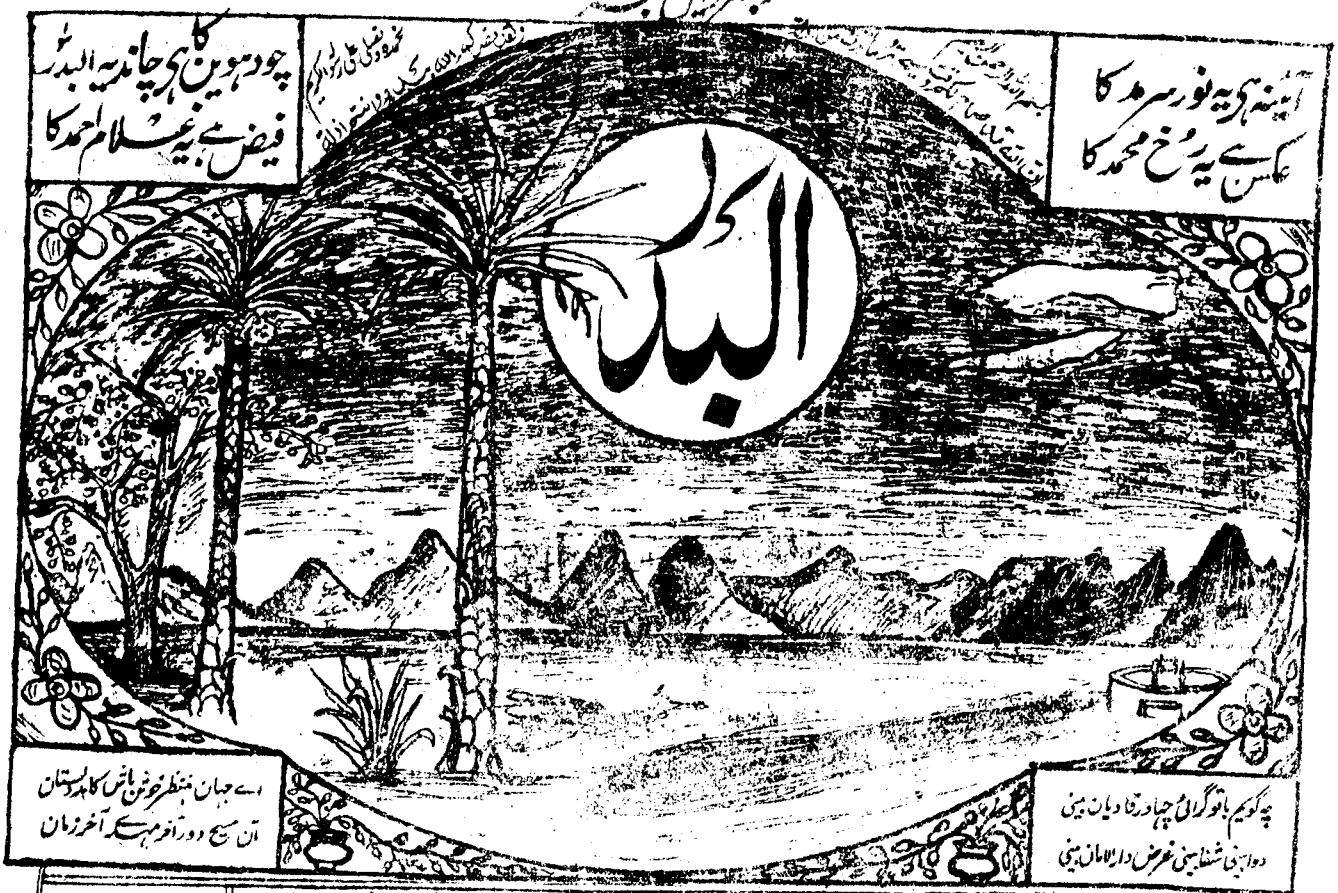
۲۳ اگست ۱۹۰۱ء

بد باطن خود غرض شریر ملانے خبیث انداز دین خدا۔ دشمن خیر الانام زہر ملا بن عبد الدرہم عبد الدینار سچے وارث فرعون کاذب کے ہمجولی شیر قبلہ و کعبہ ظالم بد دین ناخدا ترس یزید پلید ابدی جہنمی۔

۸ ستمبر ۱۹۰۱ء یہ مفسد لے دین مع اپنے کل شیاطین کے انپر لا ماتو نہ گئے پڑی ہوئیں لمبی لمبی نیم ساق پاجامہ نخوں تک کر پائنسو والو نکی تسبیح موجود۔ الرجیم کیصورت سجدہ اور ناپاک ملانا شریعو نکے پاس پڑتے ہیں) کس در کرتا ہے۔ بجائے اسکے کہ مسجد میں پڑھنے کو بھیجا جا کہ مثل زنانوں اور بیجڑو پھریں۔ زنانوں اور ارذل ترین ہے۔ مگر اکہ ملانے کی صحبت سے پھر تمام شر مبارک افعال اور قدرت کے بالکل مخالف بسانہ کر گزرتا ہے۔ بدلفظ ملانے کے سپرد کر دیتے سے شیطان لاجیم ہمیں اپنے کے توبہ توبہ کرتا ہے۔

www.aaiil.org

رجسٹرڈ نمبر ۷۰۸



نمبر ۳۰۱۰ | ہر ایک انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴-کو دارالامان قادیان سے شایع ہوتا ہے | جلد ۳

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا	مصطفیٰ پیشوا امام و مقتدا	اندریں دیں آمدہ ایم و پاکدیم	ہم بریں از دار دنیا بگذریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست	بادۂ عرفان ما از جام اوست	آں رسولی کش محمد ہست نام	دمبدم یابم ز کش مست ما مدام
مخبر او باشیر شد اندر مدن	جاں شد و با جاں بمے خواہد شدن	ہست او خیر الرسل خیر الانام	ہر زمانہ را برو شد اختتام
ما زیم و نو شیم ہر آں کہ ہست	روشد و سیراب سیر آں کہ رست	آنچہ ما را حق ز ایمانی بود	آں ہمہ خود را ہمہ جائی بود
از ملائک از خبر ہائی سعاد	وصل دلدار ازل بی او محال	اقتدائی قول او در جان است	ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
سجودات او ہمہ حتی اندرو	ہر چہ گفت آن مورد لعن خداست	انہمہ از حضرت احدیت است	منکر آن محض لعنت است
بر سر ہر جان و دل ایمان ما	منکر کار نکاری کند از اشقیاست	معجزات انبیاء و سابقیں	آنچہ در قرآنش ایاش الیقین
		یکقدم دوری از ان روش کتا	نزد ما کفر است خسران و بنا

وہ الفاظ جنپر حضرت اقدس بیعت کرتے ہین — ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہین وہ طاقہ کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۔ میں بار بار توبہ کرتا ہون جنپر میں گرفتار تھا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں

(پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہین۔)

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کو کبھی مغلوب نہیں ہونے دیگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے

سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کی پڑھنے کی اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا۔ اور دل کی مجبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنیکو اسکی راہ میں طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ آگے قدم بڑھائے گا

ششم یہ کہ بغیر اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس کے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ مین دستور العمل قرار دیگا

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چلیگا اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فایدہ پہنچائیگا

دہم یہ کہ اس عقدہ اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر آخر دم تک قایم رہیگا۔ اس عقد اخوت کا تعلق ایسا ہوگا جو اسکی نظیر دنیا کے اور کسی رشتہ مین پایا نہ جائے۔

نوٹ ۔ بیعت کا اشتہار حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء مکرر اسی سال مولوی محمد علی صاحب نے اس چہاردہم سال کی یاد گار مین جو ایکی فتح و نصرت کا زمانہ ہے۔ قادیان طلوع ہوا

مطبع انوار الاسلام قادیان مین باہتمام منشی محمد اسمٰعیل صاحب چھپ کر شایع ہوا

www.aaiil.org

تحدیث نعمت

ایسی حالت میں جبکہ البدر کی بروقت اشاعت میں غیر معمولی دیر ہوئی ہے۔ اور اپنے امام مقتدار کے عاشق زار خدام اضطراب اور بیکلی کے معمولوں سے بھرے ہوئے خطوط البدر کی وصولیت کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔ یہ ایک ظلم عظیم ہوگا۔ اگر ہم اپنے قدر دان اور احمدی بھائیوں کی اوس خوش معاملگی کا اظہار نکریں۔ جو وہ اس حالت عسر میں کاغذ کے ساتھ برت رہے ہیں۔ جہانتک ہمارا خیال ہے۔ اخبار بینی کی عادت ایک نشہ کی عادت سے کچھ کم حکم نہیں رکھتی۔ اگر وقت پر اخبار نہ پہنچے۔ تو انکے دل اور دماغ کو واقعی سخت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ یہ سب اعضاء ایک مقررقت پر ایک خاص قسم کے مضامین سے لطف اور سرور حاصل کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ اور جب اسوقت اونکو وہ غذا نہ ملے۔ تو ضرور ایک نئے چیپنی کی کیفیت انمیں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور بجائے اسکے کہ مہتمم اخبار سے انکو کسی قسم کی ہمدردی اور انسیت ہو۔ وہ اس قابل ہو جاتا ہے۔ کہ اس سے نفرت کیجائے۔ اور متواتر تجربہ کے بعد اس نئے تعلق کو قلع کر دیا جاوے۔ جو اخبار کے ذریعہ سے پیدا ہوا ہے۔ لیکن اگر کوئی جماعت اس تقاضائے بشریت پر عمل درآمد نہیں کرتی۔ اور اپنے نفس پر جبر۔ یا خدا تعالیٰ کی رضامندی کو مقدم رکھ کر بجائے نفرت کے اظہار محبت کرتی ہے۔ اور پاس رفاقت کو مدنظر رکھ کر امداد میں ہاتھ بٹاتی ہے۔ تو یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ جسنے ایسی جماعت میں ہمیں منسلک کر دیا ہے۔ جو کہ رحماء بینھم کا مصداق ہے۔

البدر کو اشاعت پائی کامل چار ہفتہ ہو چکے تھے۔ اور اس سے پیشتر بھی کچھ عرصہ سے اسکے نمبر دو دو اکٹھے شائع ہوتے رہے۔ اور اس لئے ہمارا خیال تھا۔ کہ جسقدر روپی پی اس ماہ میں ہم روانہ کر سکینگے۔ وہ غالباً واپس آوینگے۔ لیکن برخلاف ہماری امید کے دیکھا گیا۔ کہ اکثر ممبران جماعت نے کشادہ دلی سے انکو وصول کر لیا۔ اور آجتک کوئی حرف شکائت انکی زبان پر نہیں آیا۔ اس مروت اور ہمدردی نے ہمیں امید دلائی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا فضل البدر کے شامل حال ہو کر جلد تر ظلمت کی ان بدلیوں کو پھاڑ دیگا۔ جو کہ وقتاً فوقتاً اسکے مقابل آکر اس کی خوشنما اور تسکین بخش روشنی کو مطمر قلوب پر پڑنے سے روک دیتے ہیں۔ سنان کی جو شکایت تھی۔ وہ بھی پوری ہونی جاتی ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنی قدرت نمائی کے طور پر ہماری مشکلات کو کھولتا جاتا ہے ہمارے ناظرین اور میرے چاہتے رو حالی بھائیو خدا تعالیٰ کا فضل تمہارے شامل حال ہو۔ اور تمہیں اسکے پاک راہوں پر چلنے کی توفیق عطا ہو۔

البدر تمہارا ایک دینی خادم ہے۔ اسکے استقلال اور استحکام کیلئے جسقدر سعی فرماؤگے۔ مجھے امید کامل ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی پاک ذات کبھی انکا اجر ضائع نہیں کریگی۔ منجملہ اس ایک خدمت کے جو میرے ہاتھوں پذریعہ آمدنی ہوتی ہے۔ ایک اور خدمت بھی میں نے اپنے ذمہ لی ہوئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ میں جب البدر کے لئے دعا کرتا ہوں تو ساتھ ہی یہ بھی دعا کرتا ہوں۔ کہ جو کچھ میں لوگوں تک پہنچاتا ہوں۔ اور جو جو لوگ اسے پڑھتے ہیں۔ مجھکو اور ان سب کو اسپر عمل درآمد کی توفیق خدا تعالیٰ عطا کرے۔ تاکہ ہم سب لم تقولون ما لا تفعلون۔ کے مصداق نہوں۔ بلکہ اپنے آقا اور امام کے اقوال اور ارشادات مجسم ہو کر ہمارے ذریعہ ظاہر ہوں۔

رسید زر لغایت ۲۴ جولائی ۱۹۰۴ء

میاں کریم بخش صاحب	۳	۱۰
میاں قدرت اللہ صاحب لاہور	۳	۱۰
میاں غوث محمد سعد اللہ پور	۲	۰
میاں عبد اللہ صاحب منیر کا چک	۳	۱۰
میاں محمد مبارک صاحب پتوکے	۳	۰
محمد مختار احمد صاحب دکن	۲	۰
میر شکار صاحب کپورتھلہ	۲	۰
جناب فضل حق صاحب گوہر انوار	۰	۸
میاں فوجدار خان کوٹلی نرائن	۱	۰
چوہدری غلام قادر صاحب سرور	۲	۰
منشی فیاض علی صاحب	۳	۰
محمد حسن صاحب اسسٹنٹ پور	۲	۰
مطیع اللہ خان صاحب	۲	۰
سردار فضل محمد خاں صاحب بیگووال	۲	۰

احمدی ڈرافٹسمینوں سے ضروری التماس

نمبر ۲۴ سے البدر میں ایک خاص نقشہ بالکل مفت کا دیا جا رہا ہے۔ محض قیاسی طور پر یہ بدر میدان کا خاکہ ہے۔ اگرچہ اسے بعض اصحاب نے پسند فرما کر تاکید کی ہے۔ کہ اسے نہ بدلا جاوے۔ لیکن چونکہ اسکی تیاری کیلئے ایک نقشہ نویس کاتب کی ضرورت ہے جسکا ملنا محال ہے۔ اسلئے میری رائے ہے کہ ایک خوش نما اور دل پسند ایسا نقارہ تیار کیا جاوے جسکو علاوہ اپنی خوش نظری کے کاتب کیلئے طیار کرنا بھی آسان ہو۔ اور وہ البدر کے مفہوم کو ادا بھی کرتا ہو۔ اگر میرے مہربان ڈرافسمین توجہ فرماویں تو ایسے نقشہ کا طیار ہونا مشکل امر نہیں ہے پہلے صرف پنسل سے ڈیزائن کر کے خاکسار کو نقشہ ارسال کیا جائے پھر جو پسند ہوگا مسطر چھپوالی جائیگی۔ جسپر کاتب قلم پھیر کر تیار کر لیا گرلگا۔

کارخانہ کا بولس

حساب کتاب میں سہولیت کی غرض سے اس سال میں نے یہ انتظام کیا ہے۔ کہ جو خریدار ماہ جولائی سے نئے آئے ہیں۔ یا جنکا سال اس ماہ سے شروع ہوتا ہے انکے نام صرف آخر دسمبر تک وی پی کیا گیا ہے۔ تاکہ ہر ایک خریدار کا حساب شروع جنوری سے ہوا کرے اور آئندہ بھی ایسا ہی دستور رکھنے کا ارادہ ہے۔ بعض چند اصحاب کیطرف گذشتہ سال کی قیمت باقی ہے۔ وہ جلد روانہ فرما کر کارخانہ کی امداد فرماویں۔

جن کرم فرماؤں نے گذشتہ چند ماہوں میں سعی بلیغ سے خریدار پیدا کر کے کارخانہ کو مشکور کیا ہے۔ افسوس ہے۔ کہ کمجہ بد انتظامی کی وجہ سے اشاعت اخبار پر بھی اثر ڈالتی رہی ہے۔ ہم انکے نام شائع نہیں کر سکے۔ خدا تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ عنقریب کسی نمبر میں ہم دوسرے احمدی بھائیوں کی ترغیب دلانے کیلئے ان سب کے نام شائع کرینگے۔

www.aaiil.org

مادُعاء الکافرین الّا فی ضلال

گذشتہ اشاعت سے آگے

اگر تم اس کا یہ جواب دو کہ ہم خدا تعالیٰ پر یہ ایمان رکھتے ہیں کہ اس میں یہ تمام قدرتیں ہیں۔ تو ہم یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ اس قدرتوں اور صفات کا مظہر بھی کوئی ہے کہ نہیں۔ اگر تم کہو کہ اس وقت کوئی نہیں۔ تو پھر آخر وہی بات ثابت ہوئی کہ جیسے تمہارے قول اور فعل میں تطبیق نہیں۔ ایسے ہی خدا کے قول اور فعل میں نہیں ہے۔ کیونکہ جب اس میں ایک طاقت تو موجود ہے اور اس کے وعدے بھی موجود ہیں۔ لیکن عملی طور پر اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ تو پھر یقین کب حاصل ہو سکتا ہے۔ اسی لئے ہمارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ اس وقت جو لوگ صرف بذریعہ دُعا کے طاعون سے حفاظت چاہتے ہیں۔ اور عقائد اور اعمال کی اصلاح نہیں کرتے۔ اُن کی دُعا سود مند نہیں ہو سکتی۔ وہ قرآن شریف کی آیت مادُعاء الکٰفرین الّا فی ضلال کی مصداق ہے۔ اس وقت ان لوگوں کی دُعا کا قبول نہ ہونا ان لوگوں کے کفر کا ثبوت ہے۔ یعنے وہ کفر جو کہ خدا کی قدرت کو محدود اور اس کے صفات کی نفی کرتا ہے

اے ناظرین ذرا غور فرماؤ اور دیکھو کہ اگر ایسے وقت میں خدا تعالیٰ اُن کی دعائیں سن لے۔ تو سوائے اس کے اور کیا نتیجہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہر ایک فرقہ اور ہر ایک مذہب جس جس خیال اور عقیدہ پر قائم ہے۔ وہ بالکل حق ہے حالانکہ بالبداہت یہ بات باطل ہے۔ اگر یہ سچ ہو تو پھر خدا تعالیٰ کے وجود کی بھی کوئی دلیل باقی نہیں رہتی۔ ایک ہندو دعویٰ کر سکتا ہے کہ بت پرستی مجھے طاعون سے بچالیا۔ شیعہ دعویٰ کر سکتا ہے کہ اصحاب کبار رضی اللہ عنہم پر تبرا بازی سے بچ گیا۔ قبر پرست اور پیر پرست بھی۔ علیٰ ہذا القیاس۔ اپنی اپنی جگہ ڈینگ مار سکتے ہیں۔ کہ ان مردوں کی ہڈیوں نے ایک جی و قیوم خدا کی صفات چھین لیں۔ اور ہمیں بچالیا۔ پس ایسی صورت میں ایک سچا طالب حق سوائے اس کے کہ سچے خدا کی طلب سے مایوس ہو جاوے۔ اور کیا نتیجہ ہو سکتا ہے اس لئے یہ امر بہت ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تمام فرقوں کی دعائیں نہ سنے۔ جو کہ جادہ اعتدال سے ہٹ کر اس وقت حقیقی ایمان اور اسلام کے لئے ننگ و عار ہیں۔ کیونکہ خدا کی طرف سے جو مامور ہو کر آتے ہیں۔ وہ امر حق کا فیصلہ کرنے اور خدا کا اصلی اور حقیقی چہرہ دکھانے کے لئے آتے ہیں اور ہر ایک قوم اور ملت کے استغاثہ اور فریاد ان جناب الٰہی میں پیش ہوتی ہیں اور مامور کا زمانہ ایک فیصلہ کا زمانہ ہوتا ہے۔ اسی لئے ان مامورین کا نام قیامت بھی ہے۔ کیونکہ جیسے قیامت میں حق اور باطل کی تمیز ہوتی ہے۔ ویسے ہی ان کی بعثت پر بھی ہوتی ہے۔ جب یہ حال ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ ہر ایک کی دُعا کس طرح قبول کر سکتا ہے۔ ہاں اگر اُسے یہ منظور ہے کہ حق اور باطل کی تلبیس ہو جاوے اور کوئی اس کا سچا پرستار دنیا میں نہ رہے۔ تو بے شک سن لیگا۔ ورنہ یاد رکھو کہ اس قسم کے خیالات محال اور جنوں ہیں اور کچھ نہیں۔

اور اگر تمہارے یہ خیال ہیں۔ کہ جو کچھ ہم نے لکھا ہے غلط ہے اور تم سب اپنی اپنی جگہ راہ راست پر ہو اور بعض افراد تم میں سے جو ہر گروہ یا لیڈر ہیں۔ وہ خدا کے برگزیدہ اور اس کی بارگاہ میں رسائی رکھنے والے ہیں تو پھر اس کا فیصلہ بھی آسان ہے۔ جیسے کہ ہمارے امام اور مولا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتاب دافع البلاء میں بڑی تحدی سے لکھا ہے اور جس کو بطور خلاصہ کے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں

مسلمان چاہتے ہیں کہ ہماری رسمی نمازوں اور دعاؤں سے یہ بلا ٹل جاوے۔ آریہ سماج پکار رہی ہے۔ کہ یہ بلائے طاعون وید کے ترک کرنے کی وجہ سے ہے۔ سناتن دھرم فرقہ کہتا ہے کہ اگر گائے کو ذبح کرنا ترک دیا جاوے۔ تو طاعون دور ہو جاویگی لیکن ان تمام متفرق اقوال اور دعاؤں میں سے کوئی قول بھی ایسا نہیں ہے۔ جس کو دنیا کے آگے صحیح اور بدیہی طور پر فروغ حاصل ہو سکتا ہے۔ اور کسی شخص کو صحیح عقیدہ کا حال معلوم نہیں ہو سکتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں ایک معیار دیا ہے۔ کہ قادر قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھیگا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔ اور اگر کسی کو اس سے انکار ہے اور اُس کا خیال ہے۔ کہ اُوسی کے غلط عقیدوں پر عمل درآمد کرنے سے یہ بلا ٹل سکتی ہے۔ تو یہ خیال بغیر ثبوت کے قابل پذیرائی نہیں۔ پس جو شخص ان تمام فرقوں میں سے اپنے مذہب کی سچائی کا ثبوت دینا چاہتا ہے اب اُسے عمدہ موقع ہے کہ ہر ایک اُن میں سے اپنے کسی مقدس یا مشہور و معروف مقام کی نسبت پیشگوئی کرے۔ کہ وہ طاعون سے بچا رہیگا۔ مثلاً آریہ لوگ بنارس کی نسبت سناتن دھرم والے امرتسر کی نسبت۔ عیسائی لوگ کلکتہ کی نسبت انجمن حمایت اسلام کے ممبر لاہور کی نسبت۔ فرقہ وہابیہ دہلی کی نسبت پیشگوئی کریں کہ یہ مقامات طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ اور پھر خدا کی قدرت کا تماشا دیکھ لیں۔ غرضیکہ جو شخص باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دشمن مخالف اور نافرمان ہونے کے اگر اپنے عقیدہ کیموافق عمل کر کے طاعون کو دور کر سکتا ہے وہ مرد میدان بنکر باہر نکلے۔ اور پیشگوئی کرے تو خدا تعالیٰ اُن سب کو جھوٹا کرے گا اور اپنے رسول کی صداقت پر مہر لگا دیگا۔ جس سے معلوم ہو جاوے گا۔ کہ سچا معبود اور پرستار وہی ایک ذات پاک ہے جس نے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مامور کر کے ارسال کیا ہے۔ فقط

خبریں

محمد علیخان صاحب رنگون سے خبر دیتے ہیں کہ ۱۵ جولائی کو ایک نیٹو پادری جان نامی وہاں مشرف باسلام ہوا۔ اسلامی نام محمد یوسف رکھا گیا۔

میرزا حیرت کے حیرت انگیز مضامین کی جو حقیقت ہمارے دہلوی بھائی نے بذریعہ البدر پبلک پر واضح کی ہے۔ اس کے شکریہ میں ہمارے پاس غلط آئے ہیں اور پبلک کو اس سے عام دلچسپی ہوئی ہے۔ دراصل شکریہ کے مستحق ہمارے دہلوی بھائی صاحب ہیں۔ جو کہ خاکسار کے ساتھ خصوصیت سے ہمدردی رکھتے ہیں۔

ولادت ہمارے مکرم معظم دوست بابو غلام غوث صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ سابق ملازم لوگنڈ ریلوے کے ہاں خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ایک فرزند ارجمند بتاریخ ۳۰ جولائی ۱۹۰۴ء بروز شنبہ بوقت دو بجے صبح عطا فرمایا۔ خدا تعالیٰ مولود مسعود کی عمر اپنی اطاعت اور دینی خدمات میں زیادہ کرے۔ آمین۔ اور السلام مسیح موعود نے ہم اپنے دوست بابو غلام غوث کو خصوصیت سے مبارکباد دیتے ہیں کہ انہوں نے قادیان کے ۸ ماہ کے قیام میں خدا تعالیٰ کے انعامات کو دوسرے افریقی احمدی بھائیوں کے مقابل خصوصیت سے بڑھ کر حاصل کیا ہے۔ چنانچہ مستقل رہائش کیلئے ایک عمدہ محل مکان اور قطعہ زمین حاصل کیا ہے۔ آئندہ بھی اُن کا ارادہ یہاں مستقل رہائش کا ہے ہمیں اپنے ان دوستوں پر افسوس ہے۔ جو کہ افریقہ میں تو کم از کم قادیان میں ۳ ماہ رہنے کو کہتے تھے لیکن یہاں آکر وہ ۳ ہفتہ بھی نہ رہ سکے اور بعض ایسے صورۃ سے رہے تو عدم استقلال سے پھر چلے گئے۔ اور بعض اگر افریقہ سے رخصت وغیرہ پر آتے ہیں۔ تو بلا ملاقات اپنے آقا اور امام کے واپس چلے جاتے ہیں۔

www.aaiil.org

احمدی خاتونوں کی جانب
ایک تجویز اور اُس کا جواب طلب

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار البدر دارالامان قادیان فیضانہ

بعد تسلیم ادب آنکہ

آپ کا معزز اخبار گہر بار جیسا کچھ مجھکو پیارا ہے۔ میرا ہی دل جانتا ہے بجز میرے دلکو اسی سے تسکین رہتی ہے۔ لہذا آج ایک تجویز لکھتی ہون۔ درج فرماکر ممنون فرماوین۔ اگر یہ تجویز پسندیدہ اور مقبول ہوئی۔ تو انشاء اللہ تعالے میں سب سے پہلے اس میں حصہ لونگی۔ اگرچہ میں کچھ اتنی بڑی لیاقت نہین رکھتی۔ مگر تاہم کچھ چھوٹے چھوٹے لفظون مین لکھتی ہون۔ وہ یہ ہے کہ اگر آپ البدر میں ایک کالم یا صفحہ خاتونون کا بھی نکال لین۔ تو ہماری احمدی بہنیں بہت ہی فیضیاب ہووین۔ اور امید ہے کہ آیندہ نسلیں بہت ہی نیکوکار اور تربیت یافتہ ہونگی اگر ہماری احمدی بہنیں مکمل تعلیم یافتہ ہونگی۔ اور اس کالم مین احمدی بہنیں ہی مضامین لکھا کرین۔ چونکہ آج کل تعلیم نسوان کا زیادہ تر رواج ہو چلا ہے۔ اس لئے میرا خیال ہے۔ کہ ہماری بہت سی احمدی بہنیں بھی تعلیم یافتہ ہون گی۔ اور وہ الحکم اور البلاد وغیرہ بھی ہر ہفتہ دیکھتی ہونگی۔ مگر اُن کی توجہ ذرا زیادہ ہو جائے گی۔ جب کہ کالم نسوان جاری ہوگیا۔ تو ہماری قوم کی خاتونیں زیادہ فیضیاب ہونگی۔ جناب من آپ خود جانتے ہین۔ کہ ہماری ترقی کا مدار صرف عورتون کی تعلیم پر ہی ہے اور پھر اگر تعلیم نسوان ہوگی۔ تو آیندہ ایک قوم ضرور اُمیدوار ہوگی۔ تو پھر ہمیں ضرور چاہیئے کہ کوئی اخبار نسوان (جس کی ایڈیٹر ہی عورۃ ہو) جاری ہو جاوے۔ اور جس میں زیادہ تر مذہبی اور تابعداری شوہر و دینداری نہ زندگی بسر کرنے کے ہی مضامین درج ہوا کرین۔ اگر ہماری احمدی جماعت کوشش کرے۔ تو اخبار نسوان جاری ہو سکتا ہے۔ مگر قریباً ابھی اخبار نسوان جاری ہونا ناممکن معلوم ہوتا ہے۔ ہان یہ آسان ہے کہ ہر معزز بہنیں اور ہر امیر ہو یا غریب احمدی بھائی آٹھ آٹھ آنہ (جو بہت ہی آسان اور چھوٹی رقم ہے) دفتر البدر میں بھیجدیوین۔ اور ایڈیٹر صاحب دو ورق علاوہ البدر سے اور زاید کردین۔ جس میں احمدی خاتونون اور بہنون کے لکھے ہوئے مضامین درج ہوا کرین۔ اگر ایڈیٹر صاحب البدر کوشش کرین۔ تو یہ کام ہو سکتا ہے۔ اگر ایڈیٹر صاحب میرے مضمون کی تائید اسی کے ساتھ ہی زور سے کرین۔ اور اپنے معزز ناظرین کی توجہ اس طرف منعطف کرین۔ تو میں سب سے پہلے بڑی خوشی سے اس خدمت کو تیار ہون۔ اور بھی انشاء اللہ بہت سی احمدی بہنیں ہین جو تھوڑا تھوڑا وقت بھی صرف کرینگی۔ تو دو ورق ہر ہفتہ کوئی بڑی بات بھی تو نہیں؟ اب بڑے زور سے مین اپنی ساری احمدی بہنون کیخدمت میں التماس کرتی ہون۔ کہ یہ نیک کام اگلے ہفتے سے ہی شروع کیا جاوے۔ یا اگلے ہفتہ تک میری اس تحریر کا جواب دیا جاوے۔ کہ آپ کی کیا رائے ہے۔ اور مین اپنی رائے کے جواب میں خصوصاً جناب راج بی بی صاحبہ مضفہ کامن احمدی اور اور معزز احمدی بہنون کی توجہ مبذول کرتی ہون۔ کہ آیا اُن کی پسندیدہ ہے یہ تحریر یا نہیں۔ اگر جواب اگلے ہفتہ تک کوئی نہ آیا۔ تو سوائے مایوسی کے ہماری قوم سے اور کیا اُمید ہو سکتی ہے۔ فقط والسلام

اور نیز یہ نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی درج کرتی ہون۔ یہ بیعت حضرت اقدس سے پہلے کی تصنیف ہے

مین مشتاق دیدار نور خدا ہون — مین مشتاق دیدار خیر الوریٰ ہون
دکھاؤ جمال اپنا مجھکو خدارا — یہی عرض کرتی مین دن رات ہون
مدینہ مجھے کو بلا لیجئے — دل و جان سے آپ پر مین فدا ہون
میرا دل ہے بیزار پنجاب سے — تیرے در پہ آئی مین اے مہربان
کبھی ہم احمد کا عالم مین دیکھین — خدا کی مین منہ کا چشمہ نما ہون
قیامت کے دن آپ فرمائینگے — ادھر آؤ سب کو بچانے کو آیا ہون

تیرے در پہ آئی ہی خاتون عاجز
ترحم نبیا مین کرتی صدا ہون

فقط

خاکسار ایک احمدی خاتون ضلع گوجرانوالہ پنجاب

جواب از طرف ایڈیٹر

ہماری احمدی خاتون کو سب سے اوّل یہ معلوم ہونا چاہیئے کہ جب وہ اپنے احمدی بھائیون یا بہنون کو مخاطب کرین تو ابتدا السلام علیکم سے ہو۔ تسلیم وغیرہ وہ الفاظ ہین جو کہ ہندوستان کی انگلف پسند مبایعہ نے وضع کئے ہین لیکن جس عالم مین ہم لوگ مبعوث کئے گئے ہین۔ اور جہان کی بود و باش ہم نے اختیار کی ہے۔ وہان ایسے الفاظ کسی وقعت کی نظر سے نہیں دیکھے جاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اسوہ حسنہ ہم اہل اسلام کے لئے پیش کیا ہے۔ وہ ہمارے لئے کافی ہے۔ اور مین نہین سمجھ سکتا۔ کہ السلام علیکم سے بڑھکر کوئی اور عمدہ کلمہ ایک دوسرے کو خطاب کرنے کا ہو۔ مین اسی لئے حیران تھا۔ کہ آپ کی تسلیم جانب کے جواب مین کیا لفظ لکھون۔ بہرحال مین السلام علیکم سے ابتدا کرتا ہون۔ اور امید ہے۔ کہ آپ آیندہ کسی کو خطاب کرتے وقت یہی کلمہ استعمال کیا کرینگی

قادیان ایک ایسی جگہ ہے۔ جہان مستورات کی حقوق شناسی اُن کیساتھ شفقت اور محبت سے سلوک اور حسن معاشرۃ کی خاص تعلیم عملی نمونہ سے دی جاتی ہے۔ اور جہانتک میرا خیال ہے۔ ہمارے پاک امام علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اُس سے اتر کر حضرت حکیم نورالدین صاحب حسن معاشرۃ کے لحاظ سے دو ایسے متبرک وجود ہین۔ جن کی نظیر اس الہیانہ رنگ مین کسی اور جگہ ملنی محال ہے۔ اور میری اپنی رائے میں وہی عورت مستورات کیمتعلق زمانہ اور وقت کی ضرورتون کے موافق نامہ نگاری کر سکتی ہے۔ جس نے زمانہ نبوی کی مطہر بیبیون کے حالات بسط سے مطالعہ کئے ہون۔ اور پھر یہان کچھ عرصہ رہکر دقیق نظر سے اُس کا عملی نمونہ مشاہدہ کیا ہو۔ اسمین شک نہین۔ کہ عورتونکی حالت بہت ہی قابل رحم ہے۔ مگر دراصل مردون کی اپنی قابل رحم حالت نے ان بیچاریون کو بھی قابل رحم بنا دیا ہے۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ جون جون مردون مین حقوق شناسی اور حقیقی خدا پرستی کا مادہ بڑھتا جاوے گا۔ اور آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور تعلیم کی حقیقی عظمت اُن کے دل نشین ہوتی جاویگی۔ تون تون عورتون کی حالت بھی سنورتی جاویگی۔ سو عورتون کو خدا کا شکر کرنا چاہیئے۔ کہ خدا کا پیارا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی لئے نازل ہوا ہے۔ تاکہ وہ ہر لمبقہ کی اصلاح کرے اور حسن اخلاق اور حسن معاشرۃ کے قوے مین جو فتور آگیا ہے۔ وہ اپنی تعلیم اور تاثیر سے اُسے درجہ اعتدال پر لاوے۔ اور انہی وجوہات پر میرے نزدیک یہ ضروری امر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تقریروں اور تعلیم کو احمدی بہنیں اپنے لہجہ مین زیادہ تفصیل کیساتھ ایک دوسرے کو پہنچاوین۔

ایسی بہت سی احمدی بہنیں ہیں۔ جو شب و روز حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود کو اسی لئے دعائیں دیتی رہتی ہیں۔ کہ آپ کی بیعت اور تعلیم کے اثر سے اُن کے خاوندون کی وحشیانہ اور جاہلانہ عادات مین خوارق عادت تغیر ہو گیا ہے۔ عورتون کو جسقدر ازل مخلوق مانا گیا ہے۔ اور انکی ذرا سی سہو و خطا پر جس جس طرح کے جور و ستم خاوندون کے نزدیک روا رکھے گئے۔ اُن سب کا باعث صرف یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر جو ایمان ہونا چاہیئے وہ نہیں ہے۔ اگر سچا ایمان ہو تو پھر اس کے ایسے ثمرات

www.aaiil.org

کبھی ظاہر نہ ہوں۔ دراصل بات یہ ہے۔ کہ اس وقت میاں بیوی کے تعلقات بھی ظہر الفساد فی البر والبحر کے مصداق ہیں۔ نہ خاندوں کو یہ علم ہے۔ کہ ہم عورتوں سے کیسے سلوک کریں۔ جس سے اُن کی صحت میں خلل نہ آوے۔ اُن کے خیالات پاکیزہ ہوں۔ ایمانی قوت ترقی کرے قویٰ صحیح وسالم رہیں۔ تاکہ اولاد بھی انہی صفات حسنہ سے متصف ہو کر باقیات الصلحٰت اور دین کی متمم ہو۔ نہ عورتوں کو یہ ڈھنگ اور سلیقہ ہے۔ کہ اگر اُونکا خاوند بدمزاج۔ چڑچڑا۔ اور اونے اونے اسی بات پر روٹھنے والا ہو تو کس طرح اس کو شیشہ میں اتارے۔ جس سے تلخ زندگی بسر نہ ہو۔ اور جو دن زندگی کے اس مادی دنیا میں تیر کرنے ہیں۔ وہ ہنسی اور خوشی سے تیر ہوں بہر حال ہمارے بہت سی حالتیں قابل اصلاح ہیں۔ اس لئے اسمیں دعا سے مدد لینی چاہیئے۔

عورتوں میں ایک بڑی غلطی یہ ہے۔ کہ ان کو تحصیل علوم حقہ کا شوق نہیں ہے اور جس طرح وہ اپنے دیگر محبوبات خاوندوں سے طلب کرتی ہیں اسی طرح اُن کو یہ خواہش نہیں ہوتی۔ کہ ہمارا سیان ہمیں علم بھی پڑھاوے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ طبقہ نسواں نہ اپنے حقوق کی پوری نگہداشت کر سکتا ہے۔ اور نہ مرد ہی اُنکے حقوق ادا کرنے میں متدین ہیں۔ اس لئے میری رائے ہے۔ اس قسم کے مضامین ہونے چاہئیں۔ ۱ جسے تعلیم یافتہ عورتیں اپنی بے علم بہنوں کو تحصیل علوم کا شوق دلائیں۔ میں انشاء اللہ کسی دوسرے موقعہ پر بتلاؤنگا۔ کہ مستورات کے لئے کس کس قسم کے مضامین البدر کے کالموں میں شائع ہونے چاہئیں۔ سر دست مجھے بہت مصروفیت ہے۔ آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر اس کا جواب اگلے ہفتہ تک نہ آیا۔ تو مایوسی ہوگی۔

میری رائے میں جلدی اچھی نہیں۔ سنت اللہ یہی ہے کہ ہر ایک کام بتدریج ہو۔ اگر آپ اسے ایک دینی خدمت خیال فرما کر سرانجام دینا چاہتی ہیں۔ تو خدا تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا۔ آپ جواب کی انتظار میں بیکار نہ رہیں۔ بلکہ غور کرتی رہیں۔ کہ اس میدان میں قدم رکھتے وقت مجھے کس طرح کام کرنا چاہیئے۔ کون کون سی باتیں احمدی بہنوں کی خدمت میں پیش کروں۔ جو کہ تعلیم اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کے اسوہ حسنہ۔ اور ہمارے پاک امام کی موجودہ برمحل تعلیم سے کسی طرح باہر نہ ہوں۔ اور کیا طرز اختیار کی جاوے۔ جس سے بہنوں کے ایمان ترقی کریں۔ اور وہ دنیوی آلائش زیب وزینت میں فضولیات کو ترک کر کے دین اور اخلاق فاضلہ کے زیوروں سے مزین ہوں۔

آپ دعا کریں۔ کہ خدا تعالیٰ آپ کے مضامین کو مستورات کی ہدایت اور اصلاح کا ذریعہ بنا دے۔ اور خود یا اپنے مونس وغمگسار خاوند کے مشورہ سے ان مضامین پر دینی کتب کا مطالعہ کر کے کچھ مضامین اکٹھے لکھ رکھیں کہ مسلسل آرٹیکل نکل سکیں۔

والسلام (خاکسار فضل)

ایک معجزہ کی حقیقت

آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات سے ایک یہ معجزہ بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کے قدم مبارک کا سایہ نہ تھا۔ جس پر اکثر لوگ اس وجہ سے انکار کرتے ہیں۔ کہ یہ خلاف عقل ہے۔ اور بعض اس کی اسناد کی صحت کے لحاظ سے اسے کم معتبر سمجھتے ہونگے۔ لیکن ذیل میں ایک زندہ ثبوت ہم اس کا دیتے ہیں۔ جس سے اس معجزہ کی حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے۔ اور یہ امر محالات میں نہیں رہتا

مفتی محمد صادق صاحب کو محض فضل ایزدی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفیق سفر ہونیکا فخر حاصل ہے۔ جب کبھی حضور کسی سفر کیلئے تیار ہوں۔ تو خصوصیت سے مفتی صاحب کو حکم ہوتا ہے کہ وہ بھی ہمراہ چلیں۔ اور پھر اسی یکہ و گاڑی میں انکو جگہ دی جاتی ہے۔ جنہیں حضرۃ اقدس خود سوار ہوں مفتی صاحب بیان فرماتے ہیں۔ کہ میری عادت ہے۔ کہ جب یکہ میں سفر ہو تو میں اس طرف بیٹھا کرتا ہوں۔ جدھر سورج ہو۔ تاکہ حضرت اقدس کو دھوپ کی تکلیف نہ ہو۔ ایک دن راستہ میں حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ ایک بار ہمیں یکہ میں امرتسر سے بٹالہ آنا پڑا۔ ساتھ ایک ہندو بھی تھا۔ جیسے آپ تاڑ کر اُس طرف بیٹھتے ہیں۔ جدھر دھوپ ہو۔ وہ پہلے ہی تاڑ کر اس طرف ہو بیٹھا۔ جدھر سایہ ہوتا تھا۔ اور مجھے دھوپ میں بیٹھنا پڑا۔ لیکن خدا کا فضل ایسا شامل حال ہوا۔ کہ ایک بدلی کا ٹکڑا سورج کے سامنے آگیا۔ اور جب تک ہم بٹالہ نہیں پہنچے وہ سورج کے آگے ہی رہا۔ جس سے ہم پر سایہ بھی رہا۔ اور سردی ہوا بھی لگتی رہی۔ بٹالہ پہنچکر اس ہندو نے تسلیم کیا۔ کہ میں کو اس لئے بیٹھا تھا۔ کہ آپ دھوپ میں ہوں۔ لیکن خدا نے آپ پر سایہ کر دیا۔

پس ایسے ہی ممکن ہے کہ جس صحابی رضی اللہ عنہ نے یہ روایت کی ہے۔ کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ اُسے کوئی ایسا اتفاق پیش آیا ہو۔

کہ وہ آپ کیساتھ سفر میں ہو۔ اور خدا تعالیٰ نے اسی طرح کسی بدلی کے ٹکڑہ کو سورج کے سامنے رکھا ہو۔ کہ آپ پر دھوپ نہ پڑے۔ اور ایسی حالت میں انسان کے قد کا سایہ زمین پر نہیں پڑا کرتا۔ جو کہ ممکنات میں سے ہے پس کسی قسم کا بعد عقلی اس معجزہ پر وارد نہیں ہو سکتا۔

ریویو

برق اسلام ایک ۳۰۰ صفحہ کی کتاب بہت باریک خط و گنجان ۱۸×۲۲ کی تقطیع پر مولوی منشی کریم بخش صاحب سیالکوٹی ایڈیٹر رسالہ انوار الاسلام کی تصنیف ترک الاسلام مصنفہ عبد الغفور مرتد کے جواب میں ہے۔ جس میں انکے ۱۲ اعتراضوں کے مفصل الزامی جواب اور نیز تحقیقی جواب بھی ہیں۔ اور ایک حصہ میں وید۔ نیوگ اور دیانند کی حقیقت کو پورے طور سے منکشف کیا گیا ہے اور خود وید سے جو اعتراض وید۔ آریون۔ اُنکے پرمیشر اور دیگر مذہبی اصولوں پر ہوتے ہیں۔ اُنکو مفصل دکھایا ہے۔ اس کتاب کو لیکر ایک چھوٹا سا بچہ بھی آریون کا دم ناک میں کر سکتا ہے۔ اور یہ جواب اس میں کیوں نہ ہو۔ جبکہ اسکی بنیاد اُس علم کلام پر ہے۔ جسے اس زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایجاد کیا ہے۔ مگر ہمیں افسوس ہے کہ مسیح کے آسمان پر جانے کے اعتراض پر کوئی فیصلہ اور سیر کن بحث مصنف نے نہیں کی۔ صرف اس قدر لکھا ہے۔ کہ آسمان پر جانا کوئی مستبعد بات نہیں۔ اور اس کے متعلق کوئی تحقیقی جواب پبلک کے سامنے پیش نہیں۔ نیز بحث کو بہت ہی مجہول اور نامعقول چھوڑ دیا ہے۔ لیکن یہ ابھی اول حصہ ہے۔ ہمیں اُمید ہے کہ دوسرے حصہ میں وہ اسے بہت وضاحت سے فیصلہ دینگے کیونکہ جس حال میں کہ مسیح علیہ السلام آسمان پر گئے ہی نہیں۔ اور فوت شدہ ہیں۔ تو پھر اسمیں ممکنات کی کیا بحث اور ایسی ہی نامکمل بحث مسئلہ معراج پر ہے۔ اس کے باقی حصہ کتاب کا مکمل ہے۔ اور ہر ایک مسلمان کو چاہیئے کہ ایسی کتاب ضرور اپنے پاس رکھے۔ جس سے آریہ مذہب کی حقیقت واضح ہو۔ ہم منشی کریم صاحب کی اس خوبی کے بہت قائل ہیں۔ کہ اونہوں نے اس کی قیمت صرف ۱ر جو کہ غالباً اصل لاگت ہے۔ علاوہ محصول ڈاک رکھی ہے اگر یہ کتاب عام کتابی خط پر لکھی جاتی۔ تو شاید ۶۰۰ صفحہ ہوتے یہ صرف اول حصہ ہے۔ دوسرا حصہ بھی ۳۰۰ صفحہ کم کا ہوگا اور قیمت لہذا ہی ہوگی + درخواست خریداری ایڈیٹر انوار الاسلام

www.aaiil.org

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۱۸ جولائی ۱۹۰۴ء گورداسپور

عرش عرش کے متعلق سوال ہوا۔ آپ نے اپنی تقریر کے اُس حصہ کا اعادہ فرمایا۔ جو کہ قبل ازیں دو دفعہ البدر میں شائع ہو چکی ہے۔ اور فرمایا۔ کہ عرش کی نسبت مخلوق اور غیر مخلوق کا جھگڑا عبث ہے۔ نہ احادیث سے اس کا جسم کہیں ثابت ہوتا۔ ایک قسم کے علو کے مقام کا اظہار عرش کے لفظ سے کیا گیا ہے۔ اگر اُسے جسم کہو۔ تو پھر خدا کو بھی مجسم کہنا چاہئے یا در کہنا چاہیئے۔ کہ اوس کا علو جسمانی نہیں کہ جس کا تعلق جہات سے ہو۔ بلکہ یہ روحانی علو ہے

عرش کی نسبت مخلوق اور غیر مخلوق کی بحث بھی ایک بدعت ہے۔ جو کہ پیچھے ایجاد کی گئی۔ صحابہ نے اُس کو مطلق نہیں چھیڑا تو اب یہ لوگ چھیڑ کر نافہم لوگوں کو اپنے گلے ڈالتے ہیں۔ لیکن عرش کے اصل معنی اسوقت سمجھ میں آ سکتے ہیں۔ جبکہ خدا تعالیٰ کے دوسرے تمام صفات پر بھی سا تھ ہی نظر ہو۔

۲۱ جولائی ۱۹۰۴ء گورداسپور

متفرق اقوال ایسی ہوا چلی ہے۔ کہ گناہ کا چھوڑنا عیب خیال کرتے ہیں۔ اور جب کوئی گناہ کو چھوڑنا چاہتا ہے۔ تو اُسے ایک حسرت ہوتی ہے۔ کہ اب یہ ہاتھ سے گیا۔ اگر خدا کی عظمت کو مدنظر رکھکر بھی گناہ کیا جاوے تو بھی اُس کا بوجھ ہلکا ہو جاوے۔ لیکن اس کا خیال کسی کو

مبارک نماز ایک بجے کا وقت تھا۔ کہ حضرۃ امام الزمان علیہ السلام نے چند ایک موجودہ خدام کو ارشاد فرمایا۔ کہ نماز پڑھ لی جاوے۔ سب نے وضو کیا۔ نماز کے لئے چٹائیاں بچھیں۔ حاضرین منتظر تھے۔ کہ حسب دستور سابقہ حضور علیہ السلام کسی حواری کو امامت کے لئے آگے بڑھے۔ اور اقامت کہے جانے کے بعد آپنے نماز ظہر اور عصر قصر اور جمع کر کے پڑھائیں حضور علیہ السلام والسلام کو امام اور خود کو مقتدی پاکر حاضرین کے دل باغ باغ تھے۔ ان مقتدیوں میں کئی ایسے اصحاب تھے۔ جن کی ایک عرصہ سے آرزو تھی۔ کہ کبھی حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام نماز میں خود امام ہوں۔ اور ہم مقتدی اُن کی اُمید آج بر آئی اور مجھے بھی یہ راز کھلا۔ کہ امام نماز کی جسقدر توجہ الی اللہ زیادہ ہوتی ہے۔ اُسیقدر جذب قلوب بھی زیادہ ہوتا ہے۔ چونکہ خدا کے فضل سے اس مبارک نماز میں میں خود بھی شریک تھا۔ اس لئے دیکھا گیا۔ کہ بے اختیار دلوں پر عاجزی اور فروتنی اور حقیقی عجز وانکسار غالب آتا جاتا تھا۔ اور دل اللہ تعالیٰ کیطرف کھچا جاتا تھا۔ اور اندر سے ایک آواز آتی تھی۔ کہ دعا مانگو۔ قلب تیق ہو کر پانی کیطرح بہ بہ جاتا تھا۔ اور اس پانی کو آنکھوں کے سوا اور کوئی راستہ نکلنے کا نہ ملتا تھا اور اس مبارک وقت کے ہاتھ آنے پر شکریہ ادا ہی میں دل ہر گز گوارا نہ کرتا تھا۔ کہ سجدہ سے سر اوٹھایا جاوے۔ غرضیکہ عجیب کیفیت تھی۔ اور ایک تشفی امام کے پیچھے نماز ادا کرنے سے جو بخششیں اور رحمت از روئے حدیث شریف مقتدیوں کے شامل حال ہوتی ہیں۔ ان کا ثبوت دست بدست مل رہا تھا

چونکہ یہ ایک ایسا عجیب وقت تھا۔ جس کے میسر آنے کی عمر بھر میں بھی اُمید نہ تھی۔ اور محض فضل ایزدی سے ہمیں اور چند ایک دیگر احباب ملت کو میسر آگیا۔ اس لئے مناسب ہے کہ اس مبارک وقت کے موجودہ مقتدیوں کے نام قلمبند کر دئے جائیں۔ جنکی خدا تعالیٰ نے اسطرح عزت افزائی فرمائی اور آئندہ نسلوں کیلئے یہ ایک یادگار رہ جاوے۔

فہرست اُن اصحاب کی جنہوں نے حضرۃ امام الزمان علیہ السلام کے مقتدی بنکر نماز ادا کی

۱ - محمد یوسف صاحب طالب علم پشاور اسلامیہ سکول ہائی کلاس
۲ - مولوی عبد العزیز صاحب منتظم ساکن گوہدپور سیالکوٹ
۳ - محمد ابراہیم صاحب کلارک ساکن گوہدپور سیالکوٹ
۴ - عطاء محمد صاحب - زمیندار " " "
۵ - خلیفہ نور الدین صاحب شٹینری شاپ جموں
۶ - عبد الرحیم صاحب ولد خلیفہ نور الدین صاحب
۷ - بابو غلام غوث صاحب - ویٹرنری اسسٹنٹ
۸ - غلام رسول صاحب باورچی - امرتسر
۹ - عبد العزیز صاحب - ٹیلر ماسٹر - میرٹھ
۱۰ - عبد العزیز صاحب - مدرس - ایمن آباد
۱۱ - حافظ محمد حسین صاحب - ڈنگوی
۱۲ - میاں شہاب الدین صاحب - لدھیانہ
۱۳ - حیدر شاہ صاحب گرداور شورکوٹ - ضلع جھنگ
۱۴ - حسین صاحب - ساکن کھشالہ
۱۵ - میاں شادی خان صاحب - تاجر - سیالکوٹ
۱۶ - مولوی یار محمد صاحب مخلص قادیان (۱۷) مولوی عبد اللہ صاحب
۱۸ - نعمت خان صاحب - محکمہ پلیگ گورداسپور
۱۹ - میاں خیر الدین صاحب ساکن سیکھوان ضلع گورداسپور
۲۰ - محمد افضل خادم انجمن جماعت ایڈیٹر و مینجر اخبار البدر

۲۵ جولائی ۱۹۰۴ء گورداسپور

مسئلہ تعظیم قبلہ سوال ہوا۔ کہ اگر قبلہ شریف کیطرف پاؤں کر کے سویا جاوے۔ تو جائز ہے کہ نہیں فرمایا۔ کہ یہ ناجائز ہے۔ کیونکہ تعظیم کے برخلاف ہے سائل نے عرض کی۔ کہ احادیث میں اس کی ممانعت نہیں آئی فرمایا۔ کہ یہ کوئی دلیل نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص اسی بنا پر کہ حدیث میں ذکر نہیں ہے اور اس لئے قرآن شریف پر پاؤں رکھکر کھڑا ہوا کرے۔ تو کیا یہ جائز ہو جاویگا ہرگز نہیں (ومن یعظم شعائر اللہ فانہا من تقوی القلوب)

۲۶ جولائی ۱۹۰۴ء گورداسپور

میاں ہدایت اللہ صاحب احمدی شاعر لاہور پنجاب جو کہ حضرۃ اقدس کے ایک عاشق صادق ہیں۔ اپنی اس سیزن سال میں بھی چند دنوں سے گورداسپور آئے ہوئے تھے۔ آج اونہوں نے رخصت چاہی۔ جس پر حضرۃ اقدس نے فرمایا کہ آپ جا کر کیا کریں گے۔ یہاں ہی رہئے اکٹھے چلیں گے۔ آپ کا یہاں رہنا باعث برکت ہے اگر کوئی تکلیف ہو۔ تو بتلا دو۔ اس کا انتظام کر دیا جاوے پھر اس کے بعد آپ نے عام طور پر جماعت کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ چونکہ آدمی بہت ہوتے ہیں۔ اور ممکن ہے۔ کہ کسی کی ضرورۃ کا علم (اہل محلہ کو) نہ ہو۔ اس لئے ہر ایک شخص کو چاہیئے۔ کہ جس شے کی اُسے ضرورت ہو۔ وہ بلا تکلف کہدے۔ اگر کوئی جان بوجھ کر چھپاتا ہے۔ تو وہ گنہگار ہے۔ ہماری جماعت کا اصول ہی بے تکلفی ہے۔ بعد ازیں حضرۃ جی نے میاں ہدایت اللہ صاحب کو خصوصیت سے سید سرور شاہ صاحب کے سپرد کیا۔ کہ انکی ہر ایک ضرورۃ کو وہ بہم پہنچاویں۔

نصاریٰ کا ارشاد فرمانے کے اس اشاعت میں خود حضرۃ امام الزمان علیہ السلام امامت کے لئے

نصاریٰ کی ملاقات کے لئے تشریف لے نصاریٰ شام کو بعد از نماز مغرب دو نوجوان اکونٹنٹ جنرل آفس لاہور کے کلارک جنمیں سے ایک صاحب مسلمان تھے اور ایک عیسائی حضرۃ کی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ چونکہ مسلمان صاحب کا تعارف جناب منشی محمد صادق سپرنٹنڈنٹ تعلیم السلام ہائی سکول قادیان سے تھا۔ اس لئے منشی صاحب ان کو حضرۃ اقدس سے اندر ڈیوس کیا۔ مختصر حالات کے استفسار کے بعد حضورؑ عیسائی نوجوان کیطرف متوجہ ہوئے۔ معلوم ہوا کہ اول یہ سکھ مذہب کے تھے۔ اور ان کے والد عیسائی تھے۔ اسپر حضرۃ اقدس نے فرمایا۔ کہ آج کل اگر دنیا کے خدا گنے جاویں تو ایک ضمیمہ کتاب تیار ہوتی ہے۔ لیکن تعجب ہے۔ کہ سکھ جیسے مذہب کو چھوڑ کر جنمیں توحید کی تعلیم ہے۔ آپنے عیسائی مذہب کو کیونکر پسند کیا۔ اس کے بعد متفرق طور پر مزاج پرسی وغیرہ ہوتی رہی۔ اور بروقت رخصت حضور نے فرمایا

www.aaiil.org

حیرت صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

نمبر ۱۰

مولویوں کی بابت گالی گلوچ

جسکی بداطواری اور بداعمالی کی حد ہو چکی ہے۔ اور خود برائی جسکی ذات سے پناہ مانگتی ہے۔ خدا انہیں غارت کرے جو ہزار ہا آدمیوں کے رہنما اور معاذ اللہ مشکل کشا بنے ہوئے ہیں۔ فی الحقیقت انکی نمازیں ریاکاری سے پر ہیں۔ اور لاریب وہ نماز پڑھ کے خداوند زمین و زماں کا مضحکہ اڑا کے پیچھے جہنم کے وارث بنتے ہیں اس مقہور بارگاہ صمدی گروہ کیلئے جو زبردستی سے پیشوا بن بیٹھا ہے۔ یہی بہتر ہے۔ کہ ایسی نماز سے نماز ترک کر دے اور جاہل مسلمانوں کو اتقا اور پرہیزگاری سے دھوکہ میں نہ ڈالیں۔ ممکن ہے۔ اس ترک عمل سے عذاب بھگتنے کے بعد انکی کبھی نہ کبھی نجات کی صورت نکل آئے۔ ورنہ فریضہ انداز دین یاد رکھیں۔ انکی ریاکاری کے روزے اور نماز انہیں ابدالاباد تک جہنم کا وارث بنا دینگی۔

خوارج کی بابت سوانح حضرت عمر صفحہ ۷ کو تاہ اندیش کم فہم بدنصیب ناشائستہ۔

نعتیہ قصائد لکھنے والوں کی بابت سوانح حضرت عمر صفحہ ۶ انکی کیوں زبان نہیں گل جاتی منہ میں کیوں کیڑے نہیں بھر جاتے۔ کمبخت نامہذب وحشی اگر روز جزا ہے اور یقینی ہے۔ تو انکو سخت سزا دیجائیگی۔ اور یہ ہمیشہ دوزخ میں رہینگے۔

جو جنگلوں میں رہتے اور ولی کہلاتے ہیں۔ مقدمہ تفسیر صفحہ ۴۔ ۵۹۳۔ خود غرض احسان فراموش ازکی بدنصیب انہیں کچھ بھی ایمان کی بو نہیں۔

مقلد مقدس صفحہ ۴۷۔ ان کے کندھوں پر شیطان بیٹھا ہوا ہے

پادریوں کی بابت تفسیر صفحہ ۶۸۔ انکی طفلانہ باتیں مجنونانہ جوش۔ مقدس صفحہ ۴۴ ساری نصاریٰ بہائم سے بدتر ہیں۔

تمام مسلمانوں کے واسطے سیرۃ الرسول صفحہ ۱۱، ان کی عقلیں بے کار ہو گئیں ہیں النسائیت سے گر کر بہائم سیرت ہو گئے ہیں۔

پادری ولیم میور کی بابت مقدمہ تفسیر صفحہ ۴۵ اور ۴۶۔

اسکی تصانیف پر از ظلم و جہل ہے۔ کتے کے پانی پی لینے سے دریا کا پانی ناپاک نہیں ہو سکتا۔

سوانح حضرت عمر صفحہ ۱۰۷ = نامہذب۔ کمینہ ہرزہ درائی کرنیوالا۔ اسکی غلیظ تحریری ۲۶۹ = اسکے بازاری اور پاجیانہ الفاظ + سیرۃ الرسول صفحہ ۱۰۲ بدنصیب متعصب موذخ۔

صوفیوں کی بابت حیات طیبہ صفحہ ۸۔ ناپاک عشق کا صوفیوں کی مجلس میں عروج رہا۔ اور امرد پنہی سے کام زور رکھتا۔ اس قبیح اور زبون تر رسم امرد پنہی نے یہاں تک زور کیا۔ کہ علما کو لعنت کے کتب لفظ میں علت مشائع پڑھا نہ گیا۔

پنجاب اور پنجابیوں کی بابت حیات صفحہ ۷۷۔ گودہ پنجابی نژاد تھی۔ پھر بھی ان میں شائستہ بننے اور خدا پرست ہونیکا مادہ نہ تھا۔ اخبار یکم فروری ۱۸۹۹ء ہند کا تاریک خطہ کو ردہ

لارڈ کچنر کمانڈر انچیف ہند کی بابت یکم اپریل ۱۸۹۹ء قف ہر سردار کچنر کے نامردی پر اور شرم ہے اسکے بے حیائی اور جانور پنے پر۔

شاہ نظام الدین اولیا کی بابت حیات طیبہ صفحہ ۲۲ شاہ نظام الدین اولیا جیسا کہ ان چند مغلوں میں مشہور رہا) اپنے ایک مرید کیساس تفسیر کشاف دیکھکر لال پڑ گئے طیش اور غضب کے شعلے آنکھوں سے نکلنے لگے۔ غصہ سے ہاتھ پیروں میں رعشہ پڑ گیا۔ منہ میں کف بھر آئی۔ اور اس کتاب کو ضائع کر دینے کا حکم دیا۔ یہ مکث ملانے اس لاجواب تفسیر نحوی کا مطلب نہیں سمجھ سکے۔

اخبار وکیل امرتسر گزٹ مورخہ ۲۳ جنوری ۱۹۰۰ء لوٹا چھوٹا اخبار ہے۔ بیکواس اور دریدہ دہنی کی گئی ہے۔ الٹی سیدھی نظمیں لکھی گئی ہیں۔ ترتیب مضامین لغو عبارت مہمل طریقہ استدلال بیہودہ واقعات فرضی اور انکے الفاظ ناشائستہ ہیں

الشاء اللہ خاں صاحب یکم فروری ۱۸۹۹ء کچھ شدہ بدہ حاصل کر لی ہے۔ اور ملنے ہم خیال لوگوں نے چمک گئے ہیں۔ ہمیشہ چڑے چڑیا کی کہانیاں لکھا کرتے ہیں۔ وکیل امرتسر جادہ سے باہر ہو گیا ہے۔ کج رفتار تلک تو نے اپنا حوصلہ دے دیا ہے۔ کہ اہل دہلی پر وہ یوں ہنسنے لگا خدا کی شان ہر چھچھوندر نے ڈالا چمیلی کا تیل آپ اپنے جامہ میں اتنے۔ اور اپنی بساط سے آگے قدم نہ رکھنے۔

۸ فروری ۱۸۹۹ء ہمیں پیسہ اخبار اور وکیل کی دقعت کا پورا اندازہ ہے۔ ہم لنگے بکواس کی کبھی پرواہ نہیں کرتے۔ وکیل کے ایسے ایسے جنے بھکے کہ جامہ سے باہر ہو گیا۔

محب حسین ایڈیٹر تعلیم نسواں کی بابت اخبار ۱۵ فروری ۱۸۹۹ء ہیچوں ہیچوں کرتا ہے۔ لعنت بھیجو اسکی اصلاح پر تف ہے اسکی نامردی پر۔

۱۱ اپریل ۱۸۹۹ء

بے حجابانہ نفس شرافت سے دور ہو کے بازاری پاجی آدمی کی طرح۔

یکم جولائی ۱۸۹۹ء

عقل انسانی سے بے بہرہ اپنے رسالہ میں زہر اگلتا ہے۔

۱۰ جولائی۔ کمبختی کا مارا

۲۲ ستمبر ای ازلی کمبخت پہلے اپنے بزرگوں پر تبرا بھیج پھر اور طرف رخ کر۔

مہاراجہ رام سنگھ والیٔ جے پور کا عہدہ دار فتح سنگھ کی بابت۔

۸ جولائی ۱۸۹۹ء

کاہل کندہ ناتراش انتہا درجہ کا لام۔

یکم اگست ۱۸۹۹ء

رشوت خوار زندہ انسان کا خون پینے والا بدکار دہلی کا ایک مشہور اور معزز کمیٹی ممبر کو ۳ ستمبر ۱۹۰۰ء الٹی کھوپڑی والے ممبر کی حقیر رائے امرتسر کی بابت ۱۸ مئی ۱۹۰۰ء ابدی بدبخت

۲۳ مئی ۱۹۰۰ء

بدکردار نالائق خرد دماغ۔ ازلی بدنصیب اپنے آپ ہی پھوٹے پڑتے ہیں جامہ میں نہیں سماتے جیسے گھن چکر کاٹ کے الونا منجار۔

یکم جون ۱۹۰۰ء

بدمست ازلی مقہور فدائی جوار ازلی بدنصیب تمام خدام ممنوع خبیثین ان کے لئے شیر مادر ہیں شیطان اور ان کی ذریات کے کل اعمال کا ٹھیکہ ایک ایک امیر نے لیا ہے۔ اور یہاں ثابت کر دی کہ دنیا میں آجکل شیطان کی ضرورت نہیں ہے ہم

باقی آئندہ

www.aaiil.org

خبریں

روس و جاپان کی جنگ کا حال بذریعہ اخباروں کے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آجتک جاپان کا پلہ بھاری ہے جس میدان میں اسنے قدم ٹھالا ہے۔ آخر اسے فتح ہی کر لیا ہے۔ مانچوریہ کے دارالخلافہ موکڈن کے بہت قریب آپہنچا ہے۔ پورٹ آرتھر کے بندر پر سخت دھاوا اور محاصرہ ہے۔ اور عنقریب اس پر بھی جاپان قابض ہو جائیگا۔ روسی فوجیں میدان میں جاپان کے مقابلے میں پس پا ہو رہی ہیں۔

روس نے آبنائے ڈارڈنلز سے اپنے دو جہاز تجارتی نشان دیکر گذارے۔ مگر جب وہ گذر گئے تو جہٹ انہوں نے جنگی رنگ بدلا۔ اس پر برٹش گورنمنٹ نے سلطان روم سے جواب چاہا۔ کہ نئے خلاف معاہدہ کیوں گذرنے دیا۔ ادھر اسنے انگریزوں کا ایک جہاز ملاکا نامی اور دوسرے اور جہاز اس طبقہ سے گرفتار کئے۔ کہ انمیں جاپان کے لئے جنگی اسباب جاتا ہے۔ اس پر برٹش قوم میں بیحد غضب کی آگ بھڑکی۔ اور روس سے جواب طلب کیا گیا۔ ان چند ایک واقعات نے معاملات کو نہایت پیچیدہ کر دیا ہے۔ اور کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کہ کوئی چھوٹا ایک واقعہ کسی عظیم الشان جنگ کا پیش خیمہ ہو جاوے۔ ملاکا جہاز کے پر معاملہ چھڑا۔ اور خطرات بڑھے مروس نے رفا کر دیا ہے۔

خود روس کے اندر بدامنی پھیل رہی ہے۔ ایک عدد خارجہ خاص پایہ تخت روس میں قتل کیا گیا ہے۔ دو اور اسی سے پیشتر قتل ہو چکے ہیں [illegible] کابل نے ایک انگریز میڈیکل افسر ایک لیڈی ڈاکٹر اور تین ہاسپٹل اسسٹنٹ سرکار انگریزی سے طلب کئے ہیں

آگرہ میں سخت بارش ایک ماہ سے ہو رہی ہے۔ جھانسی میں بارش حسب منشا نہیں ہوئی ہے جس سے طرح طرح کے عجیب خطرات قحط لوگوں کو پیش آ رہے ہیں۔

لاہور میں طاعون کا کیس پھر ہوا۔ بھٹی ایک محلہ مشہور ہے۔ یہاں اکثر طاعون واقع ہوتے ہیں۔ وہیں ایک کیس ہوا ہے۔ جو لوگ اعتراض کرتے تھے۔ کہ طوائفوں کو طاعون کیوں نہیں آتی۔ سو اب اس محلہ میں تو آگئی ہے۔

آبنائے ڈارڈنلز سے روسی جہازوں کی پیش دستی اور نیز دیگر انگریزی جہازوں کی گرفتاری کا یہ نتیجہ ہے کہ برٹش گورنمنٹ نے انگریزی بحری فوجوں کی مشق کی تمام آیندہ تاریخیں فسخ کر دی ہیں۔ اور جنگی بیڑے کو حکم آیا ہے۔ کہ جہاں ہے وہاں سے واپس ہے۔ اور حکم کا منتظر رہے۔ اور تمام رخصتیں جنگی ملازموں کی منسوخ ہو گئی ہیں۔

پگٹ ایک عرصہ سے مسٹر پگٹ مدعی ابن الصفا معدوم ہے اور اسکا کچھ پتا نہ تھا۔ اب ولایت کے اخبار سے معلوم ہوا ہے۔ کہ سٹیشن برج واٹر کے قریب [illegible] میں آپ نمودار ہوئے ہیں۔ شاید اب سالانہ جلسہ یسوع سے ملاقات کو آسمان پر گئے ہوں گے۔ سنا گیا ہے۔ کہ جو عورتیں انکی ملاقات کو جاتی ہیں وہ گم ہو جاتی ہیں۔

جاپان میں قومی جمہوریت عجب نمونہ قائم کر رہی ہے اگر کوئی نوجوان جنگ کو روانہ ہو۔ اور اسکے والدین افسوس پہائیں تو ان کو نظر حقارت سے دیکھتے ہیں۔ اور برادری میں خفیف ہو جاتے ہیں۔ کہ یہ کو اتنا محبت سے جوان کے جوش کو ضرور کرتے ہیں۔

جولائی کا اخبار عام اہل جاپان کی حب الوطنی اور قومی خیر خواہی کا ثبوت اسطرح سے بیان کرتا ہے۔ کہ نانشان کی سخت خونخوار لڑائی میں جاپانی جنرل نوگی کا دوسرا بیٹا قتل ہو گیا تھا۔ ادھر اسکے قتل کی خبر آئی۔ ادھر خود جنرل کو جنگ میں جانیکا حکم دیا گیا۔ قبل روان کی اس نے ایک حکم یہ لکھا ہے۔ کہ جب تک خود اس کے قتل ہونیکی خبر نہ آوے۔ تب تک لیفٹیننٹ کوری لاش دفن نہ کی جاوے۔ بلکہ قبل دفعہ میں رکھی جاوے۔ اس جنرل کا ایک اور لڑکا بھی میدان جنگ میں ہے اسکی آرزو تھی۔ کہ ہم تینوں باپ بیٹوں کی لاشیں ایک ہی وقت میں دفن ہوں۔

جب ملک اور قوم کی خاطر اسطرح دلیری سے جان کی پروا نہیں کی جاتی۔ تو سچے پرستاروں کو خدا کی راہ میں جان کا کیا خطرہ و اہمگیر ہو سکتا ہے۔ ملا عبد اللطیف ہی کی نظیر دیکھو۔

بمبئی میں ولیم واٹسن کمپنی کے دوالہ میں۔ چالیس لاکھ خسارہ ہے۔ یکم نومبر کو پیشی مقدمہ ہے۔

پارلیمنٹ میں یہ امر زیر تجویز ہے۔ کہ ہم تبت کا خرچہ ہند پر نہ ڈالیں۔

ٹرانسوال کی کونسل میں مسودہ پیش ہوا ہے۔ کہ بجز مزدوری کے کوئی ایشیائی آدمی وہاں نہ آسکے اور یہ کہ برٹش انڈین کی آزادی محدود کی جاوے۔

روسیوں نے موکڈن میں ایک اخبار چینی زبان میں جاری کیا ہے۔ تاکہ روسی رعب ترقی پکڑے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ وہ دن قریب ہے۔ جبکہ روسی خاص لوگ چین دار و گیر ہو کر حسب منشا شرائط جاپان سے منظور کرائیگا۔ ایسے ہی ایک اخبار پیکن میں جاری کیا گیا ہے۔

مقدمات - حضرت اقدس علیہ السلام ۱۷۔ جولائی کو گورداسپور تشریف لے گئے اور ۲۹ کو ۱۰ بجے شب کو واپس تشریف لائے۔

۲۵ کو مقدمہ کرم دین بنام حضرت اقدس گواہ غلام محمد کی پیشیاں اور جرح ہوتی رہی

۲۶ - کو ایضاً

۲۷ - کو عدالت بوجہ طیوہار اہل ہنود بند رہی

۲۸ - کو مقدمہ ایضاً گواہ غلام محمد پر جرح ختم ہوئی

۲۹ - کو مقدمہ ایضاً گواہ غلام محمد پر مستغیث نے جرح ختم کی مقدمہ حضرت اقدس میں شہادت استغاثہ ختم ہو چکی ہے۔ اور وہی فرد جو بابو چندو لال صاحب سابق مجسٹریٹ نے لگایا تھا۔ بحال رکھا گیا۔ اس مرحلہ پر جناب خواجہ کمال الدین صاحب نے عدالت کو اس امر کیطرف توجہ دلائی۔ کہ عدالت کو شہادت استغاثہ پر غور کر لینی چاہیئے۔ کیونکہ ملزم کو بری کرنے کیلئے کافی مصالحہ اسمیں موجود ہے۔ اور اگر بعد غور عدالت کی رائے میں کوئی جرم پایا جاتا ہو۔ تو تمام شہادت صفائی پیش کرنیکو بھی تیار ہیں۔ لیکن چونکہ ہماری حالت پہلے سے اسلئے کہ ہماری مخالفت میں جرح بولنا گناہ نہیں سمجھا جاتا۔ پس اگر ہم اپنے طرز کے گواہ پیش کریں گے تو انکے مرید ہونیکی وجہ سے شہادت کو کمزور کیا جاویگا۔ اور ثبوت سے ہمیں امید نہیں۔ کو وہ اظہار حق کی جرأت کریں۔ اسلئے ہم مجبور ہونگے کہ بعض اعلیٰ عہدہ داروں کو شہادت میں پیش کریں جن میں اگر کوئی بھی ہوں۔ جنپر کسی قسم کی طرفداری اور دہرہ بندی کا وہم بھی نہیں ہو سکتا۔ اسلئے ان کثیر مصارف اور وقت

www.aaiil.org

حیرت صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

نمبر ۱۱

مولویو کی بابت گالی گلوچ

۲۳ جولائی ۱۹۰۱ء دائمی جہنم خریدنے والے یہ بدبخت برائے نام مسلمان ہیں۔ اُن کی اصلی معبود قوم و ناری ہیں۔ بچوں کی جگت اور بھینسے باز سے کسبیاں شراب۔ بھنگ۔ چانڈو چرس گانجا۔ امرا کی اس وضع داری کے ہم قائل ہیں۔ پیدا ہوئے حرام میں۔ پرورش پائی حرام میں۔ بڑے ہوئے حرام میں۔ اور اپنی زندگی بسر کی حرام میں۔ آخر زندگی بسر کی حرام میں۔ امیروں کی حالت فرعونیت کی وجہ سے تباہ ہے۔ سارے ہندوستان میں یہی رونا ہے۔ شاید امرا میں دو ایک ایسے ہیں۔ جنکا باری تعالےٰ کے نیک بندوں میں شمار ہو سکتا ہے۔

۸ نومبر ۱۹۰۰ء

آپ کی حالت بہائم سے زیادہ وحشتناک ہے۔ صورت انسان ہیں۔ لیکن انسانی صفات کا اِن میں نام نہیں۔ بدنصیب اور گردن زدنی ہیں۔

مولنا ڈپٹی نذیر احمد کی بابت۔ ۲۳ فروری ۱۹۰۱ء یاوہ گو۔ ڈھلا اور گستاخ لکچرار لنگوٹیا یار ڈپٹی صاحب

۱۰ نومبر ۱۹۰۱ء

ڈپٹی صاحب کا ترجمہ غلط۔ بالکل غلط محض غلط۔ سرتا پا غلط۔

۱۸ ستمبر ۱۹۰۱ء

علاوہ غلیظ ناپاک اور ذلیل الفاظ کے بجوری ریختی میں ایسا کمال رکھتے ہیں۔ کہ اُن کی زبان سے عورتوں کے محاورہ کے سوا مردوں کا شاید کہیں کوئی محاورہ نکلتا ہو۔

۱۵ دسمبر ۱۹۰۲ء۔

واہ فاضل بجنوری۔ واہ تمہاری ماں نے تمہیں ہی گنجا ہے۔

۸ جنوری ۱۹۰۳ء

اس سے زیادہ بدنصیبی اور شقاوت ازلی اور کیا ہوگی۔ کہ حضور انور نے بھی (کرزن گزٹ کے ایک خریدار کے جواب میں) ترجمہ کو پسند فرمایا حضور کے ناپسندیدگی۔ نجات ابدی سے کوسوں دور کر دیتی ہے۔

۱۵ جنوری ۱۹۰۳ء

میری رائے میں وہ عربی کے نام کا کچھ بھی نہیں جانتے۔ صرف اُن کے بڑ ہانکے اور زباندرازی نے ہوا باندر کی ہے۔ دہلی میں جو پرانے بہانڈ موجود ہیں۔ جب وہ محفل میں نقلیں کرتے ہیں۔ فارسی اور عربی کے اشعار ایسے ایسے برجستہ پڑھتے ہیں۔ کہ کیا ممکن ہے۔ کہ ایک حرف کی بھی غلطی ہو جاوے تو کیا ہم انکو عالی درجہ کا عربی داں اور علم تفسیر و قرآن سے ماہر مان لینگے۔ بجوری بعض اوقات عربی کے اشعار پڑھتے رہتے ہیں۔ ممکن ہے کہ الٹا سیدھا مطلب بھی اپنا سمجھتے ہوں۔ یہ تو کوئی بڑی بات نہیں۔ اتنی سے بات سے آدمی فاضل اور ادیب نہیں ہو سکتا

۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء

بجوری کی حماقتی جد میں۔ اپنی دین۔ اور دنیا دونوں خراب کر رہے ہیں۔ یہ انکی شامت اعمال ہے جسے بھگتنا چاہیئے۔ ہم ایسی مخالفت کی پرواہ نہیں کرتے۔ وڑی کی ہنڈیا گئی اور کتے کی ذات پہچانی گئی۔ کی ہندی مثل یاد آتی ہے۔ ان کے جملہ ذلیل اور پاجیانہ ہیں ذلیل ناپاک اور اوچھے اسی خیالات میں ہمیشہ مستغرق رہتے ہیں۔

۱۸ اپریل فرضی ادیب۔

اڈیٹر بیسویں اخبار کی بابت کرزن گزٹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۳ء نامراد ازلی مذہبی علوم کا الف بے تے بھی نہیں جانتا۔ اسلئے میں اسے قابل خطاب نہیں سمجھتا۔ اپنی شقاوت قلبی پر اصرار کیے جاتا ہے۔ بڑی برابر دنیا میں بدنصیب کوئی نہیں بالکل بے بہرہ ہے۔ کیوں دائمی رو سیاہی مول لیتا ہے۔ اور جہنم کے پہلے وارثوں میں نام لکھواتا ہے۔

گزٹ مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۰۳ء ازلی بدنصیب سنگدل شوم بداختر بدباطن سرکش کیوں تاریکی کو چھپاتا ہے۔ یہ خباثت کب تک پوشیدہ رہیگی۔ تو نصرانیت کا مذاق رکھتا ہے۔ تجھ میں ایمان کی بو نہیں۔

گزٹ مورخہ یکم ستمبر ۱۹۰۳ء۔ پیسہ اخبار کا حمایتی جھوٹا۔ اُس کی ہفتاد دلپشت جھوٹی۔ بدنصیب تیرا فرض ہے۔ کہ تو خوانوں کا مقلد بنے۔ ہم بھی آئندہ تجھے خوانوں کا مقلد کہ کر پکاریں گے۔ دراصل سے کو کہ تو اس خطاب سے بہت خوش ہوگا۔

گزٹ مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۰۳ء۔ محبوب عالم کو ئیلوں پر لوٹے گا اور ذلیل الفاظ میں ہماری تردید کی۔ ہماری کمپنی کے متعلق زہرا گلا وہ زہر اگلا۔ کہ الٰہی توبہ ہم سے زیادہ بے ننس اور گرگن ہو سکتا ہے۔ کو چہار سال سے گالیاں کھا رہے ہیں۔ اور خاموش ہیں

بقیہ باقی آئندہ

فہرست کتب مصنفہ مرزا حیرت جسکے حوالہ اِن مضامین میں دی گئی ہیں

مسدس حیرت۔ فیصلہ خلافت۔ خلافت شیخین مقدر تفسیر الفرقان۔ سوانح عمری حضرت عمرؓ۔ سوانح عمری شیخ سعدیؒ۔ حیات طیبہ یعنے سوانح عمری مولانا اسمٰعیل صاحب شہید۔ حیات اعظم سوانح عمری حضرت امام ابوحنیفہ۔ سیرۃ الرسول۔ سیرت محمدیہ

عدالت

گرداسپور میں اِن دنوں ایک نالش عیسائی پادری صاحبان پر افواہی اور بازو دعوائی کی ہے۔ ملزمان میں چند کنڈیاں بھی ہیں۔ سنا گیا ہے کہ واقعات مقدمہ یہ ہیں۔ کہ ایک ہندو عورت بٹالہ مشن ہاسپٹل میں زیر علاج تھی۔ اور وہیں ہسپتال

کلمات طیبات حضرۃ امام الزمان علیہ السلام

ریا کا علاج ایک بار مولوی عبدالکریم نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے استفسار کیا۔ کہ آپ میں بھی کبھی ریا کا آنا ممکن ہے۔ فرمایا۔ کہ کبھی چڑیا خانہ گئے ہو۔ مولوی صاحب نے کہا۔ ہاں۔ فرمایا۔ دیکھو وہاں شیر۔ چیتے اور دوسرے حیوانات ہوتے ہیں۔ کیا کبھی کسی کے دل میں یہ خیال آسکتا ہے۔ کہ ان کے سامنے لمبی لمبی نمازیں پڑھے۔ ایک ریاکار سے ریاکار کے دل میں بھی یہ خیال نہ آویگا۔ وجہ یہ ہے۔ کہ وہ خوب جانتا ہے۔ کہ یہ حیوانات میری جنس سے نہیں ہیں۔ اس لئے ریا اس میں نہ آویگی۔ ریا ہمیشہ ہم جنسوں میں ہوتی ہے۔ پس اللہ کس سے ریا کریں اُن کے سامنے دوسرے لوگوں کی وہی مثال ہے۔ جیسے چڑیا خانہ میں جانور۔

سچے مدعی کی جرأت کسی نے ذکر کیا۔ کہ منشی آلہی بخش اور اُن کے ترجمان منشی عبدالحق کہتے ہیں کہ الہام وہ ہے۔ جو پورا ہو جائے اور جو نہ ہو وہ شیطانی ہو۔ اس پر حضرۃ نے فرمایا۔ کہ مکہ معظمہ میں داخل ہو کر اگر خدا تعالےٰ کی قسم دیجاوے تو میں کہونگا۔ کہ میرے الہام خدا تعالےٰ کیطرف سے ہیں۔ لیکن جس نے خیالی طور پر دعویٰ کیا ہو۔ اُسے ہرگز یہ جرأت نہیں ہو سکتی۔ کیا ایک کامل یقین رکھنے والا اور ظنی یقین رکھنیوالا برابر ہو سکتے ہیں؟

حق رفاقت ایک دفعہ حضرۃ اقدس نے مولانا مولوی عبدالکریم صاحب کو فرمایا۔ کہ میری خلق کی پیروی کرو۔ آپ نے عرض کی کہ دعا فرمائیے فرمایا۔ کہ اگر کسی نے ایک بار میرے ساتھ عہد دوستی باندھا ہو۔ تو مجھے اسقدر اس کی رعایت ہوتی ہے کہ اگر اُس نے شراب پی ہوئی ہو۔ تو بھی بلاخوف لومۃ لائم اُسے اٹھا لاونگا۔ یعنے جب تک وہ خود نہ ترک کرے۔ ہم اُسے ترک نہ کرینگے۔ پس اگر کوئی اپنے بھائیوں کو ترک کریگا۔ تو وہ گنہگار ہوگا

اثنائے گفتگو میں خلیفہ رجب الدین صاحب کو بمقام گورداسپور طاعون کے ذکر پر فرمایا۔ کہ بخاری میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مجھے مومن کی جان لینے میں تردد ہوتا ہے اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ مومن کو ایک دفعہ ہی نہیں پکڑ لیتا۔ بلکہ پہلے پکڑتا ہے۔ اور پھر اس کے ساتھ نرمی کرتا ہے۔ پھر پکڑتا ہے۔ اور چھوڑ دیتا ہے..... یہ حالت گویا تردد سے مشابہ ہے۔ سابقہ کتب میں جو الفاظ خدا پچتایا وغیرہ آئے ہیں۔ اس کے یہی معنے ہیں۔ ہمارے الہام میں بھی افطروا صوموا اسی رنگ کے الفاظ ہیں۔

طاعون سے کون بچیگا فرمایا۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ جس مومن کے وجود میں خلق اللہ کا نفع ہو۔ اور اُسکی موت شماتت کا باعث ہو۔ وہ کبھی طاعون سے نہ مریگا۔ میں جانتا ہوں۔ اور قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ ابھی تک کوئی ایسا آدمی طاعون سے نہیں مرا۔ جس کو میں پہچانتا ہوں۔ یا وہ مجھے ایسا پہچانتا ہو۔ جو پہچاننے کا حق ہے۔

دعا دعا میں جس قدر بیہودگی ہوتی ہے۔ اُسی قدر اثر کم ہوتا ہے۔ یعنے اُسکی استجابت ضروری نہیں سمجھی جاتی۔ مثلاً ایک شخص جو کہ اُس کا گذارہ ایک دو روپیہ روزانہ میں ہو سکتا ہے۔ لیکن وہ پچاس روپیہ روزانہ طلب کرتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کے نزدیک اس کا سوال بے ہودہ ہوگا۔ یہ ضروری امر ہے۔ کہ ضرورتِ حقہ اللہ تعالیٰ کے آگے پیش کیجاوے۔ جب کسی کی کسی مصیبت کا خط آتا ہے۔ اور اُس میں دعا کی درخواست ہوتی ہے۔ تو دیکھا گیا ہے۔ کہ دل خوب لگ کر دعا کرتا ہے۔ لیکن دوسری بے ہودہ درخواستوں میں اسقدر دل نہیں لگتا۔

طاعون اور دعا عام لوگ جو آج کل دفع طاعون کے لئے دعا مانگتے ہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ کہ اس وقت اللہ تعالےٰ اپنی ذات کو منوانا چاہتا ہے۔ نری دعا سے کیا فائدہ ہو سکتا ہے۔ جب تک کہ عقائد کی اصلاح نہ ہو۔ ایسی دعائیں کیا بت پرست نہیں مانگتے۔ پھر اُن میں اور اِن میں فرق کیا ہوا۔ بلکہ مجھے خیال آتا ہے۔ کہ فاذا سالک عبادی فانی قریب۔ کے یہی معنے ہیں کہ اگر سوال ہو۔ کہ خدا کا علم کیونکر ہوا۔ تو جواب یہ ہے۔ کہ اسلام کا خدا بہت قریب ہے۔ اگر کوئی اُسے سچے دل سے بلاتا ہے۔ تو وہ جواب دیتا ہے۔ دوسرے فرقوں کے خدا قریب نہیں ہیں بلکہ اِستعدد و رہیں۔ کہ اُن کا پتہ ہی ندارد

اعلےٰ سے اعلیٰ غرض عابد اور پرستار کی یہی ہے کہ اس کا قرب حاصل ہو۔ اور یہی ذریعہ ہے۔ جس سے اس کی ہستی پر یقین حاصل ہوتا ہے۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ کے بھی یہی معنے ہیں۔ کہ وہ جواب دیتا ہے۔ گونگا نہیں ہے۔ دوسرے تمام دلائل اس کے آگے ہیچ ہیں۔ کلام ایک ایسی شے ہے۔ جو کہ دیدار کے قائم مقام ہے

امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فحق علیہا القول فدمرنٰہا تدمیرا ایک تحصیلدار صاحب نے گورداسپور میں عرض کی۔ کہ تجربہ ہوا ہے۔ کہ خاص طاعون کے دنوں میں فسق بڑھ جاتا ہے۔ چنانچہ ایک گھر میں پے در پے طاعون کی موتیں ہوتی رہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی دیوار بدیوار ایک شخص ایک ہفتہ زناکاری میں مبتلا رہا۔ فرمایا۔ کہ قرآن شریف سے ہی ایسا ثابت ہے۔ جیسے کہ امرنا مترفیہا ففسقوا فیہا فحق علیہا القول فدمرنٰہا تدمیرا۔ پ۱۵۔ یعنے جب اس قسم کے عذاب نازل ہوتے ہیں۔ تو فاسقوں کو ڈھیل دی جاتی ہے کہ وہ جی بھر کر فسق کر لیں۔ پھر اُن کو ایک دفعہ ہی ہلاک کر دیا جاتا ہے۔

مختلف اقوال خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ کافر وہ ہیں۔ جو حیات دنیا پر راضی ہو گئے اور اطمینان پا گئے ہیں۔ خدا کیطرف حرکت کی۔ ضرورت کو وہ بالکل محسوس ہی نہیں کرتے۔ فلا اقتحم العقبۃ یعنے یوم القیامۃ و ربنا پ۳۰ میں گناہ کا ذکر نہیں ہے اس کا باعث صرف یہ ہے۔ کہ ان لوگوں نے دنیا کی خواہشوں کو مقدم رکھا ہوا تھا۔ ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ وہ لوگ دنیا کا حظ پا چکے۔ وہاں ہی گناہ کا ذکر نہیں۔ بلکہ دنیا کی لذات جنکو خدا تعالےٰ نے جائز کیا ہے۔ اُنہیں منہمک ہو جانے کا ذکر ہے۔ اس قسم کے لوگوں کا مرتبہ عند اللہ کچھ نہ ہوگا۔ اور نہ اُن کو کوئی عزت کا مقام دیا جائیگا۔

شبیرین زندگی اصل میں ایک شیطان ہے۔ جو کہ انسان کو دھوکا دیتی ہے۔ مومن تو خود مصیبت خریدتا ہے۔ ورنہ اگر وہ ملاہنہ رہے تو ہر طرح آرام سے رہ سکتا ہے۔ آن حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم اگر اس طرح کرتے۔ تو اس قدر جنگیں کیوں ہوتیں۔ لیکن آپ نے دین کو مقدم رکھا۔ اسلئے سب دشمن ہو گئے

www.aaiil.org

سوال

ملازمت پیشہ لوگوں کو عبادت کا بڑا کم وقت ملتا ہے۔ اور وہ دینی خدمات سے بھی محروم رہتے ہیں۔ بعض ایسے ہوتے ہیں۔ کہ انکی زندگی آرام میں گذرتی ہے۔ تلخ زندگی کا ان کو موقعہ ہی نہیں آتا

فرمایا۔ کہ وہ بھی ایک تلخی کا حصہ ہے کیونکہ معاش کے لئے کرتا ہے۔ اس لئے عبادۃ کا ثواب پاتا ہے۔ نیک نیتی سے اگر انسان چلے۔ اور غیبت یہ ہو۔ کہ بال بچوں کی پرورش اس لئے کرتا ہوں۔ کہ وہ خادم دین ہوں۔ تو اس پر بھی اسکو ثواب ملتا ہے ؛

انبیاء کے دشمنوں

کے دو گروہ ہوتے ہیں ایک وہ جو کہ اُن کے مکذب ہوتے ہیں۔ دوسرے وہ جو ان کو خدا مانتے ہیں۔

اہل اسلام کا عقیدہ جو مسیح علیہ السلام کے دوبارہ آنے کا ہے۔ وہ اسی قسم کا ہے۔ کہ یہ لوگ اُنکے مکذب تو نہیں ہیں۔ لیکن اُن کو خدا ضرور مانتے ہیں کہ ہر ایک اُسکی صفت میں اُسے شریک کیا ہوا ہے حالانکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ بعض وقت نبی کو اجتہاد اور تفہیم الہام میں غلطی ہو جاتی ہے۔ یہ غلطی اگر احکام دین کیمتعلق ہو۔ تو انکو فوراً متنبہ کیا جاتا ہے۔ لیکن دوسرے امور میں ضرور نہیں۔ کہ وہ اطلاع دیئے جاویں۔ پس اس لئے یہ بات ممکن ہے۔ کہ عیسے علیہ السلام کو ان کے دوبارہ آنے کے بارہ میں جو الہامات ہوئے۔ خود انہوں نے بھی اُسے حقیقی معنوں پر حمل کر لیا ہو۔ کیونکہ اُن کا مخطی ہونا تو ثابت ہے۔ اس لئے انجیلوں میں اُن کا یہ فقرہ نقل ہوا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی اس زمانہ کے لوگ زندہ ہونگے۔ کہ میں دوبارہ آجاؤں گا۔ اس قسم کی اجتہادی غلطی کا امکان ہر ایک نبی سے ہے۔ اب دیکھو۔ کہ مسیح علیہ السلام سے تو ایک اجتہادی غلطی ہوئی۔ لیکن دوسروں کو کسقدر وبال آیا۔ اگر ان مسلمانوں کو یہ سمجھ ہوتی۔ تو وہ دوسرے نبیوں کو اُن کو کیوں زیادہ مرتبہ دیتے۔

مسلمانوں پر یہ بات لازم نہیں ہے۔ کہ وہ انجیل کے الفاظ پر ضرور ایمان لاویں۔ مسیح علیہ السلام کو یہ خاص عزت دیں۔ کہ وہ مخطی نہیں رہے تو اسلام سے خارج ہوتا ہے۔

مسائل نماز

سفر گورداسپور میں نماز کیمتعلق ذیل کے مسائل میسر ہی موجودگی میں حل ہوئے

۱ - ایک مقام پر دو جماعتیں نہ ہونی چاہئیں۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ حضرۃ اقدس ابھی وضو فرما رہے تھے۔ اور مولانا مولوی محمد احسن صاحب بوجہ علالت طبع نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اون کا خیال تھا۔ کہ میں معذور ہوں۔ الگ پڑھ لوں۔ مگر چند اور ایک احباب اُن کے پیچھے مقتدی بن گئے۔ اور جماعت ہو گئی۔ جب حضرۃ اقدس کو علم ہوا۔ کہ ایک جماعت ہو چکی ہے۔ اور اب دوسری ہونے والی ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ ایک مقام پر دو جماعتیں ہرگز نہ ہونی چاہئیں

۲ - ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ حضور اقدس اپنی کوٹھڑی میں تھے۔ اور ساتھ کی کوٹھڑی میں نماز ہونے لگی۔ آدمی تھوڑے تھے۔ ایک ہی کوٹھڑی میں جماعت ہو سکتی تھی۔ بعض احباب نے خیال کیا۔ شاید حضرۃ اقدس اپنی کوٹھڑی میں ہی نماز ادا کرلیں گے۔ کیونکہ امام کی آواز وہاں پہنچتی ہے اس پر آپ نے فرمایا۔ کہ جماعت کے ٹکڑے الگ الگ نہ ہونے چاہئیں۔ بلکہ اکٹھی پڑھنی تو چاہیئے۔ ہم بھی وہاں ہی پڑھیں گے۔ یہ اُس صورت میں ہونا چاہیئے۔ جبکہ جگہ کی قلت ہو

۳ - ڈاکٹر محمد اسماعیل خانصاحب گورداسپور میں مقیم تھے۔ اور احمدی جماعت نزیل قادیان بباعث سفر میں ہونے کے نماز جمع کر کے ادا کرتی تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے مسئلہ پوچھا۔ حضرۃ اقدس نے فرمایا۔ کہ مقیم پوری نماز ادا کریں۔ وہ اس طرح ہوتی رہی۔ کہ جماعت کیساتھ ڈاکٹر صاحب نماز ادا کرتے جماعت دو رکعت ادا کرتی۔ لیکن ڈاکٹر صاحب باقی کی دو رکعت..... بعد از جماعت ادا کر لیتے۔ ایک دفعہ حضرۃ اقدس نے دیکھکر کہ ڈاکٹر صاحب نے ابھی دو رکعت ادا کرنی ہے فرمایا کہ ٹھیر جاؤ۔ ڈاکٹر صاحب دو رکعت ادا کر لیوین پھر اس کے بعد جماعت دوسری نماز کی ہوئی۔ ایسی حالت جمع میں سنت اور نوافل نہیں ادا کئے جاتے

۴ - حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کھڑے ہوئے تھے۔ آپ نے پانی مانگا۔ جب پانی آیا۔ تو اسے بیٹھ کر آپ نے پیا۔ اور بھی کئی دفعہ دیکھا گیا ہے۔ کہ پانی وغیرہ آپ ہمیشہ بیٹھکر ہی پیتے ہیں ؛

الہامات و کشوف حضرت مسیح موعودؑ

گذشتہ مہینوں میں الہامات وغیرہ کی اشاعت میں البدر اپنے فرائض منصبی کما حقہ ادا کرنے سے قاصر رہا ہے جس کا ہمیں بذات خود افسوس ہے۔ اسلئے اب وہ الہامات اندرون شائع کر دیئے جاتے ہیں تا کہ کارڈ مکمل ہو جاوے ؛

۱ - مئی ۱۹۰۴ء - معنے دیگر نہ پندیدم ما
۲ - " " - سنلقی فی قلوبھم الرعب
۳ - جون ۱۹۰۴ء - مولوی محمد علی صاحب کو رویا میں کہا۔ آپ بھی صالح ہیں اور نیک ارادہ رکھتے ہیں آؤ ہمارے ساتھ بیٹھ جاؤ۔
۴ - جولائی ۱۹۰۴ء - میں تمہیں بھی ایک معجزہ دکھاؤنگا۔
۶ - " " - انا انزلناہ فی لیلۃ القدر
۷ - " " - انا انزلناہ للمسیح الموعود
۸ - " " - مبارک و مبارک
۹ - " " - آسمانی تائیدیں ہمارے ساتھ ہیں
- " " -
۱۰ - " " - اجرت فاکیہ و ذکرت وانیہ

ورد سر کے علاج کی ہدایات ؛

ورد سر عرف بیماریوں کی علامات ہیں۔ اور علاج کے مفید ہونے کے لئے جانے مرض تک پہنچا جاہیے۔ خاص توجہ خوراک اور طریق رہائش پر کرنی چاہیے۔ خوراک صحت بخش اور اوسط درجہ کی ہونی چاہیئے۔ بہت زیادہ کھیر اور مٹھائیاں کم کھانی چاہئیں۔ چائے اور کافی بھی کم پینی چاہیئے۔ یا بالکل نہیں اور حقہ تو بھی کم کرنی چاہیئے۔ جہاں تک ہو سکے پیدل پھرنے میں کثرت کرنی چاہیئے۔ لیکن ضرورت سے زیادہ دماغی محنت اور تردد ات سے بچیں۔ جس مکان میں ہوا خوب آتی جاتی ہو وہاں رہنا دوسرے لئے بہت مفید ہے۔ قبض سے بھی بچنا چاہیئے۔ لیکن تیز جلاب بالکل نہ کریں۔ ان سے بجائے کمی کے زیادتی ہوتی ہے۔ جب عصابی درد ہو۔ تو ان تمام باتوں سے جو اعصاب میں جوش پیدا کرتی ہیں۔ باز رہنا واجب ہے۔

تلافی فروگذاشت - محمد شریف خان صاحب پشاور کا قیمتی ماہ جون میں وصول ہوئی تھی۔ مگر نقل کرتے وقت نظر انداز ہو گئی۔ اس لئے اب اسکی رسید درج ہے۔ ایڈیٹر

الحکم ۱۰ اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۵ - ۱۶ - ۱۷ - ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ - ۲۵ - ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ - ۳۱ - ۳۲ - ۳۳ - ۳۴ - ۳۵ - ۳۶ - ۳۷ - ۳۸ - ۳۹ - ۴۰ - ۴۱ - ۴۲ - ۴۳ - ۴۴ - ۴۵ - ۴۶ - ۴۷ - ۴۸ - ۴۹ - ۵۰ - ۵۱ - ۵۲ - ۵۳ - ۵۴ - ۵۵ - ۵۶ - ۵۷ - ۵۸ - ۵۹ - ۶۰ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۴ - ۶۵ - ۶۶ - ۶۷ - ۶۸ - ۶۹ - ۷۰ - ۷۱ - ۷۲ - ۷۳ - ۷۴ - ۷۵ - ۷۶ - ۷۷ - ۷۸ - ۷۹ - ۸۰ - ۸۱ - ۸۲ - ۸۳ - ۸۴ - ۸۵ - ۸۶ - ۸۷ - ۸۸ - ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ - ۹۲ - ۹۳ - ۹۴ - ۹۵ - ۹۶ - ۹۷ - ۹۸ - ۹۹ - ۱۰۰ - ۱۰۱ - ۱۰۲ - ۱۰۳ - ۱۰۴ - ۱۰۵ - ۱۰۶ - ۱۰۷ - ۱۰۸ - ۱۰۹ - ۱۱۰ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۱۳ - ۱۱۴ - ۱۱۵ - ۱۱۶ - ۱۱۷ - ۱۱۸ - ۱۱۹ - ۱۲۰ - ۱۲۱ - ۱۲۲ - ۱۲۳ - ۱۲۴ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۲۷ - ۱۲۸ - ۱۲۹ - ۱۳۰ - ۱۳۱ - ۱۳۲ - ۱۳۳ - ۱۳۴ - ۱۳۵ - ۱۳۶ - ۱۳۷ - ۱۳۸ - ۱۳۹ - ۱۴۰ - ۱۴۱ - ۱۴۲ - ۱۴۳ - ۱۴۴ - ۱۴۵ - ۱۴۶ - ۱۴۷ - ۱۴۸ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۱ - ۱۵۲ - ۱۵۳ - ۱۵۴ - ۱۵۵ - ۱۵۶ - ۱۵۷ - ۱۵۸ - ۱۵۹ - ۱۶۰ - ۱۶۱ - ۱۶۲ - ۱۶۳ - ۱۶۴ - ۱۶۵ - ۱۶۶ - ۱۶۷ - ۱۶۸ - ۱۶۹ - ۱۷۰ - ۱۷۱ - ۱۷۲ - ۱۷۳ - ۱۷۴ - ۱۷۵ - ۱۷۶ - ۱۷۷ - ۱۷۸ - ۱۷۹ - ۱۸۰ - ۱۸۱ - ۱۸۲ - ۱۸۳ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۶ - ۱۸۷ - ۱۸۸ - ۱۸۹ - ۱۹۰ - ۱۹۱ - ۱۹۲ - ۱۹۳ - ۱۹۴ - ۱۹۵ - ۱۹۶ - ۱۹۷ - ۱۹۸ - ۱۹۹ - ۲۰۰ - ۲۰۱ - ۲۰۲ - ۲۰۳ - ۲۰۴ - ۲۰۵ - ۲۰۶ - ۲۰۷ - ۲۰۸ - ۲۰۹ - ۲۱۰ - ۲۱۱ - ۲۱۲ - ۲۱۳ - ۲۱۴ - ۲۱۵ - ۲۱۶ - ۲۱۷ - ۲۱۸ - ۲۱۹ - ۲۲۰ - ۲۲۱ - ۲۲۲ - ۲۲۳ - ۲۲۴ - ۲۲۵ - ۲۲۶ - ۲۲۷ - ۲۲۸ - ۲۲۹ - ۲۳۰ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۵ - ۲۳۶ - ۲۳۷ - ۲۳۸ - ۲۳۹ - ۲۴۰ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸ - ۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵ - ۲۵۶ - ۲۵۷ - ۲۵۸ - ۲۵۹ - ۲۶۰ - ۲۶۱ - ۲۶۲ - ۲۶۳ - ۲۶۴ - ۲۶۵ - ۲۶۶ - ۲۶۷ - ۲۶۸ - ۲۶۹ - ۲۷۰ - ۲۷۱ - ۲۷۲ - ۲۷۳ - ۲۷۴ - ۲۷۵ - ۲۷۶ - ۲۷۷ - ۲۷۸ - ۲۷۹ - ۲۸۰ - ۲۸۱ - ۲۸۲ - ۲۸۳ - ۲۸۴ - ۲۸۵ - ۲۸۶ - ۲۸۷ - ۲۸۸ - ۲۸۹ - ۲۹۰ - ۲۹۱ - ۲۹۲ - ۲۹۳ - ۲۹۴ - ۲۹۵ - ۲۹۶ - ۲۹۷ - ۲۹۸ - ۲۹۹ - ۳۰۰ - ۳۰۱ - ۳۰۲ - ۳۰۳ - ۳۰۴ - ۳۰۵ - ۳۰۶ - ۳۰۷ - ۳۰۸ - ۳۰۹ - ۳۱۰ - ۳۱۱ - ۳۱۲ - ۳۱۳ - ۳۱۴ - ۳۱۵ - ۳۱۶ - ۳۱۷ - ۳۱۸ - ۳۱۹ - ۳۲۰ - ۳۲۱ - ۳۲۲ - ۳۲۳ - ۳۲۴ - ۳۲۵ - ۳۲۶ - ۳۲۷ - ۳۲۸ - ۳۲۹ - ۳۳۰ - ۳۳۱ - ۳۳۲ - ۳۳۳ - ۳۳۴ - ۳۳۵ - ۳۳۶ - ۳۳۷ - ۳۳۸ - ۳۳۹ - ۳۴۰ - ۳۴۱ - ۳۴۲ - ۳۴۳ - ۳۴۴ - ۳۴۵ - ۳۴۶ - ۳۴۷ - ۳۴۸ - ۳۴۹ - ۳۵۰ - ۳۵۱ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۳۵۴ - ۳۵۵ - ۳۵۶ - ۳۵۷ - ۳۵۸ - ۳۵۹ - ۳۶۰ - ۳۶۱ - ۳۶۲ - ۳۶۳ - ۳۶۴ - ۳۶۵ - ۳۶۶ - ۳۶۷ - ۳۶۸ - ۳۶۹ - ۳۷۰ - ۳۷۱ - ۳۷۲ - ۳۷۳ - ۳۷۴ - ۳۷۵ - ۳۷۶ - ۳۷۷ - ۳۷۸ - ۳۷۹ - ۳۸۰ - ۳۸۱ - ۳۸۲ - ۳۸۳ - ۳۸۴ - ۳۸۵ - ۳۸۶ - ۳۸۷ - ۳۸۸ - ۳۸۹ - ۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰ - ۴۰۱ - ۴۰۲ - ۴۰۳ - ۴۰۴ - ۴۰۵ - ۴۰۶ - ۴۰۷ - ۴۰۸ - ۴۰۹ - ۴۱۰ - ۴۱۱ - ۴۱۲ - ۴۱۳ - ۴۱۴ - ۴۱۵ - ۴۱۶ - ۴۱۷ - ۴۱۸ - ۴۱۹ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۲۲ - ۴۲۳ - ۴۲۴ - ۴۲۵ - ۴۲۶ - ۴۲۷ - ۴۲۸ - ۴۲۹ - ۴۳۰ - ۴۳۱ - ۴۳۲ - ۴۳۳ - ۴۳۴ - ۴۳۵ - ۴۳۶ - ۴۳۷ - ۴۳۸ - ۴۳۹ - ۴۴۰ - ۴۴۱ - ۴۴۲ - ۴۴۳ - ۴۴۴ - ۴۴۵ - ۴۴۶ - ۴۴۷ - ۴۴۸ - ۴۴۹ - ۴۵۰ - ۴۵۱ - ۴۵۲ - ۴۵۳ - ۴۵۴ - ۴۵۵ - ۴۵۶ - ۴۵۷ - ۴۵۸ - ۴۵۹ - ۴۶۰ - ۴۶۱ - ۴۶۲ - ۴۶۳ - ۴۶۴ - ۴۶۵ - ۴۶۶ - ۴۶۷ - ۴۶۸ - ۴۶۹ - ۴۷۰ - ۴۷۱ - ۴۷۲ - ۴۷۳ - ۴۷۴ - ۴۷۵ - ۴۷۶ - ۴۷۷ - ۴۷۸ - ۴۷۹ - ۴۸۰ - ۴۸۱ - ۴۸۲ - ۴۸۳ - ۴۸۴ - ۴۸۵ - ۴۸۶ - ۴۸۷ - ۴۸۸ - ۴۸۹ - ۴۹۰ - ۴۹۱ - ۴۹۲ - ۴۹۳ - ۴۹۴ - ۴۹۵ - ۴۹۶ - ۴۹۷ - ۴۹۸ - ۴۹۹ - ۵۰۰ - ۵۰۱ - ۵۰۲ - ۵۰۳ - ۵۰۴ - ۵۰۵ - ۵۰۶ - ۵۰۷ - ۵۰۸ - ۵۰۹ - ۵۱۰ - ۵۱۱ - ۵۱۲ - ۵۱۳ - ۵۱۴ - ۵۱۵ - ۵۱۶ - ۵۱۷ - ۵۱۸ - ۵۱۹ - ۵۲۰ - ۵۲۱ - ۵۲۲ - ۵۲۳ - ۵۲۴ - ۵۲۵ - ۵۲۶ - ۵۲۷ - ۵۲۸ - ۵۲۹ - ۵۳۰ - ۵۳۱ - ۵۳۲ - ۵۳۳ - ۵۳۴ - ۵۳۵ - ۵۳۶ - ۵۳۷ - ۵۳۸ - ۵۳۹ - ۵۴۰ - ۵۴۱ - ۵۴۲ - ۵۴۳ - ۵۴۴ - ۵۴۵ - ۵۴۶ - ۵۴۷ - ۵۴۸ - ۵۴۹ - ۵۵۰ - ۵۵۱ - ۵۵۲ - ۵۵۳ - ۵۵۴ - ۵۵۵ - ۵۵۶ - ۵۵۷ - ۵۵۸ - ۵۵۹ - ۵۶۰ - ۵۶۱ - ۵۶۲ - ۵۶۳ - ۵۶۴ - ۵۶۵ - ۵۶۶ - ۵۶۷ - ۵۶۸ - ۵۶۹ - ۵۷۰ - ۵۷۱ - ۵۷۲ - ۵۷۳ - ۵۷۴ - ۵۷۵ - ۵۷۶ - ۵۷۷ - ۵۷۸ - ۵۷۹ - ۵۸۰ - ۵۸۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۵۸۴ - ۵۸۵ - ۵۸۶ - ۵۸۷ - ۵۸۸ - ۵۸۹ - ۵۹۰ - ۵۹۱ - ۵۹۲ - ۵۹۳ - ۵۹۴ - ۵۹۵ - ۵۹۶ - ۵۹۷ - ۵۹۸ - ۵۹۹ - ۶۰۰ - ۶۰۱ - ۶۰۲ - ۶۰۳ - ۶۰۴ - ۶۰۵ - ۶۰۶ - ۶۰۷ - ۶۰۸ - ۶۰۹ - ۶۱۰ - ۶۱۱ - ۶۱۲ - ۶۱۳ - ۶۱۴ - ۶۱۵ - ۶۱۶ - ۶۱۷ - ۶۱۸ - ۶۱۹ - ۶۲۰ - ۶۲۱ - ۶۲۲ - ۶۲۳ - ۶۲۴ - ۶۲۵ - ۶۲۶ - ۶۲۷ - ۶۲۸ - ۶۲۹ - ۶۳۰ - ۶۳۱ - ۶۳۲ - ۶۳۳ - ۶۳۴ - ۶۳۵ - ۶۳۶ - ۶۳۷ - ۶۳۸ - ۶۳۹ - ۶۴۰ - ۶۴۱ - ۶۴۲ - ۶۴۳ - ۶۴۴ - ۶۴۵ - ۶۴۶ - ۶۴۷ - ۶۴۸ - ۶۴۹ - ۶۵۰ - ۶۵۱ - ۶۵۲ - ۶۵۳ - ۶۵۴ - ۶۵۵ - ۶۵۶ - ۶۵۷ - ۶۵۸ - ۶۵۹ - ۶۶۰ - ۶۶۱ - ۶۶۲ - ۶۶۳ - ۶۶۴ - ۶۶۵ - ۶۶۶ - ۶۶۷ - ۶۶۸ - ۶۶۹ - ۶۷۰ - ۶۷۱ - ۶۷۲ - ۶۷۳ - ۶۷۴ - ۶۷۵ - ۶۷۶ - ۶۷۷ - ۶۷۸ - ۶۷۹ - ۶۸۰ - ۶۸۱ - ۶۸۲ - ۶۸۳ - ۶۸۴ - ۶۸۵ - ۶۸۶ - ۶۸۷ - ۶۸۸ - ۶۸۹ - ۶۹۰ - ۶۹۱ - ۶۹۲ - ۶۹۳ - ۶۹۴ - ۶۹۵ - ۶۹۶ - ۶۹۷ - ۶۹۸ - ۶۹۹ - ۷۰۰ - ۷۰۱ - ۷۰۲ - ۷۰۳ - ۷۰۴ - ۷۰۵ - ۷۰۶ - ۷۰۷ - ۷۰۸ - ۷۰۹ - ۷۱۰ - ۷۱۱ - ۷۱۲ - ۷۱۳ - ۷۱۴ - ۷۱۵ - ۷۱۶ - ۷۱۷ - ۷۱۸ - ۷۱۹ - ۷۲۰ - ۷۲۱ - ۷۲۲ - ۷۲۳ - ۷۲۴ - ۷۲۵ - ۷۲۶ - ۷۲۷ - ۷۲۸ - ۷۲۹ - ۷۳۰ - ۷۳۱ - ۷۳۲ - ۷۳۳ - ۷۳۴ - ۷۳۵ - ۷۳۶ - ۷۳۷ - ۷۳۸ - ۷۳۹ - ۷۴۰ - ۷۴۱ - ۷۴۲ - ۷۴۳ - ۷۴۴ - ۷۴۵ - ۷۴۶ - ۷۴۷ - ۷۴۸ - ۷۴۹ - ۷۵۰ - ۷۵۱ - ۷۵۲ - ۷۵۳ - ۷۵۴ - ۷۵۵ - ۷۵۶ - ۷۵۷ - ۷۵۸ - ۷۵۹ - ۷۶۰ - ۷۶۱ - ۷۶۲ - ۷۶۳ - ۷۶۴ - ۷۶۵ - ۷۶۶ - ۷۶۷ - ۷۶۸ - ۷۶۹ - ۷۷۰ - ۷۷۱ - ۷۷۲ - ۷۷۳ - ۷۷۴ - ۷۷۵ - ۷۷۶ - ۷۷۷ - ۷۷۸ - ۷۷۹ - ۷۸۰ - ۷۸۱ - ۷۸۲ - ۷۸۳ - ۷۸۴ - ۷۸۵ - ۷۸۶ - ۷۸۷ - ۷۸۸ - ۷۸۹ - ۷۹۰ - ۷۹۱ - ۷۹۲ - ۷۹۳ - ۷۹۴ - ۷۹۵ - ۷۹۶ - ۷۹۷ - ۷۹۸ - ۷۹۹ - ۸۰۰ - ۸۰۱ - ۸۰۲ - ۸۰۳ - ۸۰۴ - ۸۰۵ - ۸۰۶ - ۸۰۷ - ۸۰۸ - ۸۰۹ - ۸۱۰ - ۸۱۱ - ۸۱۲ - ۸۱۳ - ۸۱۴ - ۸۱۵ - ۸۱۶ - ۸۱۷ - ۸۱۸ - ۸۱۹ - ۸۲۰ - ۸۲۱ - ۸۲۲ - ۸۲۳ - ۸۲۴ - ۸۲۵ - ۸۲۶ - ۸۲۷ - ۸۲۸ - ۸۲۹ - ۸۳۰ - ۸۳۱ - ۸۳۲ - ۸۳۳ - ۸۳۴ - ۸۳۵ - ۸۳۶ - ۸۳۷ - ۸۳۸ - ۸۳۹ - ۸۴۰ - ۸۴۱ - ۸۴۲ - ۸۴۳ - ۸۴۴ - ۸۴۵ - ۸۴۶ - ۸۴۷ - ۸۴۸ - ۸۴۹ - ۸۵۰ - ۸۵۱ - ۸۵۲ - ۸۵۳ - ۸۵۴ - ۸۵۵ - ۸۵۶ - ۸۵۷ - ۸۵۸ - ۸۵۹ - ۸۶۰ - ۸۶۱ - ۸۶۲ - ۸۶۳ - ۸۶۴ - ۸۶۵ - ۸۶۶ - ۸۶۷ - ۸۶۸ - ۸۶۹ - ۸۷۰ - ۸۷۱ - ۸۷۲ - ۸۷۳ - ۸۷۴ - ۸۷۵ - ۸۷۶ - ۸۷۷ - ۸۷۸ - ۸۷۹ - ۸۸۰ - ۸۸۱ - ۸۸۲ - ۸۸۳ - ۸۸۴ - ۸۸۵ - ۸۸۶ - ۸۸۷ - ۸۸۸ - ۸۸۹ - ۸۹۰ - ۸۹۱ - ۸۹۲ - ۸۹۳ - ۸۹۴ - ۸۹۵ - ۸۹۶ - ۸۹۷ - ۸۹۸ - ۸۹۹ - ۹۰۰ - ۹۰۱ - ۹۰۲ - ۹۰۳ - ۹۰۴ - ۹۰۵ - ۹۰۶ - ۹۰۷ - ۹۰۸ - ۹۰۹ - ۹۱۰ - ۹۱۱ - ۹۱۲ - ۹۱۳ - ۹۱۴ - ۹۱۵ - ۹۱۶ - ۹۱۷ - ۹۱۸ - ۹۱۹ - ۹۲۰ - ۹۲۱ - ۹۲۲ - ۹۲۳ - ۹۲۴ - ۹۲۵ - ۹۲۶ - ۹۲۷ - ۹۲۸ - ۹۲۹ - ۹۳۰ - ۹۳۱ - ۹۳۲ - ۹۳۳ - ۹۳۴ - ۹۳۵ - ۹۳۶ - ۹۳۷ - ۹۳۸ - ۹۳۹ - ۹۴۰ - ۹۴۱ - ۹۴۲ - ۹۴۳ - ۹۴۴ - ۹۴۵ - ۹۴۶ - ۹۴۷ - ۹۴۸ - ۹۴۹ - ۹۵۰ - ۹۵۱ - ۹۵۲ - ۹۵۳ - ۹۵۴ - ۹۵۵ - ۹۵۶ - ۹۵۷ - ۹۵۸ - ۹۵۹ - ۹۶۰ - ۹۶۱ - ۹۶۲ - ۹۶۳ - ۹۶۴ - ۹۶۵ - ۹۶۶ - ۹۶۷ - ۹۶۸ - ۹۶۹ - ۹۷۰ - ۹۷۱ - ۹۷۲ - ۹۷۳ - ۹۷۴ - ۹۷۵ - ۹۷۶ - ۹۷۷ - ۹۷۸ - ۹۷۹ - ۹۸۰ - ۹۸۱ - ۹۸۲ - ۹۸۳ - ۹۸۴ - ۹۸۵ - ۹۸۶ - ۹۸۷ - ۹۸۸ - ۹۸۹ - ۹۹۰ - ۹۹۱ - ۹۹۲ - ۹۹۳ - ۹۹۴ - ۹۹۵ - ۹۹۶ - ۹۹۷ - ۹۹۸ - ۹۹۹ - ۱۰۰۰

www.aaiil.org

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھی

یکم فروری ۱۹۰۴ء کے پرچہ میں مقدمات کے متعلق شور وغل مچایا ہے حالانکہ شیعوں اتقایہ ہے کہ انکے ختم ہونے تک انتظار کیا جاوے۔ دغا کا مقدمہ خارج ہو یا نہ ہو اس سے کچھ بحث نہیں مطلب تو یہ تھا کہ خطوط و مضمون کرم الدین کے ثابت ہوں سو تم فیصلہ پڑھ کر دیکھلو اسمیں مجسٹریٹ نے لکھا ہے کہ خطوط بھی کرم دین کے ہیں اور سراج الاخبار والا مضمون بھی۔

(۲) آجسے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا،، پر اعتراض کہا ہے کہ سمالی لینڈ میں برٹش گورنمنٹ جہاد کر رہی ہے۔ واہ حضرت جہاد کر معنے عام لڑائی کے لئے۔ اجتہاد ہو۔ کسی مذہب کے بزرگ کو برا نہیں کہا جاتا بلکہ کمال تلطف سے ان کو عیوب پر مطلع کیا جاتا ہے اور خود انہی کے معتقدات سے جو کچھ لازم آتا ہے کہہ دیا جاتا ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔ مشاء بنمیم۔ مناع للخیر۔ وارد ہے۔

(۳) ہلاکت کی پیشگوئی بغیر اصرار و درخواست نہیں ہوتی اور نہ صرف ایسی پیشگوئیوں پر انحصار دعوٰی ہے۔ اور نہ ایسا کرنا خلاف شان نبوت ہو کیونکہ قرآن کریم میں بھی تبت یدا ابی لہب وقد مر محاورہ ہے۔ کسی مخالف کے مرنے پر شادیانے نہیں بجائے جاتے ہاں پیشگوئی کے پورا ہونے پر۔

(۵) خاتم الخلفاء میں خلیفہ سے مراد نبی نہیں بلکہ لیستخلفنھم فی الارض والا خلیفہ ہے اور خلیفہ برزخی نبی ہوتا ہے اور آپ کو رسول یا نبی کہنا فنافی النبوت کے اعتبار سے ہو۔ اور مسیح موعود کے حق میں تو نبی اللہ کا لفظ حدیث صحیح میں آیا ہے

(۶) مسیح ابن مریم۔ خاتم الخلفا اس اعتبار سے ہیں کہ بنی اسرائیل میں نبوت ان پر ختم ہوئی۔ پس اس تقابل میں سلسلہ محمدیہ کے آخری خلیفہ کو بھی خاتم الخلفا کہا جائیگا جسپر خلافت کی تمام شانوں کا خاتمہ ہے اور جب تشبیہ صرف خاتم الخلفا ہونے میں ہے تو بنی اسرائیل ہونیکا ثبوت دینے کی کیا ضرورت ہے قطع نظر اس سے حضرت مرزا صاحبؑ اولاد اسحاق سے ہونا ثابت ہو چکا ہے۔

(۷) عصابتان احرزہما اللہ من النار۔ اس حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ عیسٰے ابن مریم کے ساتھ جس جماعت نے ہونا ہے وہی ہند میں جہاد کرے بلکہ صرف ہند میں دونوں گروہوں کے ہونیکے لحاظ سے اکٹھا ذکر کیا گیا۔ تلوار سے مقابلہ کرنے والا گروہ ہو چکا شامان اسلام وغیرہ مجاہدین۔ اب دوسرا زمانہ خلقی جہاد کا آیا ہے جو اپنے مخالفین پر فتحیاب ہو چکا ہے اسکے پیشوا جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں اور وہی عیسٰے ابن مریم ہیں۔

(۸) کیف تہلک امتہ انا اولہا المہدی وسطہا والمسیح آخرہا۔ یہ حدیث ہمارے دعوے کے خلاف نہیں یہ وسطی زمانہ کا مہدی ہو چکا اور آخری زمانہ کا مسیح بھی آچکا جسپر حدیث لا مہدی الا عیسٰے صادق آتی ہے۔ کوئی معارضہ نہیں بلکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ آخری زمانہ میں صرف مسیح موعود اور اسکی جماعت ہی ہادی اور ہدایت یافتہ ہوگی۔ رسول اکرم صلعم نے مختلف مدیوں کی پیشگوئی فرمائی ہے جو اپنے اپنے زمانہ میں پوری ہو چکی تعجب ہے کہ آپ مسلمان ہو کر ایسے انکار کرتے ہیں اور نبی کریم کی پیشگوئی کے پورا نہ ہونے پر مصر ہیں۔

(۹) لکھتے ہیں ملا عبداللطیف کو قتل کروا دیا اسکا ساتھ نہ دیا رسول کریم کے جتنے اصحاب شہید ہوئے انکے بچانہ لینے کا الزام نبی کریم پر ہے تف ہے ایسی سمجھ پر۔ اس قسم کی شہادت پر ہزاروں زندگیاں قربان ہیں۔ پھر لکھا ہے "اب اسکی روح جہنم کی سیر کر رہی ہے،، اسکا ثبوت؟ آپ وہاں گئے؟ خدا کی راہ میں جان دینے والوں کو ایسا کہنا حد درجہ کی بیباکی اور غضب الٰہی کا مورد ہونا ہے۔ یہ غلط ہے کہ یہ واقعہ شہادت سے پہلے پھیلا ہوا تھا۔ سب اخبارات گواہ ہیں کہ یہ وہاں نہایت زور سے بعد شہادت صاحبزادہ عبداللطیف پھیلی۔ سمالی لینڈ میں گورنمنٹ کی چڑھائی بڑے زور شور سے ہے۔ اسے جہاد نہیں کہہ سکتے۔ حضور اقدس کی طرف سو کونسا دعوٰی ہوا جو آپ مرزائی مقدمات کو علمائے اسلام پر جہاد کرنے کے جواز کی دلیل ٹھہرا رہے ہیں۔ کہاں لکھا ہے کہ جو لوگ مجھپر ایمان نہیں لاتے واجب القتل ہیں،، کچھ سوچ سمجھ کر بات کرنی چاہئے۔ غالباً صاحب ضمیمہ کا خیال ہے کہ لوگ میرے لکھتے ہوئے کو کون پڑتال کرتا ہے۔ میں جو کچھ چاہوں الم غلم لکھکر صفحوں کا حساب پورا کر دیتا ہوں +

طاعون کا آنا۔ اونٹنیوں کا بیکار ہونا یضع الحرب کا اعلان یہ سب مسیح موعود کے زمانے کی نشانیاں ہیں اور مسیح موعود وہی ہوگا جسنے اس زمانہ میں دعوٰی کیا۔ اور یہ سب نشان جسکے عہد میں بحوعی حالت میں ظاہر ہوئے۔ اذا العشار عطلت پر آپکا اعتراض کہ جس ملک میں اونٹنیاں نہیں وہاں کے آپ مسیح موعود نہیں۔ غلط ہے۔ کیونکہ اول یہ بتانا چاہئے۔ اذا ظرف زمان ہے یا مکان۔ دوسرا یہ ایک نشان ہے خواہ کسی جگہ ظاہر ہو۔

(۱۰) حضور انور کے اشعار پر اعتراضات کرنے سے کیا حاصل ہے سوائے اپنی پودنہ (ہری) کے۔ چکار کے لفظ پر آپ کا اعتراض ہے۔ اگر یہ پنجابی ہے تو کیا ہوا۔ اردو تو پہلے ہی پھیکے ٹکڑوں کا مجموعہ ہے۔ انگریزی اسمیں۔ سنسکرت اس میں۔ ہندی اسمیں۔ فارسی آمیز تو اگر پنجابی کا ایک آدھ لفظ اور وہ بھی ایسا جسے بعض اہل زبان نے استعمال کیا ہے آگیا تو کونسا زہر مل گیا۔ اور کیا غضب ہو گیا۔

(۱۱) جب علیہ الرحمۃ۔ السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ آچکا ہے تو کیا وجہ ہے رب ارحم علی الذین یلعنون علیکے پر اعتراض کرنے کی کہ ارحم الذین نہیں فرمایا۔ کیا علیکے کا لا خلاف محاورہ ہے۔ حضرت یلعنون علیکے کے مقابل کیلئے ایسا کرنا ضروری تھا۔ (۱۲) غیوری خدا غلط نہیں۔ ضرورت شعری کیلئے یوں بھی مشدد کو مخفف مخفف کو مشدد کر لیتے ہیں

آں قبلہ رو و سجود بگیتی چہار دہم
بعد از ہزار دسہ رکعت انگند دہم

اس شعر میں چہار دہم کی ہ نہیں کٹتی۔ آپ چہر دہم پڑھ لیجئے۔ اہل زبان ایسا بولتے ہیں۔ اور در حرم بت انگندن معجزۂ نبی کریم ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ حرم میں بت رکھے گئے۔ بلکہ توڑے گئے۔

(۱۱) اتبعو سواد الاعظم میں اعظم سے مراد اگر اعظم حشیۃ عند اللہ ہے تو اور بھی ہمارے مقصد کے موافق ہے۔ اور قلیل من عبادی الشکور کے پیش کرنیکی یہ وجہ ہے کہ علم میں ہو کثرت کے سبب ہیں اسکا جواب ہو۔ اور جماعت احمدی اسلئے سواد اعظم کی مصداق ہے کہ اس سے مراد خلفائے راشدین مہدیین اور انکی جماعت ہے اور وہی متبع کتاب وسنت ہے کیونکہ انکے پاس اپنے اتباع کامل کا ثبوت موجود ہے

(۱۲) ہم بارہا کہہ چکے ہیں کہ تصویر پر اعتراض کرنے والے بزرگ اپنے گھر کے آئینے توڑ کر اور اپنی آنکھوں کی پتلیاں نکال کر اپنی ملکیت کے روپیہ پیسے باہر پھینک کر اعتراض کریں۔ مگر انکا کام حق جوئی سو تو نہیں صرف جہلا میں جوش پھیلانے ہے۔

(۱۳) قرآن سے مسیح موعود کا ثبوت ہم مفصل دیکھکے ہیں پس یہ کہنا از قبیل بشیری ہے کہ قرآن سے مسیحیت کا ثبوت نہیں دیتے۔ (احمدی گواہی)

باقی آئندہ

www.aaiil.org

مرزا حیرت کی پردہ دری

سچ فرمایا ہے مولانا روم نے۔ ؎

چوں خدا خواہد کہ پردہ کس درد پلیش اندر طعنہ پاکاں کند

اگر مرزا حیرت حضرت نبی اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے برخلاف قلم نہ اٹھاتے۔ تو ہم انکے حالات سے کبھی طرح واقف ہوتے۔ ہمارے احمدی بھائی انکی خوب خبر لے رہے ہیں۔ سبحان اللہ آج تک حیرت صاحب نے کوئی ایسا الزام نہیں دیا۔ جس کے آخر کار وہ خود مورد نہ ہوئے ہوں۔ مرزا حیرت کو اس سے نصیحت حاصل کرنی چاہیئے۔ اور آئندہ کیلئے قلم کو روک لینا چاہیئے ورنہ ہمیں اسکا انجام اچھا نظر نہیں آتا۔ مرزا حیرت کا وتیرہ ہے۔ کہ ایک مسئلہ کی نسبت کبھی کوئی رائے دیتے ہیں۔ کبھی کوئی۔ اور اسیطرح اپنی غیر مستقل پالیسی سے اپنے پر اعتراض کا موقعہ نہیں آنے دیتے۔ مگر ہمارے احمدی بھائی نے انکی خوب قلعی کھولی ہے۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر بخشے۔ امید ہے۔ وہ ان کے "خواب" والے مضمون کیطرف بھی توجہ کرینگے۔ جس میں مسیح کی نسبت لکھا ہے۔ کہ حوالات سے بھاگ نکلے اور پھر راستہ میں خدا جانے کہاں فوت ہو گئے وہی مرزا حیرت قرآن مجید میں اس کا چھپ کے نکلکر آسمان کیطرف جانا لکھتے ہیں۔ ایک طرف میرۃ الرسول میں رقمطراز ہیں۔ کوئی مسلمان فیض روح القدس سے خالی نہیں۔ اور خدا سب سے ہمکلام ہوتا ہے۔ دوسری طرف الہام حضرت مسیح موعود سے انکاری ہے۔ ہم مرزا حیرت سے ملتمس ہیں۔ اگر اسے یہ کچہ عملیت کا دعوای ہے۔ تو وہ عالمانہ بحث وفات مسیح وغیرہ کا متازعہ فیہ مسائل میں شروع کرے۔ ادھر ادھر کی باتوں میں کیوں وقت ٹالتا ہے۔ ایک طرف احادیث کو تسلیم کرتا ہے۔ اور دوسری طرف کہتا ہے:..... کہ مسیح مر گیا تو ہمیں کیا ہو اگر زندہ ہے تو کیا! اجی ہمیں کیوں کچہ نہیں۔ ہمارے تو ایمان کا دارومدار اسی پر ہے۔ کیونکہ رسول کریم..... صلعم نے آخر زمانے میں مسیح کے آنیکی پیش گوئی فرمائی ہے

(راقم ایک منصف مزاج)

تذکرۃ الشہادتین۔ بزبان پنجابی نظم ہو کر کارخانہ میں پہنچ گیا ہے۔ عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگا۔ احمدی شعراء سے التماس ہے کہ اب اسے اردو زبان میں نظم فرماویں۔ اور اس کے متعلق کارخانہ سے خط و کتابت کریں۔

تحمد افضل

جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

خاکسار کا یہ قصیدہ اپنے اخبار گہربار کے کسی گوشہ میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔ تاکہ مجھے اپنے پیارے امام علیہ السلام کی مدح کرنے میں جرأت حاصل ہو جاوے میں ہوں آپ کا خادم محمد یوسف احمدی فورتھ ائیر کلاس اسلامیہ سکول پشاور شہر

قصیدہ خطاب بہ اہل ہند

ای اہل ملک ہند حذر از خدا کنید
از سرخودی و سرکشی و کین جدا کنید
آئید و اتفاق کنید با امام عصر
الصلح خیر۔ ترک عداوت شما کنید
تکذیب ایں امام نباشد مگر خراب
کار خراب خوب نباشد حیا کنید
مکنید اشتباق تبرمین ایں مسیح
خوف از خدا و شافع روز جزا کنید
دار و مرا نکہ کلمہ توحید بر زباں
تکفیر او مگو نہ ز جہو و جفا کنید
آنرا کہ امت اصول دین
تکفیر اہل قبلہ و عشاق مصطفےٰ
وَیْلٌ لَّکُمْ۔ چہ گونہ بہ حیلہ روا کنید
آنرا کہ بست اشاعت قرآن فرض عین
باید کہ براعات او اقتدا کنید
جانش گداخت از غم ایمانشاں مگر
باشد عجب کہ نسبت کافر روا کنید
بر خادمان دین محمد چنیں ستم
شرم از خدائے خلق و شفیع الورای کنید
لعنت برو ہر آنکہ کند لعنتی شود
از لعنت اجتناب بصبح مسا کنید
ای حاسدان بمومن صالح خطاب کفر
باشد رواکہ حق اخوت ادا کنید
آمد غلام احمد والا امام دین
تسلیم او کنید۔ و تصدیق ما کنید
نازل بشرق ملک عرب شد بقادیاں
حسب حدیث مصطفیٰ مرحبا کنید
ایں نائب خدا بود و ثانی مسیح
کش زندہ تا ہنوز گمان بر سما کنید
در انتظار عیسےٰ چرخ بریں مباش
کوشید و وفات بہرش اگر فاتحہ کنید
در شہر کا ظہیر نماند نفیر او ؎
تاریخ شاہد ست اگر تصفیا کنید
ہم ثابت از قرآں و حدیث صحیح شد
کو در بہشت رفتہ بہ گو خدا کنید
بہست ایں خیال خام کہ عیسیٰ ابن مریم
کے جسم عنصری رود آنجا چیا کنید
عیسےٰ بر آسمان بود و مصطفےٰ بہ خاک
باید بریں عقیدۂ باطل بکا کنید
آئید در جماعت عیسائے احمدی
ہم اتباع۔ مہدی موعود را کنید
منکر ز المسیح نگردد مگر شقی
دوری ز راہ و رسم ہر اشقیا کنید
ای آنکہ سوئی او بنمودید عزم بد
توبہ کنید و بہر معافی صدا کنید
بنگر چہ گونہ آمتم ہمہ بیں ہلاک شد
یک دشمن عظیم فنا شد ثنا کنید
آں لیکھرام قتل شد و قاتلش گرفت
لازم بود۔ کو نعرۂ بیت آریا کنید
طاعون ملک ہند و کسوف و خسوف را
یا بید خود و مصدق۔ اگر چشم را کنید
آیات حق ظہور نمود نوز آسمان
الحق زمین بگفت چرا اختفا کنید
ہر روشے کہ کوشش توہین او نمود
توہین خود و بید اگر اتقا کنید
ترسید از خدا و ز آہ امام دین
ناصر شوید و نصرت دین خدا کنید
ایں است مجدد یکہ بتجدید دیں رسید
تجدید او کنید و اعانت شما کنید
خوابد رسید فتح و ظفر از خدائے پاک
نادی شوید قبول اگر میرزا کنید
بعد از ہزار چار صد آمد بدین ما
خیزید بہر نصرت او جان فدا کنید
پنجرونہ زندگی است بآخر فنا بود
جان را بکار دیں ز اوّل فا کنید
آئید و گرد حضرت عیسائے ما شوید
تبلیغ حق کنید و بہر سو ندا کنید
بس ختم شد قصیدۂ محزون احمدی
من می دہم قسم کہ بحقش دعا کنید

راقم آثم محمد یوسف احمدی متخلص بہ محزون

www.aaiil.org

ہر حال میں محصولڈاک نیمہ خریدار

کارخانہ البدر قادیان کی احمدیہ بک ایجنسی

ہر حال میں محصولڈاک نیمہ خریدار

ضروری اطلاع - البدر اخبار جمعین بک ایجنسی کی اشتہارات وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہتے ہیں۔ احمدی جماعت میں جسکی تعداد ڈھائی لاکھ سے زیادہ ہے۔ بہ فضل خدا ایک غیر معمولی ترقی اشاعت میں کر رہا ہے۔ اس لئے جو لوگ اپنی مفید تصنیفات سے اس جماعت کے ممبروں کو فائدہ پہونچانا چاہتے ہیں ان کو یہ موقعہ ہے۔ کوائی کتب احمدیہ تصنیفات البدر کے کارخانہ میں ارسال فرماویں۔ اس ایجنسی میں ہر ایک قسم کتاب بشرطیکہ وہ مذہب اسلام یا حضرت مسیح موعودؑ کی شان کے مخالف نہو۔ اور فحش اور ننگ سے پاک ہو۔ کمیشن پر لکھی جاتی ہیں۔ کمیشن کا فیصلہ بعد مطالعہ شب بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہے موجودہ شائق کو سمجھانے کی غرض سے بعض کتب کی قیمت کم کر دیگئی ہے۔ بغور ملاحظہ فرما کر احباب جلد تر درخواستیں ارسال فرماویں۔ درخواست بنام محمد افضل منیجر کارخانہ البدر ہونی چاہیئے۔

روسی حبیبی جمائل - ایک بیسہ والے کارڈ سے ہی چھپوائی جا سکتی ہے بہت عمدہ خوش نما زرد

تفسیر القرآن - مصنفہ ڈاکٹر سید عبدالحکیم خان صاحب احمدی

تفسیر القرآن - جلد اول و دوم بزبان عربی

مقدمہ تفسیر القرآن - عجائب حقائق و معارف قرآنی اور قومی ترقی کے اصول کا پتہ اس سے لگتا ہے۔ مصنفہ حکیم نورالدین صاحب

مقدمہ تفسیر القرآن - جلد اول و دوم بزبان عربی

مقدمہ شہادۃ القرآن - مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ۔ مذہبی فلاسفی کی نادر کتاب اور دنیا کی ہر ایک مذہبی کا تریاق اصل قیمت ۱۲ رعایتی

نور القرآن - حصہ اول۔ مصنفہ حضرت مسیح موعود قرآن کے منجانب اللہ ہونے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر دلائل اصل قیمت ۳ رعایتی

سراج الدین عیسائی کا - جسمیں عیسائی مذہب کی فلاسفی اور اس کا علاج بتلایا گیا ہے۔ مصنفہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چار سوالوں جو اس کے قیمت ۱ رعایتی

اعجاز احمدی - مصنفہ حضرت مسیح موعودؑ۔ مسیح موعودؑ کے دعاوی پر ایک نئے رنگ سے روشنی ڈالی ہے۔ اور الٰہی تائید اور نصرت سے لکھی ہوئی کتاب اصل قیمت ۳ رعایتی

سیرۃ مسیح موعودؑ - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق وعادات کی تصنیف مولانا عبدالکریم صاحب احمدی

جلسہ اعظم مذاہب - ۱۸۹۶ء میں ایک عظیم الشان جلسہ کل مذاہب کا لاہور میں ہوا تھا۔ جسمیں ہر ایک اہل مذہب نے اپنی اپنی مذہب کی خوبی بیان کی تھی۔ لیکن آخر سب نے متفقہ رائے سے فیصلہ کیا۔ کہ حضرت مرزا صاحب کا پیش کردہ اسلام جن خوبیوں سے مملو ہے۔ وہ دوسرے مذاہب اس سے عاری ہیں۔ اس جلسہ کی مفصل روئداد اور رپورٹ اور کل تقریروں کا مجموعہ

مجموعہ محل مصفی - مصنفہ مرزا غلام بخش صاحب احمدی احمدی مشن کیساتھ ہر ایک قسم کے شبوہ کی ایک جامع کتاب جس کے ہوتے ہوئے انسان کو بحث مباحثہ کیلئے اور کتاب کی کم ضرورۃ رہتی ہے ہر گھر میں رکھنے ایک لڑکا بھی ایک جید مولوی ہے۔ فضل خدا.....

از روئے دلائل غالب آسکتا ہے۔ صفحہ ۸۴۹ - قیمت بہت ارزاں فرما

قاعدہ میسر نا القرآن - جس کو ہدایات مندرجہ کے مطابق پڑھنے سے کئی بچوں نے ماہ ماہ میں قرآن شریف ختم کئے ہیں۔ عجیب بے نظیر قاعدہ ہے۔

طب روحانی - بغیر دوا کے علاج بطریق مسمریزم حق عمل درآمد کرنے سے یومیہ معجزات کی کرامات آجاتی ہے۔ مصنفہ مولوی امرجان احمدی مرحوم

تحذیر المومنین - مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب مسائل وفات وحیات پر۔ ضروری عالمانہ بحث - صفحہ ۲۰۰ - اصل قیمت ۸ رعایتی

اعلام الناس - مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب مسائل وفات وحیات پر۔ ضروری عالمانہ بحث - اصل قیمت ۲ رعایتی

سواء السبیل - مصنفہ ایضاً ضروری مضمون اردو اصل قیمت ۳ رعایتی

کشف الالتباس - ایضاً - ایضاً - اصل قیمت ۱ رعایتی

ایقاظ النائمین - ایضاً - ایضاً - قیمت

موعظہ حسنہ - مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب - تفسیر سورہ تبت اصل قیمت ۱ رعایتی

صیانۃ الناس - مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک

سر الشہادتین - مصنفہ مولوی احسن صاحب - ثبوت شہادۃ مولانا عبداللطیف صاحب - مستنبط از قرآن مجید

الفرقان - مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب - بجواب البرہان - ایک انوار رسالہ جو شاہجہانپور سے شائع ہوتا ہے۔ سورہ لایلف قریش کی لطیف تفسیر

صیانۃ القرآن - مصنفہ مولوی فخر الدین صاحب - ورود فرقہ چکڑالوی - واعتراضات پر شہادۃ مولانا عبداللطیف صاحب شہید

قول الصحیح - مصنفہ میاں ہدایت اللہ صاحب - شاعر - لاہوری - تصدیق حضرت مسیح موعود میں عجیب نظم ہے۔

عاقبۃ المکذبین - لودہانوی مخالف مولویوں کے انجام

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم - مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب سہارنپوری بجواب کلمہ فصل رحمانی - دجال ذوالقرنین - یاجوج - ماجوج اور مسئلہ تصاویر پر بحث

السر المکتوم - مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی - نام سے مطلب ظاہر ہے

رویائے صالحہ - مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب سہالوی مصنف کی حیثیت کی سرگزشت اور احمدی مشن کی تائید میں

اعجاز احمدی - ایضاً

سلاسل الفضائل - مصنفہ عبدالحی عرب بعربیان فضائل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و تائید مشن احمدیہ رعایتی

سلاسل التعلیم - مصنفہ عبدالحی عرب

سیرۃ النبی - ایک مامور من اللہ کی مجلس میں کیا ادب ملحوظ ہونا چاہیئے۔

الہامی دعا - طاعون سے محفوظ رہنے کیلئے اسم اعظم اور رفع حاجات کیلئے ایک مجرب نسخہ۔ یہ حضرۃ القدس کو الہام ہوئی تھی

وفات مسیح - پنجابی نظم

پنجابی کامین - منظوم تحفے کے لحاظ پر

نظم بزبان مستوراۃ

عکسی قصاویر - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایسی عمدہ عکسی تصاویر طیار ہوئی ہے کہ جس نے دیکھا ہے۔ تعریف کی ہے خطوط خال کی صفائی سفارش کرتی ہے۔ کہ ضرور خریدہ فیا فوشناس لوگوں کو انعام بحث کی نیت پیش کرنے کا عمدہ ذریعہ ہے۔ اور اسی سے یہ فائدہ بھی اٹھا سکتے ہیں۔ کہ جب تصویر پر نظر پڑی۔ تو اقرار بیعت یاد آگیا۔ کہ اس مرد خدا کے ہاتھ پر ہم نے خدا کیلئے اپنے ارادوں اور نفسانی خواہشوں کو بیچ دیا ہے قیمت ۸۰

احمدی تجار توجہ فرمائیں

اپنے تاجر سائیوں کو جماعت میں بذریعہ البدر اشتہار ڈیوس کرنے کے لئے ہم نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ جب تک اسکی اشاعت ایک ہزار ہو۔ تب تک اصل خریدہ مستقل اشتہارات سال بھر کے لئے روپے جاوین۔ اس وقت احباب ۲۰۰ چھپتا ہے۔ اور ۵۰۰ سے زیادہ اشاعت ہے۔ الحمد للہ۔ اور ہم اصل اخراجات پر سال بھر کے لئے دو صفحے اشتہاروں کے اینداد کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے جو صاحب اس سے فائدہ اٹھانا چاہیں۔ وہ ہم سے خط وکتابت کریں۔ اس وقت ایک ہزار اشاعت کا اصل خرچہ لیا جاوے گا۔ لیکن سات صد تک اشاعت کا خرچہ وضع دیا جاویگا۔ اور جب اشاعت ۸۰۰ سے بڑھ گئی۔ اسوقت باقی ماندہ خرچہ وضع ہوگا۔

منیجر

www.aaiil.org

پیچ کو ہمیشہ راحت ہے

لوگون کو کارخانہ پر بدظنی سے بچانے کیلئے یہ راہ اختیار کی ہی۔ کہ صرف ایک کارڈ آنے پر دوائی کا نمونہ مفت ارسال ہوگا۔ اگر پسند ہو۔ تو بہ قیمت طلب فرمایئے

کلید صحت۔ یعنی حب سلیمانی۔ اس کے استعمال سے امراض معدہ۔ بدہضمی۔ ہیضہ۔ تخمہ۔ بھوک کا کم ہونا۔ بدن کا گران رہنا۔ بعد از غذا کھٹی ڈکارین آنا۔ نفخ۔ درد شکم وغیرہ کو آرام ہوتا ہی۔ ہاضمہ بہت قوی ہوتا ہی۔ بقراط کا قول ہی۔ کہ جملہ امراض معدہ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہین۔ لیکن ہم یقین دلاتے ہین۔ کہ اگر کوئی بوجہ استعمال کرے۔ تو جملہ امراض معدہ سے انشاء اللہ محفوظ رہیگا۔ فی شیشی ۴ درجن ۸ ر

سرمہ سلیمانی۔ اسکی تعریف مین اگر کالم کے کالم پر کہے جاوین۔ تو بجا ہے۔ اور گوہر آبدار برابر فروخت کیا جاہ تو ارزان ہے۔ یہ سرمہ محافظ چشم ہی۔ جملہ امراض چشم کو اس طرح دفع کرتا ہی۔ جیسے کوئی مرض ہوا ہی نہ تہا۔ آزما کر دادید بجئے۔ فیتولہ ۸ ر

سنون دندان۔ مسوڑون اور دانتونکی جملہ بیمارینکو اکسیر ہی۔ دانتون کا ہلنا۔ خون کا نکلنا۔ درد وغیرہ تو صرف اول دفعہ کے استعمال سے رفع ہوجاتا ہی۔ اور متواتر استعمال ہو۔ تو صفائی دہن سے انسان نجات پاتا ہی۔ المشتہر۔ حکیم سرفراز حسین و محمد حسین پیچران کارخانہ احمدیہ۔ بلیمگڈہ۔ دہلی

بائیسکل اور سیونگ مشین کے خریدارونکو مژدہ

ہم نے ایک دوکان لاہور انارکلی زیر نیلہ گنبد کہولی ہی۔ جسمین ہر ایک قسم کی سیونگ مشین اور عمدہ قسم کی نئی اور سکنڈ ہینڈ بائسکلین نیز انکی پرزہ جات بکفائیت ملسکتی ہین۔ اسواسطے پبلک کو نہایت نیک نیتی سے ہم مطلع کرتے ہین۔ کہ نسبتاً و مقابلتہً ہماری دوکان سے عمدہ پائیدار کم خرچ قیمتون پر مال خرید فرماکر آزمائش کرین۔ اور اپنے ہموطن خیر خواہ سوداگرونکو اس طرح مدد فرماکر اس کارخانہ کی حوصلہ افزائی فرماوین

بائسکلون کے ڈنلوپ ٹائیر اور انر ٹیوب وغیرہ بہت کفایت سے ملتی ہین۔ نیز مشین اور بائسکل کی ہر ایک قسم کی مرمت بہت عمدہ اور پائیداری کی جاتی ہی۔ المشتہر۔ اللہ بخش صفا۔ اینڈ سنز۔ سوداگر بائسکل و مشین۔ زیر نیلہ گنبد انارکلی لاہور

www.aaiil.org

مسٹر محبوب عالم کا کیا مذہب قرار دیا جاوے

یہ بات آجکل اہل اسلام کی توجہ کے قابل ہے۔ کہ پیسہ اخبار کے ایڈیٹر صاحب جنکا نام محبوب عالم ہے۔ انکا اصل مذہب ان دونوں کیا قرار دیا جاوے۔ کیونکہ اول تو اُن کے اخبار ورسایل وغیرہ اسی قسم کے ہیں۔ کہ ان میں مذہب وملت کے رؤسا وعلام کو خوش کرنیکی کوشش کی جاتی ہے۔ بہ حیثیت مذہب کے انکو اس امر کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔ کہ فلاں مضمون کا اندراج اُن کے اپنے مذہب کے لحاظ سے غیرت دینے پر مبنی ہے کہ نہیں۔ چنانچہ اسی مذہب اور اخلاق سے گرے ہوئے اصول پر انہوں نے ناول مجوبہ قریش روزانہ اخبار میں شایع کرنا شروع کیا۔ اُس کی اشاعت کے تذکرہ کے وقت جب ہم نے پڑھا کہ یہ ایک عیسائی پرچہ الہلال سے ترجمہ ہوگا۔ تو ہمارا ماتھا اسی وقت ٹھنکا تھا کہ خدا خیر کرے۔ ایک متعصب عیسائی پرچہ پھر اس میں خاندان رسالت کا تذکرہ ایک ناول کے پیرایہ میں ہونا کبھی ممکن نہیں کہ مذہبی تعصب کا رنگ اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو۔ مگر خدا معلوم کہ اس شرک سے بھرے ہوئے عقیدہ تثلیث اور اہل نصارا کے مجلس میں کیا اثر ہے کہ جب کوئی شخص کچھ عرصہ اسے اختیار کرلے اور اُن میں رہ آوے تو وہ باطل ہونیپر آتا ہی نہیں۔ بدیں وجہ مسٹر محبوب عالم کو ہمنے معذور سمجھ کر کسی قسم کا ریمارک مناسب نہ جانا تھا۔ ایک عیسائی ناول کی علت غائی جسمیں خاندان نبوت کا تذکرہ ہو۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوسکتی ہے۔ کہ وہ اپنے اعتقاد کے رو سے خدا کے مقدس لوگوں کی توہین کرے۔ اور مسٹر محبوب عالم کا یہ فرض تھا۔ کہ ناول کی اشاعت سے پیشتر ہی وہ اس امر کو مدنظر رکھ لیتے۔ کہ بزرگان ملت کی توہین تو اس میں نہیں ہے۔ لیکن چونکہ وہ اہل نصارای سے کچھ عرصہ تعلق رکھنے کی وجہ سے اس قسم کی باتوں کے عادی ہیں۔ اور اسکا ثبوت یہ ہے۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود علیہ السلام پر ہمیشہ ناحق نیش زنی کرتے رہتے ہیں۔ اور انکو یہ خیال نہیں آتا۔ کہ ایک کثیر گروہ اسلام کی ہمکو ناحق دل آزاری کرتا ہوں۔ تو یہ کون سی بڑی بات تھی۔ کہ وہ مجوبہ قریش کی اشاعت کے وقت بھی اس غیرت مذہبی کو نظر انداز کردیتے۔ جو کہ نصارا کے مقابل بہ حیثیت ایک مسلمان کے اُن میں ہونی ضروری تھی۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ اسی وجہ سے انہوں نے اُسکے انجام پر غور کرنی ضروری نہ سمجھی یہ نہ تعلقات کا پاس کرکے جھٹ ناول کی اشاعت شروع کردی۔ لیکن جب انکو علم ہوا۔ کہ اس وجہ سے ایک بڑا حصہ خریدار وذکا اخبار کی طرف سے دل برداشتہ ہوجاویگا۔ اس لئے اپنے محبوب ومطلوب پیسہ ہیں۔ نقصان آتا دیکھکر محبوب عالم صاحب کو مجوبہ قریش کی اشاعت بند کرنی پڑی۔ لیکن کچھ عرصہ بعد پھر انکو افسوس ہوا۔ کہ یہ بھی ایک سونے کی چڑیا تھی جو ہاتھ سے گئی۔ کیونکہ اگر یہ ناول شایع ہو جاتا۔ تو پیسہ اخبار کے کئی ہزار خریداروں میں سے از کم ایک دو معزز خریدار بھی جنکا مذہب اسلام نہیں۔ خریدلیتے۔ اور ایک معقول رقم آجاتی۔ اگر اس سے دل آزاری تھی۔ تو اہل اسلام کی نہ کہ اہل نصارای وہنود وغیرہ کی۔ اور اتفاقاً ایک مراسلت بھی اس تائید میں آگئی۔ کہ اخبار میں نہیں تو اس ناول کی اشاعت بذریعہ کتاب جلد کردی جاوے پھر کیا نہامنہ مانگی مراد ملگئی۔ اور جھٹ اوسکی تیاری کا انتظام ہوا۔ اور مسٹر محبوب عالم کو یہ خیال نہ آیا۔ کہ جب میں خود تسلیم کرتا ہوں۔ کہ اس قصہ میں دو فریقوں کی اختلافی باتیں درج ہیں۔ اور اسی لئے اخبار کی اشاعت کو میں بند کرتا ہوں۔ تو کیا کتابی صورت میں طبع کرنیسے اب یہ نقص رفع ہوجائیگا اور ایڈیٹر صاحب اسکا جواب دیں کہ وہ اپنی اس حرکت سے کیوں اپنی قوم کے دل کو دکھانا چاہتے ہیں۔ وہ کس قسم کے مسلمان ہیں۔ جو عمداً اس بات کو روا رکھتے ہیں۔ کہ ایسے ناول کی جس میں اہل اسلام کے ایک مقدس امام حضرۃ امام حسن علیہ السلام کی اہانت کی گئی ہے۔ اشاعت کی جاوے۔

ابھی بہت تھوڑا عرصہ گزرا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے قول وفعل سے اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچایا تھا۔ کہ وہ دیگر پیشوایان دین۔ غیر از اسلام سے بڑھ کر کوئی عظمت آنحضرت صلعم کو دینا نہیں چاہتے مگر خدا معلوم کہ اخبار کی اشاعت پر کیا برا اثر پڑتا دیکھ کر وہ بے اور مجمل الفاظوں میں بہت سی لے دے کے بعد انکو رجوع کرنا پڑا۔ اور اب یہ دوسرا موقع ہے۔ کہ وہ اپنے عمل سے اپنے اس عقیدہ کو ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ پیشوایان دین کی حقیقت اُن کے نزدیک اوسی حد تک ہے جس حد تک اہل نصارا سے تسلیم کرتے ہیں +

ہماری رائے میں بہت مناسب ہوگا۔ اگر اہل اسلام کے قومی اخبار اور رسالوں کے ایڈیٹر ایک مجلس یا استفسار کے ذریعہ فتوا سے کے رنگ میں یہ امر قرار دیں کہ

مسٹر محبوب عالم ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور کا اصل مذہب کیا ہے

اگر اسلام کے موجودہ متفرق فرقوں کے علمائے دین مسٹر محبوب عالم کی ان باریک چالوں پر نظر ڈال کر ان کا مذہب قرار دینا چاہینگے۔ تو امید ہے۔ کہ انکے مختلف مذاہب قرار دے جاکر آخر نتیجہ یہ نکلیگا۔ کہ دراصل ان کا کوئی خاص مذہب نہیں ہے۔ کیونکہ شیعوں کو انہیں رہے۔ کہ بدیں خیال کہ وہ امام حسن کی توہین روا رکھتے ہیں۔ ان کا ایک خاص مذہب قرار دیں۔ اہل سنت والجماعت بدیں خیال کہ وہ آنحضرت صلعم کے اسم مبارک کے ساتھ صلواۃ کہنا یا لکھنا ضروری خیال نہیں کرتے۔ ان کو ایک الگ عقیدہ والا سمجھیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ بہرحال مسٹر محبوب عالم نے مجوبہ عالم بننے کی جو پالیسی اختیار کی ہے۔ ہمارے نزدیک وہ اعلیٰ بہت ہی ناپسند اور مضر ہے۔ بہتر ہے کہ آپ اس خیال سے باز آکر وہ محبوب الٰہی بننے کی کوشش کریں۔ کیونکہ جب وہ محبوب الٰہی ہوجاوینگے۔ تو محبوب عالم اپنے حقیقی معنوں میں خود قرار دیئے جاوینگے

ایک شادی کا اشتہار

ایک جوان صالح خوشرو خوشخو شخص ہے۔ اور دنیاوی حیثیت سے بھی اسکی حالت بہت اچھی ہے کسی کا قرض نہیں دینا۔ رزق کی طرف سے خدا کا بڑا فضل ہے۔ ایک احمدی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ کیونکہ اسکی پہلی بیوی عرصہ چار سال سے فوت ہوچکی ہے۔ اگر کوئی بھائی جوڑ پہ تعلق پیدا کرنا چاہے۔ تو خط وکتابت کرے۔ مزید تحقیق کیلئے دفتر البدر سے خط وکتابت کرو فقط۔

www.aaiil.org

خبرین ملو

——— ۲۶ جولائی کو جاپانیوں نے پورٹ آرتھر پر آخری حملہ کیا۔ سخت گولہ باری ہو رہی تھی۔ آخر کار روسیوں نے جواب دینا بند کر دیا۔ نتیجہ کا سخت انتظار ہے

——— لالہ تلسی رام آریہ سنیاسی ماسٹر فرید کوٹ کی نسبت اخباروں میں یہ خبر پڑھی گئی ہے۔ کہ کسی جیسی ملو مذہب کے ہندو نے ان کو قتل کر دیا۔ اس کی وجہ یہ ملو بیان کیجاتی ہے۔ کہ تسمی رام ہر روز آریہ سماج کی تائید میں لکچر دیتے تھے۔ اور فحش اور درشت کلامی سے لوگوں کی دل آزاری کرتے تھے۔ گویا لیکھرام کے جا نشین بنتے۔

——— روزانہ اخبار عام راوی ہے۔ کہ امرت سر کی عدالت میں ایک عجیب مقدمہ از الہ حیثیت عرفی کا دائر کیا گیا ہے۔ مسماۃ مسٹر الف مدعی کے صاحب کلارکیل ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے مجسٹریٹ ہیں۔ ان کی بیوی صاحبہ کی حیثیت عرفی کا ازالہ ہوا ہے۔ [illegible] عیسائی ملزم ہیں جس حال میں یہ لوگ سب کے سب گناہ سے ملوث ہو [illegible] ملزم کو خطا کار عیسائی کہی خطا کو [illegible] ملزم گردانے جا سکتے ہیں۔

——— مہم تبت اگرچہ کامیابی حاصل کرتی جاتی ہے۔ لیکن لاسہ کے قریب اُسے سخت تکالیف کا سامنا پیش آیا۔ ایک وادی جس کا نام سانچو ہے۔ بڑے روز سے ہے۔ اس میں ہیجر برفستان اور تین سپاہی ملو ڈوب گئے۔

——— گذشتہ ۱۴ سال میں بارہ لاکھ یہودی روس سے بلاد وطن ہوئے۔ اور اکثر ان میں امریکہ میں جا آباد ہوئے۔

——— قاضی فتح حسین صاحب احمدی کوئٹہ سارجنٹ دوم سے سارجنٹ اول ہو گئے۔ اس ترقی پر ہم انکو مبارکباد دیتے ہیں۔

——— ٹیکا طاعون کی نسبت لاہور میں تجویز ہوئی تھی۔ کہ اسے حفظ ماتقدم کیطور پر پھیر لگایا جاوے۔ لیکن عام طور پر لوگوں نے اور نیز تعلیم یافتہ پارٹی نے اس سے اعراض کیا۔ ملکوال میں جو ہماری ٹیکا طاعون سے ہوا۔ وہ دراصل لوگوں کو نہیں ہوتا۔ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ آجتک اسکی رپورٹ کا دخار کیوں کیا گیا یہ وہی ٹیکا طاعون ہے۔ جس کے مقابلہ میں ایک ٹیکا آسمانی خدا تعالےٰ نے تجویز کیا تھا۔ اور جو کہ صرف کشتی نوح ملو

مصنفہ حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ سے ہی معلوم ہو سکتا ہے۔ یہ آسمانی ٹیکا دل کو لگایا جاتا ہے ؂

——— پورٹ آرتھر کے فتح ہونے کی خبر ابھی تک اخبارات میں نظر نہیں آئی۔

——— برٹش گورنمنٹ اور روس کے درمیان یہ معاملہ ابھی فیصلہ طلب ہے۔ کہ آیا روس برٹش جہازوں کی تلاشی سے باز رہتا ہے۔ کہ نہیں۔ اس کی بھی گورنمنٹ کو انتظار ہے۔

——— اہل اسلام کے قومی اخباروں میں آج کل اس بات پر زور دیا جا رہا ہے۔ کہ اہل اسلام کے ملو قانون وراثت میں ترمیم کی ضرورت ہے۔ کوئی ایسی تدبیر ہونی چاہیئے۔ کہ جس سے اہل اسلام کی بڑی بڑی جائدادیں اپنی حالت پر قائم رہ سکیں۔ ان لوگوں کا قول ہے۔ کہ موجودہ قانون (قرآن شریف اور ملو شریعت اسلام) آج کل کے زمانہ کے حسب حال نہیں۔ جو عرب میں اہل اسلام کی حالت تھی۔ وہ ہند میں نہیں اسوقت مسلمانوں کے مقبوضات محدود اور انکی جائداد مختصر

گویا یہ لوگ اس وقت خود نبوت اور رسالت کے مدعی ہیں۔ اور کتاب اللہ میں دخل دیکر اُسے محرف اور مبدل کرنا چاہتے ہیں۔ ان خیالات سے آج کل کے ملو اہل اسلام کی حالت ایمانی کا اندازہ لگ سکتا ہے۔ کہ یہ لوگ دراصل اس خدا اور اُس رسول کے منکر ہیں۔ جیسے قرآن شریف نے پیش کیا ہے۔ قرآن اُنکے نزدیک نامکمل کتاب ہے۔ اور اس لئے قرآن کے خدا کا علم بھی محدود تسلیم کرتے ہیں۔ جس نے ایسی کتاب نازل کی۔ جو کہ نوع انسان کی ضرورتوں کے لئے کافی نہیں ہے۔ ان شاء اللہ اس کے اوپر ایک مفصل آرٹیکل البدر کے کالموں میں نکلے گا ؂

——— اہل جرمن جو کہ روسیوں کا دم بھرتے تھے۔ جاپانیوں کے میدان جنگ کی ترقی سے متحیر ہیں۔

——— طاعون کی ترقی پھر شروع ہو گئی ہے۔ لاہور میں پھر نئے کیس ہوئے۔ بمبئی۔ میسور۔ مدراس۔ حیدر آباد۔ بنگال وغیرہ میں بھی ترقی شروع ہو گئی ؂

چٹھی مسیح کتاب دفتر البدر سے ایک ارقیمت علاوہ محصول ڈاک پر ملسکتی ہے ؂

——— جنگ روم و یونان کے بعد جزیرہ کریٹ جو کہ اول سلطان روم کے زیر حکومت تھا۔ ایک یونانی شہزادہ جارج کے زیر حکومت رکھا گیا تھا۔ پھر وہ بھی یورپ کی ملو متحصبانہ حمایت سے خود مختار گورنر یہاں کا مقرر ہوا۔ مگر اب بھی استبد ظالم ثابت ہوا ہے۔ کہ اسکی اپنی عیسائی رعایا کا دم اس کے جور و ستم سے ناک میں آیا ہوا ہے۔ ان کفر انعمان عذابی لشدید

——— البدر کے نمبر مئی سے ناظرین کچھ تاخیر اصل تاریخ سے بہت دیر بعد پہنچتے ہیں۔ اسلئے انمیں بہت سے واقعات اور تقریریں درج ہوئی ہیں۔ جو کہ ملو تاریخ روانگی تک ہمیں مل سکتیں۔ ناظرین کی اطلاع کے لئے ہم ذیل میں تاریخ اشاعت اور تاریخ روانگی چند اخباروں کی درج کر دیتے ہیں۔ اور یاد رہے کہ ان سے پہلے بھی اکثر اوقات ایسا ہوتا رہا ہے۔

نمبر ۱۶-۱۷ بجائے ۲۴ اپریل و یکم مئی کے ۱۰ مئی کو شائع ہوا
نمبر ۱۸-۱۹ " " ۸ مئی و ۱۶ مئی " ۲۳ مئی
نمبر ۲۰-۲۱ " " ۲۴ مئی و یکم جون " ۲۳ جون "
نمبر ۲۲-۲۳ " " ۸ و ۱۶ جون " ۴ جولائی "
نمبر ۲۴-۲۵-۲۶ بجائے ۲۴ جون و ۸ جولائی " ۲۵ جولائی "
نمبر ۲۷-۲۸ " " ۱۶-۲۴ جولائی " ۹ اگست "

لوکل ملو

حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام خاندان رسالت بحمد اللہ خیریت سے ہیں ؂

حضرت حکیم نورالدین صاحب کی طبیعت مورخہ ۷ اگست کو یکایک علیل ہو گئی تھی۔ بعض قادیانی اصحاب کبار بفضل خدا خیریت سے ہیں۔

۶ اگست کی شب کو عمدہ بارش قادیان میں ہو گئی۔ اس کے بعد بھی گاہے گاہے عمدہ ترشح ہو گیا ہے۔ جس سے قحط کا اندیشہ رفع ہو چلا ہے۔

۹ اگست کو انسپکٹر صاحب مدارس نے مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کا دوبارہ معائنہ کیا۔ اور اس کے رنگناتر ہونے پر بہت عمدہ اور انسب ریمارک رائے لکھ گئے۔ منشی محمد صادق صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ کے حسن انتظام کی خصوصیت سے تعریف کی

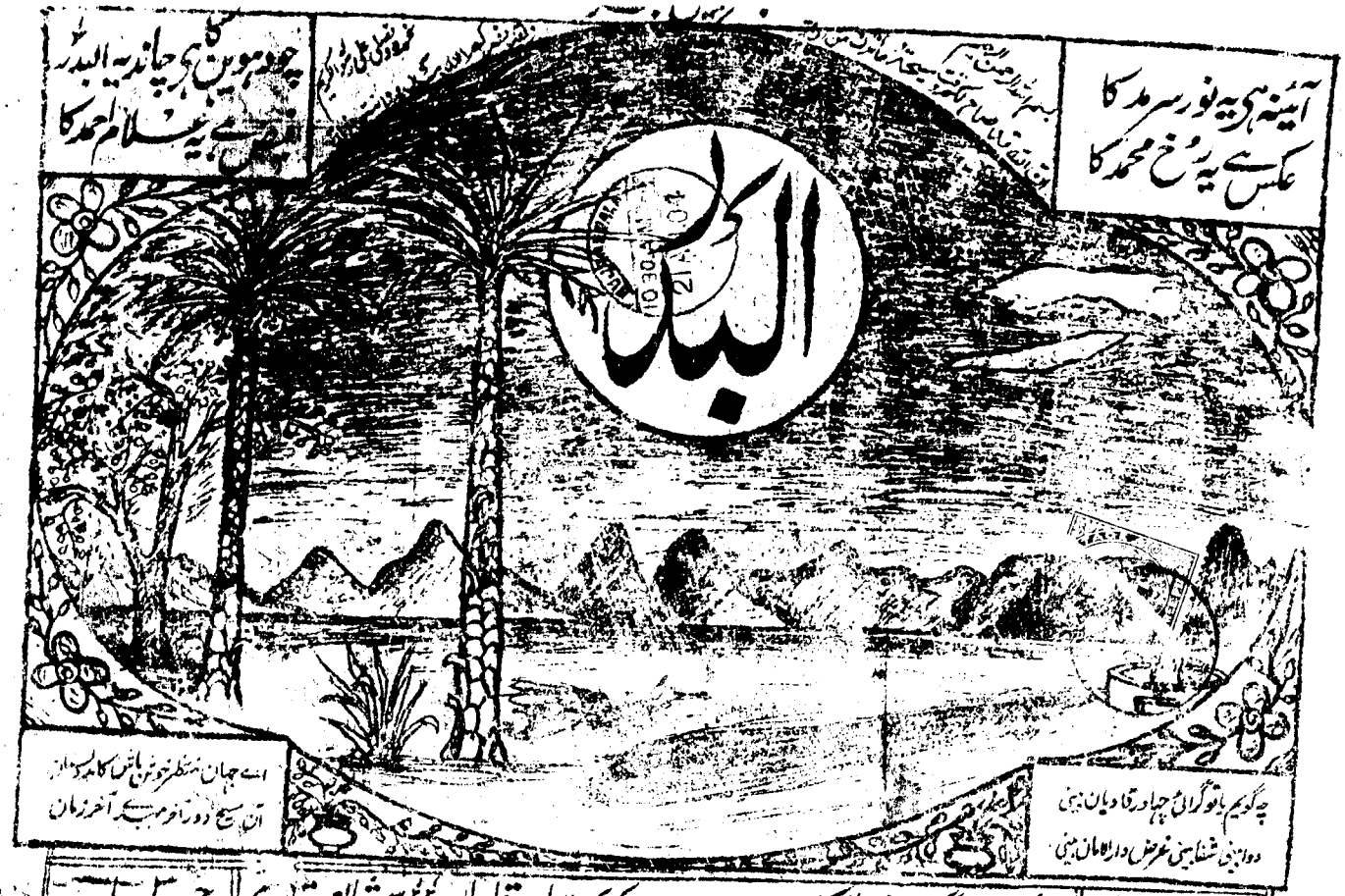
مبارک لوگ

جو دوران مقدمہ میں حضرۃ مسیح موعود کی صحبت کا فخر حاصل کرتے ہیں۔ جو موقعہ زیارت اور مجلس کا دہان حاصل ہوتا ہے وہ انکو قادیان میں نہیں حاصل ہو سکتا ؂

اور بہت ہی مبارک ہیں۔ وہ جو کہ اسوقت مالی امداد سے ایک حصہ

؂ دوسرے دن آپ بفضل خدا تندرست ہو گئے۔

www.aaiil.org



نمبر ۱۰ | ہر ایک انگریزی ماہ کی ۱-۸-۱۶-۲۴-۲ کو دارالامان قادیان سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

دس اشتہار اپڈیٹ بیعت

خطبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اپنی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ را امام و مقتدا — اندرین دین آمدہ از داد ما — ہم ازو زادہ و ہم ازو یابندیم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست — آن مولیٰ کش محمد مست ما — امن یا لفٹ مست ما مدام

ما ازو و او بما و ہم ازو — جان شد و پیوند ما جاں آرزو — ہست او خیر الرسل خیر الانام — مہبط انوار حق ابر کرم

ما ازو نور تجلی کہ ہست — روشنی بیرای کہ ہست — آنچہ دارا و سیمائی بود — آن ہمہ زو جملہ از و جائی بود

ما ازو و با ہم ازو نور و کمال — وصل او ما را ازل بی او وبال — اندرو قال و قول او در جان ماست — آنہ از حضرت احدیت است

از ملائک از خبرہائی معاد — ہر چہ گفت آن سرور رب العباد — ہر چہ در قلبت شود ایمان راست — ہر چہ از قرآں بخواں آں راست است

معجزات او ہمہ حق اندرو — منکر آن مورد لعن خدا است — منکر آن محق لعنت است — آنچہ در قرآں بیانش یا بقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ما — ہر کہ انکاری کند از اشقیا — ہر دو عالم خسران دنیا — نزد ما کفر است خسران دنیا

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں — انہیں ہاتھ پر آپ دہراتا جاتا ہوں ملفوظ کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۔ سو بار۔ تن بیل احمد کے

ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار رہا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ کہ جانتک میری جان

اور جسم ہے تمام گناہوں سے بیزار ہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب

واتوب الیہ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب

الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں پھر گناہ بخش کہ تیرے سوا

کوئی بخشنے والا نہیں

(پھر اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں)

دس اشتہار اپڈیٹ بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ پختہ دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے بچتا رہیگا۔

دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت

کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کو وقت مغلوب نہیں ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے

سوم ۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوقت نماز تہجد کی

پڑھنی اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنا اور استغفار کرنے

میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا شعار رکھیگا

چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف

نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے

پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کیساتھ وفاداری

کریگا۔ اور ہر حالت ۔ راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنیکو اسکی راہ میں

طیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ آگے قدم بڑھائے گا

ششم ۔ یہ کہ بغیر متابعت شریعت محمدی کے بآرام آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو دلی آمادگی سے بقبول کریگا اور

تمام رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں نور راہ قرار دیگا

ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم ۔ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی

اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور بیٹی اور اولاد اور ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔

نہم ۔ یہ کہ عام

خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چلیگا اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے کسی نوع

کو فائدہ پہنچائیگا

دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ

نوٹ ۔ بیعت کا مشتہر حضرۃ امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ نومبر و دسمبر ۱۸۸۹ء کے اس رسالہ جلد ۱ میں جبکہ البدر ۲ پر تھا سو اس چار دہم سال کی یاد گار میں جو اپنی تبلیغ و نصرت کا زمانہ ہے قادیان سے طبوع ہوا۔

مطبع انوار الاسلام قادیان میں امام الدین صاحب نے چھاپا

www.aaiil.org

ایک شکایت کا جواب

خریدار نمبر ۵۳۱ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ البدر کی خریداری اسلئے تجویز کی تھی۔ کہ اسمیں روزانہ اقوال و افعال و عظ و پند اور جواب معترضین چھپیں۔ وہ درج ہوتے ہیں۔ مگر اسکو معکوس پایا اگر چھ دوران مقدمہ کا حوالہ دیکر دل شائقان کو مطمئن کیا ہے۔ جو کہ مثل سراب ہے۔ حالانکہ یہ پرچہ مضمون اخبار دنیا سے مستثنےٰ تھا۔ ہم تو تقریر جناب مرزا صاحب کے خواہاں ہیں۔ نیز دیکھا گیا ہے۔ کہ جون کے حالات جو لائی میں درج ہوتے ہیں۔

ہمارے مہربان دوست کو واضح ہو۔ کہ اسمیں شک نہیں۔ کہ البدر کے اجرا کی علت غائی یہی ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب کے اقوال اور افعال بر ایٰ بسط سے اس میں درج ہوں۔ اور حتے الوسع یہ اپنے فرض منصبی کو نبھاتا بھی رہا ہے۔ لیکن تاہم بدیں وجہ۔ کہ ہر قسم کی اخباری خدمت کا بوجھ صرف ایک شخص پر ہے۔ اور موجودہ اشاعت ابھی تک اس امر کی بھی متحمل نہیں ہوئی۔ کہ کارخانہ کے اخراجات کو بھی برداشت کرے۔ تو زیادہ مشاق رکھنے کی گنجائش کب ہو سکتی ہے۔ پھر انسانی وجود کو عوارضات وقتی بھی لاحق ہوتے ہیں اور انتظامی امور کے واسطے ہیڈ کوارٹر سے باہر بھی جانا پڑتا ہے۔ اسلئے کلمات طیبات کا ضبط کماحقہٗ اسوقت تک نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اللہ تعالےٰ محض اپنے فضل سے اسکے متعلق کل ذرائع بہم پہنچا دیوے۔ پھر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ مامور من اللہ اس امر کا ہرگز پابند نہیں ہے۔ کہ صرف اخبار کی خاطر ہر ہفتہ میں چند تقریریں کرے اکثر اوقات دو دو ہفتہ بھی ایسے گذر جاتے ہیں۔ کہ کوئی تقریر نہیں ہوتی۔ اور نہ اسکے لئے کوئی خاص محرک پیدا ہوتا ہے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ مامور من اللہ کا ہر ایک فعل اور قول محل اور موقعہ کی پابندی سے اس قابل ضرور ہوتا ہے کہ اسکی اتباع کی جاوے مگر بعض مصالح و ضرورت وقت کے لحاظ سے یہ ہرگز ضروری نہیں ہوتا۔ کہ اوسکی اشاعت بھی اوسی وقت ہو۔ اسی لئے ہر ایک امر کی اشاعت میں بدیں وجہ انتظار ضروری ہے۔ کہ ممکن ہے۔ کہ ہم قابل کے قول کو کسی ایسی طرز میں ادا کر دیں جو اسکے مفہوم اور مراد سے کوسوں دور ہو کر کسی کے ابتلا کا موجب ہو۔ اور اسی لئے ہمکو اس قسم کی ضرورتیں پیش آتی ہیں۔ کہ گاہے گاہے پبلک پر اس حقیقت اور امر واقعی کو ظاہر کر دیں۔ کہ اخبارات کا کسی قسم کا مالی یا تجارتی تعلق مسیح موعود علیہ السلام سے ہرگز نہیں۔ نہ انکے مضامین کی تالیف اور ترتیب میں آپ سے استمزاج یا استصواب کیا جاتا ہے ایک ضرورت حقہ کو محسوس کر کے دینی استفادہ کی تکمیل کیلئے یہ اجرا جاری ہے۔ تا کہ مخلوق خدا کو ہمارے ہاتھوں بھی ایک خیر کثیر حاصل ہو۔ ممکن ہے کہ اسکا کوئی حصہ یا کل قبول ہو کر ہماری سعادت ابدی کا موجب ہو جاوے ٭

پس ایسی صورتوں میں جبکہ ہمیں علم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی طبیعت علیل ہے۔ یا یہ ہفتہ تقریر سے خالی ہے۔ تو ہم یا تو ابھی تصنیفات ہی سے ایک حصہ اخبار میں دینے یا موجودہ تقریر کو مختلف حصص میں تقسیم کرتے ہیں تا کہ اس جزو سے جو اخبار کا روح رواں ہے اخبار محروم نہ رہے اور ایسی ہی صورتوں میں دوسرے مضامین بھی دیکر اخبار کا میٹر پورا کیا جاتا ہے۔

پھر چونکہ اخبار کے جسقدر خریدار ہیں۔ ہر ایک کے تقاضائے۔ اور خواہشیں مختلف ہوتی ہیں۔ بعض احباب کا تو اریخی مذاق دیکھ کر اور یہ معلوم کر کے کہ انکو واقعات اور تغیرات عالم سے ایک خاص دلچسپی ہے جسکے لئے دوسرے غیر از جماعت اخبار وں کی ضرورت پڑتی ہے ایک حصہ خبر و نکار کھا گیا ہے۔ اور آپ اگر نظر غور سے دیکھیں گے۔ تو اس حصہ کو بھی دین کا ایک جزو پائینگے۔ کاتب کی عدم موجودگی اور کارخانہ کے دیگر حوادث کی وجہ سے ایسا ہی ہوتا ہے۔ کہ بعض اقوال بہت دیر کے بعد یا بے ترتیب شائع ہوں۔ امید ہے۔ کہ یہ جواب جناب کو تشفی بخش ہو کر کارخانہ سے ہمدردی اور حسن ظن کے اندیاد کا موجب ہو گا۔ مزید اطمینان کے لئے ہیں جناب کو البدر نمبر ۷، ۲۰ اور ۲۸ کے مضامین معزز ناظرین اور بخصوصیت شائقت صفحہ ہو کے مطالعہ کیطرف توجہ دلاتا ہوں۔

نیز ہمارے ناظرین یاد رکھیں۔ کہ ہم اس بات سے ہرگز غافل نہیں۔ کہ ہماری ان خدمات اور ادائگی حقوق ناظرین کی بازپرسی عند اللہ ہونے والی ہے

(رخ ۴ - خبر یار ۲۶ء)

بعض بھائی ہم سے شکایت کرتے ہیں۔ کہ ہمارا حساب ہر مہینہ کو شروع ہوتا ہے۔ اس سے پیشتر وی پی کیوں کیا گیا۔ اور شائد اسی وجہ سے ناراض ہو کر اخبار کو بھی آپ بند کرتے ہیں۔

کرمی واضح رائے عالی ہو کہ جب چار پانسو آدمی کا حساب ایک کارخانہ میں ہو تو۔ تو اس قسم کی غلطی کا امکان کوئی بڑی بات نہیں۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ یہ ادنیٰ فروگذاشت جو کہ صغائر میں شمار ہو کر قابل عفو ہو سکتی ہے۔ اسقدر ناراضگی کی کیوں موجب ہوئی۔ کہ وی پی واپس کر کے بجائے کارخانہ کی امداد و ہمدردی کے الٹا زیر بار نقصان کیا گیا اور اخبار کی خریداری سے بھی دست کشی اختیار کی حساب میں جو غلطی ہو۔ کارخانہ اسکا ذمہ دار ہے اور آئندہ کیلئے ہم ناظرین سے ملتمس ہیں۔ کہ ان وجوہات پر وہ وی پی واپس نکیا کریں۔ اور نہ ناراض ہوا کریں۔ غلطی سمجھے ثابت ہو جانیپر کارخانہ اسکا رڈ کی قیمت بھی دے دیگا۔ جو اسکی اطلاع کیلئے لکھا جاویگا۔ اور یاد رہے۔ کہ یہ ایک دینی خدمت ہے۔ جسکی بجا آوری ہمنے خدا کے فضل سے اپنے ہاتھ میں لی ہے۔ اور جو شخص اخبار کو خرید کر کارخانہ کی امداد کرتا ہے۔ اور یہی اسکی نیت ہے وہ بھی اس خدمت کے اجر کا مستحق ہے۔ انسان کی نیت پر جو ثمرات مرتب ہوتے ہیں۔ افسوس ہے۔ کہ بعض لوگ اسکی فلاسفی سے لاعلمی کے باعث غیر کثیر سے محروم رہ جاتے ہیں۔

نیز واضح ہو کہ آپ کا حساب آخر اگست سے ہے۔ نہ کہ شروع ستمبر سے۔ ٭

محمد سید ز رلغایت ۱۰ اگست ۱۹۰۶ء

اگر کسی صاحب کا چندہ رہ گیا ہو تو وہ تاریخ اور مہینہ بتلائے پھر بعد تحقیق درج کر دیا جائیگا ٭ غلام مصطفےٰ خاں گیانہ

عبد الرحمن صاحب احمدی عہ | مولوی کرم داد صاحب بلال عہ
اللہ بخش کوٹلہ عہ | مولوی قطب الدین صاحب عہ

گیانہ عہ - مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ترگری گڑھ عہ میاں عبد اللہ جنڈوشاہی گڑھ عہ محمد دین صاحب چک علی عہ منشی فضل احمد صاحب چندوسی عہ - نواب مہر علی خانصاحب رئیس

حضرت مسیح موعودؑ کی ایک تقریر

کا خلاصہ

آپ نے جو مجھ سے آج تعلق بیعت کیا ہے۔ تو مین چاہتا ہون۔ کہ کچھ بطور نصیحت چند الفاظ تمہین کہون۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ انسان کی زندگی کا کچھ اعتبار نہیں اگر کوئی شخص خدا پر ایمان رکھے۔ اور پھر قرآن کریم پر غور کرے۔ کہ خدا تعالےٰ نے کیا کچھ قرآن کریم میں فرمایا ہے تو وہ شخص دیوانہ وار دنیا کو چھوڑ خدا کا ہو جاوے۔ یہ بالکل سچ کہا گیا ہے۔ کہ دنیا روزے چند۔ عاقبت ما خداوند۔ اب خدا کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جو شخص خدا کیطرف آنا چاہتا ہے۔ اور فی الواقعہ اس کا دل ایسا نہین۔ کہ اُس نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہو۔ تو وہ خدا کے نزدیک قابل سزا ٹھہرتا ہے۔ ہم اس دنیا میں دیکھتے ہین۔ کہ اس کے مقاصد حاصل کرنے کے لئے جب تک کافی حصہ اپنا اُن کی طلب مین خرچ نہ کر دین۔ وہ مقاصد حاصل ہونے ناممکن ہین۔ مثلاً اگر طبیب ایک دوائی اور اُس کی ایک مقدار مقرر کرے۔ اور ایک بیمار وہ مقدار دوائی کی تو نہیں کہاتا۔ بلکہ تھوڑا حصہ اُس دوائی کا استعمال کرتا ہے تو اس کو کیا فایدہ اس سے ہوگا۔ ایک شخص پیاسا ہے تو ممکن نہیں۔ کہ ایک قطرہ پانی سے اس کی پیاس دور ہو سکے

اسی طرح جو شخص بھوکا ہے۔ وہ ایک لقمہ سے سیر نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح خدا تعالےٰ یا اوس کے رسول پر زبانی ایمان لے آنا یا ایک ظاہر ارسم کیطور پر بیعت کر لینا۔ بالکل بے سود ہے۔ جب تک انسان پوری طاقت سے خدا تعالیٰ کی راہ مین نہ لگ جاوے نفس کی خیر خواہی اسی مین ہے۔ کہ انسان پورے طور پر وہ حصہ لے۔ جو روحانی زندگی کے لئے ضروری ہے۔ صرف یہ خیال کہ مین مسلمان ہون۔ کافی نہیں۔ مین نصیحت کرتا ہون۔ کہ آپ نے جو تعلق مجھ سے پیدا کیا ہے (خدا تعالیٰ اس میں برکت ڈالے) اس کو بڑہانے اور مضبوط کرنے کی فکر مین ہر وقت لگے رہین۔ لیکن یاد رہے۔ کہ صرف اقرار ہی کافی نہیں۔ جب تک عملی رنگ سے اپنے آپ کو رنگین نہ کیا جاوے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون الخ یعنی کیا انسانون نے گمان کر لیا ہے۔ کہ ہم صرف اٰمنا ہی کہکر چھٹکارا پا لین گے۔ اور کیا وہ آزمایش میں نہ ڈالے جاوین گے۔ سو اصل مطلب یہ ہے۔ کہ یہ آزمایش اسی لئے ہے۔ کہ خدا تعالےٰ دیکھنا چاہتا ہے۔ کہ آیا ایمان لانیوالے نے دین کو ابھی دنیا پر مقدم کیا ہے یا نہیں۔ آج کل اس زمانہ مین جب لوگ خدا کی راہ کو اپنے مصالح کے برخلاف پاتے ہین۔ یا بعض جگہ حکام سے ان کو کچھ خطرہ ہوتا ہے تو وہ خدا کے راہ سے انکار کر بیٹھتے ہین۔ ایسے لوگ بے ایمان ہین۔ وہ نہین جانتے۔ کہ فی الواقعہ خدا ہی احکم الحاکمین ہے۔ اس مین کچھ شک نہیں۔ کہ خدا کی راہ بہت دشوار گذار ہے۔ اور یہ بالکل سچ ہے۔ کہ جب تک انسان خدا کی راہ مین اپنی کہال اپنے ہاتھ سے نہ اتارلے۔ تب تک وہ خدا کی نگاہ مین مقبول نہیں ہوتا۔ ہمارے نزدیک بھی ایک بیوفا نوکر کسی قدر و منزلت کے قابل نہیں۔ جو نوکر صدق اور وفا نہیں دکھلاتا۔ وہ کبھی قبولیت نہیں پاتا۔ اسی طرح جناب الہی میں وہ شخص پرلے درجہ کا بے ادب ہے۔ جو چند روزہ دنیوی منافع پر نگاہ رکھکر خدا کو چھوڑتا ہے۔ بیعت سے مراد خدا تعالےٰ کو جان سپرد کرنا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے۔ کہ ہم نے اپنی جان آج خدا کے ہاتھ بیچدی۔ یہ بالکل غلط ہے کہ خدا کی راہ مین چلکر انجام کار کوئی شخص نقصان اوٹھاوے۔ صادق کبھی نقصان نہیں اُٹھا سکتا نقصان اُسی کا ہے جو کاذب ہے۔ جو دنیا کے لئے بیعت کو اور عہد کو جو اللہ تعالےٰ سے اُس نے کیا ہے۔ توڑ رہا ہے۔ وہ شخص جو محض دنیا کے خوف سے ایسے امور کا مرتکب ہو رہا ہے۔ وہ یاد رکھے۔ کہ بوقت موت کوئی حاکم یا بادشاہ اُسے نہ چھوڑا سکے گا۔ اس نے احکم الحاکمین کے پاس جانا ہے۔ جو اُس سے دریافت کریگا۔ کہ تو نے میرا پاس کیون نہیں کیا۔ اس لئے ہر مومن کے لئے ضروری ہے۔ کہ خدا جو ملک السموات و الارض ہے۔ اُس پر ایمان لاوے۔ اور سچی توبہ کرے اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ یہ امر بھی یونہی حاصل نہیں ہوتا ہے۔ خدا ہی یہ امر دلون مین جمائے۔ تو بیٹھ سکتا ہے۔ سو اس کے لئے دعا بکار ہے

جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدق سے قدم اُٹھاتا ہے۔ اس کو عظیم الشان طاقت اور خارق عادت قوۃ دیجاتی ہے۔ مومن کے دل مین ایک جذب ہوتا ہے کہ جس قوت جاذبہ کے ذریعہ وہ دوسرون کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔ مین نہیں سمجھ سکتا۔ اگر تم مین جذب محبت خدا کی راہ میں کافی ہو۔ تو پھر کیون لوگ تمہاری طرف نہ کھینچ آوین۔ اور کیون نہ تم میں ایک مقناطیسی طاقت ہو جاوے۔ دیکھو قرآن مین سورۃ یوسف میں آیا ہے۔ "ولقد ھمت بہ وھم بھا لو لا ان را برھان ربہ" یعنے جب زلیخا نے یوسف کا قصد کیا۔ یوسف بھی زلیخا کا قصد کرتا۔ اگر ہم حایل نہ ہوتے۔ اب ایک طرف تو یوسف جیسا متقی ہی۔ اور اُس کیمتعلق یہ کہا جاتا ہے۔ کہ وہ بھی زلیخا کیطرف مایل ہو ہی چکا تھا۔ اگر ہم نہ روکتے۔ اُس میں ستر پوشی کہ انسان میں ایک کشش محبت ہوتی ہے۔ زلیخا کی کشش محبت اس قدر غالب آئی تھی۔ کہ اس کشش نے ایک متقی کو بھی اپنی طرف کھینچ لیا۔ سو جائے شرم ہے کہ ایک عورت مین جذب اور کشش اسقدر ہو۔ کہ اس کا اثر ایک مضبوط دل پر ہو جاوے۔ اور ایک شخص جو مومن ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس میں جذب محبت الٰہی اسقدر نہ ہو۔ کہ لوگ اس کیطرف کھینچے چلے آوین۔ یہ عذر قابل پذیرائی نہیں۔ کہ زبان میں یا لفظ میں اثر نہیں۔ اصلی نقص قوت جاذبہ میں ہے۔ جب تک وہ کامل نہیں۔ جب تک زبانی خالی باتون سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اور ہمارے مسایل سو وہ بھی بالکل صاف ہین۔ مثلاً قرآن شریف کی یہ آیت فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم الخ اس میں ایک جواب ایک سوال ہے۔ خدا تعالےٰ مسیح علیہ السلام سے پوچھے گا۔ کہ کیا تو نے لوگون کو ایسی تعلیم دی تھی۔ کہ مجھ اور میری ماں کو معبود بنا لیا تو وہ جواب میں عرض کریگا کہ بار خدایا جب تک مین زندہ رہا۔ اور اُن مین رہا۔ مین نے تو ان کو ایسی تعلیم نہیں دی۔ البتہ جب تو نے مجھ کو مار دیا۔ تو پھر تو ہی ان کا نگران حال تھا۔ مجھ کو کوئی علم نہیں۔ کہ میرے پیچھے انہون نے کیا کیا۔ یہ کیسی موٹی بات ہے۔ کہ خود مسیح اپنی وفات کا اقرار کرتے ہین۔ وہ کہتے ہین۔ کہ اگر عیسائی بگڑے تو میری وفات کے بعد بگڑے۔ جب تک مین ان میں زندہ رہا۔ تب تک وہ صحیح عقیدہ پر قایم تھے۔ اب اگر عیسائی بگڑ گئے ہین۔ تو بالضرور مسیح مر چکا ہے

بہ۔ یہ تقریر حضرت اقدس بمقام گورداسپور ۲۰ مئی ۱۹۰۷ء کو بعد از نماز عصر کی تھی۔ تحریک کا باعث چند احباب حیدر آباد دکن کے تھے۔ جنہوں نے اُس دن حضور علیہ السلام سے شرف بیعت حاصل کیا تھا۔

اور اگر مسیح آج تک نہیں مرا۔ تو عیسائی بھی نہیں بگڑے۔ اور اگر عیسائی نہیں بگڑے۔ تو بالضرور عقیدہ الوہیت مسیح بھی درست ہے۔ پھر مسیح کا یہ کہدینا۔ کہ مجھے تو ان کے بگڑنے کا علم نہیں۔ جیسے کہ اسی آیت سے پایا جاتا ہے۔ کیا یہ جواب ان کا جھوٹا نہیں ہوگا۔ اگر ان کا دوبارہ دنیا میں آنا درست ہے۔ کیونکہ سوال وجواب قیامت کو ہوگا۔ اور اگر انہوں نے دوبارہ دنیا میں آکر چالیس سال رہنا ہے اور عیسائیوں اور کفار کو قتل کرکے اسلام کو پھیلانا ہے۔ تو بالضرور انہوں نے عیسائیوں کی بگڑی ہوئی حالت کو دیکھ لیا ہے۔ اور اس بگڑی ہوئی حالت کو دیکھکر وہ تو دوبارہ اس دنیا سے تشریف لیجاوینگے۔ تو پھر حضرت مسیح کا یہ جواب دینا خدا کے حضور میں دروغ بیانی ہے۔ کیا وہ احکم الحاکمین نہ کہیگا۔ کہ تو تو دوبارہ دنیا میں گیا۔ اور تو نے دیکھ لیا۔ کہ میری امت بگڑ چکی تھی۔ ایک مجازی حاکم کے آگے غلط بیانی دورنگ حلفی کے جرم کا خطرناک ارتکاب ہے چہ جائیکہ ایک عالم الغیب حاکم کی جناب میں ایسی دروغ بیانی کیجاوے۔ تو گو یا اس آیت نے بڑی صفائی کیساتھ ایک طرف مسیح کی وفات کو ثابت کردیا۔ اور دوسری طرف ان کے دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کا بطلان کردیا۔ اس کے مقابل جب ہم حدیثوں پر غور کرتے ہیں۔ تو وہاں سے بھی یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ عترۃ رسالتمآب نے فرمایا۔ اور یہ متفق علیہ حدیث ہے کہ میں نے جھٹ مسیح کو حضرت یحییٰ کے ساتھ دیکھا۔ حضرت یحییٰ کا مرجانا۔ اور ان کا اس جماعت میں داخل ہونا۔ جن کی قبض روح ہو چکی ہے۔ ثابت شدہ امر ہے اب یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ کہ مسیح بلا قبض روح کو انتقال کرنے کے ایک ایسے شخص کا جلیس ہو۔ جو دنیا سے مرچکا ہے۔ اب ایک طرف قول خدا اور دوسری طرف روایت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے وفات مسیح۔ اور ان کا دوبارہ دنیا میں واپس نہ آنا قطعی ثابت ہوگیا۔ اب بھی یہ لوگ اگر عقیدہ حیات مسیح سے باز نہ آویں۔ تو یہی سمجھا جاویگا۔ کہ سچی ہدایت اور سعادت صرف خدا کیطرف سے ہے۔ ان کے حال پر تو ہر سعدی کا یہ قول صادق آتا ہے ؎

آنکس کہ بقرآن وخبر روئے نہ نہاد
امنیت جوابش۔ کہ جوابش نہ دہی

رہا یہ کہ آنیوالا کون ہے۔ اس کا فیصلہ بھی قرآن وحدیث نے کردیا ہے۔ سورۃ نور نے صاف طور پر بیان کیا ہے۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء اس امت میں سے ہونگے۔ بخاری اور مسلم کا بھی یہی مذہب ہے۔ کہ آنیوالا مسیح اس امت میں سے ہوگا۔ اب ایک طرف قرآن وحدیث بنی اسرائیل مسیح کی موت اور اس کے دوبارہ نہ آنے کو بیان کرتے ہیں۔ دوسری طرف یہی قرآن و حدیث آنیوالے مسیح کو اسی امت میں سے ٹھہراتے ہیں۔ تو پھر اب انتظار کس بات کا ہے۔ اب علامات کو بھی دیکھ لیا جاوے۔ صدی کے سر پر مجدد کا آنا سب نے تسلیم کیا ہے۔ اور یہ بھی مانا ہے۔ کہ مسیح بطور مجدد صدی کے سر پر آویگا۔ صدی میں سے بائیس سال گذر گئے۔ اور اس وقت تک مجدد نظر نہ آیا۔ آخر اس صدی کے سر پر جس مجدد نے آنا تھا۔ وہ کہاں ہے۔ مہدی کا نشان کسوف وخسوف تھا۔ جو رمضان میں ہونا تھا۔ اس کسوف وخسوف پر بھی آٹھ سال گذر گئے۔ مہدی نہ آیا۔ اگر یہ کہا جاوے۔ کہ نشان تو ہوگیا۔ لیکن صاحب نشان بعد میں آوے گا۔ تو یہ عقیدہ بڑا فاسد ہے۔ اور قسم قسم کے فسادات کی بنا ہے۔ اگر ایک زمانہ کے بعد اٹھ بیس انسان مہدویت کے مدعی ہوجاویں۔ تو پھر ان میں کون فیصلہ کریگا۔ ضرور ہے۔ صاحب نشان نشان کے ساتھ ہو۔ یہ لوگ ممبروں پر چڑھ کر صدی کے سر سے کو اور کسوف وخسوف کو یاد کیا کرتے اور رویتے تھے۔ لیکن جب وہ وقت آیا تو یہی لوگ دشمن بن گئے۔ حدیث کے مطابق تمام نشان واقعہ ہوگئے۔ لیکن یہ لوگ اپنی ضد سے باز نہیں آتے کسوف وخسوف کا عظیم الشان نشان ظاہر ہوگیا۔ لیکن خدا کے اس نشان کی قدر نہ کیگئی۔ اسی طرح کل انبیاء کی کتب سابقہ اور قرآن وحدیث میں ایک اور بلا کیطرف اشارہ تھا۔ جو کسوف وخسوف کے آسمانی نشان کے بعد آنیوالی تھی۔ اور وہ طاعون ہے جو وہ بھی مسیح کے زمانہ سے وابستہ تھی۔ یہ ایک خطرناک مصیبت ہے۔ جس کی طرف ہر ایک اولوالعزم نبی نے بالتصریح یا بالاجمال اشارہ کیا ہے۔ طاعون آگئی۔ لاکھوں انسان تباہ ہوگئے۔ اور نہ معلوم کب تک اس کی تباہی چلتی رہیگی۔ لیکن جس موعود کے زمانہ کی شناخت کا یہ نشان ہے۔ اُسے ابتک ان لوگوں نے نہ پہچانا۔ اسی طرح زمین اور آسمان نے شہادۃ دی۔ لیکن ان شہادتوں کو ردی سمجھا گیا۔ خدا غیور ہے اور وہ اپنی غیرت دکھلائیگا۔ ایک مجازی حاکم عدول حکمی پسند نہیں کرتا۔ تو وہ احکم الحاکمین غیور خدا کب اس عدول حکمی کو بلا سزا چھوڑے گا۔ ایک اور نشان اس زمانہ کا وہ نئی سواری تھی۔ جس نے اونٹوں کو بیکار کردینا تھا۔ قرآن نے واذا العشار عطلت۔ (جب اونٹنیاں بیکار ہوجاوینگی) کہکر اس زمانہ کا پتہ تبلایا۔ حدیث نے مسیح کے نشان میں یوں کہا۔ لیترکن القلاص فلا یسعی علیہا پھر یہ نشان کیا پورا نہ ہوا۔ حتےٰ کہ اس سرزمین میں بھی جہاں آج تک اونٹنی کی سواری تھی۔ اور بغیر اونٹنیوں کے گذارہ نہ تھا۔ وہاں بھی اس سواری کا انتظام ہوگیا۔ اور چند سالوں میں اونٹوں کی سواری کا نام ونشان نہیں ملے گا۔ اونٹنیاں بیکار ہوگئیں مقررکردہ نشان پورے ہوگئے۔ لیکن جس کا یہ نشان تھا۔ وہ پہچانا نہ گیا۔ کیا یہ امور بھی میرے اختیار میں تھے۔ کہ ایک طرف تو میں دعویٰ کروں اور دوسری طرف یہ نشان پورے ہوتے جاویں کیا آسمانی نظام پر بھی میرا دخل ہے۔ جو کسوف اور خسوف موعود کو پیدا کرتا۔ یا میرے ہاتھ کوئی ایسے مواد ہیں۔ جن سے زمین پر موعود طاعون پیدا ہوگئی۔ یا جو کارخانہ۔ جو یہ بھی مسیح کا نشان تھا۔ کیا یہ بھی میرے اشارہ سے ہوا۔ اسی طرح بیسیوں نشان زمانہ مسیح کیساتھ وابستہ تھے۔ وہ سب پورے ہوگئے۔ خدا تعالےٰ نے کون سی حجت کو ان پر پورا نہیں کیا۔ لیکن ان کا انکار ابھی اسی طرح ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ زمانہ میں دہریت پھیلی ہوئی ہے۔ جو حقیقی حقیقی سب دلوں پر اثر کررہی ہے۔ خشیت الٰہی دن بدن مفقود ہورہی ہے۔ کان رکھتے ہیں۔ پر سن نہیں سکتے۔ آنکھیں رکھتے ہیں۔ پر نہیں دیکھتے دل رکھتے ہیں۔ پر نہیں سمجھتے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ انکار ہے۔ والا معاملہ تو بہت ہی صاف تھا۔ میری کتابوں کو دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ کسقدر اتمام حجت کیگئی ہے۔ اب ان کے پاس کوئی جواب نہیں خدا نے قوی دلائل سے ان کا رگ وریشہ کاٹ دیا ہے۔ لیکن یہ نہیں دیکھتے۔

ایک مامور کی شناخت کے تین طریق ہیں۔ نقل عقل۔ تائیدات سماوی۔ اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ یہ تینوں امور اس سلسلہ کے موید ہیں۔ یا خیال اور دیگر انبیاء نے تو اس کے آنے کا زمانہ مقرر کردیا ہے حتیٰ کہ صدی اور سال بھی مقرر کردیا ہے۔ تمام عیسائیوں میں ایک قسم کی گھبراہٹ پیدا ہوئی ہے۔ کیونکہ کتب سابقہ کیمطابق مسیح کی آمد کا وقت آچکا ہے۔ اور مسیح ابھی تک آیا نہیں۔ اس لئے بعض علماء اخیر مجبور ہو کر اس طرف گئے ہیں۔ کہ مسیح کی آمد ثانی سے مراد ... (کلیسیا کی تنزلی پر مجبور ہو + انیسویں (از ایڈیٹر)

www.aaiil.org

مسیح موعودؑ کی عمر پر اعتراض کا جواب
اور
مسٹر محبوب عالم کا قول و فعل

قول اگر آپنے دیکھنا ہو۔ تو پیسہ اخبار کا وہ آرٹیکل دیکھا جاوے۔ جو ۸ جولائی کے روزانہ مین اخبار اور ہمارا طرز عمل کے عنوان سے دیا گیا ہے۔ جسکی نقل ہمنے ۲۴ جون کے البدر مین دی ہے۔ اور اُوس اخبار مین ان کے فعل کا نمونہ بھی دکھایا ہے۔ جو کہ قول کے بالکل خلاف ہے۔

پیسہ اخبار کے اس آرٹیکل مین مسٹر محبوب عالم نے اخبار نویسوں کو اس لئے ملزم کیا تھا۔ کہ ایک خبر کی صحت اور تصدیق مین وہ پورا حق ادا نہین کرتے چنانچہ اس کی تائید مین انہون نے سلف صالحین کے اس طریق تصدیق کو پیش کیا ہے۔ جو ایک مسئلہ اور خبر کی تحقیق کے لئے وہ برتتے تھے۔ اور جب تک پورے طور سے خبر کے راوی کی سچائی اور دیانت وغیرہ کا حال دریافت کر کے اُسے قابل اعتبار نہ سمجھ لیتے۔ تب تک اس کی اشاعت حرام خیال کرتے۔ مسٹر محبوب عالم جیسے ایڈیٹر کی شان کے شایان تو یہ تھا۔ کہ ایک ایسا آرٹیکل کو اپنے قلم سے نکالنے کے بعد وہ اپنا علمی نمونہ انجاری دنیا مین سب سے اوّل پیش کرتے۔ اور اپنی اخبار مین کسی ایسی خبر کو جو پورے طور پر تصدیق نہ ہوئی ہو۔ درج نہ کرتے۔ لیکن افسوس کہ جس بات کو وہ دوسرون کے لئے چاہتے ہین۔ اپنے نفس کے لئے اُوسے ہرگز پسند نہیں کرتے۔ اور یہی وہ بات ہے جسے آج کل مسلمانون نے چھوڑ رکھا ہے۔ اور ذلت اور تباہی کے گڑھے مین اوندھے منہ گر رہے ہین۔ سرور عالم آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ مقدس قول ہے۔ کہ کوئی تم مین سے مومن نہیں ہوسکتا۔ جب تک کہ وہ دوسرے کیلئے وہی بات پسند نہیں کرتا۔ جو اپنے لئے کرتا ہے۔ لیکن آج کل مسلمانون کا عمل درآمد بالکل اس کے خلاف ہے۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا) اور یہی وجہ ہے۔ کہ اُن کو آخر کار کو بڑی بڑی ندامت کا نشانہ ہونا پڑتا ہے اور پھر "اخبار نویس عالم الغیب نہین ہوتے"۔ جیسے آرٹیکل لکھ لکھ کر داغ ندامت کو دھوتے ہین۔ اور نامہ نگارون کو بدبخت۔ دشمن عقل۔ ظالم۔ وغیرہ الفاظ سے یاد کرتے ہین۔ بھلا اُن سے کوئی پوچھے۔ کہ اخبار نویسی کی کس طرز کی آپ نے مدح سرائی کی تھی۔ کیا اُوس میں تو عالم الغیبی کی بھی کوئی شرط لگائی تھی۔ آپ کو کس نے مجبور کیا ہے۔ کہ جو خبر کسی غیر معتبر۔ بدبخت کیطرف سے آوے۔ تو آپ اس پر ضرور اعتبار کر لین۔ خصوصاً وہ خبرین جو کہ کسی ذیشان کی وفات یا معاملات کے متعلق ہون۔ اور پھر طرّہ یہ ہے۔ کہ جب مولوی محمد عثمان صاحب اور مولوی حسن محمد صاحب کی زندگی مین اُن کے کسی دشمن نے اُن کی وفات کی خبر چھپوا دی ہے تو مسٹر محبوب عالم صاحب اب اُن کو لکھتے ہین۔ کہ ان ہر دو صاحبون کو چاہیئے کہ غلط خبرین چھپوانیوالے کا پتہ لگائین۔ اور عدالت سے چارہ جوئی کرین۔ نہیں معلوم کہ اُن کو اس سردردی کی کیا ضرورت ہے۔ غلطی کرین۔ مسٹر محبوب عالم۔ اور اُس کا ہمسایہ اُو ٹھاوین۔ مولوی صاحبان کیا کہین کفار کا مسئلہ تو ذہن نشین نہیں ہے۔ کہ گناہ کرے۔ تمام جہان۔ اور صلیب پر چڑھین۔ یسوع مسیح کسی نے سچ کہا ہے

آسان نہیں رشتہ الفت توڑنا
مشکل ہے بابن کی محبت کا چھوڑنا

تحقیق اور تصدیق کے طریقہ پیش کرنے کے بعد اب یہ عذر کام نہیں آسکتا۔ کہ فلان لنڈن کے اخبار مین بھی۔ ایسی غلطی ہوگئی تھی۔ کیونکہ جب ایک طریق کو تم خود پیش کرتے ہو۔ تو خود اُوس پر عمل درآمد کیون نہیں کرتے۔ پھر یہ بھی نہیں معلوم کہ آپ کو معذرت کی ضرورت کیون پیش آئی۔ جس حالت مین خلاف واقعہ۔ اور بلا تحقیق واقعات کو لکھ دینا آپ کے نزدیک جایز ہے۔ تو پھر آنسو پونچھنے سے کیا فایدہ۔ گذشتہ نظیر نہیں۔ ایک تازی نظیر۔ اپنی اس کرتوت کی اور لو۔ کہ آپنے ۳۰ جولائی کے روزانہ مین حضرۃ مرزا صاحب کیمتعلق ایک خبر لکھی ہے۔

"مرزا صاحب نے اپنی عمر ۷۵ سال کی لکھائی ہے حالانکہ آپ اپنی کتاب اعجاز احمدی صفحہ ۳ سطر پندرہ مین لکھتے ہین۔ کہ عبداللہ آتھم سے مباحثہ اور پیشگوئی کیوقت آپکی عمر ۴۰ سال کی تھی۔ وہ مباحثہ ۱۸۹۳ء مین ہوا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ باوجود گذشتہ دس سال کے صرف آپ کے سن مین ایک سال کی ترقی ہوئی"

کوٹیشن مین پیسہ اخبار کی عبارت ہے۔ اور جسپر ہمنے خط دیا ہے۔ وہ اصل کتاب کی عبارت قرار دی گئی ہے۔ جسمین عمداً اخفائے حق کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اصل عبارت اعجاز احمدیہ کی جو صفحہ ۳ سطر ۱۵ مین ہے وہ یہ ہے

"اس کی عمر تو میری عمر کے برابر تھی۔ یعنے قریب ۶۴ سال کے۔ اگر شک ہو۔ تو اس کی پنشن کے کاغذات دفتر سرکاری میں دیکھ لو۔ کہ کب اور کس عمر مین اُس نے پنشن پائی۔ ۔ ۔ ۔ ۔ خدا کی لعنت اُن لوگون پر جو جھوٹ بولتے ہین۔ جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے۔ تو جو چاہیئے۔ بکے کون اُسے روک سکتا ہے"

اس عبارت سے یہ امر صاف عیان ہے۔ کہ حضرۃ مرزا صاحب نے کتاب اعجاز احمدی کی تصنیف کیوقت جو آپکی عمر تھی۔ اوس کا مقابلہ عبداللہ آتھم کی عمر سے کیا ہے۔ اعجاز احمدی دسمبر ۱۹۰۲ء کی تصنیف ہے اور کتاب البریہ صفحہ ۱۴۶ حاشیہ کی سطر ۴ مین آپ تحریر فرماتے ہین۔ کہ اب میری ذاتی سوانح یہ ہیں۔ کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء مین سکھون کے اخیری وقت مین ہوئی ہے۔ اور مین ۱۸۵۷ء مین سولہ برس یا ستر ہون برس مین تھا۔ اب حساب کرلو۔ کہ ۱۹۰۲ء مین آپ کی عمر ۶۴ سال کی ہونی چاہیئے تھی۔ یا کہ نہیں۔ اور عبداللہ آتھم کی ۶۴ سال کی عمر آپنے انعامی اشتہارت مین لکھی ہے۔ دیکھو اشتہار فتح اسلام ستمبر ۱۸۹۲ء صفحہ ۴ سطر ۴۔ اگر آتھم صاحب ۶۴ برس کے ہین۔ تو عاجز قریباً ساٹھ برس کا ہے۔ اشتہار انعامی تین ہزار روپیہ سطر ۲ اگر آپ ۶۴ برس کے ہین۔ تو میری عمر بھی قریباً ساٹھ کے ہو چکی ہے

ان عبارات مین لفظ قریباً قابل غور ہے۔ پھر اسی اشتہار صفحہ ۴ سطر ۷ مین صاف لکھا ہے۔ حالانکہ آنکی عمر کچھ ایسی بڑی نہیں۔ بلکہ میری سے چند سال ہی زیادہ ہین۔ کیا آپ کو شرم آئی ہوگی؟ کہ جبکہ نشانہ مین تو مرزا صاحب اپنی عمر عبداللہ آتھم سے کم بتلاتے ہین۔ تو ۱۹۰۲ء مین آپ کی عمر عبداللہ آتھم کے برابر ہونا کوئی خلاف واقعہ امر نہیں ہے۔ بہ نسبت کسی دوسری خبرون کے۔ حضرۃ مرزا صاحب کیمتعلق ہر ایک خبر کو تحقیق کرنے کا ایک بڑا معتبر ذریعہ آپ کے پاس خود کارخانہ مین موجود ہے۔ اگر آپ تحقیق کر لیا کرین۔ تو تو پبلک کو بھی معلوم ہوجایا کرے۔ کہ آپ اپنے مضمون بعنوان "اخبار اور ہمارا طرز عمل"۔ مطبوعہ روزانہ تو پیسہ اخبار مورخہ ۸ جولائی ۱۹۰۸ء کے کہانتک پابند اور اُسپر عامل ہین۔ ورنہ یہ مثل ضرور صادق آئیگی۔ کہ ہاتھی کے دکھانے کے دانت اور ہوتے ہین۔ اور کھانیکے اور۔ کیا ایڈیٹر پیسہ اخبار "اخبار اور ہمارا طرز عمل" والے مضمون کو قائم رکھنے کے لئے آیندہ ہر ایک مخبر کی تحقیق کر لیا کریگا؟ کاش خدا آپ کو سمجھ دے۔ کہ اُسی ایک خدا کے برگزیدہ

www.aaiil.org

ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھی

گذشتہ اشاعت سے آگے

(۱۴) دجالون ثلثون والی حدیث ٹھیک ہی سہی مگر اے بدنصیب قوم کیا تیری قسمت میں ہمیشہ کے لئے دجال ہی لکھے ہیں۔ کیا کوئی کبھی خدا کا مرسل تمہاری رہبری کے لئے نہیں آئے گا؟ اچھی طرح سوچ اور سمجھ۔ آخر خدا کے آگے حاضر ہونا ہے اور اپنے اعمال و عقائد کا جواب دینا ہے یہ دریدہ دہنی وہاں کام نہیں آئے گی۔

(۱۵) بل رفعہ اللہ سے اگر عزت کی موت مراد ہے تو اس سے یہ مطلب تو نہیں کہ صلیب پر قتل ہوئے۔ اس بات کی تو نفی ہے (ما قتلوہ یقینا) اور بل رفعہ اللہ سے اس امر کا اثبات مطلوب ہے کہ وہ کامیابی کے ساتھ اپنی طبعی عمر کو پہونچکر ۱۲۰ سال میں فوت ہوئے اور یہ وفات کوئی معمولی وفات نہیں تھی بلکہ کامیابی کے ساتھ تھی۔ اسلئے بطور نعمت یاد دلائی گئی۔

(۱۶) ما قتلوہ یقینا سے جس حیات کا ثبوت ملتا ہے اسکے ہم قائل ہیں۔ ہم تو حیات ابدی (جسکے آپ لوگ قائل ہیں) کے منکر ہیں۔ وہ ما قتلوہ کا نتیجہ نہیں بلکہ شرک نجس ہے۔ جس سے بچنا شدید تسلمانی ہے اور بل رفعہ اللہ میں موت کا مفہوم داخل ہے۔ اما قتلہ اللہ اسلئے نہیں کہ اس سے معمولی موت ثابت ہوتی تھی۔ حالانکہ ان کا مرنا کوئی معمولی مرنا نہ تھا بلکہ پوری پوری کامیابی اور اپنے اہم فرض نبوت کی ادائیگی کے بعد تھا جس سے یہود مارنے آتے تھے۔ وہ لعنتی تو اسے ملعون بنانا چاہتے تھے مگر خدا نے انہیں (عیسےٰ مسیح کو) عزت کے ساتھ دنیا سے اٹھایا۔ عدم قتل سے موت کی بالکل نفی تو ثابت نہیں ہوتی۔ کہ اب عیسےٰ نے مرنا ہی نہیں۔ اس سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ صلیب پر نہیں مرے۔ نہ یہ کہ بعد میں کسی اور عارضہ سے بھی نہیں مرے۔ رفعہ اللہ کے لانے میں جو خوبیاں تھیں وہم بیان کر چکے۔ جب رفعہ اللہ الیہ سے موت ثابت ہوتی ہے تو کیا ضرورت تھی بل قد فاہ و رفعہ اللہ سے بے جا کلام کو طول دینے کی۔ اور اگر رفعہ اللہ سے موت ثابت نہ ہو تو بھی کچھ حرج نہیں اس سے زندہ ہونا بھی تو ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ الی اللہ مع جسم عنصری محال ہے۔ کیونکہ خدا کسی خاص جگہ میں بقید جسم نہیں اور متوفیک و رافعک میں رافعک حشو نہیں ٹھہرتا۔ اسکے لانیکی وجہ یہ ہے کہ متوفیک عام ہے اسکے رفع کا ثبوت نہیں ملتا۔ کہ ضرور ہی علیین کی طرف گیا حالانکہ اسی رفعت کے بارے میں یہود کا اعتراض تھا۔ موت کے بعد بعض کی روح آسمان کیطرف نہیں جاتی۔ حضرت مرزا صاحب اور انکے متبعین تو بار بار پکار پکار کر سنا رہے ہیں کہ موت صلیب پر واقع نہیں۔ مگر معلوم نہیں کہ آپ کس خیال سے انہیں یہود کا ہم خیال ٹھہراتے ہیں اور لکھتے ہیں "مرزا جی یہود کے حامی ہیں"

(۱۶) خاتم النبیین کے یہی معنے ہیں کہ انپر نبوت کے کمالات ختم ہو چکے۔ اب اسکے بعد کوئی نیا دین نہیں۔ یہی شریعت۔ یہی کتاب تا روز قیامت رہیگی۔ حضرت عائشہ صدیقہ کا بھی یہی مذہب ہے۔ جبھی فرمایا۔ عن عائشہ رضی اللہ عنہا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا الا من بعدہ۔ اگر کہیں کہ لا نبی بعدی آیا تو ہم اس سے نبی تشریعی مراد لینگے کیونکہ لا نبی بعدی فرمانے والے نے ہی یہ فرمایا کہ آخری زمانے میں عیسےٰ نبی اللہ آئینگے۔

(۱۷) اگر عربی عبارات میں صرفی نحوی غلطیوں کا امکان تسلیم کیا گیا ہے۔ تو اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ حضرۃ مسیح موعود ع کے الہامات غلط ہوئے ہیں۔ کل کتابوں کی عبارت کے ہر ایک فقرہ کی نسبت الہامی ہونے کا دعوےٰ نہیں۔ ہاں جن کتابوں کے مقابل کتابیں لکھنے کیلئے تحدی کیگئی ہے انکی مثل کوئی نہیں لا سکتا۔ دیکھئے احمد حسن شوکت بھی باوجود دعوی مجدد السنہ شرقیہ کے کسی عربی کتاب کا جواب نہیں لکھ سکا اور نہ انشاء اللہ مثل بنانے پر قادر ہوگا۔

(۱۸) جسم شئے کے آسمان سے نازل ہونیکے ثبوت میں (لنا انزل علینا مائدۃ من السماء) پیش کرنا بیموقع ہے کیونکہ یہ آسمان سے اترنا ایسا ہی ہے جیسے چار پائے۔ پتھر وغیرہ ہر ایک چیز کے آسمان سے اترنے کا بیان ہے۔

(۱۹) گورنمنٹ کی تعریف میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ صرف اظہار حق ہے اور اگر تعظیمی الفاظ ہیں تو وہ بھی قرآن کریم کے احکام کے مطابق۔ یہ چاپلوسی نہیں بلکہ بادشاہ وقت کی اطاعت جو سب مسلمانوں پر فرض ہے جسکے دل میں باغیانہ خیال ہوں انہی کو اپنے شہنشاہ کی روح اور پھر داجی روح بری معلوم ہوتی ہے۔ یہ امر یکسر الصلیب کے مخالف نہیں۔ نہ صلیب پرستی پر دال ہے۔ حضرت صلیب کا دارومدار موت مسیح پر تھا جو ثابت ہو چکی۔ بس اب کسر صلیب میں کیا شک رہ گیا۔ آنکھیں کھولو اور دیکھو کوتاہ نظروں کے لئے اگر اس حقیقت کا انکشاف بعد از وفات سیدنا المسیح الموعود ہو تو یہ امر منافی رسالت و امامت آنحضرت نہیں۔ کیونکہ نبی کریم علیہم کی تمکین دین اور بعض فتوحات موعودہ خلفاء ہی کے عہد میں ہوئی تھیں نہ خود جناب رسالت مآب کے دست مبارک پر۔ باقی رہی یہ بات کہ پہلا ایک سؤر کو مار تو دکھائیں" اور جنگل میں شکار کھیلنے جائیں"، سو حضرت! اس قسم کا شوروں کو مارنے والا مہدی یا مسیح آپ ہی کو مبارک ہو۔ (احمدی گجراتی)

نظم

بر نظم حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

از عاکسار محمد عبد الغنی صفدر امرتسری احمدی۔۔

جب سے بیڑا طلب حق کا اٹھایا ہم نے
عقل کو صرف کیا جاں کو کھپایا ہم نے
جسقدر زور لگانا تھا لگایا ہم نے
ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دین محمد سا نپایا ہم نے

جب کہ تحقیق و تقابل کیطرف ہم آئے
اپنے قول اہل مذاہب نے ہیں سچائے
نقص ہی نقص سب ادیان و ملل میں پائے
کوئی مذہب نہیں ایسا جو نشاں دکھلائے
یہ ثمر باغ محمد ہی سے کھایا ہم نے

بات ہم بغض و حسد سے نہیں کرتے اصلا
ہم نے انصاف سے ہر دین کو دیکھا بھالا
ایک اسلام ہی ظلمت سے منور پایا
اور دینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

جسقدر عالم و فاضل ہیں بیان دانشمند
پھیر طعنوں سے جو بچ جاتے ہیں ہر وقت گزند
ان میں اک شخص بھی اصلا نہیں انصاف پسند
آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

باقی دارد

www.aaiil.org

میرزا حیرت کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

نمبر ۱۱

چونکہ کرزن گزٹ کے دو نمبروں یعنی مورخہ ۵ اور ۱۲ جولائی اور یکم اگست میں حیرت صاحب نے اُس سلسل مضمون کے علاوہ جو انہوں نے جاری کیا ہوا ہے۔ دو اور جگہ بھی ہماری مشن کے متعلق ریمارکس کئے ہیں۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم بھی اس نمبر میں ان دونوں مقامات کی بابت اظہار رائے کر دیں۔ اور پھر اُس کے بعد پھر اپنے اُسے قدیمی سلسلہ کو جاری کریں۔ تاکہ یہ دو مقامات بغیر توجہ کئے نظر انداز نہ ہو جاویں ؛

پہلا موقعہ ۵ جولائی ۱۹۰۲ء کے اخبار میں صفحہ ۷ کالم ۳ پر حیرت صاحب نے ایک مراسلت چھاپی ہے۔ جس کے کاتب کوئی محمد احسن صاحب ہیں۔ مراسلت سے یہ نہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ کس جگہ سے بھیجی گئی ہے۔ اور اس کا مضمون یہ ہے۔ "میرے ہاں چند اشخاص مسمی کلو و شیخ جو کہ ٹو وغیرہ ایک مدت دراز سے مرزا کے معتقد اور جان نثار تھے۔ وہ سب ایک روز مولانا ابو المحمود مولوی محمد حامد علی نعمانی ظہور آبادی غازی پوری کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ بمقدمہ مذہب مرزائی چھیڑ چھاڑ شروع ہوئی۔ کہ آیا یہ مذہب حق ہے۔ یا باطل۔ تو فوراً مولانا نے فرمایا۔ کہ باطل ہے۔ اور اُس کا باطل ہونا قرآن و حدیث سے ثابت بھی کر دیا۔ اور فرمایا۔ جو شخص اُسے اختیار کریگا۔ جہنم اس کا ٹھکانا ہوگا۔ الغرض مولانا کے پند و نصائح سے نیز مولانا مرزا حیرت صاحب کے سلسلہ مضمون نمبر اثنا غایت نمبر ۹ نے ان کو سچے مذہب کا گرویدہ بنا دیا۔ اور وہ مرزائی مذہب سے تائب ہو گئے۔ اول تو اس مراسلت سے کچھ نہیں معلوم ہوتا ہے۔ کہ آیا یہ فرضی نام ہیں یا اصلی ہیں۔ اور وہ کون سے اشکال پیش آئے کہ ایک گروہ کثیر کے تائب ہونے کا ذکر کیا گیا۔ لیکن نہیں لکھا گیا۔ کہ یہ واقعہ کس جگہ کا ہے۔ اس کا ٹھیک پتہ نشان کچھ ہے بھی یا ان واقعات کا ٹھکانہ عدم آباد ہے۔ اس لئے اس مراسلت کیطرف توجہ کرنے کی ضرورت نہ تھی لیکن محض حیرت صاحب کے خاطر اگر فرضاً یہ واقعہ صحیح بھی سمجھا جاوے۔ تو اس حالت میں چند ریمارکس اس پر کر دینے ضروری معلوم ہوئے۔

حیرت صاحب ایسی باتوں کا نہ ہم پر کچھ اثر ہی اور نہ ہمارا کچھ بگڑ سکتا ہے۔ اگر فرضاً چند آدمیوں کا حشر ایسا ہو بھی گیا۔ تو تعجب کی کیا بات ہے۔ یہ بہت معمولی باتیں ہیں۔ جنکی طرف تمکو توجہ بھی نہ کرنی چاہیئے تھی۔ اور تم ایسا ہی کرتے۔ اگر تمہارا حافظہ اچھا ہوتا۔ اور تمنے ان تعلقات پر کبھی غور کیا ہوتا۔ جو مولیٰ کریم کا مصلحان قوم کے ساتھ ہوتا ہے۔ لیکن تم تو صرف نقال ہو۔ جو واقعہ کہیں سے ملے۔ اس کو موقعہ پر نقل کر لیا۔ اور بس۔ اگر تم کو ہماری بات کا یقین نہ آوے۔ تو دیکھو اور غور سے دیکھو۔ معمولی طور پر نہیں۔ بلکہ آنکھیں کھول کر دیکھو۔ اور سیرت محمدیہ کا صفحہ ۲۵۵ بہت غور سے پڑھو۔ جہاں تمنے میور کے ایک اعتراض کا اپنے وہم میں جواب دیا ہے۔ اور لکھا ہے۔ "یکایک یہودیوں کا ایمان نہ لانا۔ یا ایمان لاکر پھر جانا یہ اُنکی صدیوں کی شقاوت تھی۔ جو ان کے دلوں پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اور جس نے اپنا اثر ان کے خون میں کر لیا تھا۔ الخ"۔ سو اب حیرت صاحب اسے اپنے منطق کیموافق آپ ہماری طرف سے بھی جواب سمجھ لیویں۔ کیونکہ زمانہ موجودہ کی صدیوں کی شقاوت کے تم خود قائل ہو۔ جس کا ذکر تم اسی نمبر میں کسی جگہ پر تو گے۔ اور اس صدیوں کی شقاوت کا جوا نثر مسلمانوں پر پڑا ہے۔ اُس کا فاکہ تمنے مفصلۂ ذیل پیٹنٹ الفاظ میں کھینچا ہے۔ "ہند کے مسلمانوں نے اس بات کا ثبوت دیدیا ہے۔ کہ وہ مٹکے رہینگے۔ اور جو شخص ان کے مٹنے سے بچانے کی کوشش کرے وہ مجنون ہے"۔ دیکھو گزٹ مورخہ یکم ستمبر ۱۹۰۰ء صـ ۷ کالم ۲

پس اب اس مذکورہ بالا بیان کے بعد ایک حرف بھی کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر وہ واقعہ جو مراسلت میں لکھا گیا ہے۔ بفرض محال درست بھی ہو تو یہ بہت معمولی بات ہے۔ اور اس قسم کی نظیریں ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی بہت ملتی ہیں۔ اور یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ منافق کس کثرت سے تھے۔ انہوں نے کیا کیا غضب ڈھایا تھا۔ خود تمہاری ہی تصانیف بھی اُسکی شاہد ہیں پس احمدی جماعت کے لئے اس قسم کے واقعات بالکل معمولی بلکہ وہمی ہیں۔ جسکی ایک وجہ یہ مفصلۂ ذیل حدیث بھی ہے۔ جو ہدیہ مہدویہ کے صـ ۱۱۱ سے نقل کیجاتی ہے ؛

اخرج نعیم بن حماد عن محمد ابن الحنفیۃ قال کنا عند علی فسالہ رجل عن الصلای فقال یصبات ثم عقلا بیدہ قبضا - فقال ذاک یخرج فی اخر الزمان - اذا قلیلا للرجل اللہ اللہ قال فیجمع اللہ لہ قوما کقزع السحاب یولف بین قلوبھم لا یستوحشون علی احد خرج منصہ ولا یفرحون باحد دخل فیہ علی علۃ اصحاب بدار لہم یسبقہم الاولون ولا یلحقہم اخرون وعلی علۃ اصحاب طالوت الذین جاوزوہ معہ الانھر ؛ ترجمہ - نعیم بن حماد نے حضرت محمد بن حنفیہ سے روایت کی ہے۔ کہ وہ کہتے تھے۔ کہ ہم حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے اُن سے مہدی کی نسبت سوال کیا۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ ابھی دور کی بات ہے۔ پھر ہاتھ سے نوکی صورت بنائی۔ اور کہا۔ کہ وہ آخری زمانہ میں خروج کریگا۔ جبکہ آدمی کو کہا جائیگا۔ کہ اللہ سے ڈرو۔ اور جب وہ ظاہر ہوگا۔ تو اس کے پاس اللہ تعالیٰ ایک ایسی جماعت جمع کرے گا۔ جو ابر بہار کی طرح آنسو بہایا کرینگی اور ان کے دلوں میں اُلفت ہوگی۔ اور نہ وہ کسی کو کے جانے پر وحشت کرینگے۔ اور نہ کسی کے آنے پر اترائینگے۔ اور ان کی تعداد اصحاب بدر کی تعداد کے برابر ہوگی۔ نہ پہلے لوگ اُن سے سبقت لے گئے ہونگے۔ اور نہ پچھلے لوگ آنیوالے اُن کے مرتبہ کو پہنچیں گے۔ اور وہ اصحاب طالوت کے برابر ہونگے۔ جو ان کے ہمراہ نہر سے پار اُترے تھے" ؛

دیکھا حیرت صاحب جبکہ احمدی جماعت کی یہی تعریف ٹھیری۔ کہ نہ کسی کے چلے جانے پر وحشت اختیار ہوں گے۔ اور نہ داخل ہونے پر خوشی سے چھلانگ اترائینگے۔ تو تمہاری ایسی فضول باتیں بالکل بے سود ہیں ؛

دوسرا موقعہ کرزن گزٹ مورخہ یکم اگست ۱۹۰۲ء اس میں حیرت صاحب نے ۱۸۹۱ء میں حضرت اقدس کی ملاقات کے متعلق کچھ حالات لکھے ہیں۔ میں اس جگہ تفصیل سے بحث نہیں کرونگا بلکہ اصل مضمون میں جو حیرت صاحب نے نکتہ چینیاں کی ہیں۔ ان کا جواب دیتے وقت ۱۸۹۱ء والے واقعات پر بحث کرونگا۔ فی الحال صرف دو باتوں کا اظہار کرنا چاہتا ہوں۔ کہ جس جگہ سے حیرت صاحب نے یہ لفظ ظالمانہ حرکتوں والا لیکر استدبحث کی ہے۔ ایسی جگہ اور بہت سی باتیں لکھی تھیں۔ اور چند

www.aaiil.org

سوالات بھی کئے گئے تھے۔ جن کا اول جواب دینا تو حیرت صاحب کے لئے ضروری تھا۔ لیکن اُن کو نظر انداز کر دیا ہے۔ سو مشفق من شرمندگی کی اس میں کیا بات ہے جبکہ تکلو پے در پے الہام ربانی سے ایک بات معلوم ہوئی تھی۔ اور تم مدعی بنے تھے۔ تو ایمانداری کی تو بات یہ ہو کہ یا تو ان کا اقرار کر لو۔ کہ وہ شیطانی وسوسہ تھا۔ جو ان ان وجوہات سے دل میں پیدا ہو گیا تھا۔ ورنہ ان سوالات کا جو ۸ ر۔ ۱۶ ر جون کے البدر میں کئے گئے ہیں۔ معقول جواب دو ؛

دوسری بات جس کا اس وقت میں اظہار چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے۔ کہ حیرت صاحب نے اپنی عادت کے موافق ان واقعات کو بہت ہی چبا چبا کر لکھا ہے۔ اور بہت حالات خلاف واقعہ ہیں۔ جن پر عنقریب وہ تفصیل سے بحث البدر کے کالموں میں پڑھ لیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ فی الحال وہ ہم کو یہ بتا دیویں۔ کہ اس موقعہ پر جب تم حضرت اقدس سے ملنے آئے تھے۔ آیا تم نے یہ ظاہر کیا تھا۔ یا نہیں۔ کہ تمہارے یہ اظہار لینے کیواسطے میں گورنمنٹ کیطرف سے آیا ہوں۔ اگر یہ ظاہر نہیں کیا تھا۔ تو کیا اس قسم کے سوالات جو تم نے اب چاہے ہیں۔ کرنے کے تم مجاز تھے۔ یا نہیں تو اور آیا تم اس انکار کی بابت کہ تمنے گورنمنٹ کے متعلق ارشاد نہیں کیا تھا۔ حانث نہیں ہو سکتے ہو ؛

دوم آیا تمہاری ان بے عنوانیوں کی بابت تمہاری حقیقی والدہ صاحبہ نے تم کو کچھ سرزنش کی تھی یا نہیں۔ جس کی اس وقت تم نے کن الفاظ میں معافی مانگی تھی۔ اور تمنے ان کی ارشاد پر کس قدر سعادت مندی دکھائی ؛

آیا تم اپنے اس وقت کے مسیحیت کے دعوے کے اظہار سے جو تمنے پے در پے الہام ربانی سے اختیار کیا تھا۔ کسی الہام کی بنا پر دست کش ہوئے تھے یا تمہارے الہام ربانی تمہاری والدہ صاحبہ کے منہ کی پھونکوں سے اُڑ گئے تھے ؛

فی الحال اسیقدر دریافت کر لینا کافی ہے۔ اس کا جواب مل جانے پر جب ہم اس معاملہ پر بحث کرینگے تو بہت سے واقعات کا اظہار ان شاء اللہ تعالیٰ اس زمانہ کے اخبارات کے بعض مضامین کے حوالہ سے بیان کر دینگے

(راقم۔ احقر)

(یار زندہ صحبت باقی)

؛ باقی آئندہ ؛

عالم اخبار ؛

کیا شافعی فرقہ مسلمان نہیں ؟

۹ اگست ۱۹۰۴ء کے روزانہ پیسہ اخبار میں مسٹر محبوب عالم ایڈیٹر پیسہ اخبار نے ایک خبر شایع کی ہے۔ جس کا عنوان "نو مسلم" ہے اور لکھا ہے۔ کہ بروز جمعہ شاہی مسجد لاہور میں ۶ کس مسلمان ہوئے۔ تین بدو شافعی مذہب رکھتے تھے۔ حنفی مذہب میں داخل ہوئے۔ ایک ہندو مرد ایک ہندو عورت۔ اور ایک خاکروب۔ اس مضمون سے ظاہر ہے۔ کہ شافعی مذہب کے لوگ مسٹر محبوب عالم کے نزدیک مسلمانوں میں داخل نہیں ہیں۔ اور وہ صرف حنفی مذہب کے لوگوں کو مسلمان خیال کرتے ہیں۔ خاک ایسی سمجھ پر ؛

امریکہ میں علم سائینس کے ایک ماہر نے تحقیقات کے ذریعہ سے معلوم کیا ہے۔ کہ علی الصباح سوتے سے اُٹھنے سے انسان پاگل ہو جاتا ہے ؛

مسجد۔ روزانہ پیسہ اخبار اللہ وا کے حوالہ سے لکھتا ہے۔ کہ لنڈن میں پہلے سے بہت مسجدیں موجود ہیں۔ اور مسلمانوں کی بھی کثیر تعداد ہے۔ لیکن حال میں معزز لوگوں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ ایک عالی شان مسجد بنوائی جاوے۔ جس کی بنیاد بھی چندہ کر کے ڈالدی گئی ہے۔ قاہرہ میں جو اسلئے سے اعلیٰ مسجد ہے۔ یہ اُسکی نقل ہوگی۔ باہر سے اس کا رنگ سبز اور اندر سے چمکدار ہوگا۔ اور اس قدر وسیع ہوگی۔ کہ تین ہزار آدمی آرام سے نماز پڑھ لیں۔ لیکن اگر ایسے مسلمان ایڈیٹر ایک لاکھ بھی انگلینڈ میں آباد ہوں۔ ؟ جو مسجد کے بننے پر تو خوش ہوں۔ لیکن نماز کے نزدیک تک جاویں۔ تو ان کو ایسی مسجد سے کیا فایدہ ؛

لاہور کی اسٹنٹ سرجن کلاس میں پچیس ۲۵ طالب علموں میں سے اکیس طالب علم پاس ہوئے۔ ایک کا نتیجہ زیر تجویز ہے۔

عیسائیوں کے گھر کا کھانا جایز ہے۔ کہ نہیں یہ ایک استفسار پیسہ اخبار نے چودھویں صدی سے نقل کیا ہے۔ اور اس پر آپ ہی مفتی بن کر رائے زنی کی ہے۔ شریعت اسلام میں دینی امور کی نسبت اُسی شخص کی رائے تسلیم کیجاتی ہے۔ جو کہ ارکان اسلام کا پابند اور متقی شخص ہو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے۔ کہ اس قسم کی شرائط کو مدنظر رکھ کر اخباری ایڈیٹروں اور مصنفوں کو یہ حق کہاں تک فتووں میں دخل اندازی کا حق ہے۔

پبلک کی آگاہی کے لئے ہم زمانہ کے امام اور نبی کریم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے نائب اور خلیفہ کا فتویٰ کا خلاصہ درج کرتے ہیں۔ جو کہ ابھی تھوڑے دن ہوئے البدر میں شایع ہو چکا ہے۔ کہ اسوقت کے اہل نصارے نے دینی تعظیم اور حدود کو بالکل ہی فروگذاشت کر دیا ہے۔ اور ملت اور حرمت میں کوئی تمیز یہ لوگ نہیں کرتے۔ اس لئے شبہ ہے۔ کہ انکے کھانوں میں سور کی چربی ہو یا مردار وغیرہ کی آمیزش ہو۔ اور اسی لئے انکے کھانے کا استعمال اہل اسلام کو جایز نہیں اور قرآن شریف میں اہل کتاب کا لفظ کثرت سے اہل یہود پر استعمال کیا گیا ہے۔ اور دراصل صاحب کتاب بھی یہودی ہی تھے۔ جو کہ شریعت کے وارث تھے۔ انجیل کوئی شریعت نہیں لائی۔ اس لئے بھی اہل کتاب سے یہود ہی مراد ہیں۔ اور اُن کے ذبح وغیرہ اور طعام اہل اسلام کے لئے حلال ہیں۔ اور یوں بھی لکھا ہے کہ یہود لوگ کھانوں اور ذبحوں میں مذہبی شعار اور حدود کے بڑے پابند ہیں ؛

سلطان المعظم یعنے سلطان روم کی منجھلی شاہزادی نعیمہ سلطانہ کے خاوند کمال الدین بادشاہ جو کہ غازی عثمان کے منجھلے بیٹے ہیں۔ ملک و ملت کی بد خواہ جماعت میں جو ترکی نیکہ پارٹی کے نام سے مشہور ہے۔ شامل ہو کر ملک سے بھاگ گئے۔ اور ملک اور سلطنت کو نقصان پہونچانے کی کوشش میں ہیں۔ شاہزادی صاحبہ نے اس مجہولانہ حرکت سے بیزار ہو کر فسخ نکاح کرا لیا ہے ؛ (نیر آصفی)

جاپانی فوج لیاؤ یانگ اور موگڈین کو دارالسلطنت منگولیا پر یکبارگی حملہ کرنیوالی ہے۔

دو لاکھ جاپانی فوج پورٹ آرتھر کی تسخیر کے درپے ہے ؛

۳ اگست کو برٹش فوج لاسہ دارالسلطنت تبت میں داخل ہوئی۔ لاسہ ۱۵ میل اندر چلا گیا ہے۔ ۳ سال تک کسی سے نہ ملیگا۔ اور کسی فوج کو شہر لاسہ میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ؛

لکنت کا علاج ؛

ایک شخص نے اپنے حالات بذریعہ خط کے حکیم نور الدین صاحب کو اس طرح سے لکھے۔ وہ ایک لکنت والے اوستاد سے عربی پڑھا کرتا تھا۔ اور اُسے لکنت کرتے ہوئے دیکھکر خود بھی لکنت کرنے لگی۔ حتے کہ اُسے یہ مرض ہو گیا۔ بدیں بیان بھی لکنت ترقی کی۔ کہ اس نے بولنا ترک کر دیا۔ بہت علاج کئے مگر فائدہ نہ ہوا۔ حکیم صاحب کے اُسے جو علاج لکھا۔ وہ یہ ہے

؛ علاج۔ خدا تعالیٰ کی ذات سے مایوس نہ ہونا چاہیئے وہ لکنت کو بھی دور کر سکتا ہے ؛ مغز بادام مقشر اور مصری کو صبح کھایا کرے اور ایک

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم — دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی کو ظاہر کردیگا — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

آئینہ ہے یہ نور محمد کا
عکس ہے یہ ۔۔۔ کا

چودھویں کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلام احمد کا

ای جہاں منتظر خوشا شاں کہ دلستا
آمسیح دور آخر مہدی آخر زمان

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

البدر

وقل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

قیمت سالانہ ۶ عہ

نمبر ۱۳ | ہر ایک ماہ کی انگریزی ۱-۸-۱۶-۲۴- کو قادیان دارالامان میں طبع کرداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا — اندریں می آمدہ زما دریم — ہم بریں زوار دینا بگذریم

آں کتابے کہ قرآں نام تست — بادۂ عرفان ما از جام اوست — آں رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش مہمت ما مدام

ما ز ونو شیم ہر آبی کہ ہست — جان شد و با جان محمد شد یکے — ہست و خیر الرسل خیر الانام — ہر بزرگے را ز شد اختتام

ما ز دیا ہیم ہر بوزو کمال — وصل دلدار ازل بی وجہ نیست — آنچہ ما را وحی و ایمانی بود — آن از خود ز ہمان جائی بود

از ملائک ما ز خبر ہائی میعاد — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد — اقتدائی قول او در جان ماست — ہر چہ او ثابت شود ایمان ماست

معجزات او بحق اند در ثبات — منکر آں مستحق لعنت است — آنچہ در قرآں بیانش یافتیم — منکر آں مستحق لعنت است

ہست ما را ایں یقین از روئے ظن — معجزات انبیاء و سابقین — آنچہ در قرآں بیانش یافتیم — نزد ما کفر است ہم بیماں ماست

ہم ز قرآں ہم ز وحی ہم ز خبر — یکقدم دوری از ایں آئین کفر — ہر کہ انکاری کند از اشقیاست

۱۵ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں ۔ ماہنامہ بدر پڑھ کر آپ فرما چکے ہیں ۔ (ایڈیٹر)

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۳ بار

میں احمدی کے ماتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے میں اور سچے تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور **دین کو دنیا پر مقدم** رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی وذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ساری سیرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ۔ اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں سیرے گناہ بخش کہ بڑے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔

پھر اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کریگا ۔ کہ آئندہ اس وقت تک کہ یہ سلسلہ قبول ہو جائے شرک سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کو اس وقت تک مغلوب نہیں ہوگا گو کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ **دوم** یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد و بغاوت سے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہیں ہوگا گو کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ **سوم** یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کی پابندی اور اپنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی اور استغفار کرنے میں اوقات بسر کریگا اور دل لگا کر اسکے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روز ورد بنائیگا ۔ **چہارم** یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنی نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ **پنجم** یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں قضا پر راضی ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنیکے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا ۔ **ششم** یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ **ہفتم** یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا ۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور نیکی سے زندگی بسر کریگا ۔ **ہشتم** یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ **نہم** یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض اللہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چلیگا بنی نوع کو اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے جنکی نوع کو فائدہ پہنچیگا ۔ **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا جو کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور قطعوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی جاتی ہو ۔ الخ

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا ۔ دسمبر ۱۹۰۱ء تک ۱۳ سال ہوئے ہیں ۔ چونکہ البدر پورے معنوں کا سالنامہ نہیں ہے اس لئے بارہ مہینوں کی یاد گار میں ہم آپ کی فتح و نصرت کا زمانہ یعنی ۱۲ سال ہی لکھتے ہیں ۔ (ایڈیٹر)

www.aaiil.org

حضرت مسیح موعود کا نزول لاہور میں

باعث تقریب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس تقریب سے کہ مقدمات کی پیشی کے لئے چونکہ بار بار گورداسپور جانا پڑتا ہے۔ اور اس طرح آئے دن بار کا رہنے اور پھر خصوصاً بارش کا موسم ہونے سے سفر کے منشاء اور تکلیف بہت درجہ بڑھ جاتی ہیں۔ یہ تجویز فرمایا تھا۔ کہ جب تک مقدمات کا فیصلہ نہیں ہوتا۔ معہ اہل بیت کے گورداسپور میں ہی قیام کیا جاوے۔ ۱۸ تاریخ کو مقدمہ کی پیشی تھی۔ اوسمان کے بعد عدالت نے ۵ ستمبر کا دن سماعت مقدمہ کے لئے تجویز کیا۔ چونکہ یہ ایک لمبا وقفہ تھا۔ اس لئے خدا معلوم کون سے ایسے محرکات پیدا ہوئے۔ جنکی وجہ سے اس مجسم رحم اور کرم انسان نے ارادہ کیا۔ کہ لاہور چلکر تشنگان آب ہدایت کو پنج دریا کے صحائف کا جام پلایا جاوے۔ اور خواب غفلت میں مدہوش سونے والوں کو بیدار کر کے اس شاہی خطاب سے باخبر کیا جاوے۔ جو کہ طاعون کے رنگ میں ظاہر ہو رہا ہے۔ اور اس حقیقی معبود اور مسیحؑ کی یاد دلائی جاوے۔ جس کو فانی لذات کی عارضی حلاوت کی وجہ سے لوگ فراموش کر بیٹھے ہیں۔ میرا اپنا یہ خیال ہے کہ سال گذشتہ کے آخری حصہ میں چونکہ حضرت مسیح موعود نے ابا رہی سے تجویز فرمایا تھا۔ کہ پنجاب کے بڑے بڑے بلاد و امصار میں سفر کر کے وہاں منہاج نبوۃ پر بذریعہ تقریر و تبلیغ اور اتمام حجۃ کی سنت کو پورا کیا جاوے۔ اور جہاں مقامات کے لاہور ہیں، دارالسلطنت پنجاب ہونیکی وجہ سے ایک اعلیٰ درجہ کا ممتاز شہر تھا۔ اس لئے آپ کے اس ارادہ کو پورا کرنے کے لئے یہ تقریب پیدا ہو گئی

روانگی و منزل مقصود آپ ۲۰ اگست ۱۹۰۷ء کو سب سے اول ٹرین میں گورداسپور سے معہ اہل بیت روانہ ہوئے۔ ٹالہ اور امرتسر وغیرہ سے بعض اصحاب نے معیت اختیار کی۔ امرتسر کے سٹیشن پر وہاں کی احمدی جماعت اور ایک کثیر گروہ دوسرے معززین کا حضور کی زیارت اور ملاقات سے مشرف ہونے کو موجود تھا۔ دو گھنٹہ کے قریب ٹرین وہاں ٹھہری۔ جبکہ لوگ جا جا کر مصافحہ اور ملاقات کرتے رہے۔ وہاں سے پیشتر لاہور کے سٹیشن پر پہنچے۔ دور سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا کل پلیٹ فارم آدمیوں سے پُر ہے۔ اور پاؤں رکھنے کو جگہ نہیں۔ احمدی جماعت کے علاوہ سٹیشن کا عملہ جسمیں انگریز اور ہندو اور مسلمان وغیرہ اور دیگر معززین و عوام الناس لاہور جو کہ زیارۃ کے مشتاق تھے۔ پلیٹ فارم پر موجود تھے۔ سب سے اول مستورات کو گاڑیوں پر سوار کر کے زیر اہتمام حکیم نور محمد صاحب احمدی پروپرائٹر کارخانہ ہمدرد صحت لاہور قیام گاہ پر پہنچا دیا گیا۔ اسکے بعد خود حضرت مسیح موعود اور آپکے دیگر اصحاب کبار گاڑیوں میں سوار ہوئے۔ آپکی گاڑی بہت آہستہ آہستہ قدم بہ قدم اس لئے چلتی تھی۔ کہ تا کہ ان لوگوں کو جو کہ حسن عقیدت اور محبت کی وجہ سے پا پیادہ ہمراہ آ رہے ہیں۔ تکلیف نہ ہو۔

جائے قیام حضور کے قیام کے لئے اس دفعہ میاں معراج الدین عمر احمدی رئیس و ٹھیکیدار لاہور (- - - - -) کا ایوان تجویز ہوا تھا۔ جو کہ حال ہی میں دہلی دروازہ کے باہر تعمیر ہوا ہے۔ لیکن چونکہ مطلق یہ عمارت کل مہمانوں کی آسائش کے لئے کافی نہ تھی۔ اس لئے میاں چراغ الدین صاحب احمدی رئیس لاہور کا ایوان مسمّاۃ مبارک منزل اور آپکی دیگر وسیع عمارات کا ایک بڑا حصہ بھی مہمانداری کے لئے آراستہ کیا گیا تھا۔ یہ مبارک منزل وہ ایوان ہے۔ جہاں حضرت مسیح نے سفر جہلم کیوقت قیام فرمایا تھا۔ اور اس خوشی کی تقریب پر مالکان مکان نے اس کا یہ نام انتخاب کیا تھا۔

سفر جہلم کے واقعات قلمبند کرتے ہوئے ہم نے یہ لکھا تھا۔ کہ اس موقعہ پر جو دعوت لاہور میں حضرت اقدس اور آپکی جماعت کو دیگئی تھی۔ وہ جماعت لاہور کیطرف سے تھی۔ یہ ہماری غلطی تھی۔ پیچھے معلوم ہوا۔ کہ اس کا کل انتظام صرف میاں چراغدین کیطرف سے تھا

یہ ہر دو عمارات جن کو حضرت مسیح موعود کے فرود گاہ ہونے کا فخر حاصل ہوا ہے۔ ریلوے سٹیشن کے قریب دہلی دروازہ کے باہر شاہ محمد غوث صاحب کی مزار کے قریب واقع ہیں۔ اور انکے تعمیر ہو جانے سے احمدی مسافروں کی وہ تکلیفات جو کہ لاہور میں عارضی قیام یا آمد و رفت کی وجہ سے پیش آتی تھیں۔ یک قلم رفع ہو گئیں ہیں چونکہ میاں چراغدین صاحب کی عمارت پہلے سے تعمیر شدہ ہے۔ اس لئے وہ اپنے سیل کیدہ متون سے خیر کثیر حاصل کرنیمیں سبقت لیگئی ہوئی ہے۔

سفر میں اہل بیت کی ہمراہی بعض کم ظرف اور تنگ خیال کے لوگوں نے اس امر پر اعتراض کئے۔ کہ سفر میں بھی عورتوں کے جھگڑے کے سوا ان سے رہا نہ گیا۔ یہ انکی نادانی ہے۔ جن لوگوں نے چشمہ نبوت کے آب حیات سے کوئی جرعہ نوش کیا ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں۔ کہ سرور انبیاء اور امت محمدیہ کے ابو الانبیا آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی دستور تھا۔ کہ ایسے موقعہ پر اہل بیت کو ہمیشہ ہمراہ رکھتے چنانچہ اسی اتباع میں آپکے خدام والا شان مولوی محمد علی صاحب۔ ایم۔ اے۔ خواجہ کمال الدین صاحب بیرسٹر ایٹ لا مرزا خدا بخش صاحب اور دیگر اصحاب کے اہل بیت بھی ہمراہ تھے۔ اور جب حکیم نور الدین صاحب مولانا عبدالکریم صاحب اور عالی جناب نواب محمد علی خان صاحب کے نام حضرت کا ذمان لاہور آنے کے لئے پہونچا۔ تو اسی سنت نبوی کے اتباع میں سر سہ اصحاب معہ اہل بیت کے رونق افروز لاہور ہوئے۔ ہمیں یہ دیکھکر بہت خوشی ہوئی کہ یا لکوٹی سابق بالخیر جماعت نے بھی اس سفر میں اسی سنت پر عمل درآمد کیا۔ (باقیست)

احمدی ڈرافسمینوں سے ضروری التماس

نمبر ۲۴ سے البدر میں ایک خاص نقشہ ٹائیٹل پیج کا دیا جا رہا ہے۔ محض قیاسی طور پر یہ بدر میدان کا خاکہ ہے اگرچہ اسے بعض اصحاب نے پسند فرما کر تاکید کی ہے۔ کہ اسے نہ بدلا جاوے۔ لیکن چونکہ اسکی تیاری کیلئے ایک نقشہ نویس کاتب کیضرورت ہے۔ جس کا ملنا محال ہے۔ اس لئے میری رائے ہے۔ کہ ایک خوش نما اور دل پسند ایسا نظارہ تیار کیا جاوے۔ جس کو علاوہ اپنی خوش نظری کے کاتب کیلئے تیار کرنا بھی آسان ہو۔ اور وہ البدر کے مفہوم کو بھی ادا کرتا ہو۔ اگر میرے مہربان ڈرافسمین توجہ فرماویں۔ تو ایسی نقشہ کا تیار ہونا کوئی مشکل امر نہیں ہے۔ پہلے صرف پنسل سے ڈیزائن کر کے خاکسار کو نقشہ ارسال کیا جاوے۔ پھر جو پسند ہوگا۔ سطر چھپوائی جاویگی۔ جس پر کاتب قلم چھپیر کر تیار کر لیا کرے گا۔

۳ ستمبر ۱۹۰۷ء کو لاہور میں حضرت دتاگنج بخش صاحب قدس سرہٗ کی خانقاہ کے پاس ایک بیکچہ گاہ تھی اور جو ایسے کاموں کے لئے واقعی موزوں جگہ تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لکچر "اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب" پر پڑھا گیا۔ خود حضرت اقدس بھی موجود تھے۔ مگر لکچر مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھا۔ اور اسکے بعد خود حضرت نے ایک تقریر کی۔ جسے ہم دوسری جگہ درج کرینگے۔ دس بارہ ہزار کے قریب مخلوق جسمیں ذی علم صاحب اثر اور وجاہت اشخاص سوا ے عیسائیوں کے جو الناد رکالمعدوم تعداد میں تھے موجود تھے۔ الحمد للہ کہ ناظرین نے بڑے امن اور چین سے اس لکچر کو سنا جہاں تک ہمارا خیال ہے اس تبلیغ اور اتمام حجت نے لاہور کی خاص پبلک کی رائے کو حضرت مسیح کے بارے میں بدل دیا ہے۔ مفصل کیفیت اور خلاصہ لکچر انشاء اللہ دوسرے موقع پر درج کرینگے۔

کلماتِ طیباتِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۷ اگست ۱۹۰۴ء قادیان

شام کی نماز کے بعد چند ایک احباب نے بیعت کی۔ انمیں ایک صاحب ایسے تھے جو کہ اپنے زمانہ جہالت میں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کو سخت الفاظ سے یاد کرتے اور بہت ہی برا بھلا کہتے تھے۔ وہ اپنی ان خطاؤں کی معافی حضرۃ اقدس علیہ السلام سے طلب کرتے تھے۔ آپ فرماتے تھے۔ کہ توبہ کے بعد اللہ تعالیٰ سب گناہ بخشدیتا ہے۔ اس اثنا میں اس تائب کا دل اپنے گناہوں کو یاد کرکے بھر آیا۔ اور پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گیا۔ روتا جاتا تھا۔ اور گناہوں کی مغفرۃ کی دعا بھی کرتا جاتا تھا۔ اُسکی اس حالت کو جناب حکیم نورالدین صاحب نے دیکھ کر عرض کی۔ کہ ایسے ہی مذنب ہیں۔ جنکو گناہ خدا بخشدیتا ہے۔ اس پر سلسلہ کلام چل پڑا۔ اور حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذیل کی تقریر شروع کی۔

فرقہ ملامتی فرمایا۔ کہ ذنوبی آدمی کو اسی لئے قرب بخشتے ہیں۔ بشرطیکہ سائنتہ توبہ اور استغفار بھی ہو۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے خطا اور صغائر میں انبیاء کو بھی شریک کر دیا ہے۔ تاکہ قرب الٰہی کے مراتب میں وہ ترقی کر سکیں۔

فرقہ ملامتی۔ کو میں پسند نہیں کرتا۔ کیونکہ وہ خدا کے مقابلہ پر غیر کے وجود کو بڑا خیال کرتے ہیں اور اپنے اعمال صالحہ کو پوشیدہ رکھکر مخلوق کی نظروں میں متعلم (جائے تہمت) ہوجاتے ہیں۔ یہ انکی غلطی ہے۔ دوسرے وجود کو تو لاشے خیال کرنا چاہیئے اور کسی کے ضرر اور نفع پر نظر ہرگز نہ رکھنی چاہیئے۔ نہ کسی کی مدح سے پھولے اور دل میں خوش ہو۔ اور نہ کسی کی ذم سے رنجیدہ خاطر ہو۔ سچے موحد وہی ہوتے ہیں۔ جو خدا کے سوا کسی دوسرے کے وجود کو کوئی شے خیال نہیں کرتے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ فرقہ ملامتی اس توحید سے گرا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مومنوں کی صفت فرمائی ہے۔ لا یخافون لومۃ لائم۔ کہ وہ کسی ملامت کرنے والی کی ملامت سے نہیں خوف کھاتے۔ اور صرف اپنے مولا کی رضامندی کو مقدم رکھتے ہیں۔

مومن ایک لاپرواہ انسان ہوتا ہے۔ اُسے صرف خدا کی رضامندی کی حاجت ہوتی ہے۔ اور اُسی کی اطاعت کو وہ ہر دم مدنظر رکھتا ہے۔ کیونکہ جب اُس کا معاملہ خدا سے ہے۔ تو پھر اُسے کسی کی ضرر اور نفع کا کیا خوف ہے۔

جب انسان خدا تعالیٰ کے بالمقابل کسی دوسرے کے وجود کو دخل دیتا ہے۔ تو ریا اور عجب وغیرہ معاصی میں مبتلا ہوتا ہے۔ یاد رکھو۔ کہ یہ دخل وہی ایک زہر ہے۔ اور کلمہ لا الہ الا اللہ کے اول جزو لا الہ میں اسکی بھی نفی ہے۔ کیونکہ جب انسان کسی انسان کی خاطر خدا کے ایک حکم کی بجاآوری سے قاصر رہتا ہے۔ تو آخر اُسے خدا کی کسی صفت میں شریک کرتا ہے۔ تبھی تو قاصر رہتا ہے۔ اس لئے لا الہ کہتے وقت اس قسم کے معبودوں کی بھی نفی کرتا ہے۔ صوفیوں نے اس قسم کے ملامتی لوگوں کے بہت سے قصے لکھے ہیں۔ امام غزالی (علیہ الرحمۃ) نے بھی لکھا ہے۔ کہ آج کل کے فقراء ریاکار ہوتے ہیں۔ تن کی آسانی کو مدنظر رکھ کر موٹے جھوٹے کپڑے تو پہنتے نہیں۔ اس لئے باریک کپڑوں کو گیرو یا سبز رنگ لیتے ہیں۔ اور ان کے جبے پہنکر اپنے کو فقراء مشہور کرتے ہیں۔ مقصود ان کا یہ ہوتا ہے۔ کہ لوگوں سے متمیز ہوں۔ اور عوام الناس خصوصیت سے ان کیطرف دیکھیں۔ پھر روزہ داروں کا ذکر لکھا ہے۔ کہ کوئی روزہ دار مولوی کسی کے ہاں جاوے۔ اور اُسے مقصود ہو۔ کہ اپنے روزہ کا اظہار کرے۔ تو مالک خانہ کے استفسار پر بجائے اس کے کہ سچ بولے۔ کہ میں روزہ رکھا ہوا ہے۔ اُسکی نظروں میں بڑا نفس کش ثابت کرنے کے لئے جواب دیا کرتے ہیں۔ کہ مجھے عذر ہے۔ غرضیکہ اسطرح کے بہت سے مخفی گناہ ہوتے ہیں جو اعمال کو تباہ کرتے رہتے ہیں۔ امراء کو کبر اور نخوۃ لگے رہتے ہیں جو کہ اور کے علموں کو کھاتے رہتے ہیں۔

فرقہ ملامتی یہ ایک فرقہ ہے۔ جو کہ قال اللہ اور قال الرسول کا قائل ہوتا ہے۔ مگر لوگوں کی نظروں میں عمدۂ حقیر اور ذلیل بننے کیلئے فاسقانہ حرکات کرتا ہے۔ اور خیال یہ ہوتا ہے۔ کہ میں نفس کو مارتا ہوں۔

غریبوں کی سبقت نجات میں

اس لئے بعض غریب آدمی جنکو اس قسم کے خیالات نہیں ہوتے۔ وہ سبقت لیجاتے ہیں۔ غرضیکہ ریا وغیرہ کی مثال ایک چوہے کی ہے۔ جو کہ اندر ہی اندر اعمال کو کہا مار رہتا ہے خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے۔ لیکن اس کی طرف آنے کے لئے عجز ضروری ہے۔ جس قدر انانیت اور بڑائی کا خیال اسکے اندر ہوگا۔ خواہ وہ علم کے لحاظ سے ہو۔ خواہ ریاست کے لحاظ سے۔ خواہ مال کے لحاظ سے۔ خواہ خاندان اور حسب نسب کے لحاظ سے۔ تو اسیقدر پیچھے رہ جاوے گا اسی لئے بعض کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ سادات میں سے ابدال کم ہوئے ہیں۔ کیونکہ خاندانی تکبر کا خیال انمیں پیدا ہوجاتا ہے۔ قرون اولے کے بعد جب یہ خیال پیدا ہوا تو یہ لوگ رہ گئے۔

اس قسم کے حجاب انسان کو بے نصیب اور محروم کر دیتے ہیں۔ بہت ہی کم ہیں۔ جو ان سے نجات پاتے ہیں۔ امارت اور دولت بھی ایک حجاب ہوتا ہے۔ اسی لئے اگر کوئی غریب اور اونے آدمی سلام علیکم کہے تو اُسے مخاطب کرنا۔ اور وعلیکم السلام کہنا اوسکو عار معلوم ہوتا ہے۔ اور خیال گذرتا ہے۔ کہ یہ حقیر اور ذلیل آدمی کب اس قابل ہے۔ کہ ہمیں مخاطب کرے۔ اسی لئے حدیث میں آیا ہے۔ کہ غریب امیروں سے پانسو سال پیشتر جنت میں جاوینگے۔ ہمیں معلوم نہیں۔ کہ اس حدیث کے معانی کیا ہیں۔ لیکن ہم ان الفاظ پر ایمان لاتے ہیں اس کا ایک باعث یہ بھی ہے۔ کہ غریبوں کا تزکیہ نفس قضا وقدر نے خود ہی کیا ہوتا ہے۔

حصول فضل کے دو راہ

یاد رکھو۔ کہ خدا کے فضل کے حاصل کرنے کے دو راہ ہیں۔ ایک تو زہد نفس کشی اور مجاہدات کا ہے۔ اور دوسرا قضا وقدر کا۔ لیکن مجاہدات سے اس راہ کا طے کرنا بہت مشکل ہے۔ کیونکہ اس میں انسان کو اپنے ہاتھ سے اپنے بدن کو مجروح اور خستہ کرنا پڑتا ہے عام طبائع بہت کم اس پر قادر ہوتی ہیں۔ کہ وہ دیدہ ودانستہ تکالیف جھیلیں۔ لیکن قضاء وقدر کیطرف سے جو واقعات اور حادثات انسان پر آکر پڑتے ہیں۔ وہ ناگہانی ہوتے ہیں۔ اور جب آپڑتے ہیں۔ تو ہر درویش برجان ودرویش ان کو برداشت کرنا ہی پڑتا ہے۔ جو کہ اس کے تزکیہ نفس کا باعث ہوجاتا ہے جیسے شمعدان کو دیکھو۔ کہ جنگ کے بیچ میں لٹتے لٹتے جب مارے جاتے ہیں۔ تو خدا کے نزدیک کس قدر اجر کے مستحق ہوتے ہیں۔ یہ درجات قرب بھی اُن کو قضاء وقدر سے ہی ملتے ہیں۔ ورنہ اگر تنہائی میں ان کو اپنی گردن کاٹنی پڑتی۔ تو شاید بہت تھوڑے ایسے نکلیں۔ جو

www.aaiil.org

شہید ہوں - اسی لئے اللہ تعالیٰ غربا کو بشارت دیتا ہے ولنبلونکم بشیٔ من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ اس کا یہی مطلب ہے - کہ قضاء وقدار کی طرف سے ان کو ہر ایک قسم کے نقصان پہنچتے ہیں - اور پھر وہ جو صبر کرتے ہیں - تو خدا تعالیٰ کی عنائتیں اور رحمتیں اُنکے شامل حال ہوتی ہیں - کیونکہ تلخ زندگی کا حصہ ان کو بہت ملتا ہے - لیکن امرا کو یہ کہاں نصیب - امیروں کا تو یہ حال ہے - کہ پنکھا چل رہا ہے - آرام سے بیٹھے ہیں - خدمتگار چا، لایا ہے - اگر اُس میں ذرا سا قصور بھی ہے - خواہ میٹھا ہی کم یا زیادہ ہے - تو غصہ سے بھر جاتے ہیں - خدمت گار کو ناراض ہوتے ہیں - بہت غصہ ہو - تو مارنے لگ جاتے ہیں - حالانکہ یہ مقام شکر کا ہے - کہ اُن کو ہل جوتنا نہیں پڑا - کاشتکاری کے مصائب برداشت نہیں کئے - چولھے کے آگے بیٹھکر آگ کے سامنے پیش کی شدت برداشت نہیں کی - اور پکی پکائی شے محض خدا کے فضل سے سامنے آگئی ہے - چاہیئے تو یہ تھا - کہ خدا کے احسانوں کو یاد کر کے رطب اللسان ہوتے - لیکن اُس کے سارے ہی احسانوں کو بھولکر ایک ذرا سی بات پر سارا کیا کرایا ناشکرگان کر دیتے ہیں - حالانکہ جیسے وہ خدمت گار انسان ہے اور اُس سے غلطی اور بھول ہو سکتی ہے - ویسے ہی وہ (سید) بھی تو انسان ہے - اگر اُس خدمت گار کی نگہ خود یہ کام کرتا ہوتا - تو کیا یہ غلطی نہ کرتا - پھر اگر ماتحت آگے سے جواب دے - تو اسکی اور شامت آتی ہے - اور آقا کے دل میں رہ رہ کر جوش اُٹھتا ہے - کہ یہ ہمارے سامنے کیوں بولتا ہے - اور اسی لئے وہ خدمت گار کی ذلت کے درپے ہوتا ہے - حالانکہ اُس کا حق ہے - کہ وہ اپنی غلطی کی تلافی کے لئے زبان کشائی کرے - اسی پر مجھے ایک بات یاد آئی ہے - کہ سلطان محمود کی دیا ہارون رشید کی ایک کنیز تھی - اس نے ایک دن بادشاہ کا بستر اجو کیا - تو اُسے گدگدا اور ملائم اور پھولوں کی خوشبو سے بسا ہوا پاکر اسکے دل میں آیا - کہ میں بھی لیٹ کر دیکھوں - تو سہی کو اس میں کیا آرام حاصل ہوتا ہے - وہ لیٹی تو اُسے نیند آ گئی - جب بادشاہ آیا - تو اسے سوتا پاکر ناراض ہوا - اور تازیانہ کی سزا دی - وہ کنیز روتی بھی جاتی اور ہنستی بھی جاتی - بادشاہ نے وجہ پوچھی - تو اس نے کہا - کہ روتی تو اس لئے ہوں - کہ میں چند لمحہ اس پر سوئی - تو مجھے یہ سزا ملی - اور جو اس پر ہمیشہ سوتے ہیں - اُن کو خدا معلوم کس قدر عذاب بھگتنا پڑے گا - پس غریبوں کو

کو ہرگز بے دل نہ ہونا چاہیئے - اُن کا قدم آگے ہی ہے لیکن وہ کوشش کریں - کہ تھوڑی بہت جو کسر ہے - وہ نکالدیویں - کیونکہ بعض وقت ان لوگوں سے غریبی میں ہی بڑے بڑے گناہ صادر ہو جاتے ہیں جبر نہیں کرتے خدا کو گالیاں دینے لگ جاتے ہیں - معاش کی قلت ہو - تو چوری - ڈاکہ - اور دوسرے جرایم شروع کر دیتے ہیں ایسی حالتوں میں صبر کرنا چاہیئے - اور خدا کی نافرمانی کیطرف ہرگز مائل نہ ہونا چاہیئے - قناعت - اور کسر نفسی دراصل انسان کو انسان بنانے کے لئے بڑی کیمیا ہے بشرطیکہ اس کے ساتھ اور قصور نہ ہوں - جیسے مالدار میں تکبر اور نخوت وغیرہ پیدا ہو کر اُنکے اعمال کو تباہ کر دیتے ہیں - ویسے ہی ان میں بے صبری موجب ہلاکت ہوتی ہے - اگر غریب لوگ صبر سے کام لیں - تو ان کو وہ حاصل ہو - جو اور لوگوں کو مجاہدہ سے حاصل نہیں ہو سکتا - خدا نے اصل میں بڑا احسان کیا ہے - کہ انبیاء کے ساتھ غریبی کا حصہ بھی رکھا ہے - آن حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم بکریاں چرایا کرتے تھے - موسےٰ نے بکریاں چرائیں - کیا امرا یہ کام کر سکتے ہیں - ہرگز نہیں - ایک دفعہ کا ذکر ہے - کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر ایک جنگل میں ہوا - وہاں کچھ پیلدار درخت تھے - چند ایک صحابی جو کہ ہمراہ تھے - وہ ان کا پھل توڑ کر کھانے لگے - تو آپ نے فرمایا - کہ فلاں شجر درخت کا پھل کھاؤ - بہت شیریں ہے - اصحابہ نے پوچھا - کہ یا حضرۃ آپ کو کیسے علم ہے - فرمایا - کہ جب میں بکریاں چرایا کرتا تھا - تو اس جنگل میں بھی آیا کرتا اور ان پھلوں کو کھایا کرتا تھا - اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہ تجویز نہیں کیا - کہ انبیاء شاہی خاندان سے ہوں ورنہ تکبر اور نخوۃ کا کچھ نہ کچھ حصہ ان میں ضرور رہ جاتا - اور پھر نبوۃ کے بھی دو حصے کر دیئے تو ایک مصائب اور شدائد کا اور دوسرا فتح ونصرۃ کا

(چونکہ میری طبیعت بیمار تھی - اور رات بھی سخت اندھیری تھی - اس لئے اس سے آگے تقریر کا حصہ قلمبند کرنے کا مجھے یارا نہ ہوا - ضروری اور وہ نکات جو میری نظر میں تھے تھے - وہ میں نے مختصر قلمبند کئے - جن کو ذیل میں درج کرتا ہوں ۔

(ایڈیٹر)

انبیاء کی زندگی کے ان دو حصوں میں بھی آہی حکمت تھی - ایک تو یہی تھی - کہ اُن کے اخلاق میں ترقی ہو - اور سچی بات یہی ہے - کہ جون جون نبوۃ کا زمانہ گذرتا ہے - اور حوادثات اور حادثات کی صورت بدلتی جاتی ہے - انبیاؤں کی اخلاقی حالت بھی ترقی کرتی جاتی ہے - ابتدا میں ممکن ہے - کہ غصہ وغیرہ زیادہ ہو - اس لئے نبی کی زندگی کا آخری حصہ بہ نسبت پہلے کے بہ لحاظ اخلاق کے بہت ترقی یافتہ ہوتا ہے - اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے - کہ ابتدا میں اُن کے اخلاق عام لوگوں سے ترقی یافتہ نہیں ہوتے - بلکہ یہ مراد ہے کہ اپنے دائرہ نبوۃ میں وہ آخری حصہ عمر میں بہت مودب ہوتے ہیں - ورنہ ان کی ابتدائی زندگی کا حصہ بھی اخلاق میں تو کل لوگوں سے اعلےٰ درجہ کا ہوتا ہے - دوسری بات یہ ہے - کہ نبی اگر شدائد اور ہر مصائب سے امن میں رہے - تو ان کی صبر کی قوت کا پتہ لوگوں کو کیسے معلوم ہو - پھر بہت سے اخلاق فاضلہ اس قسم کے ہیں - کہ وہ صرف تنہ دل مصائب پر ہی حاصل ہوتے ہیں - آن حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم پر خدا تعالےٰ کا بڑا فضل واحسان تھا - کہ آپ کو دونو موقعہ عطا کئے - ہر ایک نبی کا یہ کام نہیں - کہ وہ ہر ایک رتبہ کے لوگوں کو ایک کامل نمونہ اخلاق کا پیش کر سکے - فقیر - غریب اور امیر وغیرہ ہر ایک اس کے چشمہ سے سیراب ہوتا ہے - یہ صرف آن حضرۃ کی ہی ذات سے ہے - جس نے کل ضرورتوں کو پورا کر کے دکھا دیا ہے ۔

فرقہ چکڑالویوں نے بھی یہاں ہی ٹھوکر کھائی ہے اُس نے یہ نہیں سمجھا - کہ بغیر نمونہ کے دوسرا انسان تو اتباع کیسے پوری کر سکتا ہے - ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی - کہکر آن حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر ایک طبقہ کے انسان کو مخاطب کیا ہے - کہ ہر ایک قسم کا سبق مجھ سے لو - اور ظاہر ہے - کہ تو جب تک ایک اسوہ سامنے نہ ہو - انسان عمل درآمد سے قاصر رہتا ہے - ہر ایک قسم کے کمال کے حصول کے لئے نمونہ کی ضرورت ہے - انسانی طبایع اسی قسم کی واقع ہوئی ہیں - کہ وہ صرف قول سے مؤثر نہیں ہوتیں - جب تک اس کے ساتھ فعل نہ ہو - اگر صرف قول ہو - تو صدہا اعتراض لوگ کرتے ہیں - دین کی باتوں کو سن کر کہا کرتے ہیں - کہ یہ سب باتیں کہنے کی ہیں - کون اُن کو بجا لا سکتا ہے - یوں ہی بنا چھوڑی ہیں - اور ان اعتراضوں کا رد نہیں ہو سکتا - جب تک ایک انسان عمل کر کے دکھانے والا نہ ہو - آخر چکڑالوی بھی تو ایک عملی نمونہ پیش کرتا ہے - کہ اس طرح کرو - پس اگر وہ نمونہ پیش کر سکتا ہے - اور وہ قابل عمل قرار دیا جا سکتا ہے - تو کیا وجہ جبکہ قرآن نازل ہوا اور وہ اس کا کامل متبع گذرا ہے - اُس کا نمونہ مکمل نہ مانا جاوے ۔

(ایڈیٹر)

www.aaiil.org

حضرت مسیح موعودؑ کی ایک تقریر کا خلاصہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

اسی طرح ہماری کتب کے مطابق یہی بعثت مسیح کا یہی زمانہ ہے۔ حجج الکرامہ والے نے لکھا ہے۔ کہ کل اہل کشوف اسی طرف گئے ہیں۔ کہ مسیح کی آمد ثانی کے لئے چودھویں صدی مقرر ہے۔ شاہ ولی اللہ صاحب نے بھی اسی زمانہ کے لئے اسے چراغ الدین کہا ہے۔ غرضیکہ ہر ایک بزرگ نے جو زمانہ مقرر کیا ہے وہ چودھویں صدی سے آگے نہیں گیا۔ اگرچہ ان میں کچھ اختلاف ہے۔ چودھویں صدی میں لطیف ارشارہ اس طرف تھا۔ کہ دین اسلام چودھویں رات کے چاند کی طرح اس زمانہ میں چمک اٹھیگا۔ جس طرح چاند کا کمال چودھویں رات کو ہوتا ہے۔ اسی طرح اسلام کا کمال کل دنیا میں چودھویں صدی میں ظاہر ہوگا۔

تیرھویں صدی کی تاریکی ان لوگوں پر ضرب المثل ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ اس صدی کے علماء سے بھیڑیوں نے بھی نجات مانگی تھی۔ یہ لوگ چودھویں صدی کے منتظر تھے۔ لیکن جب صدی آگئی۔ تو اپنی بدبختی کے باعث انکار کر گئے۔ اسی طرح قرآن میں ذکر ہے۔

ولما جاءھم کتب من عند اللہ مصدق لما معھم وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ

اہل کتاب منتظر تھے۔ کہ پیغمبر کے آنے پر وہ اس کیساتھ ملکر کفار سے جنگ کرینگے۔ لیکن جب پیغمبر آیا۔ تو انکار پر آمادہ ہوگئے۔

عقل کے نزدیک بھی زمانہ مسیح کا یہی معلوم ہوتا ہے۔ اسلام اسقدر کمزور ہوگیا ہے۔ کہ ایک وقت تھا ایک شخص کے مرتد ہوجانے پر اس میں شور پڑ جاتا تھا۔ لیکن اب لاکھوں مرتد ہوگئے۔ رات دن مخالفت اسلام میں کتب تصنیف ہو رہی ہیں۔ اسلام کی بیخکنی کیواسطے طرح طرح کی تجاویز ہو رہی ہیں۔ عقل یہ نہیں کرتی۔ کہ میں خدا نے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کا وعدہ دیا ہے۔ وہ اسوقت اسلام کی حفاظت نہ کرے۔ اور خاموش رہے یہ زمانہ کس قسم کی مصیبت کا اسلام پر ہے۔ کہ شرفا کی اولاد دشمن اسلام ہوکر گرجاؤں میں چلے گئے۔ اور کھلے طور پر رسول اکرم کی توہین ہو رہی ہے۔ ہر ایک قسم کی گالی اور سب وشتم میں اُن کو یاد کیا جاتا ہے۔ ان تمام امور کو بہ ہیئت مجموعی اگر دیکھا جائے۔ تو عقل کہتی ہے۔ کہ یہی وقت خدا کی تائید کا ہے۔ اور میں تم کو سچ کہتا ہوں۔ کہ اگر یہ سلسلہ قایم نہ ہوتا۔ تو اسلام برباد ہو چکا تھا۔ سو خدا کے وجود کا یہ بھی ایک نشان ہے۔ کہ عین ضرورت کیوقت خدا تعالےٰ نے اس سلسلہ کو قایم کیا۔ اور عین مصیبت کیوقت اسلام کو سنبھالا۔ تائیدات سماوی بھی اگر دیکھی جاویں۔ تو یہاں بھی ایک بڑا خزانہ ہے۔ خدا تعالےٰ نے اپنے فضل سے ہزارہا نشان میرے ہاتھ پر ظاہر کئے۔ اگر میں ان تمام نشانوں کو جمع کروں۔ جو ہر روز میں اور میرے ساتھ رہنے والے دیکھتے ہیں۔ تو ان کی تعداد لاکھ کے قریب ہو جاتی ہے۔ قطع نظر اس کے ہر براہین احمدیہ کے بعض الہامات کو دیکھا جاوے۔ چوبیس برس ہوئے کہ یہ کتاب تصنیف ہوئی۔ جو اس وقت مکہ۔ مدینہ۔ مصر بخارا۔ لنڈن اور ایسا ہی ہندوستان کے ہر ایک حصہ میں پہونچ گئی۔ کئی ایک پادریوں اور دیگر مخالفین اسلام کے گھروں میں پہونچ گئی۔ اب اس کتاب میں مثلاً لکھا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کیطرف سے مجھے ارشاد ہے۔ کہ اس وقت تو اکیلا ہے۔ اور تیرے ساتھ کوئی نہیں۔ لیکن ایک وقت آویگا۔ کہ لوگ تیرے پاس دور دور سے آوینگے۔ (یاتون من کل فج عمیق) تو لوگوں میں پہچانا جاویگا۔ اور تیری شہرت کیجاویگی۔ تیری امداد اور تائید کو دور دور سے لوگ آوینگے۔ پھر کہا کہ لوگ کثرت سے آوینگے۔ اور تو ان سے نرمی اور اخلاق سے پیش آنا۔ ان کی ملاقات سے مت گھبرانا (ولا تصعر لخلق اللہ ولا تسئم من الناس) پھر آخر کار فرمایا۔ (اذا جاء نصر اللہ والفتح وانتھی امر الزمان الینا۔ الیس ھذا بالحق) یعنے جب خدا کی فتح اور نصرت آویگی۔ اور زمانہ کا امر ہماری طرف منتہی ہوگا۔ تو اُس وقت کہا جاویگا۔ کہ کیا یہ سلسلہ حق نہیں۔ اب لاہور اور امرت سر کے لوگ اور ایسا ہی پنجاب کے لوگ اس بات سے واقف ہیں۔ کہ براہین کی اشاعت کیوقت مجھے کوئی جانتا نہیں تھا۔ حتےٰ کہ قادیان میں بہت کم لوگ ہوں گے۔ جو مجھے پہچانتے ہوں گے پھر یہ امور کس طرح پورے ہو رہے ہیں۔

اگرچہ یہ پیشگوئیاں بدرجہ اتم ابھی پوری نہیں ہوئیں لیکن جس قدر ان الہامات کا ظہور ہو رہا ہے۔ وہ طالب حق کے لئے کافی ہے۔ اب کیا یہ میری بناوٹ ہے کہ ایک انسان آج سے چوبیس سال پہلے آج کل کے واقعات کا نقشہ کھینچ سکتا ہے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ ہزارہا مخلوق ۔۔۔ کا مرجع ہوگا۔ خصوصاً جبکہ ایک مدت تک ان امور کا ظہور نہ ہوا۔ جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ امور کسی فراست کا نتیجہ نہیں ہو سکتے ان امور کو دیکھ کر میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ جسقدر نشانات خدا تعالےٰ نے میری تائید میں ظاہر کئے۔ وہ اپنی تعداد اور شوکت میں ایسے ہیں۔ کہ بجز حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کل انبیاء و مرسلین سے ایسے ثابت نہیں ہوئے۔ لیکن اس میں میرا کیا فخر ہے۔ یہ سب کچھ تو اس پاک نبی کی فضیلت ہے جس کی اُمت میں ہونے کا مجھے فخر حاصل ہے۔ پھر میں کہتا ہوں۔ کہ آج کل کے پیرزادوں اور سجادہ نشینوں کو آزما لو۔ کسی پادری یا کسی مذہب کے سرگروہ کو میرے مقابل میں لاؤ۔ خدا تعالیٰ نشان نمائی میں بالضرور اس کو میرے مقابل شرمندہ اور ذلیل کریگا۔ یہاں تو نشانوں کا دریا بہہ رہا ہے۔ میرے دوست اس الہام سے خوب واقف ہیں۔ جو دس بارہ سال ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ انی معین من اراد اھانتک وانی معین من اراد اعانتک

اس ایک الہام کو کس قدر مواقع اور محل پر میرے دوستوں نے پورے ہوتے دیکھا۔ کس طرح لوگوں نے میری اہانت اور تذلیل کے لئے بیڑے اُٹھائے اور کس طرح وہ خود ہی ذلیل اور خوار ہوگئے۔ اس کی ایک مثال نہیں۔ بلکہ کئی ایک مثالیں ہیں۔ ہاں یہ ضرور ہے۔ کہ ان نشانات کو دیکھکر یہی لوگ ابھی گمراہ ہیں۔ سو بات یہ ہے۔ کہ دنیا میں ہمیشہ سے دو گروہ چلے آئے ہیں۔ ایک سعید۔ دوسرا شقی۔ ابوجہل نے ہزاروں نشان دیکھے لیکن وہ کافر ہی رہا۔ سو اس سورۃ میں مومن کے لئے ضرور ہے۔ کہ وہ دعا میں لگا رہے۔

آپ نے جو آج مجھ سے بیعت کی ہے یہ تخم ریزی کیطرح ہے۔ چاہیئے کہ آپ اکثر مجھ سے ملاقات کریں۔ اور اس تعلق کو مضبوط کریں جو آج قایم ہوا ہے۔ جس شاخ کا تعلق درخت سے نہیں رہتا وہ آخر کار خشک ہو کر گر جاتی ہے۔ جو شخص زندہ ایمان رکھتا ہے۔ وہ دنیا کی پرواہ نہیں رکھتا۔ دنیا ہر طرح ملجاتی ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنیوالا

www.aaiil.org

ہی مبارک ہے۔ لیکن جو دنیا کو دین پر مقدم رکھتا ہے وہ ایک مردار کیطرح ہے۔ جو کبھی سچی نصرۃ کا منہ نہیں دیکھتا۔ یہ بیعت اُسوقت کام آسکتی ہے۔ جب دین کو مقدم کر لیا جاوے۔ اور اُس میں ترقی کرنے کی کوشش ہو۔ بیعت ایک بیج ہے۔ جو آج بو یا گیا۔ اب اگر کوئی کسان صرف زمین میں تخم ریزی پر ہی قناعت کرے۔ اور پھل حاصل کرنے کی جو جو فرائض ہیں۔ ان میں سے کوئی ادا نہ کرے۔ نہ زمین کو درست کرے۔ اور نہ آبپاشی کرے۔ اور نہ موقعہ بے موقعہ مناسب کھاد زمین میں ڈالے۔ نہ کافی حفاظت کرے۔ تو کیا وہ کسان کسی پھل کی اُمید کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اُس کا کھیت بالضرور تباہ اور خراب ہوگا۔ کھیت اُسی کا ہے گا۔ جو پورا زمیندار بنے گا۔ سو ایک طرح کی تخم ریزی آپ نے بھی آج کی ہے۔ خدا جانتا ہے۔ کہ کس کے مقدر میں کیا ہے۔ لیکن خوش قسمت وہ ہے۔ جو اس تخم کو محفوظ رکھے اور اپنے طور پر ترقی کے لئے دعا کرتا رہے ؛

مثلاً نمازوں میں ایک قسم کی تبدیلی ہونی چاہیئے۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ آج کل لوگ جس طرح نماز پڑھتے ہیں۔ وہ محض ٹکریں مارنا ہے۔ ان کی نماز میں اسقدر بھی رقت اور لذت نہیں ہوتی۔ جسقدر نماز کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا میں ظاہر کرتے ہیں۔ کاش یہ لوگ اپنی دعائیں نماز میں ہی کرتے۔ شاید اُن کی نمازوں میں حضور اور لذت پیدا ہو جاتا۔ اسلئے میں حکماً آپ کو کہتا ہوں۔ کہ سر دست آپ بالکل نماز کے بعد دعا نہ کریں۔ اور وہ لذت اور حضور جو دعا کے لئے رکھا ہے۔ دعاؤں کو نماز میں کرنے سے پیدا کریں۔ میرا مطلب یہ نہیں۔ کہ نماز کے بعد دعا کرنی منع ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں۔ کہ جب تک نماز میں کافی لذت اور حضور پیدا نہ ہو۔ نماز کے بعد دُعا کرنے میں نماز کی لذت کو مت گنواؤ۔

ہاں جب یہ حضور پیدا ہو جاوے۔ تو کوئی ہرج نہیں۔ سو بہتر ہے۔ نماز میں دعائیں اپنی زبان میں مانگو۔ جو طبعی جوش کسی کی مادری زبان میں ہوتا ہے وہ ہرگز غیر زبان میں پیدا نہیں ہو سکتا۔ سو نمازوں میں قرآن اور ماثورہ دعاؤں کے بعد اپنی ضرورتوں کو بزبان دُعا اپنی زبان میں خدا تعالےٰ کے آگے پیش کرو تاکہ آہستہ آہستہ تم کو حلاوت پیدا ہو جائے۔ سب سے عمدہ دعا یہ ہے۔ کہ خدا کی رضامندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو۔ کیونکہ گناہوں ہی سے دل سخت ہو جاتا اور انسان دنیا کا کیڑا بن جاتا ہے۔ ہماری دعا یہ ہونی چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے ہیں۔ دور کر دے۔ اور اپنی رضامندی کی راہ دکھلائے۔ دنیا میں مومن کی مثال اُس سوار کی ہے۔ کہ جو جنگل میں جا رہا ہے۔ اور راہ میں بسبب گرمی اور تکان سفر کے ایک درخت کے نیچے ستانے کے لئے ٹھہر جاتا ہے۔ لیکن ابھی گھوڑے پر سوار ہے۔ اور کھڑا کھڑا گھوڑی پر ہی کچھ آرام لیکر آگے اپنے سفر کو جاری رکھتا ہے۔ لیکن جو شخص اس جنگل میں گھر بنالے۔ وہ ضرور درندوں کا شکار ہوگا۔ مومن دنیا کو گھر نہیں بناتا۔ اور جو ایسا نہیں۔ خدا اس کی پرواہ نہیں کرتا۔ نہ خدا کے نزدیک دنیا کو گھر بنانیوالے کی عزت ہے خدا مومن کی عزت کرتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ مومن نوافل کے ساتھ خدا کا قرب حاصل کرتا ہے نوافل سے مراد یہ ہے۔ کہ خدمت سفر آخرت میں زیادتی کیجاوے۔ ہر ایک خیر کے کام میں دنیا کا بندہ تھوڑا سا کر کے سست ہو جاتا ہے۔ لیکن مومن زیادتی کرتا ہے۔ نوافل صرف نماز سے ہی مخصص نہیں۔ بلکہ ہر ایک حسنات میں زیادتی کرنا نوافل ادا کرنا ہے مومن محض خدا کی خوشنودی کے لئے ان نوافل کی فکر میں لگا رہتا ہے۔ اُس کے دل میں ایک درد ہے۔ جو اُسے بے چین کرتا ہے۔ اور وہ دن بدن نوافل و حسنات میں ترقی کرتا جاتا ہے اور بالمقابل خدا بھی اُس کے قریب ہوتا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ مومن اپنی ذات کو فنا کر کے خدا کے سائے تلے آ جاتا ہے۔ اس کی آنکھ خدا کی آنکھ۔ اُس کے کان خدا کے کان ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ کسی معاملہ میں خدا کی مخالفت نہیں کرتا۔ ایک روایت میں یہ بھی ہے۔ کہ اُس کی زبان خدا کی زبان اور اُس کا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہو جاتا ہے۔ پھر خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ مجھے کسی بات میں اس قدر تردد نہیں ہوتا۔ جسقدر مومن کی جان نکالنے میں تردد ہوتا ہے۔ یوں تو خدا کی ذات سب تردد ذات سے پاک ہے۔ لیکن یہ فقرہ جو فرمایا تو مومن کے اکرام کے لئے فرمایا۔ اب دوسرے لوگ کیڑے مکوڑوں کیطرح مر جاتے ہیں۔ لیکن مومن کا معاملہ دگرگون ہے۔ مجھے یہ سمجھ آتی ہے۔ کہ جو صلحاء اور انبیاء کی زندگی آئے دن طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا رہتی ہے اور بعض وقت اُن کو خوفناک امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ جیسے کہ ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت تھی۔ یہ اس تردد کا اظہار ہے۔ جس کا اوپر ذکر ہوا ہے۔ گویا اللہ تعالےٰ اس سے معاملہ ایسا کرتا ہے۔ اور خوفناک بیماریوں سے اُسکو نجاۃ دیکر ظاہر کر دیتا ہے۔ کہ وہ اُسے معمولی انسانوں کیطرح ضائع نہیں کرتا۔ قرآن اور حدیث سے ثابت ہے۔ کہ مومن کی ہر ایک چیز بابرکت ہو جاتی ہے۔ جہاں وہ بیٹھتا ہے۔ وہ جگہ دوسروں کے لئے موجب برکت ہوتی ہے۔ اس کا پس خوردہ اور دوں کے لئے شفا ہے۔ حدیث میں آیا ہے۔ کہ ایک گنہگار خدا تعالےٰ کے سامنے لایا جاویگا۔ خدا تعالیٰ اس سے پوچھیگا۔ کہ تو نے کوئی نیک کام کیا۔ وہ کہیگا۔ کہ نہیں۔ پھر خدا تعالیٰ اس کو کہیگا۔ کہ فلاں مومن کو تو ملا تھا۔ وہ کہیگا۔ خداوندا۔ میں ارادتاً تو کبھی نہیں ملا۔ وہ خود ہی ایک دن مجھے راستہ میں ملگیا۔ خدا تعالےٰ اُسے بخشدیگا۔ پھر ایک اور موقعہ پر حدیث میں آیا ہے۔ خدا تعالیٰ فرشتوں سے دریافت کریگا۔ کہ میرا ذکر کہاں پر ہو رہا ہے۔ وہ کہیں گے۔ کہ ایک حلقہ مومنین کا تھا۔ جہاں دنیا کے ذکر کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ البتہ ذکر الٰہی آٹھوں پہر ہو رہا ہے۔ ان میں ایک دنیا پرست شخص تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماویگا کہ میں نے اس دنیا دار کو اس ہم نشینی کے باعث بخشدیا

انھم قوم لا یشقی جلیسھم

بعض حدیثوں میں آیا ہے۔ کہ جہاں ایک مومن امام ہو اس کے مقتدی پیش ازیں کہ وہ سجدہ سے سر اٹھاوے بخشدیئے جاتے ہیں۔

مومن وہ ہے۔ کہ جس کے دل میں محبت الٰہی نے عشق کے رنگ میں جڑ پکڑ لی ہو۔ اس نے فیصلہ کر لیا ہو۔ کہ وہ ہر ایک تکلیف اور ذلت میں بھی خدا کا ساتھ نہ چھوڑیگا۔ اب جس نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کب کسیکا کانشنس کہتا ہے۔ کہ وہ ضائع ہوگا۔ کیا کوئی رسول ضائع ہوا۔ دنیا نا خنوں تک ان کو ضائع کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ لیکن وہ ضائع نہیں ہوتے جو خدا کے لئے ذلیل ہو۔ وہی انجام کار عزت و جلال کا تخت نشین ہوگا۔ ایک ابوبکر ہی کو دیکھو۔ جس نے سب سے پہلے ذلت قبول کی۔ اور سب سے پہلے تخت نشین ہوا۔ اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ پہلے کچھ نہ کچھ دکھ اٹھانا پڑتا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے ؛

عشق اوّل سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

عشق الٰہی بے شک اوّل سرکش و خونی ہوتا ہے تاکہ نااہل دور ہو جاوے۔ عاشقان خدا تکالیف

www.aaiil.org

ضوابط اخبار البدر

(۱) حجم اخبار کا دراصل ۸ صفحہ ہیں۔ جنہیں ٹائیٹل وغیرہ شامل ہے۔ دو فالتو صفحہ صرف بعض اوقات کسی ضرورت پر ایزاد کئے جاتے ہیں۔

(۲) مضامین۔ البدر کا خواص اور مقدم مضمون حضرۃ امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات حتی الوسع ایک ہفتہ کے فاصلہ سے پونچانا ہے۔ بصورت نہ ہونے تقریروں وغیرہ کے آپ کی تصانیف میں سے عمدہ مضامین تبلیغ عملدرآمد اور ایزاد معرفت کے لئے یاددہانی کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہیں اس کے بعد جماعت احمدیہ کی خبریں اور دوسرے اخلاقی مضامین تردید مذہب باطلہ اور خود البدر کی اشاعت کے متعلق تحریکات۔ اور مراسلات وغیرہ

(۳) اوقات اشاعت۔ اخبار کی اشاعت کی تاریخیں اگرچہ ہر ماہ کی یکم۔ ۱۰۔ ۱۶۔ ۲۴۔ ہیں۔ اور حتی الوسع بڑی دیانت داری سے کوشش کی جاویگی۔ کہ وقت پر اشاعت ہو۔ مگر تاہم بروقت اشاعت کی ذمہ واری کسی تعہد کے ساتھ کارخانہ اپنے ذمہ نہیں لیتا۔

(۴) خط وکتابت۔ کارخانہ کے متعلق خط وکتابت خواہ کسی قسم کی ہو۔ اپنا نمبر خریداری ضرور درج کرنا چاہیئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ ہمراہ نہ ہوگا۔ کارخانہ جواب دینے کا ذمہ وار نہیں۔

(۵)۔ عدم رسید اخبار۔ اگر ایک ہی مقام یا اس کے گردنواح میں اخبار پونچگیا ہو۔ اور آپ کو نہ ملا ہو۔ تو تاریخ رسید سے ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ کو اطلاع دینی چاہیئے۔ ورنہ ممکن ہے۔ کہ وہ نمبر نہ مل سکے۔

(۶) تبدیل پتہ۔ تبدیلی کیوقت چند دن پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہیئے۔ جہاں پتہ بدلنا ہے۔ ورنہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گیا۔ اور آپ کو نہ ملا۔ تو ہم ذمہ وار نہیں۔

(۷) چندہ سالانہ۔ پیشگی اگر بلاتقاضائے خود ارسال کیا جاوے پیشگی۔ پیشگی بذریعہ وی پی جس میں ایک کتاب قیمتی ارسال کی جاویگی۔

برٹش فارن۔ ممالک یعنی ہندوستان سے باہر ہے۔

جو خریدار۔ ایک دو ماہ بعد اطلاع قیمت کے وعدہ پر اخبار جاری کراتے ہیں۔ اگر ان کا چندہ بلا تقاضا بھیجنے وعدہ پر نہ پونچا تو ان کے نام وی پی ارسال ہوگا۔

تفسیر القرآن بالقرآن پر بعض احباب کی رائے

برادرم جناب ایڈیٹر صاحب

ہماری جماعت کے معزز و متقدر فرد ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب نے جو تفسیر القرآن بالقرآن لکھی ہے۔ اسکے متعلق میں ایک نہایت ضروری گذارش کرنا چاہتا ہوں جس سے میرا مقصود صرف اصلاح ہے۔ نہ کہ نکتہ چینی +

قرآن کا عربی متن نہایت ہی غلط لکھا گیا ہے۔ جسے دیکھ کر طبیعت بڑی سخت مکدر ہوتی ہے تصحیح نظر میں سے سوائے چند اوراق کے بدخط بھی اول درجے کا ہے

ترجمہ کرنے میں جن باتوں کا وعدہ کیا گیا تھا ان کا اکثر جگہ بالکل لحاظ نہیں کیا گیا۔ بلکہ کئی الفاظ تو درکنار آیات کا ترجمہ ہی چھوڑ دیا ہے۔ پھر ترجمہ معنے خیز نہیں بلکہ بعض مقامات پر خاص کر وہ معنے اختیار کئے گئے ہیں۔ جن کو الفاظ سے کچھ علاقہ نہیں۔ کئی آیات تفسیر طلب تھیں۔ اور مفسر نے انکی تفسیر نہیں کی۔ باوجود ان نقصوں کے ہمیں اس بات کا اعتراف ہے کہ جب تک کوئی دوسری تفسیر تیار نہیں ہوتی۔ یہی غنیمت ہے۔ مگر کیا اچھا ہو اگر ڈاکٹر صاحب موصوف اس پر نظر ثانی کر کے اسے دوبارہ خوشخط چھپوائیں۔ اور اصلاح طلب مقامات کی اصلاح کر دیں۔ اور جہاں زیادہ وضاحت کی ضرورت ہو۔ وہاں توضیح کر دیں۔ پھر یہ تفسیر ایک بے نظیر تفسیر ہو جاویگی۔ اور مفسر رحمتہ اللہ علیہ شکریہ قومی کے مستحق ہوں گے۔ اور عند اللہ ماجور!

اس میں احمدی جماعت کو اب ایک مترجم قرآن کی نہایت سخت ضرورت ہے۔ جہاں جہاں جماعت ہے۔ وہاں ضرور صبح یا شام کو درس ہوتا ہے مگر افسوس کہ ان کو کوئی معتبر ترجمہ نہیں ملتا۔ جس کے ذریعے وہ قرآنی الفاظ پر پورا تدبر کر سکیں۔ میرے خیال میں ایک ایسا ترجمے والا قرآن مجید بہت جلد شائع ہونا چاہیئے جسے پڑھکر قرآنی مطالب سے آگاہی ہو سکے تفسیر طلب مقامات کی تفسیر بھی ہونی چاہیئے مگر نہ اسقدر لمبی کہ سفر میں ساتھ ہی نہ لے جائی جا سکے۔ برادرم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی تفسیر اس مطلب کے لئے کافی +

نہیں۔ اس کی تقطیع اس کا حجم اسی قابل ہے۔ کہ ہر جگہ پڑھی جا سکے اور پھر اس سے فائدہ حاصل کرنا ہر فرد چاہتا ہے +

نیازمند نے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور عرض کیا تھا۔ کہ قرآن مجید کے ایک ایسے ترجمہ کی ضرورت ہے۔ جس پر الہامی مہر لگی ہوئی ہو۔ کہ بس یہی ترجمہ ٹھیک ہے۔ اور وہ حضور فرمائیں۔ یا کم از کم حضور کی نگرانی میں تیار ہونا چاہیئے۔ مگر وہاں سے جواب ملا۔ کہ ابھی وہ وقت نہیں آیا۔ جب اللہ تعالےٰ چاہے گا یہ کام ہو جاویگا۔ یفعلون ما یؤمرون آیت پڑھ دی۔ چونکہ خاکسار نے ضرورت جتلانے کے لئے یہ بھی التماس کیا تھا کہ دس ہزار قرآن مجید مترجم اسی وقت احمدی جماعت لے لیگی تیار ہے جواب میں مولوی عبدالکریم صاحب فاروق ثانی نے کیا ہی اچھا فرمایا۔ کہ احمدی احمد تاجر نہیں ہوتے۔ کہ اگر خریدار دیکھیں تو فوراً وہ کام شروع کر دیں۔ بلکہ ہر حال میں خدا تعالےٰ کی مرضی کے مطابق کارروائی ہوتی ہے۔ پبلک کا خیال ہو یا نہ ہو میں نے سنا تھا۔ کہ مولانا حکیم نورالدین صاحب صدیق ثانی نے بھی ایک تفسیر لکھی ہے۔ مگر وہ تو عربی میں ہے اس لئے اس سے خواص ہی فائدہ اٹھائیں گے۔ دوسرا خدا جانے وہ کب چھپے۔ کیونکہ سنا جاتا ہے مولانا موصوف ہر سال اس کی اصلاح فرماتے رہتے ہیں۔ یا اس میں نئی نئی ایزادیاں ہوتی رہتی ہے۔ اور ایزادیاں بھی کیوں نہ ہو جبکہ امام ہمام کے فیض مسیحائی سے ہر روز عجیب عجیب معارف و حقائق کھلتے رہتے ہیں +

خیر ان تمام پریشان خیالات کو عرض کر کے اے ایڈیٹر صاحب مکرم میرے! میں آپ سے ملتمس ہوں کیا آپ ایک مترجم جائیں کا بندوبست کر سکتے ہو۔ یا کم از کم ہمارے ڈاکٹر صاحب اپنی تفسیر پر نظر ثانی کر کے اسے دوبارہ خوشخط چھپوانے کی تکلیف گوارا نہ فرمائیں گے۔

(احمدی گجراتی)

حضرت حکیم نورالدین صاحب کو بھی اس سے اتفاق رائے ہے۔ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اس سے بھی پیشتر اسی قسم کی رائے اظہار کر چکے ہیں + (ایڈیٹر)

بھی افسوس ہے کہ لاہور سے واپس آنے پر مطبع کا کاتب بیمار ہو گیا اور اس وجہ سے مسلسل مضمون جسکی تجویز تھی رہ گیا اور مختلف مضامین جوڑ کر اخبار پورا کیا گیا +

www.aaiil.org

عالم اخبار

——— شاہِ ایران کے تیسرے بھائی جنکی عمر اب بیس سال کی ہے۔ ایران مین اپنے ملک سے ناخوش ہوکر آستانہ علیہ پر آگئے ہین۔ اور فوج عثمانی مین کسی عالی منصب کے خواستگار ہین

——— **بکری کا دودھ** ہمارے ملک مین بکری کا دودھ بچون کو اکثر دیا جاتا ہے۔ اور بہت سے لوگ اُسے تاثیر مین سرد اور صفرا شکن اور ہضم ہونے مین گائے کے دودھ سے ہلکا سمجھکر کبھی کبھی استعمال کرتے ہین لیکن عام طور پر گائے اور بھینس کا دودھ مستعمل ہے۔ مزے مین یہ دونو دودھ بکری کے دودھ سے بہتر اور باعتبار غذا کے زیادہ مقوی خیال کئے جاتے ہین۔ اور یہان یہ مانی ہوئی بات ہے۔ کہ دہنیت مین بکری کا دودھ اُن سے بہت کم ہے۔ مگر حال مین ڈاکٹر دوکر صاحب نے بذریعہ تجربہ ثابت کر دکھایا ہے۔ کہ بکری کے دودھ مین غذائیت زیادہ ہے۔ انہون نے ایک نمائش مین جہان عمدہ گائین اور عمدہ بکریان موجود تھین۔ دونون کے دودھ کا امتحان کیا جسکے نتائج حسب ذیل تھے ؛

	گائے	بکری
پانی	۸۷/۴۰	۸۲/۲۰
مسکہ خالص	۴/۳۲	۷/۳۰
پنیر	۴/۱۲	۲/۶۷
شکر دینی	۵/۱۲	۵/۲۸
مواد معدنی	۷۹۲/-	۱۱/۳۷

ان ہندسون کی معانی اگر الفاظ مین بیان کئے جاوین تو یہ کہنا قریب قریب درست ہے۔ کہ بکری کے دودھ کا ایک گلاس مین گائے کے دودھ کے اتنے ہی بڑے گلاس سے دگنی دہنیت یا غذائیت ہے۔ اگر یہ کیفیت عام طور پر معلوم ہوجائے۔ تو میرے خیال مین بکری کے دودھ کی گائے کے دودھ سے زیادہ قدر ہونے لگے۔ اور بکریون کے رکھنے اور پالنے اور ان کی نسل بڑہانے کی طرف زیادہ توجہ ہونے لگے۔ مگر صرف ایک ہی تجربہ بکری کے دودھ مین نئی دریافت نہیں ہوئی۔ بلکہ ایک عجیب ہی نئی تاثیر دریہی بیان کی جاتی ہے۔ اور وہ یہ کہ اگر کوئی ہمیشہ اُس کا استعمال کرے۔ تو اغلب ہے۔ کہ وہ ٹیوبر کلوس یعنی مرض سل سے بچا رہے ؛ (نیر اصفی)

——— **خدا پر ستون کے دو گروہ**۔ دنیا مین خدا کے ماننے والون کے دو گروہ ہین۔ ایک تو وہ ہے۔ کہ خدا کو اس بیوقوف مطلق العنان بادشاہ کی مانند تصور کرتا ہے۔ جو بیٹھے بٹھائے طبیعت کے آثار چڑھاؤ کے ساتھہ طرح طرح کے احکام نافذ کرتا رہتا ہو۔ ایک شخص کو کبھی ہاتھی بخشتا ہے۔ کبھی اُسی کو گدھے پر سوار کراتا ہے۔ یا تو خزانون کا منہ کھولے ہوئے رعایا کو مالا مال کر رہا ہے۔ یا دل مین یکایک جو ایک ولولہ اُٹھتا ہے۔ تو ہاتھہ مین ظلم و جور کے تیر تفنگ لیے ہر سامنے آنیوالے کو نشانہ بنا رہا ہے۔ ان لوگون کے عقیدے کیمطابق تو کسی ایک واقعہ پر جو گذر رہا ہو۔ یا عنقریب ہونیوالا ہو اپنی زبان کرنا یا اُسکے نشیب و فراز اور ممکن الوقوع نتائج کی جانچ پڑتال کرنا اس غرض سے کہ اپنے اغراض و مقاصد کی حفاظت مناسب طور پر ہو سکے۔ اگر گناہ کبیرہ نہین تو گمراہی ضرور ہے۔ دوسرا گروہ وہ ہے۔ جو خدا کو خالق۔ مالک رازق تمام اوصاف سے موصوف سمجھتا ہے۔ جو پہلے گروہ کے نزدیک خدا کے نہین۔ مگر یہ خدا کو پل مین تولہ پل مین ماشہ نہین سمجھتا ہے۔ اس گروہ کے نزدیک خدا کا ہر کام ایسے مستقل اور پائیدار اصول پر ہوتا ہے۔ کہ اُسکی مثال سوائے اسکے اور کوئی کر نہیں سکتا۔ وہ کسی کام کو بلا وجہ نہیں کرتا اگرچہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ وہ کسی کام کے کرنے سے پہلے اُسکے اسباب مہیا کرتا ہے۔ آگے اُن اسباب کے بھی اور سبب ہوتے ہین۔ اور پھر سبب کا سبب الاسباب وہ خداوند عزّ و جل خود ہوتا ہے ؛

——— آریہ سماج کے ممبر اب اپنی غلطیون پر خود ہی مطلع ہونے لگے ہین۔ چنانچہ اُنکے ایک اخبار نگار نے جو کہ امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔ ۱۵ اگست ۱۹۰۴ء کے پرچہ مین ایک مضمون ایک صاحب ستیارام صاحب ساکن انارکلی لاہور کیطرف سے شائع کیا ہے۔ جس مین وہ ظاہر کرتے ہین۔ کہ آریہ صاحبان کی اندرونی حالت نہایت ردی ہے۔ وہ لکھتے ہین۔ "آریہ سماج کا جو ممبر دوسرون پر نکتہ چینی کرتے ہین۔ ہوشیار۔ مذہبی مسائل پر بحث کرنے مین طاق اور لکچر اور پدیش دینے مین ماہر ہے۔ وہ فی زمانہ آریہ سماج کا برگزیدہ ممبر سمجھا جاتا ہو باوجودیکہ اس کے اچار۔ بیوہار۔ خواہ اس کے اپنے کنبہ کے بالکل برخلاف ہی کیون نہ ہو۔ اور اُس کی عملی زندگی خواہ کسیقدر ہی قابل نفرت کیون نہ پائی جاوے اور اگر کہیں مذکورہ بالا ممبر سندھیا اور ہون بھی کرتا ہو۔ تو بس پھر خدا ہی حافظ۔ وہ تمام دیگر ممبران کو جو خواہ اچار بیوہار مین اس سے ہزار درجہ اچھے کیون نہ ہون۔ محض سندھیا ہون کرنے کی وجہ سے گردن زدنی سمجھتا ہے۔ اور اپنے آپ کو محض سندھیا ہون کرنے کی وجہ سے چال چلن مین عوام پر لے درجہ کا جھوٹا فریبی پرپنچیا ہانی کرنے والا وغیرہ وغیرہ بھی کیون نہ ہو۔ دیوتا سمجھتا اور ظاہر کرتا ہے۔"

پھر اس کے آگے چلکر راقم مضمون نے آریہ پتر کے حوالہ سے گوہر فشانی کی ہے۔

ہم ایسی بات کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں جسکو ہندو بھائی ماننے اور ہمارا ساتھہ دینے کو تیار نہ ہون۔ ہم ایک جنم کے مسلمان کی شدھی کر کے دیگر ہزارون مفید کامون کو بگاڑنا نہیں چاہتے۔ اور ہم ایسے مورکھ نہیں۔ کہ جنم کی ذات پات کی قید کو بلا رضامندی ہندون کے اسی وقت توڑ کر ایک علیحدہ فرقہ بن جائیں۔ غرضیکہ ہندو کمیونٹی کے روکے ساتھہ ہی آریہ سماج کو چلنے مین خیریت ہے ورنہ خیریت نہین۔

تاہم ہمارے نزدیک بہت ہی غنیمت ہوگا۔ اگر وہ اب بھی گندہ دہانی اور فحش کلامی اور مذاہب کے بزرگان دین کی توہین کا پیشہ ترک کر دین۔

تفسیر القرآن کی نسبت بعض احباب کی رائے صفحہ پر درج ہے ؛

اسکی نسبت میری یہ رائے ہے۔ کہ مصنف تفسیر کو چاہیے جیسے کہ صاحب مراسلہ نے بھی تجویز کیا ہے۔ کہ جسقدر اغلاط ظاہری اور معنوی تفسیر مین رہ گئی ہین۔ انکی تصحیح الگ شائع کر کے ان احباب کیخدمت مین جنہون نے اسے آجتک خریدا ہے۔ بذریعہ اشتہار کے مفت پونچائی جاوے۔ اور آیندہ بطور ضمیمہ کے تفسیر کے ساتھہ اسکی جزو قرار دی جاوے اس مراسلہ کے پونچنے سے پیشتر ہی اُسکی غلطیون پر آگاہ ہوکر مینے اسی قسم کے مضمون کا ایک خط مصنف کو لکھا تھا۔ لیکن نہ معلوم کہ کن وجوہات پر انہون نے جواب دینا پسند نکیا۔ اس مراسلہ کی رسید پر بھی مین اسکی اشاعت کی نسبت بہت پس و پیش مین تھا۔ بلکہ مین نے اسکی اطلاع بھی مصنف کو دی۔ لیکن ایک معقول انتظار کے بعد جب صدائے بازگشت کا معاملہ ہوا۔ اور صاحب اسلئے اصحاب نے مناسب جانا کہ احمدی بھائی کو اغلاط سے مطلع کر دیا جاوے۔ اسلئے اس مراسلہ کی اشاعت ضروری سمجھی گئی۔

قرآن کریم کے ترجمہ کی ضرورت تو واقعی ہے اور جب ضرورت واقعی ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کوئی سامان بھی اُس کا کر دیگا۔

طالبگار باید صبور رد حصول

البدر نمبر ۳۲ جلد ۳ بابت ۲۴ اگست ۱۹۰۴ء جسکی اشاعت ستمبر ۱۹۰۴ء میں ہوئی

حضرت مسیح موعود کا نزول لاہور میں

گذشتہ اشاعت سے آگے

دوسرے دن ۱۲ اگست کو مولوی مبارک علی صاحب احمدی سیالکوٹی نے وفات مسیح اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے اثبات پر ایک جامع وعظ فرمایا۔ جس سے ناظرین محظوظ ہوئے۔ آج کی ظہر کی نمازیں خود حضور علیہ السلام شریک ہوئے۔ مفتی محمد صادق صاحب نے امامت کرائی۔ اور ظہر اور عصر کی دونوں نمازیں قصر اور جمع کرکے ادا ہوئیں۔

زائرین اور احمدی احباب کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی تھی۔ اور یہ ترقی اسی طرح ۸ تاریخ کی صبح تک رہی جو کہ لیکچر کے پڑھے جانے کا دن تجویز ہوا تھا۔ لیکن چونکہ انتظام کے لئے وقت بہت کم تھا۔ اس لئے متعلقہ حکام وقت کے مشورہ سے اسکی تاریخ اوّل یکم ستمبر اور بعد ازاں ۳ ستمبر مقرر ہوئی۔ جب احباب کو یہ علم ہوا۔ تو ۸ تاریخ کو قریب پیر و نجات کے کل احباب رخصت ہوگئے۔ اور ۳ ستمبر کو پھر قریب ڈیڑھ ہزار کے جمع ہوگئے۔ بعد ادائیگی نماز کے لاہور کی احمدی جماعت نے ایک کرسی مہیا کی۔ اور حضرت سے اس پر جلوہ افروز ہونے کی درخواست کی گئی۔ چونکہ خود حضور کے غلاموں اور نیز دیگر زائرین کا ایک کثیر مجمع موجود تھا۔ اس لئے مناسب موقعہ دیکھ کر اپنے ایک جامع تقریر فرمائی۔ جسمیں بتلایا۔ کہ صرف بیعت ہو کے الفاظ کی تکرار پر نجات کا مدار مت رکھو۔ بلکہ ہر ایک لفظ اور قول کو عملی لباس پہناؤ۔ تب نجات پاؤ گے۔ اور ضمناً ان آزاد منش نئی تہذیب اور روشنی کے دلدادوں کو بھی نصیحت فرمائی۔ جنہوں نے قومی عروج اور ترقی کا مدار عورتوں کی بے پردگی پر رکھا ہے۔ اور جماعت کو تاکید کی۔ کہ باہمی مصالحت اور اتفاق کی کوشش کریں۔ اور بعض کی اس عادت پر بہت ہی افسوس اور ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ جو کہ ادنےٰ ادنےٰ سی فروگذاشتوں اور باتوں پر دلوں میں بغض اور کینہ پیدا کر لیتے ہیں۔ اور ایک دوسرے پر غالب آنا چاہتے ہیں۔ نیز خُلق کی تعریف کرتے ہوئے اپنے بتلایا۔ کہ خلق اور خلق میں سے خُلق ایسی شے ہے۔ کہ جس کی اصلاح ہو سکتی ہے حالانکہ خَلق میں اگر کوئی کمی ہو۔ تو اسکی اصلاح اور تکمیل محال ہے جیسے کسی کا ہاتھ چھوٹا پیدا ہو۔ تو وہ بڑا نہیں کر سکتا۔ حالانکہ باطنی قوائے۔ یعنے اخلاق میں کمی بیشی پر اسے اختیار دیا گیا ہے۔ یہ تقریر اپنے موقعہ پر درج اخبار ہوگی۔

اثنائے تقریر میں کوئی وزیر آبادی مولوی۔ جو کہ مسیح موعود کے منکروں میں سے پرانے متعصب تھے۔ خلاف آداب جلسہ و بلا اجازت منتظمان جلسہ بول اُٹھے۔ اور انکی یہ ترکش میں جو کند اور شکستہ تیر تھے۔ ان کو بلا کسی دیکھ بھال کے چلانے لگے۔ اور جس میدان مباحثہ کی راہ کو تقریروں اشتہاروں اور رسالوں کے ذریعہ ایک عرصہ دراز سے مسیح موعود بند کر چکے ہیں۔ اسکو وہ پھر کھولنے لگے۔ بار بار سمجھانے پر جب وہ اپنی شرارت اور رخنہ اندازی سے باز نہ رہے۔ تو آخر کار منتظمان جلسہ نے ان کو باہر نکالدیا اس سے حاضرین کو اس لئے صدمہ ہوا۔ کہ جو تقریر حضرت اقدس فرما رہے تھے۔ اس کا ایک بہت سا حصہ باقی رہ گیا۔ اور لوگوں کے مختلف سوالات کا دروازہ کھل جانے کے باعث رُخ سخن بدل گیا۔ مگر اصل بات یہ ہے۔ کہ یہ باتیں بھی سنت الٰہی میں داخل ہیں۔ کہ جب آدم یا آدم صفت کوئی برگزیدہ اصلاح کرتا ہو۔ تو ابلیس یا ابلیس صفت اپنی رخنہ اندازی کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ شور و شر کے فرو ہونے کے بعد حضور علیہ السلام تشریف لیگئے۔

۲۲ تاریخ کو جناب مولوی محمد اسماعیل صاحب نقشہ نویس دہلوی مصنف کتب شہادت آسمانی وغیرہ وایڈیٹر جو پروپرائیٹر رسالہ المنصور احمدی جماعت کے اون موجودہ احباب کا فوٹو (عکسی تصویر) لیتے رہے۔ جن کے اسمائے گرامی ضمیمہ انجام آتھم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک پیشگوئی کی تکمیل کی تقریب پر درج ہے۔ اور جن کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب بدر سے تشبیہ دی ہے۔ یہ فوٹو اپنے اس غرض سے لئے۔ کہ المنصور رسالہ کے ساتھ ان کی ایک ایک کاپی ہدیہ ناظرین کی جاوے۔ ہماری رائے میں بہت مناسب ہوگا۔ کہ اگر مشاہیر احمدیہ کے عنوان کے ماتحت اون میں سے بعض اصحاب کے سوانح مختصر بھی دیئے جاویں۔

میرے مکرم اور محترم حضرت مولوی نورالدین صاحب اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب معہ اہل بیت کے حسب الحکم حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے۔ حضرت حکیم نورالدین صاحب کی شان میں عام طور پر غیر از جماعت لوگوں کی زبان پر یہ کلمات جاری تھے "مولوی صاحب مرزے کا خلیفہ آگیا"۔ اس کی اصل حقیقت کا علم تو اللہ تعالےٰ کو ہے۔ لیکن ہمنے اس لئے ذکر کر دیا ہے۔ کہ جب اللہ تعالےٰ کسی کی رفعت چاہتا ہے۔ اور اُسے قبول کرتا ہے۔ تو کس طرح لوگوں کے زبان پر اس کا ذکر جاری ہو جاتا ہے۔

حضرت حکیم نورالدین صاحب کی تشریف آوری سے عوام الناس کو یہ فائدہ ضرور ہوا۔ کہ اس سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور ملاقات کیلئے جو لوگ ڈانواڈول اُدھر سے اِدھر اور اِدھر سے اُدھر پھر رہے تھے۔ وہ دل جمعی سے آپکے گرد حلقہ باندھ کر بیٹھ گئے اور اس شمع نوری کی روشنی میں اپنے متاع دین کے بکھرے ہوئے موتی پرونے لگے۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

اس کے دوسرے دن عالی جناب نواب محمد علی خان صاحب۔ رئیس مالیر کوٹلہ تشریف لائے۔ لیکن آپنے قیام کو ایک خاص کوٹھی میں فرمایا۔ اور روزانہ دو وقت حضور کی خدمت میں ملاقات کیلئے حاضر ہوتے رہے

مہمانداری

ان دو تین دنوں میں ہی حضرۃ اقدس کی لاہور میں تشریف آوری کی خبر دور نزدیک پہونچ چکی تھی۔ اور مختلف اطراف سے خدا ملن کی جماعتیں آرہی تھیں۔ اس تقریب پر لاہور کی احمدی جماعت کو اگرچہ یہ علم تو تھا۔ کہ ایک مجمع کثیر جمع ہونیوالا ہے۔ جس کی مہمان نوازی کا بوجھ اس محدود جماعت پر پڑیگا۔ لیکن چونکہ حضور علیہ السلام کی آمد اچانک تھی۔ اس لئے کافی وقت جیسے کہ بعض اہلے منتظمون کی زبانی معلوم ہوا۔ انتظام اور مشورہ کیلئے نہ ملا تاہم اس عرصہ میں جو کچھ سامان آسائش اور طعام کا ان لوگوں کیطرف سے ظہور میں آیا۔ وہ غنیمت تھا۔ اور متواتر دو ہفتہ تک جو حاضر اسقدر کثیر تعداد مہمانوں کے آگے پیش ہوتا رہا ہے۔ وہ اس قابل ہے۔ کہ علو حوصلگی کو مدنظر رکھ کر بڑے شکریہ سے قبول کیا جاوے۔ اور حقوق اخوۃ کو نگہ رکھتے ہوئے اون خفیف فروگذاشتوں پر توجہ نہ کی جاوے۔ جو بعض ناتجربہ کار منتظموں سے ظہور میں آئیں۔ آخر اسقدر مجمع کا انتظام بھی تو کچھ شے ہی تھا۔ چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارادہ پنجاب کے بڑے بڑے امصار و بلاد میں اتمام حجت کی نیت سے جانے کا ہے۔ اور ممکن ہے کہ اسی طرح کے واقعات ان مقامون کی جماعت کو پیش آجاویں اور بعض مقامات اسی قسم کے ہیں۔ کہ وہاں چند آدمی جماعت کے ہیں۔ جو کہ کسی طرح اسقدر عظیم الشان گروہ کی مہمان نوازی کے بوجھ کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ہماری رائے میں بہت ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسے مواقعہ پر مہمانداری کا بوجھ ان مقامی جماعتوں پر ہرگز نہ ڈالا جاوے۔ اور ہر ایک ممبر اور ہر ایک جماعت جو ایسی تقریبوں پر شامل ہو۔ وہ کافی زاد راہ کا انتظام اپنے ساتھ رکھے۔ اور پھر مشترکہ طور پر یا الگ الگ کو [illegible]

باقی آئندہ

تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آپنے ۲۶ ستمبر کی صبح کو لاہور میں اپنی زبان مبارک سے فرمائی تھی

مین آپ سب صاحبون کا شکر کرتا ہون۔ کہ آپنے نہایت صبر اور خاموشی کے ساتھ میرے دیکچہ کو سنا۔ مین ایک مسافر آدمی ہون۔ اور کل صبح انشاء اللہ چلا جاؤن گا۔ لیکن میں اس شکر اور خوشی کو ساتھ لیجاؤن گا۔ اور یاد رکھون گا۔ کہ باوجود اختلاف رائے کے (کہ جسکی وجہ سے عموماً جوش پیدا ہو جایا کرتا ہے) آپنے نیکی اور نیک اخلاق اور آہستگی سے میرے مضمون کو سنا۔ میں یہ جانتا ہون۔ اور خود محسوس کرتا ہون۔ کہ مدت کے خیالات جو دل و دماغ مین جمے ہوئے ہون کو چھوڑنا سہل اور آسان نہیں خواہ کتنے ہی غلط کیون نہ ہون۔ یہ محض اللہ تعالےٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ کہ انسان اپنے اندرونی یا عملی تبدیلی کر سکے۔ لیکن جو اخلاق آپنے آج دکھلائے ہین۔ وہ نہایت قابل تعریف ہین۔ اور مین دعا کرتا ہون۔ کہ جیسے اللہ تعالےٰ نے عام طور پر صورتون کا یہ اجتماعی رنگ دکھایا ہے۔ وہ ایسا وقت اور زمانہ بھی لاوے۔ کہ دلون مین بھی ایسا ہی اتحاد اور اجتماع ہو۔ اس ملک کو تفرقہ نے بہت نقصان پہنچایا ہے۔ ایک زمانہ تھا۔ کہ اس ملک کے ہندؤن اور مسلمانون مین بہت بڑا اتحاد اور اتفاق تھا۔ اور باوجود اختلاف مذہب کے انمین قابل قدر میل ملاپ تھا۔ مگر اس زمانہ میں فرق آگیا۔ خدا کرے۔ کہ یہ دور ہو جائے۔

یاد رکھو۔ کہ یہ تنگ دلی اور تنگ ظرفی کا نشان ہے۔ کہ انسان اختلاف مشرب و مذہب کی وجہ سے اخلاق کو بھی چھوڑ دے۔ اختلاف رائے اور چیز ہے اور اخلاق اور شے۔ یہ انسانی کمال اخلاق کی خوبی اور کمال ہے۔ کہ باوجود اختلاف رائے کے اخلاقی کمزوری نہ دکھلائے۔ آج کے جلسہ نے مجھے ایک تازہ امید دی ہے۔ اور اگر اللہ تعالےٰ کا فضل ہوا۔ تو یہ میل جول ترقی کریگا۔ مین خوب جانتا ہون۔ کہ صبر اور خوش خلقی سے ایک مخالف رائے کو سن سکے۔ وہ ایسی رائے کو سن کر چپ نہیں رہ سکتا۔ اس لئے یہ خاموشی اور صبر مجھے اُمید دلاتا ہے۔ کہ اچھے نتیجے پیدا ہونگے۔ یہ بھی خوبی کی بات ہے۔ کہ جب مخالف رائے کو سنے تو فوراً جواب دینے کو تیار نہ ہو جاوے۔ کیونکہ یہ تو محض ہار جیت کی خواہش ہوگی۔ لیکن اس رائے کے صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لئے اس پر صبر سے فکر کرنا چاہیئے۔ اس سے علم و حکمت پیدا ہوتی ہے۔ اور علم و حکمت ایک ایسا خزانہ ہے۔ جو تمام دولتون سے اشرف ہے۔ دنیا کی تمام دولتون کو فنا ہے۔ لیکن علم و حکمت کو فنا نہیں ہے۔ پس جو جلدی نہیں کرتا۔ بلکہ فکر کرتا۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعا کرتا ہے۔ کہ اے اللہ اگر میں غلطی پر ہون۔ تو مجھے بصیرت اور معرفت عطا کر۔ وہ اس حکمت کے خزانہ کو محفوظ رکھتا ہے۔ پس میں چاہتا ہون۔ کہ آپ صاحبان اس خزانہ کے حاصل کرنے اور محفوظ رکھنے کی کوشش کرین۔

مین آپ صاحبون کی خدمت میں ادب عجز اور تواضع سے عرض کرتا ہون۔ کہ یہ جو کچھ سنایا گیا ہے۔ آپ اس پر توجہ کرین۔ تاکہ میری محنت ضایع نہ ہو۔ جو کچھ میری قلم سے نکلا ہے۔ اور میرے دوست مولوی عبدالکریم صاحب نے پڑھا ہے۔ وہ مین اللہ تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہون۔ کہ کسی کی دل آزاری یا استخفاف مذہب کی نیت سے نہیں لکھا۔ بلکہ خدا گواہ ہے۔ اور اس سے بہتر کون گواہ ہو سکتا ہے۔ کہ میں نے سچے دل سے لکھا ہے۔ اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کے لئے لکھا ہے۔ اور مین جانتا ہون کہ ؎

سخن کز دل برون آید نشیند لاجرم بر دل

چونکہ فرصت کم ہے۔ اور ممکن ہے۔ کہ بعض تک آواز بخوبی اور صاف نہ پہنچی ہو۔ اس لئے میں نے چھپوا دیا ہے۔ اور بشرط گنجائش ملسکتا ہے۔ پس اس کو پڑھ کر توجہ کرین۔ اور مذہبی اختلاف کو مخالفت کا ذریعہ نہ بناوین۔ مذہب تو اسلئے ہوتا ہے۔ کہ اخلاق وسیع ہون۔ جیسے خدا کے اخلاق وسیع ہین۔ کوئی ہزارون گالیان اُسے دے۔ وہ اُس پر پتھر نہیں برساویگا۔ پس اسی طرح جتنی مذہب الا تنگ ظرف نہیں ہو سکتا۔ تنگ ظرف خواہ ہندو ہو یا مسلمان یا عیسائی وہ دوسرے بزرگون کو بھی بدنام کرتا ہے۔ میں اس سے منع نہیں کرتا۔ کہ اختلاف مذہب بیان نہ کرو۔ بے شک نیک نیتی سے اختلاف بیان کرو مگر اس کو تعصب اور کینہ کا رنگ مت چڑھاؤ

ہندؤں اور مسلمانوں کے تعلقات

دو چار سال سے نہین۔ بلکہ صدہا سال سے چلے آتے ہین۔ اس لئے میری آرزو ہے۔ کہ اب بھی بہت سے دلون میں جوش ڈالدے۔ کہ وہ ان تعلقات کو دور نہ ہونے دین۔ یہ بھی یاد رکھو۔ کہ مذہب صرف قیل و قال کا نام نہیں۔ بلکہ جب تک عملی حالت نہ ہو۔ کچھ نہیں۔ خدا اس کو پسند نہیں کرتا۔ جسقدر بزرگ اسلام میں یا ہندؤن میں اوتار وغیرہ گذرے ہین۔ انکے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ اُنھون نے اپنے عمل سے ان سچائیون کو جن کا وعظ کرتے تھے۔ ثابت کر دکھایا تھا۔ قرآن شریف مین بھی یہی تعلیم ہے۔ یاایہا الذین آمنوا علیکم انفسکم

اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے اپنے آپ کو درست کرو۔ جس شخص کے اندر خود روشنی اور نور نہیں ہے وہ اگر صرف زبان سے کام لیگا۔ اور عمل سے اس کا نمونہ نہ دکھلاویگا۔ تو وہ مذہب کو بچون کا کھیل بناوے گا۔ اور حقیقت میں ایسے ہی مصلحون سے ملک کو نقصان پہنچا ہے۔ ان کی زبان پر تو منطق اور فلسفہ جاری رہتا ہے۔ مگر اندر خالی ہوتا ہے

خدا تعالےٰ خوب جانتا ہے۔ کہ مین نہایت خیر خواہی سے کہہ رہا ہون۔ خواہ کوئی میری باتون کو نیک ظنی سے سنے۔ یا بدظنی سے مگر مین کہونگا۔ کہ جو شخص مصلح بننا چاہتا ہے۔ اُسے چاہیئے کہ پہلے خود روشن ہو۔ اور اپنی اصلاح کرے۔ دیکھو یہ سورج جو روشن ہے۔ پہلے اس نے خود روشنی حاصل کی ہے۔ تب ہی تو تم کو روشنی بخشتا ہے۔ اور چاند اول خود روشنی سورج سے حاصل کرتا ہے۔ پھر تم کو دیتا ہے۔ لیکن جب خود تاریک ہوتا ہے۔ تو تم کو بھی تاریکی میں چھوڑتا ہے۔ یہ اس بات پر دلیل ہے۔ کہ جب تم خود روشن نہ ہوگے۔ دوسرے کو ہرگز روشن نہ کر سکوگے۔

میں یقیناً سمجھتا ہون۔ کہ ہر ایک قوم کے معلم نے یہی تعلیم دی ہے۔ لیکن اب دوسرے پر لاٹھی مارنا آسان ہے۔ لیکن اپنی قربانی دینا مشکل ہو گیا ہے۔ پس جو چاہتا ہے۔ کہ قوم کی اصلاح کرے۔ اور خیر خواہی کرے۔ وہ اسکو اپنی اصلاح سے شروع کرے قدیم زمانہ کے رشی اور اوتار جنگلون اور بنون میں جا کر اپنی اصلاح کیون کرتے تھے۔ وہ آج کل کے لیکچراردن کی طرح زبان نہ کھولتے تھے۔ جب تک خود عمل نہ کر لیتے تھے۔ یہی خدا تعالےٰ کے قرب اور محبت کی راہ ہے۔ جو شخص دل میں کچھ نہیں رکھتا اس کا بیان کنار پرنالہ کے پانی کی طرح ہے۔ جو جگڑے پیدا کرتا ہے اور جس کپڑے پر پڑتا ہے۔ اسے پلید کرتا ہے۔ لیکن جو خود معرفت اور عمل سے معمور ہوتا ہے۔ وہ بارش کیطرح ہے۔ جو رحمت سمجھی جاتی ہے۔ اس وقت میری نصیحت یاد رکھیں۔ آج کے بعد آپ مجھے یہاں نہ دیکھیں گے۔ اور مین نہیں جانتا۔ کہ پھر موقعہ ہو۔ یا نہو لیکن ان تفرقون کو مٹانے کی کوشش کرو۔ میری نصیحت خواہ آپ کا کچھ ہی خیال ہو۔ لیکن یہ سمجھ کر کہ ؎

مرد باید کہ گیرد اندر گوش ۔ ور نوشت است پند بر دیوار

میری نصیحت پر عمل کرو۔ جو شخص خود زہر کھا چکا ہے۔ وہ دوسرے کی زہر کی کیا علاج کرے گا۔ اگر علاج کرتا ہے۔ تو خود ہی مریگا۔ اور دوسرون کو بھی ہلاک کریگا۔ کیونکہ زہر اسمیں اثر کر چکا ہے اور اسکے حواس چونکہ قایم نہیں رہے۔ اس لئے اس کا علاج بجائے مفید ہونے کے مضر ہوگا۔ غرض جسقدر تفرقہ بڑھتا جاتا ہے اُس کا باعث وہی لوگ ہین۔ جنہون نے زبانون کو تیز کرنا ہی سیکھا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو۔ کہ میرا یہ مذہب نہیں۔ کہ اسلام کے سوا سب مذاہب کی اصل جھوٹی ہے۔ خدا سب پر نظر رکھتا ہے۔ یہ نہیں ہوا۔ کہ وہ ایک ہی قوم کی پرواہ کرے اور دوسرون پر نظر نہ کرے۔ ہان یہ سچ۔ کہ حاکم کے دورے کی طرح کبھی کسی قوم پر وہ وقت آجاتا ہے۔ اور کبھی کسی پر

مین کسی کیلئے نہیں کہتا۔ خدائے تعالےٰ نے تمہیں ایسا ہی ظاہر کیا ہے۔ کہ راجہ رام چندر اور کرشن جی وغیرہ بھی

www.aaiil.org

حضرت مسیح موعودؑ کی ایک تقریر کا خلاصہ

گذشتہ اشاعت سے آگے

سلسلہ کلیئے دیکھو البدر نمبر ۳۰ صفحہ ۲

قسم قسم کے مالی اور جسمانی مصائب اُٹھاتے ہیں اور اس سے غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ ان کے دل بچانے جاویں خدا تعالیٰ نے یہ امر مقرر کر دیا ہے۔ کہ جب تک کوئی پہلے دوزخ پر راضی نہ ہو جاوے۔ بہشت میں نہیں جاتا۔ بہشت دیکھنا اسی کو نصیب ہوتا ہے۔ جو پہلے دوزخ دیکھنے کو تیار ہوتا ہے۔ دوزخ سے مراد آئندہ دوزخ نہیں۔ بلکہ اس دنیا میں مصائب شدائد کا نظارہ مراد ہے۔ اسی طرح ایک حدیث میں آیا ہے۔ کہ کافر کیلئے دوزخ کے رنگ میں اور مومن کے لئے بہشت دوزخ کے رنگ میں متمثل کیا جاتا ہے۔ کافر جو دنیا کا طالب ہے دنیا میں منہمک ہو کر سگ دنیا ہو جاتا ہے۔ مومن ایک عاشق ہے۔ جو دنیا کو طلاق دیکر ہر ایک تکلیف سہنے کو تیار ہوتا ہے۔ اور فی الواقعہ یہ عشق ہی ہے۔ جو اُسے ہر قسم کی تکلیف سہنے کے لئے آمادہ کر دیتا ہے۔ مومن کا رنگ عاشق کا رنگ ہوتا ہے۔ وہ اپنے عشق میں صادق ہوتا ہے اور اپنے معشوق یعنے خدا کے لئے کامل اخلاص اور محبت اور جان فدا کرنیوالا جوش اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور تضرع اور ابتہال اور ثابت قدمی سے اُسکے حضور میں قائم ہوتا ہے دُنیا کی کوئی لذت اُسکے لئے لذت نہیں ہوتی۔ اُسکی رُوح اسی عشق میں پرورش پاتی ہے۔ معشوق کیطرف سے استغنا دیکھکر وہ گھبراتا نہیں۔ اس طرف سے خاموشی اور بے التفاتی ہی معلوم کر کے وہ کبھی ہمت نہیں ہارتا۔ بلکہ ہمیشہ قدم آگے ہی رکھتا ہے۔ اور درد دل زیادہ سے زیادہ پیدا کرتا جاتا ہے۔ ان دونوں چیزوں کا ہونا ضروری ہے۔ کہ مومن عاشق کیطرف سے محبت الٰہی میں پورا استغراق ہو۔ عشق کمال ہو۔ محبت میں سچا جوش اور عہد عشق میں ثابت قدمی ایسی کوٹ کوٹ کے بھری ہو کہ جس کو کوئی صدمہ جنبش میں لا نہ سکے۔ اور معشوق کی طرف سے کبھی تبھی بے پرواہی اور خاموشی ہو۔ درد دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک تو وہ جو اللہ تعالیٰ کی محبت کا درد ہو۔ دوسرا وہ جو کسی کی مصیبت پر دل میں درد اُٹھے۔ اور خیر خواہی کے لئے اضطراب پیدا ہو۔ اور اسکی اعانت کے لئے بے چینی پیدا ہو۔ خدا تعالیٰ کی محبت کیلئے جو اخلاص اور درد ہوتا ہے اور ثابت قدمی اس کیساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے۔ وہ انسان کو بشریت سے الگ کر کے الوہیت کے سایہ میں لا ڈالتا ہے جب تک اُسکی حد تک درد اور عشق نہ پہونچ جائے۔ کہ جسمیں غیر اللہ سے محویت حاصل ہو جائے۔ اُس وقت تک انسان خطرات میں پڑا رہتا ہے۔ ان خطرات کا استیصال بغیر اس امر کے متشکل ہوتا ہے۔ کہ انسان غیر اللہ سے بکلی منقطع ہو کر اسی کا ہو جائے۔ اور اُسکی رضا میں داخل ہونا بھی محال ہوتا ہے۔ اور اُسکی مخلوق کے لئے ایسا درد ہونا چاہیئے۔ جس طرح ایک نہایت ہی مہربان والدہ اپنے ناتوان بچے کے لئے دل میں سچا جوش محبت رکھتی ہے خدا تعالیٰ ایک تعلق چاہتا ہے۔ اور اس کے حضور میں دعا کرنے کے لئے تعلق کیضرورت ہے۔ بغیر تعلق کے دعا نہیں کر سکتی۔ پہلے بزرگوں کی یہ اسی قسم کی باتیں ملی آتی ہیں۔ کہ جن سے دعا کرنے والوں کو دُعا کرانے سے پہلے تعلق ثابت کرنے کی تاکید کی۔ خواہ نخواہ بازار میں چلتے ہوئے کسی بے تعلق کو کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ تو میرا دوست ہے۔ اور نہ ہی اس کے لئے درد دل ہی ہوتا ہے۔ اور نہ ہی جوش دعا پیدا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق اس طرح نہیں ہو سکتا۔ کہ انسان غفلت کاریوں میں مبتلا بھی رہے۔ اور صرف مُنہ سے دم بھرتا رہے۔ کہ میں نے خدا سے تعلق پیدا کر لیا ہے۔ اکیلے بیعت کا اقرار اور سلسلہ میں نام لکھ لینا ہی خدا سے تعلق پر کوئی دلیل نہیں ہو سکتی اللہ تعالیٰ سے تعلق کے لئے ایک محویت کیضرورت ہے ہم بار بار اپنی جماعت کو اس بات پر قائم ہونے کے لئے کہتے ہیں۔ کیونکہ جب تک دنیا کی طرف سے انقطاع اور اس کی محبت دلوں سے ٹھنڈی ہو کر اللہ تعالیٰ کے لئے فطرتوں میں طبعی جوش اور محویت پیدا نہیں ہوتی۔ اس وقت تک نور ثبات میسر نہیں آسکتا۔ بعض صوفیوں نے لکھا ہے۔ کہ صحابہ جب نمازیں پڑھا کرتے تھے۔ تو انہیں ایسی محویت ہوتی تھی۔ کہ جب فارغ ہوتے۔ تو ایک دوسرے کو پہچان ہی نہ سکتے تھے۔ جب انسان کسی اور جگہ سے آتا ہے۔ تو شریعت نے حکم دیا ہے۔ کہ وہ اگر السلام علیکم کہے۔ نماز سے فارغ ہوتے السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے کہنے کی حقیقت یہی ہے۔ کہ جب ایک شخص نے نماز کا عقد باندھا اور اللہ اکبر کہا۔ تو وہ گویا اس عالم سے نکل گیا۔ اور ایک نئے جہان میں جا داخل ہوا۔ گویا ایک مقام محویت میں جا پہونچا۔ پھر جب وہاں سے واپس آیا۔ تو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہکر آن ملا۔ لیکن صرف ظاہری صورت کافی نہیں ہو سکتی۔ جب تک دل میں اس کا اثر نہ ہو۔ چلکوں سے کیا ہاتھ آسکتا ہے۔ محض صورت کا ہونا کافی نہیں۔ حال ہونا چاہیئے۔ علت غائی حال ہی ہے مطلق قال اور صورت جس کے ساتھ حال نہیں ہوتا وہ قوالی ہلاکت کی راہیں ہیں۔ انسان جب خالق پیدا کر لیتا ہے۔ اور اپنے حقیقی خالق و مالک سے ایسی سچی محبت اور اخلاص پیدا کر لیتا ہے۔ کہ یہ بے اختیار اسکی طرف پروانہ کرنے لگتا ہے۔ اور ایک حقیقی محویت کا عالم اُس پر طاری ہو جاتا ہے۔ تو اس وقت اس کیفیت سے انسان گویا سلطان بن جاتا ہے۔ اور ذرہ ذرہ اس کا خادم بن جاتا ہے۔

مجھے تو اللہ تعالیٰ کی محبت نے ایسی محویت دی تھی کہ تمام دنیا سے الگ ہو بیٹھا تھا۔ تمام چیزیں سوائے اس کے مجھ پر گرانبار تھیں۔ میں ہرگز ہرگز حجرہ سے باہر قدم رکھنا نہیں چاہتا تھا۔ میں نے ایک لحہ کے لئے بھی شہرت کو پسند نہیں کیا۔ میں بالکل تنہائی میں تھا۔ اور تنہائی ہی مجھکو بھاتی تھی۔ شہرت اور جماعت کو جس نظر سے میں دیکھتا تھا۔ اس کو خدا ہی جانتا ہے۔ میں تو طبعاً گمنامی کو چاہتا تھا۔ اور یہی میری آرزو تھی۔ خدا نے مجھ پر جبر کر کے اس سے مجھے باہر نکالا۔ میری ہرگز مرضی نہ تھی۔ مگر اس نے میری خلاف مرضی کیا۔ کیونکہ وہ ایک کام لینا چاہتا تھا۔ اس کام کے لئے اُس نے مجھے پسند کیا۔ اور اپنے فضل سے مجھکو اس عہدہ جلیلہ پر مامور فرمایا۔ یہ اسی کا انتخاب اور کام ہے۔ میرا اس میں کچھ دخل نہیں ہیں تو دیکھتا..... ہوں کہ میری طبیعت اس طرح واقعہ ہوئی ہے۔ کہ شہرت اور جماعت سے کوسوں بھاگتی ہے۔ اور مجھے سمجھ نہیں آتا۔ کہ لوگ کس طرح شہرت کی آرزو رکھتے ہیں۔ میری طبیعت اُدھر طرف جاتی تھی۔ لیکن خدا مجھے اور طرف لیجاتا تھا۔ میں بار بار دعائیں کیں مجھے گوشہ میں ہی رہنے دیا جاوے۔ مجھے میری خلوت کے حجرے میں چھوڑ دیا جائے لیکن بار بار یہی حکم ہوا کہ اس سے نکلو۔ اور دین کا کام جو اس وقت سخت مصیبت کی حالت میں تھا۔ اس کو سنوارو۔ انبیاء کی طبیعت اسی طرح واقعہ ہوئی ہے۔ کہ وہ شہرت کی خواہش نہیں کیا کرتے۔ کسی نبی نے کبھی شہرت کی خواہش نہیں کی۔ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی خلوت اور تنہائی کو ہی پسند کرتے تھے۔ آپ عبادت کرنے کے لئے لوگوں سے دور تنہائی کی غار میں جو غار حرا تھی۔ چلے جاتے تھے۔ یہ غار اس قدر خوفناک تھی۔ کہ کوئی انسان اُس میں جانے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ لیکن آپ نے اس کو اس لئے پسند کیا ہوا تھا۔ کہ وہاں کوئی ڈر کے مارے بھی نہ پہونچیگا۔ آپ بالکل تنہائی چاہتے تھے۔ شہرت کو ہرگز پسند نہیں کرتے تھے۔ مگر خدا کا حکم ہوا۔

یٰاَیُّھَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ ۔

www.aaiil.org

اس مکم مین ایک جبر معلوم ہوتا ہے۔ اور اسی لئے جبر سے حکمت یا گیا۔ کہ آپ تنہائی کو جو آپکو بہت پسند تھی۔ اب چھوڑ دین۔ بعض لوگ بیوقوفی اور حماقت سے یہی خیال کرتے ہین۔ کہ گویا مین شہرت پسند ہون۔ مین بار بار کہہ چکا ہون کہ مین ہرگز شہرت پسند نہیں۔ خدا نے جبر سے مجھ کو مشہور کیا ہے۔ میرا اس مین قصور کیا ہے۔ اور وہی گواہ ہے کہ مین شہرت پسند نہین ہون۔ مین تو دنیا سے ہزارون ٹھوکرون سے بھاگتا تھا۔ حاسد لوگون کی نظر چونکہ زمین اور اسکی اشیا تک ہی محدود ہوتی ہے۔ اور وہ دنیا کے کیڑے ہین اور شہرت پسند ہوتے ہین۔ اُن کو اُس خلوت گزینی اور بے تعلقی کی کیفیت ہی معلوم نہین ہوسکتی۔ ہم تو دنیا کو نہین چاہتے۔ اگر وہ چاہین۔ اور اُس پر قدرت رکھتے ہین تو سب دنیا لے جائین۔ ہمیں اُن پر کوئی گلہ نہیں۔ ہمارا ایمان تو ہمارے دل مین ہے۔ نہ دنیا کے ساتھ ہماری خلوت کی ایک ساعت ایسی قیمتی ہے۔ کہ ساری دنیا اس ایک ساعت پر قربان کرنا چاہیئے۔ اس طبیعت اور کیفیت کو سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ مگر ہم نے خدا کے امر پر جان دل واہر کو قربان کردیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی کے دل مین تجلی کرتا ہے۔ تو پھر وہ پوشیدہ نہیں رہتا۔ عاشق اپنے عشق کو خواہ کیسے ہی پوشیدہ کرے۔ مگر بہد پانے والے اور تاڑنے والے قرائن اور آثار اور حالات سے پہچان ہی جاتے ہین۔ عاشق پر وحشت کی حالت نازل ہوجاتی ہے۔ اور اسی اس کے سارے وجود پر چھا جاتی ہے۔ الگ قسم کے خیالات اور حالات اس کے ظاہر ہوجاتے ہین۔ وہ اگر ہزارون پردون مین چھپے۔ اور اپنے آپ کو چھپالے۔ مگر چھپا نہیں رہتا۔ سچ کہا ہے ؎ عشق و مشک را نتوان نہفتن۔

ن لوگون کو محبت الٰہی ہوتی ہے۔ وہ اس محبت کو چھپاتے ہین۔ جس سے اُنکے دل لبریز ہوتے ہین۔ بلکہ اس کے اظہار پر شرمندہ ہوتے ہین۔ کیونکہ محبت اور عشق ایک راز ہے جو خدا اور اس کے بندہ کے درمیان ہوتا ہے۔ اور ہمیشہ راز کا فاش ہونا شرمندگی کا موجب ہوتا ہے۔ کوئی رسول نہیں آیا۔ جس کا راز خدا سے نہیں ہوتا۔ اسی راز کو چھپانے کی خواہش اسکے اندر ہوتی ہے۔ مگر معشوق خود اس کو فاش کرنے پر جبر کرتا ہے۔ اور جس بات کو وہ نہیں چاہتے۔ وہی اُن کو ملتی ہے جو چاہتے ہین۔ اُن کو ملتا نہیں۔ اور جو نہیں چاہتے۔ ان کو جبراً ملتا ہے۔

جب تک انسان ادنےٰ حالت میں ہوتا ہے۔ اس کے خیالات بھی ادنے ہی ہوتے ہین۔ اور جس قدر معرفت مین گرا ہوا ہوتا ہے۔ اسی قدر محبت مین کمی ہوتی ہے۔ معرفت سے حسن ظن پیدا ہوتا ہے۔ ہر شخص مین محبت اپنے ظن کی نسبت سے ہوتی ہے۔ انا عند ظن عبدی بی سے یہی تعلیم ملتی ہے صادق عاشق جو ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ پر حسن ظن رکھتا ہے۔ کہ اس کو کبھی نہین چھوڑیگا۔ خدا تو وفاداری کرنا پسند کرتا ہے۔ بلکہ وہ چاہتا ہے۔ کہ انسان صدق دکھلاوے اور اُس پر ظن نیک رکھے۔ کہ تا وہ بھی وفا دکھلائے۔ مگر یہ لوگ کب اس حقیقت کو سمجھ سکتے ہین۔ یہ تو اپنی ہوا و ہوس کے بتون کے آگے جھکتے رہتے ہین۔ اور اُنکی نظر دنیا تک ہی محدود ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کو کریم و رحیم نہیں سمجھتے اس کے وعدون پر ذرہ ایمان نہیں رکھتے اگر اللہ تعالیٰ کے وعدون پر ایمان رکھتے۔ کہ وہ کریم و رحیم ہے۔ تو اپنی ان پر رحمت اور وفا کے ثبوت نازل کرتا ؎

؎ گر وزیر از خدا بترسید ؎
؎ چنان کز ملک ملک بودے ؎

شر بدظنی سے پیدا ہوتا ہے۔ قرآن شریف کو اول سے آخر تک پڑھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ سے بدظنی مت کرو۔ اللہ کا ساتھ نہ چھوڑو۔ اسی سے مدد مانگو۔ تو اللہ تعالیٰ ہر میدان مین مومن کی مدد کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ مین میدان مین تیرے ساتھ ہون۔ وہ اس کے لئے ؎ ایک فرقان پیدا کردیتا ہے۔ جو اس کے وعدون پر بھروسہ نہیں کرتا۔ وہ بدظنی کرتا ہے۔ جو شخص خدا سے نیک ظن کرتا ہے۔ وہ اُسکی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ سے بدظنی کرتا ہے۔ وہ مجبور رہتا ہے۔ کہ اپنے لئے کوئی دوسرا معبود بنالے۔ اور شرک مین مبتلا ہوجاتا ہے۔ جب انسان اس بات کو سمجھتا ہے۔ کہ خدا کریم و رحیم ہے اور اس بات پر ایمان صدق دل سے لاتا ہے کہ اسکے وعدہ ٹلنے کے نہیں۔ تو وہ اُس پر جان فدا کرتا ہے۔ اور درپردہ خدا سے عشق رکھتا ہے۔ ایسا انسان خدا کا چہرہ اسی دنیا مین دیکھ لیتا ہے۔ ہر طرح سے اُسکی مدد کرتا ہے اور اپنے انعامات اُس پر نازل کرتا ہے۔ اور اُس کو تسلی بخشتا ہے اور محبت اور وفا کا چہرہ دکھاتا ہے۔ لیکن بیوفا غدار ہمیشہ محروم رہتا ہے۔

(از ریویو)

عیسویت کا ایک نیا دشمن

اظہار عداوت کے مختلف رنگ ہوا کرتے ہین مگر حال مین مسٹر سمتھ نامی ایک صاحب نے جو رنگ پولوسی مذہب سے عداوت کا اختیار کیا ہے۔ وہ بالکل نرالا ہے۔ ناظرین کو معلوم ہوگا۔ کہ سلطان صلاح الدین سلطنت مصر کے بادشاہ کے ایک فرمانروا بارہوین اور تیرہوین کے درمیان گذرے ہین۔ جن کے ساتھ ؎ عیسائی اقوام نے متفق ہوکر صلیبی جہاد کیا تھا۔ اور سب کے سب منہ کی کھاکر واپس آئے تھے۔ چونکہ صلاح الدین عیسائیون کو تباہ کردینے والا گذرا ہے۔ اس لئے اُسکے نام سے تفاول لیکر مسٹر سمتھ نے اپنا نام صلاح الدین قرار دیا ہے۔ اور تناصف اور تائید اسلام مین عمدہ عمدہ مضامین اُنکی قلم سے نکلتے ہین۔

ایک دفعہ انہون نے لکھا تھا۔ کہ اسلام اگر تلوار سے ہی پھیلا ہے۔ تو یہ بتلایا جاوے۔ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اکیلے تھے۔ ان کے پاس اس قدر تلوارین (یعنے تلوار لیکر لڑنے والی جماعت کہان سے آگئی تھیں۔ مسٹر صلاح الدین کا نکتہ واقعی قابل قدر ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اگرچہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے تھے۔ لیکن تائیدات سماوی آپکے شامل حال تھین۔ اور جذب قلوب کی طاقت قدسیہ اس قدر آپ مین تھی۔ کہ لوگ اسکی وجہ سے آپکی طرف کھچے چلے آتے تھے۔ الٰہی تائیدات سماوی نے آپ کو اول ایک گروہ کثیر دیا جس نے خود حفاظتی کے لئے آخر کار تلوار پکڑ لی۔ کہ اشاعت اسلام کے لئے۔ اسلام کی اشاعت اوسی طریق سے ہوتی رہی ہے۔ جس طریق سے اوّل تلوار پکڑنے والی جماعت بلا کسی قسم کے جبر و اکراہ کے پیدا ہوگئی تھی۔

اگر وہ جماعت تلوار سے طیار ہوئی ہوتی۔ تو اُنکے دلون مین کب یہ جوش ہوسکتا تھا۔ کہ پھر وہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید مین ہی تلوارین اٹھاتے اور اگر جبراً اُن سے اٹھوائی جائین۔ تو بغاوت کرکے مسلمانون اور ان کے ہادی کو ہی صاف کرنے کی کوشش کرتے۔ لیکن جس طریق سے انہون نے اسلام کی عزت اور آبرو کو قایم رکھنے کیلئے اپنے خونون کو پانی کی طرح بہایا۔ اور بکریون کی طرح گردنین کٹوائین۔ وہ طریق بتلاتا ہے۔ کہ اُنکے دلون مین خدا کے نور نے گھر کیا ہوا تھا۔ اور خدا کی راہ مین جان تک دیدینا وہ ایک ادنےٰ بات خیال کرتے تھے۔

اثر کلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دوران کلام مین فرمایا۔ کہ تلوار مین صرف زخم کی خاصیت ہے۔ لیکن کلام مین زخم اور پیوند دونون خواص موجود ہین۔ زخم کا موقعہ ہو۔ تو زخم لگاتی ہے اور پیوند کا موقعہ ہو تو پیوند کرتی ہے (اسی لئے کلام کا اعجاز اسلام کو دیا گیا ہے)

ضروری اطلاع

خریداران البدر کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ بوقت خط و کتابت دفتر اپنا نمبر خریداری ضرور دیا کرین۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف۔ ۔ ۔ منیجر

www.aaiil.org

حیرت صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

نمبر ۱

قولہ اگر کوئی مرزا صاحب سے مجمع میں دریافت کرے کہ آپ کا مرید تو طاعون سے بچ سکتا ہے۔ مگر شہنشاہ عرب وعجم کا امتی نہیں بچ سکتا۔ تو کیا آپ کروڑوں مخلوق خدا کے دلوں کے مالک سے زیادہ ہیں۔ الخ

اقول۔ لعنت ہے اسپر جو اپنی بابت ظاہری طور پر یا اشارۃً ہی یہ کہتا ہو۔ کہ میں شہنشاہ عرب وعجم اور کروڑوں مخلوق خدا کے دلوں کا مالک سے زیادہ ہوں۔ اور لعنت اور پھٹکار ہے۔ اسپر جو جان بوجھ کر عمداً اظہار تحریر اختیار کرکے اس قسم کے استنباط کرے۔

اب رہی یہ دوسری بات کہ شہنشاہ عرب وعجم کا امتی نہ بچ سکے تو اسکا معلوم کرنیکی بہت کوشش کی۔ کہ حیرت صاحب کی مراد انکی اس بیان میں امتی سے کیا ہے لیکن اسکے سمجھنے میں اپنک ہماری عقل وسمجھ قاصر ہو اللہ کہ حیرت صاحب کسی قدر اسکی تشریح کر سکے تبھی سمجھا دیونگے۔ کیونکہ ایک کثیر گروہ کی بابت حیرت صاحب اپنے الفاظ استعمال کر چکے ہیں۔ کہ انکے بیان کے موافق اس گروہ کثیر کے بابت دل میں یہ شبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ وہ امتی ہیں۔ یا نہیں۔ ہم یہ بات اپنی طرف سے نہیں کہتے ہیں۔ اگر اس بیان میں حیرت صاحب کو شبہ ہو تو وہ ہمکو بتائیں۔ کہ آیا انہیں جنکو اب انہوں نے امتی کہا ہے۔ مفصلہ ذیل گروہ شامل ہیں۔ یا نہیں

اوّل۔ وہ امتی جو صرف امتی ہونیکا دعوے کرتے ہیں۔ لیکن گریبان میں منہ ڈالکر نہیں دیکھتے۔ کہ آیا وہ امتی ہیں۔ یا نرانہ بانی جمع خرچ ہے۔ وہ جو سرکش اور باغی ہیں۔ اس لئے کہ علی طور پر حضور سرور کائنات کے دشمن ہیں۔ کیونکہ انکی معاشرت اور اکثر باتیں حضور انور اور صحابہ کے خلاف ہیں۔ اور مختلف رسوائیں گرفتار ہیں۔ (دیکھو کرزن گزٹ مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۲۷ء)

دوم۔ یا آپ کی مراد ان خوارج سے ہے۔ جو کوتاہ اندیش بدتہذیب اور ناشائستہ ہیں (دیکھو سوانح عمری حضرت عمرؓ صفحہ ۶) اور جو ازلی بدنصیب ہیں۔

سوم۔ یا آپ کی مراد ان شیعہ سے ہے جنکی تعریف ہی مبتذل ذلیل اور خوار قوم اور انکی دینی اور دنیوی تمام باتیں حد سے زیادہ ناپاک اور خراب ہیں۔ اور جنسے زیادہ خراب اخلاق رکھنے والی کوئی اور قوم نہیں ہے۔ (دیکھو سوانح عمری حضرت عمرؓ صفحات ۳۳ و ۳۴)

چہارم۔ یا ان صوفیوں سے مراد ہے۔ جنکا تصوف اسلامی توہین کا بڑا مادہ رکھتا ہے۔ اور جنکی ناپاک حالت کی وجہ سے علماء کو لعنت کی کتاب میں لفظ علت مشائخ بڑھانا پڑا ہے۔ (دیکھو حیات طیبہ صفحہ ۲۵) نیز جنکے ہاں سوائی قوالی کے اے دائی اے دائی اور طبلہ کی تھاپ کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ یا خشک توجہ ہے۔ جو پرچی ویتے ہیں جس سے نہ حالت سنبھلتی ہے اور نہ کچھ فائدہ ہی ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ (دیکھو کرزن گزٹ مورخہ یکم مئی ۱۹۲۷ء)

پنجم۔ یا اس فرقہ سے مراد ہے۔ جس سے حیرت صاحب کو ذرا بھی امید نہیں ہے۔ اور سینگ کٹا کر بچھڑوں میں ملنے کی مثل جسپر صادق آتی ہے۔ اور جس کی کارروائی میں ملاونکی کارروائی سے کوئی فرق نہیں ہے۔ جس نے مسلمانوں کا بہت سارا قیمہ برباد کیا ہے۔ اور جب تک قائم ہے۔ اسیطرح سے برباد کرتا رہیگا۔ (دیکھو کرزن گزٹ مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۲۶ء)

ششم۔ یا ان انجمنوں سے مراد ہے۔ جنکو ان کی ذاتی اغراض کے لیے سود کر رکھا ہے۔ اور جو وہی ملانوں کا مجمع ہے۔ اور جنہوں نے مسلمانوں کا قیمہ میں بہت سارا پیسہ برباد کیا ہے۔ (دیکھو کرزن گزٹ مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۲۷ء)

ہفتم۔ یا وہ نیچری ہیں جو شقاوت میں قارون کی نظر اور ضلالت میں فرعون سے بڑھ کر ہیں۔ اور جو ذلت میں گرفتار ہیں اور انکا ٹھکانا دوزخ ہے (دیکھو مسدس صفحہ ۲۳)

نیز وہ نیچری جو ابلیس سے ہر صفت میں برتر ہیں۔ وہ ابلیس کے مقتدی نہیں۔ بلکہ اسکے رہبر ہیں اور جو اکفر ہیں۔ (دیکھو مسدس صفحہ ۲۳)

نیز وہ سید کے شاگرد جن میں چھوٹے سے چھوٹا شیطان ہے۔ اور اس سے چھٹکارا ممکن نہیں ہے (مسدس صفحہ ۷۰)

ہشتم۔ یا حیرت صاحب کی مراد امتیوں سے وہ لوگ ہیں۔ جو لعنتیہ قصائد رکھنے والے ہیں اور رسول صلعم کی شان میں خیالی معشوقوں کو الفاظ استعمال کرنیکی وجہ سے مکمل نامہذب اور وحشی ہیں۔ جن کم بختوں کے منہ میں کیڑے پڑیں گے۔ اور جو ہمیشہ دوزخ میں رہینگے۔ (دیکھو سوانح عمری حضرت عمرؓ صفحہ ۶)

نہم۔ یا وہ لوگ جو جنگلوں میں رہتے۔ اور ولی کہلاتے ہیں۔ اور جن کی صفت ہے۔ خودغرض احسان فراموش ازلی بدنصیب اور جن میں کچھ بھی ایمان کی بو نہیں ہے۔ (دیکھو مقدمہ تفسیر صفحہ ۵۹۳ و ۵۹۴)

دہم۔ یا وہ پردہ در ہیں۔ جو اپنے مضامین کے ذریعہ سے ہیجوں ہیجوں کرتے ہیں۔ جنکی اصلاح پر لعنت اور تف ہے (دیکھو گزٹ مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۲۷ء)

یازدہم۔ یا وہ ایڈیٹران اخبار ہیں۔ جو نفس شرافت سے دور ہیں۔ بازاری اور پاجی ہیں۔ عقل انسانی سے بے بہرہ کمبختی کے مارے اور ازلی کجبخت ہیں۔ (دیکھو کرزن گزٹ مورخہ ۱۵ اپریل یکم و ۱۵ جولائی ۱۹۲۷ء)

دوازدہم۔ یا وہ امرا ہیں۔ جو ابدی بدبخت بدکردار نالائق۔ خسر دو جہاں ازلی بدنصیب گین چکر کاٹ کے الو اور نابینا ہیں (دیکھو کرزن گزٹ مئی ۱۹۲۷ء)

نیز جنہوں نے شیطان اور انکی ذریات کی کل اعمال کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ اور یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ دنیا میں شیطان کی ضرورت نہیں ہے۔ اور وہ ابدی جہنم میں رہنے والے ہیں۔ (دیکھو گزٹ مورخہ جون ۱۹۲۷ء)

الفرض حیرت صاحب نے کل امرا میں سے صرف تین یا چار کو کل ہندوستان میں سے مستثنیٰ کیا ہے۔)

سیزدہم۔ یا وہ عام مسلمان ہیں۔ جنکی عقلیں بیکار ہو گئی ہیں۔ اور انسانیت سے گر کر بہائم سیرت ہو گئے ہیں۔ اور جنکا مدار عجز ہے۔ (دیکھو سیرۃ الرسول صفحہ ۱۰ اور کرنٹ گزٹ مختلف مقامات)

یا وہ مسلمان ہیں جو انجیل کے عامل ہیں۔ اور جنہوں نے جیسا کہ نیکی کل صفات لے لی ہیں۔ (دیکھو مقدمہ تفسیر صفحہ ۶۰۰)

چہاردہم یا وہ ہوتوی ہیں۔ جو دجال اور لوری جنی ہیں

باقی دارد

www.aaiil.org

جن میں سے ایک بھی ایسا نہیں ہو سکتا کہ اس میں دنیا طلبی نہ ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔ (گزٹ مورخہ ۱۵ ستمبر و یکم اکتوبر ۹۳ء)

نیز جو بیدین فیری و نابازدین فروش دشمن اسلام ہیں۔ جن کی اسلام پر لعنت ہے۔ (گزٹ مورخہ ۳۰ اکتوبر ۹۳ء)

نیز جو دین فروش عالم رہزنان دین و ایمان۔ غارت کنان دین ڈاکو رسول صلعم کے جانی دشمن ہیں۔ وغیرہ وغیرہ (دیکھو گزٹ مورخہ ۳۰ اکتوبر ۹۳ء)۔

پانزدہم - یا حیرت صاحب وہ آپ ہی ہیں جو اپنے مختلف فتووں کی وجہ سے اپنے ہی قول کے موافق بہت سے خلاف اسلام صفات کا نشانہ بن گئے ہیں چکا ذکر انشاء اللہ تفصیل سے ہم علیحدہ کرینگے۔ فی الحال مختصر دو ایک نظائر یہ ہیں۔

اوّل - دیکھو مقدمہ تفسیر صفحہ ۹۵ جہاں یہ ثابت کیا ہے۔ کہ کثیر مسلمانوں کا جہنمی سمجھنے والا خود جہنمی ہے..... حیرت صاحب اس فتوے کا نشانہ ہو چکے ہیں۔ جو کسی قدر تو اسی..... ضمیر میں انکو معلوم ہو گیا ہو گا اور جو کچھ کسر باقی ہے وہ آگے چل کر نکالی جاویگی۔

دوم - دیکھو گزٹ مورخہ ۸ دسمبر ۹۳ء جہاں اپنے فرضی مریدوں کو مخاطب ذیل الفاظ میں... حیرت صاحب نے نصیحت کی ہے۔

"تمہارے آقا ہی نامدار نے یہ فیصلہ کر دیا ہے۔ کہ ہر شخص اپنے مسلمان بھائی کیطرف سے سوء ظنی کرلے۔ یا ایسی اہانت کرے۔ وہ ہرگز مسلمان نہیں ہے۔ تو تمہارے کل اعمال حسنہ سلب کر لئے جائیں گے۔ نہ قیامت کو پروردگار یا تعالےٰ اور نہ حضور انور کی شفاعت کبھی نصیب ہو گی" یہ ہے۔ حیرت صاحب کا وہ مفتوی جسکے وہ خود ہی نشانہ ہو چکے ہیں۔ فی الحال ہم صرف انہیں دو کے بیان پر اکتفا کرتے ہیں۔

اشتہار

الحکم جلد ۶ و ۷ بابت سالہائے ۱۹۰۲ء و ۱۹۰۳ء و ۱۹۰۴ء و دفتر البدر میں کسی صاحب کے فروخت کیلئے موجود ہیں۔ قیمت فی جلد عمدہ ہے۔ درخواست البدر میں ہو۔

منجم

اب ہم حیرت صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب پر نکتہ چینی کرتے ہوئے جن لوگوں کی بے انتہا شان کیا ہے۔ ان میں یہ مذکورہ بالا کثیر گروہ شامل ہے۔ یا نہیں۔ اگر یہ شامل نہیں ہے۔ تو جو کثیر گروہ کے بعد باقی رہ گئے ہیں۔ مرزا صاحب نے ان کی بابت کسی قسم کا اشارہ نہیں کیا ہے۔ اور حیرت صاحب نے جو ایک جگہ لکھا ہے۔ کہ ایک مسلمان جو صدق دل سے پانچوں وقت نماز پڑھتا ہو۔ اور حضور انور کا سچا شیدائی ہو طاعون سے نہ بچے۔ اور مرزا صاحب کا مرید بچ جاوے۔ یہ فقرات مرزا صاحب کے کسی تحریر میں باوجود تلاش کے نہ مل سکے۔ یا تو یہ الفاظ حیرت صاحب کو مرزا صاحب کی تحریروں میں دکھانے چاہئیں۔ مرزا صاحب کے اس قسم کے تمام اشتہارات سے یہی غرض ہے۔ کہ ہر ایک شخص اپنی حالت میں پاک تبدیلی پیدا کرے۔ ورنہ اسکی حالت ہر وقت خطرناک ہے۔ فی الحال ہم اسکو ختم کر دیتے ہیں۔ آئندہ انشاء اللہ تعالےٰ کسی موقع پر مرزا صاحب کے تمام تحریرات پر جو حضور علیہ السلام نے طاعون کے متعلق شائع کئے ہیں مفصل سے بحث کرینگے۔

اس مذکورہ بالا بحث کے متعلق ہم حیرت صاحب سے مفصلہ ذیل سوالات کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ بعض نکتہ چینیوں کا جواب دیتے وقت ہم حیرت صاحب کے ان جوابات کو مدنظر رکھیں۔ اور اگر ان کا کوئی معقول جواب ندارد۔ تو گویا ہماری طرف سے ان نکتہ چینیوں کا بخوبی جواب ادا ہو جائے گا۔ اور دوبارہ ان کی طرف توجہ کرنیکی ضرورت نہ ہوگی ؛

سوال اوّل اس نکتہ چینی کی بابت ہے۔ جو انہوں نے مرزا صاحب سلمہ الرحمٰن کی سخت کلامی کی بابت کے پہر ہم یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں۔ کہ سخت کلامی سے کیا مطلب ہے۔ اور مذکورہ بالا الظاہر سخت کلامی میں داخل ہیں یا نہیں۔

سوال دوم - تمنے یہ لکھا ہے۔ کہ قرآن و حدیث رسول صلعم مسلمان کہنے کیلئے کافی ہے، نیز مسلمانوں کے لئے ایک قبلہ ایک رسول اور ایک خدا کافی ہے۔ اس کے سوا کسی کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر تمہارا یہ خیال درست ہے۔ تو بقول تمہارے یہ اوے کا۔ آوا کسی طرح سے بگڑ گیا۔ جس کے لئے ایک مصلح ربانی کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

سوال سوم - دو مرزا صاحب اپنی علیحدہ جماعت قرار دیتے ہیں۔ رسول صلعم اس بات سے ناراض ہیں" تمنے جو یہ لکھا ہے۔ کیا یہ تمہارا جھوٹ نہیں ہے۔ کیونکہ جن گروہوں کا پہلے اور نمبر ذکر کیا ہے۔ مرزا صاحب نے ان سے علیحدگی مول کر ہم کے اس حکم کے موافق اختیار کی ہے۔ ولا تکونوا کالذین تفرقوا واختلفوا فتمسکم النار الخ کیا حیرت خود تمہاری مقبول گروہ سے علیحدگی اختیار کرنی رسول صلعم کی ناراضگی کا باعث ہو سکتا ہے۔ اور کیا یہ تمنے رسول صلعم پر افترا نہیں کیا ہے۔

سوال چہارم حیرت صاحب تمنے لکھا ہے۔ کہ شرافت کا مقتضی یہ ہے۔ کہ انسان اپنی غلطی کا اعتراف کرے۔ کیونکہ انسان خطا و نسیان کا پتلا ہے۔ سو یہ قبلہ دیں کہ آپنے اپنی ان غلطیوں سے جو اس سلسلے میں کی ہیں کسقدر تسلیم کی ہیں۔ اور کسقدر غلطیوں کا اعلانیہ اعتراف کر کے اپنی شرافت کا ثبوت دیا ہے۔

قولہٗ خدا کی کلام میں مجھیں کرنی اور اپنے بے بنیاد خیال کی تائید اور تقلید کرنی۔ یہ کوردہ والوں کا خاصہ ہے۔

اقول - بیشک وہی چیز کوردہ کے خمیر میں یہ خاصہ معلوم ہوتا ہے۔ جسکا ثبوت مقدمہ تفسیر کے پڑھنے سے ملتا ہے۔ جسے تمام دکھاں پڑھنے کی کچھ ہی ضرورت نہیں ہے۔ صرف سوہی کی بحث پڑھنے سے حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ کہ اپنے بے بنیاد خیالات کی کسقدر تائید اور تقلید کر کے کلام الٰہی کے صاف صاف احکامات سے روگردانی کی ہے۔ مقدمہ تفسیر کے صفحہ ۱۵۵ پر تحویل بحث کے بعد لکھا ہے۔ چونکہ مسلمانوں کے دلوں میں سالہا سال سے ایک نفرت سود کی طرف سے پیدا ہو گئی ہے۔ اور وہ سود کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اسلئے ممکن ہے۔ کہ اسے (یعنی حیرت صاحب کے بیانات کی قبول کرنے میں چون و چرا کریں۔ پھر صفحہ ۶۶۱ پر لکھا ہے۔ میں نے سود کی بحث میں عمداً مفسروں کی رائے سے زیادہ مدد نہیں لی ہے۔ کیونکہ میری رائے عموماً ایک نئے انداز اور نئے پیرائے کی ہو گی۔ اور قدرتاً مجملانہ طور پر بحث کرونگا۔ شریعت ہمیں مجبور نہیں کرتی کہ ہم کسی مفسر کی رائے کو تسلیم کریں۔ (باقی آئندہ)

www.aaiil.org

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مرزا محمود ایرانی

آج پرچہ پیسہ اخبار ۲۷۔ اگست ۱۹۰۴ء کے پڑھنے سے مجھے معلوم ہوا۔ کہ حکیم مرزا محمود نام لاہور میں فرد کامل ہیں۔ وہ بھی ایک مسیحیت کے مدعی کے حامی ہونیکا دعوٰے کرتے ہیں۔ اور مجھسے مقابلہ کے خواہش مند ہیں۔ میں افسوس کرتا ہوں۔ کہ مجھے اس قدر فرصت کم فرصتی ہے۔ کہ میں انکی اس درخواست کو قبول نہیں کر سکتا۔ کیونکہ کل ہفتہ کے روز جلسہ کا دن ہے جس میں میری معروفیت ہوگی۔ اور اتوار کے دن علے الصباح مجھے گورداسپور میں ایک مقدمہ کیلئے جانا جو عدالت میں دائر ہے۔ ضروری ہے۔ میں قریباً بارہ دن سے لاہور میں مقیم ہوں۔ اس مدت میں کسی نے مجھ سے ایسی درخواست نہیں کی۔ اب میں جانے کو ہوں اور ایک منٹ بھی مجھے کسی اور کام کیلئے فرصت نہیں۔ تو میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اس بیوقت کی درخواست سے کیا مطلب ہے۔ اور کیا غرض ہے۔ لیکن تاہم میں حکیم مرزا محمود صاحب کو تصفیہ کیلئے ایک اور صاف راہ بتلاتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ کل ۳۰ ستمبر کو جو جلسہ ہے میرا مضمون پڑھا جائیگا۔ وہ مضمون ایڈیٹر صاحب پیسہ اخبار اپنے پرچہ میں تمام و کمال شائع کر دیں۔ حکیم صاحب موصوف سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اس مضمون کے مقابلہ میں اوسی اخبار میں اپنا مضمون شائع کرادیں اور پھر خود بلکہ ان دونوں مضمونوں کو پڑھ کر فیصلہ کرے گی۔ کہ کس شخص کا مضمون راستی پر اور دلائل قویہ پر مبنی ہے۔ اور کس شخص کا مضمون اس مرتبہ سے گرا ہوا ہے۔ میری دانست میں یہ طریق فیصلہ ان بدنتائج سے بہت محفوظ ہوگا جو آج کل زبانی مباحثات سے متوقع ہے۔ بلکہ چونکہ اس طرز میں روئے کلام حکیم صاحب کیطرف نہیں۔ اور نہ انکی نسبت کوئی سخت کلمہ ہے۔ اس لئے ایسا مضمون ان رنجشوں سے بھی برتر ہوگا۔ جو ہم مباحثات سے کبھی کبھی پیش آجایا کرتے ہیں۔

مجھسے ایک صاحب حکیم مرزا محمود ایرانی نام نے آج ۲ ستمبر ۱۹۰۴ء کو بذریعہ ایک خط کے دریافت کیا ہے۔ کہ اس آیت کے کیا معنے ہیں۔ فوجدھا تغرب فی عین حمئۃ۔ پس واضح ہو۔ کہ آیت قرآنی بہت سے اسرار اپنے اندر رکھتی ہے۔ جس کا احاطہ نہیں ہو سکتا۔ اور جسکے ظاہر کے نیچے ایک باطن بھی ہے۔ لیکن وہ معنے جو خدا نے عبہر ظاہر فرمائے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔ کہ یہ آیت مع اپنے سابق اور لاحق کے مسیح موعود کے لئے ایک پیشگوئی ہے اور اس کے وقت ظہور کو تشخص کرتی ہے۔ اور اس کی تفصیل یہ ہے۔ کہ مسیح موعود وہی ذوالقرنین ہے کیونکہ قرن عربی زبان میں صدی کو کہتے ہیں۔ اور آیت قرآنی میں اس بات کیطرف اشارہ ہے۔ کہ وہ وعدہ کا مسیح جو کسی وقت ظاہر ہوگا اُس کی پیدائش اور اُسکا ظاہر ہونا دو صدیوں پر مشتمل ہوگا۔ چنانچہ میرا وجود اسیطرح پر ہے۔ میرے وجود نے مشہور و معروف صدیوں میں خواہ بحری ہیں۔ خواہ مسیحی خواہ بکرماجیتی اس طور پر اپنا ظہور کیا ہے۔ کہ ہر جگہ دو صدیوں پر مشتمل ہے۔ صرف کسی ایک صدی تک میری پیدائش اور ظہور ختم نہیں ہوئے۔ غرض جہانتک مجھے علم ہے۔ میری پیدائش اور میرا ظہور ہر ایک مذہب کی صدی میں صرف ایک صدی پر اکتفا نہیں کرتا۔ بلکہ دو صدیوں میں اپنا قدم رکھتا ہے۔ پس ان معنوں سے میں ذوالقرنین ہوں۔ چنانچہ بعض احادیث میں بھی مسیح موعود کا نام ذوالقرنین آیا ہے۔ ان حدیثوں میں بھی ذوالقرنین کے یہی معنے ہیں۔ جو میں نے بیان کئے ہیں۔ اب باقی آیت کے مضمون پیشگوئی کے لحاظ سے یہ ہیں۔ کہ دنیا میں دو قومیں بڑی ہیں جنکو مسیح موعود کی بشارت دیجائی ہے۔ اور مسیحی دعوٰے کے لئے پہلے انہیں کا حق ٹھہرایا گیا ہے۔ سو خدا تعالیٰ ایک استعارے کے رنگ میں اسیجگہ فرماتا ہے کہ مسیح موعود جو ذوالقرنین ہے۔ اپنی میرے دو قوموں کو پائیگا۔ ایک قوم کو دیکھیگا کہ وہ تاریکی میں ایک ایسے بدبودار چشمے پر بیٹھی ہے۔ کہ جسکا پانی پینے کے لائق نہیں۔ اور اس میں سخت بدبودار کیچڑ ہے۔ اور اسقدر ہے۔ کہ اب اسکو پانی نہیں کہہ سکتے یہ عیسائی قوم ہے۔ جو تاریکی میں ہے۔ انہوں نے مسیحی چشمہ کو اپنی غلطیوں سے بدبودار کیچڑ میں ملا دیا ہے۔ دوسری میرے مسیح موعود نے جو ذوالقرنین ہے۔

ان لوگوں کو دیکھا جو آفتاب کی جلتی ہوئی دھوپ میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور آفتاب کی دھوپ اور انہیں کوئی اوٹ نہیں۔ اور آفتاب سے انہوں نے کوئی روشنی تو حاصل نہیں کی۔ اور صرف یہ حصہ ملا ہے۔ کہ اس سے بدن انکے جل رہے ہیں۔ اور اوپر کی جلد سیاہ ہو گئی ہے۔ اس قوم سے مراد مسلمان ہیں۔ جو آفتاب کے سامنے تو ہیں۔ مگر کچھ مجلو کے اور کچھ فائدہ ان کو نہیں ہوا۔ یعنی انکو توحید کا آفتاب دیا گیا۔ مگر بجز بھنے کے آفتاب سے انہوں نے کوئی حقیقی روشنی حاصل نہیں کی۔ یعنی ریندراری کی بھی خوبصورتی اور سچے اخلاق وہ کھو بیٹھے۔ اور تعصب اور کینہ اور اشتعال اور درندگی کے چلن انکے حصہ میں آگئے۔ خلاصہ کلام یہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس آیت میں فرماتا ہے۔ کہ ایسے وقت میں مسیح موعود جو ذوالقرنین ہے آئیگا۔ جبکہ عیسائی تاریکی میں ہونگے۔ اور انکے حصہ میں صرف ایک بدبودار کیچڑ ہوگا۔ جسکو عربی میں حمأ کہتے ہیں۔ اور مسلمانوں کے ہاتھ صرف خشک توحید ہوگی۔ جو تعصب اور زندگی کی دھوپ سے جلے ہونگے۔ اور کوئی روحانیت صاف نہ ہوگی۔ اور پھر مسیح ذوالقرنین ہے۔ ایک تیسری قوم کو پائیگا۔ جو یاجوج ماجوج کے ہاتھ سے بہت تنگ ہوگی۔ اور وہ لوگ بہت دیندار ہونگے اور انکی طبیعتیں سعادتمند ہونگی۔ اور وہ ذوالقرنین سے جو مسیح موعود ہے۔ مدد طلب کرینگے۔ تا یاجوج ماجوج کے حملوں سے بچ جائیں۔ اور تا وہ انکے لئے سد روشن بنا دیگا۔ یعنی ایسے پختہ دلائل اسلام کی تائید میں انکو تعلیم دیگا۔ یا جوج ماجوج کے حملوں کو قطعی طور پر روک دیگا۔ اور انکے آنسو پونچھیگا اور ہر ایک طور سے انکی مدد کریگا اور انکے ساتھ ہوگا۔ یہ ان لوگوں کی طرف اشارہ ہے۔ جو مجھ قبول کرتے ہیں۔ یہ عظیم الشان پیشگوئی ہے۔ اور اسمیں صریح طور پر میرے ظہور اور میرے وقت اور میری جماعت کی خبر دیگئی ہے۔ پس مبارک وہ جو اس پیشگوئی کو غور سے پڑھے۔ قرآن شریف کی یہ سنت ہے۔ کہ اس قسم کی پیشگوئیاں بھی کیا کرتا ہے۔ کہ ذکر کسی اور کا ہوتا ہے۔ اور اصل منشاء آئندہ زمانہ کیلئے ایک پیشگوئی ہوتی ہے۔ جیسا کہ سورت یوسف میں بھی اسی قسم کی پیشگوئی کیگئی ہے۔ یعنی بظاہر تو ایک قصہ بیان کیا گیا ہے۔ مگر اسمیں یہ مخفی پیشگوئی ہے۔ کہ جسطرح یوسف کو اول بھائیوں نے حقارت کی نظر سے دیکھا۔ آخر وہی یوسف انکا سردار بنایا گیا اسیطرح بھی قریش کیلئے ایسا ہی ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رد کر کے مکہ سے نکالدیا۔ مگر وہی جو رد کیا گیا تھا انکا پیشوا اور سردار بنایا گیا۔ بڑا تعجب کا مقام ہے۔ کہ اسقدر بار بار مسیح موعود یعنی اس عاجز کی نسبت قرآن شریف میں پیشگوئیاں بیان کی گئی ہیں مگر پھر بعض.....

قسمات ۔ ۶ ستمبر کو محمد جی کی شہادت ختم ہوئی۔ کو شیخ علی احمد صاحب وکیل گورداسپور اور ۸ کو منشی عزیز الدین صاحب تحصیلدار وینا نگر اور سید حسین بخش صاحب منشی ٹیالہ کی شہادت ہوئی۔ ۹ کو معاملہ ختم نہیں ہوا۔ ۱۰ اکتوبر کو ڈاکٹر محمد الدین صاحب گواہ مستغیث میڈیکل پریکٹیشنر لاہور حاضر عدالت ہوئے خواجہ صاحب نے اول واقعات مقدمہ سے اطلاع کیا اور پھر شہادت ہوئی۔ ۱۱ ستمبر کو ڈاکٹر صاحب ختم ہوئی اور چودھری نصر اللہ خان صاحب وکیل سیالکوٹ کا بیان ہوا مگر جرح محفوظ رہی۔

www.aaiil.org

کلمات طیبات حضرت امام الزمان علیہ السلام

۹ اگست ۱۹۰۴ء قادیان

تغیر نیت سے اجر باطل ہو جاتا ہے

بعض لوگوں کے ایک مسجد کے تنازعہ پر آپ نے فرمایا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ زیادہ بزرگ تم میں سے وہ ہے جو تقوے میں زیادہ ہے۔ جیسے قرآن شریف میں ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم اور متقیوں کے صفات میں سے ہے۔ کہ وہ بالغیب ایمان لاتے ہیں نماز پڑھتے ہیں۔ اور مما رزقنٰھم ینفقون کے یعنے علم۔ مال۔ اور دوسرے قوائے ظاہری اور باطنی جو کچھ دیا ہے۔ سب کو اللہ تعالےٰ کی راہ میں صرف کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے خدا نے بڑے بڑے وعدہ انعام کے کئے ہیں۔ انسان ایک کار خیر کیلئے جب نیت کرتا ہے۔ تو اس کو چاہیئے کہ پھر اس میں کسی قسم کا فرق نہ لاوے۔ اگر کوئی دوسرا جو اس میں حصہ لینے والا تھا۔ یا نہ تھا۔ مزاحم ہو۔ اور بددیانتی کرے تو بھی اول الذکر کو چاہیئے۔ کہ وہ کسی قسم کا تغیر اپنے ارادہ میں نہ کرے۔ اس کو اسکی نیت کا اجر ملیگا۔ اور دوسرا اپنی شرارت کی سزا پاویگا۔ دنیا میں لوگوں کو ایک یہ بھی بڑی غلطی لگی ہے۔ کہ دوسرے سے مقابلہ کے وقت یا اسکی نیت میں فرق آتا دیکھکر اپنی نیت کو جو خیر پر مبنی ہوئی ہے۔ بدل دیا جاتا ہے۔ اس طرح سے بجائے ثواب کے عذاب حاصل ہوتا ہے۔ یاد رکھو۔ کہ جو شخص خدا کے لئے نقصان روا نہیں رکھتا۔ وہ عند اللہ کسی اجر کا بھی مستحق نہیں۔ خدا کے لئے تو جان تک دریغ نہ کرنی چاہیئے۔ پھر زمین وغیرہ کیا شے ہے۔ جس قدر کوئی دکھ اٹھانے کے لئے طیار ہوگا۔ اتنا ہی اسے ثواب ملیگا۔ اگر کوئی شخص یہ اصول اختیار نہیں کرتا۔ تو اس نے ابھی تک ہمارے سلسلہ کا مطلب اور مقصود ہی نہیں جانا۔ جو لوگ اس جماعت میں داخل ہیں۔ اگر وہ عام لوگوں کے سے اخلاق۔ مروت۔ اور ہمدردی برتتے ہیں۔ تو اون میں اور دوسرے لوگوں سے کیا فرق ہوا شریر کی شرارت کو شریر کے حوالہ کرو۔ اور اپنے نیک جوہر دکھاؤ۔ تب تمیز ہوگی۔ دنیاوی تنازعات کے وقت مالی نقصان برداشت کرنے اور جود نفس سے کام لینے کے سوا چارہ نہیں ہوا کرتا۔ اور نہ انسان کو ہمیشہ اس قسم کے مواقعہ ہاتھ آتے ہیں۔ کہ وہ خطرہ کے یہ نیک جوہر دکھا سکے۔ اس لئے اگر کوئی ایسا موقعہ ہاتھ آجاوے۔ تو اسے غنیمت خیال کرنا چاہیئے۔

مساجد کی ضرورۃ

اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانہ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہوگئی۔ تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو۔ یا شہر۔ جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں۔ اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو۔ تو ایک مسجد بنا دینی چاہیئے۔ پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاویگا لیکن شرط یہ ہے۔ کہ قیام مسجد میں نیت آ خلاص ہو محض للہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو۔ تب خدا برکت دیگا۔

یہ ضروری نہیں ہے۔ کہ مسجد مرصع اور پکی عمارت کی ہو۔ بلکہ صرف زمین روک لینی چاہیئے۔ اور وہاں تو مسجد کی حد بندی کر دینی چاہیئے۔ اور بانس وغیرہ کا کوئی چھپر وغیرہ ڈالدو۔ کہ بارش وغیرہ سے آرام ہو۔ خدا تعالےٰ تکلفات کو پسند نہیں کرتا۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چند کھجور دن کی شاخوں کی تھی۔ اور اسی طرح پہلی آئی۔ پھر حضرت عثمان رض نے اس لئے کہ ان کو عمارت کا شوق تھا۔ اپنے زمانہ میں اسے پختہ بنوایا مجھے خیال آیا کرتا ہے۔ کہ حضرۃ سلیمان اور عثمان کا قافیہ خوب ملتا ہے۔ شاید اسی مناسبت سے ان کو ان باتوں کا شوق تھا۔ غرضیکہ جماعت کی اپنی مسجد ہونی چاہیئے۔ جسمیں اپنی جماعت کا امام ہو اور وعظ وغیرہ کرے۔ اور جماعت کے لوگوں کو چاہیئے کہ سب مل کر اسی مسجد میں نماز با جماعت ادا کیا کریں۔ جماعت اور اتفاق میں بڑی برکت ہے۔ پراگندگی سے پھوٹ پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ وقت ہے۔ کہ اس وقت اتحاد اور اتفاق کو بہت ترقی دینی چاہیئے۔ اور ادنےٰ ادنےٰ سی باتوں کو نظر انداز کر دینا چاہیئے۔ جو کہ پھوٹ کا باعث ہوتی ہیں۔

نفس لوامہ ہی قابل مقدرہے

مولوی تاج محمود صاحب ساکن لالیاں نے بڑھکر حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام سے مصافحہ کیا۔ اور نماز میں سرور اور لذت کے لئے دعا کی درخواست کی۔ فرمایا۔ کہ دعا کرتے رہو۔ اور کرتے رہو۔ ایک کارڈ روزانہ لکھدیا کرو۔ کہ دعا یاد آجایا کرے۔ طبیعت پر جبر کرکے جو کام کیا جاتا ہے۔ ثواب اسی کا ہوتا ہے۔ اور اسی کا نام نفس لوامہ ہے۔ کہ طبیعت آرام کرنا چاہتی ہے۔ اور وہ معصیات نفسانی کی طرف کھچی جاتی ہے۔ مگر وہ بزور اسے مغلوب کرکے خدا کے احکام کے ماتحت چلاتا ہے۔ اس لئے اجر پاتا ہے۔ ثواب کی حد نفس لوامہ تک ہی ہے۔ اور اسے ہی خدا نے پسند کیا ہے۔ چنانچہ قرآن شریف میں قسم ہی نفس لوامہ کی ہی خدا نے کھائی ہے۔ مطمئنہ کی نہیں کھائی کیونکہ مطمئنہ میں جاکر ثواب نہیں رہتا۔ کیونکہ وہاں کوئی کشا کشی اور جنگ نہیں۔ وہ تو امن کی حالت ہے۔

سونے چاندی اور ریشم کا استعمال

عرض کی گئی۔ کہ چاندی وغیرہ کے برتن استعمال کئے جاویں۔ فرمایا کہ ۳-۴ ماشہ تک تو حرج نہیں۔ لیکن زیادہ کا استعمال منع ہے۔ اصل میں سونا چاندی عورتوں کی زینت کے لئے جائز رکھا ہے۔ ہاں علاج کے طور پر ان کا استعمال منع نہیں۔ جیسے کسی شخص کو کوئی عارضہ ہو۔ اور چاندی سونے کے برتن میں کھانا طبیب بتلاوے۔ تو بطور علاج کے صحت تک وہ استعمال کر سکتا ہے۔ ایک شخص آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اسے جوئیں بہت پڑی ہوئی تھیں۔ آپ نے حکم دیا۔ کہ تو ریشم کا کرتا بنا کر اس سے جوئیں نہیں پڑتیں (ایسے ہی خارش والے کے لئے ریشم کا لباس مفید ہے)

سود

سود کی بابت پوچھا گیا۔ کہ بعض مجبوریات لاحق حال ہو جاتے ہیں۔ فرمایا کہ اس کا فتوائے ہم نہیں دے سکتے۔ یہ بہرحال جائز ہے۔ ایک طرح کا سود اسلام میں جائز ہے کہ قرض دیتے وقت کوئی شرط وغیرہ کسی قسم کی نہ ہو۔ اور مقروض جب قرضہ ادا کرے۔ تو مروت کیطور پر اپنی طرف سے کچھ زیادہ دیدیوے۔ آن حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کیا کرتے۔ اگر دس روپیہ قرض لئے۔ تو ادائیگی کیوقت ایک سو تک دیدیا کرتے۔ سود حرام وہی ہے۔ جس میں عہد معاہدہ اور شرائط اول ہی کر لی جاویں۔

عکسی تصاویر

حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایسی عمدہ عکسی تصویر طیار ہوئی ہے۔ کہ جس نے دیکھا ہے۔ تعریف کی ہے۔ خط و خال کی صفائی سفارش کرتی ہے۔ ضرور خریدو۔ تیار شدہ لوگوں کو اتمام حجت کی نیت سے پیش کرنیکا عمدہ ذریعہ ہے۔ اور اس سے یہ فائدہ بھی اٹھا سکتے ہیں۔ کہ جب تصویر پر نظر پڑی۔ تو اقرار بیعت یاد آگیا۔ کہ اس مرد خدا کے ہاتھ پر ہمنے خدا کیلئے اپنے ارادوں اور نفسانی خواہشوں کو بیچدیا ہے۔ قیمت فی نمبر ۸ روپیہ علاوہ محصول ڈاک

www.aaiil.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محبی مکرمی اخویم فی اللہ -

السلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۱) جناب پر روز روشن کیطرح یہ امر واضح ہوگا - کہ فی زمانہ حال اخبار اور رسائل بھی کسی مقدس جماعت کیلئے خدا تعالیٰ کے اون انعامات میں سے ہیں - جنسے وہ جماعت مکرمین پر اتمام حجۃ اور تبلیغ کی خدمت بجا لاتی ہے - اور نیز خود انکے وجود کے قیام سے رشد اور خیر کا ایک کثیر حصہ حاصل کرتی ہے - اور اسی لئے حق اور حقیقت سے پردہ اٹھانے والی روحیں ان ذرائع کی دل وجان سے قدردان ہو کر ان کے قیام میں کوئی دقیقہ سعی کا فروگذاشت نہیں کرتیں - اور علاوہ اس خاص فائدہ کے عام طور پر عالم اسباب میں بھی اخبار اور رسائل ایک قوم کی اثر وجاہت اور قومی ہمدردی کے اندازہ کرنیکا ثبوت ہوا کرتے ہیں -

(۲) - البدر کی عمر اسوقت ایک سال ۱۰ ماہ کی ہو چکی ہے - اور اس خردسالی میں حتے الوسع جس دیانت اور امانت سے اس نے ناظرین کی خدمت کی ہے - اوسکا ایک بدیہی ثبوت یہ ہے - کہ باوجود بے قاعدہ اشاعت وغیرہ کے جو عام طور پر احمدیہ پبلک میں بیحد رنجیدگی اور آزردہ دلی کا باعث ہوتی رہی اس قلیل عرصہ میں اسنے پانصد سے زیادہ احمدی احباب کو اپنا گرویدہ بنا لیا اور یہی بات اس امر کیلئے کافی دلیل ہے - کہ اسکا وجود جماعت کیلئے مفید اور ضروری ہے

(۳) بروقت اجرا اسکی بنیاد نہ کسی مستقل سرمایہ پر تھی - اور نہ اب تک ہے - حضرت امام الزمان کی خدمت میں رہ کر روحانی فیض حاصل کرنے کیلئے چونکہ کسی دینی شغل میں مصروفیت ضرور تھی - اسلئے محض توکل علی اللہ اس عظیم الشان کام کو ماتھہ میں لیا گیا اور الحمد للہ کہ آجتک مختلف احباب کے عارضی سہاروں سے اسنے پرورش پائی - لیکن چونکہ عارضی انتظام عارضی نتائج پیدا کرتے ہیں - اگرچہ وہ مستقل انتظاموں کا پیش خیمہ ہوا کرتے ہیں سو اسلئے آخر دسمبر ۱۹۰۵ء تک کا حساب کرنیسے معلوم ہوا ہے - کہ کارخانہ کو قریب ۲۰۰ روپیہ کے نقصان ہے - جسکا اصل باعث ظاہر اسباب میں قلت اشاعت ہے - اور جو کہ خود عارضی انتظاموں کا نتیجہ ہے - اور اندازہ اگر یہی پتا لگا ہے - کہ اگر اس کی اشاعت پندرہ صد ہو جاوے تو سیقدر سالانہ منافع بھی اس میں سے ہو جاتا ہے -

(۴) اخوت کے میدان میں محبت ہمدردی اور وفاشعاری کی بازی میں گو سبقت لے جانے والی قوم کی شان کے یہ ہرگز مناسب نہیں ہے - کہ وہ ایک دینی مجاہد اور جاں نثار اور وفادار خادم کو ناکامی اور مایوسی کا نشانہ بنکر اضحوکہ اقران بننے دے لہذا ایک درد سے بھرے ہوئے دل کو لیکر میں اپنے سابق بالخیر احباب سے التجی ہوں - کہ وہ اس دینی اور قومی خادم کارخانہ البدر کو قائم اور برقرار رکھنے کیلئے اپنی پوری ہمت اور توجہ سے کام لیکر مفصلہ ذیل تجاویز کو عملی لباس پہنا دیں - اور عند اللہ ماجور ہوں -

ا یہ ہر ایک خریدار انشراح صدر سے اجازت دے - کہ ۱۹۰۶ء کی سالانہ قیمت بطور قرض حسنہ کے انہیں ایام میں وصول کی جاوے - تاکہ کارخانہ قرضہ کی زیرباری سے سبکدوش ہو کر فارغ البالی سے خدمت کر سکے -

یہ پیشگی قیمت بشرطیکہ قضاء وقدر کی طرف سے کوئی ناگہانی امر مثل ہماری موت وغیرہ کے پیش نہ جاوے جس سے اسکی ادائیگی سقاط رہ جاوے - پندرہ سو اشاعت کے پورا ہو جانیپر واپس کر دی جائیگی -

ب - اس سال میں آپ اپنی پوری ہمت سے یہ کوشش کریں - کہ آپ کے تعارف اور گرد نواح میں کوئی نئی مخلص بھائی اسکی خریداری سے خالی نہ رہ جاوے - اور جو متوسط احوال ہیں - وہ دو دو اور تین تین ملکر اسے خرید لیں یا ہر ایک خریدار کم از کم دو دو خریدار پیشگی قیمت ادا کر کے بہم پہنچا دیں - تاکہ مجوزہ اشاعت پوری ہو کر گذشتہ نقصان کی تلافی کر سکے اور فارغ البالی سے خدمت کا موقعہ ملے

ج جو ذی وسعت احباب کسی جماعت کیلئے اخبار اور رسالوں کی ضرورت کوئی زمانہ حال محسوس کرتے ہیں - یا ان کو علم ہے کہ البدر نے دینی خدمت کے ایک بڑے حصے کو نبھایا ہے - وہ خصوصیت سے اسکی اعانت اور سرپرستی منظور فرما کر خاص ڈونیشن سے اگلی قرضہ میں امداد فرماویں - اور عند اللہ ثواب حاصل کریں -

یہ صرف کوشش وسعی ہے - اور ہر ایک کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے پورے ہوتے ہیں -

خاکسار محمد افضل منیجر البدر قادیان

www.aaiil.org

مین اس امر کے اعتراف سے باز نہیں رہ سکتا۔ کہ آجتک خدمت اس پاک جماعت کی البدر کے ذریعہ سے میرا ہاتھون ہوئی ہے۔ وہ میری کسی ذاتی کوشش کا نتیجہ نہیں۔ بلکہ یہ تمام برکت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (جنکے مبارک قدمون میں زمانہ کی موجودہ روحانی اور جسمانی ظلمتون سے تنگ آکر مین پناہ گزین ہوا ہون) کی پاک توجہ سے ہے۔ اور محض اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ کہ اس نے اس ادنےٰ خدمت کو لطف و کرم کی نظر سے دیکھا۔ اور اس بڑے نام سعی اور ہمت نے اسکی بارگاہ عالی میں قبولیت کا شرف حاصل کیا۔ یہ صرف اسی کا نتیجہ ہے۔ کہ اسقدر محبان دین نے اخبار کے خریدار بنکر میری عزت افزائی کی ہوئی ہے اور مجھے اس خدمت کا اہل گردانا ہوا ہے۔ ورنہ بذات خود مجھے کب یہ یارا حاصل ہو سکتا تھا۔ کہ دفترون مین قلم گھساتا ہوا خدا کی برگزیدہ احمدی جماعت کی اس عظیم الشان خدمت کا بوجھ سر پر لون۔ اور پھر اسکے بقدر وسعت نبھا بھی دون۔ اور اس مولا کریم کے سابقہ فضلون اور احسانون کو مدنظر رکھکر میں اسے سخت کفران نعمت خیال کرتا ہون کہ اس خدمت کی بجاآوری سے آیندہ کیلئے مایوس ہو جاؤن۔ اور اس نوآراستہ احمدی گلشن کی خوشنما سرو بخش اور دل و دماغ کو معطر کرکے روح کو ابدی خوشی بخشنے والے نو نہال البدر کی سیرابی اور سرسبزی کی تکمیل کیواسطے باغبانان گلشن اخلاص کو توجہ نہ دلاؤن۔ مبادا میری غفلت اور کسل کا نتیجہ یہ ہو۔ کہ اس نو نہال کی کلیان ہی مرجھا جائین اور عندلیبان چمن نغمہ سرائے توحید کو اس البدر کے باغ میں بے موسمی خزان آجانے سے نوحہ سرائی کرنی پڑے۔ اور ہمارے پرجوش اور قوی ضرورتون کو محسوس کرنیوالے احباب اپنی جماعت کے اس وجاہت اور رعب اور عزت مین جو اخبارون اور رسالون سے قایم ہوتا ہے۔ البدر کی عدم موجودگی سے نقص آتا دیکھکر ہمیں اس لئے مطعون کرین۔ کہ حقیقت حال سے ان کو آگاہ کرکے اس عمارت کی تکمیل کے لئے جن مصالح کی ضرورت تھی۔ وہ کیون نہ طلب کیا۔ اور اسی لئے ہمنے دوسرے صفحہ پر ان تمام ضروریات کو ارباب ملت کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ جو اسکے مستقل قیام کے لئے ہمارے ذہن میں آئی ہین۔ اور اگر کوئی صاحب اس سے مفید تر کوئی اور تجویز پیش کر سکتے ہیں۔ جس سے غیر موقوف اشاعت اور ترقی کے عیوب جو اخبار کو لاحق حال ہین۔ رفع ہو سکتے ہین۔ تو ہمیں اُسے سننے اور مفید معلوم ہونیکے بعد عمل درآمد مین لے آنے سے ہرگز دریغ نہیں ہے۔ بلکہ اس سے پیشتر کئی دفعہ آرٹیکلون کے ذریعہ سے ہمنے درخواست کی ہے۔ کہ جن اکابر ملت کے ذہن اور دماغ ایسی ضرورتون کے رفع کیلئے تیزی سے کام کر سکتے ہین۔ وہ ضرور اسمین حصہ لیوین۔ اور اپنے عزیز وقت کے چند منٹ ہمارے لئے وقف کرین۔ بلکہ ہمنے ۲۴ مئی کے اخبار مین یہان تک لکھ دیا تھا۔ کہ اگر ہمارے ذی مقدرت اور صاحب وسعت بھائیون مین سے کوئی اس دینی اور قومی خدمت کی سرانجام دہی کیلئے کشادہ دلی سے ہمارے دست بازو ہو جاوین۔ اور جس گرمی اور درد دل سے ہم اس مین ذاتی طور پر مصروف ہین۔ وہ مالی طور پر مصروف ہون۔ اور مشترکہ طور پر جو ثمرات دینی اور دنیوی مولا کریم عطا کرے۔ اس سے مشترکہ طور پر متمتع ہون۔ کیونکہ قومی اور دینی کام اس قسم کے ہوتے ہین۔ کہ بدون باہمی معاونت کے چل نہیں سکتے۔ اور اب ہم پھر اوسی مضمون کیطرف توجہ دلاتے اور اُسے مطالعہ کرنے کی التماس کرتے ہین۔

چونکہ اخبارات کے مہتمم قوم کے افراد کو ہمیشہ قومی خدمات یاد دلا دلا کر امداد طلب کرتے رہتے ہین۔ جس سے اکثر لوگون کو یہ خیال پیدا ہو گیا ہے۔ کہ دینی اور قومی ضرورتون کی آڑ مین یہ لوگ قوم کو لوٹا کرتے ہین۔ اور اگرچہ میرا خیال ہے۔ کہ احمدی قوم کے پاکیزہ دماغ اس قسم کی بدظنیون سے پاک ہونگے۔ لیکن تاہم چونکہ سب افراد کا دل اور دماغ ایک ہی قسم کا نہیں ہوتا۔ اور بعض کمزور طبائع کا ذہن اس قسم کی نکتہ چینیون کیطرف منتقل ہو سکتا ہے۔ اس لئے ان کو اس قسم کی بدظنی سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم نے اس نقصان کی تعداد بھی بتلا دی ہے۔ جو کہ آخر دسمبر ۱۹۰۴ء تک کارخانہ کو ہوتا ہے۔ ایک گاؤن کی رائیش کو جہان اخباری ضروریات کا بہم پہنچانا مشکل امر ہے مدنظر رکھتے ہوئے ایک ایسے اخبار کے کارخانہ کیلئے جس کی اشاعت اسوقت پانسو ہے۔ اقل سے اقل ایک ہزار ساڑھے سات سو روپیہ سالانہ سرمایہ کیضرورت ہے حالانکہ موجودہ اشاعت کے لحاظ سے اسکی آمدنی صرف ایک ہزار ایک سو ستر روپیہ کے قریب ہوتی ہے۔ اس طرح سے چھ سو کے قریب سالانہ خسارہ ہوتا ہے۔ لیکن چونکہ ہمنے عملہ ارزان اور نامکمل رکھا۔ اور اپنی خدمات کا معاوضہ یعنے ایڈیٹری اور مینیجری کی تنخواہ کامل طور پر کارخانہ سے نہ نکالی۔ اور کچھ بیرونجات سے بھی کام آتا رہا۔ اس لئے ایک معقول رقم کی تلافی ہو کر دو سال مین صرف سات سو روپیہ تک نقصان کی تعداد پہنچتی ہے۔ اگرچہ یہ ایک دل شکن اور مایوس کن نتیجہ ہے۔ لیکن الحمد للہ کہ اس کا اثر ہمارے قلب اور دماغ پر مطلق نہیں ہے۔ اور نہ اس سے ہراسان ہو کر ہم کسی قسم کا کسل اپنے اندر محسوس کرتے ہین۔ اور ہمیں کامل اُمید ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ ان تمام مشکلات سے مخرج پیدا کریگا۔ پس جس طرح سے مین اپنی خدمات کی بجاآوری کیلئے مردانہ وار حاضر ہون۔ اُمید ہے۔ کہ میرے پیارے احمدی بھائی اپنی ہمتون کو بلند کرکے پیش کردہ تجاویز پر عمل درآمد کرین گے۔ جنکی طرف بقایا ہے۔ وہ جلد ادا کرین۔ اور جو اصحاب مطبع کے کام مین ہماری مدد کر سکتے ہین۔ وہ اسمین مدد دین۔ کیونکہ صرف مطبع میں دو سو سے زیادہ کا سالانہ خسارہ ہے۔ اور جب تک اشاعت پندرہ سو کے قریب ہو۔ یہ اسی طرح رہے گا یہ ساڑھے تین صد روپیہ کے قریب بقایا بدر خریداران ہے جسکی ادائگی کیطرف توجہ دلاکر

جو اصحاب اخبار کے بروقت نہ پہنچنے کی شکایت کرتے ہین۔ وہ غور سے ان صفحات کو مطالعہ کرین۔ اور تجارتی نظر سے نہیں۔ بلکہ اخوۃ اور ہمدردی اور محسنانہ خیال اور نظر سے ہمارے اور اپنے معاملات رکھین۔ اور جو کچھ چندہ ادا کرتے ہین۔ وہ تو صرف کاغذ اور سیاہی وغیرہ کی قیمت ہوتی ہے۔ حالانکہ ان چند پیسون کے ذریعہ سے بیش بہا خزانہ الٰہی کتاب کے حقایق اور معارف کا محض خدا کے فضل سے ان کو مل جاتا ہے۔ اور تزکیہ نفوس کی وہ بیش بہا نعمت تک پہنچتی ہین۔ جو کہ لاکھ روپیہ سے اس موثر پر اثر کلام مین نہ ملسکتی تھین۔ سو وہ اصحاب ہماری ان ٹوٹی پھوٹی گذاشتون پر جنمین ہم واقعی معذور ہین۔ ہمین ملزم نہ کرین۔ اور ہماری خدمات کو الٰہی نعمت جان کر الٰہی قول ان شکرتم لازیدنکم پر نظر رکھین۔ اور دست نصرت اور ہمت کو دراز کرین۔ اور سب قدرت اور توفیق اللہ تعالےٰ کو ہی ہے۔ اور اسی کے فضل سے سب کام چلتے ہین ؎ خاکسار محمد افضل منیجر البدر

www.aaiil.org

حضرت مسیح موعود کا نزول لاہور میں

"ولیس علیکم جناح ان تاکلوا جمیعا او اشتاتا"

جیسے مناسب ہو۔ اس کا انتظام کیا جاوے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت بھی اس قسم کے واقعات پیش آتے تھے۔ تو آپنے جماعت مہاجرین کو تاکید کی تھی کہ وہ انصار کی امداد فرماکر ان کا ہاتھ بٹائیں۔ اس میں ایک یہ بھی حکمت تھی۔ کہ آپ نے دیکھ لیا تھا۔ کہ اگر جماعت انصار پر مہاجرین کی تواضع اور مہمانداری کا بوجھ پڑا رہے گا۔ تو آخر یہ کب تک نبھے گا۔ پس ہمارے خیال میں یہ ضروری ہے۔ کہ اس قسم کی تقریبوں پر ہر ایک ممبر جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ دور اندیشی سے کام لے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اس موقعہ پر بھی بہت سے احمدی احباب نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ارشاد کی تعمیل پر عمل چاہا تھا۔ لیکن لاہور کے بعض احمدی ممبروں کی وسعت حوصلگی اور کشادہ دلی نے سردست اسکی ضرورت کو محسوس نہ کیا۔ علاوہ ان رہائشی مکانوں کے جو کہ مہمانوں کے لئے تیار کئے گئے تھے۔ ہر ایک ذی مقدرت احمدی بھائی کا مکان لاہور میں مہاجرین کے آرام دہی کے لئے وقف تھا۔ جو جہاں زیادہ آسائش دیکھتا۔ وہ وہاں آرام کر سکتا تھا۔

لاہور کی پبلک

ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس پندرہ روزہ قیام میں پبلک لاہور کا سلوک احمدی جماعت اور اسکے لیڈر حضرت مسیح علیہ السلام سے کیا کچھ رہا۔ اس کا بھی ذکر بیان کیا جاوے۔ مسیح موعود علیہ السلام کے تشریف آوری کی خبر چونکہ لاہور میں پھیل گئی تھی اسلئے جب سے اپنے قدم یہاں رکھا۔ اس وقت سے لیکر آپکی روانگی تک عام طور پر ہر وقت جم غفیر مکان کے نیچے اور مقابل نظر آتا تھا۔ اول اول تو پبلک کا یہی خیال تھا۔ کہ یہ ایک قسم کی دوکانداری ہے۔ لیکن ہر روزہ واقعات اور مشاہدات نے آخر بعضوں کو رائے بدلنی کی نوبت دی۔ اور خود ہمنے اپنے کانوں لوگوں کو یہ کہتے سنا۔ کہ اس کا نام دوکانداری ہرگز نہیں۔ اس لمبے قیام کا یہ اثر ہوا۔ کہ لکچر دئے جانے سے پیشتر پبلک میں ۳ قسم کے گروہ ہو گئے۔ ایک گروہ تو شقاوت ازلی کے باعث کسی قسم کا تغیر اپنی رائے میں نہ کر سکا۔ اور وہ اُسے آخر تک دھوکہ کی ٹٹی ہی خیال کرتا رہا۔ ایک گروہ نے حرکت کی۔ اور وہ سب وشتم سے خود باز آیا۔ اور لوگوں کو بھی نصیحت کرنے لگا۔ کہ کسی حال میں ان لوگوں کو نظر حقارت سے نہ دیکھنا چاہیئے۔ اور نہ بدگوئی کرنی چاہیئے۔ اور ایک گروہ وہ تھا جس نے اُن سے بڑھ کر معرفت میں حصہ لیا۔ اور اُسکے ایک حصہ نے تو مسیح کو قبول کیا۔ اور دوسرا قبولیت کے لئے پورے طور پر آمادہ ہو گیا۔

کوئی گلی اور کوئی کوچہ اور کوئی بازار لاہور کا ایسا نہ رہا۔ جہاں حضرت مرزا صاحب کا چرچا نہ ہو۔ صبح سے شام تک خاص و عام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کیلئے تشریف لاتے۔ اور اکثر حصہ ان کا اس لئے بادل ناکام واپس جاتا۔ کہ حضور طبیعت کی یا عدیم الفرصتی کے باعث انکی آرزو کو پورا نہ کر سکتے۔ ایسے ہی عورتوں کے غول در غول اپنی زیارت کیلئے آتے رہے۔ لیکن اس رحمۃ للعالمین وجود نے آخر کار لوگوں کے شیشہ دل کو سنگ ناکامی سے چور ہوتا دیکھکر دو تین دفعہ پبلک میں ظہور فرمایا۔ جس سے اکثر حصہ کی شکایت عدم زیارت رفع ہو گئی۔

عام پبلک کے علاوہ بعض فقرا بھی آتے۔ اور کھڑے ہو کر نعرے لگاتے۔ ایک ان میں سے سبز پوش صاحب جو کہ ریشمی کرتہ یا چوغہ زیب تن کئے ہوئے اور ایک مخمل کی ٹوپی جس پر گوٹہ کناری سے کلمہ شریف اور کچھ اور عبارتیں لکھی ہوئی تھیں۔ سر پر دھرے ہوئے تشریف لائے اور ملاقات کی۔

.....

.....خواہش تمام کی۔ حضور کیخدمت میں پونچ کر اوسنے سوال کیا۔ کہ عاشق ہو یا معشوق۔ آپنے فرمایا۔ کہ ہم نے سب کچھ کتابوں میں لکھدیا۔ وہاں دیکھ لو۔ اس پر اس نے سوال کیا۔ کہ جو کچھ کتابوں میں لکھا ہے۔ کیا وہ سب سچ ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ اس پر اس نے درخواست کی۔ کہ اُسے تحریر فرما دیجئے۔ آپ نے حکم دیا۔ کہ ایک ہفتہ کے بعد آنا۔ ہم لکھ دیوینگے۔ چنانچہ ایک ہفتہ کے بعد جب وہ سائیں صاحب ۲۸ تاریخ کو تشریف لائے۔ تو آپ نے یہ عبارت لکھکر اور اپنی مہر ثبت کرکے اسکے حوالے کی۔

"بسم اللہ الرحمن الرحیم ❊ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر جو جھوٹوں پر لعنت کرتا ہے۔ یہ گواہی دیتا ہوں۔ کہ جو کچھ میں نے دعوے کیا ہے۔ یا جو کچھ اپنے دعوے کی تائید میں لکھا ہے۔ یا جو میں نے الہام الٰہی پنی کتابوں میں درج کئے ہیں۔ وہ سب صحیح ہے سچ ہے۔ اور درست ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

الراقم خاکسار مرزا غلام احمد ۴ ۲ ۰"

اسی طرح ایک فقیر برہنہ پوش تھے۔ جو کہتے تو مردوں اپنے آپ کو جناب خواجہ فرید صاحب مرحوم چاچڑاں والے کے مرید کہتے تھے۔ لیکن سر سے پاؤں تک نیلے کپڑے کا ہر قعہ اوڑھے رہتے تھے۔ رات کو بھی اُسے نہ اتارتے تھے۔ اس بدعت کو دیکھکر ہر ایک شخص اُونسے سوال کرتا کہ خلاف طریق نبوی تم نے یہ کیوں کیا۔ لوگوں سے تنگ آکر انہوں نے حکیم نورالدین صاحب سے شکایت کی۔ آپ نے لوگوں کو منع کیا۔ لیکن عوام الناس کب رکتے تھے۔ یہ کہتے تھے۔ کہ میں حضرت مرزا صاحب سے ملاقات کے لئے بہاول پور سے آیا ہوں۔ لیکن دو دن تک جب ملاقات کا موقعہ نہ ملا۔ تو گھبرا گئے اور عدم استقلال دکھلا کر چلے گئے۔ پولیس بھی ان کو نیم مشتبہ الحال جان کر نگرانی کرنے لگی تھی۔ شاید اس لئے بھی دل برداشتہ ہو گئے۔ (واللہ عالم بالصواب)

ہم نہایت افسوس کے ساتھ اس واقعہ کو بھی بیان کرتے ہیں۔ جو کہ ۲۰ اگست کو شام کے وقت بعض شریر اور مفسد طبائع سے وقوع میں آیا۔ کل جماعت نماز مغرب میں مصروف تھی۔ کہ چند بدمعاشوں نے موقعہ پاکر اور دروازہ کو دربان سے خالی دیکھکر اوپر چڑھ جانے کی کوشش کی۔ ابھی وہ زینہ پر ہی تھے۔ کہ بعض جان نثاروں کو خبر ہو گئی اور انھوں نے اگر روکا۔ اور مقتضائے وقت کے لحاظ سے جو بن پڑا وہ ہوا۔ آخر مناسب سمجھا گیا۔ کہ پولیس سپرنٹنڈنٹ کو اطلاع دی جاوے۔ جس پر دو پولیس مین سرکاری طور پر روانہ کئے گئے۔ جو ہر وقت موجود رہتے اور مجمع کو منتشر کرتے رہتے تھے۔

دوسرے دن ایک افسر..... پولیس کا اوپر سے گذر ہوا۔ آپ نے پوچھا۔ کہ یہاں کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود تشریف لائے ہیں۔ یہ نام سنکر آپنے ملاقات کی خواہش کی۔ اور چلتے وقت تاکید کی۔ کہ اگر کسی قسم کا خطرہ یا ہنگامہ ہو تو فوراً مجھے اطلاع دی جاوے۔ میں کافی انتظام کرونگا۔ اور جس دن حضرت مرزا صاحب کا لکچر ہو۔ اُسدن خصوصیت سے مجھے بھی خبر کی جاوے۔ تاکہ شامل جلسہ ہوں۔

ناظرین اس خبر کو سن کر متعجب ہونگے۔ کہ ان دنوں میں بھی قتل کی دھمکیاں متواتر طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملتی رہیں۔ یہ بذریعہ کارڈوں کے ڈاک خانوں کے واسطہ سے پہنچتی تھیں۔ ہم نہیں کہہ سکتے۔ کہ دراصل ان خطوط کا لکھنے والا کون تھا۔ آیا کوئی ہندو تھا۔ یا آریہ یا مسلمان۔ یا عیسائی۔ بہرحال کوئی نہ کوئی ناعاقبت اندیش ضرور تھا۔ چونکہ کارڈ پر اس قسم کے مضمون لکھکر حضرت مرزا صاحب کے پتہ پر ڈالدیتا۔ اور تاریخ کو ایک کارڈ ہماری نظر سے بھی گذرا۔ جس کا مضمون تھا۔

"پریسیڈنٹ کا احسان کہ میری محنت ٹھکانے لگی"

یعنے جب وہ سرا خط لکھا۔ اس روز تو نے چوری چوری لکچر کیا۔ خیر اب ۲۰ تاریخ کو اپنے بال بچوں سے ملکر آنا۔ میں پنڈت لیکھرام مرحوم شہید کا انتقام لونگا

ضروری نوٹ ۔ ۸ راگست کا اخبار شائع کرنے کے بعد میرا یہ خیال تھا کہ اب کمی پوری ہو جاویگی۔ پر لاہور کی جلسہ کی شرکت اور کارخانہ کے اسی وجہ سے جلنے اور آمدن کے سلسلہ میں فرق آجانے کی وجہ سے پھر اخبار ایک ماہ پیچھے جا پڑا ہے اور ایسے نقصانوں کی حالت کو مدنظر رکھکر یہی مناسب معلوم ہوا ہے

www.aaiil.org

اس روز ایک لاش مفت واپس ہوگی۔ لاہور کیا۔ کل جہان کو دیکھیگا۔ کفن لیکر آنا۔ اگر تو نہ آیا۔ تو یاد رکھ۔ جس نے تیری جگہ پڑھا۔ اس پر بھی ہاتھ صاف ہوگا مختصر ہے۔ جسقدر چاہے۔ مفصل سمجھے۔ میں اپنے گھر سے رخصت ہوکر آیا ہوں۔ تجھے خبر کرکے شیروں کی طرح ماروں گا۔ بشن داس"

مگر ان نویسندہ کو یہ خیال نہ آیا۔ کہ وہ مرد جو کر شیر بنکر دنیا میں آیا ہے۔ کیا ان گیدڑ بھبکیوں سے ڈر سکتا ہے۔ چنانچہ آپ نے تین دن اندر خانہ سے تشریف لاکر عام پبلک میں لکچر دیا۔ اور پھر ۳ ستمبر کو آپ خاص باغ میں بھی تشریف لے گئے۔ چونکہ خدا کا وعدہ ہے۔ کہ وہ ہر ایک شریر کی شرارت اور گزند سے محفوظ رکھے گی۔ اور آپ اپنی طبعی وفات سے فوت ہونگے۔ اس لئے کسی کو مجال نہیں۔ کہ آپ کا بال تک بھی بیکا کر سکے۔ اور یہ پیشگوئی جو خدا کیطرف سے ہے۔ اس امر کی متقاضی تھی۔ کہ اس قسم کی دھمکیاں دی جاویں۔

وسعت اخلاق اور رحم علی خلق اللہ

۲ اگست کی صبح کو یکشنبہ کے روز جب آپ تشریف لائے اور ایک تقریر فرمائی۔ تو قریب ایک صد آدمیوں کے بیعت میں داخل ہوئے۔ چونکہ ہجوم کثرت سے تھا۔ اور فرداً فرداً بیعت لینے میں وقت بہت زیادہ ہوتا تھا۔ اس لئے بگڑیاں نبی والدی گئیں۔ جن کو لوگوں نے پکڑ لیا۔ اور سب نے کلمات بیعت کی تکرار کرکے۔ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا کو ظاہری الفاظ پر پورا کر دیا۔ علاوہ اس کے دونوں دنوں میں بھی لوگ جوق جوق آکر بیعت کرتے رہے۔ اور ہمارا خیال ہے۔ کہ قریب چار پانسو آدمیوں کے داخل بیعت ہوئے۔ لاہور کے (بقیہ حاشیہ کالم ۳ پر)

موعود علیہ السلام سے نہ رہا گیا۔ اور آپنے فرمایا۔ کہ تو ہماری جماعت کے بعض لوگ بعض پر سختی کر رہے ہیں۔ جو کہ ہمیں پسند نہیں۔ اس لئے ان کو اور پولیس کو منع کر دیا جاوے۔ کہ درشتی سے پیش آویں۔ میں تو کہتا ہوں کہ وَلَا تُصَعِّرْ لِخَلْقِ اللّٰہِ۔ کا الہام جو ہوا تھا۔ وہ آج ہی کے روز کے لئے ہے۔ کہ جو لوگ ہم سے ملنا چاہتے ہیں ان کو سختی سے روکا جاتا ہے۔ پس میں چاہتا ہوں۔ کہ کسی کو روکا نہ جاوے۔ اور سب کو اجازت دی جاوے۔ کہ وہ ملاقات کریں۔ اس ارشاد پر چند منٹ میں ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ کر دو رویہ ایک گلی سی بنا دی۔ اور یہ انتظام کیا۔ کہ ایک ایک شخص جاوے۔ اور مصافحہ اور ملاقات کرکے واپس آجاوے۔ چنانچہ یہ نظارہ ایک گھنٹہ یا اس سے زیادہ دیر تک رہا۔ اور ہر ایک شخص نے من بھائی مراد پائی یہ ہے وسعت اخلاق کی۔ جو ہمیں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ برتنی چاہیے۔

متفرق اوقات پر جو خاص لوگ آتے تھے بشرط فرصت ان کو حضرت اقدس ملاقات کے لئے بالاخانہ پر بلا لیتے تھے۔

آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی یہ بھی سنت چلی آئی ہے کہ جب کبھی کوئی مضمون یا کتاب تصنیف کرنی ہو تو ضرور کسی نہ کسی عارضہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ان ایام میں بھی ایسا ہی ہوا۔ کہ وہ مضمون جو کہ پڑھا جانا تھا۔ اس کی تاریخ قریب آگئی۔ اور صرف دو تین دن باقی رہ گئے تھے کہ آپ آشوب چشم کے عارضہ میں مبتلا ہو گئے۔ ایک تو لاہور کے لوگوں کی درخواست ملاقات سے فرصت نہ تھی دوسرے یہ عارضہ چشم اس لئے آپ نے حکماً کہا۔ کہ دو دن تک نہ کوئی شخص ہماری ملاقات کو آوے۔ اور نہ کوئی رقعہ کسی قسم کا اوپر پہنچے۔ حتےٰ کہ نوکروں کو بھی بالاخانہ پر آنے کی ممانعت کر دی گئی تھی۔ اور اسی بیماری کی حالت میں مضمون کا وہ جام تیار کیا گیا جس میں نوع انسان کی نجات کا شربت لبریز تھا۔ اور ایک ایک نقطہ سے وہ درد دل ٹپکتا تھا۔ جو ایک مادر مہربان کے دل میں اپنی حقیقی اولاد کو دکھ کا نشانہ ہوتے ہوئے ملاحظہ کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔

حکیم نورالدین صاحب کی مجلس میں

حکیم نورالدین صاحب کی نشست اس وسیع عمارت میں تھی۔ جو کہ میاں چراغ الدین صاحب کی ملکیت اور مبارک منزل کے نام سے مشہور ہے۔ اور جس میں میاں صاحب کے فرزند رشید حکیم محمد حسین صاحب احمدی اینڈ برادرز طبی کارخانہ مرہم عیسےٰ کے نام سے قائم ہے۔ اور حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے صلیب پر سے زندہ اتر آنے اور بعد ازاں اسی مرہم کے ذریعہ سے جیسے کہ طبی کتابوں اور تواریخ سے ثابت ہے۔ صلیبی زخموں سے شفا پاکر اور ایک عرصہ زندہ رہ کر پھر طبعی موت سے مرنے کی ایک عظیم الشان یادگار ہے جہاں پر یہ مرہم خصوصیت سے بہت ہی نفیس اور اعلیٰ درجہ کا تیار ہوتا ہے۔ اور اس کے علاوہ دوسرے نسخہ جات بھی عجیب و غریب طیار ہو کر مشتہر ہوتے رہتے ہیں۔ احمدی احباب کو علاج معالجہ کے لئے خصوصیت سے اس کارخانہ کیطرف توجہ رکھنی چاہیئے۔ اور خود مالکان کو گاہکوں کی قیمتی میں رعایت۔ روحانی اور جسمانی بیماریوں کے مریض جوق در جوق حکیم نورالدین صاحب کے گرد بیٹھے رہتے روحانی مریض تو اعتراضات اور شکوک جو مذہب کے متعلق ہوتے۔ عرض کرتے اور جسمانی بیمار اپنے اپنے مرض کے نسخہ جات لیتے۔ صبح سے لے کر عشا کے وقت تک یہ جمگھٹا اسی طرح رہتا۔ اور لوگ حکیم صاحب کی نشست کے اس عزم اور استقلال پر عش عش کرتے۔ چند ایک آریہ صاحبان آکر مسئلہ تناسخ پر مباحثہ کرتے رہے۔ جسے ہم انشاء اللہ تعالیٰ کسی آئندہ نمبر میں درج کریں گے۔ انہی ایام میں میاں محمد چٹو صاحب مرید چکڑالوی کو اپنے عقائد کی شہرت کا عمدہ موقعہ ملا۔ ابتدائی چند ایام میں ان کا یہ شیوہ رہا کہ علی الصبح حضرت حکیم صاحب کی مجلس میں آجاتے۔ اور کبھی کبھی گھنٹہ تک بیٹھ کر اذکار سنتے۔ اس اثنا میں ان کو ایسے موقعہ بھی ملجاتے۔ کہ نو وارد لوگوں کو اپنے خیال اور اعتقاد سے واقف کریں۔ لیکن واہ رے گلی۔ اور آخر تو جب دیکھا۔ کہ کوئی نتیجہ مرتب نہیں ہوتا۔ تو آنا چھوڑ دیا۔ مگر ان کے آنے سے ایک عجیب شہادت ہمیں اپنے دوست احمدی گوجراتی کے ذریعہ سے یہ ملی۔ کہ محمد چٹو صاحب نے ۲ اگست کو لوگوں کے سامنے یہ بیان کیا۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے مجھے کہا تھا۔ کہ مرزا صاحب کی بیعت کر لو کیونکہ اس کے بغیر نجات نہیں۔ یہ کلمات ہم نے اپنے کانوں تو نہیں سنے۔ صرف روایتاً بیان درج کئے گئے ہیں اور چند ایک باتیں اور نکات جو انکے مشن کے متعلق ہوئیں۔ اُسے بھی ہم انشاء اللہ کسی آئندہ نمبر میں درج کریں گے چونکہ عام طور پر یہ مشہور تھا۔ کہ حضرت اقدس علیہ السلام کا قیام ۳ ستمبر تک لاہور میں ہے۔ اس لئے حضرت حکیم نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب کی رائے یہ تھی۔ کہ اب سفر کے قیاس پر نماز قصر اور جمع کرکے ادا نہ کیجاوے۔ بلکہ پوری نماز اپنے اپنے وقت پر ادا کی جاوے۔ اور بعض دیگر اصحاب کا خیال تھا۔ کہ جب تک ۱۵ دن کا قیام نہ ہو۔ تب تک سفری شمار ہوگا اور قصر نماز جمع کرکے ادا ہوگی۔ آخر کار اس امر کے فیصلہ کیلئے

www.aaiil.org

حضرت امام الزمان کیطرف رجوع کیا گیا۔ اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے ایک قطعہ بین حضور حضور کی خدمت والا میں تحریر کیا۔

آقائی صلوٰۃ اللہ علیک وسلامہ

امام بخاری کے اجتہاد کیموافق پہلے ہم قصر کرتے ہین کہ جب تک ہمین یہ یقین نہ ہوجاوے۔ کہ تین روز سے زیادہ ہمارا قیام ہوگا۔ اب لاہور میں قریب دس روز تک قیام ہے جناب کیا فرماتے ہین۔ خاکسار عبدالکریم

اس کا جواب حضرت اقدس کیطرف سے آیا وہ یہ ہے

دراصل قیام کا ارادہ کوئی مستقل نہیں ہے۔ صرف علمی ہے۔ ہم بغیر کسی کام کے تقریب خاطر کے لئے آئے ہین شدت گرمی۔ یا اور وجوہ کے باعث۔ یا ارادہ بدلنے کے باعث ہم کوچ کرنے کو طیار ہین۔ آئندہ آپ کا اختیار ہے۔ ہمارا کوئی مستقل اور یقینی ارادہ نہیں ہے۔ والسلام

خاکسار مسیح موعود مرزا غلام احمد

لاہور کے ہمدرد

اس واقعہ کا بیان کر دینا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعود کے قیام میں لاہور کے بعض ایڈیٹر ان اخبار نے کیا حصہ لیا۔ کل ایڈیٹرون سے تو ہمارا تعارف اور روشناسی ہے نہیں۔ ہان دو صاحب اکثر احمدی مخلصون میں نظر آتے تھے۔ اور انہی کے متعلق ہم یہان ریمارک کرین گے

ایک تو پیسہ اخبار کے اسسٹنٹ ایڈیٹر تھے۔ جن سے نسبت ایک ہمارے معزز اور محترم دوست کی زبانی معلوم ہوا۔ کہ جب ان پر یہ سوال ہوا۔ کہ آپ کا اخبار ہر ایک فرقہ اور مذہب اور ملت کے مضامین لیتا ہے۔ اور آپ بذات خود کسی کے اعتقاد سے کوئی تعلق نہیں۔ تو کیا وجہ ہے۔ کہ فرقہ احمدیہ پر ہمیشہ مخالفانہ ہی ریمارک لکھتے ہین۔ اس کا جواب ایڈیٹر صاحب نے یہ دیا۔ کہ مین سوچ کر بتلاؤن گا۔ جس پر محترم دوست نے فرمایا۔ کہ سوچ کے جو جواب دیا جاتا ہے۔ وہ مصنوعی ہوتا ہے۔ اور ایک موقعہ پر ہمنے خود ان ایڈیٹر صاحب سے محترم دوست سے یہ کہتے سنا۔ کہ شروع ہی سے پیسہ اخبار کی پالیسی کچھ ایسی رکھی گئی ہے۔ کہ مجھ نہین آتی۔ اب مین کوشش کرون گا۔ کہ ایسے نقص رفع ہو جاوین۔ اس میں شک نہین۔ کہ اس کے بعد روزانہ کو پیسہ اخبار کے کالمون مین حضرت مرزا صاحب کے ایک خادم کی قلم کے مضامین نکلتے رہے۔ اگرچہ ان کے عنوان پر ایڈیٹر صاحب کا عناد اور ظرف قلب کی تنگی ٹپک رہی تھی اور ممکن ہے۔ کہ جن اسسٹنٹ ایڈیٹر صاحب کا تذکرہ ہم نے کیا ہے۔ ان کو عنوانی مضامین سے اتفاق رائے نہ بھی ہو۔ تو بھی ہم ان کی اس امر کی تعریف کرتے ہین کہ جو کچھ اونہون نے کہا تھا۔ اُسے ایک حد تک نبھا دیا بشرطیکہ آئندہ بھی پیسہ اخبار کا یہی مسلک رہے۔ اگرچہ ہمین یہ اُمید نہین۔ کیونکہ ظلمت کو جو مخالفت نور سے ہے۔ وہ کبھی ہٹ نہیں سکتی۔

دوسرے ایڈیٹر صاحب ہمارے مشفق میان فوق ایڈیٹر پنجہ فولاد تھے۔ جو کہ بعض اوقات ناظرین مین دیکھے جاتے تھے۔ اور جنہون نے ۲۸ اگست کے پرچہ مین حضرت مسیح موعود کی آمد پر ایک لیڈر بعنوان "مرزا صاحب قادیانی کو جنون تو نہیں" لکھا۔ اس میں کیا شک نہیں۔ کہ اس مضمون میں ایسا بڑی حد تک نہون نے راستی اور انصاف کو مدنظر رکھ کر خلاف اور بلا تحقیق واقعات کو درج نہ کیا۔ بلکہ صحیح واقعات لکھے۔ اور حضرت مرزا صاحب کے مجنون نہ ہونے پر جو تقریر حضرۃ حکیم نورالدین صاحب نے فرمائی تھی۔ اس کا خلاصہ بھی درج کیا۔ اور اپنی طرف سے بھی کچھ نظائر دیکر تقریر کی تائید کی۔ اور صرف یہی نہیں۔ بلکہ حق اور انصاف پروری کی داد ایک حد تک اس طرح سے بھی دی۔ کہ پیسہ اخبار جو برائے نام مولویون کو اس لئے وقت دیتا کہ وہ مرزا صاحب کی مخالفت اور عناد میں اس کا ہاتھ بٹاتے ہین۔ اس کی اصلاح کی کوشش چند فقرات سے کی۔ جن کو ہم ذیل مین نقل کرتے ہین۔

جس طرح سرسید مرحوم کے پیرو ان اور عام مسلمانون کو ان کے بعض مذہبی عقائد میں اختلاف تھا۔ اور اب تک ہے اور رہیگی مخالفت آج تک جاری ہے۔ اسی طرح مرزا صاحب کے بعض عقاید مین بھی عام مسلمانون کو اختلاف ہے۔ اور بیشک ایک مسلمان ہونے کے ہونا چاہیئے۔ مگر "ولی را ولی می شناسد" کے اصول کے مطابق معترض کی شان اور اس کا علمی پایہ بھی کم سے کم فریق ثانی کے مقابلہ کا تو ہو۔ جس طرح کہ بڑے آدمی چھوٹے اور کمینہ آدمیون سے ہمکلام نہیں ہوتے۔ یا جس طرح معزز و موقر اخبارات پر اگر کوئی رُٹیل اور کم درجہ کا اخبار حملہ کر دے۔ تو وہ ہرگز اُس کا جواب نہ دیوین گے۔ اسی طرح بعض شہرت کے طالب اور بے علم پنڈت جاہلون کو خوش کرنے کے لئے کسی بڑے آدمی کی مخالفت پر اگر کمر باندھ لین تو ان کی اس نیا اور ہوا باتون سے کیا ہو سکتا ہے؟

۲۶ اگست کا روزانہ پیسہ اخبار لکھتا ہے "کہ خانقاہ شاہ محمد غوث میں ۱۲ اگست سے ہر روز رات کو مرزائے قادیان کی تردید کے لئے کئی "مولوی صاحبان" کی علمی حیثیت کا اندازہ لگایا جا سکتا۔ اگر پیسہ اخبار ان کے نام بھی شائع کر دیتا۔ کیا وہ لوگ رسول اللہ کو "رسول اللہ" اور صلے اللہ کو صلے اللہ کہتے اور رکابی مذہب رکھتے۔ اور پرسیون میں تلیون کا کام کرتے یا کر چکے ہون۔ "مولوی صاحبان" کے معزز نام سے پکارے جانے کے قابل ہین۔

لیکن نہ معلوم کہ کن وساوس اور خطرات نے ان کے قلب کو پکڑا جس کا وجہ سے ان کو آخر حصہ مضامین میں حضرت مرزا صاحب کی ذاتیات کا ذکر خصوصیت سے بلا تحقیق اصل واقعات کے اس طرح سے کرنا پڑا۔ جو ایک حقائق شناس اور دقیقہ رس انسان کی شان کے شایان نہین ہو سکتا۔ چنانچہ اونہون نے عوام کی طرف سے یہ بات لکھی ہے۔ کہ مرزا صاحب رات دن زنان خانہ مین مست اور عورتون کے جمگھٹون مین خوش رہتے ہین۔

اور مرزا صاحب نے کل مریدون کو اپنی عورتین ہمراہ لانے کی تاکید کی۔ اور بعض مرید غیر حاضر۔ لیکن ان کی عورتین موجود ہین۔ پھر لکھا ہے۔ کہ ان کے مرید کہتے ہین۔ کہ مرزا صاحب خاص مضمون کی طیاری کر رہے ہین۔ یہ ریمارک میان فوق کا ہے۔ جس پر ہمین افسوس ہے۔ کیونکہ حضرۃ مرزا صاحب کی جو تقریرین بذریعہ الحکم والبدر ان کو پہنچتی ہین۔ یا خود جو کچھ کہ آپ کا اونہون نے لاہور مین دو مرتبہ سنا۔ ان کو دیکھکر یا سن کر یہ گمان ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے عزیز اوقات کا حصہ عورتون مین گذارتے ہین۔ اور کیا تو عورتون مین مست رہنے والے شخص کا یہ حصہ ہو سکتا ہے۔ کہ وہ دین اسلام اور قرآن شریف کے زندہ مذہب اور زندہ کتاب ہونے کا مدعی ہو۔ اور عملاً اُسے ثابت کر کے دکھلا دے۔ اور دو لاکھ کے قریب انسان اس کے ہاتھ پر گناہ سے توبہ کر کے نفوس کا تزکیہ حاصل کرتا ہو۔ اس ریمارک پر ان کو یہ خیال نہ آیا۔ کہ عیسائی لوگ آن حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی اس قسم کے ریمارک کرتے ہیں۔ کیا اچھا ہوتا۔ کہ وہ وجوہات بالا کو مدنظر رکھ کر ایک دور اندیش دل اور غور کن دماغ سے ایک صحیح نتیجہ لگاتے اور پھر جہان اختلاف رائے لکھا تھا۔ اپنی بھی رائے لکھ دیتے۔ اور اگر عوام کا خیال ان کے نزدیک قابل قدر تھا۔ تو کم از کم اتنی کوشش ہی ضرور کرتے کہ لاہور کی مستورات جو حق درجق آتی ہیں۔ ان کو ہی روک دیا جاوے۔ یا ان نہین

www.aaiil.org

سے چند ایک کی شہادت لے کر اپنے خیال کی۔ اصلاح کر لی جاتی۔ اور اس سے بڑھ کر ہمیں افسوس۔ ان کے اس شعر پر ہے۔ ؎ بک گیا ہوں جنون میں کیا کیا کچھ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی۔ جو کہ مضمون کے آخر میں ہے اگرچہ اس شعر کے رقم کرنے سے اونہوں نے فہیم لوگوں کے نزدیک اس آرٹیکل کی وقعت کو کھو دیا ہے۔ اور اپنے عزیز اوقات کو بالکل ضائع کرنے کا ثبوت دیا ہے۔ کیونکہ جس حالت میں تمام مضمون جنون کی بکواس ہوا۔ تو اس سے کوئی شخص مضمون نویس کی کسی مخالف یا موافق رائے کو وقعت نہیں دے سکتا۔ لیکن اسی مضمون میں چونکہ وہ حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب کی تقریر پر یہ ٹوٹ ریمارک کرتے ہیں "مگر کیا مخالفین مولوی صاحب کے جواب میں دیوانہ بکار خویش ہشیار نہیں کہہ سکتے" اس لئے ہم انہی سے پوچھتے ہیں۔ کہ آپ جو مجنون بنے ہیں تو کس ہوشیاری کو مدنظر رکھا ہے۔ اور کیا مرزا صاحب کو مجنون کہنے کا ہی تو یہ نتیجہ نہیں کہ خود کو مجنون لکھدیا اور ہم امید کرتے ہیں۔ کہ آئندہ ریمارکوں میں وہ اس نصیحت کو یاد رکھیں گے۔ جو کہ لاہور میں حضرت مرزا صاحب نے وسعت اخلاق اور اختلاف مذاہب پر خود کھڑے ہو کر کی تھی۔ کیا لیڈر کے عنوان میں جس ٹھوکر کا ذکر یون کیا ہے۔ ؎ افتادگی میں بھی مجھے معراج ہے نصیب۔ ٹھوکر بھی کہائی ہے تو محبت کی راہ میں۔ وہی ٹھوکر خود تو نہیں کہائی۔ کاش کہ وہی ہو۔

مسلمان ہمعصرون سے ضروری خطاب

ہمیں اپنے بعض اہل اسلام ہمعصرون پر کمال افسوس ہے کہ وہ صرف اخبار کی اشاعت پر براہ پڑتا ہوا دیکھ کر یا چند ایک متمول اور ذی وجاہت لوگون کی ناراضگی کو مدنظر رکھ کر عمداً اظہار حق سے پہلو تہی کرتے ہیں۔ ورنہ کیا وجہ ہے۔ کہ غیر از اسلام لوگون کے حالات اور تقریرین تو وہ انشراح صدر سے لکھین لیکن حضرت مرزا صاحب کے صحیح حالات اور آپ کی شو تقریرون کو درج کرتے وقت ان کو موت کا سامنا ہو غضب خدا کا کہ مس اینی بسنت باوجود بت پرست ہونے کے اگر اسلام پر لکچر دے۔ یا ایک عیسائی انگریز ولایت یا امریکہ سے آیا ہوا اسلام پر تقریر کرے۔ تو اسے فخر سے اخبارون میں لکھا جاوے۔ اور ترجمہ در ترجمہ ہو کر ان کی اشاعت ہو۔ لیکن جب ایک شخص جو فدائے اسلام ہے اور کیا بہ لحاظ اپنی لیاقت کے۔ کیا بہ لحاظ وجاہت کے کیا بہ لحاظ شہرت کے اسلام کی تائید میں تصانیف کرے۔ تقریرین کرے۔ مخالف مخالفین مذاہب کو دعوت دے تو اس کے کلام سے نفرت کی جاوے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ دعوے کو چھوڑ کر کیا حضرت مرزا صاحب کی تصنیفون اور تقریرون میں کوئی بھی بات اس قابل نہیں ہوتی کہ جس کو تم لوگ اسلام کی طرف سے فخر کے طور پر دوسرے مذاہب کے آگے پیش کرو۔ اس زمانہ میں یہ بھی ایک ظلم عظیم ہے۔ جو کہ اہل اسلام کے قومی اخبارون کے ایڈیٹرون کے ہاتھ سے ہو رہا ہے۔ اور ہم جانتے ہین کہ یہ صرف ایک مشرکانہ خیال ہے۔ جس نے ان اسلام کے نام لیوا ایڈیٹرون کو اس بابرکت کام سے روکا ہوا ہے۔ ان کے دماغ میں یہ ہے کہ چونکہ ہمارے خریداروں کا کثیر حصہ مرزا صاحب کا مخالف ہے۔ اس لئے اگر ہم ان کی کسی بات کی تائید کرین گے۔ یا ان کے مضامین درج اخبار ہونگے۔ تو لوگ مرزائی خیال کر کے اخبار کی خریداری سے دست بردار ہون گے۔ حالانکہ آن اگر ان کو معلوم ہو۔ کہ ہماری اخبار کے خریدارون کا بڑا حصہ مرزائی ہے۔ تو یہ زر پرست قوم آج ہی اپنا رخ بدلدے۔ یہ لوگ اور دوسرے ان کے ہم خیال بالکل مِنْ یَخْشَوْنَ النَّاسَ کَخَشْیَةِ اللّٰهِ اَوْ اَشَدَّ خَشْیَةً کے مصداق ہین کہ وہ لوگون سے ایسے ڈرتے ہین۔ جیسے کہ اللہ سے ڈرنا چاہیئے۔ بلکہ خدا سے بھی زیادہ وہ ان کو ٹو لوگون کا ڈر ہے۔ کا مسکہ ان کو خدا پر ایمان ہوتا اور وہ اُسے ادنیٰ قدرتون کا صاحب خیال کرتے۔ جن کا وہ واقعی صاحب ہے۔ کہ اگر ہم اظہار حق سے اس مولا کریم کو خوش کرین گے۔ تو وہ ہر حال مین ہمارا حافظ و ناصر ہوگا۔ اور ان کو علم ہوتا۔ کہ اللہ تعالےٰ محسنین کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ تو وہ اس جرم کے مرتکب ہرگز نہ ہوتے۔ اور یہی وہ ایمان ہے۔ جس کی روح دلون مین نفع کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام مبعوث ہوئے ہین۔ لیکن جہانتک ہمارا خیال ہے وہ وقت بھی آنیوالا ہے۔ جبکہ ان لوگون کو طوعاً کرہاً وہی بات کرنی پڑیگی۔ جو کہ ہم اب چاہتے ہین۔ اور ہم اُمید کرتے ہین۔ کہ جن ایڈیٹر صاحبان کو ہماری اس رائے سے اتفاق ہے۔ وہ ضرور ہماری تائید میں قلم اوٹھائین گے۔ اور یاد رہے۔ کہ جس مسلک پر ہم نے ان کو خطاب کیا ہے۔ اس کے اختیار کرنے کے یہ ضروری نہین ہے۔ کہ وہ مرزا صاحب کے مرید ہی ثابت ہون بلکہ فرائض منصبی کی تکمیل اور وسعت اخلاق کا سبق ہے۔

لاہور مین دو جمعے

اس قیام مین دو جمعے ہوئے جن مین سے اول جمعہ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب نے اور دوسرا جمعہ حضرت حکیم الامت حکیم نورالدین صاحب نے پڑھایا۔ ۲ ستمبر کو جمعہ کی نماز طیار تھی۔ کہ اتنے مین یہ روح افزا بشارۃ پہنچی کہ خود حضرت مسیح موعود تشریف لانے والے ہین چنوٹی سی انتظار کے بعد حضور علیہ السلام رونق افروز ہوئے حکیم الامت حکیم نورالدین صاحب نے سورہ انا اعطینک الکوثر کی تفسیر خطبہ مین فرمائی۔ بعد ادائگی جمعہ حضرت اقدس پھر حسب درخواست خدام ایک کرسی پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور پنجابی زبان میں تقریر فرمائی۔ جس میں حضار مجلس کو موت سے خوف اور آئندہ کی فکر گناہ سے توبہ اللہ تعالےٰ کی صفت غفاریت اور رحیمیت پر وعظ فرمایا جسے ہم انشاء اللہ دوسرے موقعہ پر ہدیہ ناظرین کرین گے۔

احمدی جماعت کے محترم اور مکرم حضرۃ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی بھی اس جمعہ میں شریک تھے ان آخری ایام میں آپ بھی تشریف لے آئے تھے۔

(باقی آئندہ)

قادیان اور سلسلہ احمدیہ کی خبرین

۵ ستمبر کو قادیان میں عمدہ بارش ہوگئی ہے۔ اگرچہ کافی نہیں کہی جاتی۔

حکیم الامت حکیم نورالدین صاحب اللہ ارشاد حضرۃ اقدس ایک ہفتہ سے زیادہ ہوا کہ گورداسپور تشریف لیگئے۔ آپکی عدم موجودگی میں چوٹا لڑکا عبدالقیوم سخت بیمار ہوگیا۔ اس وجہ اپنے اہل وعیال کو اپنے وطن طلب کر لیا ہے

سنا گیا ہے۔ کہ خود حکیم نورالدین صاحب گورداسپور میں علیل ہوگئے۔ مگر اب آرام ہے

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹ تشریف لیگئے

مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی جلسہ لاہور کے اختتام کے بعد سے قادیان میں مقیم ہین۔ اور ایسے وقت میں ان کی موجودگی غنیمت ہے

وفات۔ سید میر گلشاہ صاحب احمدی جو سید حیات علی شاہ صاحب احمدی کے برادر عزیز تھے۔ افسوس کہ ۱۴ اگست کو بعارضہ دق وسل فوت ہوگئے۔ ان کے بھائی حیات علی شاہ صاحب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور نماز جنازہ کی درخواست احمدی جماعتوں سے کرتے ہین۔ مرحوم ایک جوشیلا احمدی نوجوان تھا۔ خدا غریق رحمت کرے۔

۱۶ ستمبر کو قادیان میں ایک غیر احمدی نوجوان ۲ گھنٹہ کے اندر اندر بیمار ہو کر مرگیا۔ بام سے اچھا بھلا آیا تھا چھاتی سے خون آیا۔ یہی موت کا باعث ہے۔

مقدمہ گورداسپور مین صفائی کے گواہ حضرۃ اقدس

انوار السلام پریس قادیان مین باہتمام منشی محمد افضل چھپکر شایع ہوا۔

www.aaiil.org

RECEIVED
10 10 9 MAY 1906

رجسٹرڈ نمبر ۴۸۶

ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی کو ظاہر کریگا

آئینہ عکس ہے یا رخ محمد کا — سرمہ کا

ایں جہاں منتظر خوشباش کلید دستا — فیض

آں مسیح دور آخر مہدی آخر زمان — غلام احمد کا

طلع البدر علینا من ثنیۃ — وجب الشکر علینا ما دعا

البدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

قیمت سالانہ ۶ عہ

نمبر	بابت	جلد
۳۴-۳۵-۶	۸-۱۶-۴۴	۳

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا	مصطفیٰ را دارد امام و پیشوا	اندریں دیں آمدہ از داوریم	ہم بریں زوار دنیا بگذریم
آں کتابے کہ قرآں نام اوست	بادۂ عرفاں ز جامش جام اوست	آں رسولی کش محمد مست مست	دامن پاکش بگفت ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن	جان شد و با جان محمود شد بدن	ہست او خیر الرسل خیر الانام	ہر نبوت را بر و شد اختتام
ما ز دنیا ہیچ مہر او رو کماں	زو شد سیراب سیرابی کہ ہست	آنچہ ما را وحی و ما ئی بود	آن ز خود از ہمچو ما ئی بود
از ملائک ز خبر ہائی دیگر	وصل و لدار ا ز دل بی وحال	اقتدائی قول او در جاں ماست	ہر چہ او گفت آں ز سر ما العبد
معجزات او ہمچو اندر آیات	ننگر آں مورد من خدا است	آنچہ از حضرت احدیت است	ننگر آں مسخ لعنت است
سیر ما از جاں و دل ایمان ماست	ہر کہ انکاری کند از اشتیاست	معجزات انبیاء و سابقین	آنچہ در قرآن بیاں بالیقین
	یکقدم دوری از ین در عیش نیست	نزد ما کفر است خسران و شقا	

وما توفیقنا الا باللہ

ہم حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں۔ ماتہ میرا ہتہ دیکھ آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب دعا ہوتے ہیں

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ سا با راجع میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ اب تک میری زندگی اور میرے تمام گناہوں سے بیزار ہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی وذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اور ہر شر سے جو میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں سچے گناہ بخش کر بڑے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔

پھر اسکے بعد آپ مع حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کریگا کہ آئندہ اس وقت تک کہ یہ تعلق جدائی پر ختم ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کو قابو میں رکھیگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کو ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کی پابندی اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی جوش سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اُسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روز ورد بنائیگا

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے بلکہ ہر حال عفو اور راحت اور رحم اور نیکی اور بھلائی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی خاطر پیش آئیگا

پنجم یہ کہ ہر حال تنگی اور راحت اور رحم اور نیکی اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کی کیسا ہی وفادار اطاعت کرنیوالی کرے اور ہر حالت سطحی تعلقہا ہو گا اور ہر ایک لغت اور ہر ایک قوم کے قبول کرنیکے لئے اُسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور ہر ایک چیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی محض اللہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چلے بنی نوع کی خدا داد طاقتوں اور نعمتوں سے کسی نوع کی خلق اللہ کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت میں ایسا عالی درجہ کا ہو گا اور ایسی پوری شرائط اطاعت اور فرمانبرداری کا اس وقت تک پابند رہیگا کہ اس عقد اخوت میں ایسا عالی درجہ کا ہو گا اور ایسی پوری شرائط اطاعت اور فرمانبرداری کا اس وقت تک پابند رہیگا کہ دنیا کے تعلقوں اور خادمانہ حالتوں میں پایا جاتا ہے۔

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرت امام زمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ دسمبر ۱۹۰۵ء تک ۱۶ سال ہوتے ہیں۔ جلسہ ۱۹۰۶ء سے منوکر سالانہ اس جلسہ کی یاد گار میں مجدد العصر کی فتح و نصرت کا زندہ نشان قائم کیا گیا ہے۔

www.aaiil.org

ضروری التماس

اس ہفتہ اشاعت میں جو ضمیمہ البدر کے ہمراہ شائع کیا گیا ہے۔ اُمید ہے۔ کہ ناظرین باتمکین اس پر پوری علمی توجہ اور غور سے کام لیوین گے۔ کیونکہ میں نے اس مین کسی قسم کی تصنع سے کام لینا ہرگز پسند نہیں کیا ہے۔ اگرچہ بعض دوستوں نے یہ صلاح دی تھی۔ کہ تجویز الف کے دوسرے فقرہ کو کاٹ دیا جاوے۔ اس سے لوگون میں بدظنی ہوگی۔ مگر میں نے بدین خیال کہ ہمارے معاملات ایک دوسرے کے ساتھ تقوٰے کے اصول پر مبنی ہونے چاہئیں۔ اور اس شرط کا درج کرنا از روئے حسن معاملگی کے تقوٰے کے اقرب معلوم ہوتا ہے۔ اسے درج کر دیا۔ اس میں کیا شک ہے۔ کہ زندگی کا اعتبار نہیں ہے۔ اور انسانی ارادہ کے ساتھ جب تک الہی ارادہ بھی نہ ہو۔ تب تک انسانی ارادہ ہیچ ہے۔ پس اگر آج ہم بڑے بڑے دل خوش کن وعدے دیکر کل الناس مین سے ایک بھی ایفا نہ کرسکین۔ تو وہ ذلت جو ہمین عدم ایفائے عہد سے عند اللہ ہوگی۔ اس عزت سے بدرجہا بڑھ کر ہے۔ یہ یہان چند مصنوعی وجاہت اور عزت کو پسند کرنیوالے بعض اشخاص کی نظرون میں حاصل ہو سکتی ہے اور مجھے یقین ہے۔ کہ اگر میرے گرامی قدر۔ مخدوم۔ مکرم اور دوست اپنی پوری ہمت اور کوشش سے ان تدابیر کو اخلاص اور صدق کے ساتھ عملی طور پر کام مین لاوینگے۔ تو اللہ تعالےٰ جس کا نام رحیم ہے۔ اور جو انسان کی برمحل کوشش و محنت کو وہ ضایع نہیں کرتا۔ بلکہ اس پر ثمرات حسنہ مرتب کرتا ہے۔ ان کو بھی اجر عظیم عطا کریگا۔ وہ خدا تعالےٰ جو کہ بے شمار قدرتون کا صاحب ہے اور اس کے آگے کوئی بھی بات انہونی نہیں ہے۔ اور جسے اسی طرح ماننے کی تاکید ہمارا پاک امام کرتا ہے۔ اسی پر حسن ظن اور ہر ایک قسم کا بھروسہ کرکے ہم سب کچھ لکھ رہے ہین۔ اور یہی ایمان ایک گھڑی کے لئے بھی یہ خیال دل و دماغ میں جمنے نہیں دیتا۔ کہ ان عارضی ابتلاؤن کا نشانہ اپنی خدمات کو دیکھکر کسی طرح سے دل شکستہ ہوجاوین۔ بلکہ ابتلاء جیسے کہ ایک مومن کے لئے ترقی درجات اور ایمان کی تکمیل کا پیش خیمہ ہوتے ہین۔ اور وہ صرف سالک کی تربیت کے لئے وارد ہوتے ہین۔ ایسا ہونا بھی یہی خیال ہے۔ کہ جو کچھ صورتین پیدا ہو رہی ہین۔ دراصل یہ تمام اسی لئے ہین۔ کہ ان میں اللہ تعالےٰ کے دست قدرت کے کرشمے مطالعہ کرکے ہم اپنے ایمان میں ترقی کرسکین۔ ہماری کمزوریان اور ضعف اور عجز و ناتوانی ہم پر منکشف ہو کر اس امر کا سبق دین۔ کہ ہم ہر ایک قسم کی قوت اور توانائی اپنے مولا کریم رب اور رحیم سے طلب کرین۔ سو دلون کو ہمدردی اور اعانت پر مائل کرنیوالی وہی ذات پاک ہے۔

رسید زر ۱۵ اگست لغایت ۲۴ ستمبر ۱۹۰۴ء

بابو حمید علی صاحب	عصا	محمد صادق صاحب لڈراؤن	عصا
اللہ بخش صاحب گولاوہ	چھ	مولوی محمد اکبر علیضا صاحب ریتہ زید کا	عصا
شیخ فتح حسین صاحب بٹالوی	عصا	کرم الہی صاحب پتوکے	عصا
حکیم محمد دین صاحب جڑانوالہ	عصا	غلام محمد صاحب سرمہی نگر	عصا
غلام حیدر صاحب گوجک	عصا	منشی محمود حسن صاحب	عصا
سید احمد حسین صاحب ڈسکہ	عصا	میر اکبر علی صاحب ہوتی	عصا
حکیم سرفراز خانصاحب بلب گڑھ	عصا	عبد اللہ صاحب الہمد	عصا
احمد حسین صاحب فرید آبادی	عصا	مفتی فضل احمد صاحب جون	عصا
چوہدری عطا محمد خانصاحب بٹالوی	چھ	منشی نارائن سنگھ بدالآباد	عصا
سید مبارک علی صاحب موزنگ	چھ	چراغ شاہ صاحب سیالکوٹ	عصا
مولوی محمد صاحب مزنگ	چھ	محمد ابراہیم صاحب لاہور	عصا
فقیر اللہ صاحب قصور	عصا	غلام محمد صاحب سیالکوٹ	چھ
مولا بخش صاحب فرید کوٹ	عصا	محمد حیات صاحب عدن کام	عصا
چراغدین صاحب پٹواری بچووال	عصا	بابو عبد الرحمان صاحب	عصا
اخوند محمد رمضا صاحب کھال	عصا	سردار شاہ صاحب دانہ	عصا
محمد امام الدین صاحب سیالکوٹ	عصا	سید صادق حسین صاحب	عصا

منشی صاحب دین صاحب لاہور عصا

اخبار وطن

چونکہ مسلمان کا یہ ایک قومی اخبار ہے۔ اور دارالسلطنت پنجاب سے شایع ہوتا ہے۔ اور اہل اسلام کے متعلق جو خبر ہو۔ اس کی اشاعت میں بڑا پارٹ لیتا ہے۔ اس لئے ہمین اون وجوہات کے سننے کی بڑی انتظار ہے۔ جن پر اس اخبار نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی مسیحیت و مہدویت کے لاہور میں نزول و قیام اور لکچر وغیرہ پر کسی قسم کا نوٹس نہیں لیا۔ اور نہ اس کے متعلق کسی قسم کی خبر اپنے ظرین کو دی۔ حالانکہ مرزا صاحب کا تعلق بہ حیثیت اپنے دعاوی کے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہونے کے۔ اور بہ لحاظ ادعائی ملہمیت و شرف کے۔ اور بہ لحاظ وجاہت کے بھی اہل اسلام کے ساتھ بہت کچھ خصوصیت سے وابستہ ہے۔ پھر نہ معلوم کہ اس قدر عظیم الشان خبر کو جو کہ آپ کے نزول سے لاہور میں یہلی اور ہندون کے اخبارون نے بھی اسے لیا۔ اور پبلک کو آگاہی دی۔ وطن نے کیون سکوت اختیار کیا۔

مقدمہ۔ مقدمات کی کل کارروائی ختم ہوگئی ہے اور یکم اکتوبر آئندہ پیشی مقرر ہوئی ہے۔

مظہر الغرائب

اہل شیعہ کے رد میں عمدہ کتاب ہے۔ جسے محمد جہانگیر خان شکوہ آبادی نے تصنیف کیا ہے۔ ایک کتاب تنویر البیان شیعہ صاحبان کی طرف سے جو کہ کسی کتاب خلاصۃ المنہج مطبوعہ ایران کا ترجمہ ہے۔ اکبر آباد میں شایع ہوئی ہے۔ جسمیں عجیب و غریب مضامین مخالف نصوص قرانیہ و احادیث نبویہ درج ہین۔ اور بے معنے و مطلب کی تاویلات کی گئی ہین اس کتاب کا رد مصنف نے بہت معقول اور منقول پیرایہ میں کیا ہے۔ اور خود شیعون کی مستند اور مسلمہ اقوال سے ان کا صراط مستقیم سے دور ہونا دکھلا دیا ہے۔ اردو زبان مین ۱۵۰ سے کچھ زائد صفحہ کی کتاب $\frac{20 \times 26}{8}$ کاغذ پر ہے۔ چھاپہ بہت عمدہ ہے۔ جن لوگون کو شیعہ مذہب کی حقیقت اور ان کے اقوال وغیرہ انکے مذہب کی تائید میں اور ان کی تردید منقول و منقول دیکھنی ہو۔ ان کے لئے یہ مختصر مجموعہ بہت کارآمد ہوسکتا ہے۔ افسوس کہ کتاب پر قیمت درج نہیں ہے۔ اگر کوئی صاحب خریدنا چاہئیں۔ تو مطبع اکبری آگرہ سے خط و کتابت کرین

مشرف باسلام۔ ۱۷ ستمبر کو آگرہ میں ایک برہمن سندر داس نامی مشرف باسلام ہوا۔ قاہرہ میں چند انگریز اور ایک یورپین لیڈی نے اسلام اختیار کیا۔

طاعون۔ علی گڑھ میں نمودار ہوگیا ہے۔

ولادت۔ صاحبزادہ پیر سراج الحق صاحب قادیانی کے ہان مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۰۴ء کو بروز شنبہ بعد از نماز مغرب ایک فرزند ارجمند تولد ہوا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس مولود کی عمر اپنی اطاعت میں دراز کرے اور دین اسلام کا سچا خادم ہو۔ آمین۔

متفرقات۔ یکم اکتوبر کو عدالت نے کوئی کارروائی نہین کی۔ اور آئندہ پیشی ۲۸ اکتوبر مقرر ہوئی ہے۔

www.aaiil.org

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

۲۱ اگست ۱۹۰۴ء باحاطہ میاں چراغدین و سراجدین و معراجدین رئیسان لاہور

ظہر کیوقت حضرت اقدس تشریف لائے۔ اور نماز با جماعت ادا کرنے کے بعد احباب کی درخواست پر آپ ایک کرسی پر رونق افروز ہوئے۔ میاں فیروز الدین صاحب نے آگے بڑھ کر نیاز حاصل کی۔ حضرت اقدس نے چند نصائح فرماتے ہوئے تقریر کا سلسلہ یوں شروع کیا۔

گناہ سے بچنے کا ذریعہ خوف ہے

دیکھو یاد رکھنے کا مقام ہے۔ کہ بیعت کے چند الفاظ جو زبان سے کہتے ہو۔ کہ میں گناہ سے پرہیز کرونگا۔ یہی تمہارے لئے کافی نہیں ہیں اور نہ صرف انکی تکرار سے خدا راضی ہوتا ہے۔ بلکہ خدا کے نزدیک تمہاری اس وقت قدر ہوگی۔ جبکہ دلوں میں تبدیلی اور خدا کا خوف ہو۔ ورنہ ادھر بیعت کی۔ اور جب گھر میں گئے۔ تو وہی پرانے خیالات اور حالات رہے۔ تو اس سے کیا فائدہ۔ یقیناً مان لو۔ کہ تمام گناہوں سے بچنے کے لئے بڑا ذریعہ خوف الٰہی ہے اگر یہ نہیں ہے۔ تو ہرگز ممکن نہیں۔ کہ انسان اون سے گناہوں سے بچ سکے۔ جو کہ اُسے مصری پر چونٹیوں کی طرح چمٹے ہوئے ہیں۔ مگر خوف ہی ایک ایسی شے ہے۔ کہ حیوانات کو بھی جب ہو۔ تو وہ کسی کا نقصان نہیں کر سکتے۔ مثلاً بلی جو کہ چوہے کی بڑی حریص ہے۔ جب اسے معلوم ہو۔ کہ اس کے نزدیک جانے سے سزا ملتی ہے۔ یا پرندوں کو جب علم ہو کہ اگر یہ دانہ کھایا۔ تو جال میں پھنسے۔ اور موت آئی۔ تو وہ اس دودہ اور دانہ کے نزدیک نہیں پھٹکتے۔ اس کی وجہ صرف خوف ہے۔ پس جبکہ لایعقل حیوان بھی خوف کے ہوتے ہوئے پرہیز کرتے ہیں۔ تو انسان جو عقلمند ہے (اُسے کسقدر خوف اور پرہیز کرنا چاہیئے وہ یہ امر بہت ہی بدیہی ہے۔ کہ جس موقعہ پر انسان کو خوف پیدا ہوتا ہے۔ اس موقعہ پر وہ جرم کی جرأت ہرگز نہیں کرتا۔ مثلاً طاعون زدہ گاؤں میں اگر کسی کو جانے کو کہا جاوے۔ کوئی بھی جرأت کرکے نہیں جاتا۔ حتیٰ کہ اگر حکام بھی حکم دیویں۔ تو بھی ترسان اور لرزان جاوے گا اور دل پر یہ ڈر غالب ہوگا۔ کہ کہیں مجھکو بھی طاعون نہ ہو جاوے اور وہ کوشش کرے گا۔ کہ منوعہ کام کو جلد پورا کرکے وہاں سے بھاگے۔ پس گناہ پر دلیری کی وجہ بھی خدا کے خوف کا دل میں موجود نہ ہونا ہے۔ لیکن یہ خوف کیونکر پیدا ہو۔ اسکے لئے معرفت الٰہی کی ضرورت ہے۔ جسقدر خدا کی معرفت زیادہ ہوگی۔ اسیقدر خوف زیادہ ہوگا۔ ۵ ہو کہ عارف تر است ترسان تر۔ اس امر میں اصل معرفت ہے۔ اور اس کا نتیجہ خوف ہے۔ معرفت ایک ایسی شے ہے۔ کہ اس کے ہوتے ہوئے انسان ادنےٰ ادنےٰ کیڑوں سے بھی ڈرتا ہے۔ جیسے پسو اور مچھر کی جب معرفت ہوتی ہے۔ تو ہر ایک ان سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ پس کیا وجہ ہے۔ کہ خدا جو قادر مطلق ہے اور علیم اور بصیر ہے۔ اور زمینوں اور آسمانوں کا مالک ہے۔ اسکے احکام کے برخلاف کرنے میں یہ اسقدر جرأت کرتا ہے۔ اگر یہ سوچ کر دیکھو گے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ معرفت نہیں۔

لیت ہیں۔ کہ زبان سے تو خدا کا اقرار کرتے ہیں لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ ان کے اندر دہریت ہے کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب مصروف ہوتے ہیں۔ تو خدا کے تئیں اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اس سے یہ بات بہت ضروری ہے۔ کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو۔ بغیر اس کے یقین کامل ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ اسیوقت حاصل ہوگا۔ جبکہ یہ علم ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔ گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دعا کرو۔ وہاں ساتھ ہی تدبیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو۔ اور تمام مخلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے۔ ان کو ترک کرو۔ اور ساتھ ہی ساتھ دعا بھی کرتے رہو۔ اور خوب جان لو کہ ان آفات سے جو قضا و قدر کی طرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں۔ جب تک خدا کی مدد ساتھ نہ ہو۔ ہرگز رہائی نہیں ہوتی نماز جو کہ پانچوقت ادا کیجاتی ہے۔ اس میں بھی یہی اشارہ ہے۔ کہ اگر وہ نفسانی جذبات اور خیالات سے محفوظ نہ رکھیگا۔ تب تک وہ سچی نماز ہرگز نہ ہوگی نماز کے معنے ٹکریں مار لینے اور رسم اور عادت کیطور پر ادا کر لینے کے۔ ہرگز نہیں۔ نماز وہ شے ہے۔ جسے پڑھکے دل بھی محسوس کرے۔ کہ روح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانہ الوہیت پر گر پڑی۔ جہانتک طاقت ہے وہاں تک وقت کے پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اور تضرع سے دعا مانگے۔ کہ خفی اور گناہ جو اندر نفس میں ہیں۔ وہ دور ہوں۔ اسی قسم کی نماز باجماعت ہوتی ہے۔ اور اگر کوئی اس پر استقامت اختیار کرے گا۔ تو دیکھے گا کہ رات کو یا دن کو اچانک نور اس کے قلب پر گرا ہے۔ (جس سے نفس امارہ کی ظلمت گم ہو گئی ہے۔ جیسے نور اور ظلمت میں ایک قسم قائم ہے۔ اسی طرح نفس امارہ میں بھی ہم قائم ہوتا ہے۔ اور جس نے اُسے پیدا کیا اُسی کے پاس اس کا علاج ہے۔

نفس کی ظلمت کو دور کرنے کا طریق

کبھی یہ وہم بھی نہ کرو۔ کہ میں پاک صاف ہوں جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف فرماتا ہے۔ وَلَا تُزَكُّوا أَنفُسَكُمْ۔ کہ تم اپنے آپ کو مت کہو۔ وہ خود جانتا ہے۔ کہ تم میں سے متقی کون ہے جب انسان کے نفس کا تزکیہ ہو جاتا ہے۔ تو خدا اُسکا متولی اور متکفل ہو جاتا ہے۔ اور جیسے ماں بچے کو گود میں پرورش کرتی ہے۔ اسی طرح وہ خدا کی گود میں پرورش پاتا ہے۔ اور یہی حالت ہے مومن کا تو اس کے دل پر گر کر کل رذائل اور ظلمتوں کو جلا دیتا ہے۔ اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر محسوس کرتا ہے۔ لیکن ایسی حالت میں بھی اُسے ہرگز مطمئن نہ ہونا چاہیئے۔ کہ اب یہ طاقت مجھ میں مستقل طور پر پیدا ہو گئی ہے۔ اور کبھی ضائع نہ ہوگی۔ جیسے دیوار پر دھوپ ہو۔ تو اس کے یہ معنے ہرگز نہیں ہوتے کہ یہ ہمیشہ ایسی ہی روشن رہیگی۔ اسی پر لوگوں نے ایک مثال لکھی ہے۔ کہ دیوار جب دھوپ سے روشن ہوتی ہے تو آفتاب نے کہا۔ کہ میں بھی تیری طرح روشن ہوں۔ تو اس نے کہا۔ کہ رات کو جب میں نہ ہوں گا۔ تو پھر تو کہاں سے روشنی لیگی۔ اسی طرح انسان کو جو روشنی عطا ہوتی ہے وہ بھی مستقل نہیں ہوتی۔ بلکہ عارضی ہوتی ہے۔ اور ہمیشہ اُسے اپنے ساتھ رکھنے کے لئے استغفار کیضرورت ہے۔ انبیاء جو استغفار کرتے ہیں۔ اس کی بھی یہی وجہ ہوتی ہے۔ کہ وہ ان باتوں سے آگاہ ہوتے ہیں۔ اور ان کو خطرہ لگا رہتا ہے کہ کوئی چادر جو ہمیں عطا کی گئی ہے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ چھین جاوے تا وہ ان لوگوں کی لاعلمی کی وجہ سے یہ کہتے اور فخر کرتے ہیں۔ کہ ہم استغفار کرتا ہے۔ حالانکہ یہ بات کسی قسم کے ناز کی نہیں۔ بلکہ رونے اور افسوس کرنے کی ہے۔ کہ اگر وہ استغفار نہ کرتا تو گویا اس نور سے بالکل محروم تھا۔ جو کہ اللہ تعالیٰ اپنے برگزیدوں کو عطا کیا کرتا ہے۔ کوئی نبی جسقدر زیادہ استغفار کرنے والا ثابت ہوگا۔ اُسیقدر اس کا درجہ بڑا اور بلند ہوگا۔ لیکن جس کو یہ حالت حاصل نہیں۔ تو وہ خطرہ میں ہے۔ اور ممکن ہے کہ کسی وقت اس سے وہ چادر حفاظت کی چھین لی جاوے کیونکہ نبیوں کو بھی وہ مستعار طور پر ملتی ہے۔ اور وہ ہر استغفار کے ذریعہ اُسے مداومی طور پر رکھتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اصل انوار تو اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں۔ اور نبی ہو یا کوئی اور سب خدا سے انہیں حاصل کرتے ہیں۔ سچے نبی کی یہی علامت ہے۔ کہ وہ اس روشنی کی حفاظت بذریعہ استغفار کے کرے۔ استغفار کے یہی معنے ہیں۔ کہ موجودہ نور جو خدا سے حاصل ہوا ہے وہ محفوظ ہے۔ اور زیادہ اور ملے۔ اسی کی تحصیل کے لئے تجگاہ نماز بھی ہے۔ تاکہ ہر روز دل کھول کھول کر اس روشنی کو خدا سے مانگے۔ جیسے بصیرت ہے۔ وہ مانگتا

www.aaiil.org

کہ نماز ایک معراج ہے۔ اور وہ نماز ہی کی تضرع اور ابتہال سے بھری ہوئی دعا ہے۔ جس سے یہ امراض سے رہائی پا سکتا ہے۔ وہ لوگ بہت بے وقوف ہیں جو دوری ڈالنے والی تاریکی کا علاج نہیں کرتے۔ میرے پاس اکثر خطوط آتے ہیں۔ مگر ان میں یہی لکھا ہوتا ہے کہ میرے املاک کے لئے یا اولاد کے لئے دعا ہو۔ فلاں مقدمہ ہے۔ یا فلاں مرض ہے۔ وہ اچھا ہو جاوے لیکن شکل سے کوئی خط ایسا ہوتا ہے۔ جس میں ایمان یا ان تاریکیوں کے دور ہونے کے لئے درخواست کی گئی ہو۔ بعض خطوط میں یہ لکھا ہوتا ہے۔ کہ اگر مجھے پانسو روپیہ ملجاوے۔ تو میں بیعت کرلوں۔ بے وقوفوں کو اتنا خیال نہیں۔ کہ جن باتوں کو ہم چھڑانا چاہتے ہیں۔ وہی ہم سے طلب کیجاتی ہیں۔ اسی لئے میں اکثر لوگوں کی بیعت سے خوف کرتا ہوں۔ کیونکہ سچی بیعت کرنے والے بہت کم ہوتے ہیں۔ بعض تو ظاہری شروط لگاتے ہیں جیسے کہ اوپر ذکر ہوا۔ اور بعض لوگ بعد بیعت کے ابتلاء میں پڑ جاتے ہیں۔ جیسے کسی کا لڑکا مرگیا۔ تو شکایت کرتا ہے۔ میں نے تو بیعت کی تھی۔ یہ صدمہ مجھے کیوں ہوا۔ اس نادان کو یہ خیال نہیں آتا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجودیکہ پیغمبر تھے۔ مگر آپ کے گیارہ لڑکے فوت ہوگئے۔ اور کبھی شکایت نہ کی۔ کہ خدا تو نے تو مجھے پیغمبر بنایا تھا۔ میرے بچے کیوں مار دئے۔ غرضیکہ یاد رکھو کہ دین کو دنیا سے ہرگز نہ ملانا چاہیئے۔ اور بیعت اس نیت سے ہرگز نہ کرنی چاہیئے۔ کہ میں بادشاہ ہی بن جاؤں گا۔ یا ایسی کیمیا حاصل ہوجاویگی۔ کہ گھر بیٹھے روپیہ بتیار ہیگا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تو اس لئے مامور کیا ہے۔ کہ ان باتوں سے لوگوں کو چھوڑا دیویں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے۔ کہ جو لوگ صدق اور وفا سے خدا کی طرف آتے ہیں۔ اور اس کے لئے ہر ایک دکھ اور مصیبت کو سر پر لیتے ہیں۔ تو خدا ان کو اور ان کی اولاد کو ہرگز ضائع نہیں کرتا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کہتے ہیں۔ کہ میں بوڑھا ہوگیا۔ لیکن کبھی نہیں دیکھا۔ کہ صالح آدمی کی اولاد ضائع ہوئی ہو۔ خدا تعالیٰ خود اس کا متکفل ہوتا ہے۔ لیکن ابتداء میں ابتلا کا آنا ضروری ہے۔ تاکہ کھوٹے اور کھرے کی شناخت ہوجاوے۔ ؎

عشق اوّل سرکش و خونی بود
تا گریزد ہر کہ بے پا و بود

دوسرا ابتلا اس لئے ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو دکھلاوے۔ کہ جو ہماری طرف آنے والے ہیں۔ وہ کیسے مستقل مزاج اور وفاکش ہوتے ہیں۔ کہ مار پر مار کھاتے ہیں۔ لیکن منہ نہیں پھیرتے۔ اور جب وہ ثابت قدم نکل آتے ہیں۔ تو پھر اللہ تعالیٰ ان سے وہی سنت برتتا ہے۔ جو کہ منعم علیہ گروہ سے برتنی چاہیئے۔

ابتلا ضرور اور خدا ظالم نہیں

خدا سے زیادہ پیار و رحم اور محبت کرنی کوئی نہیں جانتا۔ لیکن اخلاص ضروری ہے۔ کوئی دل سے اس کا ہو۔ پھر دیکھے۔ کہ آیا مخلص کی دستگیری اور کفالت اسی کی خوبی ہے کہ نہیں۔ لیکن جو اسے آزماتا ہے۔ وہ خود آزمایا جاتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا۔ اور اسلام لایا۔ بعد ازاں اذاً ہوگیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ اسلام قبول کرنے سے یہ آفت مجھ پر آئی ہے۔ اس لئے کافر ہوگیا۔ آنحضرت نے اُسے بہت سمجھایا۔ لیکن نہ مانا۔ حالانکہ اگر وہ مسلمان رہتا تو خدا تو اس بات پر قادر تھا۔ کہ اُسے دوبارہ بینائی بخشدیتا لیکن کافر ہو کر دنیا سے تو اندھا نہ تھا۔ دین سے بھی اندھا بن گیا۔ مجھے فکر ہے۔ کہ بہت سے ایسے لوگ ہیں۔ جو کہ خدا کو آزماتے ہیں۔ ایسا نہ ہو۔ کہ وہ خود آزمائے جاویں۔ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جو مجھ پر ایمان لاوے اوّل وہ مصائب کے لئے طیار رہے۔ مگر یہ سب کچھ اوائل میں ہوتا ہے۔ اگر صبر کرے۔ تو اللہ تعالیٰ اس پر فضل کر دیتا ہے۔ کیونکہ مومن کے لئے دو حالتیں ہیں۔ اوّل تو یہ کہ جب ایمان لاتا ہے۔ تو مصائب کا ایک دوزخ اس کے لئے طیار کیا جاتا ہے۔ جس میں اُسے کچھ عرصہ رہنا پڑتا ہے۔ اور اس کے صبر اور استقلال کا امتحان کیا جاتا ہے۔ اور جب وہ اس میں ثابت قدمی دکھاتا ہے۔ تو دوسری حالت یہ ہے۔ کہ اس دوزخ کو جنت سے بدلدیا جاتا ہے۔ جیسے کہ بخاری میں حدیث ہے۔ کہ مومن بذریعہ نوافل کے اللہ تعالیٰ سے یہاں تک قرب حاصل کرتا ہے۔ کہ وہ اس کی آنکھ ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ پکڑتا ہے۔ اور اُسکے پاؤں ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ چلتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ میں اس کی زبان ہو جاتا ہوں۔ جس سے وہ بولتا ہے۔ اور ایسے ہی لوگوں کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ من عادلی ولیا فاذنتہ للحرب۔ کہ جو شخص میرے ولی کی عداوت کرتا ہے۔ وہ جنگ کے لئے طیار ہو جاوے۔ اس قدر غیرت خدا کو اپنے بندے کے لئے ہوتی ہے۔ پھر دوسری جگہ فرماتا ہے۔ کہ مجھے کسی شے میں اس قدر تردد نہیں ہوتا۔ جس قدر کہ مومن کی جان لینے میں ہوتا ہے۔ اور اسی لئے وہ کئی دفعہ بیمار ہوتا ہے۔ اور پھر اچھا ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسکی جان لینا چاہتا ہے مگر پھر اُسے مہلت دیدیتا ہے۔ کہ اور کچھ عرصہ دنیا میں رہ لیوے۔

❖ ❖ ❖

جماعت کو اصلاح اخلاق کی ضرورت ہے

اس جماعت کو طیار کرنے سے غرض یہی ہے۔ کہ۔ زبان۔ کان۔ آنکھ۔ اور ہر ایک عضو میں تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو۔ اور بیجا غصہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو۔ میں نے دیکھا ہے۔ کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصہ کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے۔ اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا۔ اور میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اس میں کیا وقت پیش آتی ہے۔ کہ اگر کوئی گالی دے۔ تو دوسرا چپ کر رہے۔ اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہیئے۔ کہ ابتداء میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے۔ اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے۔ کہ اگر کوئی بدگوئی کرے۔ تو اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے۔ اور دل میں کینہ کو ہرگز نہ بڑھاوے۔ جیسے دنیا کے قانون ہیں۔ ویسے خدا کا بھی قانون ہے۔ جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔ پس جب تک تبدیلی نہ ہوگی۔ تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا۔ کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں۔ ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کروگے۔ تو بہت جلد خدا تک پہنچ جاؤگے۔ لیکن مجھے افسوس ہے۔ کہ جماعت کا ایک حصہ ابھی تک ان اخلاق میں کمزور ہے۔ ان باتوں سے صرف شماتت اعدا ہی نہیں ہے۔ بلکہ ایسے لوگ خود ہی قرب کے مقام سے گرائے جاتے ہیں۔

اصلاح کے لحاظ سے خلق اور خلق میں فرق

یہ سچ ہے۔ کہ سب انسان ایک مزاج کے نہیں ہوتے۔ اسی لئے قرآن شریف میں آیا ہے کل یعمل علی شاکلہ۔ بعض آدمی ایک قسم کے اخلاق میں اگر عمدہ ہیں۔ تو دوسرے قسم میں کمزور۔ اگر ایک خلق کا رنگ اچھا ہے۔ تو دوسرے کا بُرا۔ لیکن تاہم اس سے یہ لازم نہیں آتا۔ کہ اصلاح ناممکن ہے۔ خلق سے ہماری مراد شرعی کلامی ہی نہیں۔ بلکہ خلق اور خلق دو الفاظ ہیں۔ آنکھ۔ کان۔ ناک۔ وغیرہ جسقدر اعضاء ظاہری ہیں۔ جن سے انسان کو حسین وغیرہ کہا جاتا ہے یہ سب خلق کہلاتے ہیں۔ اور اس کے مقابل پر باطنی قوتوں کا نام خلق ہے۔ مثلاً عقل۔ فہم۔ شجاعت۔ عفت۔ صبر۔ وغیرہ اس قسم کے جسقدر قوتیں سرشت میں

www.aaiil.org

ہوتے ہیں۔ وہ سب اسی میں داخل ہیں۔ اور خُلق کو خلق پر اس لئے ترجیح ہے۔ کہ خلق یعنے ظاہری جسمانی اعضاء میں اگر کسی قسم کا نقص ہو تو وہ ناقابل علاج ہوتا ہے مثلاً ہاتھ اگر چھوٹا پیدا ہوا ہے۔ تو اس کو بڑا نہیں کر سکتا۔ لیکن خُلق میں اگر کوئی کمی بیشی ہو۔ تو اس کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ ذکر کرتے ہیں۔ کہ افلاطون کو علم فراست میں بہت دخل تھا۔ اور اس نے دروازہ پر ایک دربان مقرر کیا ہوا تھا۔ جسے حکم تھا۔ کہ جب کوئی شخص ملاقات کو آوے۔ تو اوّل اس کا حلیہ بیان کرو۔ اس حلیہ کے ذریعہ وہ اس کے اخلاق کا حال معلوم کر کے پھر اگر قابل ملاقات سمجھتا۔ تو ملاقات کرتا۔ ورنہ رد کر دیتا ایک دفعہ ایک شخص اس کی ملاقات کو آیا۔ دربان نے اطلاع دی۔ اس کے نقوش کا حال سن کر افلاطون نے ملاقات کا انکار کر دیا۔ اس پر اس شخص نے کہلا کر بھیجا۔ کہ افلاطون سے کہہ دو۔ کہ جو کچھ تم نے سمجھا ہے۔ بالکل درست ہے۔ مگر میں نے قوت مجاہدہ سے اپنے اخلاق کی اصلاح کر لی ہے۔ اس پر تو افلاطون نے ملاقات کی اجازت دیدی پس خلق ایسی شے ہے۔ جس میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ اگر تبدیلی نہ ہو سکتی۔ تو یہ ظلم تھا۔ لیکن دعا اور عمل سے کام لوگے۔ تب اس تبدیلی پر قادر ہو سکو گے عمل اس طرح سے۔ کہ اگر کوئی شخص ممسک ہے تو وہ قدرے قدرے خرچ کرنے کی عادت ڈالے اور نفس پر جبر کرے۔ آخر کچھ عرصہ کے بعد نفس میں ایک تغیر عظیم دیکھے لیگا۔ اور اس کی عادت امساک کی دور ہو جاویگی۔ اخلاق کی کمزوری بھی ایک دیوار ہے جو خدا اور بندے کے درمیان حائل ہو جاتی ہے

نماز میں غرض وحدت جمہوری ہے اور نماز و حج کے اسرار

اللہ تعالےٰ کا یہ منشاء ہے۔ کہ تمام انسانوں کو ایک نفس واحد کی طرح بناوے اس کا نام وحدت جمہوری ہے۔ جس سے بہت سے انسان بحالت مجموعی ایک انسان کے حکم میں سمجھا جاتا ہے۔ مذہب سے بھی یہی منشاء ہوتا ہے۔ کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدت جمہوری کے ایک دھاگہ میں پروئے جائیں یہ نمازیں باجماعت جو کہ ادا کی جاتی ہیں۔ وہ بھی اسی وحدت کے لئے ہیں۔ تاکہ کل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جاوے۔ اور آپس میں ملکر کھڑے ہونے کا حکم اس لئے ہے۔ کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے۔ وہ دوسرے کمزوروں میں سرایت کر کے اُسے قوت دیوے حتےٰ کہ حج بھی اسی لئے ہے۔ اس وحدت جمہوری کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے کی ابتداء اس طرح سے اللہ تعالےٰ نے کی ہے۔ کہ اوّل یہ حکم دیا کہ ہر ایک محلہ والے پانچوقت نمازوں کو باجماعت محلہ کی مسجد میں ادا کریں۔ تاکہ اخلاق کا تبادلہ آپس میں ہو اور انوار مل ملا کر کمزوری کو دور کر دیں۔ دوم آپس میں تعارف ہو کر انس پیدا ہو جاوے۔ تعارف بہت عمدہ شے ہے۔ کیونکہ اس سے اُنس بڑھتا ہے جو کہ وحدت کی بنیاد ہے۔ حتےٰ کہ تعارف والا دشمن ایک ناآشنا دوست سے بہت اچھا ہوتا ہے۔ کیونکہ جب غیر ملک میں ملاقات ہو۔ تو تعارف کی وجہ سے دلوں میں انس پیدا ہو جاتا ہے۔ وجہ اس کی یہ ہوتی ہے کہ کینہ والی زمین سے الگ ہونے کے باعث بغض جو کہ عارضی شے ہوتا ہے۔ وہ تو دور ہو جاتا ہے اور صرف تعارف باقی رہ جاتا ہے۔ پھر دوسرا حکم یہ ہے کہ جمعہ کے دن جامع مسجد میں جمع ہوں۔ کیونکہ ایک شہر کے لوگوں کا ہر روز جمع ہونا تو مشکل ہے۔ اس لئے یہ تجویز کی۔ کہ شہر کے سب لوگ ہفتہ میں ایک دفعہ مل کر تعارف اور وحدت پیدا کریں۔ آخر کبھی نہ کبھی تو سب ایک ہو جاوینگے۔ پھر سال کے بعد عیدین میں یہ تجویز کی۔ کہ دیہات اور شہر کے لوگ مل کر نماز ادا کریں تاکہ تعارف اور اُنس بڑھ کر وحدت جمہوری پیدا ہو پھر اسی طرح تمام دنیا کے اجتماع کے لئے ایک دن عمر بھر میں مقرر کر دیا۔ کہ مکہ کے میدان میں سب جمع ہوں۔ غرضیکہ اس طرح سے اللہ تعالےٰ نے چاہا ہے۔ کہ آپس میں الفت اور اُنس ترقی پکڑے۔ افسوس کہ ہمارے مخالفوں کو اس بات کا علم نہیں کہ اسلام کا فلسفہ کیسا پکا ہے۔ دنیوی حکام کی طرف سے جو احکام پیش ہوتے ہیں۔ ان میں تو انسان ہمیشہ کے لئے وصیلا ہو سکتا ہے۔ لیکن خدا کے احکام میں ڈھیلا پن اور اس سے بکلی روگردانی کبھی ممکن ہی نہیں۔ کونسا ایسا مسلمان ہے۔ جو کم از کم عیدین میں بھی نماز نہ ادا کرتا ہو۔ پس ان تمام اجتماعوں کا یہ فائدہ ہے۔ کہ ایک کے انوار دوسرے میں اثر کر کے اُسے قوت بخشیں۔

اصلاح نفس و اخلاق کا بڑا ذریعہ اور اخلاص کی ضرورۃ

نفس اور اخلاق کی پاکیزگی حاصل کرنے کا ایک بڑا ذریعہ صحبت صادقین بھی ہے جسکی طرف اللہ تعالےٰ نے اشارہ فرمایا ہے کہ نوع یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین۔ یعنے تم خدا کے صادق اور راست باز لوگوں کی صحبت اختیار کرو۔ تاکہ اُن کے صدق کے انوار سے تم کو بھی حصہ ملے۔ جو مذاہب کہ تفرقہ پسند کرتے ہیں۔ اور الگ الگ رہنے کی تعلیم دیتے ہیں۔ وہ یقیناً وحدت جمہوری کی برکات سے محروم رہتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے تجویز کیا۔ کہ ایک نبی ہو جو کہ جماعت بنا دے اور اخلاق کے ذریعہ آپس میں تعارف اور وحدت پیدا کرے

درستی اخلاق کے بعد دوسری بات یہ ہے۔ کہ دعا کے ذریعہ سے خدا کی پاک محبت حاصل کی جاوے ہر ایک قسم کے گناہ اور بدی سے دور رہے۔ اور ایسی حالت میسر ہو کہ جسقدر اندرونی آلودگیاں ہیں۔ ان سب سے الگ ہو کر ایک مصفا فطرۃ کی طرح بن جاوے۔ جب تک یہ حالت میسر نہ ہوگی۔ تب تک خطرہ ہی خطرہ ہے۔ لیکن دعا کے ساتھ تدابیر کو نہ چھوڑے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ تدبیر کو بھی پسند کرتا ہے۔ اور اسی لئے والذاریات امرا کی قسم قرآن شریف میں قسم بھی کہائی ہے۔ جب وہ اس مرحلہ کو طے کرنے کے لئے دعا ہی کریگا۔ اور تدبیر سے بھی اس طرح کام لیگا۔ کہ جو مجالس اور صحبت اور تعلقات اس کو مانع ہیں۔ ان سب کو ترک کر دیگا۔ اور رسم عادت اور بناوٹ سے الگ ہو کر دعا میں مصروف ہوگا۔ تو ایک دن قبولیت کے آثار مشاہدہ کر لیگا۔ یہ لوگوں کی غلطی ہے۔ کہ وہ کچھ عرصہ دعا کر کے پھر رہ جاتے ہیں۔ اور شکایت کرتے ہیں کہ ہم نے اسقدر دعا کی۔ مگر قبول نہ ہوئی۔ حالانکہ دعا کا حق تو ان سے ادا ہی نہ ہوا۔ تو قبول کیسے ہو۔ اگر ایک شخص کو بھوک لگی ہو۔ یا سخت پیاس ہو۔ اور وہ صرف ایک دانہ یا ایک قطرہ لے کر شکایت کرے۔ کہ مجھے سیری حاصل نہیں ہوئی۔ تو کیا اس کی شکایت بجا ہوگی۔ ہرگز نہیں۔ جب تک وہ پوری مقدار کھانے اور پینے کی نہ لیگا۔ تب تک کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ یہی حال دعا کا ہے اگر انسان لگ کر اسے کرے اور پورے آداب سے بجا لاوے۔ وقت بھی میسر آوے تو اُمید ہے۔ کہ ایک دن اپنی مراد کو پالیوے۔ لیکن راستہ میں ہی چھوڑ دینے سے صدہا انسان مر گئے (گمراہ ہو گئے) اور صدہا ابھی آئندہ مرنے کو تیار ہیں۔ ایک من پسند آب میں ایک قطرہ پانی کا کیا شے ہے۔ جو اسے پاک کرے اسی طرح وہ بداعمالیاں جن میں لوگ سر سے پاؤں تک غرق ہیں۔ ان کے ہوتے ہوتے چند دن کی دعا کیا اثر دکھا سکتی ہے۔ پھر عجب۔ خود بینی تکبر اور ریا وغیرہ ایسے امراض لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ جو عمل کو ضائع کر دیتے ہیں۔ نیک عمل کی مثال ایک پرند کی طرح ہے۔ اگر صدق اور اخلاص کے قفس میں اُسے قید رکھو گے۔ تو وہ رہیگا ورنہ پرواز کر جاویگا۔ اور یہ بجز خدا کے فضل کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا ۵

نما صالحہ سے یہاں یہ مراد ہے۔ کہ اس میں کسی قسم کی بدی کی آمیزش نہ ہو۔ صلاحیت ہی صلاحیت ہو۔ نہ عجب ہو۔ نہ کبر ہو۔ نہ نخوت ہو۔ نہ تکبر ہو۔ نہ نفسانی نو اغراض کا کوئی حصہ ہو۔ نہ ریا و تخلق ہو۔ حتےٰ کہ دوزخ اور بہشت کی خواہش بھی نہ ہو۔ صرف خدا کی محبت سے وہ عمل صادر ہو۔ جب تک دوسری کسی قسم کی غرض کو دخل ہے۔ تب تک ٹوکر کہائے گا۔ اور اس کا نام نو شرک ہے۔ کیونکہ وہ دوستی اور محبت کس کام کی جس کی بنیاد صرف ایک پیالہ چاء یا دوسری فانی محبوبات تک ہی ہے۔ ایسا انسان جس دن اس میں فرق آتا نو دیکھے گا۔ اوسی دن قطع تعلق کر دیگا۔ جو لوگ خدا سے اس لئے تعلق باندھتے ہین۔ کہ ہمین مال ملے۔ یا اولاد حاصل ہو۔ یا ہم فلان فلان امورین کامیاب ہو جاویں ان کے تعلقات عارضی ہوتے ہین۔ اور ایمان ہی خطرہ مین ہے۔ جس دن ان کے اغراض کو کوئی صدمہ پونچا۔ اسی دن ایمان میں بھی فرق آجاوے گا۔ اس لئے پکا مومن وہ ہے۔ جو کسی سہارے پر خدا کی عبادت نہیں کرتا۔

راست بازون کی شناخت

راست بازون کی ایک یہ بھی نشانی ہے۔ کہ مصیبت سے ان کو چڑ ہوتی ہے۔ اور جب ایسے موقعہ پر شیطان دخل دیکر ان کو بہکانا چاہتا ہے۔ تبھی انکی غیرۃ جوش مارتی ہے اور بجائے اس کے کہ اون کا قدم پیچھے ہٹے۔ وہ آگے بڑہاتے ہین۔ اور کہتے ہین۔ کہ شیطان ہمین پیچھے ہرگز نہیں ڈال سکتا۔ شیطان بھی ایسے موقعہ پر ہر ایک قسم کے منصوبے اس کی لغزش کے لئے پیش کرتا ہے۔ مال۔ اولاد۔ عزت آبرو۔ خلقت کی ملامت۔ طعن۔ تشنیع وغیرہ سب نقصانون سے ڈراتا ہے لیکن وہ اول ہی سے دل مین فیصلہ کر لیتے ہین۔ کہ ہم ان نقصانون کی کچھ پرواہ نہ کرین گے۔ آخر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شیطان ان کے نزدیک ایک مخنث سے بھی کمتر ہوتا ہے لیکن جس کا دعوےٰ تو ایمان کا ہوتا ہے۔ اور دماغ مین اغراض نفسانی بھرے ہوئے ہوتے ہین۔ تو شیطان بڑی آسانی سے اپنا تسلط اس پر جما لیتا ہے۔ اور جس راستے چاہتا ہے چلاتا ہے۔ خوب یاد رکھو۔ کہ نفسی خواہشات سے شیطان کا مقابلہ ہرگز نہ ہو سکے گا۔

شیطان کے وجود کا ثبوت

ممکن ہے۔ کہ بعض لوگ یہان ایسے ہون۔ کہ جو شیطان کے وجود ہی سے منکر ہون۔ لیکن ہم کہتا ہون کہ اس کے وجود سے انکار ہی نادانی ہے۔ کیا وہ شناخت نہیں کرتے۔ کہ انسان میں دو قوتین موجود ہین۔ میٹھے میٹھے ایک لہر اس کے دل میں آتی ہے۔ کہ نیکی کرون اور اکثر اوقات وہ اس کا ایسا پابند ہو جاتا ہے۔ کہ بلا اسکے تقاضائے اکسے کے وہ رہ ہی نہیں سکتا۔ اور اسی طرح کبھی اس کے دل میں ایسی لہر آتی ہے۔ جو کہ بدی کی طرف رغبت دلاتی ہے۔ اور وہ گھر سے اٹھ کر کنجر خانہ کی طرف چلا جاتا ہے۔ پس یہ قوتین ہین۔ جنمین سے بدی کے محرک کا نام شیطان رکھ لو۔ انسان کے لئے یہ ضروری نہیں۔ کہ وہ ابتدائی مراحل مین ہر ایک شے کی حقیقت کو سمجھ لیوے۔ جیسے جیسے تبدیج اس کی معرفت ترقی کرتی ہے۔ ویسے ویسے وہ باریک در باریک امور کو سمجھتا جاتا ہے۔ آسمان کے ستارون کو دیکھو۔ کہ وہ اول سوائے نقطون کے اور کچھ معلوم نہیں ہوتے۔ مگر جب اونہی نقطون کو دوربینون سے دیکھا جاوے۔ تو کسقدر عجائبات معلوم ہوتے ہین اور سابقہ معرفت اس کے آگے ہیچ نظر آتی ہے۔ اور انسان کو شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ کہ مین نے ان کو نقطہ کیون سمجھا۔ ایسے ہی شیطان اور فرشتے کے وجود کا حال ہے کہ ان کو اول نقطون کی طرح ماننا پڑتا ہے۔ اور پھر اس دوربین سے جو انبیاے کرام آتے ہین۔ دیکھا جاوے تو انکی اصل حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ یہ تو جملہ معترضہ تہا۔ جو کہ درمیان میں آگیا۔

پھر مین اصل مطلب کو بیان کرتا ہون۔ کہ اگر تم اپنی اصلاح چاہتے ہو۔ تو یہ بھی لازمی امر ہے۔ کہ گھر کی عورتون کی اصلاح کرو۔

عورتون مین بت پرستی کی جڑ ہین پردہ کیون ضروری ہے اور فلاسفی اور نفس کے مغالطے

عورتون مین بت پرستی کی جڑ ہے۔ کیونکہ انکی طبائع کا میلان زینت پرستی کی طرف ہوتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ بت پرستی کی ابتدا انہی سے ہوئی ہے۔ بزدلی کا مادہ بھی ان میں زیادہ ہوتا ہے۔ کہ ذرا سی سختی پر اپنی جیسی مخلوق کے آگے ہاتھ جوڑے لگ جاتی ہے۔ اس لئے جو لوگ زن پرست ہوتے ہین رفتہ رفتہ ان میں بھی یہ عادتین سرایت کر جاتی ہین۔ پس بہت ضروری ہے۔ کہ ان کی اصلاح کیطرف متوجہ رہو۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ الرجال قوامون علی النساء۔ اور اسی لئے مرد کو عورتون کی نسبت قوےٰ زیادہ دئے گئے ہین۔ اسوقت جو نئی روشنی کے لوگ مساوات پر زور دے رہے ہین۔ اور کہتے ہین۔ کہ مرد اور عورت کے حقوق مساوی ہین۔ ان کی عقلون پر تعجب آتا ہے۔ وہ ذرا مردون کی جگہ عورتون کی فوجین بنا کو جنگون مین بھیجکر دیکھین تو سہی کہ کیا نتیجہ مساوی نکلتا ہے یا مختلف۔ ایک طرف تو اسکے حل ہے۔ اور ایک طرف جنگ ہے۔ وہ کیا کر سکے گی۔ غرضیکہ عورتون مین نو مرد کی نسبت قوےٰ کمزور ہین۔ اور کم بھی ہین۔ اس لئے مرد کو چاہیئے۔ کہ عورت کو اپنے ماتحت رکھو۔

یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی یہ لوگ زور دے رہے ہین۔ لیکن ہر ہر گز مناسب نہین۔ یہی عورتون کی آزادی فسق و فجور کی جڑ ہے۔ جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے۔ ذرا ان کی اخلاقی حالت کو اندازہ کرو۔ اگر اس آزادی اور بے پردگی سے انکی عصمت اور پاکدامنی بڑھ گئی ہے۔ تو ہم مان لینگے کہ ہم غلطی پر ہین۔ لیکن یہ بات بہت ہی صاف ہے کہ جب مرد اور عورت جوان ہون۔ اور آزادی اور بے پردگی بھی ہو۔ تو انکے تعلقات کس قدر خطرناک ہو گئے بدنظر ڈالنی اور نفس کے جذبات سے اکثر مغلوب ہو جانا انسان کا خاصہ ہے۔ پھر جس حالت مین کہ پردہ مین بے اعتدالیان ہوتی ہین۔ اور فسق و فجور کے مرتکب ہو جاتے ہین۔ تو آزادی میں کیا کچھ نہ ہو گا۔ مردون کی حالت کا اندازہ کرو۔ کہ وہ کس طرح بے لگام گھوڑے کی طرح ہو گئے ہین۔ نہ خدا کا خوف رہا ہے نہ آخرۃ کا یقین ہے۔ دنیاوی لذات کو اپنا معبود بنا رکھا ہے۔ پس سب سے اول ضروری ہے۔ کہ اس آزادی اور بے پردگی سے پہلے مردون کی اخلاقی حالت درست کرو اگر یہ درست ہو جاوے۔ اور مردون مین کم از کم اس قدر قوت ہو۔ کہ وہ اپنے نفسانی جذبات کے مغلوب نہ ہو سکین۔ تو اس وقت اس بحث کو چھیڑو۔ کہ آیا پردہ ضروری ہے کہ نہیں۔ ورنہ موجودہ حالت میں اس بات پر زور دینا کہ آزادی اور بے پردگی ہو۔ گویا بکریون کو شیرون کے آگے رکھدینا ہے۔ ان لوگون کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ کسی بات کے نتیجہ پر غور نہیں کرتے۔ کم سے کم اپنے کانشنس سے ہی کام لین۔ کہ آیا مردون کی حالت ایسی اصلاح شدہ ہے۔ کہ عورتون کو بے پردہ ان کے سامنے رکھا جاوے۔ قرآن شریف نے وجہ کہ انسان کی فطرت کے تقاضون اور کمزوریون کو مدنظر رکھکر جب حال تعلیم دیتا ہے) کیا عمدہ مسلک اختیار کیا ہے قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذالک ازکی لھم۔ کہ تو ایمان والون کو کہدے کہ وہ اپنی نگاہین کو نیچا رکھین۔ اور اپنی شرمگاہون کی حفاظت کرین۔ یہ وہ حل ہے۔ جس سے انکے نفوس کا تزکیہ ہو گا۔ فرنچ سے مراد شرمگاہ ہی نہین بلکہ ہر ایک سوراخ جسمین کان وغیرہ بھی شامل ہین۔

www.aaiil.org

اور اس میں اس امر کی مخالفت کی گئی ہے۔ کہ غیر محرم عورت کا راگ وغیرہ نہ جاوے۔ پھر یاد رکھو۔ کہ ہزار در ہزار تجارب سے یہ بات ثابت شدہ ہے۔ کہ جن باتوں سے اللہ تعالےٰ روکتا ہے۔ آخر کار انسان کو اُن سے رُکنا ہی پڑتا ہے۔ (تعدد ازدواجی اور طلاق کے مسئلہ پر غور کرو) ہم چہ دانا کنند کند دان ہ لیک بعذر خرابے بسیار۔ ہمیں افسوس ہے۔ کہ آریہ صاحبان بھی بے پردگی پر زور دیتے ہیں۔ اور قرآن شریف کے احکام کی مخالفت چاہتے ہیں۔ حالانکہ اسلام کا یہ بڑا احسان ہندوؤں پر ہے۔ کہ اس نے ان کو تہذیب سکھلائی۔ اور اس کی تعلیم ایسی ہے۔ جس سے مفاسد کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ مثل مشہور ہے۔ ؎ خربزہ بہ گربہ دزد آشناست۔ یہی حالت مرد اور عورت کے تعلقات کی ہے کہ اگرچہ کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن تاہم فطری جوش اور تقاضے بعض اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ جب ان کو ذرا سی تحریک ہوئی۔ تو جھٹ عدا عتدال سے اِدھر اُدھر ہو گئے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ مرد اور عورت کے تعلقات میں حد درجہ کی آزادی وغیرہ کو ہرگز نہ دخل دیا جاوے۔ ذرا اپنے دلوں میں غور کرو۔ کہ کیا تمہارے دل راجہ راجپال اور کرشن وغیرہ کی طرح پاک ہو گئے ہیں پھر جب وہ پاک دل تم کو نصیب نہیں ہوئی۔ تو بے پردگی کو رواج دیکر بچوں کو شیروں کے آگے کیوں رکھتے ہو۔ ہٹ اور ضد اور تعصب اور چڑ وغیرہ سے تم لوگ دیدہ و دانستہ اسلام کے اُن پاکیزہ اصولوں کی مخالفت کیوں کرتے ہو۔ جن سے تمہاری عفت برقرار رہتی ہے۔ عقل تو اس بات کا نام ہے۔ کہ انسان کو نیک جہان سے لے۔ وہ لے لیوے کیونکہ نیک بات کی مثال سونے اور ہیرے اور جواہر کی ہے اور یہ اشیاء خواہ کہیں ہوں۔ آخر وہ سونا وغیرہ ہی ہونگی۔ اس لئے تم کو لازم ہے۔ کہ اسلام کے نام سے چڑ کر تم نیکی کو ترک نہ کرو۔ ورنہ یاد رکھو۔ کہ اسلام کا تو کچھ حرج نہیں ہے۔ اگر اس کا ضرر ہے۔ تو تم ہی کو ہے۔ ہاں اگر تم لوگوں کو یہ اطمینان ہے۔ کہ سب کے سب بہشت بن گئے ہو۔ اور نفسانی جذبات پر تم کو پوری قدرت حاصل ہے۔ اور قویٰ پر بیشمر کی رضا اور احکام کے برخلاف بالکل حرکت نہیں کرتے۔ تو پھر ہم تم کو منع نہیں کرتے بے شک بے پردگی کو رواج دو۔ لیکن جہاں تک میرا خیال ہے۔ ابھی تک تم کو وہ حالت نصیب نہیں۔ اور تم میں سے جسقدر لوگ لیڈر بنکر قوم کی اصلاح کے درپے ہیں۔ انکی مثال سفید قبر کی ہے جس کے اندر مجز ہڈیوں کے اور کچھ نہیں۔ کیونکہ انکی صرف باتیں ہی ہیں۔ عمل وغیرہ کچھ نہیں۔

اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے۔ کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے۔ اس سے غرض یہ ہے کہ نفس انسان پہلے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے کیونکہ ابتدا میں اس کی یہی حالت ہوتی ہے۔ کہ وہ بدیوں کی طرف جھکا پڑتا ہے۔ اور ذرا سی بھی تحریک ہو تو بدی پر ایسے گرتا ہے۔ جیسے کئی دنوں کا بھوکا آدمی کسی لذیذ کھانے پر۔ یہ انسان کا فرض ہے۔ کہ اسکی اصلاح کرے۔ اور اسکی اصلاح کی حالتوں کے لحاظ سے اسکے چار نام مقرر کئے گئے ہیں۔ اوّل اوّل نفس زکیہ ہوتا ہے۔ کہ جس کو نیکی بدی کی کوئی خبر نہیں ہوتی اور یہ حالت طفلگی تک رہتی ہے۔ پھر نفس امارہ ہوتا ہے۔ کہ بدیوں کی طرف ہی مائل رہتا ہے۔ اور انسان کو طرح طرح کے فسق و فجور میں مبتلا کرتا ہے۔ اور اسکی بڑی غرض یہی ہوتی ہے۔ کہ ہر وقت بدی کا ارتکاب ہو۔ کبھی چوری کرتا ہے۔ کوئی گالی دے۔ یا ذرا غلاف مرضی کام ہو۔ تو اُسے مارنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ اگر شہوت کی طرف خلیہ ہو۔ تو گناہ ہو اور فسق و فجور کا سیلاب بہ نکلتا ہے۔ دوسرا نفس لوامہ ہے۔ کہ اس میں بدیاں بالکل دور تو نہیں ہوتیں۔ مگر ہاں ایک پچھتاوا اور حسرت و افسوس مرتکب اپنے دل میں محسوس کرتا ہے۔ اور جب بدی ہو جاوے۔ تو اس کے دل میں نیکی سے اس کا معاوضہ کرنے کی خواہش ہوتی ہے۔ اور تدبیر کرتا ہے۔ کہ کسی طرح گناہ سے بچے اور دعا میں لگتا ہے۔ کہ زندگی پاک ہو جاوے۔ اور ہوتے ہوتے جب یہ گناہ سے پوتر ہو جاتا ہے۔ تو اُس کا نام مطمئنہ ہو جاتا ہے۔ اور اس حالت میں وہ بدی کو ایسی ہی بدی سمجھتا ہے۔ جیسے کہ خدا بدی کو بدی سمجھتا ہے۔ بات یہ ہے۔ کہ دنیا اصل میں گناہ کا گھر ہے جس میں سرکشیوں میں پڑ کر انسان خدا کو بھلا دیتا ہے نفس امارہ کی حالت میں تو اس کے پاؤں میں زنجیریں ہی زنجیریں ہوتی ہیں۔ اور لوامہ میں کچھ زنجیریں تو پاؤں میں ہوتی ہیں۔ اور کچھ اوتر جاتی ہیں۔ مگر مطمئنہ میں کوئی زنجیر باقی نہیں رہتی۔ سب کی سب اُوتر جاتی ہیں۔ اور وہی زمانہ انسان کا خدا کی طرف پکے رجوع کا ہوتا ہے۔ اور وہی خدا کے کامل بندے ہوتے ہیں۔ جو کہ نفس مطمئنہ کے ساتھ دنیا سے علیحدہ ہوویں اور جب تک وہ اسے حاصل نہ کرلے۔ تب تک اسے مطلق علم نہیں ہوتا۔ کہ جنت میں جاوے گا۔ یا دوزخ میں۔ پس جبکہ انسان بلا حصول نفس مطمئنہ کے نہ پوری پاکیزگی حاصل کر سکتا ہے۔ اور نہ جنت میں داخل ہو سکتا ہے۔ تو اب خواہ آریہ ہوں۔ یا عیسائی۔ کون سی عقلمندی ہے۔ کہ قبل اس کے کہ یہ نفس حاصل ہو۔ وہ بھیڑیوں اور بکریوں کو اکٹھا چھوڑ دیویں۔ کیا اُن کو امید ہے۔ کہ وہ پاک و بے شر زندگی بسر کرلیں گے۔ یہ ہے۔ سر اسلامی پردہ کا۔ اور میں نے خصوصیت سے اُوسے اون مسلمانوں کے لئے بیان کیا ہے۔ جن کو اسلام کے احکام اور حقیقت کی خبر نہیں۔ اور مجھے اُمید ہے۔ کہ آریہ لوگ اس سے بہت کم مستفید ہونگے۔ کیونکہ ان کو تو اسلام کی ہر ایک بھلی بات سے چڑ ہے۔

حضرت مرزا صاحب کی صداقت و مجددیت پر ایمان اور اتباع کی ضرورت

استقدر تقریر ہو چکی تھی۔ کہ اس اثنا میں خلیفہ رجب الدین صاحب بلند آواز سے لاہوری پبلک کیطرف سے حضرت مرزا صاحب کو مانے کیضرورت کا سوال پیش کیا۔ اگرچہ بعض لوگوں کو یہ دخل اس لئے ناگوار ہوا۔ کہ خدا کا فرشتہ نور فراست سے جس ضرورت کو محسوس کرکے کلام فرما رہا تھا۔ اس کی توجہ اُدھر سے پھر گئی۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ تحریک بھی مصالح ایزدی سے باہر نہیں۔

آپ نے فرمایا۔ کہ اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ میں نے بہت سی تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ سے یہ بات سمجھا دی ہوئی ہے۔ کہ میں وہ مسیح ہوں جس کا ذکر وعدہ اجمالاً قرآن میں اور تفصیلاً احادیث میں پایا جاتا ہے۔ اور جو لوگ اُسے نہیں مانتے۔ قرآن شریف کی رُو سے اُن کا نام فاسق ہے اور احادیث سے واضح ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو اس مسیح کو نہیں مانتا وہ گویا مجھے نہیں مانتا۔ اور جو اس کی معصیت کرتا ہے۔ گویا میری معصیت کرتا ہے۔

لوگ مخلوق کو دھوکا دیتے ہیں اور خلیفوں میں ڈالتے ہیں۔ کہ ہمنے کوئی نیا کلمہ یا نماز تجویز کی ہے۔ ایسے افتراؤں کا میں کیا جواب دوں۔ ایسی قسم کے افتراؤں سے وہ ایک عاجز انسان مسیح اسلام کو تین خدا بنا بیٹھے ہیں۔ دیکھو ہم مسلمان ہیں۔ اور اُمت محمدی ہیں۔ اور ہمارے نزدیک نئی نماز بنانی۔ یا قبلہ سے روگردانی کرنی ہے۔ کل احکام پیغمبری کو ہم مانتے ہیں۔ اور ہمارا ایمان ہے۔ کہ چھوٹے سے چھوٹے حکم کو ٹالنا بھی بد ذاتی ہے۔ اور ہمارا دعوےٰ قال اللہ اور قال الرسول کے ماتحت ہے۔ اتباع نبوی سے الگ ہو کر ہمنے کوئی کلمہ یا نماز۔ یا حج۔ یا ڈھیڑھ اینٹ کی الگ مسجد نہیں بنائی۔ ہمارا کام یہ ہے۔ کہ اس دین کی خدمت کریں۔

www.aaiil.org

اور اس کو کل مذاہب پر غالب کر کے دکھاویں۔ قرآن شریف کی اور احادیث کی جو پیغمبر خدا سے ثابت ہیں۔ اتباع کریں۔ ضعیف سے ضعیف حدیث بھی بشرطیکہ وہ قرآن شریف کے مخالف نہ ہو۔ ہم واجب العمل سمجھتے ہیں۔ اور بخاری اور مسلم کو بعد کتاب اللہ اصح الکتب مانتے ہیں۔ اور دوسری یہ بات یاد رکھو۔ کہ مجھے کبھی بھی یہ خواہش نہیں ہوئی۔ کہ لوگ مجھے مانیں۔ بلکہ مجھے تو ان جماعتوں سے ہمیشہ سے نفرت ہے۔ اور اگر میں ملتا ہوں۔ یا ان لوگوں میں آکر بیٹھتا ہوں۔ تو اپنی مرضی سے ہرگز نہیں ملتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ مجھے مجبور کرتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ تو ایسا کر۔ ایسی حالت میں مبتلا ہو۔ اگر میں اس کی بات نہ مانو۔ تو کیا کروں۔ میں تو رات دن وحی کے پیچھے کام کرتا ہوں۔ میں تو یہ کہتا ہوں۔ کہ تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پختہ طور سے مانو۔ آپ کو ماننا یہ ہے۔ کہ آپ کے دعا یا ئے پر عمل درآمد کیا جاوے۔ اور انہی میں سے یہ بات بھی ہے۔ کہ جب وہ مسیح موعود علیہ السلام آوے۔ تو تم سب اس کے ساتھ ہو جانا۔ میرے ماننے کی مثال یہ ہے۔ جیسے ایک آقا نوکر کو کہے۔ کہ فلاں شخص میرا مہمان ہے۔ تم اسے لاکر کھانا کھلاؤ۔ اور ہر طرح کی تعظیم اور تکریم کرو لیکن نوکر اس کے جواب میں یہ کہے۔ کہ میں تو صرف آپ کو مانتا ہوں۔ مجھے کسی دوسرے کی تعظیم و تکریم سے غرض نہیں ہے۔ اور نہ اس کی خواہش ہے۔ تو اب سوچ کر دیکھو۔ کہ کیا اس نے اپنے آقا کو مانا۔ ہرگز نہیں مانا۔ کیونکہ جس بات میں وہ راضی ہوتا ہے۔ اس کے کرنے سے تو اسے انکار ہے۔ پس یاد رکھو۔ کہ تم لوگ بھی آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حقیقی طور پر اسی وقت مانو گے۔ جبکہ آپ کے احکام اور دعا یا ئے کو مانو گے۔ جس نے آخری حکم کو توڑا۔ اس نے سارے حکموں کو توڑا۔ سوچو تو سہی کہ اگر ایک شخص تمام عمر نماز۔ روزہ ادا کرے۔ لیکن وہ آخری وقت بجائے لا الہ الا اللہ کے رام رام کہے۔ تو کیا وہ نماز روزہ اس کے کام آویگا؟

آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک فرما دیا کہ اس امت کی دو دیواریں ہیں۔ ایک میں اور ایک مسیح۔ اور اس کے درمیان آپنے فتیح اعوج فرمایا ہے جن کی نسبت ارشاد ہے۔ کہ وہ نہ مجھ سے ہیں۔ اور نہ میں ان سے ہوں۔ پس جبکہ خود آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے ایک ٹیڑھا گروہ قرار دیتے ہیں۔ تو ہم ان کی باتوں کو کیوں قبول کر لیں۔

اس موقعہ پر ایک وزیر آبادی متعصب مولوی نے مداخلت کی۔ اور ٹیڑھی راہ اختیار کر کے بے جا سوال اور کلام شروع کیا۔ اول تو حضرت اقدس اسے جاہلی سے سمجھاتے رہے۔ مگر جب معلوم ہوا۔ کہ اس کی غرض رفع شکوک و شبہات نہیں۔ صرف مناظرہ کا ایک اکھاڑا قائم کرنا چاہتا ہے۔ تو اس سے اعراض کیا۔ اور فرمایا۔ کہ مباحثہ کا ارادہ تو ہم نہ کر چکے ہیں۔ اب اس میں پڑنا پسند نہیں کرتے۔ اس پر بعض متعصب طبائع نے شور کرنا شروع کیا۔ آخر مصلحت وقت دیکھکر مولوی صاحب کو بے جا مداخلت سے روکا گیا۔ اور جب وہ باز نہ آئے تو ان کو جبراً احاطہ سے باہر کر دیا گیا۔ اس اثنا میں جو کلام حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اسے ہم یکجائی طور پر درج کرتے ہیں۔ فرمایا

کہ شکوک کے رفع کے لئے اگر کوئی راستی اور سچی نیت سے آوے۔ تو ہم اسے سمجھا سکتے ہیں۔ اور ابھی تو زمانہ ایسا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ خود ایک معلم کی طرح سمجھا رہا ہے۔ یہ اس کی عادت میں داخل ہے۔ کہ جب دنیا میں گناہ اور بے ایمانی بڑھ جاوے۔ اور راستی اخلاق اور روحانی عادات ترقی پکڑ جاویں۔ تو ایک شخص کو اصلاح کے لئے مامور کرے۔ اسلام اس وقت دو آفتوں کے ماتحت ہے۔ ایک اندرونی دوسری بیرونی اندرونی خود مسلمانوں کا اختلاف۔ اور مسلمانوں کا دنیا کی ہر قوم سے ملاپ۔ اور بیرونی وہ آفت جو سیاست کی راہ سے ہے۔ پس کیا ابھی تمہارے نزدیک مہدی اور مسیح کی ضرورت نہ تھی۔ پھر ایک اعتراض یہ پیش کرتے ہو۔ کہ اس امت میں سے دجال آنیوالے ہیں۔ اے بدقسمتو۔ کیا تم اسے لئے دجال ہی رہو گے کہ اگر ایک کے آنے سے ایمان کے تباہ ہونے میں کوئی کسر رہ جاوے۔ تو پھر دوسرا میسرا اور چوتھا آتے کہ تیس دجال آویں تاکہ ایمان کا نام و نشان نہ رہے اس طرح تو موسیٰ علیہ السلام کی امت ہی اچھی رہی کہ جس میں پے در پے چار سو نبی آیا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام کے وقت تو عورتوں سے بھی خدا نے کلام کیا۔ کیا امت محمدیہ کے مرد بھی اس قابل نہ ہوئے۔ کہ خدا ان سے ہمکلام ہوتا۔ پھر یہ بتلاؤ۔ کہ یہ امت مرحومہ کس طرح ہوئی۔ اس کا نام تو بر نصیب ہونا چاہیئے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ۱۳ سو برس گذرگئے اور جتنے فیوض اور برکات تھے۔ وہ سب سماع کے حکم میں لگ گئے۔ اب اگر خدا ان کو تازہ کر کے نہ دکھائے تو صرف قصہ کہانی کے رنگ میں انکو کون مان سکتا ہے۔ جب کہ تازہ طور پر خدا کی مدد نہیں۔ نصرت نہیں۔ تو خدا کی حفاظت کیا ہوئی۔ حالانکہ اس کا وعدہ ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔

پھر متعصب مولوی صاحب نے طاعون کا ذکر کیا۔ کہ آپ کے مرید کیوں مرتے ہیں۔ اور اس کا علاج کرا ہے وغیرہ وغیرہ۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ کسوفِ خسوف کا علاج بھی کچھ ہونا چاہیے۔ اس وقت تو بحث نشانوں کی ہے۔ نہ کہ علاج کی۔ ہاں جو کامل طور پر کو قبول کر لیتا ہے۔ وہ ضرور محفوظ رہیگا۔ لیکن اس کا مجھے علم نہیں۔ کہ وہ کون ہے۔ میں کسی کے سینہ کو چیر کر تو نہیں دیکھتا۔ صحابہ کرام کا بھی ایک گروہ طاعون سے شہید ہوا تھا۔ مگر دیکھ لو۔ کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم طاعون سے ہرگز نہیں فوت ہوئے۔ خدا تعالیٰ نے بھی اپنے بندوں میں امتیاز رکھا ہے۔ جیسے کہ فرمایا ہے۔ منہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات۔ اس کے بعد آپنے جماعت کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔

کہ

ضروری بات یہ ہے،

کہ تم لوگ ان باتوں کی طرف متوجہ نہ ہو۔ اور تقویٰ اور طہارت میں ترقی کرو۔ تمہارا معاملہ اور حساب خدا سے اگر ہے۔ اور مخالف لوگوں کا حساب الگ ہے۔ جنہوں نے قسم کھائی ہے۔ کہ کیسی ہی بات کیوں نہ ہو۔ مگر وہ قبول نہ کریں گے۔ اللہ تعالیٰ بھی ان کی نسبت یہی فرماتا ہے۔ کہ یہ لوگ قیامت کو ہی قبول کریں گے۔ ان کی بناوٹ ہی اسی قسم کی ہے۔ کہ عمدہ سے عمدہ بات پیش کیجاوے۔ وہ اس کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور اگر بدبو دار بات ہو تو خوش ہوتے ہیں۔ [illegible] قرآن شریف احادیث اور عقلی دلائل اور نشان پیش کئے۔ مگر یہ لوگ ان کی پرواہ نہیں کرتے۔ صرف ایک بات کو نشانہ بناتے ہیں۔ پس جبکہ خدا نے چاہا۔ کہ ایک مذہب ہو۔ تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ مگر جن لوگوں کو خدا نے فہم سلیم عطا کیا ہے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ وہ شکر کریں۔ کیونکہ فائدہ اٹھانے والے وہی لوگ ہوتے ہیں۔ جن کو خدا نے خود پاک کیا۔

ابھی ہماری جماعت کے بہت سے لوگ پیچھے ہوئے ہیں۔ ظاہراً وہ ہم سے الگ ہیں۔ لیکن دراصل ہم میں سے ہیں۔ ہمیں خود ان کا علم نہیں۔ لیکن امید ہے۔ کہ کچھ نہ اپنے وقت پر وہ آجاویں گے۔ محمود اور میں ایک شخص نے ملاقات کی۔ اور کہا۔ کہ میں آپ کو گالیاں دیا کرتا تھا معاف کرو۔ اب میرے شکوک رفع ہو گئے ہیں۔ اور ہزاروں خطوط اس قسم کے آئے ہیں۔ کہ میں اول جاہل تھا۔ اب توبہ کرتا ہوں۔ بعضوں نے بذریعہ خواب کے مانا۔ اور اکثر کو خود آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کشف میں یا خواب میں کہا۔ کہ تم قبول کرو۔ جو لوگ بغض

مطبع انوار الاسلام قادیان میں باہتمام شیخ محمد افضل چھپکر شائع ہوا

www.aaiil.org

R.D.A.M. 1903

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اُسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

ہے یہ نور سرمد کا یہ ہے یہ رنج محمد کا

ای جہاں منتظر خوشباش کل دل بستا
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

إِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ يُبَلِّغُونِي مِنْ أُمَّتِهِ السَّلَامَ

طلع البدر علینا
وجب الشکر علینا

البدر

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ

قیمت سالانہ عہ

نمبر | بابت ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۴ء | جلد ۳

۱ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا — اندریں دیں آمدہ از داوریم — ہم بریں زوار دنیا بگذریم
آں کتابے کز قرآں نام اوست — بادۂ عرفاں ما از جام اوست — آں رسولی کش محمد ہست نام — دامن پاکش مست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان ما محکم شدہ — ہست او خیر الانام — ہر نبوت را بر و شد اختتام
ما ز دنیا ہیچ ہم با نور و کمال — ز و شد سیراب سیرابی کہ راست — آنچہ ما را وحی و ایمانی بود — آن از خود داز جہان جانی فزود
از ظالمان ظہر ائی سیاد — وصل دلدار ازل بی وحجاب — اقتدائی قول او در جاں ماست — ہر چہ ثابت شد بدیں ایماں ماست
معجزات انبیاء حق اند و راست — ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد — آنچہ از حضرت احدیت آمد است — منکر آں مستحق لعنت است
ہیچ مرز جان و دل ایماں ماست — منکر آں مورد لعن خدا ست — آنچہ در قرآں بیانش یا بقین — منکر او کافر است و بے یقین
ہر کہ انکاری کند از اشقیاست — یک قدم دوری از آں عدش کجاست — معجزات انبیاء و سابقین — نزد ما کفر است چوں ایماں نہ ماند

وہ الفاظ جنہیں حضرت اقدس بیعت کرتے ہیں۔ ماہر میرا بہ دیکھ آپ فرماتے جاتے ہیں راقم طالب دعا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ۳ بار

میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنہیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ۔ (۳ بار) رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی وذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ساری سیر رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں سو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں +

پھر اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں }

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے۔ کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے بکلی مجتنب رہیگا دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر یک فسق فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت بکلی مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ ہو پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کی تحریص اور اپنی کریم مولیٰ علیہ پر درود بھیجنا اور ہر روز پنجگانہ نماز کے بعد اپنے گناہوں کی معافی مانگنا اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی بشاشت سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روز ورد بنائیگا چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنی نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنیکے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے نہ پھریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور نرمی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض اللہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چلیگا بنی نوع کو اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے کسی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ جو اس سے منسلک ہے اسکی نظیر دنیوی تعلقوں اور رشتوں اور دوستیوں اور خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاوے +

نوٹ بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ (مرتب) دیکھو اسی سال ہی میں۔ چونکہ ہم نے دیکھا کہ بہت سے لوگ اس اشتہار کو دیکھ کر بیعت کا خط بھیجتے ہیں اور ہم اس کے ساتھ اس اشتہار کو شامل کر دیتے ہیں تا ایسے لوگ جو بیعت کا خط بھیجتے ہیں اس سے اطلاع پاویں۔ منہ

www.aaiil.org

البدر نمبر ۴۰ جلد ۳
ملفوظات و حالات حضرت مسیح زمان علیہ السلام

۱۹۰۴ء

آج کا دن تھا جس دن حضور مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے قدم میمنت لزوم سے قادیان کی زمین کو عزت بخشی تھی۔ آپ کی تشریف آوری سے جو غیر معمولی برکت قادیان میں پھیل گئی تھی۔ اور در و دیوار سے جو سکینہ ٹپک رہا تھا۔ گویا اس پر حملہ آور ایک نئی آب و تاب اور تازگی آ رہی تھی۔ اور اسی لئے اگر ہم قادیان کی در و دیوار کے لئے حسب حال ذیل کے شعر لکھ دیں۔ تو کوئی مبالغہ نہ ہوگا۔ جن کو خدا تعالیٰ سے پڑھ پڑھ کر ہم لوگ دل کو تسلی پا رہا تھا۔

پھر بہار آئی ہے تجھ میں اے گلستان غم نہ کھا
وہ چلی آتی ہے فوج عندلیبان غم نہ کھا
گو کہ شب آخر ہوئی اے شمع تو زاری نہ کر
پھر وہی محفل وہی تیرا شبستان غم نہ کھا

ہمارے دوست اور سابق یا الخیر ... خادم قوم شیخ تراب صاحب کی ہمیشہ سے عادت ہے۔ کہ وہ ایسے موقعہ پر خیر مقدم یا سپاسنامہ کا کے ... کا حصہ ہو چکا ہے ... ایسے مواقع پر جو کچھ وہ لکھتے ہیں۔ اُس سے بڑھ کر یا اسقدر لکھنا میرے جیسے ترتیب کے مخلوق کا تو کام ہی نہیں اس لئے مناسب جانا ہے۔ کہ انہی کے خیر مقدم کو بیان درج کر دوں

خیر مقدم

زہے مژدہ ایام نو بہار آمد ؎ زمانہ را خبر از برگ و بار خود بکنم

آج کیا ہے؟ دار الامان قادیان کی سرزمین میں غیر معمولی رونق پائی جاتی ہے احمدیہ چوک کی خصوصیت کے ساتھ ہی نہیں۔ کہ ہم متنفس بلکہ ہر در و دیوار تک سے مسرت و شادمانی ٹپکتی ہے۔ آخر اس کا کوئی باعث بھی ہے؟

لچک سے شاخ نیں جنبش ہے اسی بہو نیں
بہار جھول ہی آخوشی کے جھو نیں

سنو! سنو!! ہوائیں قدس کہہ رہی ہیں۔ کہ

عالیجناب حضرت حجۃ اللہ علی الارض جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود ادام اللہ برکاتہم۔ پورے دو مہینے کی مفارقت کے بعد سرزمین دار الامان قادیان کو اپنے قدم میمنت لزوم سے معزز و مفتخر فرماتے ہیں۔ اہلاً و سہلاً!! و مرحباً!!

سرزمین قادیان کے لئے آج نہایت فخر کا موقع ہے۔ اور وہ اپنی بارور قسمت۔ خوبی طالع اور سعادت بخت پر جسقدر ناز کرے۔ بجا ہے۔ کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کا فرستادہ نبیوں کا موعود اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نائب اُمتہ محمدیہ علیہ التحیۃ کا خاتم الخلفاء آج اسی رنگ میں پھر وارد ہوا ہے جس طرح پر ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد کا حقیقی مصداق اور موعود آج سے تیرا سو سال پیشتر بیابان مکہ کا مہجور قرار پانے کے بعد دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ ام القریٰ امین داخل ہوا تھا۔ اور یہ سعادت اور فخر خوش نصیب قادیان اللہ تعالیٰ کے موعود کے قدوم میمنت لزوم سے ملا ہے محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور عطا ہے۔ ؎

ایں سعادت بزور بازو نیست۔
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ۔

اے سرزمین قادیان! باشادماں ہو۔ کہ تجھ میں تازہ بہار آئی ہاں یاد رکھ خدا کا فضل اور اسکی امان تجھ میں نازل ہوئی ہے۔ اے باشندگان دار الامان! سر آنکھوں سے چلو۔ اور دولت زیارت لوٹو۔ کہ تمہارے سید و مولا محبوب و مقتدا امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تشریف شریف ارزانی فرمائی ہے۔ ؎

اے آمدنت باعث آبادی ما ؎ ذکر تو بود زمزمہ شادی ما
اے خدائے جری! امت محمدیہ علیہ التحیۃ کے فخر! اے امت معنی بسغزلۃ توحیدای و نقش بلای کے مخاطب اے ابراہیم! ... آدم اے نوح اے موسےٰ! اے احمدؐ! اللہ تعالیٰ تیرا حامی و ناصر ہو (آمین) کہاں ہم خاکسار اور کہاں حضور کا نزول اجلال اور دربار! اللہ تعالیٰ کے اس فضل نا متناہی پر ہم جسقدر سجدات شکر بجا لائیں۔ وہ کم ہے۔ اگرچہ تیرا عارضی ہجر سخت صدمہ تھا۔ لیکن ایک رنگ میں داغ ہجرت کا اثر اپنے اندر رکھتا تھا۔ اس لئے یہ ہجر اللہ تعالیٰ کے ایک جلیل الشان نشان کا پیش خیمہ ہونے کی وجہ سے طمانیت بخش اور سرور افزا تھا۔ مگر آج ہمارے طالع خفتہ بیدار ہوئے ہیں۔ ہمارے چمن امید میں بہار آئی ہے۔ اس لئے ہم ترزبان حمد الٰہی ہوتے ہیں۔ اور تیری واپسی پر سجدات شکر بجا لاتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ تیرا حامی کار ہو۔ اور اپنے وعدوں کے موافق ہر موطن میں تیرا ناصر ہو۔ تیرے پاک اغراض میں تجھے کامیاب کرے۔ عرصہ دراز تک تیرا فیض سایہ ہو اسلام کے سر پر رہے۔ ؎

سایہ گستر بادیارب دل شیدا مرا
خضر ما مہدی ما عیسیٰ ما مرزائے ما

اے بزرگان ملت! اے گرامی قدر گوہر ہائے خاندان رسالت! آپ کے قدوم میمنت لزوم ہمارے سر آنکھوں پر! شہنشاہ حقیقی! حضرت خلیفۃ اللہ کے زیر عطوفت آپکی عزو شان بڑھائے۔ کبھی بندگان عالی کے حضور اس عاجز کی طرف سے بھی عرض کر دیجئے۔ کہ اے اللہ تعالیٰ کے معطر و مسموع مسیح مہدی الحکم کا ایڈیٹر تیری نیم شبی دعاؤں کا خواست گار ہے۔ کہ اس پر اسکی اولاد پر اور ہو

اہل بیت پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل نازل کرے۔ اور وہ تیری پاک اغراض کی تکمیل و اشاعت کا سچا ذریعہ ثابت ہوں۔ یہی ممات اور حشر تیرے قدموں پر ہو (آمین) بالآخر سلسلہ عالیہ احمدیہ کا قومی خادم ہونے کی حیثیت سے تیری اس واپسی پر وہ مبارکباد عرض کرتا ہے۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

۱۷ اکتوبر ۱۹۰۴ء مغرب

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہ نشین پر جلوہ افروز ہو کر فرمایا۔ کہ میرے سر کی حالت آج بھی اچھی نہیں۔ چکر آ رہا ہے جب جماعت کا وقت آتا ہے۔ تو اس وقت خیال گذرتا ہے۔ کہ سب جماعت ہوگی۔ اور میں شامل نہ ہوں گا۔ اور افسوس ہوتا ہے۔ اس لئے اکثر اوقات خیراں چلا آتا ہوں۔

چند اصحاب اپنی مشکلات کے علاج کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ اور انجام کار معلوم ہوا۔ کہ مس ڈاکٹروں کے علاج سے کوئی ذرق مرض میں معلوم نہیں ہوتا۔ اس لئے حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ چونکہ یہ لوگ متدین نظر نہیں آتے۔ اس لئے خطرہ ہے۔ کہ کوئی اور تکلیف نہ بڑھ جاوے۔ ان کو کہدو۔ کہ چلے آویں۔ شافی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ ڈاکٹروں کا دستور ہوتا ہے کہ محض روپیہ بٹورنے کی خاطر وہ مرض کو بڑھاتے جاتے ہیں۔ قادیان کی آب و ہوا لاہور کی نسبت بہت عمدہ ہے۔ اس سے ان کو فائدہ ہوگا۔ ہم یہ اس لئے کہتے ہیں۔ کہ جو بات دل میں آوے۔ اُسے مخفی رکھا جاوے۔ تو یہ ایک قسم کی خیانت ہے۔ عورتوں کے بعض امراض اس قسم کے ہوتے ہیں۔ کہ انکے علاج کے لئے کھلی ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس لئے بعض رؤسا میں جو اشد درجہ کا پردہ رائج ہے۔ میں اسکے خلاف ہوں۔ بعض عورتوں کو بعض وقت کھلی ہوا میں پھرانا چاہیئے۔ دیکھو حضرت عائشہ صدیقہ رفع حاجت کے لئے باہر جایا کرتی تھیں۔ کیا پہرا جکل کے رؤسا کی عورتیں ان سے بڑھکر ہیں

حضرت حکیم نورالدین صاحبؓ نے فرمایا۔ کہ تجربہ سے معلوم ہوا کہ مراق کے تین علاج ہیں۔ اوّل چلنا پھرنا۔ دوسرے بیکار نہ رہنا کسی نہ کسی شغل میں مصروف رہنا۔ تیسرے ہینگ اور افسنطین کا استعمال۔ ان حصول اولاد کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل ہی کی ضرورت ہے۔ اور قرآن شریف اور توراۃ سے یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کی والدہ بہت ضعیف تھیں اور انکی کوئی اولاد نہ تھی انکی نسبت توریت میں لکھا ہے۔ کہ خدا نے کہا۔ کہ میں نے اسکے رحم کو کھولا پس خدا ہی کھولے تو کھل سکتا ہے۔ و مجھ یاد ہے کہ اس قسم کے دعویٰ کی تردید میں حضرت علیہ السلام نے ایک دفعہ فرمایا تھا۔ کہ بعض لوگ ہماری جماعت میں شامل ہو کر بھی اس قسم کے دعوے کرتے ہیں۔ اور ہماری جماعت کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ ہم ان سے بیزار ہیں۔ اور ہماری جماعت کے لوگوں کو چاہیئے کہ ایسے لوگوں سے بیزاری ظاہر کریں۔ اور ان کو اپنی جماعت سے الگ سمجھیں۔ (باقی آئندہ)

دفتر اقدس کی روانگی کی اطلاع کی غرض سے یہ چند اوراق جلد شائع کر دیئے گئے اور نمبر عنقریب پہونچیں گے

www.aaiil.org

حیرت صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

نمبر ۱۴

اب حیرت صاحب شریعت مفسر دہلی کی رائے کو تسلیم کرنے کے لئے تو مجبور نہیں کرتی ہے لیکن آپکے بے بنیاد خیال کے مقابلہ میں قرآن کے ظاہر احکامات پر عملدرآمد کرنیکے لئے ہی مجبور نہیں کرتی ہے کاش حیرت صاحب تم اسپر غور کرو اور سمجھ سے کام لو

اعتراض کا دوسرا حصہ کورڈہ کا لفظ ہے جو حیرت صاحب نے دارالامان کیلئے استعمال کیا ہے اسلئے ہم یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کورڈہ کے صفات کیا ہیں حیرت صاحب کو چاہیئے کہ اسکا جواب دیتے وقت اپنے مفصلہ ذیل اقوال کا ضرور خیال رکھیں۔ اول کرزن گزٹ مورخہ ۸ اگست ۱۹۰۲ء کا دوسرا صفحہ جہاں "دہلی بدنصیب دہلی کی تشریح لکھکر طویل بحث کی ہے اس مضمون کے چند فقرے یہ ہیں،، دہلی کی بنیاد عجیب گھڑی سے رکھی گئی ہے کہ آسمانی آفتیں نازل ہونیسے پہلے دہلی دہلی کہہ کے پکارتی ہیں اور جب تک یہاں کا دورہ نہیں لگاتیں دوسری طرف کا رخ کرنا حرام ہے روز ازل سے اسکی بنیاد خونریزی بربادی اور ناگہانی پر رکھی گئی ہے پھر اسکا پہلنا پھولنا محالات سے ہے۔ کئی کالم میں دہلی کے صفات اسی قسم کے الفاظ میں بیان کئے گئے ہیں۔

دوسرا موقعہ گزٹ مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۰۲ء کا صفحہ ۱ کالم ۲ ہے جہاں لکھا ہے کہ "یہاں تو یہ غضب ہے کہ اسی دہلی شریف میں اور ۲۲ خواجہ کے مقدس چوکھٹ پر ایک بھی اب مسلمان نہیں رہا کیونکہ مقلد غیر مقلدوں کو کافر کہتے ہیں اور غیر مقلد کل مقلدوں کو علانیہ مشرک کہتے ہیں ابھی دو فتوے شایع ہوئے ہیں جنکا مضمون یہ ہے کہ کسی مسجد پر اگر مساجد اللہ لکھا ہوا ہو تو اسے فوراً چھپیل ڈالنا چاہیئے۔ اور اسجگہ مسجد حنفی لکھدینا چاہیئے۔ کیونکہ یہ آیت اگرچہ قرآن مجید کی کیوں نہ ہو بے معنے ہے" اسی قسم کی طویل بحث کے بعد آخر میں حیرت صاحب نے لکھا ہے کہ ہماری کہلی کہلی باتوں کو کون جھٹلا سکتا ہے اور کسکا زہرہ ہے جو انکی تردید کرسکتا ہو۔

تیسرا موقعہ گزٹ مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۰۲ء ہے جہاں لکھا ہے کہ "غدر کے بعد سے دہلی میں مسلمان رئیسوں کا نام و نشان ہی نہیں رہا۔ نوابوں اور رئیسوں کے بڑے بڑے خاندان تھے لیکن غدر نے سب کو ہضم کرلیا اور اب اس شہنشاہی شہر میں ایک شخص بھی ایسا نہیں رہا جسے رئیس کہہ سکیں" اسی قسم کی طویل بحث کے بعد آخر میں لکھا ہے۔ چند بچارے ٹوٹے پھوٹے ہندوستانی ہیں جو کیا تو میونسپل کمشنر ہوگئے ہیں اور کیا اونریری مجسٹریٹ وہ شاید اپنے کو رئیس کہتے ہونگے لیکن فی الحقیقت انکا اپنے کو رئیس سمجھنا انکی انتہا درجہ ذلیل حالت پر دلالت کرتا ہے" اب سوال یہ ہوتا ہے کہ جو صفات اوپر بیان کئے گئے ہیں آیا ان صفات میں دہلی کو کورڈہ کہہ سکتے ہیں یا نہیں۔ اگر کورڈہ کے یہ صفات نہیں ہیں تو نہ معلوم انسے بڑھکے اور کونسے صفات ہوسکتے ہیں اب قادیان کی نسبت ہمیں اور کچھ زیادہ بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ حیرت صاحب کی توجہ ہم صرف ۱۵ مئی ۱۹۰۲ء کے کرزن گزٹ کیطرف دلانا چاہتے ہیں جہاں حیرت صاحب نے اپنی ہر ایک طرح سے شرافت وغیرہ کے ثابت کرنے میں بڑی دلیل یہ پیش کی ہے کہ دہلی کے فلاں فلاں خاندان بہت شریف سمجھے جاتے ہیں اور ان خاندانوں کی بیٹیاں ہمارے گھر میں بیاہی گئی ہیں۔ کاش حیرت صاحب اسی بات کا لحاظ کرتے اور قادیان کو کورڈہ ہرگز نہ کہتے۔ کیونکہ اسجگہ کی کوئی بیٹی دہلی میں نہیں گئی ہے۔ اور دہلی نے اس بڑے خاندان کی بیٹی جسکی شرافت کی بابت مذکورہ بالا پرچہ میں بہت کچھ زور دیا ہے۔ اسی دارالامان میں موجود ہے۔ جو غالباً آپکے بہت ہی قریبی رشتہ سے بہن ہوتی ہیں قادیان کے کورڈہ نہ ہونیکے سب سے بڑی وجہ بھی کافی ہے لیکن دہلی کی بابت جو الفاظ اوپر لکھے ہیں انکی تردید خود آپ کے ہی بیان کے موافق ہو نہیں سکتی ہے۔ کیونکہ آپنے لکھا ہے کہ ان کہلی کہلی باتوں کی کوئی تردید نہیں کرسکتا ہے۔ اب ہم اسبات کے منتظر ہیں کہ دیکھیں حیرت صاحب آئندہ اسجگہ کو کورڈہ قرار دیتے ہیں جہاں انکے بیان کے موافق اب رئیسوں کا نام و نشان نہیں رہا ہے جسکی بنیاد ایسی حالت میں رکھی گئی ہے کہ اسکا پہلنا پھولنا محالات سے ہے اور جہاں اب ایک بھی مسلمان نہیں رہا ہے اور جہاں کے علماء کی یہ کیفیت ہے کہ قرآن شریف کی آیات کو معاذاللہ بے معنے قرار دیتے چھپیل ڈالتے ہیں یا اس جگہ کو جہاں ایسے شریف اور رئیس موجود ہیں جنکے ان دہلی کے سب سے زیادہ شریف خاندان کی بیٹی موجود ہے اور جہاں بالفعل مسلمان ہی موجود ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔

قول ۔ مرزا صاحب نے اسوقت (جب ۱۸۹۱ء میں دہلی تشریف لیگئے تھے) مولوی نذیر حسین سے مباحثہ سے انکار کیا تھا۔

اقول ۔ حیرت صاحب نے جو ۱۸۹۱ء کے حالات لکھے ہیں وہ اپنی عادت کے موافق بالکل جھوٹ لکھے ہیں اسبارہ میں ہمیں ایک حرف بھی اپنی طرف سے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے پاس مختلف اخبارات کے اس زمانہ کے فائل موجود ہیں جو حیرت صاحب کے اس جھوٹ کی تصدیق کرتے ہیں اور حیرت صاحب کی باتوں کا اعتبار ہو بھی کسطرح سکتا ہے جبکہ وہ اس زمانہ میں اپنے خود تراشیدہ الہام کی بنا پر مسیح بن چکے ہیں اور دوسرے جبکہ انکی عادت ہو کہ اپنے بے بنیاد خیالات کی بنا پر دوسروں کے مشاہدات پر بھی ردوقدح کرنیسے نہیں چوکتے جیسے کہ کرزن گزٹ مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۴ پر مولنا شبلی کے سفرنامہ روم و شام کے مختلف مضامین سے جو انکی چشم دید تھی انکار کرکے یہ لکھدیا ہے "ورکہ پیر و نصیر صاحب نے کبھی وقت خیال کیا ہوگا کہ تحقیق کیلئے قسطنطنیہ کون جاتا ہے لاؤ جو جی میں آئے ہانکدو"

ہمیں اسپر بحث کرنیکی کچھ ضرورت نہیں ہے کہ حیرت صاحب نے لوگوں کے مشاہدات سے جو انکار کیا ہے وہ کہاں تک درست ہے یا نہیں کیونکہ اسپر ہمارا کچھ ہرج ہے اور نہ اسکا بلاواسطہ کسی بڑے گروہ پر پڑسکتا ہے۔ بلکہ اسکے مقابلہ میں حیرت صاحب کے اور بعض جو موجود انسے انکار کرنیکی ضرورت بھی ہمیں نہیں ہے جسکے وہ مدعی ہیں اور اسکا بلاواسطہ صدمہ کم پڑسکتا ہے۔ مثلاً گزٹ مورخہ یکم جون ۱۹۰۲ء میں لکھا ہے کہ "ہم نے قریب قریب ہندوستان کے اکثر شہر دیکھے ہیں وہاں کے لوگوں کے حالات کا مطالعہ کیا ہے اور کل اعلے سوسائٹیوں میں بیٹھنے کا اتفاق ہوا ہے" اس عبارت میں "قریب قریب" کے ساتھ لفظ اکثر کا استعمال گو کیسا ہی بے جوڑ ہو لیکن ہمیں نہ اس اردو کی بابت اور نہ اس سیاحت کی ردوقدح کرنیکی ضرورت ہے بلکہ اس سے

www.aaiil.org

ابھی زیادہ اگر آپ اپنی سیاحت کو بیان کریں تو اس سے انکار کرنیکی ضرورت نہیں ہے جیسے کہ سوانح حضرت عمر رضؓ صفحہ ۳۴ پر لکھتا ہے کہ ہم نے ایران کے شہر شہر اور قریہ قریہ میں جاکر شیخوں کی معاشرت مذہبی دیکھی ہے،، اس بیان کو پڑھ کر ہم نے اول و آخر کے کئی صفحہ پڑھے ہے کہ شاید یہ حیرت صاحب نے کسی اور شخص کے سفرنامہ سے لکھا ہوں لیکن یہ بات ثابت نہ ہو سکی - اور ہمیں اسپر رد و قدح کرنیکی ضرورت بھی نہیں ہے - یہی نہیں بلکہ اس بھی زیادہ جو کچھ انہوں نے اسی کتاب کے صفحہ ۷۲ پر لکھتا ہے کہ وہ فرانسیسی جانتے ہیں ہم اسکو بھی خلاف کہنے کی ضرورت نہیں سمجھتے - بلکہ اور کوئی خواہ اسبات کے باور کرنے میں پس و پیش کرے لیکن ہم ہرگز رد و قدح کی ضرورت نہیں دیکھتے - حیرت صاحب کے اس بیان پر جو انہوں نے اسی کتاب کے صفحات ۹۸ - اور ۹۹ پر ظاہر کیا ہے کہ وہ فرانسیسی جانتے ہیں اور لاطینی زبان کے ماہر ہیں ہمیں اگر بھی رد و قدح کی کیا ضرورت ہے جبکہ اسی بیان کو انہوں نے سوانح سعدی کے صفحات ۳۰ - اور ۳۱ پر وہ بارہ لکھ کر تقویت دی ہے - یہ تو بہت ہی معمولی باتیں ہیں خواہ کسی اور شخص کو ایسی باتوں کی تسلیم کرنے میں پس و پیش ہوا کرے تو ہو ہمارا چونکہ اس سے نہ کچھ اپنا ہرج ہے اور نہ کسی دوسرے پر - اسکا بداثر پڑ سکتا ہے - اسلئے اگر حیرت صاحب اپنی خیالات کی دوڑ میں اور وسعت اختیار کریں اور اسبات کا اظہار کریں کہ انہوں نے نئی اور پرانی دونوں دنیاؤں کا گشت لگایا ہے بلکہ انکے ایک ایک ملک اور صوبہ میں سیاحت کر چکے ہیں اور پھر ان ممالک اور صوبوں کی ایک ایک شہر اور قصبہ کی خاک چھانی ہے اور پھر اپنے تجربہ اور مشاہدہ کو وسعت دینے کے لئے ایک ایک گھر پر جاکر اور گنڈیاں کھنگھنا کر انکے تجربات اور مشاہدات سے اپنے معلومات کو وسیع کیا ہے - یہ سب اس قسم کی باتیں خواہ کیسی ہی کیوں نہ ہوں لیکن ہم انپر رد و قدح کرنیکی کچھ ضرورت نہیں ہے - لیکن دہلی میں حضرت صاحب کے تشریف لیجانیکے وقت کی جو حالات بیان کئے ہیں وہ ہم ہرگز ہرگز تسلیم نہیں کر سکتے کیونکہ وہ ہمارے اپنے مشاہدہ کے برخلاف ہیں اور ہمعصر اخبارات کے فائل ہمارے مشاہدے کی تصدیق کرتے ہیں ان اخبارات میں سے ایک روزانہ دہلی دہلی ہی ہے جسنے ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۷ء کے پرچہ میں اپنے ضمیمہ میں کا ایک طویل سلسلہ شروع کیا ہے اور سچ پچھے واقعات بیان کئے ہیں جسنے حیرت صاحب کے

بیانات کی تکذیب ہوتی ہے اور انکے تمام بیانات از سرتاپا لغویات اور جھوٹ کا دفتر ثابت ہوتے ہیں

قولہ - آپ کوشش کیجئے کہ فوجداری مقدموں کا سلسلہ بند ہو جاوے یہ غلط کاریوں کیوجہ سے ہوئے ہیں - **اقول** - حیرت صاحب کیا یہ سچ ہے کہ ہمیشہ فوجداری مقدمات غلط کاریوں کی ہی وجہ سے ہوا کرتے ہیں اگر سچ ہے تو کرزن گزٹ اگست ستمبر و اکتوبر ۱۹۰۷ء کے ہمراہ جو آپ کو بڑے زور شور سے ضمیمہ شائع کرنے کی ضرورت ہوئی تھی جنمیں بغیر اسکے کہ دوسری طرف سے کچھ بھی تحریک ہوئی ہوتی - آپنے خواہ مخواہ سراسیمہ اور پریشان ہو کر اسبات کا اظہار کیا تھا کہ ہپر فوجداری مقدمات دائر ہونے والے ہیں اور ناظرین کرزن گزٹ سے تمنے امداد کے لئے اپیل کی تھی آیا یہ خیالات آپکے دل میں غلط کاریوں کیوجہ سے پیدا ہوئے تھے یا نہیں - اگر انکی وجہ غلط کاریاں تھیں تب تو مرزا صاحب پر آپ کی یہ نکتہ چینی بے جا نہیں ہے کیونکہ ہر ایک شخص اپنی اندرونی حالت کے موافق دوسروں کی حالت کو بھی قیاس کیا کرتا ہے لیکن اگر وہ آپ کی پریشانی غلط کاریوں کیوجہ سے نہیں تھی تو گویا تم اسبات کو تسلیم کرتے ہو کہ غلط کاریوں کے علاوہ بھی کچھ ایسے اسباب ہوا کرتے ہیں جنسے فوجداری مقدمات ہو سکتے ہیں اور یہ آپ کی سراسر نامعقولیت ہے کہ خواہ مخواہ تم نے مرزا صاحب پر جیتی جاگتی انسان کیطرح سے غلط کاریوں کا الزام جڑ دیا -

قولہ - تمہیں الہام ہوا اور تم نے پیٹ پر پڑ کر ہنسا - اور تم اچھے ہو گئے - لوگ تمہارے ان الہاموں سے ہنستے ہیں اور تمہاری نسبت اچھے خیالات نہیں رکھتے الخ

اقول - مرزا صاحب کے الہامات کی بابت تمنے بہت کچھ زور قلم دکھایا ہے - اسلئے اسکی بابت میں علحدہ تفصیل سے عنقریب بحث کروں گا - اسوقت صرف اس واقعہ کے متعلق میں غور کرنا چاہتا ہوں جسپر تمہارے جیسی فطرت والے ہنستے ہیں اور اچھے خیالات نہیں رکھتے - حیرت صاحب آپ جیسوں کی ہنسی یا اچھے اور برے خیالات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ارفع و اعلےٰ ذات پر کسی قسم کا بداثر پیدا نہیں کر سکتے ہیں مخالفت میں انسان کیا کچھ نہیں کرتا - کیا تمکو حیات طیبہ کا صفحہ ۷۵ یاد نہ رہا جہاں لکھا ہے کہ مولینا شہید کے مخالفوں نے یہ ریزولیوشن پاس کر دیا تھا کہ جس چیز کو حلال کہے ہم حرام کہیں گے اور جسے وہ حرام کہے گا ہم حلال کہینگے،، یہ اس شخص کے مقابلہ میں کہا گیا تھا جسے تم نے مقدس تفسیر میں مجتہد لکھتا ہے - پھر اسکے علاوہ کیا تم کو مقدمہ تفسیر کا صفحہ ۳۷ یاد نہ رہا جہاں ان لوگوں کا ذکر ہے جو رسول صلعم کے پیچھے پیچھے پھرتے تھے اور جہاں آپنے وعظ فرمایا اور انہوں نے باواز بلند کہدیا کہ یہ شخص دیوانہ ہو گیا ہے اور جھوٹھا ہے،، یہ ہیں نظائر آپ جیسے طبیعتوں والوں کی ہنسی اور حقارت سے دیکھنے کے یہ کوئی نئی بات نہیں ہے -

اب میں اصل بات پر غور کرتا ہوں جو آپکی نظر میں نہ معلوم کیوں نکتہ چینی کے قابل معلوم ہوئی ہے دیکھو حیات طیبہ صفحہ ۳۳ جہاں تم نے مولانا اسمٰعیل صاحب کے متعلق یہ عجیب حیرت انگیز حالات لکھتا ہیں ،، مجتہد صاحب آٹھ آٹھ دس دس دن تک سوتے تھے اور آخر میں اسقدر قوت انہوں نے بڑھائی تھی کہ چار پانچ دن سو رہیں - اور جب چاہیں جاگ اٹھیں اسمیں ایک منٹ کا بھی فرق نہ ہوتا تھا لیتے اپنے پورے ۱۰ بجے ہیں اور سوتے پورے دس پر پہونچ چکی ہے اور مولانا سونا چاہتے ہیں تو نصف منٹ بھی مولانا کو نیند کا رستہ دیکھنے میں نہ لگتا تھا یا آپ جب شب کے دو بجے جاگنا چاہتے تھے تو یہ ناممکن تھا کہ دو پر نصف منٹ زیادہ گذر جائے یا دو میں نصف منٹ کم رہے جب آنکھ کھلے ۱۱ - اگر حیرت صاحب آپکے اس بیان میں جیسے کہ اسی موقعہ پر آپنے ظاہر کیا ہے کہ اسمیں ذرا شک نہیں ہے یہ معتبر باتیں ہیں تو مرزا صاحب کے متعلق جو کچھ ایڈیٹر اخبار البدر نے پیٹ پر ہاتھ پھیر پھیر کے آرام ہو جانیکی بات لکھا ہے ہنسی کے قابل نہیں ہے - اور اگر اب بھی آپ کو اور آپکے ہم مشربوں کو اسپر ہنسی آوے تو وہ فطرت کا قصور ہے لیکن ہم آپ کو اور وضاحت سے سمجھا دینے کیلئے سیرۃ الرسول کے صفحہ ۱۰۷ پر آپ کو غور کرانا چاہتے ہیں جہاں تم نے بعض ان لوگوں کی اسی قسم کی ہنسی کے جواب میں جو اسبات سے ہنستے تھے کہ رسول صلعم کے بار نبوت سے اونٹ نہ چل سکا لکھا ہے کہ اونٹ کی ٹانگیں نبوت کے بوجھ سے بیکار ہو جاتی کچھ تعجب کی بات نہیں ہے جن لوگوں کو سمیریزم آتا ہے وہ اگر چاہیں تو ایک شخص پر صرف اپنے ہاتھ کے ذریعہ سے کئی من بوجھ ڈال سکتے اب سمجھ لینا چاہیئے کہ سمیریزم جو ایک کسبی چیز ہے اور نبوت کی روحانی قوت سو اسکو بھی مناسبت نہیں ہے یہ کونسی حیرت کی بات ہوئی کہ بار نبوت کا اونٹ متحمل نہ ہو سکے اور اسکی ٹانگیں چلتے چلتے رہ جاویں ہاں اب جبکہ اس مذکورہ بالا بیان میں کوئی اعتراض کی بات نہیں ہے تو حیرت صاحب گو ان ہنسی بازوں کیطرح ہو.....

باقی آئندہ ۱۲ صفحہ پر (اداریہ صفحہ ۲ و ۳ دیکھئے)

حیرت صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

نمبر ۱۵

قول - آپ اپنی حالت ایسی بنائے کہ خود لوگ آپکی طرف متوجہ ہوں نہ کہ آپ بالجبر انہیں اپنا مرید اور معتقد بنانا چاہیں

اقول - حیرت صاحب آپ نے یہ کیا لکھا کہ بالجبر انہیں اپنا مرید بنانا چاہتے ہیں - یہ آپ کی حماقت ہے جسے ہزار دفعہ عرض ہوتی ہے وہ تکالیف سفر برداشت کرکے قادیان پہونچتا ہے اور اپنے تئیں حلقہ بگوش بناتا ہے - البتہ مرزا صاحب ہر ایک شخص کو ہلاکت کے رستوں سے متنبہ کر دیتے ہیں سعید اس سے فائدہ اٹھاتے اور نکتہ چین اس سے نتیجہ نکالتے ہیں کہ مرزا صاحب بالجبر مرید بنانا چاہتے ہیں - اب رہی یہ بات کہ مرزا صاحب اپنی حالت ایسی بناویں - یہ کوئی نئی بات نہیں ہے ہمیشہ اس قسم کے ہی اعتراض ہوتے رہے ہیں اور نہ ارکان دین کا حال بیان کرنیکی ضرورت نہیں اگر آپ اپنے مجتہد صاحب کی ہی سوانح عمری غور سے ایک دفعہ اور پڑھ لیں تو اس میں آپ کو ایسی بہت سی نظیریں مل جائینگی - جو آپ کی اس نکتہ چینی کو آپ ہی کے منہ پر ماریں گی - اگر افسوس ہوتا ہے تو اسبات کا کہ اس سے پہلے مسدس حصہ دوم صفحہ ۶ پر تعالی صاحب کے اسی قسم کے **اقوال** پر کہ لوگ خود بخود متوجہ ہوئے جاتے ہیں - ہم نے یہ اعتراض کیا تھا کہ کیا حالی نے پیر نیچر کو رسول صلعم سے بھی بڑھا دیا آنحضرت ؐ اپنے چچا کو سارا زمانہ نبوت سمجھاتے رہے اور وہ مرد ایمان نہ لایا ہا - لیکن اب اسی قسم کی باتوں کا چنیر حالی کو گالیاں دی تھیں مرزا صاحب سے مطالبہ کرنے لگے - نہ اپنے اس سابقہ تحریر کی پروا کی اور نہ اسبات کی پروا کی کہ رسول صلعم کی بابت تم نے مقدمہ تفسیر کے صفحہ ۳۶۶ سے ۳۷۳ تک یہ بحث کی ہے کہ رسول صلعم کو مضحکوں میں اڑایا گیا طعنہ زنیاں کی گئیں - عیبانہ طریق سے اوٹ پٹانگ سوالات کئے گئے - بلند آواز سے دھوکہ دینے والا اور جھوٹا کہا گیا - کیچڑ اور عوام پتھر لیکر دوڑے اور آپ کو مارنا شروع کئے اور آپکا حال بعض اوقات خطرناک ہوگیا - اور تمہارے خیالات کے موافق یہ تمام باتیں قانون قدرت کے موافق ہونی چاہئیں لیکن حیرت صاحب! تمہیں افسوس ہے کہ اب تم خواہ مخواہ کے نواستنباط کرکر کے اسی قسم کے مرزا صاحب پر بہتان باندھتے اور اعتراض کرتے ہو کہ اگر وہ ایسا اور ایسا کرتے تو سب تمہارے پیرو ہو ہو کر پیٹے -

قول - مرزا صاحب نے احادیث رسول مقبول کا وہ مختصر حصہ لے لیا ہے جسکے ذریعہ سے اپنے خیال میں انکی تائید ہوتی ہے اور باقی صحیح احادیث سے منہ پھیر لیا ہے اور انپر رد و قدح کی ہے +

اقول - احادیث سے منہ پھیرنے کے معنے سمجھ میں نہیں آئے کہ حیرتی منطق یا حیرتی لغات میں اسکے کیا معنے ہیں - کیونکہ خود اپنی تصانیف میں حیرت صاحب نے بہت سی صحیح احادیث سے انکار کیا ہے اور بہت سی ایسی ہی ہیں جنکی تاویلیں کی ہیں چنانچہ سیرۃ الرسول کے صفحہ ۵ پر لکھا ہے "کہ حدیثیں ایسی ہیں جنسے قرآن شریف ہم زبان نہیں ہے فی الحقیقت مردود اور جعلی ہیں ،، تقریبا یہی مضمون فیصلہ خلافت صفحہ ۲۲ پر بھی ذیل کے الفاظ میں ادا کیا ہے "۔ اگر کوئی حدیث نص کے خلاف ہو وہ مردود ہے - چنانچہ رسول صلعم نے فرمایا ہے اذا روی عنی حدیث فاعرضوہ علی کتاب اللہ فان وافق فاقبلوہ والا فردوہ یعنے جب میری طرف سے کوئی حدیث روایت کیجاوے تو اسے کتاب اللہ پر پیش کرو پس اگر اسکے موافق ہو اسے قبول کرو ورنہ رد کرو ،، - اسکے علاوہ بہت سی روایات کی حیرت صاحب نے تاویلیں بھی کی ہیں اور یہ تسلیم کیا ہے کہ ان روایات میں لطیف استعارات ہیں مثلاً سیرۃ الرسول صفحہ ۷۹ و ۸۱ پر حیرت صاحب نے جس چھری اور ذبحہ کو یوسف مبارک چاک کرنیکے واسطے فی شقاق ہوا نے استعمال کی تھی اس سے بھی ہوئی مانا اور رسول صلعم کی پیدائش کیوقت آتشکدہ کا بجھ جانے اور بتوں کے اوندھے ہو جانے کی بابت خاص طرح تاویل کی ہے اب یہ تو ہمیں امید ہے کہ حیرت صاحب جو مرزا صاحب کی بابت لکھتا ہے کہ انہوں نے صحیح احادیث سے منہ پھیر لیا ہے ان احادیث میں کوئی ایسی حدیث تو نہ ہوگی جو مرزا صاحب نے کلام الہی کے معارض ہونے کیوجہ سے ترک کی ہوگی یا حیرت صاحب کیطرح سے بلکہ انکی نسبت بہت عالی درجہ کی تاویل کی ہوگی کیونکہ ایسا تو ہو نہیں سکتا کہ دوسروں پر اعتراض کرنے میں اپنے مسلمات کو بالکل بھلا دیا جاوے علاوہ ازیں حیرت صاحب کے نزدیک بہت سی احادیث کوڑا کرکٹ کے حکم میں بھی ہیں جیسے کہ سیرۃ الرسول صفحہ ۴ - اور خلافت شیخین میں بکثرت مقامات پر لکھا ہے کہ "غلط اور موضوع حدیثوں کا کوڑا کرکٹ بیچ میں سے صاف کر دیا جائے گا ،، - یقین ہے کہ جن احادیث کی بابت حیرت صاحب نے مرزا صاحب اعتراض کیا ہے وہ انمیں بھی نہ ہونگی جنکو خود کوڑا کرکٹ وغیرہ کے نام سے نامزد کیا ہے + حیرت صاحب نے خلافت شیخین وغیرہ صفحات ۸ و ۹ اور ۴۸ پر نیز مقدمہ تفسیر صفحات ۵۱۳ و ۵۴۷ پر اسماء الرجال پر بھی زد و قدح کی ہے اور لکھا ہے کہ یہ معیار نامکمل ہے اور اسکے ذریعہ سے ہرگز احادیث کی صحت یا غیر صحت کی جانچ نہیں ہو سکتی ہے یہ خیالات ظاہر کرنیکے بعد اپنی طرف سے ایک معیار پیش کیا ہے جسکی بحث فضول اور طویل ہے اسلئے ہم اسے ترک کر دیتے ہیں - لیکن یہ ظاہر کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر وہ اسی بات پر قائم رہتے کہ ہر ایک حدیث کو کلام الہی سے پرکھا جاوے - جو اس کسوٹی پر پوری اترے اور معارض نہ ہو اسے مان لیا جاوے اور باقیوں کو رد کر دیا جاوے تو نہ ان کو نئے نئے معیار بنانے کی ضرورت پڑتی اور نہ ایسی دور دراز کارستانیوں میں پڑنا پڑتا تاہم ہمیں یقین ہے کہ حیرت صاحب نے احادیث کی بابت جو مرزا صاحب کے متعلق نکتہ چینی کی ہے اسمیں اسکا یہی خیال رہا ہوگا کہ اگر کوئی حدیث اسماء الرجال سے خواہ صحیح ثابت کی گئی ہو لیکن کلام الہی کے برخلاف ہوگی تو اسکی حیرت صاحب نے پروا نہ کی ہوگی - اب اس مختصر بحث کے بعد ہم حیرت میں ہیں کہ وہ ایسی کونسی احادیث ہیں جو قرآن شریف کے معارض بھی نہیں ہیں اور مرزا صاحب انپر رد و قدح کی ہے - یہ بات دوسری ہے کہ اپنی عادت کے موافق نکتہ چینیاں کرنے کیوقت انکو اپنے مسلمات کا خیال نہ رہے لیکن ہم اسبات کی ہدایت کر دینا چاہتے ہیں کہ آپ بڑی مہربانی اس معاملہ میں اپنے مسلمات کا ضرور خیال ضرور رکھیں ورنہ آپ کی اور زیادہ حقیقت کھل جائیگی - ہمنے اس مضمون پر بہت غور کی ہے اور اسبات کا ہی اندازہ کیا ہے کہ اکثر حیرت صاحب اپنے خیالات کی دوڑ میں اپنے مسلمات کو بھولتے رہے ہیں بلکہ بسا اوقات ایک حدیث کو صحیح مان کر اپنے قول کی تائید میں ایک جگہ پیش کی ہے اور دوسری جگہ اسی حدیث کی تردید کر دی ہے چونکہ ایک طویل بحث ہے جسے اگر ضرورت ہوئی تو اسوقت جبکہ حیرت صاحب کی کتب کے مضامین سلسلہ وار بحث کریں گے تفصیل سے بیان کریں گے فی الحال چند نظیروں پر ہی اکتفا کرینگے تاکہ اگر ان سے حیرت صاحب سمجھ جاویں تو کیا ضرورت ہے کہ ان فضول بحثوں میں اپنا قیمتی وقت ہم ضائع کریں - نمونے کے طور پر ایک، وہ حدیث ہے جو درخت خرما کے لگانے کی بابت بیان کیجاتی ہے - اس حدیث کو حیرت صاحب نے ۳ مقامات پر اپنی تائید میں پیش

www.aaiil.org

بیان کیا ہے منجملہ انکے ایک مقام تفسیر کا صفحہ ۵۷۵ میں لیکن انتہا درجہ تعجب اسبات کا ہے کہ بعینہٖ اسی سوقہ پر جسپر حضرت صاحب نے اس حدیث سوا اپنے اقوال کو تقویت دی تھی - جب سرسید نے اپنی تائید میں بیان کیا تھا تو اسپر رد و قدح کرکے اسکو احادیث متواترہ سے معارض ثابت کرکے اس سے انکاس کر دیا اور یہ انکار حیرت صاحب کی تحریر میں ۳ مقامات پر ہم کو ملا منجملہ ایک مقام وہ ہے جو کرزن گزٹ مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۴ - کالم ۱ پر لکھا ہے - اسی طرح تفسیر میں ۲ جگہ صوفیوں پر بھی کانے وغیرہ کے متعلق لے دے کرکے انکی تردید کی ہے لیکن سوانح سعدی کے صفحہ ۱۲ - اور ۱۳ پر علم موسیقی کا جواز ثابت کیا ہے اور اسموقعہ پر وہی دلائل پیش کئے ہیں جنکی مقدمہ تفسیر میں تردید کی ہے - غرض جہاں تک غور کیا جاتا ہے حیرت صاحب کا یہی اصول معلوم ہوتا ہے کہ جسوقت کسی بات کی تائید کرنے بیٹھتے ہیں تو تنکے کے سہارے کو بھی غنیمت سمجھ کر بات کا تنکہ بنا دیتے ہیں لیکن جب اسی پہلو کسی دوسری نکتہ چینی کرتے ہیں تو اسکے ساتھ ہی اپنے سابقہ مضامین کی بھی دھجیاں اڑا کر رکھ دیتے ہیں اسی قسم کے اور معارض خیالات جو حیرت صاحب نے احادیث کی بابت بیان کئے ہیں یہ ہیں - تفسیر صفحہ ۶۱ - اور ۶۲ پر بحث کرکے یہ ثابت کیا ہے کہ رسول صلعم کا قول اور آپکا فعل کوئی دینی سے خالی نہ تھا - اور سیرۃ الرسول کے صفحات ۱۶ - اور ۱۷ پر لکھا ہے کہ "سوائے چند آدمیوں کے مسلمانوں کے ہر گروہ کا اساس وعمدا احادیث پر ہے حدیثیں ہی ہیں جو کروڑہا مسلمانوں کا دستور العمل چلی آتی ہیں - جنپر انکی عبادات معاملات تمدن اور اخلاق کا دارومدار ہے اور اپنی دینی اور دنیوی معاملہ کے ہر جزو سے جزو دینی امر میں وہ احادیث سے ہی کام لیتے ہیں" - اسی کتاب کے صفحہ ۱۰ پر سید سرسید کو آڑے ہاتھوں لے کر لکھا ہے "کہ چونکہ احادیث کے ماننے سے بہت سی پابندیاں کرنی پڑتی ہیں اس لئے مذہبی قیود سے آزاد ہونیکے لئے میور کا غیر مقدم کیا ہے" لیکن جب انہیں تصانیف میں غور کیجاتی ہے تو انکے مذکورہ بالا تمام خیالات کی تردید ہو جاتی ہے چنانچہ تفسیر صفحہ ۵۷۵ اور سیرۃ الرسول صفحات ۱۲ - اور ۵ پر ان تمام احادیث کی بابت جو روزمرہ کی معاشرت وغیرہ کے بابت ہیں یا اچھے برے اخلاق کی بابت - نیز رسول صلعم کے احکام اور فیصلہ کی بابت لکھا ہے کہ انکے متعلق اختیار ہے خواہ کوئی عمل کرے یا ترک کردے کوئی لازمی بات نہیں ہے - اب یہ سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ جبکہ اشرت تمدن اور اخلاق کا مدار احادیث پر ہوا اور ہر دینی اور دنیوی معاملہ کے ہر جزو سے جزوی امر میں احادیث سے ہی کام لیا جانا ضروری ہوا اور ایسا نہ کرنیکی وجہ سے سرسید پر تبرا بھی کیا گیا ہو - اور رسول صلعم کا ہر قول اور فعل وحی میں ہی داخل ہو تو پھر اسکے معارض یہ بات کسطرح سے بیان کردی گئی ہے کہ روزمرہ معاشرت وغیرہ کی احادیث پر عمل کرنا لازمی نہیں ہے جب یہ لازمی نہ رہا تو پھر ہر دنیوی معاملہ کے ہر جزوی امر میں احادیث سے کسطرح سے کام لیا جاسکتا ہے -

ہم چاہتے ہیں اور کوشش بھی کرتے ہیں کہ حیرت صاحب کے نصائح میں سے کوئی تو ایسی مل جاوے کہ جسپر استفسار کئے یا اسپر غور کئے بغیر انپر عملدرآمد کرلیا جاوے لیکن بقول انکے جبکہ مرزا صاحب کے خاص الخاص مرید حکیم صاحب ہی دماغی قابلیت میں کمزور ہیں تو پھر مجھ جیسے عاجز کی کیا حقیقت ہے کمزوری دماغ کیوجہ سے مختلف معاملات کی بابت مجبوراً استفسار کرنا ہی پڑتا ہے چنانچہ سیرۃ الرسول کے صفحہ ۱۲ پر یہ لکھا ہے "کہ ہماری قوم کی بدنصیبی اس سے زیادہ کیا ہو سکتی ہے کہ شوق و ذوق سے ناول اور فسانے پڑھتے ہیں مگر حدیثوں کی کتابوں سے منہ بنا لیتے ہیں" - یہ فقرا سے پڑھنے کے بعد ہماری سوئی سمجھ میں معاً یہ خیال پیدا ہوتا ہے بلکہ تحقیق کرنے کو جی چاہتا ہے کہ جبکہ ناول کا پڑھنا بدقسمتی میں داخل ہے اور ایسا برا ہے کہ حیرت صاحب کو اسکی شکایت اپنی روح القدس کے ذریعہ سے تحریر کردہ کتاب میں بھی کرنے کی ضرورت پیش آئی تو پھر اول ان ناولوں کی مصنف اور پھر چھپوانے اور چھاپنے والے اور پھر اخبار کے ساتھ ان ناول اور فسانوں کا اشتہار شایع کرکے ناظرین کو انکے خریدنے کی تحریص اور رغبت دلانے والے اور پھر خاص حالتوں میں انکی قیمت میں تخفیف اور رعایت کرنے والے کے حق میں حیرت صاحب کیا فتوی دیتے اور حکم لگاتے ہیں - قوی امید ہے کہ اسپر حضرت صاحب کوئی معقول حکم لگائینگے اور اسکا مناسب جواب عنایت فرماویں گے کسی نے سچ کہا ہے -

بزیر جامہ نہاں کردہ بد عمل لیکن ... بچشم اہل بصیرت برہنہ مے آئی

قولہ - مسیح علیہ السلام کی بابت قرآن مجید نے کیا لکھا ہے یہ قرآن مجید اور تفاسیر رسمیہ سے معلوم ہو سکتا ہے -

اقول - مہربانی اتفاسیر رسمیہ پر آپ کب سے ایمان لائے ہیں یا یکبارگی آپ کی فطرت میں یہی بات داخل ہو گئی کہ ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور - اور کاٹنے کے اور تفاسیر کی بابت کیا آپنے مفصلہ ذیل خیالات ظاہر نہیں کئے - مقدمہ تفسیر صفحہ ۵۱۹ - الی ۳۲۴ - ۳۰۳ - ۳۰۴ تک ایک مفسر یا چند مفسروں کی رائے سے اختلاف کرنا شاید بعض سہولی طبایع کو ناگوار گذرے مگر سمجھدار کبھی بھی اسپر اعتراض نہیں کرینگا درحقیقت کسی مفسر نے خود رسول کریم صلعم کی زبان مبارک سے قرآن مجید کی تفسیر نہیں سنی کہ اسکی تفسیر کو خواہ مخواہ ماننا پڑے - ہر مفسر نے بطور خود تحقیق کی اور معاورات عرب کو دیکھا اور لغت کی تحقیق کی - حدیثوں سے اسکی روشن آیتوں کو چسپاں کیا - اور بعض مفسر مثلاً ابن کثیر وغیرہ نے حدیثوں سے تفسیر لکھی ہے - مگر اسبات کا کیا کوئی حلف اٹھا سکتا ہے کہ جن احادیث سے فاضل مفسر نے تفسیر کی ہے وہ اول سے اخیر تک سب کی سب صحیح ہوں یا پھر صفحہ ۶۹۱ - ۶۸۳ - ۶۸۴ پر یہ بحث کی کہ تمام تفاسیر رائے سے لکھی گئی ہیں - اور شریعت ہمیں مجبور نہیں کرتی کہ کسی مفسر کی رائے کو تسلیم کریں -

اب رہا **اجماع** - سو اجماع کی بھی بہت مقامات پر دھجیاں اڑائی ہیں منجملہ بہت سے مقامات کے صفحہ ۴۵۱ پر لکھا ہے "اگر ایک ہی پہلو پر مختلف لوگوں کے مختلف عقاید ہوں تو سمجھ لو کہ یہ سب عقائد باطل ہیں - ایک شخص کو جو یہ دعوی کرتا ہے کہ میرا عقیدہ حق ہے یہ ثابت کرنا چاہیئے کہ ان ان وجوہات سے اور دوسرے کے عقاید باطل ہیں بعض کا یہ خیال ہے کہ صدا قت جماعت سے پیدا ہوتی ہے یعنے ایک کثیر گروہ کے کسی خاص مسئلہ پر کوئی رائے ہو نا ہرگز اس بات کو ثابت نہیں کر سکتا کہ وہ مسئلہ حق ہے - یہ ضرور نہیں کہ چند آدمیوں کا خیال بمقابلہ گروہ کثیر کے ہمیشہ ہی غلط ہو" - یہ ہیں مذکورہ بالا خیالات جنہیں حیرت صاحب ضرور تو کے موافق..... اظہار کیا ہے - اسلئے توجہ کی کہ مرزا صاحب کے متعلق نکتہ چینیاں کرتے وقت وہ تفاسیر رسمیہ کا دامن کیوں پکڑنے لگے - نہ معلوم یہ بات کیا ہے اور اسقدر انتہا درجہ سہو و نسیان انکے مزاج میں کیوں ہو گیا ہے کہ بہت تھوڑے عرصہ میں اپنے تمام ساختہ پرداختہ پر داختہ کو چھوڑ بیٹھے ہیں - میں ایک اور بات کا بھی ذکر کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ صحابہ کی علی کارروائی کی بھی انکے خود سر قلم اور بے لگام خیال کے مقابلہ میں ان کے نزدیک کچھ حقیقت نہیں ہے - یہ بات ہمیں تفسیر کے مضامین پر غور کرنے سے ثابت ہوئی ہے منجملہ بہت سے مقامات کے ایک وہ مقام ہے جہاں بہت کچھ زور لگا کر سجود کا جواز ثابت کیا ہے اسمیں صفحہ ۴۶۷ پر اسامہ کی ایک حدیث سے فرضی طور پر اپنے خیالات کی تائید کی ہے + باقی آیندہ -

مطبع انوار الاسلام قادیان میں حافظ محمد اسمٰعیل چھپکر شایع ہوا -

www.aaiil.org

امام بمعنی نبی

حضرت مرزا صاحب مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت لوگ اکثر یہ اعتراض کیا کرتے ہیں۔ کہ اگر یہ صرف امامت کا دعوے کریں۔ کہ ہم اس صدی کے مجدد اور امام ہیں۔ تو ہمیں ماننے میں کوئی عذر نہیں۔ چونکہ یہ آپ کی نبی اور مسیح کہتے ہیں۔ اس لئے ہم ان کے دعاوی کو تسلیم نہیں کرتے۔ لہذا ان کے اس شبہ کو دور کرنے کے لیے ہم اس امر کا ثبوت قرآن شریف سے دیتے ہیں جس سے ان کو معلوم ہو کہ امام بھی نبی ہوتا ہے۔ اور امام پر وحی کا نزول بھی ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت مسلمانوں کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ وہ خدا کے نبی اور رسول تھے۔ بلکہ ان کو ابو الانبیا بھی کہا جاتا ہے۔ حالانکہ اسی رسالت اور نبوت کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ ان کو امام کے نام سے پکارتا ہے۔ دیکھو جزو اول رکوع ۱۵ انی جاعلک للناس اماما۔ اللہ تعالیٰ حضرت ابراہیم کو فرماتا ہے۔ کہ میں تجھکو لوگوں کے لیے امام یعنے نبی اور رسول بنانے والا ہوں۔ پھر دوسرے مقام پر حضرت اسحٰق اور یعقوب کی کہ پیغمبر اور رسول مسلمانوں کے نزدیک مسلم ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام کے لئے اپنے انعامات میں بیان فرما کر اللہ تعالیٰ انکی نسبت فرماتا ہے وجعلنا ھم ائمۃ یھدون بامرنا واوحینا الیھم فعل الخیرات۔ پ ۱۷ رکوع ۵ ۔ کہ ہم نے اسحٰق اور یعقوب کو امام یعنے رسول بنایا۔ جو ہمارے امر سے لوگوں کو راہ نمائی کرتے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اوامر قرآن پر نازل ہوتے تھے اور ہم کو نیک کاموں کے لئے ان پر وحی بھی کرتے۔ دیکھو یہاں امامون کے لئے وحی کا نزول ثابت ہے۔ پھر اگر مرزا صاحب نزول وحی کے مدعی ہوں۔ تو کیا حرج ہے۔ پھر اور جگہ اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل پر انعام کا ذکر فرماتا ہے۔ ونرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلھم ائمۃ ونجعلھم الوارثین ۵ پ ۲۰ رکوع ۱۲ ہم یہ چاہتے ہیں۔ کہ ملک میں جو ضعیف لوگ ہیں۔ ان پر احسان کریں۔ ان کو امام اور وارث بنا دیں اور وجعلنا منھم ائمۃ یھدون بامرنا پ ۱۷ رکوع ۱۶ کہ ہمنے بنی اسرائیل میں سے امام یعنے رسول بنائے جو کہ لوگوں کو ہمارے امر سے راہ نمائی کرتے تھے

اب ظاہر ہے۔ کہ بنی اسرائیل یعنے امت موسوی پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل یہ تھا۔ کہ ان میں سے انبیاء پیدا ہوئے۔ جو کہ توریت پر عمل کرتے۔ اور کراتے اوضحی کو اللہ تعالیٰ نے امام اور ائمہ کے لفظ سے بیان فرمایا ہے۔ جس سے ظاہر ہے۔ کہ لفظ امام اور نبی ایک ہی معنے میں بھی مستعمل ہوتا ہے۔ اور چونکہ سلسلہ محمدیہ سلسلہ موسویہ کے قدم بقدم ہے۔ اسی لئے اسی مناسبت کی وجہ سے اس سلسلہ کے خلفاء راشدین بھی امام کے لفظ سے پکارے گئے۔ اور ان کا نام امام اسی لئے رکھا گیا۔ کہ خدا نے موسوی سلسلہ کے خلفاء کو امام کر کے پکارا۔ مگر جب ہم سب ان کو نبی بھی مانتے ہیں۔ اور رسول اور پیغمبر بھی کہتے ہیں تو کیا وجہ ہے۔ کہ سلسلہ محمدیہ کے امامون اور خلفائے راشدین کو نبی اور صاحب وحی نہ کہا جاوے۔ اگر کسی امام وقت کو نبی کہنا آداب شریعت کے خلاف ہو سکتا ہے۔ تو پھر ہمیں نعوذ باللہ ماننا پڑیگا۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برکات اور فیوض موسے سے بہت گھٹے ہوئے تھے۔ کہ موسے کے خلفاء تو نبی ہو سکیں۔ لیکن آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء نبی نہ ہوں اس لئے قرآن شریف کی آیات بینات پر نظر ڈال کر اس امت مرحومہ کے مجددین اور مامورین کو نبی اور رسول کہا جائیگا ان کو وہی نام اور خطاب دینا ہے۔ جس کا مستحق ان کو اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔ اور صاف ظاہر ہے۔ کہ جو لوگ حضرت مرزا صاحب کی نسبت امام کا لفظ تو پسند کرتے ہیں۔ مگر نبی اور رسول کا لفظ خلاف شریعت جانتے ہیں۔ وہ صریح غلطی پر ہیں۔ اور اپنے اقوال سے وہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برکات اور انوار کو موسوی برکات سے کم ملنے ہیں۔

قانون قدرت کی حد بست کرنیوالے غور کریں

۱۷ ستمبر کا پیسہ اخبار ہفتہ وار راوی ہے۔ کہ ایڈورتھ مقام میں ایک عجیب و غریب بات ظہور میں آئی ہے۔ شام کو ۷ بجے کے قریب شہر کے سب سے بڑے بازار میں ایک قسم کی زرد رنگیاں آسمان سے گرنی شروع ہوئیں۔ جس سے بازار کے لوگوں کو سخت تکلیف ہوئی۔ جہاں ٹھیلیں۔ کاٹ لیتیں۔ لیکن یہ آفت اوسی بازار تک محدود رہی۔

طاعون ۱۰

چونکہ طاعون کا موسم پھر آگیا ہے۔ اس لئے خاص و عام کو اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ سے صلح کریں اور شوخی اور شرارت سے اور فسق اور فجور اور ہر ایک ایسے فعل اور قول سے جو کہ خدا کے غضب کو بھڑکاتی ہیں۔ باز رہیں۔ سچے عقائد اختیار کریں۔ گناہوں سے سچی توبہ کریں۔ طاعون زدہ علاقوں میں اور مریضوں سے پرہیز کریں۔ اسم اعظم ۱۰ ب کل شئی خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی کا ورد کثرت سے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سے حفاظت طلب کریں۔ ہر نماز میں آیت غیر المغضوب علیہم میں اس سے حفاظت طلب کی جا سکتی ہے۔ احمدی الحباب اپنے اور دیگر بھائیوں کے لئے بھی دعاؤں میں مصروف رہیں۔ اور سچی اور پاک تبدیلی کریں۔ اس نمبر میں ایک تقریر شائع ہوئی ہے جس سے معلوم ہوگا۔ کہ ذرا سی خلاف ورزی پر ہم لوگ کس قدر مورد عتاب الٰہی ہو سکتے ہیں۔

غرضیکہ یہ وقت غفلت سے بسر کرنے کا نہیں ہے۔ کشتی نوح کی تعلیموں کو خاص طور پر مطالعہ کیا جاوے۔ اور باہمی مصالحت اور عفو اور درگذر اور دوستی اور امر کی پابندی پر سبقت کی جاوے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ راضی ہو کر ہر ایک قسم کے دکھ اور شماتت اعداء سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ ایسے ہی ہم قادیان کے باشندوں کو تاکید کرتے ہیں۔ کہ وہ گذشتہ سال کے واقعات سے عبرت پکڑ کر اپنی اصلاح پر آمادہ ہوں۔ کیونکہ قرائن اس قسم کے موجود ہیں۔ کہ اب کے سال پھر طاعون کا زور شور پیشتر سے بھی زیادہ ہو۔ واللہ اعلم بالصواب

ولادت ماسٹر عبدالرحمان صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے ہاں خدا کے فضل و کرم سے ۳۰ ستمبر ۰۴ء کو قریب ۱۰ بجے شب ایک فرزند تولد ہوا ہے جس کا نام حضرت اقدس نے بشارت احمد تجویز فرمایا ہے۔ خدا مسعود معمر کی عمر اپنی دین کی خدمات میں دراز کرے۔

البدر نمبر ۳۶ ۔ اس اخبار کے ٹائٹل پیج پر نمبر ۳۶ بھی لکھا ہے اور ارادہ بھی تھا۔ کہ نمبر ۳۶ مشتمل بسیر حالات نزول مسیح در لاہور ساتھ ہی شائع کیا جاوے۔ مگر چونکہ مقدمہ کے حالات کی لوگوں کو بہت انتظار ہے۔ اسلئے اور بعض دیگر وجوہات سے اسکی اشاعت

www.aaiil.org

ایک صاحب درد کی التماس

ضمیمہ اخبار البدر مجریہ ۱۴ اگست سنہ الیہ کو پڑھ کر دل پر سخت چوٹ لگی۔ جس کی تحریر کا قلم کو یارا نہیں معلوم ہوا۔ کہ چندہ اخبار ہذا تعداد ۱۰ سات سو تین سو روپیہ بذمہ خریداران بقایا ہے۔

اے برگزیدہ و مقدس جماعت کیا اخبار مذکور نے اپنی مدت ایزا میں اپنی فرائض منصبی کو انجام دینے میں کچھ کوتاہی کی۔ اپنے دل میں انصاف کرنا۔ میرے نزدیک تو اخبار موصوف اپنی خدمات مفوضہ کو بوجہ احسن انجام دیتا رہا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی یہی امید غالب ہے اور ہمیشہ اس مقدس جماعت کو روحانی فیض و ارشادات جناب حضرت امام الزمان مسیح موعود سے مستفیض کرتا رہا۔ کبھی کسی قسم کی کوتاہی ظہور میں نہیں آئی۔ کیا اس کا صلہ چندہ کا ادا نہ کرنا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اے احمدی بھائیو۔ یہ اظہر من الشمس ہے۔ کہ اس اخبار سے بیشتر کوئی دوسرا اہم ذریعہ اس جماعت مقدس کو اس طرح سے باضابطہ تاریخوار تقریرین و حالات پہونچانے کا نہ تھا۔ اور اس نے جاری ہوکر اس کی کو پورا کیا اور تجربہ ہے کہ جب تک سرمایہ کیحالت کفایت کرتی رہتی ہے یہ خدمات مفوضہ کو دیانت داری سے بجالاتا رہتا ہے اور جو نہیں۔ کہ سرمایہ کیحالت روبہ کمی ہوتی ہے۔ تب ہی سے اسکی خدمات میں نقص آنے لگتا ہے تاہم اس مقدس جماعت کو فیض پہنچتا رہا و پہنچتا رہیگا۔ فیض سے ظاہر ہے۔ کہ صرف چندہ کی باقی نے اشاعت اخبار میں سہ ترتیبی پیدا کر رکھی ہے کیونکہ سوائے چندہ کے کوئی اور صیغہ آمدنی کا بظاہر نہیں۔

جیسا کہ دیگر اخبارون کے پاس اشتہار و فروخت اشیاء کا ہو اس لئے عنایت فرماکر بقایا فی الفور دفتر البدر کو مرحمت فرمائیں مخفی نہ رہے۔ کہ خدانخواستہ شاید بقایا چندہ اشاعت اخبار کو معرض التوا میں ڈالے

دوم چونکہ انسانی فطرت بھی اس امر کی مقتضی ہے کہ جو شئے کسی فرقے کے لئے سرمایہ فیض رسان ثابت ہو۔ اس پر اسکی سرپرستی ہر طرح سے فرض ہے۔ پس لازم ہے کہ سب احمدی بھائی دل سے کوشش کریں۔ دو دو یا ایک ایک خریدار اخبار پیشگی قیمت ادا کرنیوالے بہم پہونچاویں کیونکہ مشرح طور اخبار ہذا خسارہ ظاہر کر رہا ہے۔

سوم میری رائے ناقص ہے۔ اگر منظور فرمائی جاوے۔ تو عین نوازش ہے۔ کہ سب بھائی صرف دو دو یا یا ایک ایک روپیہ (یا جسقدر ہوسکے) زائد چندہ کا رخانہ موصوفہ کو عنایت فرماکر مشکور فرماویں۔ کوئی بڑی بات نہیں۔ اس طریق سے کچھ عرصہ کے لئے مستقل سرمایہ کافی ہوسکتا۔ پھر خدا مالک ہے امید واثق ہے۔ کہ مضمون ہذا کو نظر اندازنہ کیا جاویگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس طریق سے آئندہ اشاعت اخبار کو ہرگز التوا نہ ہوگا

زیادہ والسلام
ایس۔ ایم۔ یوسف احمدی ٹھیکدار
کسریٹ خریدار البدر ۳۶۵ انبالہ

کچھ عورتونکی نسبت

اتمی فی اللہ ایڈیٹر صاحب سلمہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی عنایت نہیں ہوئی وہ دل پر کالنقش فی الحجر ہے۔ بعض ضروری مواقعات ایسے پیش آئے۔ کہ میں کچھ لکھ نہ سکی۔ اب عورتون کیمتعلق چند احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ترجمہ غدمتیں ارسال ہے امید ہے درج فرماکر ممنون فرمائین گے۔ اس مضمون کے بار بین اپنی احمدی بہنون کے لئے اتنا کافی ہے۔ کہ یہ اس شخص کا کلام ہے جسکی شان میں ہے وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی نازل ہوا ہے۔ کہ جو کچھ آپ فرماتے ہین۔ وہ سب اللہ تعالےٰ کیطرف سے ہوتا ہے۔ پس بکلم آیت جو تابعداری کرے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نے اطاعت کی اللہ کی! اس پر ایمان لانا فرض ہے اور عمل کرنا ضروری!!

مردون کے حقوق عورتون پر

(۱) عائشہ رضی اللہ تعالےٰ سے روایت ہے۔ کہ رسول اللہ علیہ وسلم مہاجرین (ہجرت کرنیوالے) و انصار (ان کو مدد دینے والے) کی ایک جماعت کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ ایک اونٹ آیا اور آپ کے آگے جھک گیا۔ پاس بیٹھنے والون (اصحاب) نے کہا رسول اللہ کے جب درخت و چارپائے آپ کو سجدہ کرتے ہیں تو کیا ہم سجدہ نہ کریں۔ فرمایا آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے رب کی عبادت کرو۔ ہان اپنے بھائی کی عزت کرو۔ یعنی اسے بزرگی دو۔ اور اگر میں تم سے کسی ایک کو حکم دیتا کہ دوسرے کو سجدہ کرے۔ تو البتہ عورت کو اپنے شوہر کے آگے سجدہ کرنے کا حکم کرتا۔ خاوند اگر اپنی بیوی کو حکم دے۔ کہ زرد پہاڑ سے پتھر اوٹھا کر سیاہ پہاڑ کیطرف لیجائے اور سیاہ پہاڑ سے سفید پہاڑ کی طرف (مطلب یہ کہ مشکل سے مشکل کام بتلائے) تو اسے چاہیئے کہ اس کا حکم بجالائے۔ نقل کیا اس کو احمدؒ نے۔

(۲) جابرؓ سے روایت ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین جن کی نہ نماز قبول ہوتی ہے اور نہ کوئی اور نیکی۔ ایک تو بھاگا ہوا غلام جب تک واپس لوٹ کر اپنے مالک کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ نہ رکھدے۔ اور ایک بی بی جس پر اس کا شوہر خفا ہو۔ اور ایک نشئی جب تک ہوش میں نہ آوے۔ نقل کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان میں۔

(۳) ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ رسول اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کونسی بی بی بہتر ہے فرمایا۔ آپ وہ جو خوش کرے اپنے خاوند کو۔ جب تجھے دیکھے (وہ خاوند) طرف اس کی۔ اور جو اپنے شوہر کا حکم بجالاتی رہے۔ اور جھ اپنے مال و جان میں کسی ناخوش گوار بات میں اس کے مخالفت نہ کرے۔ (ہر حال میں تابع فرمان رہے) (نقل کیا اسے نسائی نے)

باقی آئندہ

الراقمہ ایک احمدی خاتون ۔ از ضلع گجرات

مقدمات کا آخری فیصلہ عدالت ابتدائی مین۔

قریباً دو سال کی لمبی دوڑ کے بعد ان مقدمات کا (جو عدالت گورداسپور میں دائر تھے) عدالت ابتدائی میں فیصلہ ہوگیا۔

مقدمہ ایڈیٹر الحکم بنام کرم الدین و فقیر محمد جو ۲۶ اگست ۱۹۰۴ء کو ختم ہوچکا تھا۔ اس کا حکم ۸ اکتوبر ۱۹۰۴ء کو سنا دیا گیا۔ مجسٹریٹ صاحب نے کرم الدین و فقیر محمد کو مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ تمہارا جرم ثابت ہے اور تمہارا عذر غلط۔ اس لئے کرم الدین پر ۵۰ جرمانہ۔ بصورت عدم ادائے جرمانہ دو ماہ قید محض۔ اور فقیر محمد پر ۱۰ جرمانہ بصورت عدم ادائے جرمانہ ڈیڑھ ماہ قید محض۔ اور حضرت اقدس کے خلاف جو مقدمہ تھا۔ اس میں بھی مجسٹریٹ صاحب نے اسی تاریخ کو فیصلہ سنا دیا۔ حضرت اقدس کے خلاف پانسو روپیہ اور حکیم فضل الدین صاحب کے خلاف دو سو روپیہ جرمانہ کیا جو اسی وقت دیا گیا۔

مقدمہ حضرت اقدس کے متعلق بظاہر یہ خبر دلشکن ہوگی۔ لیکن ہمارے ناظرین خصوصاً ہمارے احمدی احباب جو سنن الہیہ سے واقف اور سیرۃ الانبیاء سے خبردار ہین وہ خوب جانتے ہین کہ

ہر بلا کین قوم را حق داده است
زیر آن گنج کرم بنهاده است

اس لئے وہ خدا تعالیٰ کی حمد و ستایش کرتے ہوئے صبر کے ساتھ آخری فیصلہ کا انتظار کرین۔ جو عدالت عالیہ سے ہوگا

اسوقت عدالت ابتدائی کی کارروائی ختم ہوئی اور چونکہ ابھی مقدمہ عدالت اعلیٰ مین جانے والا ہے۔ اس لئے اس فیصلہ پر ہم کسی قسم کا ریمارک کرنا اپنے فرض کے خلاف سمجھتے ہین۔

مخالفین اپنی عادت کیموافق مختلف قسم کی افوائین اڑائین گے لیکن اس سے زیادہ کوئی امر نہیں ہے۔ جو ہم نے لکھدیا ہے۔

مطبوعہ البدر ۱۱ اسلام قادیان مین بتہام منشی عبدالرحمن صاحب کرشنا پوا۔

www.aaiil.org

خط و کتابت و توسیع اشاعت ۵

امدادی فنڈ۔ منشی عزیز بخش صاحب اسسٹنٹ کلارک دفتر ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ڈیرہ غازی خان جو کہ ابتدا سے البدر کے ہمدرد اور معاون ہیں۔ اور ہمیشہ اخلاص سے اس کی اشاعت میں ساعی رہے ہیں۔ میری عرضداشت پر مجھے خریدار البدر کو مبلغ ہیں۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دیوے۔

عالی جناب۔ خان صاحب محمد ابراہیم خان صاحب بن حاجی موسےٰ خان صاحب مرحوم کراچی سے تحریر فرماتے ہیں۔

دراخبار ایشان خواندہ شدہ است۔ کہ ایشان میخواہند۔ کہ برائے رفع ضروریات امور متعلق طبع اخبار قیمت دو سالہ یک جائی از خریدار خود ہا وصول فرمائید۔ بندہ بسر و چشم تجویز ایشان را منظور دارد۔ ہرگاہ خواستہ بنام بندہ وی پی برائے وصول قیمت دو سالہ فرستادہ شود وصول فرمودہ باشید۔ مقصود بندہ ہمین است۔ کہ اخبار البدر مدام خدمت جماعت احمدیہ بجا آوردہ درکار خویش کامیاب بودہ باشد۔ پس ہرامر یکہ موئید اخبار باشد بندہ دراقبال آنکہ بجان و دل حاضر است۔

منشی احمد دین صاحب اپیل نویس گوجرانوالہ جو کہ البدر کے قیام اور اس کی اشاعت میں اوّل المعاونین ہیں۔ میری اوّل چٹھی پر توجہ فرما کر ۱۷ اکتوبر تک خریدار البدر کو دیئے ہیں۔ دوسرے گرامیقدر احباب اور خصوصاً حافظ غلام رسول صاحب سوداگر اور سید عبدالرحیم صاحب کٹکی حیدرآباد دکن۔ سید صادق حسین صاحب مختار عدالت اثاوہ اور منشی ذوالفقار علی خان صاحب نائب تحصیلدار کی توجہ عالی کو میں خصوصیت سے اس طرف منعطف کرتا ہوں۔

میاں محمد رمضان و محمد سلطان صاحب داگران لودھراں نے بچائے ۴ کے ۵ روپیہ سالانہ قیمت اخبار مقرر کی ہے۔ علاوہ ازیں ایک خریدار اور البدر کو عنایت کیا ہے۔

میرے مہربان منشی محمد حسین صاحب احمدی کلارک دفتر سرکاری وکیل لاہور تحریر کرتے ہیں کہ میں بڑی خوشی سے اجازت دیتا ہوں۔ کہ ماہ جنوری ۱۹۰۶ء میں سال ۱۹۰۶ء کا چندہ بھی وصول کرلیں۔ اور آپ کی ایک دو اور مفید تحریک دوسرے نمبر میں درج کرینگے۔

❊ ❊ ❊

تفسیر القرآن بالقرآن کی نسبت جو آرٹیکل البدر میں شایع ہوا تھا۔ اس کی نسبت ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب احمدی اسسٹنٹ سرجن مصنف تفسیر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اس تفسیر کی صحت اور عمدگی طبع کیواسطے نہایت کوشش کی گئی تھی اور بہت سے زائد اخراجات برداشت کئے گئے تھے۔ صرف اس لئے کہ متدین لوگ کارکن ہیں۔ مگر افسوس کہ مخالفت حضرت امام الزمان کی وجہ سے ایسے لوگ نہ ملے۔ بلکہ لوگوں نے یہ بھی کہا۔ کہ اگر حضرت مرزا صاحب کے مضامین نکالدیئے جاوین۔ تو اس کی اشاعت ہزاروں سالانہ ہوسکتی ہے۔ کیونکہ دوسرے پہلوؤں سے یہ تفسیر نہایت عجیب اور بے نظیر ہے۔ اور ڈاکٹر صاحب تحریر کرتے ہیں۔ کہ میں خدمت دین کے لئے ہمیشہ سخت سے سخت محنت اوٹھا رہا ہوں اور جو کچھ مجھ سے ہوسکتا ہے۔ کر رہا ہوں۔ الاعمال بالنیات

بہرحال میری رائے یہ ہے۔ کہ ایک غلط نامہ اس موجودہ تفسیر کا اخبار والحکم میں ضرور شایع ہونا چاہیئے۔ اور **احمدی گجراتی** صاحب سے التماس ہے۔ کہ وہ اغلاط کی ایک فہرست مکمل ارسال کریں۔ تاکہ مصنف کے پاس تصحیح کے لئے ارسال کی جاوے۔ امید ہے۔ کہ موجودہ ایڈیشن کے نکل جانے پر دوسری ایڈیشن میں مصنف اس قسم کے نقصوں کی ضرور تلافی کردیگا۔ قوم کو انکی خدمات کی قدردانی ضرور کرنی چاہیئے۔ کیونکہ وہ خدمت قرآن میں بڑی محنت اوٹھا رہے ہیں اور ایک حد تک ایک ضرورت کو پورا کر دیا ہے۔

امداد مدرسہ تعلیم الاسلام

امداد

اس وقت مدرسہ کی مالی حالت از حد محتاج ہے اسواسطے بخدمت جمیع برادران عرض ہے۔ کہ مدرسہ کا جو چندہ کسی صاحب کے نام بقایا ہے۔ وہ جلد ارسال فرماوین۔ اور علاوہ اس کے یکمشت مطبے مدد دین۔ حضرت کا حکم ہے۔ کہ سب احمدی ممبر مدرسہ کا چندہ دین۔ اور جو نہ دے سکین وہ اپنے لنگر کے چندہ کا چوتھا حصہ کاٹ کر مدرسہ میں دیدین۔ بہرحال مدرسہ کا چندہ حسب الحکم حضرت ضروری ہے ❊

یاد رہے۔ کہ تمام چندے بنام مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام روانہ کرنے چاہئیں۔ حضرت کے نام روانہ نہ ہون۔ کیونکہ اس میں حضرت کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور کسی خاص شخص کے نام بھی نہ ہون ❊ والسلام

مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ

مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان۔

قصیدہ عالیجناب منشی عبدالرزاق صاحب منشی رمین رکس رفیق جناب مولوی الٰہی بخش صاحب جو کہ اپنے حضرت امام الزماں کی خدمت عالی مین پڑھکر سنایا۔

ذات بے مثل محمدؐ کا ہے جلوا۔ ۔ ۔ احمدؐ
دیکھا اس ذات کو جس نے تجھے دیکھا احمدؐ
مثل موسیٰ کے ہے جس طرح سے پہلا احمدؐ
مثل عیسیٰ ہے اسی طرح سے پچھلا احمدؐ
ذرہ ہے موسےٰ عمران تو محمدؐ خورشید
قطرہ ہے عیسےٰ مریم تو ہے دریا احمدؐ
دیکھ کر فتنۂ دجال جہان میں برپا
نام سے عیسےٰ مریم کے خود آیا احمدؐ
پرنشانوں سے جو دیکھے تیری ذات اقدس
ہم تجھے کہتے ہین مہدی و مسیحا احمدؐ
راہ گم کردہ کو دیتا ہے نشان رہ راست
خضر بن بن کے ترا نقش کف پا احمدؐ
جلوہ روئے محمدؐ نظر آجائے ابھی تو
نُخ روشن سے اٹھا دیوے جو پردا احمدؐ
کیون نہ سودائی کے مانند کہین یہ عالم
زلف شبگون کا تیرے ہوگیا سودا احمدؐ
نام اعجاز مسیحا کیا زندہ تو ۔ ۔ نے
تونے دکھلائے نشانات ہین کیا کیا احمدؐ
کشف والہام کی ہوجس کو ہوا بھی مدتی
ہان وہ کس طرح سے ہو تیرا شناسا احمدؐ
علم ظاہر کہے العلم حجاب الاکبر
اس سے کیونکر کوئی پائے تیرا پایا احمدؐ
چشم حق بین سے جو دیکھا تو ہوا یہ معلوم
مہدی و عیسےٰ و احمد کا ہے نقشا احمدؐ
مہ خورشید نے کی چرخ سے تیری تصدیق
اور شاہد ہوا اک طرفہ ستارا احمدؐ
عطل جہازہ و تاریکی شمس وطاعون
ہیں نشانات تیری واسطے کیا کیا احمدؐ
ٹھیک کیا سمجھے کوئی رمز سعی فی قبری
احمد پاک ہی جانے ترا رتبا۔ ۔ احمدؐ
ان نشانون پہ بھی جو تم کو نہ پہچان سکے
اس کو کس طرح سے کوئی کہے بینا احمدؐ
کسب نور اس سے کرے کیون نہ مہ خورشید فلک
نُخ پُر نور محمدؐ کا ہے شیدا احمدؐ
شکر صد شکر کہ ان آنکھون سے دیکھا تجھکو
نام سنتے ہے ترا صورت عنقا احمدؐ
گری فتنہ سے اس سایہ میں آجاؤ قریں

www.aaiil.org



اعلیٰ درجہ کا مصفّی اور مُقوّی سارسا پریلا یعنی عجیب و غریب چہار جوہر۔

سلسبی اور حکمی مصفیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چار جوہر کے چار دوں شیشی کی دوائیں بگھٹے ہوئے خون کو نہایت صاف کے تمام خلی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور سترہ سے تک ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں۔ چار جوہر دواؤں کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک چار دن شیشیوں میں ۳۲ خوراک ہوتا ہے۔ ہر روز کے استعمال سے مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کے تمام تکلیف صحیح و سالم اور جسم جاندار کا بنا دیتی ہے۔ شیشی نمبر ۱ بلغم و غیرہ شیشی نمبر ۲ جو ہر چرائتہ وغیرہ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ شیشی نمبر ۴ جوہر چوب چینی وغیرہ۔ ہمارے ہر اپنے استعمال کنندہ کو ہفتہ طاعون کہا فی دیتا ہے۔ چیچک اس سال سے ہمیشہ محفوظ رہتا ہے [illegible] گھٹیہ۔ عاشت۔ داد۔ اکوت۔ پھوڑا پھنسی۔ سفید داغ۔ جذام۔ کوڑھ۔ نامردی۔ ضعف مالیخولیا۔ [illegible] کھنڈ کی وغیرہ کے فسادات کو جڑ سے کے لئے صاف کر دیتے ہے۔ ۳۰ سو روپیہ کی یاد دن [illegible] یا ہر ہفتہ میں مگر میں مفصل کے دہ کھی و کاغذ حرانیا استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہیں۔ قیمت فی بکس ۴ شیشی روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک۔ ایک روپیہ چھ آنہ۔

اکسیر حیات یعنی نمک نباتات۔

[illegible] ہوئی اور تمام منفیہ دواؤں و بیوٹوں کے ست در جہ سے کیمیاوی طور پر ترکیب کر کے بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے۔ اعلیٰ درجہ کا مقوی سدہ اعضم نہ اور دماغ کی [illegible] بھوکہ پیدا کرنے اور ہضم صاف اسراف پیدا کرنے از سر نو طاقت بخشتے۔ الا در کتنے ہی دنوں کا پرانا [illegible] ہر مرض بگڑ ہوئے ہفتہ دفع کر کے صحت تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھتے۔ مرد اور عورت دونوں میں توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنیوالا ہے۔ بے اولاد دن اور بانجھ عورتوں کو ایک پوری بوتل نمک استعمال کرنے سے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہیئے۔ قیمت فی شیشی ۴ خوراک ایک روپیہ۔ پیکنگ محصولڈاک ۴ شیشی نمبر ۱ و ۲ و ۳ و ۴ شیشی ۴ خوراک ۴ روپیہ ۸ شیشی ۸ روپیہ پیکنگ محصولڈاک ۴ علاوہ قیمت فی دوائیں [illegible] ۵ ۱۲ خوراک کا ایک بوتل نمک رہتا ہے۔ پارچہ محصولڈاک پیکنگ ۴ ہزار ہا تعریفی خانہ کاغل حاصل کیا ہے۔ آپ بھی تجربہ کیجئے اور خائف نہ ہوئیے۔ اسے معمولی نمک سمجھئے۔ یہ نمک امراض خون میں منعم فائدہ کرتا ہے۔ دائمی قبض۔ بدہضمی۔ بہت میں درد اور نفخ ہونا۔ کمی اشتہا یعنی بھوکھ کا نہ معلوم ہونا۔ سوء الحال یعنی تپ دق۔ مزمن سدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا۔ وبار بار ماکولات ہونا۔ ہوائی اور امراض مثل سفید و سرخ پیچش۔ درد گردہ۔ درد قولنج۔ درد کمر وجع مفاصل یعنی گٹھیہ درد سر۔ کرانی۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصارت۔ کوتاہ بینی نامردی۔ جریان۔ ذیابیطس یعنی دھات پتلی ہونا سودا دی امراض مثل آتشک سوزاک و ہلدی و امراض مثل عاد دواد و سفید داغ اور عورتوں کے اجرائے خون ناہموری وباؤ گولہ وغیرہ کو بھی فائدہ بخشتا ہے۔ بچوں کے دانت نکلنے

نوٹ۔ ہم کو مندرجہ بالا دواؤں کی اشاعت کے لئے ہندوستان کی ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو مراسلت چاہیں۔ خط بھیجکے طے کر لیں۔

حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم میڈیکل ہال مقیم گنج شہر بنارس

کیمیا التین بنایت ہی نیچہ ہے۔ دل و دماغ کو قوت اور فرحت بخشتا ہے۔ طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے۔ فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے۔ خاصکر معدہ اور جگر کی تمام خرابیوں کو دور کر کے انکی اصلی قوت اور حرارت کا محافظ رہتا ہے۔ ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اس کا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے اگر احتیاط اور التزام کے ساتھ ایک پوری بوتل اس نمک کی استعمال کیجاوے۔ تو قریب ڈالی سیر کے تازہ اور صاف نباتوں اور گوشت عموماً بدن انسان میں پیدا ہو سکتا ہے۔ جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوت یقیناً پیدا ہوگی۔ یہ امر مسلم ہے کہ اکثر بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے اس کا نام اکسیر حیات رکھا گیا۔ کیونکہ پورے ایک بوتل کے استعمال سے معدہ میں انتہا درجہ کی قوت ہاضمہ پیدا ہوتی ہے۔ کیسی ہی سستی اور کمزوری اور لاغری ہو۔ فوراً دفع ہو کر انسان توانا تازہ ہو جاتا ہے اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہوتا ہے گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے

طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت۔

یہ دوا سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کر کے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے۔ دل و دماغ اور گردہ یعنی اعضائے رئیسہ کی تقویت کیلئے اکسیر ہے۔ فسادات نزلہ و زکام کو قطعاً بند کر کے دل اور دماغ میں اول درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے۔ ترقی بصارت و حافظہ و ذکاوت کے لئے سریع التاثیر ہے۔ قیمت فی بکس جسمیں ۳۰ خوراک دوا رہتی ہے۔ باخ روپیہ پیکنگ محصولڈاک ۱۲ر۔

گٹھیہ کی اکسیر دوا یعنی روغن اوجاع

کیسی ہی سخت تکلیف دہ گٹھیہ باعرق لقنا یا دور گھر یا درد شانہ وغیرہ ہو چند روز اس تیل کی مالش سے درد اور ورم اور تمام تکلیفات بالکل دفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ محصولڈاک ۷ر

آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری

اصلی ماسیرا اور [illegible] مفید و مقوی بصر ادویات دخلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے۔ جالا۔ ماڑا۔ پھولی۔ دھندلا۔ غبار سا خونہ۔ رتوندھی۔ پردال۔ کھیلی۔ پانی کا بہنا۔ سرخی چشم۔ درد۔ کھٹک وغیرہ عوارض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کر کے آنکھوں میں نئی جوانوں کی طرح نئی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے۔ چند روز کے استعمال میں آنکھوں کی روشنی کو تمام عمر کے لئے قایم کر دیتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ محصولڈاک ۵ر

دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان و خوشبودار منجن

دانت اور انکے اضعین دونوں سے زندگی کا مزہ ہے۔ اگر انمیں کوئی خرابی آئی تو پھر زندگی کا لطف نہیں اسلئے ہر شخص پر انکی حفاظت اور حفاظت نہایت ضروری اور لازمی ہے۔ اس منجن کو آپ چند روز ملئے پھر اپنے دانتوں کی [illegible] مضبوطی کو دیکھئے۔ کیسا ہی درد ہو فوراً دفع ہو جائیگا اور تمام دانت موتی کی طرح چمکنے لگینگے دانتوں کے کھوڑے ہیں اور مسوڑے سے کے ورم اور درد اور خون وبدبو سے ہیں اور ہر منہ و زبان کے نباتوں کے دفعیہ کے لئے یہ منجن اکسیر ہے۔ قیمت فی بکس آٹھ آنہ۔ پیکنگ محصولڈاک ۲ر۔ علاوہ اسکے آتشک سوزاک۔ جریان۔ پیشاب کا [illegible] دمہ۔ بواسیر۔ ریگ شانہ۔ طحال۔ خارشت۔ اختلاج قلب۔ سفید داغ۔ داد۔ بہرہ پن کی دوا۔ زخم اور پھوڑے کیلئے ہر ہم اور نیز مخصوص کیلئے ہر عوض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں۔ جنکے تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں بہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ دو پیسے کا ایک اکی ٹکٹ بھیجکر فہرست اس دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمائیے جسمیں کل دواؤں کا تفصیلی حالات معہ طریق استعمال و سرٹیفکیٹ وغیرہ کے درج ہیں۔ آپنا نام اور پتہ نام ڈاکخانہ خوب صاف لکھو۔ اور اگر کوئی ریلوے اسٹیشن قریب ہو تو اسکو بھی لکھئے۔ چاہارچشمہ۔

حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم میڈیکل ہال مقیم گنج شہر بنارس

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدنامی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ کے ذریعہ سے مفت بھیجا جاوے اور کارخانہ ہذا اس کے محصول کا بھی متحمل ہو

سونے چاندی کی گولیاں

یہ حبوب اسم اعظم در جہ کے مقوی دل و دماغ معدہ و باہ

مین اور دیگر پوشیدہ کا مدد یوں سے جو فرد کو بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتا ہیں فائق و ماہر ہیں۔ یہ حبوب خاصکر خلق میں اُحوتے ہی اپنا اثر کرتی ہیں اور بالعموم بچے والا کو والدہ اور کمزور کو دل و دماغ جوان کو طرحدار اور بوڑھے کو باکار بنانے میں اکسیر ہیں۔ قیمت ۴ حبوب صرف ۴

سرمہ نوراتی

یہ سرمہ صرف میرہ کا ہی نہیں ہے۔ بلکہ دیگر مشک وار دیگر

طبی ادویات سے مخلوط کر کے تیار کیا ہے۔ جو امراض چشم کو فوراً رفع کرتا ہے اور جالا و پھولا دھند شب کوری۔ ناخونہ وغیرہ امراض دیدہ کو فوراً اڑا دیتا ہے۔ بینائی کا محافظ بھی اعلیٰ مرتبہ کا ہے۔ ہماری تعریف پر اعتماد نہ کیجئے۔ آزما لیجئے۔ قیمت فی تولہ۔

حکیم سرفراز حسین محمد حسین پروپرائٹر کارخانہ احمدیہ۔ بلیگڑھ ضلع ہوشیارپور

مطبع اخبار الاسلام قادیان میں باہتمام منشی محمد افضل چیکر شائع ہوا

www.aaiil.org

اس عمر کے طے کرنے کے بعد پھر نفس پر تین حالتیں آتی ہیں۔ سب سے اوّل جو حالت ہوتی ہے۔ اس کا نام **نفس** امارہ ہے۔ اس حالت میں انسان کی تمام طبعی قوتیں جوش زن ہوتی ہیں۔ اور اس کی ایسی مثال ہوتی ہے۔ جیسے دریا کا سیلاب آجاوے۔ اس وقت قریب ہے۔ کہ غرق ہو جاوے یہ جوش نفس ہر قسم کی بے اعتدالیوں کی طرف لے جاتا ہے لیکن پھر اس پر ایک حالت اور بھی آجاتی ہے۔ جس کا نام ہے نفس لوّامہ ہے۔ اس کا نام لوامہ اس لئے رکھا گیا ہے۔ کہ وہ بدی پر ملامت کرتا ہے۔ اور یہ حالت نفس کی ردا نہیں رکھتی۔ کہ انسان ہر قسم کی بے اعتدالیوں اور جوشوں کا شکار ہوتا چلا جاوے۔ جیسا کہ **نفس امارہ** کی صورت میں تھا۔ بلکہ نفس لوّامہ اسے بدیوں پر ملامت کرتا ہے یہ سچ ہے۔ کہ **نفس لوّامہ** کیحالت میں انسان بالکل گناہ سے پاک اور بری نہیں ہوتا۔ مگر اس میں بھی کوئی کلام نہیں کہ اس حالت میں بھی انسان کی شیطان اور گناہ کے ساتھ ایک جنگ ہوتی رہتی ہے۔ کبھی شیطان غالب آجاتا ہے اور کبھی وہ غالب آتا ہے۔ مگر **نفس لوّامہ** والا اللہ تعالےٰ کے رحم کا مستحق ہوتا ہے۔ اس لئے کہ وہ بدیوں کے خلاف اپنے نفس سے جنگ کرتا رہتا ہے۔ آخر اسی کش مکش اور جنگ و جدل میں اللہ تعالےٰ اس پر رحم کر دیتا ہے۔ اور اسے وہ **نفس** کمالات عطا ہوتی ہے۔ جس کا نام **مطمئنہ** ہے یعنی اس حالت میں انسان شیطان اور نفس کی لڑائی میں فتح پاکر انسانیت اور نیکی کے قلعہ کے اندر آکر داخل ہو جاتا ہے اور اس قلعہ کو فتح کر کے مطمئن ہو جاتا ہے۔ اس وقت یہ خدا پر راضی ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اس پر راضی ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ پورے طور پر اللہ تعالےٰ کی عبادت اور اطاعت میں فنا اور محو ہو جاتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی مقادیر کے ساتھ اس کو پوری صلح اور رضا حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔

یعنی اے نفس آرام یافتہ جو خدا سے آرام پا گیا ہے اپنے خدا کی طرف واپس چلا آ۔ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی۔ پس میرے بندوں میں مل جا۔ اور میرے بہشت کے اندر آجا۔

رضا بالقضاء اس آیت سے معلوم ہوتا ہے۔ سچا رجوع اس وقت ہوتا ہے۔ جبکہ اللہ کی رضاء سے رضا مل جاوے۔ یہ وہ حالت ہے۔ جہاں انسان اولیاء اور ابدال اور مقربین کا درجہ پاتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں اللہ تعالےٰ سے مکالمہ کا شرف ملتا ہے۔ اور وحی کیجاتی ہے اور چونکہ وہ ہر قسم کی تاریکی اور شیطانی شرارت سے محفوظ ہوتا ہے ہر وقت اللہ تعالےٰ کی رضا میں زندہ ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ایک ابدی بہشت اور سرور میں ہوتا ہے۔ انسانی ہستی کا مقصد اعلیٰ اور غرض اسی مقام کا حاصل کرنا ہے اور یہی وہ مقصد ہے جو **اسلام** کے لفظ میں اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے کیونکہ اسلام سے یہی مراد ہے۔ کہ انسان اللہ تعالےٰ کی رضا کے تابع اپنی رضا کرے۔

دعا کی ضرورت

مگر سچ یہ ہے۔ کہ یہ مقام انسان کی اپنی قوت سے نہیں ملسکتا۔ ہاں اس میں کلام نہیں۔ کہ انسان کا فرض ہے۔ کہ وہ مجاہدات کرے لیکن اس مقام کے حصول کا اصل اور سچا ذریعہ **دعا** ہے انسان کمزور ہے۔ جب تک دعا سے **قوت** اور **تائید** نہیں پاتا۔ اس دشوار گذار منزل کو طے نہیں کر سکتا۔ خود اللہ تعالےٰ انسان کی کمزوری اور اس کے ضعیف حال کے متعلق ارشاد فرماتا ہے۔

خلق الانسان ضعیفا۔

یعنی انسان ضعیف اور کمزور بنایا گیا ہے۔ پھر باوجود اس کی کمزوری کے اپنی ہی طاقت سے ایسے **عالی درجہ** اور **ارفع مقام** کے حاصل کرنے کا دعویٰ کرنا سراسر نام خیالی ہے۔ اس کے لئے دعا کی بہت بڑی ضرورت ہے **دعا** ایک زبردست **طاقت** ہے۔ جس سے بڑے بڑے مشکل مقام حل ہو جاتے ہیں۔ اور دشوار گذار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کر لیتا ہے۔ کیونکہ **دعا** اس **فیض اور قوت** کے جذب کرنے والی نالی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ سے آتا ہے۔ جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے۔ وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سے تائید یافتہ ہو کر اپنے مقاصد کو پا لیتا ہے

ہاں نری **دعا** اللہ تعالےٰ کا منشاء نہیں ہے۔ بلکہ اوّل تمام مساعی اور مجاہدات کو کام میں لائے۔ اور اس کے ساتھ دعا سے کام لے۔ اسباب سے کام لے اسباب سے کام نہ لینا اور نری دعا سے کام لینا یہ **آداب الدعا** سے ناواقفی ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کو آزمانا ہے۔ اور نرے اسباب پر گر رہنا اور **دعا** کو لاشے محض سمجھنا یہ دہریت ہے۔ یقیناً سمجھو۔ کہ دعا بڑی دولت ہے۔ جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا۔ اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئیگی وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے۔ جس کے ارد گرد ملائک سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن جو دعاؤں سے لاپرواہ ہے وہ اس شخص کی طرح ہے۔ جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزوری بھی ہے۔ اور پھر ایسے جنگل میں ہے۔ جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے۔ ایک شخص میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا۔ اور اس کی ہڈی بھی نظر نہ آئیگی۔

اسلئے

یاد رکھو۔ کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ یہی **دعا** ہے۔ یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔

اسلام کا خاص امتیاز

یہ بھی یقیناً سمجھو۔ کہ یہ ہتھیار اور نعمت صرف اسلام ہی میں دی گئی ہے۔ دوسرے مذاہب اس عطیہ سے محروم ہیں۔ آریہ لوگ بھلا کیوں دعا کریں گے۔ جب کہ ان کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ تناسخ کے چکر میں سے ہم نکل ہی نہیں سکتے ہیں اور کسی گناہ کی معافی کی کوئی امید ہی نہیں ہے ان کو دعا کی کیا حاجت اور کیا ضرورت اور اس سے کیا فائدہ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ مذہب میں **دعا** ایک بے فائدہ چیز ہے۔ اور پھر عیسائی دعا کیوں کریں گے۔؟ جبکہ وہ جانتے ہیں۔ کہ دوبارہ کوئی گناہ بخشا نہیں جائے گا۔ کیونکہ مسیح دوبارہ تو مصلوب ہو ہی نہیں سکتا۔ پس یہ خاص اکرام **اسلام** کے لئے ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ یہ **امت مرحومہ** ہے۔ لیکن اگر آپ ہی اس **فضل** سے محروم ہو جاویں۔ اور خود ہی اس دروازہ کو بند کر دیں تو پھر کس کا گناہ ہے۔؟ جب ایک حیات بخش چشمہ موجود ہے اور ہر وقت اس میں سے پانی پی سکتا ہے۔ پھر اگر کوئی اس سے سیراب نہیں ہوتا ہے تو خود **طالب موت** اور تشنۂ ہلاکت ہے۔ اس صورت میں تو چاہیئے۔ کہ اس پر منہ رکھدے۔ اور خوب سیراب ہو کر پانی پی لیوے۔ یہ میری **نصیحت** ہے۔ جس کو میں ساری لفائح قرآنی کا مغز سمجھتا ہوں قرآن شریف کے تیس سپارے ہیں۔ اور سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں۔ لیکن ہر شخص نہیں جانتا۔ کہ ان میں سے وہ نصیحت کونسی ہے۔ جس پر اگر مضبوط ہو جاویں اور اس پر پورا عمل درآمد کریں۔ تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ مگر میں تمہیں بتاتا ہوں۔ کہ وہ **کلید** اور **قوت**

دعا

ہے۔ **دعا** کو مضبوطی سے پکڑو۔ میں یقین رکھتا ہوں اور اپنے تجربہ سے کہتا ہوں۔ کہ پھر اللہ تعالےٰ ساری مشکلات کو آسان کر دیگا۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ لوگ دعا کی حقیقت سے ناواقف ہیں۔ اور درد نہیں رکھتے۔ کہ دعا کیا چیز ہے؟ دعا یہی نہیں ہے کہ چند لفظ منہ سے بڑبڑا لئے یہ تو کچھ بھی نہیں۔

دعا اور دعوت کے معنی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کو اپنی مدد

www.aaiil.org

کے لئے پکارنا اور اس کا کمال اور موثر ہونا اسوقت ہوتا ہے۔ جب انسان کمال درد دل۔ اور خلق اور سوز کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی طرف رجوع کرے۔ اور اس کو پکارے ایسا کہ اس کی روح پانی کی طرح گداز ہو کر آستانہ الوہیت کی طرف بہ نکلے۔ یا جس طرح پر کوئی مصیبت مین مبتلا ہوتا ہے اور وہ دوسرے لوگوں کو اپنی مدد کے لئے پکارتا ہے۔ تو دیکھتے ہو کہ اس کی پکار مین کیسا انقلاب اور تغیر ہوتا ہے۔ اس کی آواز ہی مین وہ درد بھرا ہوا ہوتا ہے۔ جو دوسرون کے رحم کو جذب کرتا ہے۔ اسی طرح وہ دعا جو اللہ تعالےٰ سے کیجاوے اس کا وہ کالب ولہجہ اور ہی ہوتا ہے اس میں وہ رقت اور درد ہوتا ہے۔ جو الوہیت کے چشمہ رحم کو جوش مین لاتا ہے۔ اس دعا کے وقت آواز ایسی ہو۔ کہ سارے اعضاء اس سے متاثر ہو جاوین۔ اور زبان میں خشوع خضوع ہو دل میں درد اور رقت ہو۔ اعضاء میں انکسار اور رجوع الی اللہ ہو۔ اور پھر سب سے بڑھ کر اللہ تعالےٰ کے رحم و کرم پر کامل ایمان اور پوری اُمید ہو۔ اس کی قدرتون پر ایمان ہو۔ ایسی حالت مین جب آستانہ الوہیت پر گرے گا نامراد واپس نہ ہوگا۔ چاہیئے کہ اس حالت مین بار بار حضور الٰہی میں عرض کرے۔ کہ مین گنہ گار ہون۔ اور کمزور ہون تیری دستگیری اور فضل کے سوا کچھ نہین ہو سکتا۔ تو آپ رحم فرما۔ اور مجھے گناہون سے پاک کر۔ کیونکہ تیرے فضل و کرم کے سوا کوئی اور نہین ہے۔ جو مجھے پاک کرے جب اس قسم کی دُعا میں مداومت کریگا۔ اور استقلال اور صبر کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے فضل اور تائید کا طالب رہیگا۔ تو کسی نامعلوم وقت پر اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک نور اور سکینت اس کے دل پر نازل ہوگی۔ جو دل سے گناہ کی تاریکی دور کریگی۔ اور غیب سے ایک طاقت عطا ہوگی جو گناہ سے بیزاری پیدا کریگی۔ اور وہ ان سے بچیگا۔ اس حالت مین وہ دیکھے گا۔ کہ میرا دل جذبات اور نفسانی خواہشون کا ایسا اسیر اور گرفتار تھا۔ کہ گویا ہزاران ہزار زنجیرون مین جکڑا ہوا تھا۔ جو بے اختیار اسے کھینچ کر گناہ کی طرف لیجاتے تھے۔ یکدفعہ وہ سب زنجیر ٹوٹ گئے ہین۔ اور آزاد ہو گیا ہے۔ اور جیسے پہلی حالت میں گناہ کی طرف ایک رغبت اور رجوع تھا۔ اس حالت مین وہ محسوس اور مشاہدہ کریگا۔ کہ وہی رغبت اور رجوع اللہ تعالےٰ کی طرف ہے۔ گناہ سے محبت کی بجائے نفرت اور اللہ تعالےٰ سے وحشت اور نفرت کی بجائے محبت اور کشش پیدا ہوگی

یہ ایک زبردست **صداقت** ہے۔ جو اسلام مین موجود ہے۔ اس کا انکار ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ اس کا زندہ ثبوت ہر زمانہ میں موجود رہتا ہے۔ مین دعویٰ سے کہتا ہون۔ اور اپنے تجربہ سے کہتا ہون۔ کہ اگر انسان اس امر کو سمجھ لے۔ اور دعا کے راز سے آگاہ ہو جاوے۔ تو اس میں اس کی بڑی ہی سعادت اور نیک بختی ہے۔ اور اس صورت مین سمجھو۔ کہ گویا اسکی ساری ہی مرادین پوری ہو گئی ہین۔ ورنہ دنیا کے ہم و غم تو اس قسم کے ہین۔ کہ انسان کو ہلاک کر دیتے ہین۔

جو شخص روبدنیا ہوتا ہے۔ وہ تھوڑی دور چلکر رہ جاتا ہے۔ کیونکہ نامرادیان اور ناکامیان اکثر اگر ہلاک کر دیتی ہین۔ لیکن جو شخص ساری **قوتون** اور **طاقتون** کے ساتھ روبخدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ہی کے لئے اس کے سب حرکات و سکنات ہوتے ہین۔ تو اللہ تعالےٰ دنیا کو بھی ناک سے پکڑ کر اس کا خادم بنا دیتا ہے۔ اگرچہ اس حالت میں بہت فرق ہوتا ہے۔ دنیا دار تو دنیا کا دیوانہ ہوتا ہے۔ لیکن یہ روبخدا شخص جس کی دنیا خادم کی جاتی ہے۔ **دنیا** اور اس کی لذتون مین کوئی لذت نہیں پاتا۔ بلکہ ایک قسم کی بدمزگی ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ لطف اور ذوق دنیا کی طرف نہیں ہوتا۔ بلکہ کسی اور طرف ہو جاتا ہے۔

انسان جب اللہ تعالےٰ کا ہو جاتا ہے۔ اور ساری راحت اور لذت اللہ تعالےٰ ہی کی رضا میں پاتا ہے تو کچھ شک نہین۔ دنیا بھی اُس کے پاس آجاتی ہے۔ مگر راحت کے طریق اور ہو جائین گے۔ وہ **دنیا** اور اس کی راحتون میں کوئی لذت اور راحت نہیں پاتا۔ اسی طرح پر انبیاء اور اولیاء کے قدمون پر دنیا کو لا کر ڈالدیا گیا ہے۔ مگر ان کو دنیا کا کوئی مزا نہیں آیا۔ کیونکہ اُن کا رخ اور طرف تھا۔ یہی قانون قدرت ہے۔ جب انسان دنیا کی لذت چاہتا ہے۔ تو وہ اُسے نہیں ملتی۔ لیکن اللہ تعالےٰ مین فنا ہو کر دنیا کی لذت کو چھوڑتا ہے۔ اور اسکی آرزو اور خواہش باقی نہیں رہتی۔ تو دنیا ملتی ہے۔ مگر اسکی لذت باقی نہیں رہتی۔ یہ ایک مستحکم اصول ہے۔ اس کو ہونا نہین چاہیئے۔ خدا یابی کے ساتھ دنیا یابی وابستہ ہے اللہ تعالےٰ بار بار فرماتا ہے۔ کہ جو تقویٰ اختیار کریگا۔ اُسے تمام مشکلات سے نجات ملیگی۔ اور ایسے طور پر اسے رزق دیگا۔ کہ اُسے علم بھی نہ ہوگا۔ یہ کس قدرت برکت اور نعمت ہے۔ کہ ہر قسم کی تنگی اور مشکل سے آدمی نجات پا جاوے۔ اور اللہ تعالےٰ اس کے رزق کا کفیل ہو۔ لیکن یہ بات جیسا کہ خود اس نے فرمایا۔ تقویٰ کے ساتھ وابستہ ہے۔ اور کوئی امر اس کے ساتھ نہیں بتایا۔ کہ دنیوی مکر و فریب سے یہ باتیں حاصل ہونگی۔

اللہ تعالےٰ کے بندون کی علامات مین سے یہ بھی ایک علامت ہے۔ کہ وہ دنیا سے طبعی نفرت کرتے ہین پس جو شخص چاہتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اس سے خوش ہو جاوے اور دنیا اور آخرت کی راحت اسے ملجاوے۔ وہ یہ راہ **اختیار کرے**۔ اگر اس راہ کو تو چھوڑتا ہے۔ اور اور راہین اختیار کرتا ہے۔ تو پھر تکرین مار کر دیکھ لے کہ کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ بہت سے لوگ ہونگے۔ جن کو یہ نصیحت بری لگے گی۔ اور وہ ہنسی کرین گے۔ لیکن وہ یاد رکھین کہ آخر ایک وقت آجائے گا۔ کہ وہ ان باتون کی حقیقت کو سمجھین گے۔ اور پھر بول اُٹھین گے۔ کہ افسوس ہم نے یونہی عمر ضائع کی۔ لیکن اس وقت کا افسوس کچھ کام نہ دیگا اصل موقع ہاتھ سے نکل جائے گا۔ اور پیغام موت آ جائیگا۔ مین پھر کہتا ہون۔ کہ اللہ تعالےٰ کو خوش کرنے کی فکر کرو۔ کیونکہ اگر اللہ تعالےٰ مہربان ہو جاوے۔ تو ساری دنیا مہربان ہو جاتی ہے۔ لیکن اگر وہ ناراض ہو۔ تو پھر کوئی بھی کام نہیں آسکتا۔ جب اس کا غضب آگیا۔ تو دنیا مین کوئی مہربان نہ رہے گا۔ خواہ کیسا ہی مکر و فریب کرے۔ تسبیحیں ڈالے بگلے اور سبز کپڑے پہنے۔ مگر دنیا اس کو حقیر ہی سمجھے گی۔

اگر چند روز دنیا ہو کا کہا بھی لے۔ تو بھی آخر اس کی قلعی کھل جائیگی۔ اور اس کا مکر و فریب ظاہر ہو جائیگا لیکن جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے آیا ہے۔ دنیا اس کی کتنی ہی مخالفت کرے۔ وہ اپنی مخالفت اور منصوبون میں کامیاب نہ ہوگی۔ اس کو گالیان دے۔ لعنتیں بھیجے۔ لیکن ایک وقت آجائیگا۔ کہ وہی دنیا اس کی طرف رجوع کریگی اور اس کی سچائی کا اعتراف اسے کرنا پڑیگا۔ مین سچ کہتا ہون۔ کہ اللہ جس کا ہو جاتا ہے۔ دنیا بھی اس کی ہو جاتی ہے۔ ہان یہ صحیح ہے۔ کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ کی طرف سے آتے ہین۔ ابتداً اہل دنیا انکے دشمن ہو جاتے ہین اور اُسے قسم قسم کی تکلیفین دیتے۔ اور اس کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہین کوئی پیغمبر اور مرسل نہیں آیا۔ جس نے دکھ نہ اُٹھایا ہو۔ مکار۔ فریبی۔ وہ کاذب اس کا نام نہ رکھا گیا ہو۔ مگر باوجود اس کے کہ کروڑہا بندون نے اس پر ہر قسم کے تیر چلانے چاہیئے۔ پتھر مارے۔ گالیان دین۔ انہون نے کسی بات کی پرواہ نہین کی۔ کوئی امر انکی راہ میں روک نہیں ہو سکا۔ وہ دنیا کو اللہ تعالےٰ کی کلام سناتے رہے۔ اور وہ پیغام جو لیکر آئے تھے۔ اُسکے پہونچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ان تکلیفون اور ایذا رسانیون نے ہونا دان دنیا داردن کی طرف سے پہونچین۔ ان کو سست نہین کیا۔ بلکہ وہ اور تیز قدم ہوتے۔ یہانتک کہ وہ زمانہ آگیا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے وہ مشکلات ان پر آسان کر دین اور مخالفون کو سمجھ آنے لگی اور پھر وہی مخالف دنیا انکے قدمون پر آگری۔ اور انکی راست بازی اور سچائی کا اعتراف ہونے لگا دل اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہین وہ جب چاہتا ہے بدل دیتا ہے +

www.aaiil.org

یقیناً یاد رکھو۔

تمام انبیاء کو اپنی تبلیغ میں مشکلات آئی ہیں۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو سب انبیاء علیہم السلام سے افضل اور بہتر تھے یہانتک کہ آپ پر سلسلہ نبوت اللہ تعالےٰ نے ختم کر دیا۔ یعنی تمام کمالات نبوت آپ پر طبعی طور پر ختم ہوگئے۔ باوجود ایسے جلیل الشان نبی ہونے کے کون نہیں جانتا کہ آپ کو تبلیغ رسالت میں کس قدر مشکلات اور تکالیف پیش آئیں۔ اور کفار نے کس حد تک آپ کو ستایا۔ اور دکھ دیا۔ اس مخالفت میں اپنی ہی قوم اور چچا اور دوسرے لوگ سب سے بڑھ کر دکھ دینے والے تھے۔ آپ کی مصیبتوں اور تکلیفوں کا زمانہ اتنا لمبا ہوا۔ کہ تیرہ برس تک اپنی قوم سے ہر قسم کے دکھ اوٹھاتے رہے۔ اس حالت میں کوئی نہیں کہہ سکتا تھا۔ کہ یہ شخص کامیاب ہوگا۔ کیونکہ ہر طرف مخالفت کا بازار گرم تھا۔ اور خود اپنے رشتہ دار ہی تشنہ خون ہو رہے تھے۔ جدی اور برادری کے لوگوں نے جب قبول نکیا۔ تو اوروں کو اور بھی مشکلات پیش آگئے۔ غرض اس طرح پر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مصیبتوں کا زمانہ دراز ہوگیا۔

موسیٰ و مسیح علیہما السلام کی قومی تبلیغ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس قسم کے مشکلات پیش نہیں آئے۔ کیونکہ حضرت موسیٰ کی قوم بنی اسرائیل نے ان کو خوشی قبول کر لیا تھا۔ اس لئے قوم کی طرف سے کوئی دکھ اور مصیبت یا روک ان کو پیش نہیں آئی۔ لیکن برخلاف اس کے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی ہی قوم سے مشکلات اور انکار کا مرحلہ پیش آیا۔ پھر ایسی صورت میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابیاں کیسی اعلیٰ درجہ کی ثابت ہوئی ہیں۔ جو آپ کے کمالات اور فضایل کا سب سے بڑھ کر ثبوت ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ تعالےٰ کے اذن و امر سے تبلیغ شروع کی۔ تو پہلے ہی آپ کو یہ مرحلہ پیش آیا۔ کہ قوم نے انکار کیا۔ لکھا ہے کہ جب آپ نے قریش کی دعوت کی۔ اور سب کو بلا کر کہا۔ کہ میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں۔ اس کا جواب دو۔ یعنی میں اگر تمہیں یہ کہوں۔ کہ اس پہاڑ کے پیچھے ایک بڑی بھاری فوج پڑی ہوئی ہے۔ اور وہ اس گھات میں بھی ہوئی ہے۔ کہ موقع پاکر تم کو ہلاک کر دے تو کیا تم باور کروگے۔ سب نے بالاتفاق کہا۔ کہ بے شک ہم اس بات کو تسلیم کریں گے۔ اس لئے کہ تو ہمیشہ سے صادق اور امین ہے۔ جب وہ یہ اقرار کر چکے۔ تو پھر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ دیکھو میں سچ کہتا ہوں۔ کہ میں اللہ تعالےٰ کا رسول ہوں۔ اور تم کو آنے والے عذاب سے ڈراتا ہوں اتنی بات ہی کہی۔ کہ سب آگ ہوگئے۔ اور ایک شریر بولا اٹھا

تبالک سائر الیوم۔

افسوس جو بات انکی نجات اور بہتری کی تھی۔ ناعاقبت اندیش قوم نے اس کو برا ہی سمجھا۔ اور مخالفت پر آمادہ ہوگئے۔ اب اس کے بالمقابل موسیٰ علیہ السلام کی قوم کو دیکھو۔ بنی اسرائیل باوجودیکہ ایک سخت دل قوم تھی۔ لیکن اوضعوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تبلیغ پر فوراً ہی اس کو قبول کر لیا۔ اور اس طرف موسیٰ علیہ السلام سے افضل کو قوم نے تسلیم نہ کیا۔ اور مخالفت کے لئے تیار ہوگئے۔ مصائب کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ آئے دن قتل کے منصوبے ہونے لگے۔ اور یہ زمانہ اتنا لمبا ہوگیا۔ کہ تیرہ برس تک برابر چلا گیا۔ تیرہ برس کا زمانہ کم نہیں ہوتا۔ اس عرصہ میں آپ نے جسقدر دکھ اوٹھائے۔ ان کا بیان بھی آسان نہیں ہے۔ قوم کی طرف سے تکالیف اور ایذا رسانی میں کوئی کسر باقی چھوڑی جاتی تھی۔ اور ادھر اللہ تعالےٰ کی طرف سے صبر اور استقلال کی ہدایت ہوتی تھی۔ اور بار بار حکم ہوتا تھا۔ کہ جس طرح پہلے نبیوں نے صبر کیا ہے۔ تو بھی صبر کر۔ اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کمال صبر کے ساتھ ان تکالیف کو برداشت کرتے تھے۔ اور تبلیغ میں سست نہ ہوتے تھے۔ بلکہ قدم آگے ہی بڑھاتا تھا۔

اور اصل یہ ہے۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر پہلے نبیوں کا سا نہ تھا۔ کیونکہ وہ تو ایک محدود قوم کے لئے مبعوث ہو کر آئے تھے۔ اس لئے ان کی تکالیف اور ایذا رسانیاں بھی اسی حد تک محدود ہوتی تھیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صبر بہت ہی بڑا تھا۔ کیونکہ سب سے اول تو اپنی ہی قوم آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) کی مخالف ہوگئی۔ اور ایذا رسانی کے درپے ہوئی۔ اور پھر عیسائی بھی دشمن ہوگئے۔ جب ان کو سنایا گیا۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام صرف ایک خدا کے بندے اور رسول تھے۔ تو ان کو آگ لگ گئی۔ کیونکہ وہ تو ان کو خدا بنائے بیٹھے تھے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر حقیقت کھولدی۔

یہ قاعدہ کی بات ہے۔ کہ انسان جس کو خدا بنا لیتا ہے۔ اور اپنا معبود مانتا ہے۔ اس کا ترک کرنا آسان نہیں ہوتا۔ بلکہ پھر اس کو چھوڑنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ عیسائیوں کا یہ اعتقاد پختہ ہو گیا ہوا تھا۔ اس لئے جب انہوں نے سنا۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مصنوعی خدا کو انسان بنا دیا۔ تو وہ دشمن جان بن گئے۔ اور اسی طرح پر یہودیوں میں بہت سی مشرکانہ رسومات پیدا ہوگئی تھیں۔ اور وہ حضرت مسیح کا بالکل انکار کرتے تھے۔ جب ان کو متنبہ کیا گیا۔ تو وہ بھی مخالفت کے لئے اوٹھ کھڑے ہوئے۔ اور وہ حضرت مسیح کو معاذ اللہ مکار و کذاب کہنے تھے۔ بالمقابل آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو بتایا کہ تم ان کو کذاب کہتے ہیں خود کذاب ہو۔ وہ اللہ تعالےٰ کا ایک برگزیدہ نبی ہے۔ اس کے علاوہ انکی مخالفت کی ایک ہی بھاری وجہ یہ ہوئی۔ کہ وہ اپنی بے وقوفی اور کم فہمی سے یہ بیٹھے تھے۔ کہ خاتم الانبیاء بنی اسرائیل میں سے آئیگا۔ کیونکہ میں جیسا کہ سنت اللہ ہے۔ آخری نبی کے متعلق جو پیشگوئی ہے ایسے الفاظ میں ہے۔ جس سے ان کو یہ شبہ پیدا ہوگیا تھا۔ وہاں لکھا ہے کہ تمہارے بھائیوں میں سے۔ وہ اس سے مراد بنی اسرائیل ہی کر بیٹھے۔ حالانکہ اس سے مراد بنی اسماعیل تھی پس جب انہوں نے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دعویٰ سنا۔ کہ وہ خاتم الانبیاء ہیں۔ تو ان کی ساری امیدوں پر پانی پھر گیا۔ اور جو کچھ وہ توریت کی اس پیشگوئی کے موافق سمجھے بیٹھے تھے۔ وہ غلط قرار دیا گیا۔ اس سے ان کو آگ لگی۔ اور وہ مخالفت کے لئے اوٹھ کھڑے ہوئے۔

پیشگوئیوں کے متعلق "سنت اللہ"

اصل بات یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں میں سنت اللہ یہی ہے کہ ان میں خفا اور ابتلا کا بھی ایک پہلو ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر یہ پہلو نہ رکھا جاوے۔ تو پھر کوئی امتیاز ہی نہ رہے۔ اور سب کا ایک ہی مذہب ہو جاتا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے امتیاز کے لئے ایسا ہی چاہا ہے۔ کہ پیشگوئیوں میں ایک ابتلا کا پہلو رکھدیتا ہے۔ کوتاہ اندیش۔ ظاہر پرست اس پر اڑ جاتے ہیں۔ اور اصل مقصد سے دور جا پڑتے ہیں۔ اسی طرح پر ان یہودیوں کو یہ مشکل پیش آئی۔ کہ وہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق شک میں پڑ گئے۔ اگر توریت میں وہ پیشگوئی صاف الفاظ میں ہوتی۔ کہ آنے والا نبی بنی اسماعیل میں سے ہوگا۔ اور اس کا نام (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ہوگا۔ اس کے باپ کا نام عبداللہ بن عبدالمطلب ہوگا۔ اور اس کی ماں کا نام آمنہ ہوگا۔ تو یہودی کیونکر انکار کرتے؟ مگر انکی بدقسمتی سے پیشگوئی میں ایسی صراحت نہ تھی۔ وہاں لکھا تھا۔ کہ تیرے بھائیوں میں سے وہ اس سے مراد بنی اسرائیل ہی سمجھتے رہے

الیاس اور مسیح کی آمد ثانی کا فیصلہ

ایسی ہی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے وقت بھی یہودیوں کو ٹھوکر لگی تھی۔ ملاکی نبی میں حضرت مسیح کے آنے سے پہلے ایلیا کے آنے کی پیشگوئی درج ہے۔ جب حضرت مسیح آگئے۔ اور انہوں نے دعویٰ کیا۔ تو یہودی مخالفت کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ کہ پہلے الیاس کا آنا ضروری ہے اس کے لئے وہ انکار کرنے لگے۔ چنانچہ انہوں نے خود حضرت مسیح سے بھی سوال کیا۔ کہ الیاس کا آنا جو مسیح سے پہلے ضروری ہے۔ وہ کہاں ہے؟ حضرت مسیح نے کہا۔ کہ آنے والا الیاس آگیا ہے۔ یعنی وہ یوحنا ابن ذکریا کے رنگ میں آیا ہے۔

www.aaiil.org

ہو تو قبول کرو۔ مگر یہ بات انکی تسلی کا موجب کیونکر ہو سکتی تھی وہ اس بات پر اڑے رہے۔ کہ وہاں کسی مثیل کے آنے کی خبر تو دی نہیں گئی۔ وہاں تو خود ایلیا کے آنے کا وعدہ ہے۔ اس بنا پر وہ انکار کرتے رہے۔ اور دکھ اور تکلیفیں پہونچاتے رہے۔ یہاں تک کہ اب بھی یہودی یہی یقین رکھتے ہیں۔ میرے پاس ایک فاضل یہودی کی کتاب ہے اس نے اس مسئلہ پر ایک لمبی بحث کی ہے اور کہا ہے۔ کہ ہم اس مسیح کو کیوں کر قبول کر سکتے تھے۔ جبکہ اس سے پہلے ایلیا نہیں آیا۔ یہ شخص جو یسوع مسیح ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اس کا دعویٰ بناوٹی اور جھوٹا ہے۔ کیونکہ وہ ایلیا کے دوبارہ آنے کی جھوٹی تاویل کرتا ہے۔ ہم اسکے خالہ زاد بھائی ہیں کیونکر ایلیا سمجھ لیں۔ پھر وہ لوگوں کے سامنے اپیل کرتا ہے۔ کہ ہم کس طرح پر اس شخص کے دعوے کو تسلیم کر لیں۔ جبکہ ہمیں یہ خبر دی گئی تھی۔ کہ پہلے ایلیا آئے گا۔ اس میں کسی مثیل کا وعدہ نہیں کیا گیا۔ آخر میں کہتا ہوں۔ کہ اگر اللہ تعالیٰ قیامت کو ہم سے سوال کریگا۔ کہ کیوں اس مسیح کو قبول نہیں کیا۔ تو ہم ملاکی نبی کی کتاب کھول کر اس کے سامنے رکھدیں گے اسی قسم کے مشکلات ان لوگوں کو کیوں پیش آئے؟ اسکی وجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں پر غور نہیں کیا۔ اور ظاہر الفاظ پر اڑے رہے۔

اسی قسم کے مشکلات اس وقت مسلمانوں کو پیش آئے ہیں۔ لیکن اگر غور کیا جاوے۔ تو ان کے سامنے تو کوئی نظیر فیصلہ موجود نہ تھا۔ لیکن انکے سامنے تو دوبارہ آنے کا مقدمہ سنا شدہ موجود ہے۔ جو خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عدالت سے فیصل ہو چکا ہے۔ انہوں نے تاویل کر کے بتا دیا تھا۔ کہ دوبارہ آنے والے شخص سے مراد وہی نہیں ہوتا۔ پھر کس قدر افسوس ہے۔ ان پر کہ یہ اس فیصلہ سے فائدہ نہیں اوٹھاتے لایلزغ المومن من جحر واحد۔ یہودیوں کو جس پتھر سے ٹھوکر لگی۔ اور وہ الجھتی ہو گئے۔ اسی پتھر سے یہ ٹھوکر کھاتے ہیں؟ یہودی اس وقت دنیا میں موجود ہیں۔ انکی کتابیں موجود ہیں۔ ان سے دریافت کرو کہ کیا یہ ان کا عقیدہ تھا یا نہیں کہ مسیح سے پہلے الیاس آئے گا؟ اور ملاکی نبی کی کتاب میں یہ پیشگوئی درج ہے یا نہیں؟ اور پھر عیسائیوں سے پوچھو اور انجیل میں اس فیصلہ کو پڑھو۔ جو مسیح نے خود کیا ہے۔ مومن تو دوسرے کی مصیبت سے عبرت پکڑتا ہے۔ لیکن ان مسلمانوں نے اس سے کیا سبق سیکھا۔ یہودی عقیدہ ہے۔ جس کی وجہ سے یہودی اور اصل جہنم ہوئے۔ اب کیا یہ بھی یہی چاہتے ہیں؟ میں حیران ہوتا ہوں۔ کہ ان عقلوں کو کیا ہو گیا۔ اگر حضرت مسیح کا وہ فیصلہ جو انہوں نے الیاس کے دوبارہ آنے کے متعلق کیا ہے۔ صحیح نہیں ہے۔ تو پھر مجھے جواب دیں۔ کہ حضرت مسیح [illegible] کیونکر ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ اس میں تو کوئی کلام اور شبہ ہی نہیں۔ کہ ان کے آنے سے پیشتر ایلیا کا آنا ضروری تھا۔ اور ایلیا۔ آسمان سے نہیں آیا۔ پھر حضرت مسیح کیونکر سچے نبی ٹھہرینگے؟ اس عقیدہ فاسدہ سے یہی نہیں کہ یہود یوں کی طرح حضرت عیسیٰ کی رسالت سے انکار کرنا پڑے گا۔ بلکہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت بھی معاذ اللہ ہاتھ سے جائیگی۔ کیونکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آمد اور بعثت حضرت مسیح کے بعد ہے۔ اور جب ابھی تک مسیح ہی نہیں آیا۔ تو پھر اسلام کیونکر سچا ہو گا؟ سوچو اور غور کرو۔ کہ تمہاری ذرا سی ٹھوکر کا اثر کہاں تک پہونچتا ہے؟

سنو اصل حقیقت یہی ہے۔ اور سچا فیصلہ وہی ہے جو حضرت مسیح نے کر دیا تھا۔ اس سے منہ پھیرنا اچھا نہیں ہے

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون ۝

غرض

انبیاء علیہم السلام کو اپنی تبلیغ کی راہ میں بہت سی مشکلات ہوتی ہیں۔ اور انکے مصائب میں سے یہ بھی بڑی مصیبت ہے۔ کہ جس قدر دیر نبی کی کامیابی میں ہوگی۔ اسی قدر ہم و غم اس کا بڑھے گا۔ یہ ان مشکلات سے الگ ہو نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کو بھی منہاج نبوۃ پر قائم کیا ہے۔

اپنی جماعت سے خطاب

ہماری جماعت کے لئے بھی اسی قسم کے مشکلات ہیں۔ جیسے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مسلمانوں کو پیش آتے تھے۔ چنانچہ نئی اور سب سے پہلی مصیبت تو یہی ہے کہ جب کوئی شخص اس جماعت میں داخل ہوتا ہے۔ تو معاً دوست۔ رشتہ دار اور برادری الگ ہو جاتی ہے یہاں تک کہ بعض اوقات ماں۔ باپ اور بھائی۔ بہن بھی دشمن ہو جاتے ہیں۔ السلام علیک تک کے روادار نہیں رہتے اور جنازہ پڑھنا چاہتے۔ اس قسم کے بہت سے مشکلات پیش آتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ بعض کمزور طبیعت کے آدمی بھی ہوتے ہیں۔ اور ایسی مشکلات پر وہ گھبرا جاتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو! کہ اس قسم کے مشکلات کا آنا ضروری ہے۔ تم انبیاء اور رسل سے زیادہ نہیں ہو۔ ان پر اس قسم کے مشکلات اور مصائب آئیں اور یہ اسی لئے آتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر ایمان قوی ہو۔ اور پاک تبدیلی کا موقعہ ملے دعاؤں میں لگے رہو۔ پس یہ ضروری ہے۔ کہ تم انبیاء و رسل کی پیروی کرو۔ اور صبر کے طریق کو اختیار کرو۔ تمہارا کچھ بھی نقصان نہیں ہوتا۔ وہ دوست جو تمہیں قبول حق کی وجہ سے چھوڑتا ہے۔ وہ سچا دوست نہیں ہے ورنہ چاہیئے تھا۔ کہ تمہارے ساتھ ہوتا۔ تمہیں چاہیئے۔ کہ وہ لوگ جو محض اس وجہ سے تمہیں چھوڑتے اور تم سے الگ ہوتے ہیں۔ کہ تم نے اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں شمولیت اختیار کر لی ہے۔ ان سے دنگہ یا فساد مت کرو۔ بلکہ ان کے لئے

غائبانہ دعا کرو

کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی وہ بصیرت اور معرفت عطا کرے جو اس نے اپنے فضل سے تمہیں دی ہے۔ تم اپنے پاک نمونہ اور عمدہ چال چلن سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ تم نے اچھی راہ اختیار کی ہے۔ دیکھو میں اس امر کے لئے مامور ہوں کہ تمہیں بار بار ہدایت کروں۔ کہ ہر قسم کے فساد اور ہنگامہ کی جگہوں سے بچتے رہو۔ اور گالیاں سنکر بھی صبر کرو۔ بدی کا جواب نیکی سے دو اور کوئی فساد کرنے پر آمادہ ہو۔ تو بہتر ہے کہ تم ایسی جگہ سے کھسک جاؤ۔ اور نرمی سے جواب دو بارہا ایسا ہوتا ہے۔ کہ ایک شخص بڑے جوش کے ساتھ مخالفت کرتا ہے۔ اور مخالفت وہ طریق اختیار کرتا ہے۔ جو مفسدانہ طریق ہو۔ جس سے سننے والوں میں اشتعال کی تحریک ہو لیکن جب سامنے سے نرم جواب ملتا ہے۔ اور گالیوں کا مقابلہ نہیں کیا جاتا۔ تو خود اسے شرم آجاتی ہے۔ اور وہ اپنی حرکت پر نادم اور پشیمان ہونے لگتا ہے۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ صبر کا ہتھیار ایسا ہے۔ کہ توپوں سے وہ کام نہیں نکلتا جو صبر سے نکلتا ہے۔ صبر ہی ہے۔ جو دلوں کو فتح کر لیتا ہے۔

یقیناً یاد رکھو۔ کہ مجھے بہت ہی رنج ہوتا ہے جب میں یہ سنتا ہوں۔ کہ فلاں شخص اس جماعت کا ہو کر کسی سے لڑا ہے۔ میں اس طریق کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اور اللہ تعالیٰ بھی نہیں چاہتا۔ کہ وہ جماعت جو دنیا میں ایک نمونہ ٹھہریگی وہ ایسی راہ اختیار کرے۔ جو نقوے کی راہ نہیں ہے۔ بلکہ میں تمہیں یہ بھی بتا دیتا ہوں۔ کہ اللہ تعالیٰ یہاں تک اس امر کی تائید کرتا ہے۔ کہ اگر کوئی شخص اس جماعت میں ہو کر صبر اور برداشت سے کام نہیں لیتا۔ تو وہ یاد رکھے۔ وہ اس جماعت میں داخل نہیں ہے۔ نہایت کار اشتعال اور جوش کی یہی وجہ ہو سکتی ہے۔ کہ مجھے گندی گالیاں دی جاتی ہیں تو اس معاملہ کو خدا کے سپرد کر دو۔ تم اس کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔ میرا معاملہ خدا پر چھوڑ دو۔ تم ان گالیوں کو سن کر بھی صبر اور برداشت سے کام لو۔ تمہیں کیا معلوم ہے۔ کہ میں ان لوگوں سے کسقدر گالیاں سنتا ہوں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ گندی گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط آتے ہیں اور کھلے کارڈوں میں گالیاں دی جاتی ہیں۔ بیرنگ خطوط آتے ہیں۔ جن کا محصول بھی دینا پڑتا ہے۔ اور پھر جب پڑھتے ہیں۔ تو گالیوں کا طومار ہوتا ہے۔ ایسی فحش گالیاں ہوتی ہیں۔ کہ میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ کسی پیغمبر کو بھی ایسی گالیاں

www.aaiil.org

نہیں دی گئی ہیں۔ اور میں اعتبار نہیں کرتا۔ کہ ابوجہل میں ہی ایسی گالیوں کا مادہ ہو۔ لیکن یہ سب کچھ سننا پڑتا ہے۔ جس سے میں صبر کرتا ہوں۔ تو تمہارا فرض ہے۔ کہ تم بھی صبر کرو۔ درخت سے بڑھ کر تو شاخ نہیں ہوتی تم دیکھو۔ کہ یہ کب تک گالیاں دیں گے۔ آخر یہی تھک کر رہ جائیں گے۔ ان کی گالیاں ان کی شرارتیں اور منصوبے بیچ ہیں اگر نہیں تھکا سکتے۔ اگر میں خدا کی طرف سے نہ ہوتا۔ تو بے شک میں انکی گالیوں سے ڈر جاتا۔ لیکن میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ مجھے خدا نے مامور کیا ہے۔ پھر میں ایسی خفیف باتوں کی کیا پروا کروں۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔ تم خود غور کرو۔ کہ ان کی گالیوں نے کس کو نقصان پہونچایا ہے۔ ان کو یا مجھے؟ ان کی جماعت گھٹی ہے اور میری بڑھی ہے۔ اگر یہ گالیاں کوئی روک پیدا کر سکتی ہیں۔ تو دو لاکھ سے زیادہ جماعت کس طرح پیدا ہو گئی۔ یہ لوگ ان میں سے ہی آئے ہیں۔ یا کہیں اور سے انہوں نے مجھ پر کفر کے فتوے لگائے۔ لیکن اس فتوے کفر کی کیا تاثیر ہوئی۔؟ جماعت بڑھی۔ اگر یہ سلسلہ منصوبہ بازی سے چلایا گیا ہوتا۔ تو ضرور رہتا۔ کہ اس فتوے کا اثر ہوتا۔ اور میری راہ میں وہ فتوے کفر بڑی بھاری روک پیدا کر دیتا۔ لیکن جو بات اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو۔ انسان کا مقدور نہیں ہے۔ کہ اسے پامال کر سکے۔ جو کچھ منصوبے میرے مخالف کئے جاتے ہیں۔ پچھان کرنے والوں کو حسرت ہی ہوتی ہے۔

میں کہوں کر کہتا ہوں۔ کہ یہ لوگ جو میری مخالفت کرتے ہیں۔ ایک عظیم الشان دریا کے سامنے جو اپنے پورے زور سے آرہا ہے۔ اپنا ہاتھ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں۔ کہ وہ اس سے رک جاوے۔ مگر اس کا نتیجہ ظاہر ہے۔ کہ وہ رک نہیں سکتا۔

یہ ان گالیوں سے روکنا چاہتے ہیں۔ مگر یاد رکھیں۔ کہ کبھی نہیں رکے گا۔ کیا شریف آدمیوں کا کام ہے کہ گالیاں دیں۔ میں ان مسلمانوں پر افسوس کرتا ہوں۔ کہ یہ کس قسم کے مسلمان ہیں۔ جو ایسی بے باکی سے زبان کھولتے ہیں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ ایسی گندی گالیاں میں نے تو کبھی کسی چوڑھے یا چمارے بھی نہیں سنی ہیں۔ جو ان مسلمان کہلانے والوں سے سنی ہیں۔

وَلَنِعْمَ مَا قِيلَ

ان گالیوں میں یہ لوگ اپنی حالت کا اظہار کرتے ہیں اور اعتراض کرتے ہیں۔ کہ وہ فاسق و فاجر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے اور ان پر رحم کرے (آمین)

ایسے گالیاں دینے والے خواہ ایک کروڑ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں فکر نہیں کرتے۔ یہ جانتے ہیں۔ کہ ایک پیسے کا فاقہ ہی ہلاک کر دیتا ہے اس پیسے کے نقصان کے

سالہتہ نامہ اعمال ہی سیاہ ہو جائے گا۔ پھر میری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ یہ گالیاں دی کیوں جاتی ہیں۔ کیا صرف اس لئے کہ میں کہتا ہوں۔ **قرآن شریف کو نہ چھوڑو۔ اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب نہ کرو۔**

نوٹ غضب کی بات ہے۔ کہ قرآن شریف میں لکھا ہو۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو گئے۔ اور پھر زمین پر نہیں آئیں گے۔ مگر یہ ماننے میں نہیں آتے۔ اور اس عقیدہ مخالف قرآن شریف پر اڑتے ہیں۔

اگر میں نہ آیا ہوتا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ایک سلسلہ قائم نہ کیا ہوتا۔ تو یہ جو کچھ چاہتے کہتے۔ کیونکہ ان کو بیدار کرنے والا اور آگاہ کرنے والا ان میں موجود نہ تھا۔ لیکن اب جب کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے۔ اور میں وہی ہوں۔ جس کو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **حکم** قرار دیا ہے۔ تو پھر میرے فیصلہ پر چون وچرا کرنا ان کا حق نہیں کہتا طریق تقویٰ تو یہ تھا۔ کہ میری باتوں کو سنتے اور غور کرتے انکار کے لئے جلدی نہ کرتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میرے آنے کے بعد ان کا حق نہیں۔ کہ زبان کھولیں۔ کیونکہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہو کر آیا ہوں اور حکم ہو کر آیا ہوں۔ ابھی بہت زمانہ نہیں گذرا۔ کہ مقلد غیر مقلدوں کی غلطیاں نکالتے تھے۔ اور وہ ان کی غلطیاں ظاہر کرتے اور اس طرح پر دوسرے فرقے آپس میں درندوں کی طرح لڑتے جھگڑتے تھے۔ ایک دوسرے کو کافر کہتے۔ اور نجس بتاتے تھے۔ اگر کوئی تسلی کی راہ موجود تھی۔ تو پھر اسقدر اختلاف اور تفرقہ ایک ہی قوم میں کیوں تھا۔؟ غلطیاں واقع ہو چکی تھیں اور لوگ حقیقت کی راہ سے دور جا پڑے تھے ایسے اختلاف کے وقت ضرور تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ خود فیصلہ کرتا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور ایک **حکم** ان میں بھیجدیا۔ اب بتاؤ۔ میں نے کیا زیادتی کی ہے۔ یا کیا قرآن شریف سے کم کر دیا ہے۔ جو میری مخالفت کے لئے اس قدر جوش پیدا ہوا ہے۔

یہ سچ ہے کہ اس وحی کی بنا پر جو اللہ تعالیٰ کی کامل اور

نوٹ اس مقام پر پہنچکر حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز اور تقریر میں ایک خاص جلال اور شوکت تھی جس سے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اپنی عظمت ہو آپ کے دل میں ہے۔ معلوم ہوتی تھی۔ تقریر میں غیر معمولی روز تھا۔ اور وہ پر زور دریا کی طرح بہ رہی تھی۔ پورے طور پر ہم قادر نہیں ہو سکے۔ کہ اس حصہ کو قلم بند کر سکیں تاہم جسقدر کوشش وسعی سے ہو سکا۔ قلمبند کیا ہے۔

(ایڈیٹر)

محید کتاب کی شرح میں ہے۔ میں نے کہا۔ **کہ مسیح مر گیا ہے** لیکن اس کی مخالفت کیوں کی جاتی ہے؟ کیوں یہ قرآن شریف کو غور سے نہیں پڑھتے۔ کیا ان کو شرم نہیں آتی کہ یہ مسلمان کہلاتے ہیں۔ موحد کہلاتے ہیں۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو افضل الانبیاء اور خیر البشر تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن جب وفات کا آپ پر آتا ہے۔ تو اس کے معنے **موت** کرتے ہیں۔ اور جب مسیح پر آتا ہے تو زندہ مع جسم آسمان پر اٹھائے جانے میں۔ ان کی غیرت کو کیا ہوا؟ یہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی ہتک کیوں روا رکھتے ہیں۔ کیا قرآن شریف میں

فلما توفیتنی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہیں آیا۔ اور وہی لفظ مسیح کے لئے **متوفیک** اور **فلما توفیتنی** میں آیا ہے۔ پھر یہ کیا ہو گیا۔ کہ ایک جگہ کچھ اور معنے اور ایک جگہ کچھ اور۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کمزور نبی سمجھا ہے!!! جو انہیں زمین میں دفن کرتے ہیں۔ اور مسیح کو آسمان پر چڑھاتے ہیں!!! اگر آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہوتی۔ اور آپ کے لئے غیرت ہوتی۔ تو کیوں نہیں کہدیتے۔ **کہ وہ بھی زندہ آسمان** پر اٹھائے گئے ہیں۔ تب میں بھی سمجھ لیتا۔ کہ یہ مسیح کی خصوصیت نہیں ٹھہرتے۔ مگر موجودہ حالت میں میرا دل گوارہ نہیں کر سکتا۔ کہ میں قرآن شریف کے ایسے معنے کروں۔ جو خود قرآن شریف اور لغت اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر کے خلاف ہوں۔ اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی **ہتک شان کا باعث ہوں۔**

میں سچ کہتا ہوں۔ کہ جس شخص نے یہ کہا ہے کہ جو شخص یہ کہے۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہیں۔ وہ کافر ہے۔ وہ سچ کہتا ہے۔

اس خصوصیت کے پیدا کرنے کا ہی یہ نتیجہ ہے۔ کہ ۳۰۔ لاکھ مرتد ہو گیا۔

اللہ کے واسطے اس قدر ظلم نہ کرو۔ کہ آن حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور رتبہ کو گھٹایا جاوے۔ جو اس عقیدہ سے برابر گھٹتی ہے۔ کہ وہ تو زمین میں دفن کئے گئے اور مسیح آسمان پر اٹھایا گیا۔ مسیح ہرگز زندہ نہیں رہا۔ وہ مر گیا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ **یا عیسیٰ انی متوفیک**۔ اور خود مسیح نے اقرار کر دیا۔ کہ **فلما توفیتنی** میں پھر کہتا ہوں۔ کہ عیسائیوں کو اعتراض کا موقع نہ دو۔ میری باتوں کو سنو۔ اور غور سے سنو۔ اور پھر اپنی جگہ پر جا کر سوچو۔!!!

www.aaiil.org

ملفوظات و حالات حضرت امام الزمان علیہ السلام

۲۰ اکتوبر ۱۹۰۴ء

مسئلہ ظہر کے وقت ایک صاحب کی خاطر حضرت حکیم نورالدین صاحب نے ایک مسئلہ حضرت اقدس سے دریافت کیا۔ کہ یہ ایک شخص ہیں۔ جن کے پاس بیس بائیس ہزار کے قریب روپیہ موجود ہے۔ ایک سکھ ہے وہ ان کا روپیہ تجارت میں استعمال کرنا چاہتا ہے اور ان کے اطمینان کے لئے اس نے تجویز کی ہے۔ کہ یہ روپیہ بھی اپنے قبضہ میں رکھیں۔ لیکن جس طرح وہ ہدایت کرے۔ اسی طرح ہر ایک شے خرید کر جہاں کہے۔ وہاں روانہ کریں۔ اور جو روپیہ آوے۔ وہ امانت رہے۔ سال کے بعد وہ سکھ ہزار پھر سو روپیہ ان کو منافع کا دیدیا کریگا۔ یہ اس غرض سے یہاں فتویٰ دریافت کرنے آئے ہیں۔ کہ یہ روپیہ جو ان کو سال کے بعد ملیگا اگر سود نہ ہو تو شراکت کر لی جاوے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ چونکہ انہوں نے خود بھی کام کرنا ہے۔ اور انکی محنت کو دخل ہے۔ اور وقت بھی صرف کریں گے۔ اس لئے ہر ایک شخص کی قیمت کے لحاظ سے اسکے وقت اور محنت کی قیمت ہوا کرتی ہے۔ دس دس ہزار اور دس دس لاکھ روپیہ تک لوگ اپنی محنت اور وقت کا معاوضہ لیتے ہیں۔ لہذا میرے نزدیک تو یہ روپیہ جو ان کو وہ دیتا ہے۔ سود نہیں ہے۔ اور میں اس کے جواز کا فتویٰ دیتا ہوں۔ سود کا لفظ تو اس روپیہ پر دلالت کرتا ہے جو صرف بلا محنت کے (صرف روپیہ کے معاوضہ میں) لیا جاتا ہے اب اس ملک میں اکثر مسائل زیر و زبر ہو گئے ہیں۔ کل تجارتوں میں ایک نہ ایک حصہ سود کا موجود ہے۔ اس لئے اس وقت نئے اجتہاد کی ضرورت ہے۔ ۱۲

جو صاحب اس مسئلہ کو دریافت کرنے آئے تھے۔ انکی دینداری واقعی میں قابل رشک ہے۔ کہ اس وقت جب کہ مسلمانوں نے حلال و حرام کی تمیز کو خیرباد کہکر صرف زراندوزی کو اپنا مقصود بنا رکھا ہے۔ یہ صاحب استفسار کے لئے اس قدر سفر دراز طے کر کے آئے۔ صرف اس غرض سے کہ کہیں اس لین دین میں سود نہ ہو جاوے۔ اللہ تعالےٰ اس زمانہ کے کل اہل اسلام کو اسی قسم کی توفیق دیوے۔ کہ وہ اپنے معاملات میں دین کو مقدم رکھیں۔ آمین ایڈیٹر

ظہر کی نماز سے پیشتر حضور علیہ السلام نے کچھ روپیہ جنگی قدر اداکیا ہوگی۔ ایک خادمہ حاضر کیا گیا۔ کہ یہ کہکر دئے کہ چونکہ موسم سرما ہے۔ آپ کو کپڑوں کی ضرورت ہوگی۔ اس صاحبہ کی طرف سے کوئی سوال نہ تھا۔ خود حضور علیہ السلام نے انکی ضرورت کو محسوس کر کے یہ رقم عطا کی۔ جس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے۔ کہ آپ کو مخلص خدام کی ضرورت کا کہ قدر خیال ہے۔

گناہوں سے معصوم انبیاء ہیں۔ لیکن دوسرے لوگ توبہ و استغفار کے ذریعہ سے ان سے مشابہت پیدا کر لیتے ہیں

۲۱ اکتوبر ۱۹۰۴ء

الٰہی رحمت سے مغفرۃ ایک صاحب کے رشتہ دار کسی دنیا سے قبیہ ہو گئے تھے۔ اسکے ذکر پر حضرت حکیم نورالدین صاحب نے عرض کی۔ کہ میں نے ان سے یہ کہا ہے کہ تم اسکے خود استغفار کی تاکید کیا کرو۔ اس پر حضرت اقدس علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ بعض لوگ جو استغفار کے لائق ہیں وہ تو استغفار کرتے ہیں۔ اور دوسروں کو محض خدا کی رحمت سے بھی رہائی مل جایا کرتی ہے۔ جنکی طبیعت میں نیکی ہے۔ انکے لئے اس کی رحمت وسیع ہے۔

ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک نے دریافت کیا۔ کہ کیا اللہ تعالےٰ نے کبھی فارسی زبان میں بھی کلام کی ہے تو آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ ایک دفعہ یہ فقرہ الہام ہوا تھا۔

ایں مشت خاک را اگر نہ بخشم چہ کنم۔

روس و جاپان کی جنگ پر لطیفہ۔ اس جنگ کی ذکر پر حضرت حکیم نورالدین صاحب نے بیان کیا۔ کہ اس قدر خونخوار جنگ ہے۔ کہ ہزاروں آدمی ہلاک ہو رہے ہیں۔ حالانکہ دونوں سلطنتوں کا مذہب ایسا ہے۔ جس کے رُو سے اس جنگ کی مطلق نوبت ہی نہ آنی چاہیئے۔ جاپان کا بدھ مذہب ہے۔ اور اس کے رُو سے ایک چیونٹی کا مارنا بھی گناہ ہے۔ روس عیسائی ہے۔ اور ان کو چاہیئے۔ کہ مسیح کی تعلیم کے بموجب اگر جاپان ایک مقام پر قبضہ کرے۔ تو دوسرا مقام خود اس کے حوالہ کر دیں۔

تین عیسائیوں کی ملاقات آج تین عیسائی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کے لئے تشریف لائے۔ ایک تو جوان تھے۔ جو کہ ایک صاحب کے بچے تھے اور باقی میں سے ایک صاحب ڈاکٹر صاحب تھے۔ جو کہ ضعیف العمر تھے۔ اور ایک قاضی صاحب پشاوری جوان مرد تھے۔ ایک صاحب لاہور میں سے وہ تھے۔ جنہوں نے تحقیق مذاہب کی بنا پر نیاز مندانہ طور پر حضرت اقدس سے کسی زمانہ میں خط و کتابت کی تھی۔ جس کی وجہ سے ان کو کمال شوق حضور علیہ السلام کی زیارت کا تھا۔

عام لوگوں میں ایک مشہور عقیدہ ہے جہاں اکثر لوگ مشرکانہ عقائد کی بنا پر زیارت وغیرہ کے لئے جاتے ہیں۔ وہاں کی نسبت ایک عیسائی صاحب نے ذکر کیا۔ کہ جالندھر کے ضلع کے لوگوں کے لئے وہ یہ کیا کہتے ہیں۔ کہ ایک سفید کبوتر کی ٹانگیں کمزور کر کے قبر پر جھلاوتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ صاحب قبر کی روح اس میں حلول کر آئی ہے اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ یہ کہنا نہیں چاہیئے۔ اس کے بعد حضرت اقدس اور عیسائی صاحبوں میں انجیل کی گفتگو ہوتی رہی۔ جس میں اکثر حصہ میں ڈاکٹر صاحب کی طرف ہی تھا۔

حضرت اقدس ۔ وہم آپکا آنا کس تقریب پر ہوا۔

ڈاکٹر صاحب ۔ صرف زیارت کی غرض سے۔ کیونکہ ایک عرصہ سے شوق تھا۔

حضرت اقدس ۔ مگر تاہم ایسی کونسی تقریب ہوئی۔ کہ آپ وہم آگئے

ڈاکٹر صاحب ۔ میں نے رخصت لی تھی۔ اور یہاں بچوں کو دیکھ آیا تھا۔ وہ لاہور میں ہیں۔ اور خود وہم آیا ہوں۔ بڑا باقاعدہ رخصت کا آپ کی ملاقات ہی تھی۔

حضرت اقدس ۔ اب رخصت کے کتنے دن باقی ہیں۔

مفتی صاحب ۔ (حساب کر کے) ۱۷ دن باقی ہیں۔

حضرت اقدس ۔ تو اب آپ کو یہ ایام یہاں ہمارے پاس ہی گذارنے چاہئیں۔

حکیم نورالدین صاحب ۔ یہ تو آج ہی رخصت ہوتے تھے۔ مگر ان کو میں نے روک لیا ہے۔

حضرت اقدس ۔ جب رخصت ہمارے لئے لی۔ تو پھر رخصت کے ایام ہمارے پاس ہی گذارنے چاہئیں

عیسائی قاضی صاحب ۔ اتنی فرصت نہیں۔ زیارت مقصود تھی سو ہو گئی

حضرت اقدس ۔ ڈاکٹر صاحب کو مخاطب کر کے۔ اب پھر کیا صلاح ہے۔ کتنے دن رہوگے۔

عیسائی قاضی صاحب ۔ نے پھر جلدی جانے کا ارادہ ظاہر کیا۔

حضرت اقدس ۔ یہ مہمانداری کے ادب کے خلاف ہے۔ اور آپکے ارادے کے بھی برخلاف ہے۔ کہ استعجال جلدی کیجاوے۔ میرا ارادہ ہجرات کو سیالکوٹ جانے کا ہے تب تک نہیں۔ پھر اکٹھے چلیں گے۔

اس اثناء میں نماز کا وقت ہو گیا۔ حضرت اقدس نے حکم فرمایا کہ انکی خوابگاہ اور بستر اور خوراک وغیرہ کا اہتمام بہت عمدہ طور سے کر دیا جاوے۔ کہ کوئی تکلیف نہ ہو۔ اور پھر صاحبان تشریف لے گئے۔ دوسرے دن احمدی عمارات اور کارخانوں کو دیکھ کر رخصت ہو گئے۔

www.aaiil.org

۲۲ اکتوبر ۱۹۰۴ء

ایک بیمار شخص کا ذکر ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ انسان حالت تندرستی میں صحت کی قدر نہیں کرتا۔ (کہ ان ایام میں اپنے تعلقات اللہ تعالیٰ سے مضبوط کرے۔ تاکہ ہر طرح وہ اس کا عافیت دنا مرہو) اور جب بیمار ہوتا ہے۔ تو پھر دوبارہ صحت اس لئے طلب کرتا ہے۔ کہ اپنی دنیا کے امر میں مبتلا ہو۔ (اگر اس کا ارادہ خدمت دین ہو۔ تو اس کو صحت کا طلب کرنا گویا منشائے الٰہی کے مطابق ہوگا۔) اسی بیماری کی نسبت ذکر ہوا۔ کہ اس نے کئی سو روپیہ اوگر سے لینا ہو مگر قرض خواہ ان کے غذات ہیں۔ باقی تمام زبانی لین دین ہے۔ اور اسکی دو لڑکیاں ہیں۔

بعض احباب نے تجویز کیا۔ کہ جو کچھ یہ قوم لوگوں کے ذمہ ہیں اور وہ تحریر میں نہیں آئی۔ تو چاہیئے۔ کہ سادہ آدمی گواہ مقرر کرکے اس کی زندگی میں وہ رقمیں ان قرضداروں سے سنوالی جاویں اور تحریر کرالی جاوے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ اس کی ضرور کوشش کرنی چاہیئے۔ یہ بڑے ثواب کی بات ہے۔ ممکن ہے۔ کہ اگر وہ مرجائے۔ تو بیچاری لڑکیوں کو بھی کچھ فائدہ پہنچ جاوے۔ ہمیں منشائے الٰہی کے لئے کہ اس قسم کی احتیاطوں کو اپنے تمام معاملات میں پیش نظر رکھا جاوے۔ اور سہل انگاری سے ان معاملات کو ترک نہ کیا جاوے۔ (ایڈیٹر)

اہل اسلام کی وحدت اور اخوت پر ذکر ہوا۔ کہ عیسائیوں نے بھی اس خوبی کو تسلیم کیا ہے۔ کہ مسلمان لوگ جب مسجد میں داخل ہو جاویں۔ تو ان میں بادشاہ اور فقیر و عرب و عجم کی کوئی تمیز نہیں رہتی۔ اور کسی کو حق نہیں۔ کہ کسی قسم کا امتیاز کرے۔ حالانکہ عیسائیوں میں یہ بات اس سے محروم ہیں۔ خاص انگریزوں کے گرجوں میں عام عیسائی لوگ داخل نہیں ہو سکتے۔ پھر گرجوں میں درجہ بدرجہ چوکیاں لگی ہوتی ہیں۔ اور رومن کیتھلک تو نشست کا ہون پر نام بھی لکھ دیتے ہیں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ مسلمانوں کے مسجد میں یہ ایک بے نظیر نمونہ ہے کہ سب کو یکساں نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ مولانا حکیم نورالدین صاحب نے عرض کی۔ کہ ہماری مسجد میں تو خود امام الوقت بھی مقتدی بیکر نماز پڑھتا ہے (اسمیں یہ سر ہے۔ کہ امت محمدیہ کی اسقدر شان ہے۔ کہ مسیح بھی اس کا مقتدی ہے۔ اور اس امت کے صلحاء لوگ اس کے امام ہیں۔

قادیان کے مہمان خانہ کمیٹی متعلق ضروری نوٹ

مہمان کی تواضع کے متعلق آپ نے فرمایا۔ کہ لنگر خانہ کے منتظم کو تاکید کر دیجاوے۔ کہ وہ ہر ایک شخص کی احتیاج کو مدنظر رکھے۔ مگر چونکہ اکیلا آدمی سب کام کی کثرۃ ہے۔ ممکن ہے۔ کہ اُسے خیال نہ رہتا ہو۔ اس لئے کوئی دوسرا شخص یاد دلایا کرے۔ کسی کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کی تواضع سے دست کش نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ مہمان تو سب یکساں ہی ہوتے ہیں۔ اور جو نئے ناواقف آدمی آتے ہیں۔ تو یہ ہمارا حق ہے۔ کہ انکی ہر ایک ضرورت کو مدنظر رکھیں بعض وقت کسی کو بیت الخلاء کا ہی پتہ نہیں ہوتا۔ تو اسے سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ضرور ہے۔ کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا خیال رکھا جاوے۔ میں تو اکثر بیمار رہتا ہوں اس لئے معذور ہوں۔ مگر جن لوگوں کو ایسے کاموں کے لئے قائم مقام کیا ہے۔ یہ اُن کا فرض ہے۔ کہ کسی قسم کی شکایت نہ ہونے دیں۔ کیونکہ لوگ صدہا اور ہزارہا کوس کا سفر طے کرکے صدق اور اخلاص کے ساتھ تحقیق حق کے واسطے آتے ہیں۔ پھر اگر ان کو یہاں تکلیف ہو۔ تو ممکن ہے۔ کہ رنج پہنچے اور رنج پہنچنے سے اعتراض بھی پیدا ہوتے ہیں۔ اس طرح سے ابتلا کا موجب ہوتا ہے۔ اور پھر گناہ میزبان کے ذمہ ہوتا ہے۔ بیان کیا گیا۔ کہ حضور بعض لوگ جو سرائے خانہ میں نو وارد لوگوں سے مذہبی مناظرے شروع کر دیتے ہیں۔ اور اس میں وہ اپنے خیال اور رائے کے موافق کلام کرتے ہیں۔ جو کہ بعض اوقات بے محل اور حضور منشاء کے خلاف بھی ہوتی ہے اور نو وارد (مثلاً ذی) آدمی اس سے اندازہ لگاتا ہے۔ کہ یہاں کے لوگوں کا یہی مشرب ہوگا۔ حالانکہ یہ بالکل غلطی ہوتی ہے اور اس کا نتیجہ نو وارد لوگوں کے لئے ابتلا ہوتا ہے۔ حضور علیہ السلام نے تجویز فرمایا۔ کہ اس قسم کی کلام ہرگز نہ ہونی چاہیئے۔ ہمارے بعض مناظرین کو چونکہ مناظرے کے ساتھ کلام کرنی پڑتی ہے اور جب وہ بیان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کرتے ہیں۔ تو محل اور موقعہ کے لحاظ سے ان کو ویسو ہی کی نسبت اسی قسم کے لفظ دینے پڑتے ہیں۔ اور وہ متعلقہ وقت ہوتا ہے۔ مگر ہر ایک آدمی اس کا اہل نہیں ہے۔ اور دوسرے لوگ اکثر کسی نبی کی شان میں بھی کوئی کلمہ گستاخی یا بے ادبی کا استعمال کرتے ہیں۔ تو وہ گناہ کرتے ہیں۔ یہ کبھی نہ گمان کرنا چاہیئے۔ کہ حضرت مسیح یا دوسرے انبیاء ایک معمولی آدمی تھے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ اور مقرب تھے۔ قرآن شریف نے مصلحت اور موقعہ کے لحاظ سے آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت ایک لفظ اس قسم کا بیان فرمایا ہے۔ کہ جہاں آپ کے بہت سے انوار و برکات اور فضائل بیان کئے ہیں وہاں بشر شکلم بھی کہدیا ہے۔ مگر اس کے یہ معنے ہرگز نہیں ہیں کہ آن حضرت فی الواقع ہی عام آدمیوں جیسے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ آپکی شان میں اس لئے استعمال فرمایا۔ کہ دوسرے انبیاؤں کی طرح آپ کی پرستش نہ ہو۔ اور آپ کو خدا نہ بنایا جاوے۔ اس سے یہ مراد ہرگز نہیں ہے۔ کہ آپکے فضائل و مراتب ہی سلب کر دیئے جاویں۔

آخر کار تجویز ہوا۔ کہ ایک صاحب ذی وجاہت و ذی اثر کے ماتحت میں مہمانوں کی تواضع کا اہتمام دیا جاوے۔

۲۳ اکتوبر ۱۹۰۴ء

تصاویر کی طرف کثرت توجہ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ناراضمندی

۲۳ اکتوبر کو ظہر کے وقت مفتی محمد صادق صاحب نے حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص کی تحریری درخواست بذریعہ کارڈ کے ان الفاظ میں پیش کی۔ کہ یہ شخص حضور کی تصویر کو خط و کتابت کے کارڈوں پر چھاپنا چاہتے ہیں۔ اور اجازت طلب کرتے ہیں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ میں تو اسے ناپسند کرتا ہوں۔ یہ الفاظ جا کر میں نے اپنے کانوں سے سنے لیکن حضرت مولوی نورالدین صاحب اور حکیم فضل دین صاحب بیان کرتے ہیں۔ کہ اس سے پیشتر آپنے یہ الفاظ فرمائے۔ کہ یہ بدعت بڑھتی جاتی ہے۔ میں اسے ناپسند کرتا ہوں

حضور علیہ السلام کی یہ ناپسندیدگی آپکے وقار و اکاشان کی خاص توجہ کے قابل ہے۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ آپنے اپنی شبیہ مبارک کو بہ حیثیت امام اور مجدد اور خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ ہونے کے ایک خاص مصلحت سے طیار کروایا۔ جس سے آپ کی غرض یہ تھی۔ کہ یورپ اور امریکہ وغیرہ بلاد کے قیافہ شناس دماغ جن کو انسان کی شکل و شباہت دیکھکر اس کی تقوے۔ طہارت۔ راستی۔ اور روحانی بلوغ کے اندازہ کرنے کا ملکہ ہے۔ وہ اس سے مستفید ہوں۔ اور عدم معرفت کی وجہ سے صرف حضور کے دعاوی سنکر انکار کر دینے سے ٹھوکر نہ کھاویں۔ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اس کے بعد آپ کے بعض مریدین کا خیال جن میں سے ایک میں خود بھی ہوں اس کی کثرت استعمال اور تجارتی منفعت کی طرف منتقل ہو گیا۔ لیکن تاہم اپنے دوست میاں نبی بخش صاحب کلرک شملہ اور محسن اور مربی حضرت حکیم نورالدین صاحب کے خیالات دربارہ اشاعت فتاوی کے سننے سے میرے اپنے خیال کی اصلاح ہوتی رہی۔ حتے کہ میری نیت میں اس اصل غرض اور مصلحت کی تکمیل کی طرف خیال غالب ہونے لگا۔ اور دوسرے شعبے کم ہونے لگے۔ یہاں تک کہ خود حضرت امام الزمان علیہ السلام کی زبان مبارک سے اسکی کثرت کا بدعت ہونا کھل گیا۔ الحمد للہ کہ ایک بڑی غلط خیال کی اصلاح ہوئی۔ اور اسی وجہ سے آج کی تاریخ سے میں انکی عام اشاعت اور فروخت کا دروازہ

www.aaiil.org

بند کرتا ہوں۔ اور جو تصاویر طیار شدہ موجود ہیں۔ ان کا اعلان صرف انگریزی لیگزین میں جس کی اشاعت دراصل بلاد یورپ و امریکہ کے لئے ہے۔ ہوا کریگا۔ ہندوستان میں صرف وہی احباب تصاویر حاصل کر سکیں گے۔ جو کسی فارن بلاد میں اسی مصالحت پر تصویر ارسال کرنا۔ یا کسی متلاشی حق کو اسی غرض سے دلانا چاہیں۔ جو حضرت امام الزمان نے ملحوظ رکھی ہے

حسن اندرسن احمدی

مسٹر سٹیفن حسن اندرسن جو امریکہ میں احمدی جماعت میں شامل ہوئے ہیں اور اپنے حضرت اقدس کے دعاوی صحت و مہدویت کو قبول فرمایا ہے درخواست کی ہے۔ کہ میرا نام بزمرہ مبائعین درج کیا جاوے۔ انکی یہ حالت حضرت کی خدمت میں بیان کئے گئے۔ آپنے فرمایا۔ کہ اس کو لکھدیا جاوے۔ کہ مومن جو قوی الایمان ہوتا ہے۔ اسے خدا اکیلا نہیں چھوڑتا قوت ایمانی ایک جذب اپنے اندر رکھتی ہے۔ اسی سے ہمیشہ کام لیتے رہیں۔ اور دعا اور کوشش کریں۔ کہ اکیلے نہ رہیں کیونکہ اکیلے کو بہت سے خطرات کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور شیطان اسی پر ہر طرف سے حملہ کرنا چاہتا ہے۔ تبلیغ بھی کرتے رہیں اور اپنی حالی اور عملی حالت کو درست رکھیں۔ کیونکہ امریکہ میں وہ نشان ہماری جماعت کے ہیں۔ جو کہ بطور پیشرو کے ہونگے۔

۲۷ اکتوبر ۱۹۰۴ء

ٹہالہ سٹیشن پر حضرت اقدس چہل قدمی فرما رہے تھے۔ کہ ایک ضعیف العمر صاحب نے جن کو حضرت اقدس سے شاید کوئی دیرینہ تعارف ہوگا۔ ملاقات کی طرز کلام سے جو مجھے سننے کا اتفاق ہوا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ روحانی فیوض کے حصول کے لئے وہ صاحب خواستگار تھے اور حضرت اقدس شاید ان کو کہتے تھے۔ کہ قادیان آجاؤ اور ان دنیاوی مخموں کو ترک کرو۔ اس پر ان صاحب نے کہا۔ کہ آپ وہاں ہی دعا کر سکتے ہیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ دعا جب کام کرتی ہے۔ جب انسان کی کوشش بھی ساتھ ہو۔ بعض لوگ چاہتے ہیں۔ کہ پھونک مار کر دولا بنا دیا جاوے۔ وہ یہ نہیں جانتے کہ پھونک بھی اسی آدمی کو لگتی ہے۔ جو نزدیک آوے۔ یہ خیال بالکل غلط ہے۔ کہ بغیر انسان کی سعی کے کچھ ہو جاوے۔ قرآن شریف میں ہے۔ لیس للانسان الا ما سعیٰ۔ اور دل کی ہر ایک حالت کے لئے ایک ظاہری عمل کا نشان ضرور ہوتا ہے

جب دل پر غم کا غلبہ ہو۔ تو آنسو نکل آتے ہیں۔ اسی لئے شریعت نے ثبوت کا مدار ایک شہادت پر نہیں رکھا۔ جب تک دوسرا گواہ بھی نہ ہو۔ پس جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ تب تک کچھ نہیں بنتا۔

پوچھا۔ کہ آپ کب واپس ہونگے۔ فرمایا۔ رفتن بہ ارادت و آمدن بہ اجازت۔

طاعون کے ذکر پر فرمایا۔ کہ لوگوں کی استعداد کی ایک یہ نشانی ہے۔ کہ نزول بلا پر سمجھے اس کے کہ استغفار کریں۔ جھوٹی تاویلوں سے دل کو تسلی دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ یہاں بیماری ہوا ہی کرتی ہے۔ یہ وہ ہٹ دھرمی کی علامت ہے۔ جس میں وہ لوگ اسماء میں تصرف الٰہی کو نہیں مانتے۔ پھر یہ تاویل کرتے ہیں۔ کہ دیکھو چین اور لندن میں نہیں۔ مگر ان کو یہ خیال نہیں۔ کہ اپنے نفس کی اصلاح اور فکر کریں۔ اور چین اور لندن کی فکر پڑ جاتی ہے۔

حالات جلسہ سیالکوٹ

تقریر حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحب کہ آپنے بہ حیثیت میر مجلس ہونے کے ۲ نومبر ۱۹۰۴ء کو مقام سیالکوٹ میں جلسہ میں فرمائی۔

دنیا میں بہت سے جلسے ہوا کرتے ہیں۔ جن کے اغراض مختلف ہوتے ہیں۔ بعض مصالح ملکی کے لئے ہوتے ہیں۔ اور بعض اصلاح قوم کے لئے۔ اور بعض دوستی اخلاق کے واسطہ۔ جن تعلق سے خوش قسمتی کے طور پر اللہ تعالےٰ نے آپ صاحبان کو یہ موقعہ دیا ہے۔ کہ ایک لیکچر سنیں۔ اور غور کریں۔ اور قرآن شریف کی تعلیم پر تو ہے ہو۔ قرآن شریف میں ذکر ہے۔ کہ ایک وقت انسان پر ایسا بھی آتا ہے۔ کہ وہ اپنی غفلت پر پچھتاتا ہے مگر اس وقت کچھ بن نہیں پڑتا۔ لو کنا نسمع او نعقل ما کنا من اصحاب السعیر۔ اگر ہم میں ان باتوں کو توجہ سے سنتا اور اس طاقت اور قوت سے کام لیتا جس کا نام عقل ہے۔ تو اصحاب السعیر سے نہ ہوتا۔ عقل ایک قوت انسان کے اندر ہے۔ جس کے استعمال سے وہ بری باتوں سے رکا رہتا ہے۔ اور نفاظ عقل کے معنے رکنے کے بھی ہیں۔ اور عقلمند اون لوگوں کو کہتے ہیں۔ جو کہ جذبات نفسانی کو روکے رکھتے ہیں۔ اس وقت بھی سننے والے وہ ہو عقلمند ہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ اور خدا سے توفیق چاہتا ہوں۔ کہ وہ شوق سے سنیں۔ اور پھر عمل درآمد کی طرف بھی ان کو توجہ ہو۔

مولوی صاحب عبدالکریم صاحب اس لیکچر کو پڑھ کر سنائینگے

ان کو بھی اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے توفیق عطا فرماوے۔ آمین)

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب نے لیکچر شروع کرنے سے پہلے قرآن شریف کا ایک حصہ یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد الخ تبرکاً پڑھکر سنایا۔ اور پھر لیکچر شروع کیا۔

اس لیکچر میں سب سے اول حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی سابقہ لاہور والی زبانی تقریر کے ایک ضروری حصہ کو صاف کیا جس پر بعض نافہم اور جلد باز اخبار نویسوں نے ٹھوکر کھائی تھی۔ یہ لاہور والی زبانی تقریر اگرچہ روزانہ پیسہ اخبار اور روزانہ اخبار عام وغیرہ میں چھپی تھی۔ لیکن کل تقریر میں سے ایک خاص فقرہ پر عدم توجہی کی وجہ سے بعض اخباروں نے بہت ہی نامعقول ریمارک کئے۔ جن میں نے جہانتک غور کیا ہے۔ یہ انکی اپنی ہی بازی کا نتیجہ ہے۔ اور غالباً اس ٹھوکر کا باعث انکے نامہ نگار یا کوئی ایسا شخص ہے۔ جس نے تقریر کو ضبط یا نقل کرتے وقت اس بات کو ذہن سے بالکل اتار دیا۔ کہ ابھی اس تقریر سے پیشتر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے لیکچر میں کیا فرما چکے ہیں اور کل مذاہب موجودہ کے راست باز حامیوں کی نسبت آپ کا کیا خیال ہے۔ وہ الفاظ جن لوگوں کی ٹھوکر کا باعث ہوئے۔ یہ ہیں۔ یاد رکھو۔ کہ میرا مذہب نہیں کہ اسلام کے سوا سب مذاہب جھوٹے ہیں سب سے اول یہ پیسہ اخبار میں شائع ہوئے۔ اور اس کے بعد اخبار عام میں دیکھے گئے۔ اور صرف انہی الفاظ پر حیرت صاحب کو بھی دل کے پھپھولے پھوڑنے کا موقعہ ملگیا۔ اور اس سے یہ سمجھ لیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہی مذہب ہے۔ کہ اسلام کے سوا اور بھی جسقدر مذاہب ہیں۔ وہ بھی سچے ہیں۔ اور اپنی محجوب عقلوں کی وجہ سے یہ نہ سمجھ آئی۔ کہ ابھی جو شخص دو عظیم الشان مذاہب عیسائی اور آریہ ورت کو باطل ٹھہرا چکا۔ اور ان کے عقاید اور اصول کو غلط ثابت کر چکا ہے۔ کیا اس کا یہ مذہب ہو سکتا ہے۔ کہ سب مذاہب ہی حق پر ہیں۔ اگر یہی بات ہے۔ تو اس کے لیکچر سے لوگوں کو کیا فائدہ ہوا۔ اسی غرض سے جب ہم تقریر کو صاف کرتے ہوئے اس موقعہ پر آئے۔ تو البدر نمبر ۳۴ جلد ۳ صفحہ ۲۴ اگست کے صفحہ ۲ کالم ۳ سطر ۲۶ پر ہم نے یہ الفاظ لکھے۔ کہ میرا یہ مذہب نہیں۔ کہ اسلام کے سوا سب مذاہب کی اصل جھوٹی ہے تاکہ حق کے طالبوں کے لئے کسی قسم کی ٹھوکر کا موجب نہ ہوں اور وہ حضرت مسیح موعودؑ کے پاک عقاید اور خیالات سے بہرہ حاصل کریں۔ جہاں تک میرا خیال ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس قسم کے الفاظ ضرور فرمائے تھے۔ کہ جن سے کسی قسم کی اصل حق اور باطل میں نہیں ہو سکتی۔ [illegible] مذاہب میں [illegible] اور یہ آیت [illegible] اور ہمیں [illegible] اس وقت [illegible] کرنا ابھی ضروری معلوم نہیں ہوتا۔

میرا نام

نمبر ۲۸۸

البدر

جلد ۳

نمبر ۱۳ تا ۱۶

بابت ۱۵ تا ۲۸ ماہ دسمبر ۱۹۰۴ء

قیمت سالانہ عہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعۃ کا مذہب

ہمسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ امام و مہتدا

آں کہ حق کہ قرآں نام اوست — ہم بریں زد دار دنیا بگذریم

ہمراہ او شیر شد اندر بدن — جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

زندہ شیراب سیرابی کہ ہست — آنچہ ما را وحی دادا ئی بود

وصل دلدار ازل بابی و محا — اقتدا ئی قول او در جا ست

ہر چہ گفت آں مورد لطف خداست — آنچہ از قرآں بیاموزش بیاں

ہر کہ از اغیار ی کند اجتنا — ہر چہ گوید بشنو و ثابت شو ایماں ما ست

وہ انفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت کرتے وقت ہر ایک بیعت کرنیوالے سے فرماتے ہیں اور طالب بیعت کو چاہیئے کہ ان کو اچھی طرح یاد کرلے اور پھر سچے دل سے اقرار کرے۔ منہ

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۳ بار

میں احمد کے ہاتھ پر اس تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جس میں گرفتار تھا اور جس سے اب تک میرا نفس مجھے ملزم کر رہا ہے اور جو تمام گناہوں سے بیزار ہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ۔ ۳ بار) رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی و ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۳ بار) میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں سو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ؛

پھر اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لیے دعا کرتے ہیں ؛

دس شرائط بیعت

اول — بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم — یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوش کو قابو میں رکھیگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے

سوم — یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کی عادت ڈالیگا اور اپنی کریم نبی خدا علیہ وسلم پر درود بھیجتا رہیگا

چہارم — یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طریق سے

پنجم — یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں خدا تعالیٰ کیساتھ وفادار رہیگا اور ہر حالت میں راضی بقضا ہونگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے نہ پھریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا

ششم — یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکل اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا

ہفتم — یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا۔ اور فروتنی اور عجز اور خوش خلقی اور حلیمی اور نیکی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم — یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ عزیز سمجھیگا

نہم — یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی محض اللہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چلیگا اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم — یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا جو اسی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور قرابتوں اور خاندانوں میں پائی جاتی ہے۔

نوٹ بیعت کا انتشار حضرت امام الزمان نے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو فرمایا۔ (دیکھو مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۱۵۸ تا صفحہ ۱۶۲ مطبوعہ ۱۹۳۲ء)

www.aaiil.org

البدر

البدر اس سال میں جن ابتلاؤں کا نشانہ ہوتا رہا ہے۔ اگر غور کیا جاوے تو اس کے نام کے اندر ہی ان تمام ابتلاؤں کی خبر اول ہی سے موجود تھی۔ کیونکہ ابتلا کی تاریکیوں اور ظلمتوں میں زندگی بسر کرنا۔ اور پھر بھی اپنی چمک و دمک سے عالم کو پُر نور رکھنا بدر کا خاصہ ہے۔ ہمارے آقا اور امام علیہ السلام نے جس وقت اس کا نام البدر تجویز فرمایا تھا۔ تو اس وقت ہی ہمیں یہ خیال گذرا تھا۔ کہ ابتدائی حالتوں میں اس کی روشنی ماند بھی ہو جایا کریگی۔ اور یہ متنبی عاد کا العرجون القدیم۔ کا مصداق ہو کر پھر اپنے کمال کو پہنچتا رہے گا۔ صرف اسکی ابتدائی حالتوں میں انتقادات کو اس لئے وابستہ کیا گیا ہے کہ اس کا نام بدر نہیں۔ بلکہ البدر ہے۔ پس ایک تو اس تخفیف کی وجہ سے اور پھر اس وجہ سے کہ یہ اسم مبارک اس مبارک وجود کا تجویز فرمایا ہے۔ جس کے زمانہ بعثت و ظہور کو نور بدر سے گہرا تعلق ہے۔ اور جس نے مظہر و منصور ہو کر قیامت تک اپنے نور سے اہل عالم کو منور کرنے۔ ان وجوہات اور قدرت کے نظاروں پر نظر ڈالکر وہم میں بھی یہ بات نہیں آسکتی۔ کہ احمدی قوم اس کی سرور اور شگفتگی بخش روشنی سے بیزار ہو کر اس ظلمت کو پسند کریگی۔ جو البدر کی عدم موجودگی سے پیدا ہو سکتی ہے۔ اور وہ اللہ تعالےٰ سے توفیق پاکر ان بادلیہ کو پھاڑ دیگی۔ جو کہ مخالف ہواؤں کے ذریعہ اس کے عالم تاب چہرہ کے سامنے آآ کر اس کی روشنی کو ماند کرتی ہیں۔

البدر کے سرپرست اور ہمدرد اصحاب کے لئے یہ بات خوشی کا موجب ہوئے بغیر نہ رہے گی۔ کہ اس کی موجودہ اشاعت ۶۰۰ ہے لیکن اس میں ایک حصہ ایسا بھی ہے۔ جس کی طرف اخبار نصف قیمت پر ہے۔ اور یا کسی صاحب نے فراخ دلی سے کسی کے نام جاری کرایا ہوا ہے۔ اب اس سال کے آخر میں چونکہ غیر معمولی التوا اشاعت میں ہو رہا ہے۔ اس لئے ہمیں علم نہیں۔ کہ سال شروع میں اس اشاعت پر کیا اثر پڑے۔ ہاں یہ ضروری امر ہے۔ کہ جو لوگ اُن خدمات کے قدر شناس ہیں۔ جو کہ البدر کے ذریعہ قوم کی ہوتی ہیں اور جنہوں نے اُسے چھ سو تک اس خود رسالی میں پہونچا دیا۔ وہ تو اس کی مزدیات حقہ پر نظر ڈالکر کسی صورت سے پہلو تہی نہ کرینگے۔ اور دوسروں کی نسبت ہم کیا کہیں۔ ہماری چھٹی نمبر ۳ کے مطالعہ سے ممکن ہے۔ کہ ان کو بھی استقلال حاصل ہو جاوے۔

نوٹ۔ جو چھٹی اس نمبر میں ہے۔ اُسے ضرور ملاحظہ فرماویں۔

خط و کتابت و نوٹ

امدادی فنڈ۔ منشی محمد یوسف صاحب صابق ہیڈ کلرک انبالہ جنہوں نے البدر کے امدادی فنڈ کے لئے بذریعہ ایک مراسلہ کے شریک کی ہے۔ خود اس پر اس طرح [illegible] کہ دو روپیہ بھی امداد کا کارخانہ کو ارسال کرتے [illegible] کو وصول ہو گیا ہے اور جیسے اس امر سے [illegible] صاحب موصوف نے اپنے قول کو عملاً کر دیا سچا پایا ہے۔ جس کی آج کل اشد ضرورت ہے۔

منشی محمد دین صاحب گرداور قانون گو نے منشی [illegible] صاحب کی تحریک اور اپنی وسعت و صلاحیت سے اس سال ۵۰ روپیہ سے کارخانہ کی امداد کی ہے۔ اس سے قبل ۵۰ روپیہ ارسال کئے تھے اور پانچ اب وصول ہو گئے ہیں۔

توسیع اشاعت۔ منشی محمد اسماعیل صاحب سوداگر چرم ایک خریدار البدر کو دیتے ہیں۔

منشی غلام محمد صاحب کورٹ انسپکٹر عدالت صدر کشمیر کی توجہ آج کل خصوصیت سے البدر کی توسیع اشاعت کی طرف مائل ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب احباب کی ہمت اور کوشش کو بار آور کرے۔ آمین

بقایا دار۔ احباب کی توجہ خصوصیت سے بقائی حساب کی طرف درکار ہے۔ جن اصحاب نے کارخانہ کی ضروریات کو محسوس کر کے وی پی وصول کرنے ہیں۔ یا خود قیمت ارسال کر دی ہے ہیں ان کا مشکور ہوں۔ اللہ تعالےٰ اس ہمدردی کی ان کو جزائے خیر عطا کرے۔

استفسار

مکرمی ایڈیٹر صاحب البدر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اکثر سننے میں آیا ہے کہ ممالک متوسط کے بعض اضلاع میں لوگ قلیل عمر میں بوڑھے ہو کر راہی عالم بقا ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اکی آخری اور انتہا درجہ کی عمر تیس چالیس سال کی ہوتی ہے۔ اُمید کہ آپ یا آپکے اخبار گوہر بار پڑھنے والے اس امر پر روشنی ڈالیں گے۔ کہ آیا اس عمر کے لوگ ممالک متوسط یا کسی اور ملک میں بود و باش رکھتے ہیں۔ غالباً پسیل یا گوندہ وغیرہ اصلی باشندگان ہند ہونگے۔ والسلام

آپکا خادم عبدالرحمان مدرس ہائی سکول قادیان

ریویو

رسالہ فدک۔ یہ ایک ۴۰ صفحہ کا رسالہ مرزا احمد تدر علی صاحب پشاوری احمدی کی بے نظر تصنیف ہے۔ مرزا صاحب اول خود مذہب شیعہ رکھتے تھے۔ لیکن فضل [illegible] جب دستگیری کی۔ تو اس سے کنارہ کش ہو [illegible] کے بعد آپ فرقہ احمدیہ میں شامل ہوئے [illegible] کچھ مذہب شیعہ کی نسبت تحریر کرینگے [illegible] ہو گا۔ اس چھوٹے سے رسالہ میں اپنے دوسرے [illegible] کو چھوڑ کر قرآنی حربہ سے کام لیا ہے [illegible] نہیں جا سکتا۔ اُمید ہے کہ احمدی جماعت اس خدمت کو قبولیت کی نظر سے دیکھے گی۔

یہ رسالہ ۲ قیمت اور [illegible] پر سید عبداللہ صاحب عرب قادیانی سے بھی [illegible]

رسید زر اعانت ۱۸ اکتوبر ۱۹۰۴ء

بابو غلام حسین صاحب حصار ۲ منشی فقیر احمد صاحب امروہہ عصر
محمد قاسم صاحب شاہجہانپور عصر مستری غلام الٰہی صاحب میرٹھ عصر
خواجہ عزیز صاحب کولگام عصر خلیفہ محمد عبداللہ صاحب بنگلور عصر
سید جلال صاحب ڈاکٹر بریلی ۵ منشی فضیل احمد صاحب چندوی ۱۲ للعہ
امدادی فنڈ بابت ۱۹۰۳ء
شیخ محمد عبدالرشید صاحب بٹالہ ۵ بابو فخر الدین صاحب میرٹھ
میاں اللہ رکھا صاحب سیالکوٹ عصر شیخ سراجدین صاحب سانھیر عصر
چوہدری کرم الٰہی صاحب میڈیکل ہال نابھہ ۱۴ عصر
منشی محمد جعفر خان صاحب منڈلا عصر اشتہار
سردار محمد ایوب بیگ صاحب سیالکوٹ سید احمد شاہ صاحب شیخ بدیں عصر
منشی محمد حسین صاحب میانمیر مرزا غلام رسول صاحب انزپور ۵
منشی محمد ہارون صاحب کپورتھلہ میاں دولت علی صاحب میانمیر
شیخ مولا بخش و فضل کریم صاحب عصر حکیم احمد دین صاحب سیالکوٹ
حکیم شاہ نواز صاحب راولپنڈی منشی منصب علی صاحب کوٹلہ
منشی دلاور خانصاحب کشمیر عصر منشی حیدر خانصاحب کوٹ عصر
جواہر بخش صاحب بیگے عصر جناب محمد علی صاحب پشاور
میاں شمس الدین صاحب کوہری منشی محمد دین صاحب راکی چھٹہ ۵
منشی نواب خان صاحب گوجرانوالہ بمد امداد
ایس۔ ایم۔ یوسف صاحب حاجی رحمان بخش صاحب میرٹھ
انبالہ بمد امداد

اگلے صفحہ پر جو تقریر ہے وہ گذشتہ نمبر ۴۰ کا بقیہ ہے۔ دیکھو البدر صفحہ ۶ مورخہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۰۴ء

www.aaiil.org

ماہ رمضان اور روزہ

رمضان

چونکہ ماہ قریب ہے۔ اس لئے میں نے ضروری سمجھا ہے کہ اس کے متعلق ضروری ہدایات اور پند و نصائح عوام کی... واقفیت کے لئے درج اخبار کرتے جاویں۔ کیونکہ یہ ایک بابرکت مہینہ ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کے انوار اور فیوض خصوصیت سے اس میں نازل ہوتے ہیں۔ اور تقوےٰ کی... راہوں کے طے کرنے کے لئے جسقدر قدرت مومن کو اس ماہ میں حاصل ہوتی ہے۔ وہ دوسرے مہینوں میں کم ملتی ہے حضرت حکیم نورالدین صاحب اور حضرت اقدس کی تقریروں سے بھی یہ امر واضح ہے۔ کہ حصول تقوےٰ کے لئے یہ مہینہ ایک غیر مترقبہ نعمت خداوندی ہے۔ گویا روزہ ایک تریاق ہے۔ جو سموم نفسانیہ کے دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور نفس کے سرکش گھوڑے کو اس ماہ میں تنبیہ دے کر سال بھر کی سواری کے لئے درست کر لیا جاتا ہے۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے۔ تو جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔ اس حدیث سے بھی ظاہر ہے۔ کہ اوخال جنت کے بہت سے اسباب اس ماہ میں میسر ہوتے ہیں اب ... ذیل میں اختصار کے ساتھ روزہ کے ظاہری و باطنی آداب لکھے جاتے ہیں۔ ظاہری آداب میں سے یہ باتیں ہیں کہ روزہ کے وقت میں دیدہ دانستہ کسی شے کو کسی ذریعہ سے اپنے پیٹ میں نہ پہونچاوے۔ جماع اور اخراج منی تو کجا اگرچہ بیوی سے بوس و کنار..... کرنا روزہ کے لئے ممنوع ہیں لیکن جس شخص کو یہ ذوق ہو۔ کہ وہ قدوۃ لقمانیہ کا مغلوب ہو کر حد سے گذر جائے گا۔ یا اوس کی منی خارج ہو جاوے گی۔ اسے بوس و کنار سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص جنبی ہے۔ یا احتلام ہو گیا ہے۔ اور اس نے روزہ رکھ لیا ہے اور کسی حالت ناپاکی میں صبح ہو گئی ہے۔ تو اس کے روزہ میں کسی قسم کا فرق نہ آویگا۔ وہ صبح کو غسل کرے۔

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت اور مریض و مسافر و ہر ایک ایسا شخص جس کو روزہ رکھنے کی قوت نہ ہو تو روزہ نہ رکھے۔ پھر قضا کرے۔

سحری کو دیر کر کے کھانا۔ خوبانی سے افطار کرنا۔ افطاری میں جلدی کرنا۔ کثرت سے اس ماہ میں جرأت کرنی۔ تلاوت قرآن۔ درس۔ وعظ و تذکیر و تحریر وغیرہ دیگر عبادات و نوافل کا انتظام اس ماہ میں زیادہ کرنا چاہیئے۔

سفر میں روزہ کی نسبت اگرچہ اخبار الحکم والبدر میں یہ بھی شائع ہو چکا ہے۔ کہ روزہ کا رکھ لینا حرج نہیں۔ لیکن بعد کے فیصلوں سے یہی فیصلہ قطعی ثابت ہوتا ہے۔ کہ حالت سفر میں روزہ رکھنا اللہ تعالےٰ کے احکام کی بے حرمتی ہے۔ کیونکہ مومن کو بذات خود تو عبادتوں کی ان صورتوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ صرف احکام خداوندی کی تعمیل اور بجا آوری... اس کا کام ہے۔ اور مسافر کے لئے ارشاد خداوندی جو خاص ماہ رمضان کے لئے ہے۔ یہ ہے

فمن شهد منكم الشهر فليصمه ومن كان مريضا او على سفر فعدة من ايام اخر يريد الله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر پ ۲ ع ۲۳

ان آیات میں جو خاص ماہ رمضان کے لئے ہیں۔ ارشاد خداوندی یہی ہے۔ کہ مسافر روزہ نہ رکھے۔ اور اس کی کو بعد میں پورا کرے۔

روزہ رکھنے کے باطنی آداب

صاحب حقیقت اکابرین نے جن کو اللہ تعالےٰ نے نور فراست عطا کیا ہے۔ روزہ کو تین قسموں میں منقسم کیا ہے ایک ان میں سے عوام کا روزہ ہے۔ کہ ان کو روزہ سے سوائے اس کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ کہ پیٹ اور شرمگاہ کو ان کی خواہشوں اور آرزوؤں کے پورا کرنے سے روکے رکھیں دوسرا خاص آدمیوں کا روزہ ہے۔ جن کی چشم بصیرت عوام کی نسبت زیادہ کھلی ہوئی ہوتی ہے۔ اور وہ گویا مشرف کے چشمے کے قریب پہونچے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کا روزہ یہ ہوتا ہے۔ کہ آنکھ۔ کان۔ زبان۔ ہاتھ۔ پاؤں اور تمام اعضاء کو ان کے متعلق ہر ایک قسم کے گناہوں سے روکتے ہیں۔ مثلاً نظر کو نیچا رکھتے ہیں۔ کہ وہ کسی غیر محرم عورت پر یا ایسی شے پر جس کا دیکھنا حرام ہے۔ یا وہ مخش خیالات کی محرک ہے۔ نہ پڑ جاوے۔ زبان کو بے ہودہ باتوں۔ جیسے غیبت۔ چغلی۔ فحش گوئی۔ جھگڑے کے سخت الفاظ بات کرنے سے باز رکھتے ہیں۔ اور سوائے کلمہ خیر کے منہ سے نہیں نکالتے اسی طرح کانوں سے کوئی بری بات یا ایسی آواز جو خدا سے غافل کر دینے والی ہو۔ نہیں سنتے یعنے ایسی مجلسوں اور موقعوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ جہاں ایسے کانوں میں ایسی باتیں پڑ سکیں۔ اور ایسی ہی اپنے ہاتھ۔ پاؤں۔ دیگر اعضاء کو محفوظ رکھتے ہیں۔ اور ان سے کوئی ایسا کام نہیں لیتے۔ جس سے اللہ تعالےٰ کے احکام کی تعظیم اور تعمیل میں فرق آوے۔ تیسری قسم روزہ کی وہ ہے جو کہ اخص خواص لوگ رکھتے ہیں۔ گویا کہ وہ بحر معرفت کے تیراک ہیں۔ کہ جہاں چاہتے ہیں۔ غوطہ لگا کر تفویض توکل رضا بہ قضا اور رضوان من اللہ کے بیش بہا خالص موتی جھولیاں بھر بھر کے لاتے ہیں۔ ان کا روزہ یہ ہے۔ کہ وہ اپنے دل اور دماغ میں کوئی بری ہمت اور دنیوی افکار ہرگز آنے نہیں دیتے۔ صرف اللہ تعالےٰ کی رضامندی اور آخرۃ کی فکر میں محو رہتے ہیں۔ اون کا مراقبہ اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے۔ اور روزہ سے اصل مقصد یہی ہے کہ اون تمام کمالات کو انسان حاصل کرے۔ اور اپنی نفسانی خواہشات اور آرزوؤں پر حکمرانی کرنے کی اسے عادت حاصل ہو۔

منجملہ اون باتوں کے جو کہ روزہ کی متمم ہیں۔ یہ بھی ہے کہ سحری اور افطار حلال رزق پر ہو۔ اور افطار کے وقت رنگا رنگ کی نعمتوں سے شکم کو اسقدر پُر نہ کیا جاوے کہ رات کی عبادت اسے محال ہو۔ اور اصل مطلب روزہ سے ہے۔ وہ فوت ہو جاوے۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ جو قوتیں انسان کو برائیوں کی طرف رغبت دلاتی ہیں۔ اور شیطان کو حملہ کرنے کا موقعہ دیتی ہیں۔ وہ کمزور ہو کر الٰہی ارشاد کے ماتحت کام کریں۔ غرضیکہ روزہ دار کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ ہر ایک پہلو سے اس بات کی نگہداشت کرے کہ اس کے سارے دن کی محنت کسی ذرا سی غفلت کی وجہ سے ضائع نہ ہو جاوے۔ اسی واسطے افطار کے وقت خاص... مومنوں کی حالت امید و بیم میں ہوتی ہے۔ عام لوگوں کو تو کھانے پینے کی فکر ہوتی ہے۔ اور ان کو یہ فکر ہوتی ہے۔ کہ آیا میرا یہ روزہ قبول بھی ہوا ہے۔ کہ نہیں۔

تراویح کی نماز کی نسبت ہماری اپنی معلومات یہ ہیں۔ کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار ماہ رمضان میں بعد از نماز عشاء تین شب متواتر اے باجماعت ادا فرمایا۔ لیکن چوتھی شب کو آپ وقت پر تشریف نہ لائے اور بہت دیر کے بعد صحابہ کرام کو فرمایا۔ کہ مجھے ان پر مداومت کرنے سے انکے فرض ہو جانے کا خطرہ تھا اس شب کے بعد التزام ترک کیا کر دیا۔ حضرت عمر رضہ نے یہ معلوم کر کے کہ اب انکی فرضیت تو کسی صورت میں نہیں رہی۔ ان کو باجماعت ادا کرنے کا التزام رکھا۔

اب رہی یہ بات کہ نماز تراویح کس قدر رکعت ہیں۔ اور آیا یہ تہجد کی نماز سے علاوہ کوئی نوافل ہیں۔ تو واضح ہو۔ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے ثابت ہے۔ کہ رمضان اور غیر رمضان میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ۱۳ رکعت سے زیادہ جنمیں وتر بھی شامل ہیں۔ نوافل ادا نہیں کئے اور انہی ۱۳ رکعت میں آپنے بسا اوقات ساری ساری رات گذار دی ہے اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایسے لوگوں کے لئے جن پر آخر حصہ شب میں اٹھنا محال ہے نماز تہجد کو بعد از عشاء گذارنے کا نام ہی تراویح ہے۔ ہمیں خدا کے فضل سے ۳ ماہ رمضان قادیان میں گذرے ہیں۔ لیکن حضرۃ اقدس اور دیگر صحابہ کبار کی شمولیت سے ہمنے کوئی التزام مروجہ

www.aaiil.org

حضرت اقدس کے مبارک ارشاد پر فدا ہو جانے والی پرجوش روحوں کی احتیاج۔

ایک سال کے قریب عرصہ گذرتا ہے۔ کہ حضرت اقدس نے رسالہ میگزین موسومہ ریویو آف ریلیجنز کی کثرت اشاعت کی اشد ضرورت کو محسوس کر کے جملہ احباب و مخلصین کی توجہ کو اس رسالہ میگزین کی اعانت و امداد کی طرف مبذول کر کے پرزور تاکیدی الفاظ میں ظاہر فرمایا تھا۔ کہ اسکی تعداد اشاعت کسی صورت میں دس ہزار سے کم نہیں ہونی چاہیئے۔ چنانچہ اس تاکیدی ارشاد میں حضرت اقدس علیہ السلام کا ایما تھا۔ اور سخت تاکیدی حکم تھا۔ کہ۔

"اگر بیعت کرنیوالے اپنی بیعت کی حقیقت پر قائم رہ کر اس بارہ میں کوشش کریں۔ تو دس ہزار خریدار کا پیدا ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ بلکہ جماعت موجودہ کے لحاظ سے یہ تعداد خریداری بہت کم ہے۔ اور ساتھ ہی فرمایا۔ اور حد سے بڑھ کر تاکیدی الفاظ میں فرمایا۔ کہ۔

"میں پورے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے مخلص جوانمردوں کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ اس رسالہ کی اعانت و مالی امداد میں جہاں تک ان سے ممکن ہے۔ اپنی ہمت و کہلاوین اور اس خدمت میں جان توڑ کر کوشش کریں۔

حضرت اقدس کے اس حد سے بڑھے ہوئے تاکیدی حکم کی تعمیل میں ابتدائی تازہ جوش میں اکثر مقامات کے باہمت احباب و مخلصین نے پوری جوانمردی و اخلاص مندی کا بین نمونہ دکھلایا۔ اور اس سعی کا ہی نتیجہ ہے۔ کہ قلیل عرصہ میں تعداد خریداری اڑھائی ہزار تک پہونچگئی ہے۔ لیکن خاص مقامات سے خاص وقت کے لئے ان جوش بھائے اعانت کا ابھر کر جھوٹ دھیما پڑ جانا ظاہر کرتا ہے۔ کہ اس حکم کو مختص المقام یا مختص الزمان قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ یہ حکم جملہ افراد جماعت احمدیہ کے لئے ہمیشہ کے لئے واجب العمل تھا۔ اور کم از کم جب تک تعداد خریداری دس ہزار تک نہ پہنچ جاتی۔ اپنے باہمت احباب کو اس کی اعانت میں کوئی پہلو کوشش کا فروگذاشت نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ بلکہ قدم آگے ہی بڑھانا مناسب و شایان تھا۔

چونکہ حضرت اقدس کی فرمائی ہوئی تعداد تک رسالہ کے پہنچنے میں ابھی بہت کمی ہے۔ اس واسطے جملہ برادران و احباب کی خاص توجہ و ہمت درکار ہے۔ علاوہ مالی اعانت کے اگر اپنی بہادری جماعت احمدیہ میں سے پانچ فیصدی بھی ایسے باہمت مخلص احباب نکل آویں۔ جو کم از کم فی کس ایک ایک رسالہ کے خریدار بنیں۔ تو تعداد خریداری ہمیشہ دس ہزار سے بھی بڑھ جاتی ہے۔ امید ہے۔ کہ آپ جملہ برادران حضرت اقدس کے اس تاکیدی ارشاد کو ہمیشہ تازہ ارشاد سمجھ کر رسالہ ہذا کی کثرت اشاعت کے لئے اپنے سن توں و ہمت تن کسی قسم کی امداد سے دریغ نہ رکھیں گے۔ دلی دعا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ تمام سعادتمند روحوں کو امام صادق علیہ السلام کے حکم کی بجاآوری کے لئے ایک تازہ جوش سے پر کر دے۔ اور ما ور دم مرسل من اللہ کے دہن مبارک سے نکلی ہوئی باتیں (جو مشیت ایزدی سے نکلی ہیں۔ اور ضرور پوری ہو کر رہیں گی) پوری ہوں۔ اور معاونین اپنی اس سعی فی سبیل اللہ کے صلہ میں حسنات و ثواب دارین کے مستحق بنیں۔ اللہ کرے۔ ایسا ہی ہو۔ آمین ثم آمین

نوٹ۔ تمام درخواست ہائے خریداری و اعانت بنام منیجر صاحب میگزین ہونی چاہیئے۔ منیجر

افضلیت حسینؑ کے شیدائی غور کریں

شیعوں کو تو یہ حق ضرور حاصل ہے۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام حسین علیہ السلام کے بالمقابل اپنی افضلیت کا ذکر خیر فرماویں۔ تو جو کچھ انکے منہ میں آوے۔ کہہ گذریں کیونکہ جو درجہ معبودیت اور کل انبیاء سے فضیلت کا اہل شیعہ نے حسین علیہ السلام کو دے رکھا ہے۔ وہ اسی بات کو چاہتا ہے۔ لیکن ہمیں افسوس ہے۔ تو ان مسلمانوں پر جو کہ اہل سنت و جماعت کہلا کر پھر اہل شیعہ کے ہم زبان ہو رہے ہیں۔ اور اپنے ان اعتقادات کو جو کہ امام خلفائے راشدین اور امام اربعہ کی نسبت لگے ہیں۔ پس پشت ڈالدیا ہے۔ اور بغض اور تعصب سے اندھے ہونے کی وجہ سے شیعوں کے قدم بر قدم چلکر چاہتے ہیں۔ کہ اصحاب کبار رضی اللہ عنہم کی نسبت زبان طعن و تشنیع دراز کریں۔

دراصل ان لوگوں کو ایک بڑی غلطی لگی ہے۔ جسکی وجہ سے انھوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس قسم کے کلمات سے ٹھوکر کھائی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہونے کا ہے اور اہل سنت والجماعت کے اعتقاد میں یہ بات پڑی ہوئی ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کو حضرت حسین علیہ السلام پر فضیلت ہوتی ہے۔ کیونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اور عثمان رضی اللہ عنہم جو آن حضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہوئے ہیں۔ ان تمام کے ہاتھ پر دوسرے اصحاب کبار اور مومنین کے ساتھ حضرت حسین علیہ السلام نے بھی بیعت کی۔ اور اطاعت کا اقرار کیا۔ جس سے خلفائے راشدین کی فضیلت حسین علیہ السلام پر ظاہر ہے۔ پس کیا وجہ ہے۔ کہ مسیح موعود علیہ السلام کو جو آپ کا خلیفہ ہے۔ اس پر فضیلت نہ ہو۔ ورنہ بصورت دیگر ان کو ماننا پڑیگا کہ نعوذ باللہ سب سے بڑی غلطی حضرت صدیق اکبر رضہ سے ہوئی۔ کہ حضرت حسین جیسے امام کی موجودگی میں ان سے اور انکے والد ماجد سے آپنے بیعت لی۔ اور نہ صرف صدیق اکبر رضہ بلکہ حضرت عمر اور عثمان رضہ پر بھی یہی اعتراض وارد ہوتا ہے کیونکہ جس حالت میں آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی امتی کو حضرت حسین پر فضیلت نہیں ہو سکتی۔ تو کیا وجہ ہے کہ خلفائے اربعہ کو آپ پر فضیلت ہو۔ اور پھر اس طرح سے ف کل اصحاب کبار پر آتا ہے۔ کہ باوجود حضرت حسین کی موجودگی کے انہوں نے دوسرے لوگوں کو خلیفہ اور امام منتخب کیا اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسہ کو یہ خدمت سپرد نہ کی۔ پس ظاہر ہے۔ کہ سب ان کا یہ اعتقاد ہے۔ کہ اس امت کے خلفائے راشدین کو حضرت حسین پر فضیلت ہے۔ تو حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام یعنے حضرت مرزا صاحب کو بھی ان پر فضیلت ہونی چاہیئے۔ اور ہے۔

کچھ عورتوں کی نسبت

گذشتہ اشاعت سے آگے۔

سلسلہ کہانے دیکھو نمبر ۳۳ ص

(۴) ابن عباس رضؓ نے روایت کی ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کو یہ چار چیزیں مل گئی ہیں۔ اس نے دنیا و آخرت کی بھلائی پائی۔ (۱) شکر کرنے والا دل (۲) اللہ کا ذکر کرنے والی زبان (۳) ابتلاؤں پر صبر کرنیوالا دل (۴) ایسی بیوی جو نہ اپنے وجود میں خیانت کرے۔ نہ شوہر کے مال میں۔ (نقل کیا اسی بیوی نے

(۵) طلق بن علی نے روایت کی ہے۔ فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنی کسی ضرورت کے لئے بلائے تو اُسے فوراً حاضر ہو جانا چاہیئے خواہ کھانا پکا رہی ہو (ترمذی نے اس کو نقل

(۶) ام سلمہ رضؓ نے کہا ہے فرمایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اس حال میں مرے۔ کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہو وہ جنت میں ہوتی ہے (ترمذی نے اُسے نقل کیا۔

(۷) انس رضؓ سے روایت کی ہے۔ فرمایا۔ رسول اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنے والی اور رمضان کے مہینے کے روزے رکھنیوالی اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرنے والی عورت کو حق حاصل ہے کہ جس دروازے سے چاہے۔ جنت میں داخل ہو (ابن حبان نے حلیہ میں نقل کیا)

اخیر میں میں دعا کرتی ہوں۔ کہ خداوند کریم میری تمام بہنوں کو تابعداری شوہروں کی توفیق عطا فرماوے۔

خاکسار
احمدی خاتون ارمنیہ گجرات

www.aaiil.org

مورخہ ۱۸/ نومبر ۱۹۰۳ء

حیرت صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

گذشتہ اشاعت سے آگے

ثقہ اور صحابی جو یہ حدیث اسامہ کی اسی حدیث پر عمل کرتے تھے جس کو ابو سعید خدری نے روایت کیا اور انہوں نے اس حدیث کو ترک کر دیا تو ان صحابہ کے اس عمل پر حیرت صاحب نے جو رائے ظاہر کی ہے۔ حیرت صاحب کی اصل عبارت مضمون ذیل ہے۔ ایک بات اور جس دیکھنے کے قابل ہے یہ ہے کہ ابن عباس اور ابن عمر اسامہ کی حدیث پر عمل کرتے تھے اور مدت تک ان دونوں اصحابوں کا عمل اس حدیث پر رہا لیکن دونوں نے جب ابو سعید خدری کی حدیث سنی تو وہ اسکے ساتھ ہو گئے۔ اور اسامہ کے قول سے رجوع کیا۔ میں اس رجوع کرنے کو تو تسلیم کرتا ہوں لیکن سوال یہ ہے کہ رجوع کرنا وحی الٰہی کے نزول پر منحصر ہوا تھا کہ کل مسلمان ابن عباس اور ابن عمر کے ساتھ ہو جاویں یہ انکی ذاتی رائے تھی جیسے اسامہ کی حدیث قبول کرتے تھے جب ابو سعید خدری کی حدیث سنی تو اسامہ کی حدیث سے زیادہ پختہ لگی۔ اسکو قبول کر لیا۔

اب حیرت صاحب ابو سعید خدری کی حدیث کو ترک کرنے کی وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ انکے ذاتی خیالات کا خون تھا۔ اسی طرح ابن عباس اور ابن عمر کے جواز ثابت کرنا تھا پھر ابن عباس اور ابن عمر کے جواز سے انکو کیا واسطہ۔ غرض ہمیں اور زیادہ اس بحث کو طول دینے سے کچھ غرض نہیں ہے صرف یہ ظاہر کرنا تھا کہ احادیث اور تاریخ سے حیرت صاحب کی بابت حیرت صاحب کا خود اپنا خیال جو انہوں نے ظاہر کیا ہے کہ اپنے بے بنیاد خیالات کی تائید میں وہ کس طرح سے پریشان اور پشیمان ہوتے ہیں

قول - تمہارے مرید کی ایک اخبار ہے ہمیں ہمارے مضامین کے سلسلہ کا جواب چھپنا شروع ہوا تو ہم اسمیں تمہیں کو حکمت بناتے ہیں اور تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ تم ایسی لغو باتیں لکھوا کے اپنی اور اپنے مرید کی قابلیت کی پردہ دری نہ کراؤ۔

اقول - بیشک ایک سلسلہ اخبار البدر میں شروع ہوا ہے جو غالباً اب اس اخبار کا ایک جزو ہو گیا ہے اور جب تک تم اپنی لغو اور مہمل اعتراضات اور گندہ دہنی سے باز نہ آؤ گے انشاء اللہ بشرط صحت و فرصت اسکو مدت دراز تک سے معلوم کب تک قائم رکھا جائیگا اور یہ خود معلوم ہو جاویگا اور منصف دیکھ لیں گے کہ کسکی پردہ دری ہو رہی ہے جس سے اول اسبات کی تصدیق ہو جاویگی کہ **مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ بَارَزَنِیْ بِالْحَرْبِ** بہت صحیح ارشاد ہے۔ اور دوم جن الہامات کے متعلق تم نے دریدہ دہنی سے فریاد شی گالیاں دی ہیں انمیں سوائی فہمی کے اور **اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰہِ** - الہام الٰہی کی صداقت بھی صاف طور پر ظاہر ہو جائیگی۔

قول - تماشہ تو یہ ہے جب کہ ہماری بیسیوں کتابیں موجود ہیں تمہارا مرید ہماری ایک مسدس کو پسند جاتا ہے اور دینی معاملات میں ہمارے اشعار سے استدلال لاتا ہے۔ حالانکہ ان اشعار کا مطلب ہی وہ نہیں سمجھتا

اقول - عجیب بات ہے اے مہربان من تمنے یہ تماشہ کیا ہی کیوں ہے اور تم گھبرائے کیوں جاتے ہو خاطر جمع رکھو تمہاری کسی کتاب کو بلکہ اخبار کریزن گزٹ کو نہیں ضمیمجات اور اشتہارات کو بھی چھوڑا نہیں جاویگا اب رہی یہ کہ مسدس کے اشعار سے دینی معاملات میں استدلال کیا ہے اسکا سبب بھی تو مضمون نمبر ۳ میں بیان کر دیا ہے کہ مسدس کی بابت حیرت صاحب نے یہ شعر خود لکھا ہے۔

"خود دخل اسمیں رائے کو ہرگز دیا ہے
حدیث و قرآں سے جو کچھ لیا ہے"

لیکن باوجود اس دعوے کے پھر تم کیوں گھبرائے اور حیرت زدہ ہو کر کہنے لگے کہ مرزا صاحب کی ڈگری ہے دیکھو کیا غضب کی بات ہے کہ تمہارا مرید دینی معاملات میں ہماری مسدس سے استدلال لاتا ہے۔ اجی مہربان اگر خود اپنی ہی منطق کے موافق اب تم ایماندار ہو تو کیوں **علانیہ** اقرار نہیں کرتے کہ میرا مرید دینی معاملات کی بابت جو یہ شعر لکھا ہے وہ غلط لکھا تھا اس مسدس کو آئندہ سے میری ہی منطق کے موافق پھاڑ کر سنڈاس میں پھینکی ہوئی کے برابر سمجھ لو یہ کہ اب والشعراء یتبعہم الغاوون کی تصدیق ہو گئی ہے۔ اور اگر تمہارے ہی قول کے موافق ہم تمہاری ان اشعار کا مطلب نہ سمجھے ہیں تو مہربان اس چیستان کو حل کر کے دکھاؤ اور سمجھا دو۔

قول - ہم تمہارے مقابلہ میں جہلا نہیں اور تمہارے دوستوں مریدوں کو اپنی قابلیت کا بہت بڑا غلو ہے اپنی کتاب مقدمہ تفسیر الفرقان پیش کرتے ہیں اور ہم دعوے کرتے ہیں کہ اگر آپ اسکے کل مضامین میں سے ایک مضمون کی مثل ہی لکھدیں تو ہم آپ کو مبلغ پانسو روپیہ انعام دیتے ہیں مگر نہیں آپ چند سطریں بھی نہیں لکھ سکتے۔

اقول - خاطر جمع رکھئے۔ آپکی درخواست کے موافق اس مضمون کے متعلق ابھی بحث شروع کر دیتے ہیں لیکن یہ پہلے ہمکو بتا دو کہ یہ جو کچھ تم نے لکھا ہے واہی تباہی اور حیرت زدہ قلب کا نتیجہ تو نہیں ہے یہ ہم اسلئے دریافت کرتے ہیں کہ تمنے "واہی تباہی" لفظ پر نکتہ چینی کی ہے اور ہم درجنوں اقوال تمہارے نقل کر کے عنقریب اس کا ثبوت دینگے۔ اور تمہارے اس قول کو اسلئے واہی تباہی سمجھتے ہیں کہ ابھی اس سے پہلے تم حضرت اقدس کے انعامی اشتہار پر نکتہ چینی کر کے لکھ چکے ہو کہ اس قسم کے تحریرات اگرچہ عوام الناس کو خوش کر دیتی ہیں مگر عالی ظرف اور متین اشخاص حقارت سے دیکھتے ہیں اور سنتے ہیں اسکی ضرورت نہیں ہے کہ فضول دعووں سے اپنی قابلیت منوائی جاوے۔ سو اب آپ ہی سمجھا دیں کہ کیوں انمیں سے ایک بیان واہی تباہی نہیں ہے۔

قول - آپ کو ابھی تک نہ دعوے میں تمیز ہے نہ دلیل میں نہ تمہید میں۔ آپکی کل کتابیں دراصل تمہید ہی تمہید ہیں۔ عبارت کی بے ربطی۔ الفاظ کی سختی اور مضامین کا بے جوڑ ہونا آپ کی دماغی حالت کا نقشہ کھینچتی ہے

اقول - اول یہ تو بتایئے کہ یہ جو کچھ تم نے لکھا ہے کہ اسمیں دعوے دلیل تمہید واقعات اور نتیجہ کون کونسا ہے خود تمہارے ہی قول موافق جو تم نے اپنے مضمون کے نمبر ۱۲ میں لکھا ہے کویا اسقدر تمہید نہیں جو گیارہ نمبر دینمیں ختم ہو چکی ہے اور مرزا صاحب کی کل کتب پر یہ حکم جو تم نے دیا ہے یہ بھی ایک دعوے ہے جسطرح سے بہت سے اور دعوے اس سلسلہ میں تم نے کئے ہیں اسی طرح سے یہ بھی ایک دعوے ہے مہربانی کر کے کچھ اسکی تشریح کرنی چاہئے۔ باقی تمہاری باتوں کا جواب عنقریب ہی تمہارے مضمون پر جب بحث کیجاویگی اسوقت دیا جاویگا۔ لیکن فی الحال یہ تو بتاؤ کہ تم نے جو لکھا ہے کہ "یہ دماغی حالت کا نقشہ کھینچتی ہے" اسمیں بجائے کھینچتا کے کھینچتی تم نے کس زبان کے محاورہ کے موافق لکھا ہے کیا یہ اردو زبان ہے یا اردو کی کوئی بگڑی ہوئی شاخ محاورہ شاہ گنج کی بولی ہے۔

قول - اب ہم معجزہ اور نبوت پر بحث کرنا چاہتے ہیں اور مرزا صاحب سے التجا کرتے ہیں کہ اگر ان میں

(باقی تیسری شمارہ میں ملاحظہ فرماویں)

www.aaiil.org

ثوت ہو تو اسکے مقابلہ کیلئے قلم اٹھائیں یہاں قابلیت کا موازنہ اچھی طرح سے ہو جاویگا۔ یہ مسئلہ بیقدر نازک ہے اسیقدر اہم ہے اور ہر شخص خواہ کسی ملت و مذہب کا کیوں نہ ہو اس سے لطف اٹھا سکتا ہے۔

جب معجزہ اور نبوت کی بحث ختم ہو جائیگی تو دیکھنے والے مرزا صاحب کی نسبت بہت کچھ نتائج پیدا کر سکیں گے۔ یہ مضمون ہم نے اپنی کتاب مقدمہ تفسیر الفرقان سے نقل کیا ہے یہ وہی کتاب ہے جسکی تصنیف پر ہمیں بڑا ناز ہے اور جسکی نسبت ہم یہ دعوے کرتے ہیں کہ مرزا صاحب سے اپنے کل مریدوں کے بھی اگر زور لگائیں تو ویسی چند سطریں بھی نہیں لکھ سکتے۔

اوّل - حیرت صاحب کا یہ مضمون جو انہوں نے بطور چیلنج پیش کیا ہے اور جسکی بابت وہ بیان کرتے ہیں کہ اخبار میں اپنی **مصنفہ** کتاب مقدمہ تفسیر الفرقان سے نقل کیا ہے کتاب بھی صفحہ ۴۰۵ سے ۴۶۳ تک چھپا ہوا ہے جسکے کل ۹۰ صفحہ ہوتے ہیں۔ غالباً حیرت صاحب اسقدر صفحوں کی تعداد دیکھکر بہت پھولتے ہونگے کہ اپنے اس قدر طول طویل مضمون گھڑ دیا ہے اور وہ بھی معجزہ اور نبوت پر سو میں نے ایک رسالہ لکھنا شروع کیا ہے جو انشاء اللہ عنقریب ختم ہو جاویگا اور پڑھنے کیواسطے دیدیا جاویگا اسمیں منجملہ اور تمام اعتراضات پر نہایت تفصیل سے بحث کرنیکے اس مضمون پر بھی اچھی طرح سے مختلف پہلوؤں سے بحث کی ہے۔ اس رسالہ کے لکھنے کی ضرورت اسوجہ سے پیش آئی ہے کہ اوّل تو مفصل بحث کرنیکے لئے البدر کے مختصر کالم برداشت نہیں کر سکتے۔ اس میں حتی المقدور بہت کچھ اختصار کیا جاتا ہے (دوئم یہ کہ گذشتہ ماہ کے سفر میں اس رسالہ کے مضمون کو عموماً پسند کیا گیا ہے اور رسالہ کیصورت میں چھاپنے کی بابت زور دیا گیا ہے جسوقت وہ رسالہ شایع ہوگا تو پبلک کو اچھی طرح سے معلوم ہوگا کہ آجکل کے مدعیان مہ فارم کے ذاتی کیا حالت ہے اور کس طرح انکے پیرو دے ایک خاص حد تک لے رہتے ہیں اور جب وہ ازراہ تکبر و شوخی مامور من اللہ کے درپے ہوتے ہیں تو کس کس طرح سے اور کن کن پہلوؤں سے انکی پردہ دری ہوتی ہے۔ اس مضمون پر اس رسالہ میں اپنے اس طرز سے بحث کی ہے کہ اول کل مضمون کی بقید صفحہ ایک کامل فہرست بنالی ہے بعدہٗ تفصیلات جنکو نفس مضمون سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے اسکو علٰحدہ نظر انداز کر کے یا اسپر مختصر ریمارکس لیکر بعد باقی مضمون کا وہ حصہ جو کسی قدر کارآمد ہے اور الٰہی سمجھ ہی خواہ کیسی ہی کیوں نہ ہو لیکن نفس مضمون پر اس نے کسیقدر بحث کیگئی ہے علٰحدہ کر لیا ہے۔ اس حصہ مضمون میں جن جن امور پر حیرت صاحب نے بحث کی ہے اسکی بابت یہ ثابت کر دیا ہے کہ مذہبی دنیا میں حیرت صاحب کی پیدائش سے پہلے یا یہ کہ حیرت صاحب کے اس مضمون سے پہلے ہماری جماعت کیطرف سے ان امور پر ایسی عالی اور جامع بحث ہو چکی ہے کہ جسکے مقابلہ میں انکے بیانات بالکل غیر مکمل اور ہیچ ہیں۔ امید ہے کہ معزز ناظرین اس طرز بحث کو پسند فرمائینگے۔ اور اگر وہ اسمیں کوئی ترمیم تجویز فرمائینگے یا اس سے عمدہ کوئی اور طریقہ سمجھائینگے تو اس سے بھی فائدہ اٹھالوں گا۔ اب اسی اصل مضمون کو خلاصہ کر کے کسیقدر ناظرین البدر کی دلچسپی کے لئے پیش کرتا ہوں۔

اس مضمون کی حیرت صاحب نے ان الفاظ میں تمہید اٹھائی ہے **مختلف زبانوں میں**

ایک چیز کا نام علٰحدہ علٰحدہ بیان ہوا ہے کیا الفاظ کی تبدیلی نے اس چیز کی اصلیت میں کچھ فرق پیدا کر دیا۔ مثلاً اردو میں گھوڑا کہتے ہیں فارسی میں اسپ کہتے ہیں انگریزی میں ہارس کہتے ہیں اسی طرح ہر زبان میں اس جانور کا نام علٰحدہ علٰحدہ ہے کیا اسکی اصلیت اور حقیقت میں الفاظ کی تبدیلی سے کچھ فرق آگیا اسی طرح سے معجزہ کرامت معونت۔ ارہاص اور استدراج سب چیزیں ایک ہی ہیں اور انمیں الفاظ کی تبدیلی کچھ بھی فرق نہیں پیدا کر سکتی،،

اب یقین ہو کہ ناظرین حیرت صاحب کے دعوے اور دلیل میں فرق کرنیکی قابلیت کی ضرور داد دینگے کیونکہ اوّل تو انہوں نے معجزہ کرامت وغیرہ کی بابت لکھا ہے کہ مختلف زبانوں میں ایک چیز کا نام علٰحدہ علٰحدہ بیان ہوا ہے۔ بھلا یہ کیوں نہ بتایا کہ کون کونسا لفظ کس کس زبان کا ہے۔ یعنے اردو۔ فارسی۔ انگریزی۔ عربی۔ ترکی پشتو۔ عبرانی۔ کس کس زبان کا کونسا لفظ ہے۔ جس طرح سے گھوڑے کی تشریح کی تھی اسی طرح سے جب معجزہ۔ کرامت وغیرہ مختلف زبانوں کے الفاظ ہوئے تو اسکی حیرت صاحب کو تشریح کرنی چاہئے۔ کیا ہوا انسان سے ہی خطا ہوتی ہے اب اسجگہ ایک حاشیہ چڑھا دینا چاہئے۔

ناظرین! دیکھا یہ تو حیرت صاحب کے مضمون کی ابتدائی حالت ہے جسکی بابت انہوں نے صفحہ ۴۰۶ پر بیان کیا ہے کہ ”نبوت اور منشاء نبوت کو بہت کم سمجھا گیا ہے سب لوگ ہیں کسی نے آجکل کچھ کچھ بیان کیا ہے تو وہ ناکافی ہے“

خیر اس سے آگے ۴۰۷ صفحہ پر حیرت صاحب نے دل ان الفاظ میں جو شیخی ماری ہے ”کہ اگر خدا کی مدد میرے ساتھ کام کیا تو تمام معارف اور شریعت کے دقائق آئینہ ہو جائینگے اور حقیقت کے رازوں کے چہرہ سے پردہ اٹھ جائیگا۔ اور ہر شخص کو نجات کا راستہ آنکھوں سے دکھائی دینے لگے گا۔“

اب تو یقین ہے کہ ناظرین کو انتہا درجہ شوق اسبات کے معلوم کرنیکا ہوگا کہ آیا وہ معارف و دقائق اور شریعت کے راز جنکا حیرت صاحب نے ذکر کیا ہے کیسے ہونگے اسلئے ان کو میں زیادہ انتظار میں رکھنا نہیں چاہتا ہوں اسکے مختصر سے بیانگی اسی صفحہ کے مفصلہ ذیل عبارت سے آپکو معلوم ہو جائیگی ”اس تحریر میں یہ وقت ہے اول اصول اسلام مدنظر۔ اور علوم جدیدہ آنکھیں دکھاتا ہے کہ شہادت کا خلاف نہو۔ اور ہر ذاتی عقیدہ اور یقین آنکھیں بدل رہا ہے ... تینوں باتوں کا نبھانا ہے جو کشمکش کام ہے“

اب غور کرنا چاہئے اسجگہ حیرت صاحب نے خود ہی بیان کر دیا ہے ۱- ۲- ۳ یا دو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔ اس بحث میں گویا ان مختلف باتوں کا خیال رکھا گیا ہے (۱) اصول اسلام (۲) علوم جدیدہ۔ (۳) ذاتی عقیدہ اور یقین۔

اب ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے جسطرح سے علوم جدیدہ اور اصول اسلام دو علٰحدہ چیزیں ہیں اسی طرح اصول اسلام اور حیرت صاحب کا ذاتی عقیدہ اور یقین دو علٰحدہ علٰحدہ چیزیں ہیں جنکو اس مضمون میں حیرت صاحب نے نبھایا ہے۔ یہ ہیں حیرت صاحب کے معارف جنکا اصول اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔ اب حیرت صاحب! دیکھو یہ ہے تمہاری مخالفت اصول اسلام سے۔ جسقدر فرمائشی گالیاں تمنے ہمکو سنائی ہیں اب تم کو چاہئے کہ اپنی اس حماقت پر وہ تمام گالیاں واپس لے کر تم خود اپنے اصول کو کہ جنکو تم نہیں سمجھتے ہو اور جنکی ضرورت نہیں سمجھتے ہو اپنی ذات پر لاگو کرو۔ (باقی آئندہ)

www.aaiil.org

حقوق اخوت

حقوق اخوت کو ملحوظ رکھتے ہوئے جماعت مومنین کو اور بہت سی باتوں کی نگہداشت ضروری ہے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ آپس کا اختلاط صرف حقوق کی بنا پر ہو۔ رسم اور رواج کی حد سے نکل جاوے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ہم کو بار بار تاکید ہے۔ کہ تمہاری عبادات رسمی طریقہ پر نہ ہو۔ جو انسان کو کوئی قرب الٰہی نہیں بخشتی بلکہ بُعد کا باعث ہوتی ہے۔ اور چونکہ حقوق اخوت کی ادائی بھی عبادت ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس اختلاط میں بھی رسم و رواج کا مطلق دخل نہ ہو تاکہ عند اللہ وہ کوئی قدر اور قیمت پانے کے پس اس لئے یہ امر بہت ضروری ہے کہ جب ہم اپنے بھائیوں سے ملیں اور کلام کریں تو اس وقت ہمیشہ اپنے نفس کو ٹٹولتے رہیں کہ آیا ہمارا طرز کلام معمولی رسمی اختلاط کے طریقوں پر مبنی ہے یا کہ اس میں کسی روحانیت اور اوامر الٰہی کی تعظیم کی رنگینی بھی پائی جاتی ہے اور جیسے عام دنیادار اپنے اخیر الٰہی دنیاوی کے حصول کے لئے آپس میں مل بیٹھتے ہیں اور اختلاط کرتے ہیں ہمارا مل بیٹھنا دینی حیثیت سے ان سے متمیز ہے کہ نہیں۔ اور جیسے ان لوگوں کی غائت مقصود کچھ دنیوی فائدہ ہوتا ہے اور یہی انکا اجر محدود ہے جو اس اختلاط سے وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کیا ہمارا مقصود بھی وہی ہے یا کہ محض رضائے الٰہی مدنظر ہے اسی لئے اکابر سلف نے فرمایا ہے کہ جب کوئی تمہارا اخ فی اللہ ہو تو اس سے اپنے دنیاوی معاملات ہرگز نکرو۔ اس سے یہ مطلب نہ سمجھا جاوے کہ کوئی معاملہ ہی مت کرو۔ بلکہ یہ کہ دنیا کے خیال سے نہ کرو للہ کرو تاکہ تمہارا مقصود خدا کی رضامندی ہو اور جب ان لوگوں کے ایسے معاملات ہیں اور اسطرح سے اپنے اختلاط میں انہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہوا تھا تب ہی تو وہ لوگ اس قسم کی نظریں چھوڑ گئے۔ جیسا کہ مروی ہے کہ فتح موصلی اپنے ایک استاد کے ہاں گئے وہ گھر پر موجود نہ تھے آپ نے انکی بی بی کو حکم کیا اور وہ انہوں سے صندوق لے آئیں جس سے اپنی حاجت کی شے انہوں نے نکال لی اور چلے گئے جب صاحب خانہ اپنے انکامی اللہ دوست کے آیا تو نوندی نے ان سے یہ حال کہا انہوں نے خوش ہو کر فرمایا کہ اگر تو سچی ہے تو میں نے تجھے خدا تعالیٰ کے لئے آزاد کر دیا ہے اور ایسے ہی ایک شخص حضرت ابوھریرہ کے پاس آیا اور آپ سے اخوت اللہ کی درخواست کی۔ آپ نے فرمایا کہ تو اخوت کا حق بھی جانتا ہے اس نے کہا فرمادیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ اس اخوت کے بعد تو اپنے دینار و درہم کا مستحق مجھ سے زیادہ نہ رہیگا۔ اس نے کہا کہ مجھے بھی اتنی قوت نفس کے اغراض نفسی قربانی کی نہیں ہے حضرت ابوھریرہ نے فرمایا کہ پھر آپ رخصت ہو

اور امام زین العابدین علیہ السلام نے ایک شخص سے فرمایا۔ کہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کی جیب میں ہاتھ ڈالکر جو چاہتا ہے بدوں اسکے اجازت کے لے لیتا ہے یا نہیں۔ اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کہ تم بھائی نہیں ہو اور کچھ لوگ حضرت حسن بصری رضی کی خدمت میں آئے اور عرض کی کہ آپ نماز پڑھ لیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں۔ لوگوں نے کہا۔ کہ بازار والوں نے تو ابھی نہیں پڑھی۔ آپ نے فرمایا کہ بازار والوں سے دین کا طریق کون سیکھے ان لوگوں میں تو اسقدر اجنبیت ہے کہ یہ سنا ہے کہ انمیں کوئی اپنے دوسرے بھائی کو ایک پیسہ تک نہیں دیتا۔ اور حضرت ابراہیم ادہم نے انکسار اپنے رفیق کا ایک گدھا بدوں اسکی اجازت کے ایک اور شخص کو پیادہ پا بدیکر دیدیا اور اس رفیق نے آکر کوئی اظہار رنج نکیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی اخوت کا یہ حال تھا کہ انمیں سے ایک کے پاس ایک بکری کی سری مدیہ میں آئی انہوں نے سوچا کہ میرے فلاں بھائی کو میری نسبت سے اسکی زیادہ حاجت ہے اسلئے وہ انکے پاس بھیجدی۔ ایسے ہی اس دوسرے نے سوچا کہ میری نسبت فلاں کو زیادہ حاجت ہے دوسرے نے تیسرے کے پاس بھیجدی اور تیسرے نے اس خیال سے چوتھے کے پاس اور چوتھے نے پانچویں کے پاس اور پانچویں نے چھٹے کے پاس حتیٰ کہ چھٹے نے ساتویں کو دی۔ اور پھر اس ساتویں صحابی نے اسی خیال سے کہ شاید فلاں کو زیادہ حاجت ہوگی۔ ایک اور کے پاس بھیجی۔ اور یہ آخری وہ اول شخص تھا جس نے دوسرے کے پاس بھیجی تھی۔ غرضیکہ قوم میں قومیت کی روح ہرگز پیدا نہیں ہو سکتی۔ جب تک دوسرے بھائی کی حاجت کو اپنی حاجت پر مقدم نکیا جاوے اور یہ بات حاصل نہیں ہوتی جبتک کہ ایمان اور یقین میں ترقی نہو۔ اور صحبت صادقین میں کچھ عرصہ گذارا نہ ہو۔ اس قسم کے مضامین پڑھنے اور علمی نمونوں کے مطالعہ کرنے سے ہمیں شک نہیں کہ طبیعت میں اس قسم کے نمونہ قائم کرنے کی تحریک پیدا ہوتی ہے لیکن ایسی استقامت حاصل نہیں ہوتی کہ یہ اعمال جزو طبیعت ہو کر ہمیشہ صادر ہوتے رہیں۔ بلکہ ذاتی تجربہ میرا اپنا ہے کہ اکثر بہت جلد مائل ہو جاتا ہے کے قیام کیلئے ایک پیر علاج ہو کہ تجربہ میں آیا ہے وہ کاملین کی صحبت ہے۔ اور ہمارے احباب کے لئے وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے گہرا تعلق محبت اور انس اور اطاعت اور آپکی مرضی کے نفس مجلس میں رعایت آداب کے ساتھ دیرتک رہنا ہے کہ جس سے ایسی باتوں پر عملدرآمد کی قوت خدا کے فضل سے محل اور موقعہ کی رعایت سے پیدا ہوتی رہتی ہے پھر یہ اس قسم کے اعمال ہیں۔ کہ انہیں ریا اور عجب کو بھی دخل ہوتا ہے اور جب تک خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال نہ ہو تب تک انسان ان بلاؤں سے کب بچ سکتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ

جمعیت کی آخری کوششیں

ہر چہ دوست از جاں بشوید
ہر چہ در دل دارد بگوید

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک نفوس کی برکت سے چونکہ اب عیسائی مذہب پر موت وارد ہو رہی ہے۔ اس لئے عیسائیت بھی پورے زور سے وار کرنا چاہتی ہے۔ اور بادری لوگ جان توڑ کوشش میں لگے ہیں۔ کہ جلد سے جلد کل ہندوستان کو عیسائی بنایا جاوے اور کہ معظمہ پر بھی حملہ کیا جاوے۔

لندن کے ایک رسالہ انیسویں صدی میں ایک پادری صاحب نے انگریزوں کو رائے دی ہے۔ کہ ملک عرب کے سر پر بڑے بڑے زبردست پادریوں کا چونکہ اب تک پنجہ ٹھیک نہیں لگا جسکی وجہ سے ان کو اپنے جال وہاں پھیلانیکا موقعہ ہاتھ نہیں آیا اسلئے چاہیئے کہ ایک مہم سپلوں یعنے عنادیوں میں بھیجکر بھیجی جاوے۔ جو کہ اوپر سے دوربینیں وغیرہ لگا لگا کر وہاں کے حالات معلوم کریں۔ اور ایک دوسرا اخبار بائی لنڈر ہے۔ جو کہ مکہ معظمہ پر چڑھائی کرنے کی صلاح دیتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ لاسہ کارانہ تو طشت از بام ہو چکا۔ مکہ کی باری کب آویگی۔ اور اب حال میں لارڈ ریڈسٹاک نے بذریعہ ٹائمز اخبار کے گورنمنٹ کو رائے دی ہے کہ تمام ہندوستان کو عیسائی بنا دیا جاوے۔ تاکہ باشندگان ہندوستان کی نفرشہ بازی کا قلع قمع ہو کر سب لوگ ایک مذہب اور ایک قوم ہو جاویں۔ اور انگریزی راج کو استحکام ہو۔

گناہ سے بچنے کا علاج

جو کہ حضرت حکیم نورالدین صاحب نے ایک شخص کے استفسار پر فرمایا

(۱)۔ ہر وقت موت کو یاد رکھے دنیا و مافیہا کو فانی خیال کرے۔
(۲) خدا پر کامل ایمان ہو اور اسی حاضر ناظر جانے تو گناہ صادر نہیں ہو سکتا
(۳) گناہ سے محفوظ رہنے کو حضرت دعا مانگو یوسف علیہ السلام دعا کے ذریعہ بچگئے
(۴) یقین رکھے کہ نیکی اور بدی ایک سلسلہ سے اگر نیک کام کرینگے تو نیکیوں میں بڑھتی جاویگے اور نیک پھل پاوینگے اور اگر برا کرینگے تو برائیوں میں پھنستی جاویگے اور بدی کے پھل پاوینگے اور بتدریج ہلاک ہو جاویگے۔ مثلاً ایک بیج کی مثال ہے کہ جب بویا جاتا ہے تو رفتہ رفتہ شجر عظیم اختیار کرتا ہے اور پھر درخت بن جاتا ہے یہی حال نیکی اور بدی کا ہے۔ خدا ان جیسے خدا تعالیٰ ان باتوں کی توفیق دے۔ منجملہ علاجوں کے صحبت صادقین بھی ایک بڑا علاج ہے جسکی برکت اور اثر سے گناہ کی طاقت سلب ہوتی جاتی ہے۔ اور نیکی کے قوے نشو و نما پاکر اپنا کام کرنے لگتے ہیں۔

www.aaiil.org

خلاصہ خطبہ جمعہ

جو کہ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب ۲۶ اگست کو مقام لاہور پر

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ

یہ ایک مجمع ہے جسے خطبہ جمعہ کی مناسبت سے جمع کیا ہے مختلف مقامات کے لوگ یہاں آئے ہوئے ہیں۔ بظاہر ہر ایک کی یہی نیت ہے کہ خدا نے جو نعمت (مسیح موعود کا وجود) بھیجی ہے۔ اس سے حصہ لیا جاوے۔ خدا تعالیٰ راضی اور آخرت کا تخم اور سامان پیدا ہو۔ اس مناسبت میں نے اللہ تعالیٰ کی کلام میں سے یہ آیت پڑھی ہے۔ اسکا ترجمہ یہ ہے اے مومنو متقی بن جاؤ اور وہ تقوے اختیار کرو جسے اللہ پسند کرتا ہے۔ اور ہر ایک نفس اس غور اور فکر میں لگ جاوے کہ کل جو آنیوالا ہے اسکے لئے میں نے کیا سامان کیا ہے یہ ایسی بات ہے کہ ایک مومن کے بدن پر لرزہ ڈالدیتی ہے اور اسے فکر جسکے بدن کے رونگٹے کھڑے نہیں ہوتے اسے اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایکدفعہ فرمایا کہ اگر جہنم کا ذکر آوے اور انسان کا قلب قریق نہ ہو۔ تو وہ سمجھے کہ اسکے سینہ میں دل نہیں بلکہ پتھر رکھا ہوا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ان مومنین کی تعریف کی ہے جنہوں نے خدا کی کلام کا ادب یہ طرح کیا ہے۔ جیسے فرمایا ہے یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ یَبْکُوْنَ وَیَزِیْدُھُمْ خُشُوْعًا اور الذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم خدا تعالیٰ کا مقصود کامل کلام اور کامل نبی کے نزول سے یہ ہے کہ الوہیت کے ادب اور تعظیم کو عبودیت پورے طور پر قبول کرلیوے خدا تعالیٰ کی خشیت اور خوف بھی اپنے اندر ایک سرور اور لذت رکھتی ہے اور دوسرے کسی شے کی خشیت میں یہ خاصہ نہیں ہے ایک درندے کی خوف اور خشیت کا نتیجہ نفرت ہوتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی خشیت کا نتیجہ محبت اور انس ہوتا ہے دوسرے کے خوف اور ڈر سے طاقت زائل ہوتی ہے لیکن خدا کے خوف سے طاقت اور قوت بڑھتی ہے دوسرے کے خوف اور خشیت سے انسان دور ہوتا جاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے خوف اور خشیت سے وہ اسکے قریب ہوتا جاتا ہے۔ ایسے ایک زمانہ میں جبکہ دنیا خدا کے وجود سے انکار کر رہی ہے اور دل اس سے شکوک و شبہات میں ہیں میں نے آزما کر دیکھا ہے کہ ایک ہی شے ہے جو کہ خدا کو دکھا دیتی ہے اور وہ اس مامور من اللہ کی مجلس ہے۔ ایک خوجہ سے میں اس خدا کے مسیح کی صحبت میں ہوں اور میں سچ کہتا ہوں۔ کہ جیسے اسکی مجلس میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ لیا چکھ لیا اور پرکھ لیا ہے ؎

اور میں نہیں سمجھ سکتا کہ خدا کو لطیف۔ خبیر و علیم ماننے والا انسان کیسے خرابکاری کے منصوبہ کی دلیری کرسکتا ہے اور اگر اسکا ایمان ہے کہ خدا رازق ہے تو پھر وہ فحش اور چوری وغیرہ سے خدا کو ناراض کرکے کیوں رزق تلاش کرتا ہے۔ تقوے یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے صفات اسما کا جو حق ہے وہ انکو دیا جاوے۔ اور اسکی ہر ایک صفت کے مقابلہ پر اش کا ادب بجا لاوے کیا ایک شخص اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کا کلمہ زبان سے نکالکر پھر خدا تعالیٰ پر وہ ازارہ شکایت کا کھول سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ یا تو وہ منافق ہوگا کہ ایکطرف تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہتا ہے اور دوسری طرف خدا تعالیٰ کی شکایت کرتا ہے۔ اسلام کا سچا مفہوم جو کہ خدا تعالیٰ سے آشتی اور صلح ہے وہ کوٹ کوٹ کر ان الفاظوں میں بھرا ہوا ہے اور اسلام کا یہی کمال ہے کہ رضا بہ قضا۔ اور خدا تعالیٰ سے ہر طرح سے صلح کی جو تعلیم قرآن شریف کے ابتدا یعنے الحمد للہ کے الفاظ میں دیگئی ہے وہ تمام صوفیوں کی انتہا ہے جو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کو پورے طور پر سمجھکر کہتا ہے وہ ایک بہشت میں ہے کیونکہ بہشت کی آخری منزل بھی یہی ہے اور جنتیوں کی دعا بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔

اب اے برادران طریقت ان آیات کے پڑھنے سے میرا مطلب یہ ہے کہ تمہارا یہاں پر اکٹھا ہونا ایک میلا اور تماشا نہ ہو۔ جن اغراض اور مقاصد پر لوگ سالانہ عرسوں اور میلوں میں جمع ہوتے ہیں۔ وہ غرض اور مقصد تمہارا ہرگز نہ ہو اور تم لوگ اپنی اوقات کو رائیگاں نہ کرو جسطرح مسیح دین اور خدا تعالیٰ کی خدمت میں گداز ہوگیا ہے اسطرح تم بھی گداز ہو جاؤ میں نے بارہا مسیح موعود کو کہتے سنا ہے کہ میں ایک غمی آدمی ہوں میرا رونا اور چیخنا خدا سنتا ہے کیونکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی نہیں کرتا ہے اسے چور اور ڈاکو کہا جاتا ہے اسے کچلا اور پامال کیا گیا ہے اسے تو مٹی میں رلاتے ہیں مگر ایک عاجز انسان اور مردے کو آسمان پر چڑھاتے ہیں میں جب تک اس بیعزتی کا بدلہ نہ لونگا میرا غم ہرگز اچھا نہ ہوگا پس اے دیکھو جب تمہارے امام کا یہ حال ہے تو تم کیسے ہنس سکتے ہو یاد رکھو کہ اگر محمد رسول اللہ صلعم دنیا میں نہ آتے تو نہ کوئی خدا جانا جاتا نہ کوئی نبی۔ اسی لئے آپ کو سب کو زندہ کیا ہے۔ اس کا ایک ایک قول اور فعل کامل انسان بنانیکے لئے کافی ہے لعنتی ہے وہ دل جو اسے کامل نہ مانتا ہو۔ جب تک مرد سے کیطرح تمہارے دلیر جوٹ نہ ہو۔ تب تک تم ہو کہ کچے ہو رات کی اندھیری گھڑیوں میں دعائیں مانگو۔ کہ خداوند کی فکر تمکو عطا کرے اس بڑے تاریک زمانہ میں اگر حضرت مسیح موعود کا وجود نہ ہوتا۔ تو یاد ہر یت فلسفیت اور برہموازم تھی۔ یا یہ ناپاک اور بے غیرت مسلمان تھے جو خدا اور اسکے رسول کی توہین کرتے ہیں اور خدا کی عزت۔ ہر ایک چاہئے کہ وہ اپنے روح میں مطالعہ کرے کہ کسقدر خشیت اللہ اور شفقت علے خلق اللہ اس میں ہے یاد رکھو کہ بطرح اس سے غیر میں بلائکٹ کے تم گھروں سے نہیں آسکتے۔ ایسے ہی اس جہان کے لئے تقوے کی ضرورت ہے تقوے کا ٹکٹ لوگے تو منزل مقصود پر پہنچوگے ہر ایک عضو تمہارا شریعت کے قبضہ میں ہونا چاہئے!!!!

ہمعصر ہندوستانی کی غلط بیانی

اخبار ہندوستان جو کہ کچھ عرصہ سے لاہور سے شائع ہوتا ہے اور جسنے اپنی بعض عام ناپسند باتوں کی وجہ سے عام شہرت اور رواج جیسی خصوصیت سے ہندو سوسائٹی میں حاصل کرلی ہے۔ اپنے ۱۴ نومبر کے اشو میں حال کے آزادی پسند اور یوروپ کی تہذیب کے دلدادہ اور کورمقلدین کے خیالات دربارہ اصلاح احکام قرآنی پر ریمارک کرتا ہوا تحریر کرتا ہے کہ پردہ کی ملامت صرف سید دلاور حسین نے نہیں کی بلکہ مرزائی قادیانی بھی پردہ کے مخالف ہیں اور ان الفاظ کو جلی قلم سے لکھا ہے ہمیں ہندوستان کی اس غلط بیانی پر کمال افسوس ہے کیونکہ ابھی حال ہی میں حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے جو لکچر لاہور میں دیا ہے اور ایک تقریر جو کہ بذریعہ البدر مورخہ شائع ہوکر اسکے پاس پہنچ چکی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرۃ مرزا صاحب پردہ کے بڑے بھاری مؤید ہیں اور آریوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ تم لوگ بے پردگی کو رواج دیکر معصوم عورتوں کو دیدہ دانستہ بھیڑیوں کے آگے مت ڈالو۔ بلکہ آپنے یہاں تک بیان کیا ہے کہ یہہ زمانہ ایسا نازک زمانہ ہے کہ اگر کسی زمانہ میں پردہ کی رسم نہ ہوتی تو اس زمانہ میں ضرور جاری ہونی چاہئے تھی کیونکہ کل جاتا ہے۔ اور ہندوستان۔ ہمارا افسوس اور بھی بڑھ جاتا ہے کہ حضرۃ مرزا صاحب کی جس تقریر مورخہ ۱۷ اکتوبر کو وہ تائید پیش کرتا ہے اسمیں پردہ کی مخالفت ہرگز نہیں ہے۔ امر اس میں جو اشد درجہ کا پردہ رائج ہے جس سے عورتیں ایک قیدی یا طائر قفس کی مثال بن جاتی ہیں اسکی اصلاح کیطرف رغبت دلائی گئی ہے عورتوں کو قطعی ہوا میں پھرانیکے یہ معنے ہرگز نہیں ہیں۔ کہ وہ بے حجاب پھریں تاکہ غیر محرم لوگ آزادی سے ان کے خط و خال کو دیکھ سکیں۔ ایک عورت پردہ میں رہکر ہوا خوری کرسکتی ہے اور اسی لئے اس تقریر میں اشد درجہ کے الفاظ بھی لکھے ہوئے ہیں۔ علے ہذا القیاس اگر حضرۃ عائشہ صدیقہ رفع حاجت کے لئے باہر جایا کرتی تھیں تو اس سے

www.aaiil.org

بھی یہ امر گز ثابت نہیں ہوتا کہ آپ بے صواب ہوتی ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ ہندوستان آپکی اس غلط بیانی کی اصلاح کریگا۔ اور لوگوں کو اس دھوکہ سے جو کہ ایسے الفاظ سے دانستہ یا اور جس سے ایک اسلامی ریفارمر کی شان پر حرف آتا ہے بچائیگا منہ۔ وستان جیسے اخبار کے لئے ایسی غلط بیانی ایک بدنما دھبہ ہے اس قسم کی باتیں پلیٹ اخبار کے حصہ میں آچکی ہیں ہندوستان اپنے وجود کو کیوں اس سے آلودہ کرتا ہے حضرۃ مرزا صاحب کا بحیثیت مجدد یا ریفارمر ہونے کے ایک یہ منصب بھی ہے کہ قوم کی تشدد یا غفلت کیوجہ سے جو امراض تھریٹ عقائد اور اعمال میں ہوگئی ہے اس کو پھر درجہ اعتدال پر لاویں انہی میں سے پردہ بھی ہے جسے ہندوستانی طبائع نے افراط کے درجہ پر پہنچا کر اصل مقاصد پردہ کو بالکل ہاتھ سے کھو دیا ہے جس سے عائلہ مستورات کی سخت حق تلفی ہوتی ہے۔ اور آپ اُسے اصل مرکز یعنے حد اعتدال پر لانا چاہتے ہیں۔ جسکے لئے پردہ کی مخالفت کے ہرگز نہیں ہیں۔

ہندو آبادی کا تنزل

یہ بات بڑے افسوس سے بیان کیجاتی ہے کہ باوجود اسکے کہ ویدآگیا کے رُو سے نیوگ جیسی نسل فروش رسم آریہ ورت میں موجود ہے پھر بھی ہندو آبادی کا تنزل دن بدن ہو رہا ہے گذشتہ مردم شماری نے بڑی وضاحت سے ثابت کر دیا ہے کہ اہل ہنود کا شمار دن بدن گھٹ رہا ہے اور اخبار اوریت بازار پتہ کا بنگال میں کائستہ قوم کے بڑے بڑے خاندانوں کے مفقود ہونے کی خبر دیتا ہے۔ پنجاب میں اچھے خاندانی ہندو نوجوانوں کے لئے لڑکیاں نہیں ملتیں مگر سوال یہ ہے کہ نیوگ کے ہوتے ہوئے اُن کو لڑکیوں کے بیاہنے کی ضرورت کیا ہے امید ہے کہ آریہ دیس کے سوامی اور مہاشی نمبر کوئی نیوگ سے بھی اعلےٰ نسخہ تجویز کر کے اس کمی کو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔

اصل اسلام اور اس کے مصنوعی ریفارمر

آج اس وقت اہل اسلام کی جو حالت ہے اسے ہر ایک شخص بخوبی جانتا ہے۔ اسکی مثال ایک ایسے مریض کی ہے۔ جو عرصہ دراز سے بستر بیماری پر پڑا ہوا ہے اس کے اندرونی حواسے میں فتور آگیا ہے۔ ہر اعضو نے اپنا اپنا فعل چھوڑ دیا ہوا ہے طبیعت مرض کا مقابلہ کرنے سے عاجز آگئی ہوئی ہے ایسی حالت میں چاہئے تھا کہ کوئی حاذق اور دانا تجربہ کار طبیب جو کہ مرض کی اصل کیفیت اور اسکے اسباب کو پورے طور پر شناخت کر سکتا اُس کا معالج مقرر کیا جاتا مگر اس کی بدنصیبی سے جو اس کے معالج منتخب ہوتے ہیں وہ عنقریب اسے ملک عدم کی سیر کرانے والے ہیں۔ کیونکہ ہر ایک اُن میں سے بذات خود ناتجربہ کار مریض اور قابل علاج ہے اور کوئی بھی اس قابل نہیں کہ وہ قوم کا نبض شناس ہو وہ طبیب کون ہیں آجکل کے مصنوعی ریفارمر ہیں جو کہ قوم کی ترقی اسکے عروج اقبال کے لئے نئے نئے رنگ کے ذرائع اور تجاویز سوچ رہے ہیں کوئی کہتا ہے کہ پردہ کی رسم اٹھ جاوے تو قوم ترقی کر لیگی کوئی کہتا ہے کہ حرمت سُود کے مسئلہ نے پستی کی حالت دکھلائی ہے ایک لباس پرست فرقہ ہے جو کہ نکٹائی اور کالر کفوں اور پتلون کی حامی کہتا ہے کہ ارکان نماز کی اصلاح ہونی چاہئے کسی کو یہ خبط سمایا ہے کہ ہندو اور مسلمان کو ایک کر کے بچارے سرسید کی روح کو ستاؤ تو مسلمان ترقی کر لینگے کوئی تجارت کیطرف متوجہ کر رہا ہے کوئی تعلیم نسواں پر زور دے رہا ہے کوئی انگریزی علوم و فنون کا شیدائی بنا رہا ہے کوئی سیاحت پر قوم کو آمادہ کر رہا ہے غرضیکہ جتنے منہ اتنی ہی باتیں ہیں ایک بیچاری قوم ہے جس کی بوٹی بوٹی بانٹی جا رہی ہے۔ اور ہر ایک ریفارمر اسے اپنی طرف بلا رہا ہے اس اپجا تانی کا نتیجہ کیا ہوگا۔ صرف یہ کہ جس مریض نے ابھی ایک ماہ میں مرنا ہے وہ ایک ہفتہ میں ہی جام الوداع کو نوش کر لیگا۔ بچاری قوم جب مانے تو کس کی مانے اور اتباع کرے تو کس کی کرے۔

اگر یہ سب ریفارمر قوم کے حقیقی خیر خواہ اور مرض شناس ہوں تو ان کو چاہئے۔ کہ اول سب اتفاق کر کے مرض کی تشخیص کریں۔ منجملہ بہت سے عوارضات کے جو قوم کو لاحق ہیں کونسا عارضہ بہت خطرناک اور مہلک ہے جس کا علاج سب سے مقدم ہونا چاہئے۔ مگر جس حالتمیں کہ معالجین کا ہی اتفاق آپس میں نہیں ہے۔ تو مریض کی حالت کب سنور سکتی ہے یہ تمام شکایتیں اصل اسوجہ سے ہیں کہ جسقدر ریفارمروں نے قومی سٹیج پر اپنے آپ کو معالج پیش کیا ہے انمیں سے کوئی بھی سند یافتہ نہیں ہے۔ جسکے اوپر مریض قوم کو بھروسہ و کامل اطمینان ہو۔ اس لئے موجودہ اختلاف رائے اور دائرہ ترقی کے اصل مرکز کے نہ ہاتھ آنے نے اسے اور بھی زیادہ مایوس کر دیا ہے۔

ناتجربہ کاری اور اختلاف رائے کی یہ حالت ہے کہ اگر ایک اُن میں سے مرض کا باعث سردی قرار دیتا ہے تو دوسرا اس کی ضد گرمی بتلاتا ہے۔ اور ایک طبقہ اُن ریفارمر معالجوں کا ایسا ہے۔ کہ جسے قوم کی اصلی بہتری اور بہبودی سے تو کوئی غرض نہیں ہے۔ صرف اپنی مالی حالت سنوارنے یا ناموری حاصل کرنی مقصود ہے۔ اور وہ مردہ خواہ وزع میں جاوے خواہ بہشت میں اُن کو جلوے یا دفنادے سے کام

کا مصداق ہے ... یہ وہ اخبار نویس اور دیگر اخبار ہیں جو کہ بدل اس اختلاف رائی کے خوالاں ہیں۔ قوم خواہ مرے یا خواہ ڈوبے۔ وہ جدید خیالات قوم کے آگے پیش کر کے اُسے اپنی طرف متوجہ اور اپنے کاروبار کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔ اور ایک حصہ اُن میں سے ایسا ہے جن سے صرف یورپ کے خیالات کو قوم میں اپٹوڈیٹ کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے اُنکی مثال بالکل کے نیٹو ڈاکٹروں کی ہے کہ نہ وہ خود کوئی دوا بنا سکتے ہیں۔ نہ آلات طبابت کر سکتے ہیں۔ صرف ولایت کے کیمیاگروں کے ایجنٹ ہیں کہ مریض سے کیفیت پوچھی اور ذہن میں جو مرض تجویز ہوا کتاب کھولی اور پوڈر یا ٹنکچر یا کوئی مکسچر لکھدیا۔ یورپ کی دوائیں بک گئیں کمیشن میں تنخواہ انکو بھی ملگئی۔ اگر کسی گاؤں میں یہ لوگ چلے جائیں اور وہ آبادی سے کتنی ہی دور ہو بامریض کی اسقدر نازک حالت ہو کہ آبادی سے دوا لانے تک وہ رخصت بھی ہو جاوے۔ مگر ڈاکٹر صاحب ہیں۔ کہ سوائے کلوروفارم۔ ایمونیا۔ اونٹیک وغیرہ دواؤں کے اور کوئی ایسی دوا ہرگز تجویز نہیں کر سکتے جو اس گاؤں میں بھی سروست میسر آسکے۔ یہی حالت ان ریفارمروں کی ہے۔ کہ جو تجاویز یہ لوگ پیش کر رہے ہیں ہر طرف یورپ کی نقل یا اسکی ایجنٹی ہے۔ انکو مطلق یہ خیال نہیں گذرتا کہ ہماری پیش کردہ تجاویز سے اصل اسلام کی اخلاقی۔ روحانی۔ تمدنی حالت اور رنگ و ناموس پر کیا اثر پڑیگا۔ اور پھر اسکا انجام قوم کی ہلاکت ہوگا۔ یا فروغ۔ اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ اس قسم کے تمام ریفارمر مصنوعی ریفارمر ہیں یہ ویسے طبیب ہیں جنکے پاس کوئی سرٹیفکیٹ قومی امراض کے علاج کا نہیں ہے اور قوم کو ہسپتال ہوا ہے جنکا انتہا ہی طبیبوں کی طرح اُن کے دھوکہ میں آکر کہیں اپنے آپ کو برباد نہ کر بیٹھے۔

امریکہ کے ایک اخبار نے مشنری سوسائٹیوں کو یہ رائے دی ہے کہ وہ ناحق اپنا روپیہ ہمیں برباد کر رہے ہیں اگر ہندوستان کو عیسائی بنانا چاہو تو اسکے لئے ایک آسان ترکیب ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ کل پادریوں وغیرہ کو وہاں سے بلا کر موقوف کر دیا جاوے اور توراۃ کے دس حکم پر مشتمل ٹریکٹیں چھپوا کر مفت تقسیم کر دی جاویں۔ جب وہ دیکھیں کہ ہمارا مجاہدہ بیکار ہے اور ہم ان احکام کے جسم نہیں ہیں تو خود ہی ان کو خود اپنے ہاتھ سے بلا کر وہ نمونہ دکھاویں۔ ان لوگوں کی عملی حالت دیکھکر وہ خود متاثر ہو کر عیسائی ہو جاوینگے الا اسکا۔ ایک نہایت سہل مقام ہے جہاں لوگ گئے اور جو کہ سردی سے بچاؤ کے لئے داڑھی لمبی رکھتے ہیں مونچھیں کٹی ہوئی ہیں کپڑے کے سانس کے ذریعہ سے جو ہم نہیں سکتی وہ فوراً ہی مر جاتی ہے ہمیں اندیشہ ہے کہ ہندو پر برف کی بیٹری

www.aaiil.org

مراسلات

نبی اور مجدد میں فرق

مندرجہ بالا عنوان سے ایک مضمون ایڈیٹر شحنہ ہند میرٹھ نے ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کے صمیمہ میں شائع کیا ہے۔ اس مضمون میں حضرت شوکت تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ ہر صدی کے بعد ایک مجدد پیدا ہوتا رہیگا۔ اور یہ اقرار بھی کرتے ہیں کہ مطابق حدیث نبوی امت محمدیہ میں مجدد پیدا ہوتے رہے ہیں۔ مگر کسی مصلحت سے مولانا شوکت نے وہ حدیث جسکی صحت کا انہوں نے اقرار کر لیا ہے۔ نقل نہیں کی۔ شاید انکی یہ مصلحت ہو کہ الفاظ حدیث پر نظر ڈالنے سے بے خبر ناظرین بھی اصل مفہوم حدیث سے باخبر ہو جائینگے۔ بہرحال انکی مصلحت کچھ ہی کیوں نہ ہو لیکن ہم ناظرین کی تسلی کیلئے اس حدیث کو یہاں نقل کئے دیتے ہیں پھر اسکے مطابق بحث کرینگے۔ اور مولانا شوکت نے اس حدیث کا مطلب بیان کرنے میں جو دھوکا کھایا یا دھوکا دیا ہے اسکو پبلک پر ظاہر کرینگے۔ وہ حدیث یہ ہے۔

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ من یجدد لھا دینھا۔ اللہ تعالیٰ اس امت کی بہبودی کے لئے ہر صدی کے سر پر ایسا شخص مبعوث کریگا جو دین محمدی کو تازہ کر دیگا۔

اب مولانا شوکت نے احدیث کا مطلب بیان کرنے میں جو گوہر فشانی کی ہے وہ قابل توجہ ناظرین ہے۔ فرماتے ہیں تمام اولیاء اللہ مجددگذرے ہیں تمام اسلامی علماء اور فضلا اور مشائخ مجدد ہیں۔ مجدد کے لقب سے ہر شخص جو کسی علم و فن کی تجدید کرے ملقب ہو سکتا ہے۔ ہر شخص جو کسی حرفت و صنعت کا موجد ہو مجدد کہلا سکتا ہے۔

میری رائے میں مولانا شوکت کی یہ تحریر انکے پہلے اقرارات اور بنائے حدیث نبوی کے سراسر مخالف ہے۔ اگرچہ لغت کے اعتبار سے ہر شخص جو کسی علم و فن یا دین و ملت کی تجدید کرے وہ موجد بالقول مولانا شوکت مجدد کہلائے جانیکا مستحق ہو لیکن ہر ایسا شخص حدیث نبوی کے مطابق مجدد نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حدیث مذکور ہر زمانہ کے لوگوں کو شامل نہیں۔ نہ ایک زمانہ کے سب لوگوں کو شامل ہے بلکہ صرف راس مائۃ یعنی ہر صدی کے زمانہ کو شامل ہے۔ پس زمانہ متذکرہ حدیث مذکورہ کے باہر جو لوگ ہوں خواہ وہ اولیاء اللہ ہوں یا علماء و فضلا و مشائخ و مجتہد اور وہ دین کی بھلائی کیلئے کیسی ہی جد و جہد کیوں نہ کریں مگر وہ مطابق حدیث مذکورہ بالا مجدد نہیں ہو سکتے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مقصود اس پیشگوئی سے قطعی و یقینی طور پر یہی معلوم ہوتا ہے۔ ورنہ راس مائۃ کی جو قید اس حدیث میں موجود ہے۔ وہ بالکل لغو اور بیکار ہو جاتی ہے۔

میری اس رائے کی تائید خود شوکت صاحب کے ایک دوسرے مضمون سے بھی ہوتی ہے۔ جو انہوں نے شحنہ ہند مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۱۰ء میں مجواب فاضل امروہی سلمہ اللہ تعالیٰ شائع کیا ہے جسکا خلاصہ حسب ذیل ہے۔ "کیونکہ حدیث میں علی راس کل مائۃ وارد ہوا ہے یعنی ہر صدی کے شروع میں ایک مجدد ہوگا" اب مولانا شوکت خود انصاف فرمائیں کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے ہیں کہ ہر صدی کے سر پر یعنے شروع میں مجدد مبعوث ہوا کریگا۔ تو لفظ سالہا صدی کے معنوں سے یہ حدیث کیونکر متعلق ہو سکتی ہے۔ اور وہ لوگ جو زمانہ مندرجہ حدیث سے خارج ہیں اس حدیث کے مطابق مجدد کیسے ہو سکتے ہیں۔ علاوہ بریں یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ اس حدیث میں مجدد کیلئے بعث کا لفظ استعمال ہوا ہے جو نبیوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ لفظ بعث خداوند تعالیٰ کیطرف منسوب ہے پس مجدد بھی نبیوں کی طرح مبعوث من اللہ ہوا لہذا اسکی شان بلحاظ درجہ اولیاء اللہ و علماء و فضلا وغیرہ ارفع و اعلے ہونی چاہیئے۔

معلوم ہوتا ہے کہ مولانا شوکت کو فاضل امروہی سلمہ اللہ تعالیٰ کی تحریر سے اس حدیث کا علم ہونے پر جب یہ خیال پیدا ہوا کہ حدیث مذکور کے مطابق اس چودھویں صدی کے سر پر بھی کسی مجدد کا ہونا ضروری ہے اور اس سے مرزا صاحب کے دعوئے مجددیت کو قوت پہنچتی ہے تو آپ کھلم کھلا حدیث کا انکار تو نہ کر سکے انکی من گھڑت تاویل بلکہ تحریف پر مستعد ہو گئے۔ مگر انکی یہ تاویل اہل عقل کے نزدیک ہرگز قابل تسلیم نہیں۔ آگے چلکر مولانا شوکت صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ "مرزا جی کے نزدیک مجدد ولی اور نبی سب ایک ہیں حالانکہ میں کہتا ہوں کہ میری نظر سے آجتک مرزا صاحب کی کسی تحریر میں یہ نہیں گذرا جسکا مطلب یہ ہو کہ مجدد اور ولی اور نبی ایک ہیں۔ بلکہ اس کے برخلاف کثیر صادقین۔

رہا انکا یہ دوسرا دعویٰ کہ کوئی ولی اور مجدد ہرگز نبی اور امام الزمان نہیں ہو سکتا۔ سو اسکے متعلق یہ بھی سراسر غلط ہے۔ ولی اور مجدد ضرور امام الزمان ہو سکتے ہیں چنانچہ نواب صدیق حسن خان صاحب اپنی کتاب حجج الکرامہ کے صفحہ ۳۲۹ میں حضرت امام مہدی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لکھتے ہیں کہ "مہدی موعود بھی درحقیقت ایک مجدد دین ہو سکتے تھا پھر اسی کتاب کے صفحہ ۳۴۵ میں امام مہدی علیہ السلام کی نسبت لکھا ہے کہ "یہ مجدد دین بھی ہیں"

پس نواب صاحب کی اس تحریر سے یہ دعویٰ ثابت ہو گیا کہ مجدد امام الزمان ہو سکتا ہے اور ہوگا۔ اور رہے امام مہدی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نبی اللہ ہونے سے مولانا شوکت کو بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ لہذا یہ قضیہ فیصل ہو گیا۔ کہ ولی اور مجدد امام الزمان ہو سکتا ہے اب یہ عقیدہ حل طلب باقی رہا کہ نبی اللہ اور مجدد بھی ہو سکتا ہے یا نہیں۔ اس کے جواب میں ہم ایک مستقل مضمون ذیل میں درج کرتے ہیں۔

خاتم النبیین ۔ مسلمانوں کا بڑا اختلاف یہ عقیدہ ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں قرآن کریم کی یہ آیۃ اس عقیدہ کی تائید کرتی ہے ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ۔ مگر خاتم النبیین سے کیا مراد ہے اس سے بہت کم لوگ واقف ہیں۔ لہذا میں مناسب سمجھتا ہوں کہ مسلمان بھائیوں کیلئے تمہید یہ چند سطور پیش کروں۔

کفار مکہ کافروں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ابتر کہا۔ ابتر اسکو کہتے ہیں جسکی نسل کا سلسلہ منقطع ہو جائے خداوند تعالیٰ نے کافروں کو جواب دیا۔ کہ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اگرچہ مردوں میں سے کسیکا باپ نہیں یعنی اسکا کوئی صلبی بیٹا موجود نہیں۔ مگر وہ رسول اللہ ہے یعنے اگرچہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا کوئی جسمانی بیٹا موجود نہیں ہے۔ مگر روحانی بیٹے موجود ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ مطلب یہ کہ صحیح رسولوں کا سلسلہ ان کے ذریعہ جاری رہیگا۔ دوسری فضیلت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بیان فرمائی۔ کہ آنحضرت خاتم النبیین بھی ہیں۔ وہ صحیح ہو کہ لفظ خاتم اس آیۃ میں فتح تا کے ساتھ آیا ہے۔ خاتم کے معنے ہیں مہر پس حسب تصریح قرآن کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیوں کی مہر ہوئے۔ مراد یہ کہ دستور نبوت کی تکمیل کیلئے آنحضرت کی ذات جامع البرکات بطور مہر قرار پائے علاوہ بریں چونکہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کمالات نبوت کے انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے ہیں اور کوئی درجہ نبوت کا ایسا باقی نہیں رہیگا جو آپ کو حاصل نہ ہوا ہو۔ پس آپ خاتم النبیین ہوئے۔ کوئی بیرونی اعتراض کرے کہ قرآن کریم کی یہ تفسیر تسلیم کرنے کیلئے ہم چند مفسرین علماء اسلام کے اقوال استناد میں پیش کرتے ہیں جسکے ثابت ہو گا کہ خاتم کے معنے مہر لینا تفسیر بالرائے نہیں۔

مولانا محمد اسمٰعیل صاحب محدث دہلوی اپنے رسالہ ارکروی مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۶۱-۱۶۲ میں تحریر فرماتے ہیں

"اول تو یہ کہ مراد بے خاتم النبیین ہونے و مہر بودن آنحضرت نیز معنی بہ نہایت اوست علامہ نورشتی در مقدمہ خود گفتہ

www.aaiil.org

الامان کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح الموعود کی طبیعت ہفتہ مختتمہ علیل رہی۔ یہ شباب کثرت سے دن [illegible] آثار پائے اور دوران سر اور درد کی شکایت رہی۔ اللہ تعالیٰ اپنا

[illegible] صاحبان کو بھی تا حال صحت ہے اگرچہ اپنے اپنے فرائض کو بجا لا

[illegible] ہو گئی ہے۔ تاریخ مقرر ہوئی ہے +

[illegible] صاحب نے علاوہ درس قرآن شریف [illegible] اتمامیہ بھی شروع فرمایا ہے جس کو مدرسے [illegible] اور دیگر احباب بڑے شوق سے سنتے ہیں۔ خدا تعالیٰ [illegible] کرے۔ اور کیا عمدہ ہو کہ یہ کتابیں کسی دارالعلم میں [illegible] مدرسہ تعلیم الاسلام ہائی کے کورس میں بھی رکھی جاویں۔

قادیان میں اور رمضان کا چاند [illegible] نومبر کو دیکھا گیا اور [illegible] جمعرات اول روزہ [illegible]

ہمارے مکرم مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایڈیٹر ریویو [illegible] رسالہ ریویو آف ریلیجنز تا حال ناہموار چلا ہے۔ [illegible] مظہر الحق صاحب نے ایک کتاب در رد عقلیہ پر ریویو کی لکھ [illegible] ہے۔ [illegible] ہوا تھا جس کی قیمت نہیں پہلی گئی [illegible] ہو گئی ہے۔ [illegible] کتاب [illegible] مصدقہ [illegible] کرکے اور [illegible] انتظام [illegible] تاجر کتب [illegible] کی [illegible] مسجد قاضی آگرہ سے [illegible] ہے کتاب واقعی عمدہ ہے۔

توسیع اشاعت خبر و کتابت

امداد کی اپیل - حافظ غلام رسول صاحب [illegible] واگر ضلع جہلم حافظ نور احمد صاحب [illegible] میاں محمد حسین صاحب کلکٹر [illegible] اور منشی محمد جعفر خانصاحب مندرجہ ممالک متوسط سے اس تجویز کو منظور فرماتے ہیں کہ حسب شرائط سابقہ نمبر ۱ تا ۱۰ سنہ ۱۹۰۶ء کی قیمت ان سے وصول کر لی جاوے۔

سفر سیالکوٹ میں بعض احباب نے زبانی فرمایا کہ اکثر کو تجویز سے اتفاق ہے خط لکھنے کی زحمت نہ ہوئی۔

توسیع اشاعت - مولوی محمد یٰسین صاحب کی تحریک سے سید حیات علی شاہ صاحب نے دو اخبار خرید فرمائی ہیں۔

منشی ایس ایم یوسف صاحب افسوس فرماتے ہیں کہ ان کی چٹھی مندرجہ البدر پر دو نمبروں نے توجہ نہیں فرمائی اور منشی صاحب ممدوح

نے خود عاجز کو یہ روپیہ بطور امداد کے ارسال کر دیئے ہیں۔

منشی مولوی محمد امین صاحب احمدی پٹیالہ سے تجویز فرماتے ہیں کہ اگر چٹھیاں کارخانہ کا کام نہیں چلتا تو قیمت سے روپیہ لانہ کر دیجاوے لیکن میری رائے یہ ہے۔ کہ عام قیمت تو چھپا ہی رہے ہاں جو صاحب استفاعت رکھتے ہیں انکی مرضی پر منحصر ہے۔ کہ بجائے ... مقررہ قیمت کے چندہ دیتے رہیں۔ سالانہ ویلیو ایبل جیسے کہ بعض احباب نے تجویز بھی فرمایا ہے منشی محمد امین صاحب کلرک دفتر سرکاری وکیل لاہور کی تجویز بہت خوب ہے کہ بچ کی بجائے ۱۰ سالانہ چندہ ہو۔ یہ گراں نہیں گذرتا۔

چٹھیاں - خطوط سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض احباب نے ابھی تک ہماری نمبروار چٹھیاں ملاحظہ نہیں فرمائیں اور جوں جوں وہ ملاحظہ میں آتی ہیں احباب ان سے اتفاق سا کرتے ہیں لہذا امید ہے کہ جن احباب نے فرمائی ہیں وہ دوسرے احباب کو ضرور مطالعہ کرا دیں خواہ اخبار سے ہی سہی۔

ایک سوال

۲۹ اکتوبر کے ہفتہ وار اخبار میں کوئی [illegible] راولپنڈی سے ایک سوال مندرجہ ذیل [illegible] یہ عنوان لکھکر مولوی ہدایت اللہ صاحب [illegible] پر بھی ہیں [illegible] پر بھی ہیں ہے کہ کئی سال سے [illegible] قادیانی اور [illegible] اشد اختلاف اور عداوت برپا ہو رہی ہے جانبین سے رسالے گئے بحثیں ہوئیں مگر ہنوز اول ہے۔ اگرچہ ان مسلمانوں نے متعدد سائل میں انتلاف کیا مگر اوائل میں ہر وقت اور ہر جگہ عیسیٰ کی حیات و ممات کا مسئلہ زیر بحث رکھنے کا استحقاق ظاہر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسی پر ہمارے دین کا مدار ہے اور جانتے ہیں کہ قرآن شریف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت ہوتی ہے اور ابتک ساری امت غلط فہمی میں مبتلا رہی ہے مسلمان کہتے ہیں کہ قرآن مجید سے انکی حیات ثابت ہوتی ہے اور مرزا جی نے غلط کہا ہے چونکہ ہر فریق اپنے مخالف پر غلط فہمی کا الزام ثابت کرتا ہے اسلئے مسئلہ کے متعلق ایک عام فہم سوال جسکے ضمن میں کئی سوال ہیں لکھا جاتا ہے۔ امید کہ اسکا جواب مرزا صاحب یا ان کے کوئی باضابطہ قائم مقام دیں گے۔

سوال - قرآن کریم کے نازل ہونے سے پہلے یہود اور نصاریٰ کے درمیان اس مسئلہ میں کہ یہ اختلاف تھا یا نہیں سکوت تھا۔ یا اتفاق تھا۔ تو موت پر تھا یا حیات پر۔ اگر اختلاف تھا تو قرآن مجید نے نازل ہو کر اسکا کچھ فیصلہ کیا یا نہیں اگر کیا تو وہ فیصلہ کیا اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سمجھا یا نہ سمجھا۔ اور اگر سمجھا تو کسیکو بھی سمجھایا تھا یا نہیں اگر سمجھایا تھا تو فی زمانہ اگر کوئی اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خود سمجھنے اور دوسروں کو سمجھانے کی کیفیت دریافت کرنی چاہے تو اس کیواسطے کوئی سبیل ہے یا نہیں

اور اگر ہے۔ تو وہ کیا ہے۔ جواب کی بنا سابق کے مسلمات پر ہونی چاہئے۔

ہمیں سمجھ نہیں آتا۔ کہ اس سوال میں کونسی ایسی ہے۔ جس کے لئے خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قلم برداشت کرنیکی ضرورت ہو۔ اور نہیں معلوم کہ سائل کے نزدیک مسیح موعود علیہ السلام کے کہی **باضابطہ قائم مقام** کے کیا معنے ہیں۔ لیکن چونکہ وہ کسی دوسرے کا جواب پسند نہیں کرتے۔ اسلئے ہمیں اسپر لکھنے کی ضرورت نہیں ہے اگر مولوی صاحب کو صرف حق اور راستی سے مطلب ہوتا۔ تو اس قید کی کیا ضرورت تھی۔ خواہ انکو کسیکے ذریعہ سے ملتا۔ جیسے کہ احادیث میں بھی آیا ہے کہ حکمت مومن کی گمشدہ ہوئی بات ہے جس سے ملجاوے۔ لے لیوے اور اس کا شکر گذار ہو۔ پر جب غرضا مندرجہ سوال اول ملاقا کا فیصلہ

ایک چھوٹا سا مجاہدہ

حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام اور حضرت حکیم نورالدین کے خطبوں اور لکچروں میں یہ لفظ بڑا ہوگا۔ کہ ہر ایک کام کے ابتدا میں اول یہ سوال پیدا ہونا چاہئے۔ کہ آیا یہ کام خدا تعالیٰ کے حکم اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق ہے۔ کہ نہیں کھانا اسلئے کھاؤ کہ **کلوا** کا حکم ہے اور پانی اسلئے پیو۔ کہ اللہ تعالیٰ کا قسم ہے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک آسان بات ہے۔ لیکن تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ یہ آسان ہرگز نہیں ہے۔ کھانے پینے میں دیکھا گیا ہے۔ کہ ابتدا میں یہ سوال اور نگہداشت ضرور بھولجاتی ہے اس لئے اس پرسش اور مداومت اختیار کرنیکے لئے میرے ذہن میں یہ تجویز آئی ہے۔ کہ اسے جلی قلم سے لکھکر نشست و برخاست کی جگہ پر لگا دیا جاوے کہ ہر وقت نظر پڑتی رہے بعض احباب کی بھی یہ آرزو دیکھی ہے چنانچہ ایسا کیا تھا جو کہ دراصل ۱۶ اکتوبر کی اخبار کے ہمراہ ارسال ہونا تھا۔ مگر غلطی سے رہگیا۔ اور اب ارسال ہے

اس میں خورد و نوش کی جگہ خورد و نوش صحیح کر لیا جاوے

برلن میں ایک گھوڑے کی نمائش ہو رہی ہے جو کہ ریاضی کے معمولی جمع تفریق ضرب تقسیم کے سوال حل کرتا ہے مہینے کے دن اور تاریخیں بتلاتا ہے۔ فوٹو کی نشاندہی کرتا ہے۔ رنگوں اور باجوں کی سروں میں تمیز کرتا ہے واللہ اعلم

از ہندوستان

البدر نمبر ۲۷ + ۲۸ + ۲۹ کا ریخانہ کے ذمہ باقی ہے جو کہ چھپ رہا ہے۔ اور انشاء اللہ عنقریب ارسال ہوگا +

www.aaiil.org



علیٰ درجہ کا مصفّی اور مُقوّی سارسا پریلا یعنی عجیب و غریب چار جوہر

طحلسی اور مکمی مصفیات خون اور مقویات بدن کا مجموعہ ہر ایک بکس چار جوہر کے چاروں شیشی کی دوا ایک ہفتہ سے ہر خون کو بالکل صاف کرکے تمام دماغی اور جلدی بیماریوں کو جڑ سے دفع کرتی اور سر سے پیر تک ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں۔ چار سو چار دواؤں کا ست اور جوہر شیشی ۸ خوراک چاروں شیشیوں میں ۳۲ خوراک جو ۳۰ روز کے استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور بوڑھے سب کے تمام عمر کیلئے صحیح و سالم اور چست و چالاک بنا دیتا ہے۔ شیشی نمبر ایک ۱ عنبہ وغیرہ شیشی نمبر ۲ جوہر چرائتہ وغیرہ۔ شیشی نمبر ۳ جوہر شاہترہ وغیرہ شیشی نمبر ۴ جوہر چوب چینی وغیرہ۔ چار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو مقصد طاعون کہانسی و بخار چیچک و اسہال سے ہمیشہ محفوظ رکھتا ہے

واژنگ۔ سوزاک۔ گھنٹیہ۔ خارشت۔ داد۔ اکوت۔ پھوڑا پھنسی۔ سفید داغ۔ جذام۔ کوڑھ۔ ناسور۔ کنٹھ مالا بواسیر۔ نواسیر۔ آتشک۔ سوزاک وغیرہ کے فسادات کو مہینہ کے لئے صاف کر دیتا ہے۔ ۳۲ خوراک کی چاروں فیشیاں ایک بکس میں بکس ہمیں مقفل کرکے معہ کتبی و کاغذ طریقہ استعمال کے خریداران کو دیجاتی ہیں۔ قیمت فی بکس آٹھ روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ایک روپیہ چھ آنہ۔

اکسیر حیات یعنی نمک نباتات۔

منتخبہ جڑی بوٹی اور تمام منتخبہ دواؤں دیسوؤں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت و عرقریزی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے۔ اول درجہ کا مقوی معدہ و ہاضم مذاد دافع قبض و ریاح و سینہ جلن پیدا کرنیوالا سود خون صالح باقوام پیدا کرکے از سر نو طاقت بخشنے والا ہے کسنے ہی دنوں کا پرانا اسہال اور بخار یا درد جگر ہو بہت جلد دفع کرکے صحت و تندرستی کا ہمیشہ قائم رکھنیوالا مرد اور عورت دونوں میں توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنیوالا ہے ۱۵ دن اور بارنجہ عورتوں کو ایک بوری پینے تک استعمال کرکے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہیئے۔ قیمت فی شیشی ۱۲ خوراک ایک روپیہ۔ پیکنگ و محصولڈاک وغیرہ ۳ شیشی قیمت ۳ روپیہ تین شیشی بیگر ۵ شیشی ۱۰ روپیہ پیکنگ و محصولڈاک وغیرہ علاوہ قیمت فی بوتل جسمیں ۱۲ خوراک یعنی ۱۲ شیشی نمک رہتا ہے۔ پانچ روپیہ محصولڈاک پیکنگ ۸ ہزار ہا آدمیوں نے فائدہ کامل حاصل کیا ہے آپ بھی آزمائیے اور فائدہ اٹھائیے۔ اسے معمولی نمک نہ سمجھئے۔ یہ نمک امراض ذیل میں حکمی فائدہ بخشتا ہے۔ دائمی قبض۔ بدہضمی۔ پیٹ میں درد اور نفخ ہونا۔ کمی اشتہا یعنی بھوکھ کا نہ معلوم ہونا۔ طحال یعنی تلی کا بڑھنا۔ ضعف معدہ یعنی غذا کا بخوبی ہضم نہ ہونا۔ اور بار بار یا نکانہ ہونا۔ وبائی امراض مثل ہیضہ و تخمہ پیچش و اسہال و درد گردہ۔ درد کمر۔ وجع مفاصل یعنی گٹھیہ۔ دردسر۔ کہانسی۔ دمہ۔ ضعف دماغ۔ ضعف بصارت۔ کمی ماہ یعنی نامردی۔ جریان۔ سیلان منی۔ حالت پتلی ہونا۔ سودای امراض مثل آتشک و سوزاک اور جلدی امراض مثل خارشت و داد و سفید داغ اور عورتوں کے اجزائے خون ناہموری یا ہوا و گولہ وغیرہ کو حکمی فائدہ بخشتا ہے۔ بچوں کے دانت نکلنے

نوٹ۔ ہم کو سرکہ رحیہ یا دواؤں کی اشاعت کے لئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے۔ جو صاحب چاہیں۔ خط بکھ کر لیں۔

کیا انمول بنایا ہے۔ دل و دماغ کو قوت اور فرحت بخشتا ہے۔ طبیعت کو خوش و بشاش رکھتا ہے۔ فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے۔ خاصکر معدہ اور جگر کی تمام خرابیوں کو دور کرکے انکی اصلی قوت اور حرارت کا محافظ رہتا ہے۔ ہیضہ اور طاعون کے زمانہ میں اس کا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے اگر احتیاط اور التزام کے ساتھ ایک پوری بوتل اس نمک کا استعمال کیجائے تو غریب دماغی سینہ کے تازہ اور صاف نیا خون اور گوشت عموماً بدن میں پیدا ہو سکتا ہے۔ جسسے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوت یقیناً پیدا ہوگی۔ یہ امر مسلم ہے کہ اکثر بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب سے پیدا ہوتی ہیں۔ اسی لئے اس کا نام اکسیر حیات رکھا گیا۔ کیونکہ پورے ایک بوتل کے استعمال کیسے معدہ میں اتنا زبردست قوت ہاضمہ پیدا ہوتی ہے۔ کہ بھی ہی سستی اور کمزوری اور بیماری ہو۔ فوراً دفع ہو کر انسان موٹا تازہ ہو جاتا ہے اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہو جاتا ہے گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے

طاقت پیدا کرنے کی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت۔

یہ دوا سے پیر تک ہر طرح کی طاقت پیدا کرکے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے۔ دل و دماغ اور گردہ یعنی عضلات رئیسہ کی تقویت کیلئے اکسیر ہے۔ خلوات نزدیکہ و کام کو ضابطہ بند کرکے دل اور دماغ میں اول درجہ کی طاقت پیدا کرتی ہے۔ تری و بیماری و عام کمزوری کے لئے سریع التاثیر ہے۔ قیمت فی بکس جسمیں ۳۰ خوراک دوا ہوتی ہے۔ پانچ روپیہ پیکنگ و محصولڈاک ۱۲ر

گنٹھیہ کی اکسیر دوا یعنی روغن اوجاع

کیسی ہی سخت پرانی بادی گنٹھیہ یعنی الصاق یا درد کمر۔ یا درد شانہ وغیرہ ہو چند روز اس تیل کی مالش سے درد اور ورم و تمام لکیانات بالکل دفع ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ محصولڈاک ۲ر

آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنی سرمہ نوری

اصلی یاسمیر اور ایک نئے معدنی و مقوی دیدہ و دیات و محلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے۔ جالا ماڑا۔ چھولی۔ مصر۔ غبار۔ ناخونہ۔ رتوندی۔ پردہ۔ کھجلی۔ پانی کا بہنا۔ سرخی چشم۔ درد۔ کھٹک وغیرہ عوارض آنکھ کی کل بیماریاں دفع کرکے آنکھوں میں نوجوانوں کی طرح نئی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے۔ چند روز کے استعمال میں آنکھ کی روشنی کو تمام عمر کے لئے قائم کر دیتا ہے قیمت فی شیشی کلاں ۱ روپیہ پیکنگ محصولڈاک ۵ر

دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی مذاق و خوشبودار منجن

حالت اور آنکھ فصیں دونوں سے زندگی کا مزہ ہے۔ اگر انمیں کوئی خرابی آئی تو پھر زندگی کا لطف نہیں اس لئے ہر شخص پر انکی حفاظت اور صفائی نہایت ضروری اور لازمی ہے۔ اس منجن کو آپ چند روز استعمال کرکے دیکھئے صفائی اور مضبوطی کو دیکھئے۔ کیسا ہی درد ہو فوراً دفع ہو جاتا ہے۔ [illegible] کے کھونٹے پن اور مسوڑھے کے ورم اور درد اور خون و پیپ بہنے میں اور منہ و زبان کے چھالے وغیرہ کے لئے یہ منجن اکسیر ہے۔ قیمت فی بکس آٹھ آنہ مع پیکنگ محصولڈاک ۱ر۔ علاوہ اسکے آتشک۔ سوزاک۔ جریان۔ پیچش۔ اسہال۔ کہانسی۔ دمہ۔ بواسیر۔ نواسیر۔ گنگ۔ ناسور۔ طحال۔ خارشت۔ اختلاج قلب۔ سفید داغ۔ داد۔ ہر قسم کی دوا۔ زخم اور ہر قسم کے امراض اور نیز خاص امراض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں۔ [illegible] تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ روپیہ پیسے [illegible] خصر ست اس دواخانہ کی طرف توجہ فرمائیے۔ ہمیں کامل یقین ہے کہ دواؤں کا تفصیلی حالات [illegible] وغیرہ کے دریافت کرنے کا تکلیف نہ کرنا پڑے گا۔ آپ اپنا نام پتہ صاف خانہ خوب صاف لکھیں۔ اور اگر کوئی [illegible] لکھئے۔ ہمارا پتہ ہے۔

حکیم شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم مڈیکل ہال قدیم گنج شہر بہاولپور

راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کو ہم نے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے۔ کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ کے ذریعہ بھیجا جاوے اور کارخانہ ہذا اس کے محصول کا بھی متحمل ہو

سونے چاندی کی گولیاں

یہ جوہر اسم باسمی حاوی ہے۔ جسکے مقوی دل و دماغ معدہ و باہ

مین اور دنوں پوشیدہ کا دوا ہونے سے جو خود کو بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہیں فائدہ دیتا ہے۔ یہ جوہر خاصکر خلق میں اثر کرتی ہیں اور بیاہ معصوم بچے اور لڑکے اور لڑکیوں اور جوان کو طرحدار اور بوڑھے کو باکار بنانے میں اکسیر ہیں۔ قیمت ۲ جوہر صرف ۴

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف سرمہ کا ہی نہیں ہے۔ بلکہ دیگر مشک کا ریدیں

لمبی اور دیات سے مخلوط کرکے تیار کیا ہے۔ جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے اور جالا و پھولا و دھند۔ شب کوری۔ ناخونہ وغیرہ امراض دیرینہ کو فوراً آرام دیتا ہے۔ بینائی کا محافظ بھی اعلیٰ درجہ کا ہے۔ ہماری تعریف پر خیال نہ کیجئے۔ آزمائیے۔ قیمت فی تولہ

الشتہار

حکیم سید فرزند حسین محمد حسین پوسٹ آفس کارخانہ احمدیہ۔ بلگرام ضلع ہردوئی

مطبوعہ الحکم الاسلام قادیان میں باہتمام منشی عبدالرحمٰن صاحب کلرک شائع ہوا

www.aaiil.org

ملفوظات حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام

ذیابیطس کی مرض کا ذکر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اس سے مجھے سخت تکالیف بھی ڈاکٹروں نے اسمیں شیرینی کو سخت مضر بتلایا ہے آج میں آپ غور کر رہا تھا تو خیال آیا کہ بازار میں جو شکر وغیرہ ہوتی ہے اُسے تو اکثر فاسق فاجر لوگ بناتے ہیں اگر اس سے ضرر ہوتا ہو تو تعجب کی بات نہیں مگر عسل (شہد) تو خدا کی وحی سے طیار ہوا ہے اسلئے اسکی خاصیت دوسری شیرینیوں کی سی ہرگز نہ ہوگی اگر یہ اُنکی طرح ہوتا تو پھر سب شیرینی کی نسبت شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ فرمایا جاتا۔ مگر اسمیں صرف عسل ہی کو خاص کیا ہے۔ پس یہ خصوصیت اسکے نفع پر دلیل ہے اور چونکہ اسکی طیاری ذریعہ وحی کے ہے اسلئے بھی جو چھوتوں سے رس چوسنی ہوگی تو ضرور مفید اجزا کو ہی لیتی ہوگی اس خیال سے میں نے تھوڑے سے شہد میں کیوڑا ملا کر پیا سے پیا۔ تو تھوڑی دیر کے بعد مجھے بہت فائدہ حاصل ہوا۔ حتنے کہ میں ہنے چلنے پھرنے کے قابل اپنے آپکو پایا اور پھر گھر کے آدمیوں کو لیکر باغ تک چلا گیا اور وہاں دس رکعت اشراق نماز کی ادا کیں۔

خدا فعلنے کے ان صفات۔ رب۔ رحمٰن۔ رحیم۔ مالکیوم الدین پر توجہ کیجاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ کیا عجیب خدا ہے پھر جبکہ اب ایسا ہو کیا وہ کبھی نامراد اور محروم رہ سکتا ہے رب کے لفظ سے یہ بھی سمجھ میں آتا ہے کہ دوسرے عالم میں بھی ربوبیت کا کام کرتی رہیگی۔

جہاں اسباب غیر مؤثر معلوم ہوں وہاں دعا سے کام لے۔

۲۰ نومبر ۰۴ء۔ بوقت ظہر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذیل کی رویا سنائی۔

میں نے ایک عقیدۃ بند باندھا ہوا ہے گو وہ بالکل معتقد نہیں ہے کہ یہ کچھ کیسا ہے۔ کہ اس اثنا میں مولوی صاحب نماز پڑھانے لگے ہیں اور انہوں نے سورۃ الحمد جہر سے پڑھی ہے اور اسکے بعد انہوں نے یہ پڑھا۔ **الفارق وما ادراک ما الفارق** اسوقت مجھے یہی معلوم ہوا کہ یہ قرآن شریف میں سے ہی ہے۔ اور ایک اور الہام ہوا۔ **روز تقصان بر تو نیاید**۔

حضرت حکیم نورالدین صاحب اور مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کی بعض آریوں نے بہت ہی گندے کلمات قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں لکھے ہیں۔ فرمایا۔ کہ آندھی میں جب ابر اٹھتا ہے تو پہر بہت جلدی چھٹ جایا کرتا ہے۔ یہی حالت ان لوگوں کی ہے۔ ہیں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ اسلام جیسا مذہب جسے خدا نے بھیجا گیا ہے۔ اس کے مقابل پر اور بھی کوئی خدا مانا جاسکتا ہے اسلام کا خدا کل کمالات کا مالک ہے۔ اور جسکا روح اور اسکے خواص ہیں خود بخود ہیں تو وہ خدا کو کہہ سکتی ہے کہ تیرا مجھ پر کیا حق ہے جو تو مجھ سے مانگتا ہے۔ جو تو مجھ سے کسی قسم کی سزا دیوے خدا تعالیٰ کی میں ان لوگوں کی حالت پر ہنسی سے ملتی ہے اور نیز لوگ میں تو کمزوریوں کو بات کر دیا ہے

انہوں نے ہر ایک بات پر اعتراض کا طریق لیا ہے حالانکہ ایک عارف ہادی اسبات کا منتظر ہوگا کہ کل اسرار الوہیت کو کوئی سمجھ نہیں سکتا مثلاً مقصد جو مخلوقات موجود ہے اور قسم قسم کے پتھر۔ بوٹیاں اور سنکھیا ہیں کیا کوئی دعوے کر سکتا ہے کہ میں نے ہر ایک کے خواص پر احاطہ کر لیا ہے اور جو کچھ مجھے معلوم کیا ہے اس سے بڑھکر اب اور کوئی حکمت الٰہی اسمیں ہرگز نہیں ہے اسلئے حق کے طالب کو چاہئے کہ وہ بات جس سے ایمان وابستہ ہوتا ہے اختیار کرے اور اُسے سمجھے اور دوسری باتوں کیلئے اپنی نفس عقل کو تسلیم کرے جوں جوں خدا تعالیٰ البصیرت دیگا توں توں اس کا علم بڑھیگا یہ نادانی ہے کہ انسان کے جسم کے اندر جسقدر قوائے ہیں اُنکی حکمت اور خواص پر تو نظر نہ کیجاوے اور بالوں کے ٹیڑھے ہونے یا اور اس قسم کی باتوں پر اعتراض کیا جاوے

کلمات طیبات حضرت امام آخر الزمان علیہ السلام

سیالکوٹ سے واپس ہوتے ہوئے حضرت اقدس نے موہر اسیاں سفر کے رات کو بٹالہ میں قیام فرمایا تھا بٹالہ کی احمدی جماعت نے اس موقعہ پر حسن خدمات کا فخر اول مرتبہ حاصل کیا۔

زیر انتظام ناظمی حضرت علی صاحب احمدی اور چند دیگر احباب بڑے شوق سے اترتے ہی چار اور عمدہ کھانا طیار ملا۔ چارپائی اور مکان کا انتظام جو کہ سٹیشن کے متصل سرائے میں کیا گیا تھا بہت عمدہ تھا جس سے کسی قسم کی تکلیف کی شکایت کسی نہیں ہوئی افسوس ہے کہ یہ خبر یا کلوت کے حالات قلمبند کرتے ہوئے رہ گئی۔

سورۃ الرحمٰن پڑھنے کا۔ ایک شخص کی طرف سے رقعہ پیش کیا گیا کہ مولوی صاحب ہیں اور ان کا فرقا کوفت ہو گیا ہے۔ انکو ہستی باری پر شبہات پیدا ہو گئے ہیں یہ اپنی اصلاح کی تدبیر دریافت کرتے ہیں فرمایا انکی بیقراری کو اللہ تعالیٰ دور کرے دیکھو اگر کسی شخص کے سامنے دو بچے ہوں ایک تو کسی اجنبی کا ہو اور دوسرا اسکا اپنا پیارا۔ تو کیا وہ اس اجنبی بچہ کیخاطر اپنے بچہ سے محبت چھوڑ دیگا نہیں۔ بلکہ ہرگز نہیں۔ پس جبکہ انسان مسلمان کہلاتا ہے جس کے معنے ہیں بالکل خدا کا ہو جانا اور کسی حالت میں اس سے بیوفائی نہ کرنا پھر اولاد کے حق میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ فَلَا تُحِبُّوْهُمْ کہ مال اور اولاد اظہار محبی و فتنہ ہیں ہے ڈرتے رہو کہ کہیں اولاد کی محبت تمہیں خدا سے جدا نہ کر دے تو کہاں ہے کہ انسان ہو بیرحم ہو جاوے۔ بدکار ہو۔ چور یا ڈاکو ہو۔ جو اولاد سے مرجاوے تو پھر ویسے ابتلا آجاتا ہے پس ہر حالت میں موجب فتنہ اور فساد ہوتی ہے مگر جب مومن کو خدا سے تعلق ہوتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے کہ اگر یہ بچہ مرگیا ہے تو کیا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے جو حکم دیا ہے۔ ما ننسخ من اٰیات او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا۔ دیکھو آنحضرت کے ۱۲ بچے فوت ہوئے۔ ایمان تو وہ ہوتا ہے جسمیں تزلزل نہ ہو ایسے ایمان والا خدا کو بہت محبوب ہوتا ہے ہاں اگر کچھ خدا سے زیادہ محبوب ہے تو ہیں نہیں سمجھ سکتا کہ ایسا شخص خدا پر ایمان کا دعوے کر سکتے اور وہ کیوں ایسا دعوے کرتا ہے۔ ہم نہیں جان سکتے کہ ہماری اولادیں کیسی ہونگی صالح ہونگی۔ یا بدمعاش۔ اور نہ ان کے پیچھے کوئی احسان ہیں اور خدا کے تو پھر لاکھوں لاکھ احسان ہیں پس سخت ظالم ہے وہ شخص کہ اس خدا سے تعلق توڑ کر اولاد کیطرف تعلق لگاتا ہے۔ ہاں خدا کے حقوق کے ساتھ مخلوق کے حقوق کا بھی خیال رکھو اگر خدا پر تمہارا کامل ایمان ہو تو پھر تو تمہارا یہ مذہب ہونا چاہئے کہ ہر چہ از دوست میرسد نیکوست اور جس ایمان والے کے شیطان قریب بھی نہیں آتا وہ بھی تو وہاں ہی آجاتا ہے جہاں اسکو تھوڑی سی بھی گنجائش ملجاتی ہے جب خدا کو مقدم رکھا جاوے تو برکات کا نزول ہوتا ہے ہر کسی دوست سے اگر تم اونے باتوں میں وعدہ اور جھوٹ اور عہد شکنی سے کام لو تو وہ تمہیں کبھی نہیں رکھیگا پھر وہ تو رب العالمین اور احکم الحاکمین اور رب العزت ہے ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع ونقص من الاموال والانفس والثمرات یعنے ثمرات سے مراد اولاد ہے۔ اور یہ خدا کیطرف سے ابتلا ہوتے ہیں اور یہی انسان کا امتحان ہوتا ہے ہاں یہ باتیں اور کامل ایمان حاصل ہوتا ہے۔ توبہ استغفار سے اسکی کثرت کرو اور ربنا ظلمنا انفسنا وان لم ترحمنا لنکونن من الخاسرین پڑھا کرو۔ اور اسکی کثرت کرو خدا تعالیٰ نے فہم اور ایمان عطا کریگا۔ خدا کا دامن نہ چھوڑنیوالا گو ہمگا ہو کر بھی بخشا جاتا ہے۔ ہاں تعلق توڑنا بری بات ہے اور یہ زہر قاتل ہے پس توبہ استغفار کرو۔ اور خاوندوں میں دعائیں کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارا آ

درخواست دعا۔ ہمارے دوست مفتی محمد صادق صاحب سپرنٹنڈنٹ مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان ایک مرحلہ سخت میں مبتلا ہیں بسبب پیشتر کچھ تخفیف کے گزر درخواست ہے۔ کہ ان کیلئے دعا فرمائی جاوے کہ اللہ تعالیٰ صحت کامل عطا کرے۔

ہمیں چوہدری علی خان صاحب تحصیلدار مہاں ہے ابتلاؤں کا نشانہ ہونیکی خبر دیتے ہیں پہلے بھی احباب جماعت کو فرما چکے ہیں حدیث شریف میں ہے کہ ایک مومن جو دعا دیکھ کر کرتا ہے خدا اسی بھی [illegible] دعا کے عطا کرتا ہے

غنچہ احمدی کے پیچھے نماز کی نسبت صفحہ ۱ پر ملاحظہ کرو۔

www.aaiil.org

۲۹ نومبر ۱۹۰۴ء

نماز کے متعلق ایک اور ضروری مسئلہ

جب انسان نماز ادا کرتا ہوتا ہے۔ تو بعض اوقات اس قسم کے حادثات پیش آتے ہیں جس سے کسی دوسرے کی جان یا خود اپنی جان کا اندیشہ یا کوئی اور نقصان عظیم الشان جس کا اثر انسان کے دین پر پڑتا ہو جانیکا احتمال ہو تو ایسی صورت میں انسان کیا کرے یہ امر ذیل کے ہنقسا اور اس کے جواب سے واضح ہوگا یہ ہنقسا میرے ایک دوست ڈاکٹر محمد علی خان صاحب نے افریقہ سے کیا ہے جبکہ خود ہسپتال میں ایک ایسا واقعہ ہوا اور مسئلہ کی عدم واقفیت کی وجہ سے ایک شخص کو اسکی ملازمت سے سوموتی ہونا پڑا خدا تعالیٰ اس بیچارہ کو نیک اجر دے اگرچہ اسکو علم نہ تھا مگر نیت اسکی الٰہی احکام کی تعظیم کی تھی۔

وہ استفسار اور جواب یہ ہے

کہ اگر ایک احمدی بھائی نماز پڑھ رہا ہو۔ اور باہر سے اسکا افسر آجاوے۔ اور دروازہ کو کھلا کھلا کر اور کھٹکھٹا کھٹکھٹا کر بلاوے اور دفتر یا دوائی خانہ کی چابی مانگے تو ایسے وقت میں اُسے کیا کرنا چاہیئے اسی وجہ سے ایک شخص نوکری سے محروم ہو کر ہندوستان واپس کیا گیا ہے۔

جواب - حضرت اقدس نے فرمایا۔ کہ ایسی صورت میں ضروری تھا کہ وہ دروازہ کھولکر چابی افسر کو دیدیتا (یہ ہسپتال کا واقعہ اسلئے فرمایا) کیونکہ اگر اسکے انتواسے کسی آدمی کی جان چلی جاوے تو یہ سخت معصیت ہوگی۔ احادیث میں آیا ہے کہ نماز میں چلکر دروازہ کھولدیا جاوے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی ایسے ہی اگر لڑکے کو کسی خطرہ کا اندیشہ ہو یا کسی موذی جانور سے جو نظر پڑتا ہو ضرر پہنچتا ہو۔ تو لڑکے کو بچانا اور جانور کو مارڈالنا اس حال میں کہ نماز پڑھ رہا ہے گناہ نہیں ہے اور نماز فاسد نہیں ہوتی۔ بلکہ بعضوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ گھوڑا اگر کھل گیا ہو تو اُسے باندھ دینا بھی مفسد نماز نہیں ہے۔ کیونکہ وقت کے اندر نماز تو پھر بھی پڑھ سکتا ہے۔

نوٹ - یاد رکھنا چاہیئے کہ اشد ضرورتوں کے لئے مازک مواقع پر یہ حکم ہے یہ نہیں کہ ہر ایک قسم کی رفع حاجت کے مقدم رکھکر نماز کی پروا نہ کیجاوے اور اسے بازیچہ طفلاں بنا دیا جاوے دوران نماز میں اشغال کی سخت ممانعت ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر ایک دل اور نیت کو خوبی جانتا ہے

مقدمہ کے متعلق

مقدمہ کے متعلق اپیل نے دائر ہونیکی خبر پہلے لکھ چکے ہیں ۲۹ دسمبر ۱۹۰۷ء کی تاریخ مقرر تھی مگر جناب شمس صاحب نے وجوہات ظاہر کر کے تاریخ مقررہ پر کارروائی نہ ہونے کی درخواست کی اور ۱۰ جنوری ۱۹۰۸ء کی تاریخ مقرر کر کے کارروائی ملتوی ہو گئی ہے ۱۰ جنوری کو مقدمہ شروع ہوگا۔ احباب دعا فرماویں

حالات جلسہ سیالکوٹ

کچھ تو بیماری اور بعض دیگر مجبوریوں کی وجہ سے میں حضرۃ اقدس کے ہمراہ سیالکوٹ نہ جا سکا تھا اور جن ایام میں پہونچا تو بھی بیمار ہی تھا۔ اسلئے مفصل احوال کو قلمبند اور نوٹ نہ کر سکا یہ حالات جو کہ بمعہ الحکم نے بسط سے لکھے ہیں اس لئے اُسکے بعض بعض حصہ ایسے ناظرین کیلئے جنکے پاس الحکم نہیں جاتا درج کئے جاتے ہیں۔

حضرت کا جلوس یوں تو کل یوم هو فی شان۔ ہوتا ہی ہے مگر ۲۷ نومبر ۱۹۰۴ء کی صبح سیالکوٹ میں عجیب وغریب صبح تھی جو لاانتہا برکات اور ساتھ ہی لعنت کو لئے ہوئے اہل سیالکوٹ کیواسطے آئی تھی سعادتمندوں خدا ترسوں نیکدل راستی اور سلامتی کے فرزندوں کے واسطے برکات کا تحفہ پیش کر رہی تھی دشمنان حق اور خدا تعالیٰ کے سرکشوں اس کے مامووں کے دشمنوں کیلئے ان کے حسب حال برا نتیجہ پیش کرنیوالی تھی آج وہ دن تھا کہ حضرۃ حجۃ اللہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام لیکچر گاہ کو جانیوالے تھے اور خدا تعالیٰ کے تازہ فضلوں اور انعامات کو پیش کرنیوالے تھے۔ اسلئے صبح ہی سے بازار کی دورویہ دوکانیں باوجود جدہر نظر اٹھاؤ آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے مخالف لاکھ سعی بلیغ کرتے تھے اور جس قدر لوگوں کو زیارت سے روکتے تھے اُسیقدر زور کیساتھ لوگ اور ہر آرہے تھے قریباً ساڑھے چھ بجے اعلے حضرت اپنے ایوان سے نیچے اُترے۔ ملاقات کرنیوالے ایکدوسرے پر گرے پڑتے تھے آخر یہ انتظام کیا گیا کہ اسوقت معدودے چند ملاقات کرنیوالوں کو رد کیا جاوے۔ حضرت ابھی مکان سے اترے نہ تھے کہ ایک شخص میاں نیاز علی نام نے حضرت میر حکیم حسام الدین صاحب کے توسط سے نہایت عجز و الحاح سے عرض کیا کہ حضور جب لیکچر گاہ کو تشریف لے چلیں تو میرے گھر میں قدم فرما دیں تاکہ آپ کا مبارک قدم میرے گھر میں برکات کا موجب ہو یہ حسن ارادت و عقیدت حضرت اقدس کو اس کے گھر لے گیا اور وہ تین منٹ اس کے گھر میں ٹھہر کر حضرت تشریف لے آئے

روانگی لیکچر گاہ کو اور اپنی گاڑی میں تشریف فرما ہوئے آپ کے ہمراہ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب بیٹھے ہوئے تھے باہر میں گاڑیوں کا اچھا خاصہ سلسلہ بہتا قریباً پندرہ سولہ گاڑیاں یکے بعد دیگرے کھڑی تھیں۔

مسیح اور مسیح موعود اس نظارہ کو دیکھکر ہمیں عیسیٰ مسیح ناصری یاد آیا۔ جو نہایت حسرت بھری بھیجے میں کہتا ہے۔

آہ! لومڑیوں کے لئے ماندیں اور ہوائی پرندوں کے لئے بسیرے مگر ابن آدم کو جگہہ نہیں کہ اپنا سر دھرے یہ الفاظ یا اسی کے ہم معنی الفاظ کیسے شکستہ خاطر اور گمنام شخص کی حالت کو ظاہر کرتے ہیں برخلاف اس کے خدا کا یہ ہر گزیدہ مسیح موعود عجیب خداداد شان اور شوکت کیساتھ جلوہ گر ہوا ہے وہ گمنام تنہا۔ لیکن ان کا نام آفاق میں پھیلایا گیا اسکے موافق جو خدا نے اُسے کہا کہ میں تیرا نام آفاق میں پھیلاؤں گا وہ تنہا تھا لیکن لاکھوں انسانوں کو اس کا خدا کھینچکر اسکے قدموں پر زندہ کرنیکے لئے لے آیا۔ اسی کے موافق جو پہلے سے کہا تھا۔ کہ یاؤن من کل فج عمیق: و یاتیک من کل فج عمیق: انہیں باتوں کو مدنظر رکھکر اور دوسرے وجوہات فضیلت کو دیکھکر ہم کہتے ہیں کہ خدا کے جری کو سزاوار ہے اور فی الحقیقت سزاوار ہے جو کہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

اس دورویہ انسانوں کی سڑک میں یہ جلوس گذرا لوگ گاڑیکے ساتھ بھاگے جاتے تھے اور ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے کچھ عجب نہیں کہ کئی بیچارے مجروح ہوئے ہوں مگر یہ عجیب شمش اور جذب تھا کہ ایسی حالت میں بھی لوگوں کو کھینچے لئے جاتا تھا دوکانیں اس روز جلسہ میں شریک ہونے کی خوشی یا شوق کیوجہ سے بند تھیں اور وہاں آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے۔

پھر لیکچر گاہ یہ سارا جلوس لیکچر گاہ میں داخل ہو گیا۔ اسوقت لوگوں کا اضطراب اور کشمکش بھی عجیب لطف بخش تھی ہر شخص کوشش کرتا تھا کہ میں اسی جگہہ پر بیٹھوں جو قریب تر ہو جہاں سے وہ خدا تعالیٰ کے ہر گزیدہ مامور اور معزز لیکچر پڑھنے والے کو دیکھ سکے خدا تعالیٰ کی عجیب قدرت ہے کہ وہ دونو اسی سرزمین سیالکوٹ میں اپنی عمر کا نمایاں حصہ بلکہ وہ حصہ جو عنفوان شباب کا حصہ کہلاتا ہے گذار چکے تھے۔ یعنے حضرت اقدس مسیح موعود بھی سیالکوٹ میں چوتھائی صدی یا بیشتر کے قریب رہ چکے تھے اور حضرۃ مولانا مولوی عبدالکریم صاحب تو خاص سیالکوٹ کے باشندے اور وہیں کے رہنے والے ہیں حاضرین اور باشندگان سیالکوٹ کی نگاہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی عزت اور تکریم تو بہر حال ہونی ہی تھی مگر سیالکوٹ میں مولوی عبدالکریم صاحب بھی خاص عزت اور تکریم کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں جو مولوی صاحب کی پاک سیرت کا عمدہ گواہ ہے۔

پھر ہم اصل مطلب کی طرف رجوع کر کے کہتے ہیں کہ ہر شخص چاہتا تھا کہ وہ نمایاں جگہہ حاصل کرے اور جہانتک جس کا ممکن ہوا وہ اپنے اس مقصد میں کوشش کرتا رہا۔

www.aaiil.org

حضرۃ القدس

لیکچر گاہ میں

جیسا کہ ابھی ہم نے اوپر بیان کیا ہے لکڑی کے پلیٹ فارم پر ایک نمایاں جگہ پر ایک کرسی بچھی ہوئی تھی۔ اس پر اعلیٰ حضرۃ حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما ہوئے جلوہ افروز تھے آپ بکمال درجہ بشاشت چہرہ پر نور بدر کامل کی طرح چمک رہا تھا۔ آنکھیں حاضرین اور سامعین کی طرف خصوصیت سے متوجہ کر رہی تھیں آپ کی شکل و شباہت انبیاء بنی اسرائیل کا سا نمونہ دکھا رہی تھی۔ غرض حضور علیہ اس شان سے جلوہ افروز تھے کہ ہمارا قلم اسے ادا نہیں کر سکتا۔ دل بے اختیار آپ کی طرف کھنچے جاتے تھے۔ ہم اپنی اندرونی کیفیت کا ذکر کر سکتے ہیں کہ اس وقت خواہ نخواہ بیخودی۔ خدا ترسی۔ نوع انسان کی ہمدردی کے خیالات سے جن سے ہم اس نتیجہ پر پہونچے کہ خدا تعالیٰ کے ملائکہ اس وقت پاک تحریک کرنے میں مصروف ہیں اور ان ملائکہ کے نزول کا باعث یہی خدا رسیدہ بزرگ تھا۔

حضور کے ساتھ ہی کرسی پر حضرت حکیم الامت اور آپ کے ساتھ ہی ایک میز کے سامنے حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب تشریف فرما تھے۔

جلسہ کی کارروائی کا آغاز

چاروں طرف قدرتی طور پر سناٹا اور خاموشی تھی کہ یکایک اس مہر خاموشی کو ایک معزز بیرسٹر نے توڑا اپنے کھڑے ہو کر فرمایا۔

میں اس جلسہ کے لئے جناب مولانا مولوی حکیم نورالدین صاحب کو پریذیڈنٹ ہونے کیلئے پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں۔ کہ آپ سب صاحب منظور کریں گے

اس تجویز کے جواب میں ہمیں معلوم ہوا کہ جناب بیرسٹر فضل حسین بیرسٹر لاہور نے کی تھی تائید ہوئی اور حضرت حکیم الامۃ افتتاحی تقریر پر کھڑے ہوئے۔

حکیم الامۃ کی افتتاحی تقریر

ہز ہائینس مہاراجہ جموں و کشمیر کی سرائے میں منعقد ہوئے آج کے جلسہ نے جب حضرت حکیم الامت کو افتتاحی تقریر کیلئے کھڑے ہوتے دیکھا تو کچھ بھی تعجب نہیں کہ ایسوسی ایشن آف آئیڈیا نے حکیم الامۃ کی اس حالت کیطرف متوجہ کیا جب آپ ہز ہائینس مہاراجہ جموں و کشمیر کے خاندان کے خاص طبیب تھے اور ایک ممتاز عہدہ دار وہی شخص آج محض خدا کے لئے اور صرف خدا ہی کیلئے درویشانہ (ایسی درویشی پر ہزار قیصر سلطنتیں نثار ہوں) حالت میں کھڑا ہوتا ہے اور پبلک کو سنائے جانے والے لیکچر کے لئے اپنی افتتاحی تقریر میں خطاب کرتا ہے۔

مولوی صاحب کا بجائے خود وجود حضرت مسیح موعود کی صداقت پر ایک زندہ لیکچر تھا اور یوں آپ کی صداقت پر یہ چوتھی دلیل تھی یعنے پہلی دلیل تو وہ جذب و کشش تھا جو حضرت اقدس کی زیارت کیلئے عوام میں پیدا ہو گیا تھا اور دوسری دلیل مخالفین کی حالت اور تیسری دلیل خود اعلیٰ حضرت کا وجود مبارک اور چوتھی دلیل حکیم الامۃ کا اپنا وجود

عبدالکریم صاحب کا نام لیکچر کے اشتہار میں بھی عام طور پر دیا گیا تھا۔ یہ واقعات چونکہ ایک پاک تاریخ کا خمیر و نسخہ والے ہیں اس لئے ان پر پوری توجہ و ژرفا نظر اور جو جو نتائج حقہ ان سے نکل سکتے ہیں ان کو پیش نہ کرنا لکھنے والی کی خطرناک اور ناقابل عفو فروگذاشت کے مرتکب ٹھیریں گے اس لئے ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ کسی قدر تفصیل سے بحث کریں۔

جن لوگوں کو عام لیکچروں کے سننے کا موقع ملا ہو۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ لیکچر کی اغراض کو پورا کرنیکیواسطے کیا کیا طریق اختیار کئے جاتے ہیں۔ سب سے اول لیکچرار وہ تجویز کیا جاتا ہے۔ جو قوم کا مشار الیہ ہو اپنے علم و فضل اور زبان پر پوری حکومت اور قادر الکلامی کے علاوہ وسیع معلومات رکھتا ہو اور جہاں تک ممکن ہو سننے والوں کے مذاق سے آشنا ہو۔ اپنے مطالب کو فصاحت بلاغت سے ادا کر سکے۔ پھر اس کے لیکچر کے لئے اشتہار دینے والے وہ شخص ہوں جن کا پبلک میں عام رسوخ ہو اور پھر مقام وہ پسند کیا جاتا ہے۔ جو عام گذرگاہ کے موقعہ پر ہو غرض ان امور کا پورا لحاظ رکھا جاتا ہے۔

اب اس مقام پر ہمارے ناظرین ذرا غور کریں اسمیں تو کوئی شبہ اور کلام نہیں کہ لیکچر ایسے عظیم الشان انسان کیطرف سے تھا جو دنیا میں غیر معمولی شہرت رکھتا تھا لیکن جب سننے والوں کو یہ معلوم ہو کہ اس لیکچر کا لکھنے والا وہ خود نہیں ہے تو عام قاعدہ کے موافق انہیں مایوس ہو جانا چاہئے تھا۔ لیکن سیالکوٹ جیسے شہر میں جو مولوی عبدالکریم صاحب کی زادبوم ہے جہاں انکے اپنی عمر کا بہت بڑا حصہ گذارا ہے۔ اگر وہاں کی پبلک میں ایک وقیع اور ممتاز انسان نہ ہوتا اور اپنے تقوے اور نیک چلنی کیوجہ سے خاص اعتبار حاصل نہ کر چکا ہوتا۔ تو ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ناممکن تھا لوگ اسطرف اسقدر توجہ کرتے حضرت مولوی صاحب کا نام اہالیان شہر کی کشش کیلئے ایک ضمانت تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے مولوی صاحب کو وہ زبان اور فصاحت عطا کی ہے کہ دوسرے کو اسوقت تک ہماری جماعت میں یہ فضل نہیں ملا ہم نے حضرت حکیم الامت سے بلاواسطہ سنا ہے انہوں نے فرمایا ہے تو یہ ہے کہ یہ شخص بڑی ترقی کر رہا ہے اور مجھ سے بڑھ گیا ہے حکیم الامۃ کا پایہ اور رتبہ اپنے رنگ میں سب سے افضل اور اعلیٰ ہے

اگر ان سلسلے رنگ و بوئے دیگر است حضرت اقدس کی زبان مولوی عبدالکریم ہی کے منہ میں سجتی ہے یہی وجہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے تبھی اسے حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان پر مسلمانوں کا لیڈر فرمایا

آجتک جسقدر جلسوں میں حضرت اقدس کا کوئی تحریری مضمون پڑھا گیا۔ اسکے پڑھنے والا یہی شخص تھا جلسہ مذاہب میں اسلام کی خلافی والا مضمون پڑھنے والا یہی تھا لاہور کا پہلا لیکچر بھی اسی نے پڑھا اس سے بھی دو برس پیچھے ۱۸۹۷ء میں آکھم کیساتھ جب مباحثہ ہوا اسوقت بھی پڑھنے والا یہی تھا۔ اور یہ لیکچر بھی اسی نے پڑھا۔

یہ سعادت یہ فخر خدا تعالیٰ نے مولوی عبدالکریم صاحب کیلئے رکھا ہے۔ اور دوسرے کو اسوقت تک اس میں شریک نہیں کیا۔ ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء ع

سناتن دھرم گزٹ لاہور

کہ بیک پروانہ راجوں موت می آید فراز
مے فتد بر شمع سوزاں از رہ شوخی و ناز

جب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے وحی پاکر حضرت سری کرشن علیہ السلام کے اوتار ہونیکا دعویٰ کیا ہے تب سے ہم دیکھتے ہیں کہ سناتن دھرم ہندوؤں میں بھی ایک جوش بے تمیزی پیدا ہو گیا ہے اسکا پتہ ہمیں سناتن دھرم گزٹ سے ملا ہے جس نے ڈوموں اور نقالوں کیطرح اپنے خریداروں کو خوش کرنیکے لئے کلام کا پیرایہ اختیار کیا ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ اس موقع پر جبکہ علمی باتوں اور لیاقتوں اور تحقیقاتوں کا وقت تھا گزٹ صاحب کو کیا سوجھی کیا اسکا خیال ہے کہ وہ اس قسم کے اوباشانہ تحریروں سے خدا تعالیٰ کے قائم کردہ کارخانہ کو توڑ دیگا۔ ہرگز نہیں اس قسم کی تحریروں سے سوائے اسکے کہ اسکی طینت کی پاکی ظاہر ہو اور کیا معلوم ہو سکتا ہے۔

جس حالت میں کہ سناتن دھرم لوگ بھی اس زمانہ کو ایک کلجگ زمانہ قرار دیتے ہیں اور ایک بڑے اوتار کے منتظر ہیں تو ایسے وقت میں حضرت مرزا صاحب کا خود کو کرشن اوتار قرار دینا کونسی بے محل بات تھی جسپر سناتن دھرم گزٹ جامہ سے باہر ہوا جاتا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کے اس دعوے پر اگر اسے اعتراض تھا تو اسکی شان کے یہ شایان تھا کہ وہ اپنی معلنہ کتب کے حوالہ سے استدلال کا طریق اختیار کرتا اور بتلاتا کہ فلاں فلاں وجوہات پر یہ دعوے ہمارے نزدیک قابل تسلیم نہیں ہے اور سری کرشن اوتار کے لئے فلاں فلاں قسم کے نشانات اور علامات کا بیرونی اور اندرونی طور پر موجود اور ظاہر ہونا ضروری ہے۔ یہ ایک معقول پیرایہ تھا

www.aaiil.org

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

تحقیق الادیان وتنویر الاذہان

(از حضرت مسیح موعود)

سب تعریف خدا کے لئے ہے جس نے انسان کو سچے معنی طبعات سے مشرف بخشا ہے اور راہ مستقیم پر اسکو چلا کر ظلمات کی ٹھوکروں اور بلاکتوں سے بچایا۔ دنیا میں جو تاریکی انسان نے اپنی غفلت سے اور بدکاری سے پھیلا رکھی تھی اس سے بچانا کسی کی طاقت میں نہ تھا۔ اگر خود خداوند عالم اپنے رحم کے تقاضا سے انسان کو آواز دیکر اور اس کا ہاتھ پکڑ کر اسکو سیدھی سڑک پر نہ ڈالدیتا۔ پھر صلوٰۃ ہو اور سلام ہو۔ اور رحمتیں ہوں اور برکتیں ہزاروں ہزار ان پاک اور معصوم وجودوں پر جنکو خدا نے اس قابل بنایا۔ کہ وہ اسکی آواز سنیں اور خلقت اور انکے رب کے درمیان صلح کرا دینے کا جوش ان کے دلوں میں ہو۔ اور ہر خلقت کو سمجھائیں اور سیدھے راہ پر لائیں اور ہر خدا کے آگے روئیں اور گڑگڑائیں۔ بالخصوص اس پاک مطہر مقدس۔ مزکے شفیع پر ہزاروں ہزار صلوٰۃ اور سلام اور رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ کہ جو مخلوق الٰہی کی غمخواری میں اور اپنے خالق کی محبت میں ایسا گداختہ ہوا۔ کہ بجز قرآن مجید کی دعوے کے اسکے لئے کوئی شے موجب تسکین نہ ہوئی اے خدا کے پیارے قربان ہوں ہم اور ہماری جانیں تجھ پر اور تیری راہ پر اور اس پر جو تیرے راہ کے مسافروں کو بھیڑیوں اور کتوں اور تزاقوں سے بچانیکے لئے آج سپاہیوں کیطرح کمر باندھکر کھڑا ہوا ہے۔ اور ایسا کھڑا ہوا ہے کہ نہ اسے رات کو آرام کی نیند ہے اور نہ دن کو عیش کی زندگی وہ تیری محبت میں ایسا محو ہوا۔ کہ نہ اسے اپنے سر کی خبر رہی نہ پاؤں کی۔ ہاں یہی اسکی دو نشانیاں تھیں جو تو نے پہلے سے بیان کی تھیں ؎

پھر مبارک ہیں وے جو اس بہادر سپاہی ہاں بہادروں کے سردار کی حمایت اور نصرت میں کھڑے ہوئے۔ اَللّٰھُمَّ رَبِّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ وہ خدا کے ساتھ ہیں اور خدا انکے ساتھ ہے۔ وہ ستارے ہیں جو سورج سے روشنی لیتے ہیں اور اندھیری رات کے چراغ ہیں۔ اَللّٰھُمَّ رَبِّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ اٰمِیْن ثُمَّ اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعَالَمِیْن۔

اس تاریکی کے زمانے میں جب یہ خدا کے پیارے مخلوق الٰہی کو سیدھی راہ پر بلا رہے ہیں تو میرے دلمیں جوش اٹھا کہ میں بھی انکی امداد کروں جو خود کمزور ہو وہ کسکی کیا مدد کریگا۔ مگر ایسے پرجوش اور پر طاقت ہمت عالی حوصلہ۔ عالی دماغ اصحاب کے کارناموں کو اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتے ہوئے دیکھکر وہ سرگا کہ سیتلا سیٹھ رہوں میں کبھی لگا کچھ ہاتھ ہلانے اور کچھ آواز میں دینے۔ بھلا اس چھوٹے سے ٹانکہ اور باریک سی آواز سے کیا کرنا تھا۔ مگر خدا نے حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سے جو راہ بھیجکر کو تبلیغ پہنچانی تھی تو اسکے واسطے سامان بھی ایسے ہی مہیا کر دیئے۔ پس میرے ہاتھ اور آواز کو ڈاک نے ایسی مدد دی کہ میں گھر بیٹھے بیٹھے انگلستان۔ امریکہ اور جاپان تک جانے لگا اور لوگ کر سکتا تھا۔ پھر دو باتوں کی رفتہ رفتہ عادت سمجھو۔ قوت سمجھو نشہ سمجھو۔ کچھ سمجھو۔ دو کام آہستہ آہستہ کرنے لگا۔ ایک تو یہ کہ جہاں کہیں کوئی نیا فرقہ دیکھا۔ کرسی کا کوئی خوفناک گڑھا یا ضلالت کا کوئی ہولناک کنواں معلوم کیا۔ اُنکی خبر خدا کے مسیح کو دی۔ تاکہ وہ اُنکی دستگیری کیلئے توجہ کرے اور دوسرا یہ کہ جو ملا کسی نہ کسی بہانہ اسکے کان میں کچھ اسلام اور اسلام کے بانی علیہ السلام اور اسلام کے موجودہ امام کی خبر ڈال آیا۔ کسی نے گالی دی کسی نے برا سنایا۔ کوئی ٹھٹھا کر خاموش ہو رہا۔ کسی نے خشک سنکر سنے میں ٹالا۔ کوئی بھوڑی دور ساتھ ہو لیا۔ اور پرسان حال رہا۔ پر میں اپنا کام کیئے گیا یہاں تک کہ بعض رشید اور سعید ایسے نکلے جنہوں نے اس آواز کو قبول ہی کر لیا۔

اس کام کی ابتدا کو قریب تین سال سے ہے۔ اسکے واسطے جو خرید اخبارات خرید کتب ڈاک اسٹیشنری وغیرہ کا خرچ ہوا ہوا جس میں مجھے یہاں کے بعض دفاتر مثلاً میگزین اور خود حضرت مسیح علیہ السلام اور بعض دوستوں سے مدد ملتی رہی۔ مثلاً کوئی عمدہ کتاب اس کام کے مفید دیکھی میں چھپی۔ تو دفتر میگزین نے خرید کر دی یا حضرت نے خود ہی فرمایا کہ یہ کتاب منگالو۔ اسکی قیمت ہم دیں گے یا شیخ عبدالحق صاحب جیسے کسی دوست نے ولایتی کاغذ لفافے بھیجدیئے غرض اسیطرح سے کام چلتا رہا۔ اور چل رہا ہے مگر کوئی فوراہ کا عرصہ گذرا ہے۔ کہ ایک دوست بابو محمد الٰہی صاحب سب پوسٹ ماسٹر آرکوٹ نے مجھے خط لکھا کہ میں چند اور احباب کے آپ کو اس کام کیواسطے کچھ ماہوار چندہ دینا چاہتا ہوں۔ میں ڈرا کہ میرے واسطے ایسے چندہ کا اگرچہ وہ خفیف رقم ہی ہو لینا جائز ہوگا یا نہ ہوگا۔ اسواسطے میں نے بابو صاحب کو جواب لکھا کہ سر دست میں کوئی ماہوار چندہ نہیں لے سکتا۔ ہاں آپ کی تحریک پر میں اس امر کے متعلق استخارہ کرونگا۔ اور حضرت امام سے حکم طلب کرونگا پھر جو نتیجہ ہوگا۔ دیکھا جائیگا۔ اس کے بعد کوئی چھ ماہ تک مجھے ایسا موقعہ نہ ملا۔ کہ میں اس امر کیواسطے توجہ اور استخارہ کرتا۔ چھ ماہ کے بعد مجھے ایک وقت میسر آیا۔ کہ میں نے دعا کی۔ اور استخارہ کیا اور پھر حضرت امام علیہ السلام کیخدمت میں یہ سب باتیں عرض کیں اور یہ بھی دریافت کیا۔ کہ آیا اس کام کو میں جاری رکھوں یا نہ رکھوں۔ حضرت امام علیہ السلام نے جواب میں لکھا۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میرے نزدیک جہاں تک کچھ وقت اور حرج واقعہ نہ ہو۔ اس کام میں کچھ مضائقہ نہیں موجب تبلیغ ہے۔ اور جو صاحب اس کام میں مدد دینا چاہیں وہ بے شک دیں۔ والسلام۔ خاکسار مرزا غلام احمد۔

اسپر میں نے بابو محمد الٰہی صاحب کو اطلاع دی۔ جو رقم اس امر کے متعلق میرے پاس وقتاً فوقتاً آئیگی اسکی رسید کسی اخبار میں دیدیا کروں گا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی ارادہ کیا ہے کہ آئندہ ہر ہفتہ میں بذریعہ کسی اخبار کے ایک رپورٹ اس کام کا روپیکی چھاپ دیا کروں تاکہ احباب کے واسطے ازدیاد ایمان اور وسعت معلومات ہو۔ چونکہ اس کام کے دو حصے ہیں یعنے غیر مذاہب کی تحقیقات اور اسلام کی تبلیغ۔ اسواسطے یہ مضامین تحقیق الادیان وتبلیغ الاسلام کی سرخی کے ذیل میں نکلا کرینگے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔ چنانچہ اس ہفتہ میں امریکہ سے ایک نومسلم انگریز کا خط آیا ہے۔ جس کی پہلے ہم کو خبر بھی نہ تھی نے اسکا نام اور پتہ اور اس کے شرقی علوم سے واقف ہونے کی خبر ایک کتاب فروش کے اشتہار میں پڑھی تھی کیونکہ صاحب موصوف نے ایک کتاب پر اپنی رائے لکھی تھی۔ پس میں نے اسکو ایک خط لکھا۔ میں اپنے خط کے ترجمہ کو بمعہ جواب کے ترجمہ کے نیچے درج کرتا ہوں۔۔۔۔۔

محمد صادق عفی عنہ۔۔۔۔

میرا خط بنام ڈاکٹر بیکر صاحب بمقام فلیڈلفیا

از قادیان ضلع گورداسپور۔ ملک ہند۔ مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۰۴ء

ڈیئر ڈاکٹر۔ اگر اتفاق کوئی شے ہے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ صرف اتفاق سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ علوم مشرقیہ کے فاضل ہیں اور دنیا کی قریب ایکدرجن زبانوں سے واقف ہیں دراصل میں تو اتفاق کا قائل نہیں کیونکہ میں تو یہی ایمان رکھتا ہوں۔ کہ سب کچھ خدائے قادر کی مرضی سے دنیا میں ہوتا ہے آپ ایک مشرقی علوم کے فاضل ہیں اور میں ایک مشرقی آدمی ہوں اور اسواسطے میں آپ کو یہ خط لکھتا ہوں۔ کیونکہ مشرق کی ساری زبانوں سے میں بھی واقف ہوں جو بات میں آپکو لکھنا چاہتا ہوں۔ وہ مشرقی الہام اور حب۔ اور صداقت ہے لیکن بیشتر اسکے کہ میں کچھ لکھوں میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کے عقائد کیا ہیں۔ ہمارا مذہب یہ ہے کہ یسوع مسیح ایک انسان تھا۔ اور خدا کا نبی تھا۔ خدا وہ تثلیث کوئی شے نہیں خدا کا کوئی بیٹا نہیں۔ سبکو نیک وبد اعمال کا بدلہ ملتا ہے کفارہ باطل ہے۔ خدا اپنے نبیوں رسولوں اور مسیحوں کو ہمیشہ مبعوث کرتا رہتا ہے جو خدا سے الہام پاکر دنیا کی اصلاح کرتے ہیں

www.aaiil.org

ضروری اطلاع

اس اخبار کے ہمراہ ایک چھٹی اور ایک کارڈ سابقہ خریداروں کے لئے ارسال ہے چھٹی میں چند ضروری عرضداشتیں ہیں جو ہر ایک کی توجہ کے لائق اور مالی نقصان کی تلافی کی تدبیر ہے جس کی شکایت بعض احباب نے بذریعہ خط کی تھی اور جسکی عام طور پر شکایت سنی جاتی تھی۔ جہاں تک میرا خیال ہے اس سے بڑھکر اور کیا صفائی معاملات میں ہو سکتی ہے۔ کہ ہم حتے الوسع لوگوں کے مال واپس کرنے کو طیار ہیں اس چھٹی کو بغور مطالعہ فرماکر کارڈ کے ذریعہ سے جواب دیا جاوے کیونکہ نیا سال اور نئے معاملات میں اس چھٹی میں ہم نے خریداروں کو ۳ طبقوں میں تقسیم کیا ہے۔ اور خاص قسم کے خریداروں کے لئے ایک بیش قیمت کتاب سالانہ نذر کرنی چاہی ہے اور یہ سب اس لئے ہے کہ کارخانہ کا شاف نکل ہو کر ہر ایک کی شکایت رفع ہو۔ دین کی خدمت احسن طور پر ہو ہمارا وجود بہ نسبت بیشتر کے زیادہ نافع الناس ہو سکے قرآن کریم اور آنحضرت صلعم کی شان جس جس طرح سے بذریعہ تقریروں وغیرہ کے ظاہر ہو رہی ہے۔ اور توحید کی عظمت کھل رہی ہے اور باطل پر موت آرہی ہے وہ سب احسن اور اکمل طور پر ضبط ہو کر محفوظ ہو سکے جس کے لئے کثیر اخراجات اور بڑے سٹاف کی ضرورت ہے امید ہے کہ جناب اس چھٹی کو مطالعہ فرما کر اس کار خیر میں حتے الوسع کارخانہ کے ممد و معاون ہر پہلو سے ثابت ہوں گے۔ اور سب توفیق اللہ تعالیٰ کو ہے اور اسی کے فضل سے سب کام چلتے ہیں۔



خط و کتابت امدادی فنڈ

منشی عبدالحق صاحب احمدی پرنچیونامہ سنکھیڑہ باوجود اسکے کہ آپ قلیل مشاہرہ پاتے ہیں ناظم الشراح صدر انجمن احمدیہ سے اجازت دیتے ہیں کہ ۱۹۰۳ء کی قیمت کے ساتھ ۱۹۰۴ء کی قیمت وصول کر لیجاوے

احمدی گجراتی جو کہ قادیانی اخباروں کے قابل قدر نامہ نگار ہیں دو خریدار البدر کو دیتے ہیں

منشی وزیر علی صاحب بھی فراخ دلی سے البدر کی خریداری کی درخواست ارسال کرتے ہیں آپ بمبئی میں ایک قلیل معاش کے آدمی ہیں مگر حضرت کے کلمات سے بہرہ ور ہونیکا شوق ہے کہ قادیان سے واپس جاکر اخبار ضرور چاہتے ہیں

بابو غلام محمد صاحب ہیڈ کلرک کمشنر آفس یونگنڈا نے ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ گذشتہ سال میں دس اصحاب کے نام اخبار اپنے خرچ پر جاری کرایا تھا۔ اس سال آپ پھر بڑی فراخ حوصلگی سے تحریر کرتے ہیں کہ ان لوگوں کے نام اخبار جاری رہے اسلئے میں اپنے قلیل معاش دوستوں اور عزیز بھائیوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ البدر کی خدمات سے مستفیض ہونیکے لئے پھر خدا تعالےٰ کا فضل بابو غلام محمد صاحب کی موفت انکے شامل حال ہوا۔ لیکن گذشتہ سال میں مینے انکے ارشاد میں تعرف کر کے بعض لوگوں کے نام اخبار بانصف قیمت پر جاری کیا تھا۔ اور اس سال میں کسی قسم کے تعرف کو پسند نہیں کرتا دس اصحاب کے نام اخبار بلا کسی قیمت کے جاری رہیگا۔

علاوہ ازیں بابو صاحب موصوف اپنا زر چندہ بابت ۱۹۰۴ء ہمراہ چندہ ۱۹۰۵ء دینے کا وعدہ فرماتے ہیں خدا ان کو جزائے خیر دیوے بابو صاحب موصوف کے ذریعہ جن لوگوں کو یہ فیض حاصل ہے۔ انکی خدمت میں عرض ہے کہ وہ بابو صاحب کے لئے دعا فرماویں۔ استفادہ روحانی کے لئے وہ ایک خاص تبدیلی اپنی بعض باتوں میں چاہتے ہیں خدا تعالےٰ انکو قوت اور طاقت دیوے اور اسکے لئے مناسب اسباب مہیا کر دیوے یہ درخواست بریلی سے ہے

منشی نواب خان صاحب ثاقب جنہوں نے حضرت مولانا مولوی عبداللطیف صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت پر ایک رشیہ جام شہادت نام سے تصنیف فرمایا ہے اس کی یکصد جلدیں البدر کی امدادی فنڈ میں دیئے ہیں ان کی قیمت ۱۲ روپیہ ہوتی ہے کارخانہ شکریہ کے ساتھ قبول کرتا ہے

ان تمام معاونین کے لئے دعا ہے کہ خدا تعالےٰ کا فضل اور رحمت ان سب کے شامل حال ہو۔ آمین۔

تبدیلی پتہ - حکیم شاہنواز صاحب احمدی جو کراچی میں مطب کرتے ہیں۔ عام اطلاع کیلئے ذیل کا پتہ اعلان کرتے ہیں۔

حکیم شاہنواز بمقابل سرائے دیوان چند سہگل چوک لیمس نمبر ۲

میں مسلمان ہو گیا

ایسے کتاب اختیار الاسلام جس میں جناب عبدالرحمن صاحب ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیاں نے مذہب سکھ اور آریہ کو ترک کرنے اور اسلام کو اختیار کرنیکے وجوہات بڑی وضاحت سے تحریر کئے ہیں جسکے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اثبات دعاوی اور آریہ مذہب کے ابطال پر بڑی روشنی ڈالی گئی ہے ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ ماہ مئی ۱۹۰۳ء میں ایک ماہوار رسالے ذریعہ اس قسم کے مذہبی تواریخ کا سلسلہ تحریر کیا تھا الحمد للہ کہ آج اس آرزو کو ایک رنگ میں پورا ہوتے دیکھتے ہیں حضرت مولانا نورالدین اور مولانا عبدالکریم صاحب اس کتاب کو بہت پسند کیا ہے۔ ماسٹر صاحب کو اس نام "میں مسلمان ہو گیا" الہاماً بتلایا گیا ہے۔ امید ہے احمدی جماعت اس کتاب کو خرید کر دیگر مذاہب لوگوں میں اشاعت کریگی مگر اس غرض کی تکمیل کیلئے مصنف کو ضروری ہے کہ قیمت میں خاص رعایت رکھے پہلا حصہ جسکی قیمت ۴ ہے ایک صد صفحہ کا ہے۔ اور عنقریب شائع ہو گیا ہے درخواست بلدا ماسٹر صاحب کے نام آوے۔

عید - عید - عید

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

برادرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عید الفطر کا مبارک دن گذر چکا ہے اسواسطے میں آپ کو بموقعہ یاد دلاتا ہوں چندہ عید فنڈ ایک روپیہ فی کس احمدی ممبر اور صدقہ فطر مدرسہ کے یتامےٰ اور مساکین کے واسطے اپنا اور اپنے شہر کی جماعت کا جمع کر کے جسقدر جلد ہو سکے بنام ہیڈ مکہ ارسال فرماویں بسبب کالج بلنے اور مدرسہ کے کاری منظور ہو جانیکی عمارت اور سامان اور طلباء بین مدرسہ اور وظائف غربا اور کتب خانہ وغیرہ امور کیواسطے بہت سے فنڈ کی ضرورت ہے جس کا جمع ہونا آپ صاحبان کی توجہ کو چاہتا ہے والسلام

آپکا خادم محمد صادق عفی اللہ عنہ

www.aaiil.org

RADI... 20 DE... 19...

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا

خمسہ

آئینہ ہے یہ نورِ سرمد کا
عکس ہے یہ رخِ محمدؐ کا

چودھویں کا ہی چاند یہ البدر
فیض ہے یہ غلامِ احمدؐ کا

اے جہاں منتظر باش کآمد دلستاں
آں مسیح دورِ آخر مہدیِ آخر زماں

طلع البدر علینا من ثنیۃ الوداع
وجب الشکر علینا ما دعی للہ داع

البدر

لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

نمبر ۴۴-۴۵ | بابت ۲۴ نومبر و یکم دسمبر سنہ ۱۹۰۴ء | جلد ۳

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمیم از فضلِ خدا
مصطفیٰ مارا امام و پیشوا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بہر باز دارِ دنیا گانگریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادۂ عرفانِ ما از جام اوست
آں رسولے کش محمدؐ نام اوست
دائماً با کش پرستِ ما مدام

مہر او بر لوحِ دل ہا بر دوام
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر کہ تو قہ را بر و سنجد افتخام

ما ز دو یم ہر زمانے کہ بہ ست
زندہ شد سیرابِ سیرے از کہ ست
آں مدار خود را رہاں جائے بود
آنچہ ما را وحی دوا یمائے بود

ما ز دو یم ہر زمانے کہ بہ ست
وصل دلدار از لِ بے وہم و مجال
اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ از وثابت شود ایماں ماست

از لایک دار نخبہ ہائے سجاد
ہر چہ گفت آں مرسلِ یزداں بحق
آں ہمہ از حضرتِ احدیت ہست
منکرش کآں مستحق لعنت ہست

معجزات و صدق اندر دست
منکرش ہور و دغ خباثت ہست
معجزات انبیا و سابقیں
آنچہ در قرآں بیاں شد بالیقیں

بر ہمہ از جان و دل ایماں ماست
ہر کہ انکارے کند از نفسِ ما
یکدم و دمدمی از دل کے شود
مرد و اکفر ہست خسران و بلا

وما علینا الا البلاغ ہمیں حضرت قدس سرہ کے تین مبارک شعر یاد آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ ہزار بار آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنہیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے میں تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ہزار بار۔ ربی انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی وتب علی انک انت التواب الرحیم ۔ اللہم انت ربی لا الٰہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت اعوذ بک من شر ما صنعت ابوء لک بنعمتک علی وابوء بذنبی فاغفرلی وتب علی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں سو میرا گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔

پھر اسکے بعد آپ موجودین مجلس بیعت کنندہ اور بیعت سے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

دس شرائط بیعت

اوّل ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات پر کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت اگرچہ کیسا ہی جذبہ ہو مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ ہو لیکن خدا کے تازیانہ سے ڈرتا رہیگا اور خوف الٰہی کو ہر ایک لذت پر مقدم سمجھے گا

سوم ۔ یہ کہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز کو موافق حکم خدا و رسولؐ کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کا التزام رکھے گا اور اپنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت رکھیگا اور دل کی توجہ سے خدا تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ورد بنائے گا

چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنی نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ایذا پہنچانے سے بکلی الگ رہیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طریق سے

پنجم ۔ یہ کہ حتی الوسع ہر حالت غربت و عسر و یسر و نعمت و محنت میں خدا تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی برضا ہونا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے نہ پھریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا

ششم ۔ یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا

ہفتم ۔ یہ کہ بکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا

نہم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض اللہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا

دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باطوار طاعت و معروف باندھ کر اس پر وقت کرنے تک قایم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ ایسا درجہ دنیا کے کسی اور تعلق میں ناممکن ہے اور تمام عادات احالتوں میں بپابندی رضا جائی ہو

نوٹ ۔ بیعت کا شہ حاضرہ ۱۲ الرمان نے جو ۲۳ کو دیا تھا اور ۲۴ کو ۲۵ کو ۲۶ کو ۲۷ کو ۲۸ کو ۲۹ کو ۳۰ کو ۳۱ کو ۱ کو ۲ کو ۳ کو ۴ کو ۵ کو ۶ کو ۷ کو ۸ کو ۹ کو ۱۰ کو ۱۱ کو ۱۲ کو ۱۳ کو ۱۴ کو ۱۵ کو ۱۶ کو ۱۷ کو ۱۸ کو ۱۹ کو ۲۰ کو ۲۱ کو ۲۲ کو ۲۳ کو

ضروری اطلاع

اس اخبار کے ہمراہ ایک چٹھی اور ایک کارڈ سابقہ خریداروں کے لئے ارسال ہے چٹھی میں چند ضروری عرضداشتیں ہیں جو کہ ہر ایک کی توجہ چاہتی ہیں اور مالی نقصان کی تلافی کی تدبیر ہے جس کی شکایت بعض احباب نے بذریعہ خط کی تھی اور جسکی عام طور پر شکایت سنی جاتی تھی۔ جہاں تک میرا خیال ہے اس سے بڑھکر اور کیا صفائی معاملات میں ہو سکتی ہے۔ کہ ہم حتے الوسع لوگوں کے مال واپس کرنے کو طیار ہیں اس چٹھی کو بغور مطالعہ فرماکر کارڈ کے ذریعہ سے جواب دیا جاوے کیونکہ نیا سال اور نئے معاملات میں اس چٹھی میں ہم نے خریداروں کو ۳ طبقوں میں تقسیم کیا ہے۔ اور خاص قسم کے خریداروں کے لئے ایک بیش قیمت کتاب سالانہ نذر کرنی چاہی ہے اور یہ سب اس لئے ہے کہ کارخانہ کا شاف مکمل ہو کر ہر ایک کی شکایت رفع ہو۔ دین کی خدمت احسن طور پر ہو ہمارا وجود بہ نسبت پیشتر کے زیادہ نافع الناس ہو سکے قرآن کریم اور آنحضرت صلعم کی شان جس جس طرح سے بذریعہ تقریروں وغیرہ کے ظاہر ہو رہی ہے۔ اور توحید کی عظمت کھل رہی ہے اور باطل پر موت آرہی ہے وہ سب احسن اور اکمل طور پر ضبط ہو کر محفوظ ہو سکے جس کے لئے کثیر اخراجات اور بڑے سٹاف کی ضرورت ہے امید ہے کہ جناب اس چٹھی کو مطالعہ فرماکر اس کار خیر میں حتے الوسع کارخانہ کے ممد و معاون ہر پہلو سے ثابت ہوں گے۔ اور سب توفیق اللہ تعالیٰ کو ہے اور اسی کے فضل سے سب کام چلتے ہیں۔



خطوط و کتابت امدادی فنڈ

منشی عبدالحق صاحب احمدی بر بنچ پٹھانکوٹ ضلع گورداسپور بوجود اسکے کہ آپ قلیل شاہرہ پاتے ہیں تاہم الشراح صدر سے اجازت دیتے ہیں کہ ۱۹۰۳ء کی قیمت کے ساتھ ۱۹۰۴ء کی قیمت بھول لیجاوے

احمدی گجراتی جو کہ قادیانی اخباروں کے قابل قدر نامہ نگار ہیں دو خریدار امدادی کو دیتے ہیں

منشی وزیر علی صاحب بھی فرخ دلی سے امدادی کی خریداری کی درخواست ارسال کرتے ہیں آپ بمبئی میں ایک قلیل معاش کے آدمی ہیں مگر حضرت کے کلمات سے بہرہ ور ہونیکا شوق ہے کہ قادیان سے واپس جاکر اخبار ضرور چاہتے ہیں

بابو غلام محمد صاحب ہیڈ کلرک کمشنر آفس یوگنڈا نے ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ گذشتہ سال میں دس اصحاب کے نام اخبار اپنے خرچ پر جاری کرایا تھا۔ اس سال آپ پھر بڑی فراخ حوصلگی سے تحریر کرتے ہیں کہ ان لوگوں کے نام اخبار جاری رہے اسلئے میں اپنے قلیل معاش دوستوں اور عزیز بھائیوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ امدادی کی خدمات سے مستفیض ہونیکے لئے پھر خدا تعالیٰ کا فضل بابو غلام محمد صاحب کی حوصلہ افزائی کا شامل حال ہے۔ لیکن گذشتہ سال میں مینے انکے ارشاد میں تعرف کر کے بعض لوگوں کے نام اخبار نصف قیمت پر جاری کیا تھا۔ اور اس سال میں کسی قسم کے تعرف کو پسند نہیں کرتا اس اصحاب کے نام اخبار بلا کسی قیمت کے جاری رہیگا۔

علاوہ ازیں بابو صاحب موصوف اپنا زر چندہ بابت ۱۹۰۴ء ہمراہ چندہ ۱۹۰۵ء دینے کا وعدہ فرماتے ہیں خدا ان کو جزائے خیر دیوے بابو صاحب موصوف کے ذریعہ جن لوگوں کو یہ فیض حاصل ہے۔ انکی خدمت میں عرض ہے کہ وہ بابو صاحب کے لئے دعا فرماویں۔ استفادہ روحانی کے لئے وہ ایک خاص تبدیلی اپنی بعض باتوں میں چاہتے ہیں خدا تعالیٰ انکو قوت اور طاقت دیوے اور اسکے لئے مناسب اسباب مہیا کر دیوے یہ درخواست بطرف ہے

منشی نواب خان صاحب تائب جنہوں نے حضرت مولانا مولوی عبداللطیف صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت پر ایک مرثیہ جام شہادت نام سے تصنیف فرمایا ہے اس کی یکصد جلدیں امدادی فنڈ میں دیتے ہیں ان کی قیمت ۱۲ روپیہ ہوتی ہے کارخانہ شکریہ کے ساتھ قبول کرتا ہے

ان تمام معاونین کے لئے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ کا فضل اور رحمت ان سب کے شامل حال ہو۔ آمین۔

تبدیلی پتہ - حکیم شاہنواز صاحب احمدی جوکرا ضلع گیا میں مطب کرتے ہیں۔ عام اطلاع کیلئے ذیل کا پتہ اعلان کرتے ہیں۔

حکیم شاہنواز متصل سرائے دیوان چند سہگل چوک کلیس نمبر ۲

میں مسلمان ہو گیا

یہ ہے کتاب اختیار الاسلام جس میں جناب عبدالرحمن صاحب ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان نے مذہب سکھ اور آریہ کو ترک کرنے اور اسلام کو اختیار کرنیکے وجوہ بڑی وضاحت سے تحریر کئے ہیں جسکے ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اثبات دعاوی اور آریہ مذہب کے ابطال پر بڑی روشنی ڈالی گئی ہے ناظرین کو یاد ہوگا۔ کہ ماہ مئی ۱۹۰۳ء میں ایک ماہوار رسالہ کے ذریعہ اس قسم کے مذہبی تواریخ کا سلسلہ تحریر کیا تھا الحمد للہ کہ آج اس آرزو کو ایک رنگ میں پورا ہوتے دیکھتے ہیں حضرت مولانا نورالدین اور مولانا عبدالکریم صاحب، اس کتاب کو بہت پسند کیا ہے۔ ماسٹر صاحب کو اس نام "میں مسلمان ہو گیا" الہاماً بتایا گیا ہے۔ امید ہے احمدی جماعت اس کتاب کو خرید کر دیگر مذاہب کے لوگوں میں اشاعت کریگی مگر اس غرض کی تکمیل کیلئے مصنف کو ضروری ہے کہ قیمت میں خاص رعایت رکھے پہلا حصہ جسکی قیمت ۴ ہے ایک صد صفحہ کا ہے۔ اور عنقریب شائع ہو گیا ہے درخواست جلد ماسٹر صاحب کے نام آوے۔

عید - عید - عید

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

برادرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ **عید الفطر** کا مبارک دن گزر چکا رہا ہے اسی واسطے میں آپ کو بموقعہ یاد دلاتا ہوں۔ **چندہ عید فنڈ** ایک روپیہ صدر انجمن احمدیہ ممبر اور صدقہ فطر مدرسہ کے یتامےٰ اور مساکین کے واسطے اپنا اور اپنے شہر کی جماعت کا جمع کر کے جسقدر جلد ہو سکے بنام ہمتہم مدرسہ ارسال فرماویں بسبب کالج بننے اور مدرسہ کے سرکاری منظور ہو جانیکی عمارت اور سامان اور بلڈنگ میں مدرسہ اور وطن الغربا اور کتب خانہ وغیرہ امور کیواسطے بہت سے فنڈ کی ضرورت ہے جس کا جمع ہونا آپ صاحبان کی توجہ کو چاہتا ہے والسلام

آپکا خادم **محمد صادق** عفی اللہ عنہ

www.aaiil.org

حیرت صاحب کے حیرت انگیز مضامین کی حقیقت

ایک اور پہلو سے بھی اس مضمون پر غور کیجا سکتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر ایک مضمون کی ایک علت غائی ہوتی ہے - اس مضمون کی علت غائی جو حیرت صاحب نے مختلف جگہ بیان کی ہے منجملہ ان کے صفحہ ۴۳۶ پر لکھا ہے "مذکورہ بالا بیان مسئلہ نبوت اور معجزہ کی تمہید ہے آگے اور اسکو توضیح سے بیان کرینگے تا ایک حد تک وہ حل ہو جائے اور اسکے بعد نبوت اور معجزہ کی حقیقت کو بیان کرینگے جس سے ناظر تفسیر کو بہت فائدہ ہوگا اگر اور کچھ نہیں تو اتنا تو ضرور ہوگا کہ وہ گذشتہ اور موجودہ زمانے کے الحادی خیالات اور حکماء کے منتشر رایوں کا مطالعہ کرکے انکی اصلی حالت کو پہچان جائے گا - اور بخوبی سمجھ لیگا کہ صدق کی ہوا بھی انکو نہیں لگی ہے - انتہا ہو تو صرف یہ ہے کہ ہمارے اس مضمون کو بہت غور سے پڑھنا اور سمجھنا چاہیئے کیونکہ یہ مثل اور مضمونوں کے سہل اور دلکش الفہم نہیں ہے"۔

حیرت صاحب کے اس بیان سے مفصلہ ذیل باتیں معلوم ہوتی ہیں - اول یہ کہ ۴۳ صفحات مضمون کے جو نصف مضمون سے بھی زیادہ ہے حیرت صاحب نے صرف تمہید میں صرف کردئے ہیں دوم - آئندہ حصہ مضمون کا جو ۲۸ صفحہ میں دو حصوں میں تقسیم ہے ایک حصہ میں مضمون کی توضیح ہوگی (جو غالباً تمہید میں نہیں کی گئی ہے) اور دوسرے حصہ میں نبوت اور معجزہ کی حقیقت بیان ہوگی - سوم - علت غائی اس مضمون کی یہ ہے کہ گذشتہ اور موجودہ زمانہ کے الحادی خیالات اور حکماء کے منتشر خیالات کی حقیقت معلوم ہو جائیگی - چہارم - یہ کل مضمون مبہم ہے اور ممکن الفہم نہیں ہے

اب ناظرین! آپ کو تکلیف تو ہوگی براہ مہربانی حیرت صاحب کی اس نکتہ چینی کو ایک دفعہ آپ پھر دہرا لیں کریں جہاں لکھا تھا کہ تمہاری تمام کتابیں تمہید ہی تمہید ہوتی ہیں - وغیرہ وغیرہ تاکہ اس مضمون کا پورا پورا لطف حاصل ہو -

جب حیرت صاحب کے اس تمہیدی حصہ پر عمیق نظر ڈالی جاتی ہے تو واقعی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ حیرت صاحب کا یہ لکھنا درست ہے کہ وہ محض تمہید ہے اسے نفس مضمون سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے - کیونکہ اول ۱۶ صفحوں تک تو مختلف فلاسفروں کے اقوال نقل کئے ہیں جنکا ترجمہ ایسے مہمل الفاظ میں کیا ہے کہ یا تو اسکے سمجھانے اور تشریح کرنے کیواسطے حیرت صاحب کو ایک اور ضخیم مجلد بطور حاشیہ لکھنی چاہیئے یا کتاب کے ہر پیراگراف کے ساتھ خود جاکر سمجھانا چاہیئے - ۱۶ صفحہ سے ۱۹ تک ہندوؤں کے مذہبی خیالات کا اظہار کیا ہے اور درمیان میں صفحہ ۱۷ پر قرآن شریف کے متعلق صرف یہ ایک فقرہ لکھا ہے "قرآن نے جو کچھ خدا کی ہستی پر بحث کی ہے وہ ایک ایسی عاقلانہ توضیح ہے کہ اس سے بہتر ممکن نہیں" یہ فقرہ لکھ کر خاموشی اختیار کرلی اور اس عاقلانہ بحث کی بابت ایک حرف بھی نہیں لکھا - اس فقرہ کو پڑھ کر اس خیال سے کہ شاید ہم سے خطا ہوئی ہو - دس بارہ صفحہ پہلے اور دس بارہ صفحہ بعد کے مضمون پر نظر ڈالی کہ شاید کہیں ہو لے سو ہی قرآن شریف کے دلائل کا ذکر کیا ہو - لیکن ہماری یہ محنت فضول تھی کیونکہ قرآن شریف کی بابت تو حیرت صاحب کو صرف اشارہ ہی کافی تھا - انکی علت غائی تو وہی ہے جو وہ خود بیان کرچکے ہیں - خیر اب آئندہ دیکھیں گے کہ ان قرآنی دلائل میں سے کیا کچھ بیان کرینگے -

صفحہ ۱۹ سے ۴۲۸ تک حیرت صاحب نے وید کی بابت بحث کی ہے جسکو اس ترتیب سے لکھا ہے - اول وید کے نام انکی تقسیم - انکی اصلیت - آریہ قوم کی ہند میں آمد - گاؤں قصبہ - راجہ - سردار - قرابت - لباس - سوسائٹی - حرفت - تجارت - جنگ - جگت معاشرت وغیرہ وغیرہ حالات کے متعلق وید سے بحث کی ہے ہمیں بہت ہی تعجب ہوا اور ہماری موٹی سمجھ (بقول حیرت) اسبات کے سمجھنے سے قاصر رہی کہ ان بیانات سے نبوت کی بحث کو کیا تعلق ہے - اگر یہ بے تعلق مضامین لکھنے ہی تھے تو حاشیہ پر لکھدیئے ہوتے یا یہی ضروری ہے کہ خواہ مخواہ مضمون کو طویل کرنے اور ۵۹ صفحہ پورے کرنیکو جو کوئی کتاب سامنے آئی اسے اٹھالیا جٹ ترجمہ کرکے جس مضمون میں چاہا اسے جگہ دیدی خواہ سیاق مضمون روان ہو اسکو کچھ تعلق ہو یا نہ ہو -

خیر اس وید کی بحث کے بعد حیرت صاحب نے ۶ صفحہ بدھ - زرتشت - اسپینوزا - آرتھر شوپن کے خیالات کی بابت لکھکر ۴۳۶ صفحہ پر خدا خدا کرکے اس تمہید کو ختم کیا ہے -

اسوقت دوسری دفعہ پھر حیرت صاحب کو کچھ قرآن کا خیال آیا - تو اسکا ذکر ان ہوندے الفاظ میں کیا ہے "قرآن مجید نے اگرچہ معجزہ - نبوت الہام اور وحی کو صاف طور پر بیان کیا ہے - لیکن سوائے الفاظ کے ظاہری مطالب کے اور کیا خاک سمجھ میں آسکتا ہے - اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ نبوت معجزہ یا الہام و وحی کی توضیح کوئی عالی درجہ کی بنیاد پر قائم ہو سکتی ہے یا یہ کل امور محض خیالی ہی خیالی ہیں اور انہیں انسانی خیال کا مصرف ایک ابھار سمجھیں ہم پہلے مناسب سمجھتے ہیں کہ حاصر اس اہم معاملہ میں جو کچھ موجودہ فلسفی نے لکھا ہے اسکو نقل کردیں تاکہ پھر ہم کو اپنے طور پر کچھ کہنے کا موقعہ ملے"

یہ طویل عبارت ہمنے آگے تک اسلئے لکھدی ہے تا معزز ناظرین کو یہ وہم ہی نہ رہے کہ شاید حیرت صاحب نے قرآن شریف کے متعلق کچھ بحث کی ہو کیوں کہ پہلی سے حیرت صاحب نے مل کے خیالات پر بحث شروع کردی ہے -

ناظرین ذرا حیرت صاحب نے جو مذکورہ بالا عبارت میں لفظ خاک لکھا ہے اسپر آپ ضرور غور کریں کیونکہ اس سے حیرت صاحب کی اندرونی حالت کا کسی قدر حال معلوم ہوتا ہے اور ساتھ ہی ہم حیرت صاحب کو مخاطب کرکے انہیں جتانا چاہتے ہیں کہ کتنے خواہ مخواہ جو حضرت اقدس پر تبصرہ بازیاں کی ہیں اور فطری حالت کا اظہار کیا ہے اور ثبوت میں کسی جگہ حضرت اقدس کی تحریرات کا کوئی حوالہ نہیں دیا ہے دیکھو تم! یاد رکھو کہ تمہاری ایسی تحریرات کے موقعوں پر تم سے زیادہ سخت الفاظ ہم بھی لکھ سکتے ہیں لیکن ہم ہرگز ایسا کرنا نہیں چاہتے اسلئے کہ ہمارے پیارے ہادی کی تعلیم نے ہمیں یہی سکھایا ہے ورنہ کیا تھا اگر سیر کی جگہ سوا سیر اور سوا سیر کی جگہ ڈیڑھ ڈیڑھ سیر کے سخت الفاظ نہ لکھتے اور شوخ انداز اپنا داش سنگ است کے مقتضے کا ہی خیال نہ کرتے اور تمہارے برابر ہی سخت الفاظ لکھتے تو یہ ہمارا حق تھا لیکن ہم تمہاری تمام بدزبانیوں اور دریدہ دہنیوں پر صبر کرکے اسکا فیصلہ خدا پر چھوڑتے ہیں - تمہارے لئے یہی ذلت کافی ہے

www.aaiil.org

جو ان مضامین کے ذریعہ سے مقدر ہے۔

خیر پھر اسی سابقہ سلسلہ کو شروع کرتا ہوں حیرت صاحب نے فلسفی مل کے خیالات کا اظہار کرنیکے بعد جو پریشانی اٹھائی ہے اس سے ہمیں ہمدردی ہے جیسے کہ انہوں نے لکھا ہے "اسکے (یعنے مل کے) سوالات کا جواب دینا مشکل نہیں ہے مگر خرابی یہ ہے کہ وہ سرے سے ہی خدا کا قائل نہیں ہے پہلے اسے خدا کی ہستی سمجھائی جائے اور پھر ان تعلقات پر بحث کی جاوے جو عبد اور معبود میں ہیں۔ ہم اگر خدا کی ذات پر بحث کرینگے تو ہمارا مقصود ساقط ہو جائے گا۔ ہمیں صرف معجزہ اور نبوت پر بحث کرنی ہے اور ہم خیال کرتے ہیں کہ اسی بحث سے تمام شبہات رفع ہو جائینگے"۔ اب مذکورہ بالا بیان پر مجھے مزید ریمارکس کی ضرورت نہیں ہے ناظرین جب خود غور کریں گے تو معلوم ہو جائیگا کہ بیچارے حیرت پر اسکے نام کا اثر کسقدر غالب ہوتا جاتا ہے۔

جسقدر مختصر حالات میں نے اوپر لکھے ہیں انکے علاوہ اب ۲۶ صفحہ مضمون کے اور باقی رہ گئے ہیں جنمیں اکثر جگہ نفس مضمون پر کسیقدر بحث کیگئی ہے اور جسکے متعلق بہت اختصار سے ہی البدر میں اصل مضمون خلاصہ کرکے بدلائل ناظرین کروں گا۔ لیکن پیانک کھنے کے بعد مجھ کئی دقتیں پیش آگئیں جب تک وہ رفع نہ ہو جاویں اسوقت تک میں اور لکھنا نہیں چاہتا ہوں اسلئے کہ مبادا میری یہ دردسر بے سود نہو۔ اور وہ اشکال یہ ہیں کہ میں اس مضمون پر کئی کئی طرح سے بحث کرنا چاہتا ہوں منجملہ انکے ایک ترتیب مضامین پر ہی بحث کروں گا۔ کیونکہ حیرت صاحب کو اسبات کا ہی دعوے ہے کہ ہند میں کوئی ترتیب مضامین جانتا ہی نہیں۔ لیکن جب حیرت صاحب کے پیش کردہ مضمون کو دیکھا جاتا ہے تو اول تو انہوں نے اخبار کے صرف ۴ نمبروں میں اسی کتاب کے ۱۸ صفحہ تک لکھ کر چھوڑ دیا ہے اور خود انہی کے بیان کے موافق جیسا کہ میں اوپر ظاہر کر چکا ہوں صفحہ ۳۶ تک انکا تمہیدی مضمون ہے تو گویا انہوں نے بطور پیش صرف نصف تمہیدی مضمون کو پیش کیا ہے جسمیں سوائے فلاسفروں کے اقوال کی نقل کے اور کچھ بھی نہیں ہے کیونکہ ۸ اگست کے مضمون کو انہوں نے ان الفاظ سے شروع کر دیا ہے "اس تمام بحث کے بعد ناظرین اخبار کو کم سے کم یہ پتہ ضرور لگ گیا ہوگا کہ معجزہ اور نبوت کیا چیز ہے اور مرزا صاحب نے اسے کیا سمجھا ہے جسنے اپنے مقدمہ تفسیر الفرقان سے یہ کل مضمون نقل کیا ہے اگرچہ اسکا ایک بڑا حصہ وید مقدس کے متعلق ترک کر دیا ہے تو بھی کچھ نہ کچھ معجزہ اور نبوت کے اس سلسلہ وار مضمون سے ضرور واقفیت ہو گئی ہوگی۔

اب ہم مرزا صاحب کیخدمت میں کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں"

اس بیان سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مضمون کے وہ ۲۷۰ صفحہ جو ہمارے خیال کے موافق نفس مضمون سے کسی قدر تعلق رکھتے ہیں اسکو حیرت صاحب نے مہربانی فرما کر خارج کر دیا ہے اور اسپر بحث کرنیکی ہمیں تکلیف نہ دینی چاہئے اسلئے جو کچھ انہوں نے اب تک لکھا ہے اسکی بابت اب اتنے یہ عرض ہے کہ جو حصہ بطور پیش ہمارے سامنے پیش کیا گیا ہے آیا وہ حصہ اس ترتیب سے درست ہے جس ترتیب سے کتاب میں چھپا ہوا ہے یا اخبار والی ترتیب درست ہے۔ مثلاً تم نے ۸ جولائی ۱۹۰۴ء کے کرزن گزٹ سے اس مضمون کو شروع کیا ہے لیکن علاوہ الفاظ و فقرات کے تغیر و تبدل کے اسمیں ترمیم و تنسیخ بھی بہت کچھ کی ہے چنانچہ گزٹ مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۴ کالم ۳ سطر ۶ تک تو کتاب کے صفحہ ۱۲ تک کا مضمون نقل کیا ہے اور صرف بعض بعض جگہ محذوفات اس سے نکل گئے ہیں لیکن اخبار کی اس سطر ۶ سے کتاب کے یکدم کئی صفحہ پھلانگ کر صفحہ ۱۷ سے مضمون شروع کر دیا ہے اور اس خیال سے کہ عبارت میں چھیس بھیسا پن نہ ہو جاوے بعض جگہ الفاظ کا تغیر و تبدل کر دیا ہے۔

کتاب کے صفحہ ۱۷ سے جو یہ مضمون لیا تھا اسکو اسی ۲۳ جولائی کے اخبار میں صفحہ ۵ کالم ۳ سطر ۹ تک لکھا ہے لیکن پھر جو کچھ یاد آگیا تو کسیقدر تبدیلی کے ساتھ۔ اور کتاب کے صفحہ ۱۴ پر جا پہنچے اور اسکی سطر ۲۶ سے مضمون شروع کرکے خدا خدا کر کے اس ۲۳ جولائی والے مضمون کو ختم کیا ہے۔

اسکے بعد یکم اگست کا اخبار کھنے بیٹھے تو شروع تو کتاب کی اسی جگہ سے کیا ہے جہاں سے کہ سابقہ نمبر اخبار کو ختم کیا تھا لیکن کالم ۳ سطر ۱۴ تک ایسا کرنیکے بعد پھر کتاب کے مضمون میں غوطہ لگایا اور صفحہ ۱۶ سے ایکدم صفحہ ۱۲ پر جا پڑے۔ اسکے علاوہ کتاب کے ۱۶ پر سے بہت سے فقرات مثلاً "یہ عام طور پر نہیں کہا جاتا ہے" اڑا دیا ہے تاکہ مضمون میں جو ربط ہو گئی ہے وہ دور ہو جائے۔

اب ہم حیران ہیں کہ یہ بات کیا ہے حیرت صاحب! اگر تمہارا یہ قول کچھ عزت رکھتا ہے تو کہ شرافت کا تقاضا ہے کہ اپنے اغلاط کا علانیہ اقرار کرلے، تو تمکو چاہئے تھا کہ اس مضمون کو بطور چیلنج پیش کرنے سے پہلے یہ اقرار کر دیتے کہ اپنے مقدمہ تفسیر الفرقان سے میں ایک مضمون پیش کرتا ہوں اسمیں کچھ ترمیم و تنسیخ کی ضرورت ہے احمدی جماعت اسکا خیال نہ کرے۔ سو خیر اگر اسوقت نہیں کیا تو ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اب کسقدر اس شرافت کے تقاضے کو تم پورا کرتے ہو۔ حیرت صاحب! بیچارے ناظرین کرزن گزٹ اپنے تم کو رجسٹر کرنا چاہئے اور تم کو چاہئے کہ اس مضمون کو اخبار میں پھر چھاپنا شروع کر دو اس سے کئی فائدہ ہونگے۔ تمکو یہ فائدہ ہوگا کہ ہینگ لگے نہ پھٹکری سفت میں اخبار کے دو صفحے بھر جایا کرینگے۔ اور بیچارے ناظرین کرزن گزٹ پیتم یہ رحم کرو گے کہ وہ کچھ تو سمجھ سکیں گے۔ اول تو کل مضمون ہی مبہم ہے جسکا سر ہے نہ پیر ہے اور جو بعض جگہ سے چند فقرے سمجھ میں بھی آتے ہیں انکا تمہاری دستبرد نے ستیاناس کر دیا ہے۔ حیرت صاحب! تمنے دیکھا یہ تمہاری حالت اور اصل حقیقت کیا اسی حیثیت پر تمہارے منہ سے یہ الفاظ نکلتے تھے "یہ میری سعی اور غور سے ہے تاکہ تمہیں ہدایت کا رستہ آنکھوں سے دکھائی دینے لگے"، چونکہ ابتک ہمنے بہت صبر کیا ہے اسلئے ہم تمہارے ہی الفاظ جو تمنے یکم جولائی کے اخبار میں ہمارے لئے لکھے ہیں تمکو واپس دیتے ہیں اگر تمہارے دل میں انصاف ہوگا اور ایمان کا دھندلا سا سایہ بھی تمہارے قلب پر پڑا ہوگا تو فوراً تسلیم کرلوگے کہ در اصل یہ مجھ پر صادق آتے ہیں اور خدا سے اپنے احمدی جماعت کا دل دکھانے اور حضرت مرزا صاحب کی کامیابیوں سے حیرت زدہ ہو کر انکے لئے لکھ دیئے ہیں۔

حیرت صاحب! فروتنی۔ انکساری۔ عاجزی اور تضرع سے سعادت حاصل ہوتی ہے۔ اور ایسی ہمہ ہی اور غرور کا نتیجہ ہمیشہ ذلت اور بربادی ہے عزازیل نے بھی یہی غرور کیا تھا اور کہا تھا کہ میں آدم کو کیوں سجدہ کروں (صلح حیرت صاحب تم نے لکھا ہے کہ میں کسی ملہم یا پیر کو کیوں مانوں) جب کہ میں سرشت آگ سے اور آدم کی مٹی سے ہے۔ اسی بیجا غرور نے اسے ذلیل اور رسوا کیا۔ اور آج وہ پدر موں امیں مرکز لعنت بن رہا ہے۔ (عبدالعزیز دہلوی)

باقی آئندہ

www.aaiil.org

استفسار از آریہ صاحبان

ایک پنڈت ... صاحب آریہ ہیں انکی ایک جوان لڑکی ہے۔ پنڈت جی کو سوامی جی مہاراج سے غیر معمولی محبت ہے اور دن رات وید کی تعلیم کی چرچا گھر میں کرتے ہیں۔ تناسخ کا مسئلہ مستورات کو سناتے رہتے ہیں۔ اور اس کے ثبوت میں کچھ روایات بھی بیان کرتے رہتے ہیں۔ مثلاً ایک یہ کہ ایک رشی نے پران دیدئے اور پھر وہ فلاں راجہ کے گھر پیدا ہوا اور اسکو اپنے جنم کا سارا حال معلوم ہے کہ میں اول ایک جوگی تھا۔ اور اپنے عملوں سے اس لائق ہو گیا۔ کہ اب راجہ کے ہاں جنم لیا۔ اُنکے بچے بھی یہ کہہ کہہ کر خوش ہوتے ہیں۔ کہ ہم نے اچھے سدھاؤ سے پنڈت جی کے ہاں جنم لیا ہے۔ اب انہی پنڈت صاحب کی وہ جوان لڑکی بیان کرتی ہے۔ کہ میں گذشتہ جنم میں قوم کی شودر تھی۔ اور مجھکو اس جنم کا سارا پتہ ہے۔ یہانتک کہ وہ اس جنم کے ماں باپ کا نام و پتہ بھی بتلاتی ہے۔ کہ فلاں گلی اور فلاں جگہ وہ شودر رہتا ہے۔ اور شودر سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ عرصہ ۱۴ سال کا ہوا ہے۔ کہ اُسکی (لڑکی) جو کسی کو بیاہی ہوئی تھی سو ہو کر اپنے خاوند سے ۶ سال بعد مر گئی۔ وہ یوجا پاٹ بہت کرتی تھی اور وہی لڑکی بیان کرتی ہے۔ کہ میرا خاوند اگلے جنم میں ایسا کام کرتا تھا کہ میں اُسے کہا کرتی تھی کہ تو نائی بنیگا اور میرا اسکے ساتھ وعدہ تھا کہ خواہ تو نائی بن جاوے مگر میں آئندہ جنم میں تیرے ساتھ صدق پالونگی۔ اب اس گاؤں میں ایک مسلمان نائیوں کا لڑکا ۲۰ سال کی عمر کا ہے وہ اقرار کرتا ہے کہ مجھکو بھی اپنے گذشتہ جنم کا حال معلوم ہے میری عورت ایسی ہی تھی جیسے کہ یہ لڑکی خود کو بیان کرتی ہے۔ اور باوجود شودر ہونے کے برہمنوں کے کام کیا کرتی تھی اور مجھے سمجھایا کرتی تھی اور اس کا اقرار تھا کہ میں اگلے جگ میں کسی اور سے ہرگز ہم بستر نہ ہونگی خواہ تو مسلمان نائی ہی کیوں نہ بنجاوے۔ اب یہ برہمن لڑکی اپنے باپ پنڈت صاحب سے خواہاں ہے کہ اس فقیر نائی سے اسکی شادی ہو پنڈت صاحب تناسخ کے پھیر میں آکر حیران ہیں۔ کہ کیا کریں۔ آریہ صاحبان اسکا جواب دیں کہ پنڈت صاحب کو کیا کرنا چاہیئے۔

خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہو لیکن آریہ صاحبان کو تناسخ کے ثبوت کا عمدہ موقعہ ہاتھ آگیا ہے۔ اور اس قسم کی چند اور نظیریں قائم ہو کر اس مسئلہ کی حقیقت پر خوب روشنی ڈالیں گے۔ کیوں نہ ہو روح جیتن ہوتی ہے جیسے اپنے گذشتہ اعمال یاد رہتے ہیں۔

ہُوَ الاوّل ھُوَ الآخر

فرقہ وجودی۔ خدا تعالیٰ کے منکر رجعہ عنوان اسماء حسنہ سے استدلال کرتا ہے۔ کہ جو کچھ ہے سب خدا ہی خدا ہے۔ حالانکہ ان اسماء کے معانی بہت صاف اور کھلے کھلے ہیں۔ کیونکہ اول اور آخر جہاں ہے کہ درمیان میں کوئی شے ہو جو اسکی غیر ہو مثلاً ایک خط طولانی کی اول اور آخر ایک ایک نقطہ ہے اور نقطہ کی تعریف یہ ہے۔ کہ جس کا طول و عرض کچھ نہ ہو۔ حالانکہ ان دو خطوں کے درمیان ایک شے طول ہے جو کہ نقطہ سے بالکل غیر ہے جس سے ظاہر ہے کہ مخلوق اور اسکے اجزا خدا نہیں ہیں۔

ہوالاول کے یہ معنے ہیں۔ کہ جب ہم یا ہمارے اباواجداد نہ تھے تو خدا تو بہرحال تھا۔ پس سب سے اول وہی ہے اور جب ہم یا ہماری اولاد یا اولاد در اولاد بھی نہ ہوگی اور سب مر جاویں گے تب بھی خدا کی ذات تو ضرور ہوگی پس سب سے بعد یعنے آخر بھی وہی ہُوا

لطیفہ

البدر کا نام ایسا ہے کہ جب اس سے منور ہونے والی روحیں اس کی التوا سے فرق نور میں محسوس کرتی ہیں تو شکایت عجیب عجیب طرح کے مضامین تحریر کرتی ہیں۔ ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

کہ پہلے پہل تو البدر اپنے پورے معنوں میں طلوع ہو کر خوب روشنی ڈالتا رہا۔ مگر پھر ہلال ہو گیا۔ اور پھر اب ہلال تشکک کی مانند ہے۔

اور حضرۃ مولانا مولوی محمد احسن صاحب اس عاجز کو خطاب کرتے ہوئے اس طرح بھی تحریر فرمایا کرتے ہیں۔ محب مکرم حضرت البدر کمل اللہ نور بدر کم۔ آمین

ایدل تو دے بیاد جہاں شہری | وز کردہ محبتین شہاں تشدی

صوفی و فقیہ عالم و دانشمند | اس جملہ شدی و نے مسلمان شہی

یہی حال آجکل کے لوگوں کا ہے کہ صوفی اور فقیہ اور عالم اور دانشمند بنتے ہوئے ہیں مگر ایک مومن اللہ کی آواز سنکر مسلمان نہیں کہلاتے

عجیب قہر الٰہی

چونکہ اس مبارک زمانہ میں خدا کا ایک برگزیدہ نبی اور رسول موجود ہے اسلئے عذاب بھی اسی قسم کے نازل ہو رہے ہیں جو کہ انبیاء کے وقتوں میں ہوا کرتے تھے۔ ۱۱ نومبر کے اخبار عام میں تہذیب النسوان کے حوالہ سے لکھا ہے۔

تہذیب النسوان میں ایک بہن مقام کوداوری سے لکھتی ہیں کہ ۱۶ راکتوبر ہفتے کے دن ہمارے پاس ایک عجیب ہی واقعہ گذرا۔ کوئی چار بجے شام کا وقت تھا۔ ہم سب بیٹھے چائے پی رہے تھے۔ کہ یکایک بادل گھر آیا بجلی چمکنے لگی۔ اور اسقدر اندھیرا چھا گیا۔ کہ ہاتھ کو ہاتھ نہ سجھائی دیتا تھا ہم سب نے لیمپ روشن کر لئے۔ ہوا ایسی شدت کی چلی کہ کیا بیان کروں۔ درخت جڑ سے اکھڑ گئے۔ درختوں کی تو کیا اصلیت ہے بڑے بڑے مضبوط ٹھوروں کی چھتیں اکھڑ کر جنگلوں میں جا پڑیں۔ کوئی پانچ منٹ تک جنگل میں آسمان پر سے بڑے بڑے انگارے برسے۔ بہت سے جنگل جلکر برباد ہو گئے بہت سے لوگ ہوا کی شدت سے جنگل اور نالاں وغیرہ میں جا پڑے ایک قیامت کا سا نمونہ بپا تھا۔ اور نفسی نفسی کا عالم تھا۔ نہیں معلوم کہ اگر پانچ منٹ اور یہ حال رہتا۔ تو کیا حشر ہوتا دنیا میں تاڑ کے درخت کے برابر اونچی اونچی سو جریں نکلی تھیں اور یہ گمان ہوتا تھا۔ کہ بس اب تمام دنیا ڈوب جائیگی۔ لیکن خدا نے بہت جلد اپنے بندوں پر رحم کر دیا۔ اور اس آفت آسمانی کو دور کر دیا۔ دوسرے دن معلوم ہوا۔ کہ ہزاروں درخت مضبوط سے مضبوط جڑ سے اکھڑ کر گر گئے۔ یہ سارا تعلقہ برباد ہو گیا ہے۔

مدرسہ ہی کے متعلق ایک بات

چونکہ عید الفطر کی تقریب قریب آرہی ہے اسلئے ہم اپنی قوم کو مطلع کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ عید فنڈ کی وصولی میں غیر معمولی سعی اور کوشش کی جائے کیونکہ اس فنڈ سے مدرسہ کی آئی ضرورتوں کا بہت بڑا حصہ پورا ہو جایا کرتا ہے جب سے محصول ریل گنا ٹیکس ہو گیا ہے۔ اسوقت سے مدرسہ کی ضروریات بہت کچھ بڑھ گئی ہیں اور ان ضرورتوں کا پورا کرنا قوم ہی کے ہاتھ میں ہے ہر شہر اور گاؤں کی انجمن احمدیہ عید فنڈ کا روپیہ وصول کر کے ڈائریکٹر صاحب مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے نام بھیجدے

www.aaiil.org

ریویو

الحمید نام ایک رسالہ ہاہوار لاہور سے نکلتا ہے جس میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی کی تائید اور آپ کے مخالفین کی تردید میں مضامین ہوتے ہیں بشحنہ ہند میرٹھ کی دریدہ دہنی پر اس قسم کی طرز تحریر استعمال کیگئی ہے۔ جو کہ میرے نزدیک مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ مضامین میں بحیثیت ہمارے اور مخالفین کے اخلاق کے ایک فرق بین ہونا چاہئے جو کہ اس میں مرعی نہیں رکھا گیا۔ اس حصہ کی اصلاح اگر ہو جائے تو امید ہے کہ یہ رسالہ عمدہ ہو سکتا ہے۔

عالمی جنتری سید محمد عبداللہ علم صاحب سوداگر کانپور کی مرتب کی ہوئی دفتر البدر میں سنچی ہے جسمیں علاوہ جنتری کے دوسری انسانی ضرورتیات پر بھی مفید مباحث ہیں اور بعض زمانہ حال کے مشہور اور معروف آدمیوں کے تذکرے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی تصویر اور حالات دے گئے ہیں لیکن تصویر درست نہیں آئی اور حالات و دعاوی قلمبند کرنے میں بہت ہی تجمل سے کام لیا ہے۔ حالانکہ ڈوئی امریکہ کے پیغمبر کے حالات بسط سے درج کئے ہیں خدا ہماری قوم کی اصلاح کرے باقی سرٹیفکیٹ یہ جنتری عمدہ اور مفید ہے اس جنتری میں حضرت عیسےٰ کی عمر ۱۲۰ سال لکھی ہے

حضرت خلیفۂ دوم کے بیس مشہور دینی کام

(۱) بیت المال قائم کرنا۔ (۲) عدالتیں قائم کیں۔ (۳) تاریخ وسنہ کی ایجاد۔ (۴) لقب امیر المومنین اختیار کیا۔ (۵) پیمائش جاری کی۔ (۶) نہریں کھدوائیں۔ (۷) شہر آباد کئے۔ (۸) ممالک مقبوضہ کو صوبجات پر تقسیم کیا۔ (۹) مال تجارت پر محصول درآمد برآمد۔ (۱۰) تاجران حربی کو ممالک اسلامیہ میں کاروبار کی اجازت (۱۱) بغرض تفحص حال رعایا راتوں کو گشت کرنا۔ (۱۲) کہ تو معظمہ سے مدینہ منورہ تک مسافروں کے واسطے کوئیں اور مکانات تعمیر کرائے گئے (۱۳) مختلف شہروں میں مسافر خانے اور مہمان خانے تعمیر کرائے۔ (۱۴) نماز تراویح جماعت کیساتھ جاری کی گئی۔ (۱۵) شراب پینے کی حد ۸۰ درے مقرر کئے گئے۔ (۱۶) تجار کی گھوڑوں پر زکوٰۃ اور اگر نیکا حکم۔ (۱۷) نماز جنازہ میں چار تکبیروں پر اجماع کا حکم۔ (۱۸) مساجد میں طریقہ وعظ کی ایجاد (۱۹) بجوموئی کی تعزیر۔ (۲۰) استعمار عائشہ کی ممانعت۔ از علی جنتری

جنت عدن

اہل یورپ نے اس معاملے میں بہت عرصہ تک بحث کی کہ توریت میں جس جنت کا ذکر ہے آیا اسکی کوئی حقیقت اصلیت بھی ہے یا نہیں چنانچہ اس کا حال معلوم ہوا کہ ملک عراق میں وہ دوآبہ جو کہ دجلہ اور فرات کے درمیان واقع ہے اور جس کا عرب میں مشہور نام بحیرہ ہے اور جو کہ سلطان معظم کی مقبوضہ ہے اسکو یہ فخر حاصل ہے کہ بہشت عدن کے نام سے پکارا جائے چنانچہ اس بہشت میں جن چار نہروں کا ذکر آیا ہے وہ اس میں موجود ہیں مگر ناموں میں البتہ فرق ہو گیا ہے اور یہ ایسی بات نہیں ہے کہ زیادہ قابل لحاظ ہو۔ توریت میں ایک نہر کا نام نہر حیات ہے جو لفظ بربت اور فریت کا ترجمہ ہے علامہ سیوطی نے اپنی تفسیر روایت کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔ نهران دجلة والفرات من انهار الجنة یعنے نہر دجلہ اور فرات جنت کی نہروں سے ہیں

آریہ سماج لاہور میں کشمکش

آریوں کے اخبار ستیارتھی سے معلوم ہوا کہ لاہور میں جو آریہ سماج کا جلسہ ۱۵ اکتوبر کو ہوا تھا اس میں خوب کشمکش رہی۔ خوب فارموں کی پڑتال کیگئی خوب پڑتال کرنے پر کئی سماجوں کی کارروائی بالکل غیر ثابت ہوئی جسکے باعث خوب مقابلہ ہوئے۔ امرتسر سماج کی ناجائز کارروائیاں پیش ہونے پر خوب بحث ہوئی خوب جرح کی گئیں خوب لفافہ پر توتومیں میں رہی امیر لالہ منشی رام جی سابق مہتا آریہ سماج نے خوب ارقام فرمایا۔ کہ کیس پیڈ تک میں رہے۔ پنڈت رام بھجدت اور لالہ خوشی رام میں خوب زبانی جوتی پیزار کا بازار گرم رہا۔ اور یہاں تک شعلہ فشانی بھڑکا کہ لالہ جی اٹھ کھڑے ہوئے اور یہ کہکر کہ اٹھ آنہ کے آسار کے خرچ سے بہت کچھ ہو سکتا ہے کل دیکھی جاویگی دروازہ سے باہر ہو گئے۔

دوران گفتگو میں لالہ منشی رام جی اور لالہ رلیا رام جی سے یہاں تک شرافت کی بات چیت ہوئی کہ لالہ رلیا رام جی نے لالہ منشی رام جی سے فرمایا کہ آپ سدھانتوں پر تو اتنا زور دے رہے ہیں مگر اس کا آپ کچھ خیال نہیں کرتے کہ آریہ سماجیوں کے اندر ایسی ناجائز کارروائیاں کیسی دھرم سے گرانے والی ہیں۔

ان سب خوب کشمکش کی باتوں میں رات کے دس بج گئے۔ اور تیسرا پردہ گرتے ہی لالہ جی بدبدا کر ہوے اٹھ گئے اور پھر آواز بلند فرمانے لگے کہ میں وقت سے پنجاب کی سماجوں کو چھوڑتا ہوں تب تو لالہ کشن جی لالہ جی کے ہاتھ پیر جوڑ کر منانے لگے منتیں کرنے لگے خوشامدیں کرنے لگے قدموں پر پڑنے لگے۔ گھگیاں بھرنے لگے۔ دس بارہ منٹ کے بعد لالہ جی کے دھکتے ہوئے غصہ پر لالہ کشن جی کی زبانی خوشامدوں کا جو پانی پڑا تو لالہ جی ذرہ سی دیر کیواسطے ویاں ہو گئے۔ غصہ تھوک ڈالا میل ملا کر لیا اسکے بعد لالہ کدارناتھ جی نے پرانی ندھیوں کو انتر نگ سبھا کی زبردستیاں بتلائیں۔

۱۶ تاریخ کو پھر زبانی لڑائی جھگڑا و تکفا و تعرب ہوتا رہا۔ بعدہ گلے ملنے کی بات چیت شروع ہوئی اب تو کسی کو لالہ منشی رام جی پر پیشگوئیاں یاد آنے لگیں۔ مگر لالہ منشی رام جی کی کل ٹیڑھی ہی رہی لالہ جی سر ہی ہلاتے رہے اور سماج مندر میں نہ تشریف لائے آریوں کے ممدوح ہتکاری نے باقی کیفیت لکھنے کا وعدہ کیا ہے جب وہ لکھیگا تو باقی کارروائی حسب موقع ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج کیجائیگی

ضامن گزٹ

مفت راچہ گفت

نہایت فیاضی سے ہمارے مکرم دوست اور احمدی بھائی ایس ایم یوسف صاحب (جن کی ہمدردی سے بحری جہازوں البدر میں شائع ہو چکی ہیں) انبالہ چھاؤنی بازار توپ خانہ نے یکصد جلد پیام شہادت خرید فرما کر مفت تقسیم کیلئے راقم کے پاس امانت رکھی ہے جو احمدی احباب مفت خریدنا چاہیں ۱۰ ٹکٹ ارسال فرما کر راقم سے طلب کریں اور وصول ہونے پر شکریہ کا کارڈ بخدمت شخصاحد موصوف روانہ کردیں من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ والسلام

راقم خاکسار محمد نواب خان تائب مرزا خانی مالیر کوٹلہ

کارڈ

اس نمبر کے ہمراہ ارسال خدمت ہے صفائی معاملہ کے لئے بہ منشی خدمت کیا گیا ہے کہ حسب کارڈ ہذا مندرجہ چٹھی ۴ ضمیمہ اخبار ہذا شتابوپیز مندرجہ کو ملاحظہ فرما کر آپ اپنی رائے مبارک سے کارخانہ کو اطلاع دیویں

غیر احمدی کے پیچھے نماز

اس مسئلہ پر ایک مضمون گذشتہ نمبروں میں شائع ہوا ہے جس پر بعض قوی الایمان ہ لیش اور غیور احمدی اصحاب کو ضرور شبہ نماز کی تحقیق کی ضرورت پیش آئے ہیں شک نہیں کہ بعض کمزور طبائع غلط فہمی سے اس ذریعہ سے دل اجائز فائدہ اٹھانے کیطرف رجوع کر سکتی ہیں لیکن خدا علیم ذات الصدور یاد رہے کہ ہمارا دامن اس گناہ سے بفضلہ الٰہی پاک ہے

ہے اقادر امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اید اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا افترا باندھیں اور کوئی ایسی کلام ضبط میں لاویں جس کی اصل حضور سلام کی تقریر میں کچھ بھی نہ ہو۔ اور ہم خدا سے بھی اس خیانت کی سزا مانگتے ہیں

بیرونجات کے احباب کے خطوط آنے پر یہ مسئلہ دوبارہ حضرت ی عبدالکریم صاحب علیہ الرحمۃ نے مسیح موعود علیہ السلام کے ممیز متعلق پیش کیا نرۃ القدس نے فرمایا۔ کہ میرا مذہب تو یہی ہے کہ کسی غیر کے پیچھے نماز نہ پڑھی جہ میں بھی آدمی یہ التزام کر سکتا ہے۔ کہ اپنے جائے قیام پر نماز پڑھ لے اور کسی کے پیچھے نہ پڑھے بعض ایسے دین سالہا سال مکہ میں رہے لیکہ وہاں کے لوگوں کی حالت قنوطی سے گری ہوئی تھی۔ اس لئے کسی کے پیچھے نماز پڑھنا گوارا نہ کیا اور گھر میں تنہا پڑھتے رہے۔ یہ چار سطحے جواب ہیں پہلے پہ رسول اللہ علیہ وسلم کے وقت ہر گز نہ تھے۔ اس وقت ایک ہی تھا۔ اور اب بھی جب تک چاروں انکا ایک ہی مصلے نہ ہو گا۔ ت وہاں توحید اور راستی ہر گز نہ پہنچے گی۔

پس آپ لوگوں کو واضح ہو۔ کہ نہ ہمارا پہلا مضمون افترا تھا اور نہ یہ افترا ہے

رخصت شادی

مستری میر اصاحب احمدی عمر قریب ۳۰ سال شاہرہ خانیاں میں رہتے ہیں ماہوار سا کو ضلع ہوشیارپور لوہ دیاں ضلع جہلم حال مستری پل جناب ڈاکٹر خانہ چند برادر اندر ضلع کی زوجہ اول فوت ہو گئی ہے۔ لیکن وہ اپنی برادری پر فرقہ احمدی کو متروکہتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ جماعت میں رشتہ ہو۔ جو

معلومات و عجائبات عالم

——— جاپانی سپاہی باریک کاغذ کی دیگچیاں بناتے ہیں اپنی ابالتے وقت دیگچی کو پانی سے بھر کر اس کے اوپر پانی ڈالتے ہیں۔ اور آگ پر رکھا دیتے ہیں۔ دس منٹ کے عرصہ میں پانی کھولنے لگتا ہے۔ ایک دیگچی آٹھ دس مرتبہ کام دیتی ہے اور قیمت صرف ا رہتی ہے

——— دریائی نباتات جو کہ سمندر میں پیدا ہوتی ہے۔ جاپان اور چین میں تمام دنیا کے مقابل کثرت سے کھائی جاتی ہے

——— اگر پانی میں چند لیموں نچوڑ کے ڈالدے جاویں اور آدھ گھنٹہ پڑے رہیں۔ تو ان سے غسل کرنے سے طبیعت کو تازگی اور فرحت اور جلد کو راحت ملتی ہے۔

——— ملک پیرو جنوبی امریکہ میں ایک پودہ پایا جاتا ہے۔ جس میں ہر یک پیاس تنہا دینے کے خواص ہیں۔ ۱۰۰ دانوں کو جوش دیکر عرق پینے سے ۸ نہ گھنٹہ تک یہ یک پیاس نہیں لگتی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ معدے کے اعصاب کو بے حس کر دیتے ہیں۔ لیکن غذائیت کا کام ہرگز نہیں دیتے۔

——— انگلستان میں تجربہ ہوا ہے۔ کہ گھوڑوں کے زخم پر مرہیں لگانے سے درد اور تکلیف نہیں ہوتا۔ بلکہ آرام ہوتا ہے اس سے زخم جل جاتا ہے۔

——— فاسٹک کے ہسپتال سوسو جنرل الفرڈ مٹی میں ایک مریضہ آئی جسے غشی کی شکایت تھی اور ہونٹھ اور سوڑھے اس قدر متورم تھے کہ کہا نہیں کہا سکتی تھی۔ تحقیقات سے معلوم ہوا۔ کہ وہ نیلے رنگ کے زہر سے بیمار ہوئی ہے۔ عورت نے کہا۔ کہ وہ نوشت و خواند کے وقت نیلے رنگ کی پنسل کو ہونٹوں سے تر کیا کرتی تھی

——— روغن لونگ سے کہا جاتا ہے۔ کہ مچھر دور ہو جاتے ہیں

——— ایک ڈاکٹر بیان کرتا ہے۔ کہ کوئلہ خاک جو ہوا میں ملکر سانس کے ذریعہ اندر جاتی ہے۔ وہ مرض دق کو مفید ہے پانچ تمباکو پر سلیا میں جو لوگ اس مرض میں مبتلا آتے ہیں۔ وہ مرض پندرہ روز کے قیام سے اس لئے وہاں تندرست ہوتے ہیں۔ کہ کوئلہ کی کانوں کی وجہ سے وہ خاک ہوا میں آلودہ ہو کر انکے اندر چلی جاتی ہے

——— اخبار ترقی ایک انگریزی اخبار کے حوالہ سے لکھتا ہے۔ کہ ترقی یا قرنا بجانے سے انسان کا جسم سڈول اور خوبصورت ہو جاتا ہے۔ کیونکہ پھیپھڑوں کو ورزش ہوتی ہے

——— چہرہ یا گردن پر جو سیاہ دھبے اور چھائیاں دھوپ سے پڑ جاتے ہیں ان کا علاج ہائڈروجن ہے۔ اس دوا کو کونچی سے ان پر لگایا جاتا ہے۔ اور علاج بھینس کا دودھ ہے۔ جس میں کپڑے کی گدی بھگو کر رات پر لکھے اوپر باندھے۔ عرق گلاب اور لیموں سے بھی ایسا ہی فائدہ ہوتا ہے۔

——— بالوں کی بالیدگی کے لئے بہتر علاج ان کو ہر روز جھاڑنا اور دھوپ اور ہوا لگانا ہے۔

——— جو درخت ایک جگہ سے دوسری جگہ رات کے وقت کھود کر لگائے جاویں۔ تو کہا جاتا ہے۔ کہ وہ ان درختوں کی نسبت جو دن کو لگائے جاتے ہیں۔ زیادہ برقرار رہتے ہیں۔

——— ایک ڈاکٹر نے ایک قسم کے اجرام دریافت کئے ہیں جن کو پچکاری کے ذریعہ کوڑھیوں کے جسم میں داخل کرنے سے شفا ہو جاتی ہے۔ یرقان میں اس ذریعہ سے ایک سو مریضوں کو آرام ہوا ہے

——— ثقل سماعت اگر ہو۔ تو تمباکو نوشی سے پرہیز کرو۔ فرانس میں اس کا علاج اسی طرح تجربہ ہوا ہے

——— روغن کھٹی کے چند قطرے گہرے چھڑکنے سے مکھیاں بھاگ جاتی ہیں۔

——— بھڑ کے ڈنک پر پیاز کا ملنا مجربات سے لکھا ہے۔ اگر تکلیف زیادہ ہو۔ تو پیاز کی پلٹس باندھی جاوے۔

——— زنگون کا اثر اعصاب و عضلات پر بہت ہوتا ہے۔ نیلے رنگ کا اثر مسکن ہے۔ اس سے درد تھم جاتا ہے۔ آنکھوں میں درد والے کو نیلے

ذیل کی کتب کتب خانہ اخبار البدر سے ملتی ہیں۔ ایک خاص ضرورت کی وجہ سے بعض کتبیں رعایت سے۔

روسی جیبی حمائل یک پیسہ والے کارڈ سے بھی چھوٹی سائز اور خوش باریکہ وزن مع جلد۔ تولہ حجم ۲۲ صفحہ

تفسیر القرآن یا القرآن مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان احمدی اس سلسلہ کی ذاتی کاپی کا مکمل تفسیر مرزا قیمت ہے

شرح ترمذی جزو اول و دوم

سیرۃ مسیح موعود علیہ السلام مصنفہ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی

جلسہ اعظم مذاہب کی رپورٹ جو کہ ۱۹۰۰ء میں بمقام لاہور میں اور حضرت مسیح موعود کا مضمون جب پنڈت لیکھرام کی بالا رہا۔

عسل مصفی دفات مسیح اور حضرت مسیح موعود کے ادیان عالم کے متعلق ایک جامع کتاب

الفرقان مصنفہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی باب البرہان

صیان القرآن ایضاً دوردہ فرقہ چکڑالوی

رعایتی قیمت کی کتابیں

ایک خاص ضرورت کیوجہ سے، قیمتوں میں رعایت

تفسیر سورہ جمعہ

شہادۃ القرآن

نور القرآن حصہ اول

اعجاز احمدی۔ دوزکر مباحثہ مصنفہ حضرت اقدس

سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب

طب روحانی علم مسمریزم

تحذیر المومنین مصنفہ فاضل امروہی

سوانح السبیل

اعلام الناس

کشف الالتباس

ایقاظ النائمین

سراج الشاہدین

قول الصحیح

عاقبۃ المکذبین

شہادت آسمانی حصہ اول و دوم

السر المکتوم

رویائے صالحہ

اعجاز احمدی

مسائل الفضائل

سلاسل التعلیم

سیرۃ النبی

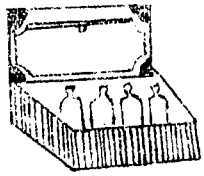
الہامی دعا اسم اعظم

وفات مسیح پنجابی الظم

پنجابی کا من

نظم برائے مسئورات

بجز اس سے ظاہر ہے کہ سابقہ ارشاد کوئی خاص صورت رکھتا ہے اور خاص قسم کے آدمیوں کیلئے ہے۔



راستی کا اظہار

کارخانہ کو بدنامی سے بچانے کیواسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ نکالا ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف پوسٹ کارڈ لکھنے پر مفت بھیجا جاوے۔ اور کارخانہ ہذا اس کے محصول کا بھی متحمل ہو۔

سونے چاندی کی گولیاں

یہ حبوب اسم باسمی اعلیٰ درجہ کا مقوی۔ دل دماغ معدہ وباہ مین اُن پوشیدہ کارروائیوں سے جبکہ خود کردہ بے اعتدالیوں سے پیدا ہوتی ہین۔ لاثانی دوا ہین۔ یہ حبوب خاص کر خلق مین اوتے ہی اثر کرتی ہین۔ اور بالعموم بے اولاد کو با اولاد اور کمزور کو دلاور اور جوان کو مرحدار اور بوڑھے کو باکار بنانے مین اکسیر ہین۔ قیمت حبوب صرف ۴ ماشہ

سرمہ نورانی

یہ سرمہ صرف میرہ کا ہی نہین ہے بلکہ دیگر مشک مروارید لبی لبی ادویات سے مخلوط کرکے تیار کیا ہے جو امراض چشم کو فوراً دفع کرتا ہے۔ اور جالا۔ پھولا۔ دھندہ۔ غبار۔ شب کوری ناخنہ وغیرہ امراض دیرپا کو فوراً اڑا دیتا ہے۔ بینائی کا محافظ اعلیٰ درجہ کا ہے ہماری تعریف پر خیال نہ کیجئے۔ قیمت فی تولہ ۴ ماشہ

حکیم سرفراز حسین و محمد حسین پروپرائٹر کارخانہ احمدیہ بلب گنج ضلع اہلی گڑھ

چاہ! چاہ!! چاہ!!!

ہمارے کارخانہ مین نہایت عمدہ خوشبودار چار ہر قسم کی نہایت ارزان قیمت پر فروخت ہوتی ہے اور مفت نمونہ طلب کرنے پر بذریعہ خط و کتابت ملے سکتا ہے اور چھوٹے زر بندل جو کہ خاص ہمارے کارخانہ کی ایجاد ہین۔ جس مین فی بنڈل ایک اونس نہایت عمدہ چاء بھری ہوئی ہے اور قیمت فی بنڈل آٹھ آنہ رکھی گئی ہے۔ اور تاجرون سے خاص رعایت ہوسکتی ہے۔ ایک بار منگا کر دیکھئے۔ پتہ یہ ہے

ایم۔ زیڈ۔ ٹی ویلرس۔ محلہ بابوزی شاہجہانپور۔

بائیسکل اور سیونگ مشین کے خریدارون کو مژدہ۔

ہم نے ایک دوکان لاہور انارکلی زیر نیلہ گنبد کھولی ہے۔ جسمین ہر ایک قسم کی سیونگ مشین اور عمدہ قسم کی نئی اور سکنڈ ہینڈ بائسکلیں نیز ان کے پرزہ جات کفایت لیکے رہتے ہین۔ اسواسطے بیلک کو نہایت نیک نیتی سے ہم مطلع کرتے ہین۔ کہ نسبتاً و مقابلتہً ہماری دوکان سے عمدہ بائیسکل کم خرچ قیمتون پر مال خرید فرما کر آزمائش کرین۔ اور اپنے وطن خیرخواہ سوداگر کو اس طرح مدد فرما کر اس کارخانہ کی حوصلہ افزائی کرین

بائیسکلون کے ڈنلوپ ٹائر اور انرٹیوب وغیرہ بہت کفایت سے ملتے ہین۔ نیز مشین اور بائیسکل کی ہر ایک قسم کی مرمت بہت عمدہ اور ہماری کیجاتی ہے۔

المشتہر

الہ بخش خان اینڈ سنز۔ سوداگر بائیسکل و مشین۔ زیر نیلہ گنبد انارکلی لاہور

کشف الاسرار در ظہور آتش انار۔

یعنی حضرت مسیح موعود کے دعوی کرشن اوتار کے دلائل و ثبوت مین ایک رسالہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی تصنیف فرمارہے ہیں۔ درخواستین دفتر البدر مین آوین۔

اعلیٰ درجہ کا مقوی اور تقوی ساری ... ہے ... ہر ایک ... ہر ایک ... ہر ایک